آسان ترجمہ
صحیح بخاری
تشریحات کے ساتھ
افادات
شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب
مکتبۃ التسلیم

آسان ترجمہ

صحیح بُخاری

تشریحات کے ساتھ

جلد دوم

کتاب التفسیر تا کتاب الذبائح

افادات

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب

ترتیب وتحقیق

مولانا عبد الرزاق صاحب

استاذ جامعہ فاروقیہ

2017 بمطابق 1438

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرستِ مضامین

عنوانات صفحہ

عنوانات	صفحہ

عنوانات	صفحہ

عنوانات	صفحہ

عنوانات	صفحہ

۲۳۳ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الحجِّ .

وَقالَ ٱبْنُ عُيَيْنَةَ : «الْمُخْبِتِينَ» /٣٤/ : الْمُطْمَئِنِّينَ .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «فِي أُمْنِيَّتِهِ» /٥٢/ : إِذَا حَدَّثَ أَلْقَى الشَّيْطَانُ في حَدِيثِهِ ، فَيُبْطِلُ ٱللهُ ما يُلْقِي الشَّيْطَانُ وَيُحْكِمُ آيَاتِهِ ، وَيُقَالُ : أُمْنِيَّتُهُ قِرَاءَتُهُ ، «إِلَّا أَمَانِيَّ» /البقرة: ٧٨/ : يَقْرَؤُونَ وَلَا يَكْتُبُونَ .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «مَشِيدٍ» /٤٥/ : بِالْقَصَّةِ .

وَقالَ غَيْرُهُ : «يَسْطُونَ» /٧٢/ : يَفْرُطُونَ ، مِنَ السَّطْوَةِ ، وَيُقَالُ : «يَسْطُونَ» يَبْطِشُونَ . «وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ» /٢٤/ : أُلْهِمُوا .

قالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «بِسَبَبٍ» /١٥/ : بِحَبْلٍ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ . «وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ» أُلْهِمُوا إِلَى الْقُرْآنِ . «تَذْهَلُ» /٢/ : تُشْغَلُ .

وقال ابن عيينة

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ "المخبتين" کا معنی ہے: خدا کے سامنے عاجزی اور اس پر بھروسہ رکھنے والا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ ﴿إذا تمنى ألقى الشيطن في أمنيته﴾ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ جب پیغمبر کلام کرتا ہے، (یعنی اللہ تعالی کا حکم سناتا ہے) تو شیطان اس کی بات میں اپنی طرف سے (پیغمبر کی آواز سے) کچھ ملا دیتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ شیطان کی ملاوٹ مٹا دیتا ہے اور اپنی آیت قائم رکھتا ہے۔ بعض کہتے ہیں: "أمــــنية" سے پیغمبر کی قرأت مراد ہے۔ "الأماني" اس کا مطلب ہے: پڑھتے ہیں، لیکن لکھتے نہیں۔

تشریح

"تمنی" کا لفظ عربی میں دو معنوں کے لئے استعمال ہوتا ہے، ایک معنی کسی چیز کی خواہش اور طلب کرنا، ﴿وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي إلا إذا تمنى ألقى الشيطن في أمنيته فينسخ الله ما يلقي الشطن ثم يحكم الله آياته﴾ کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے نہ کوئی رسول ایسا بھیجا ہے نہ نبی جس کے ساتھ ایسا معاملہ پیش نہ آیا ہو جب اس نے تبلیغ (عام ہونے) کی تمنا کی تو شیطان اس کی تمنا میں حائل ہو گیا، (رکاوٹیں پیدا کیں)، مگر اللہ تعالیٰ ان رکاوٹوں کو مٹا دیتا ہے اور آیات کو پختہ کر دیتا ہے۔ "تـمـنـیٰ" کا دوسرا معنی تلاوت اور پڑھنے کے ہیں۔ امام بخاریؒ نے یہاں یہی معنی بیان کئے ہیں اور دلیل سورۂ بقرۃ کی آیت ﴿لا يعلمون الكتاب إلا أماني﴾ سے لی۔ مطلب یہ ہے

کہ قدیم سے یہ عادت رہی ہے کہ جب کوئی نبی یا رسول کوئی آیت بیان کرتا ہے یا اللہ کی آیت پڑھ کر سناتا ہے تو شیطان اس کی بیان کی ہوئی بات میں طرح طرح کے شبہات ڈال دیتا ہے، وسوسہ اندازی اور شکوک پیدا کرتا ہے، مثلاً نبی نے ﴿حرم عليكم الميتة﴾ پڑھ کر سنائی، شیطان نے شبہ ڈالا کہ دیکھو اپنا مارا ہوا حلال اور اللہ کا مارا ہوا حرام، وغیرہ وغیرہ، اس القاء شیطانی کے ابطال اور رد میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی وہ آیات سناتے ہیں جو بالکل صاف اور محکم ہیں، جن کو سن کر شک وشبہ کی بالکل گنجائش نہیں رہتی۔ متشابہات کی ظاہری سطح کو لے کر شیطان جو اغوا کرتا ہے آیات محکمات اس کی جڑ کاٹ دیتی ہیں، جنہیں سن کر تمام شک وشبہات ختم ہو جاتے ہیں اور یوں ذکر کردہ دونوں طرح کی آیات اتار کر اللہ تعالی اپنے بندوں کو جانچتے ہیں کہ کون ہے جو شکوک وشبہات کے دلدل میں پھنستا ہے اور کون ہے جو اس علم وتحقیق کی قوت سے محفوظ رہتا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں بعض مفسرین امام بغوی اور ابن جریر وغیرہ نے ایک قصہ نقل کیا ہے جس کو اکثر حضرات نے بالکل غلط اور موضوع قرار دیا ہے۔ قصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ نجم کی تلاوت فرما رہے تھے، جب آپ ﴿أفرأيتم اللات والعزىّ و مناة الثالثة الأخرىٰ﴾ پر پہنچے تو آپ کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے: "تلك الغرانيق العلىٰ وإن شفاعتهن لتُرتجى"، یعنی: یہ ہمارے معبود بلند مرتبہ دیویاں ہیں، ان کی شفاعت کی امید رکھی جاتی ہے۔ مشرکین یہ جملہ سن کر بہت خوش ہوئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے معبودوں کی تعریف کی ہے، سورت کے اختتام پر جب آپ نے سجدہ کیا تو مسلمانوں کے ساتھ مشرکین بھی سجدہ ریز ہوئے، بعد میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے تو خبر دی کہ آپ کی تلاوت میں شیطان نے یہ دو جملے ملا دیئے تھے، اس پر آپ سخت مغموم ہوئے تو اللہ تعالی نے آپ کی تسلی اور اطمینان کے لئے سورۂ حج کی مذکورہ آیات نازل فرمائی کہ آپ سے پہلے بھی انبیاء کے ساتھ ایسا ہوتا رہا۔

مجاہدؒ کہتے ہیں کہ "مشيد" کا معنی "چونے سے مضبوط کیے ہوئے" کے ہے۔ دوسرے مفسرین کہتے ہیں: "يسطون" کا معنی "زیادتی کرتے ہیں" ہے۔ "سطوة" سے نکلا ہے، بعض کہتے ہیں: "يسطون" کا معنی ہے: سخت پکڑتے ہیں۔ ﴿وهدوا إلى الطيب من القول﴾ کہ اچھی بات کا انہیں الہام کیا گیا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ "بسببٍ" کا معنی ہے: چھت سے لگی ہوئی۔ "تذهل" کا معنی ہے: غافل ہو جائے۔

٢٣٤ – باب : «وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى» /٢/ .

ترجمہ

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: "اور تم دیکھو گے لوگوں کو نشہ میں مست"۔

٤٤٦٤ : حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ : حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (يَقُولُ ٱللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : يَا آدَمُ ، يَقُولُ : لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ ، فَيُنَادَى بِصَوْتٍ : إِنَّ ٱللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ ، قالَ : يَا رَبِّ وَما بَعْثُ النَّارِ؟ قالَ : مِنْ كُلِّ أَلْفٍ – أُرَاهُ قالَ – تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ ، فَحِينَئِذٍ تَضَعُ الحَامِلُ حَمْلَهَا ، وَيَشِيبُ الْوَلِيدُ ، وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَما هُمْ بِسُكَارَى وَلٰكِنَّ عَذَابَ ٱللهِ شَدِيدٌ) . فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تَغَيَّرَتْ وُجُوهُهُمْ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ ، ثُمَّ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ ، أَوْ كالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ ، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الجَنَّةِ) . فكَبَّرْنَا ، ثُمَّ قالَ : (ثُلُثَ أَهْلِ الجَنَّةِ) . فكَبَّرْنَا ، ثُمَّ قالَ : (شَطْرَ أَهْلِ الجَنَّةِ) . فكَبَّرْنَا .

قالَ أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ : «تَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَما هُمْ بِسُكَارَى» . وَقالَ : (مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ) .

وَقالَ جَرِيرٌ وَعِيسٰى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ : «سَكْرَى وَما هُمْ بِسَكْرَى» . [ر : ٣١٧٠]

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو بلائیں گے، وہ "لبیك وسعدیك" (حاضر ہوں) کہتے ہوئے حاضر ہوں گے۔اس وقت بحکم خداوندی ایک فرشتہ ان سے کہے گا: آدم! اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہیں کہ اپنی اولاد میں سے دوزخ کا جھتا نکالیں۔حضرت آدم علیہ السلام پوچھیں گے کہ کتنے آدمی؟ جواب ملے گا کہ نوسو ننانوے فی ہزار (ہر ہزار میں ایک جنتی ہوگا، یہ ایسا نازک وقت ہوگا کہ حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے اور (بچے) خوف سے بوڑھے ہو جائیں گے، یعنی جو بچپن میں مرے ہوں، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وتری الناس سکاریٰ﴾ کہ آپ قیامت کے دن لوگوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے وہ نشے میں ہیں، حالانکہ وہ نشے میں نہ ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب ایسا سخت ہوگا۔ یہ حدیث صحابہ کرامؓ پر شاق گزری، حتی کہ ان کے چہرے خوف سے متغیر ہوگئے، تب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وضاحت فرمائی کہ اگر یاجوج ماجوج کی تعداد مدنظر ہو تو ان میں نوسو ننانوے کے مقابلے میں تم میں سے ایک ہوگا، غرض تم لوگ (روز محشر) دوسرے لوگوں کی نسبت (جو دوزخی ہوں گے) ایسے ہوں گے جیسے سفید بیل کے جسم پر کالا بال، یا جیسے کالے بیل کے جسم پر سفید بال ہوتا ہے، مجھے امید ہے کہ تم

پورے اہل جنت لوگوں کا چوتھا حصہ ہوگے، (باقی تین حصوں میں اور سب امتیں)، یہ سن کر ہم نے ''اللہ اکبر'' کہا (اور اللہ کا شکر ادا کیا)، پھر آپ نے فرمایا: نہیں تم تہائی حصہ ہوگے، ہم نے پھر تکبیر کہی، پھر فرمایا: نہیں آدھا حصہ ہوگے (اور بقی آدھے حصے میں باقی سب امتیں)، یہ سن کر ہم نے پھر تکبیر کہی، اور ابواسامہ اعمشؒ روایت کرتے ہیں: ﴿وتــــری الـنـاس سُکٰریٰ وما هم بسُکاریٰ﴾ (جیسے مشہور قرأت ہے)، اور کہا: ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے نکال دو (کالفظ ہے، جیسے حفص بن غیاث کی روایت ہے)، جریر بن عبدالحمید اور عیسیٰ بن یونس اور ابومعاویہ ''سَـکْـریٰ وما هم بِسَکْرَیٰ'' پڑھتے ہیں۔

٢٣٥ – باب : «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ ٱللهَ عَلَى حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ ٱطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ ٱنْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ خَسِرَ ٱلدُّنْيَا وَالآخِرَةَ» .

إِلَى قَوْلِهِ : «ذٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ» /١١ ، ١٢/ . «أَتْرَفْنَاهُمْ» /المؤمنون: ٣٣/ : وَسَّعْنَاهُمْ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور بعض آدمی اللہ تعالیٰ کی عبادت (ایسے طور پر) کرتے ہیں جیسے کوئی کسی چیز کے کنارے پر کھڑا ہوا اور موقع پا کر چل دینے پر تیار ہو، پھر اس کو اگر کوئی دنیوی نفع پہنچ گیا تو اس کی وجہ سے (ظاہری) قرار پالیا اور اگر اس میں کچھ گنجائش ہوگئی تو منہ اٹھا کر (کفر کی طرف) چل دیا، جس سے دنیا و آخرت دونوں کو کھو بیٹھا۔ یہی ہے کھلا نقصان (دنیا کا نقصان تو دنیاوی آزمائش جو کسی مصیبت سے ہوتی ہے وہ ظاہر ہی ہے اور آخرت کا نقصان یہ ہوا کہ اسلام اور) خدا کو چھوڑ کر اس چیز کی عبادت کرنے لگا جو اس قدر عاجز اور بے بس ہے کہ اس کو نقصان پہنچا سکتی ہے نہ نفع، ظاہر ہے ایسی بے بس چیز کو اختیار کرنا یہ انتہا درجہ کی گمراہی ہے۔

أترفناهم: ہم نے انہیں کشادہ رزق دیا۔

٤٤٦٥ : حدّثني إِبْرَاهِيمُ بْنُ الحَارِثِ : حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ ٱللهَ عَلَى حَرْفٍ» . قالَ : كانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ المَدِينَةَ ، فَإِنْ وَلَدَتِ ٱمْرَأَتُهُ غُلَامًا ، وَنُتِجَتْ خَيْلُهُ ، قالَ : هٰذَا دِينٌ صَالِحٌ ، وَإِنْ لَمْ تَلِدِ ٱمْرَأَتُهُ وَلَمْ تُنْتَجْ خَيْلُهُ ، قالَ : هٰذَا دِينُ سُوءٍ .

ترجمہ

حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ﴿ومن الناس من یعبد اللّٰہ علی حرف﴾ کا شانِ نزول یہ ہے کہ کوئی آدمی مدینہ میں آتا (یعنی مسلمان ہو جاتا) اور اس کی بیوی لڑکا جنتی اور اس کی گھوڑیاں بچے جنتیں (تو خوش ہوتا) اور کہتا کہ یہ دین اچھا ہے، لیکن اگر اس کی بیوی لڑکا نہ جنتی اور گھوڑیاں بھی بچہ نہ دیتیں تو ناراض ہو کر کہتا کہ یہ دین برا ہے۔

٢٣٦ – باب : «هٰذَانِ خَصْمانِ ٱخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ» /١٩/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "یہ دو فریق ہیں، ایک مومن، دوسرا کافر جنہوں نے اپنے پروردگار کے بارے میں جھگڑا کیا۔

٤٤٦٦ : حدّثنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ : أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّهُ كانَ يُقْسِمُ فِيهَا : إِنَّ هٰذِهِ الآيَةَ : «هٰذَانِ خَصْمانِ ٱخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ» . نَزَلَتْ فِي : حَمْزَةَ وَصَاحِبَيْهِ ، وَعُتْبَةَ وَصَاحِبَيْهِ ، يَوْمَ بَرَزُوا فِي يَوْمِ بَدْرٍ .

رَوَاهُ سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ . وَقالَ عُثْمَانُ : عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ : قَوْلَهُ . [ر : ٣٧٤٨]

ترجمہ

حضرت ابوذر ؓ نے قسم کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت ﴿هٰذان خصمان اختصموا في ربهم﴾ حضرت حمزہ اور اوران کے دونوں ساتھیوں (علی اور عبیدہ بن حارث) اور عقبہ بن ربیع اور اس کے دونوں ساتھیوں (شیبہ اور ولید) کے بارے میں نازل ہوئی، جب یہ لوگ جنگ بدر میں مقابلے کے لئے نکلے۔ اس حدیث کو سفیان ثوری نے بھی ابوہشام سے روایت کیا۔ نیز عثمان بن ابی شیبہ نے بحوالہ جریر از منصور از ابو ہاشم از ابومجلز روایت کیا۔

٤٤٦٧ : حدّثنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ : حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمانَ قالَ : سَمِعْتُ أَبِي قالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ قالَ : أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيامَةِ . قالَ قَيْسٌ : وَفِيهِمْ نَزَلَتْ : «هٰذَانِ خَصْمانِ ٱخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ» . قالَ : هُمُ الَّذِينَ بَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ : عَلِيٌّ وَحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ . [ر : ٣٧٤٧]

ترجمہ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے بیان کیا کہ میں پہلا شخص ہوں گا جو خدائے رحمان کے سامنے قیامت کے دن فیصلے کے لئے دوزانوں ہوکر بیٹھے گا، (یعنی سب سے پہلے خدا کے سامنے دو زانو ہوکر اپنا مقدمہ پیش کروں گا) اور قیس بن عباد نے بیان کیا کہ انہی حضرات کے بارے میں یہ آیت ﴿هذان خصمان اختصموا في ربهم﴾ نازل ہوئی جو بدر کے دن مقابلے کے لئے نکلے تھے، یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کیطرف سے، اور شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کافروں کی طرف سے۔

٢٣٧ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ .

قالَ ٱبْنُ عُيَيْنَةَ : «سَبْعَ طَرَائِقَ»/١٧/: سَبْعَ سَماوَاتٍ . «لَهَا سَابِقُونَ» /٦١/ : سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ . «قُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ» /٦٠/ : خائِفِينَ .

قالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ» /٣٦/ : بَعِيدٌ بَعِيدٌ . «فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ» /١١٣/ : المَلَائِكَةَ . «لَنَاكِبُونَ» /٧٤/ : لَعَادِلُونَ . «كالِحُونَ» /١٠٤/ : عابِسُونَ .

وَقَالَ غَيْرُهُ : «مِنْ سُلَالَةٍ» /١٢/ : الْوَلَدُ ، وَالنُّطْفَةُ السُّلَالَةُ . وَالْجِنَّةُ وَالجُنُونُ وَاحِدٌ . وَالْغُثَاءُ الزَّبَدُ ، وَما ٱرْتَفَعَ عَنِ المَاءِ ، وَما لَا يُنْتَفَعُ بِهِ .

«يَجْأَرُونَ» /٦٤/ : يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كما تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ . «على أَعْقَابِكُمْ» /٦٦/ : رَجَعَ على عَقِبَيْهِ . «سَامِرًا» /٦٧/ : مِنَ السَّمَرِ ، وَالجَمِيعُ السُّمَّارُ ، وَالسَّامِرُ هَا هُنَا في مَوْضِعِ الجَمْعِ . «تُسْحَرُونَ» /٨٩/ : تَعْمَوْنَ ، مِنَ السِّحْرِ .

سفیان بن عیینہؒ کہتے ہیں کہ ''سبع طرائق'' سے سات آسمان مراد ہیں۔

''لها سابقون''، یعنی ان کی قسمت میں روزِ ازل سے سعادت اور نیک بختی لکھی گئی ہے۔

''وجلة''، کے معنی ہیں: ڈرنے والے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ''هيهات هيهات'' کا معنی ہے: دور ہے، دور ہے۔

''فاسئل العادين'' گننے والوں فرشتوں سے (جو اعمال کا حساب لکھتے ہیں) دریافت کرے۔

''لنا كبون''، سیدھی راہ سے ہٹ جانے والے۔ ''کالحون''، ترش رو، بدشکل، منہ بنانے والا۔

دوسرے مفسرین کہتے ہیں: ''السلالة'' سے مراد بچہ اور نطفہ ہے۔ ''جِنَّةٌ'' اور ''جُنون'' کا معنی ایک ہے، یعنی دیوانگی۔ ''والغثاء''، بمعنی جھاگ جو پانی پر تیر آئے، کام نہ آئے (جسے پھینک دیا جائے)۔ ''یجأرون'': آواز بلند کریں

گے جیسے گائے تکلیف کے وقت آواز نکالتی ہے۔ "على أعقابكم": عرب لوگ کہتے ہیں: "رجع على عقبيه" کہ پیٹھ پھیر کر چل دیا۔ "السامر" "سمر" سے نکلا ہے، اس کی جمع "سُمَّارٌ" آتی ہے، یہاں "سامر" جمع کے معنی میں ہے۔ (مراد ایسا شخص ہے جو رات کو تفریحاً باتیں کرنے والا ہوتا ہے)۔ "تسحرون" بمعنی جادو سے اندھے ہو رہے ہیں۔

٢٣٨ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ النُّورِ .

«مِنْ خِلَالِهِ» /٤٣/ : مِنْ بَيْنِ أَضْعَافِ السَّحَابِ . «سَنَا بَرْقِهِ» /٤٣/ : الضِّيَاءُ . «مُذْعِنِينَ» /٤٩/ : يُقَالُ لِلْمُسْتَخْذِي مُذْعِنٌ . «أَشْتَاتًا» /٦١/ : وَشَتَّى وَشَتَاتٌ وَشَتٌّ وَاحِدٌ .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا» /١/ : بَيَّنَّاهَا .

وَقالَ غَيْرُهُ : سُمِّيَ الْقُرْآنُ لِجَمَاعَةِ السُّوَرِ ، وَسُمِّيَتِ السُّورَةُ لِأَنَّهَا مَقْطُوعَةٌ مِنَ الْأُخْرَى ، فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْآنًا .

وَقالَ سَعْدُ بْنُ عِيَاضٍ الثُّمَالِيُّ : الْمِشْكَاةُ : الْكُوَّةُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ .

وَقَوْلُهُ تَعَالَى : «إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ» /القيامة: ١٧/ : تَأْلِيفَ بَعْضِهِ إِلَى بَعْضٍ «فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ» /القيامة: ١٨/ : فَإِذَا جَمَعْنَاهُ وَأَلَّفْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ، أَيْ ما جُمِعَ فِيهِ ، فَاعْمَلْ بِمَا أَمَرَكَ وَٱنْتَهِ عَمَّا نَهَاكَ ٱللهُ . وَيُقَالُ : لَيْسَ لِشِعْرِهِ قُرْآنٌ ، أَيْ تَأْلِيفٌ .

وَسُمِّيَ الْفُرْقَانَ ، لِأَنَّهُ يُفَرِّقُ بَيْنَ الحَقِّ وَالْبَاطِلِ . وَيُقَالُ لِلْمَرْأَةِ : ما قَرَأَتْ بِسَلاً قَطُّ ، أَيْ لَمْ تَجْمَعْ فِي بَطْنِهَا وَلَدًا . وَقالَ : «فَرَّضْنَاهَا» /١/ : أَنْزَلْنَا فِيهَا فَرَائِضَ مُخْتَلِفَةً ، وَمَنْ قَرَأَ : «فَرَضْنَاهَا» يَقُولُ فَرَضْنَا عَلَيْكُمْ وَعَلَى مَنْ بَعْدَكُمْ .

قالَ مُجَاهِدٌ : «أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا» /٣١/ : لَمْ يَدْرُوا ، لِمَا بِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ .

وَقالَ الشَّعْبِيُّ : «غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ» /٣١/ : مَنْ لَيْسَ لَهُ أَرَبٌ ، وقالَ طَاوُسٌ : هُوَ الْأَحْمَقُ الَّذِي لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ . وَقالَ مُجَاهِدٌ : لَا يُهِمُّهُ إِلَّا بَطْنُهُ ، وَلَا يُخَافُ على النِّسَاءِ .

ترجمہ

"من خلاله" بادل کے پردوں کے درمیان سے۔ "سنا برقه": اس کی بجلی کی روشنی۔ "مذعنين" "مذعن" کی جمع ہے، بمعنی عاجزی کرنے والا۔ "أشتاتا، شتىٰ، شتات" اور "شت" سب کا ایک معنی ہے، یعنی الگ، متفرق۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: "سورةٌ أنزلناها" کا معنی ہے: ہم نے اسے بیان کیا۔ دوسرے مفسرین کہتے ہیں کہ قرآن کو قرآن اس وجہ سے کہتے ہیں، کیونکہ یہ کئی سورتوں کا مجموعہ ہے اور سورۃ ایک قطعہ کو کہتے ہیں، کیونکہ وہ دوسرے

قطعہ سے الگ کیا جاتا ہے، چونکہ قطعے ایک دوسرے سے نزدیک، یعنی ملے ہوئے ہیں، اس لئے انہیں ''قرآن'' کہتے ہیں، (اس طرح یہ ''قرن'' سے نکلا ہے)۔ سعد بن عیاض ثمالیؒ کہتے ہیں کہ "المشكاة" حبشی زبان میں ''طاق'' کو کہتے ہیں۔ "إن علينا جمعه وقرآنه": ہم پر اس کا جمع کرنا اور قرآن کرنا ہے تو یہاں قرآن سے اس کا جوڑنا، ایک ٹکڑے، یا حصے کو دوسرے ٹکڑے یا حصے سے ملانے کے معنی میں ہے، یا پھر فرمایا: "فإذا قرأناه" کہ جب ہم اسے چھوڑ دیں اور مرتب کر دیں تو اس کے مجموعے کی پیروی کریں، یعنی اس میں جس بات کا حکم ہے اسے بجالائیں اور جس سے اللہ نے ممانعت کی ہے اس سے باز رہیں۔ عرب کہتے ہیں: اس کے شعروں میں قرآن نہیں، یعنی ربط نہیں، (بے جوڑ، بے ربط، غیر مربوط ہے)۔ قرآن کو ''فرقان'' بھی کہتے ہیں، کیونکہ یہ حق و باطل کو جدا کرتا ہے، اور عورت کے متعلق کہا جاتا ہے: "ماقرأتْ بسلا قط" یعنی اس نے اپنے پیٹ میں بچہ کبھی نہیں رکھا۔ جس شخص نے "فرّضناها" تشدید کے ساتھ پڑھا ہے تو معنی یہ ہوگا: ہم نے اس میں مختلف فرائض اتارے اور جس نے "فرَضناها" بغیر تشدید کے پڑھا ہے تو معنی ہوگا: ہم نے تم پر اور بعد میں آنے والوں پر فرض کیا ہے۔ مجاہدؒ کہتے ہیں: "أوالطفل الذين لم يظهروا على عورات النساء" میں وہ کم سن بچے مراد ہیں جو کم سنی کی وجہ سے عورتوں کی شرمگاہ یا جماع سے واقف نہیں۔ امام شعبیؒ کہتے ہیں: "أولى الإربة" سے وہ مراد ہیں جنہیں عورتوں کی خواہش نہ ہو۔ امام طاؤسؒ کہتے ہیں: وہ احمق مراد ہیں جنہیں عورتوں کا خیال نہ ہو۔ مجاہدؒ کہتے ہیں: جنہیں اپنے پیٹ کی دھن لگی ہو، ان سے ڈر نہ ہو کہ عورتوں کو ہاتھ لگائیں گے۔

۲۳۹ – باب : قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ» /٦/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر زنا کا تہمت لگائیں اور ان کے پاس بجز اپنے (دعویٰ کے) اور کوئی گواہ نہ ہو (جو عدد میں چار ہونے ضروری ہیں) تو ان کی شہادت یہ ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر یہ کہہ دیں کہ میں بلاشبہ سچا ہوں۔

٤٤٦٨ : حدّثنا إسْحٰقُ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قالَ : حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ : أَنَّ عُوَيْمِرًا أَتَى عاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ ، وَكانَ سَيِّدَ بَنِي عَجْلَانَ ، فَقَالَ : كَيْفَ تَقُولُونَ في رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً ، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ ، أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ ؟ سَلْ لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ . فَأَتَى عاصِمٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَكَرِهَ رَسُولُ

ٱللهِ ﷺ المَسَائِلَ ، فَسَأَلَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ كَرِهَ المَسَائِلَ وَعابَهَا ، قالَ عُوَيْمِرٌ : وَٱللهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ ، فَجاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ ٱمْرَأَتِهِ رَجُلاً ، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ ، أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ ؟ فَقالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (قَدْ أَنْزَلَ ٱللهُ الْقُرْآنَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ) . فَأَمَرَهُما رَسُولُ ٱللهِ ﷺ بِالْمُلَاعَنَةِ بِمَا سَمَّى ٱللهُ فِي كِتَابِهِ ، فَلَاعَنَهَا ، ثُمَّ قالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا ، فَطَلَّقَهَا ، فَكانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كانَ بَعْدَهُما فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ ، ثُمَّ قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (ٱنْظُرُوا ، فَإِنْ جاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ ، أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ ، عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ ، فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا . وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ ، كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ ، فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا) . فَجاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ بِهِ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيْمِرٍ ، فَكانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ . [ر : ٤١٣]

ترجمہ

سعل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ عویمر بن حارث بن زیدؓ عاصم بن عدیؓ کے پاس آئے جو قبیلہ بنی عجلان کے سردار تھے اور پوچھنے لگے: اگر کوی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو دیکھے (جو زنا کر رہا ہو) تو آپ کیا کہتے ہیں؟ کیا اسے مار ڈالے اور پھر آپ لوگ بھی اسے قصاص میں مار ڈالیں گے، لہذا وہ کیا کرے؟ عویمر نے مزید کہا: عاصم میرے لئے یہ مسئلہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمائیے۔ عاصم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے پوچھا، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس قسم کے سوالات کو برا سمجھا۔ جب عویمر نے عاصم سے پوچھا، (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا) تو عاصم نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے سوال پوچھنے کو ناپسند فرمایا اور معیوب جانا۔ عویمر نے کہا: خدا کی قسم! مجھے چین نہ آئے گا جب تک یہ مسئلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ معلوم کرلوں، چنانچہ وہ خود آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو کسی دوسرے مرد کے ساتھ زنا کرتے دیکھ لے تو کیا کرے؟ آیا وہ اس مرد کو مار ڈالے اور پھر آپ بھی اس خاوند کو قصاص میں مار ڈالیں گے، نہیں تو پھر کیا کرے؟ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے تیرے اور تیری بیوی کے متعلق قرآن نازل کیا ہے، پھر آپ نے میاں بیوی کو لعان کرنے کا اسی طرح حکم دیا جس طرح قرآن میں اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ غرض عویمر نے اپنی بیوی ے لعان کیا، پھر کہنے لگے: یا رسول اللہ! اگر میں اس بیوی کو رکھوں تو گویا میں اس پر ظلم کروں گا، چنانچہ عویمر نے اسے طلاق دے دی۔ بعد ازاں لعان کرنے والے میاں بیوی کے متعلق یہی طریقہ قائم

ہوگیا، بعدازاں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: خیال رکھنا (اس عورت کا بچہ کس صورت کا پیدا ہوتا ہے)، اگر سانولہ، کالی آنکھوں والا، موٹی سرین والا پیدا ہوا تب تو میں سمجھوں گا کہ عویمر نے اپنی بیوی کے متعلق سچ بیان کیا تھا اور اگر سرخ گرگٹ کی طرح پیدا ہوا، (جیسے عویمر کا رنگ ہے) میں سمجھوں گا کہ عویمر نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہے۔ بہرحال جب اس عورت کا بچہ پیدا ہوا تو دیکھا کہ وہ اس شکل کا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں بیان فرمائی تھی جب عویمر سچا ہو، لہذا اس کا نسب اس کی ماں کی طرف رکھا گیا۔

تشریح

میاں بیوی دونوں کو چند خاص قسمیں دینے کو ''لعان'' کہتے ہیں، جس کی صورت یہ ہے کہ جب کوئی شوہر اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے یا اپنے بچے کے بارے میں کہے کہ یہ میرے نطفے سے نہیں اور عورت اس کو جھوٹا بتلائے اور مطالبہ کرے کہ مجھ پر جھوٹی تہمت لگائی ہے، اس لئے شوہر پر تہمتِ زنا کے اسّی کوڑے جاری کئے جائیں تو شوہر سے مطالبہ کیا جائے گا کہ الزامِ زنا پر چار گواہ پیش کرے، اگر اس نے گواہ پیش کر دیئے تو عورت پر حد زنا لگائی جائے گی اور اگر وہ چار گواہ لانے سے قاصر رہا تو پھر ان دونوں میں لعان کرایا جائے گا، پہلے مرد سے کہا جائے گا کہ وہ چار مرتبہ شہادت دے اور قسم کھائے کہ میں اس الزام میں سچا ہوں اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ اگر شوہر ان الفاظ کے کہنے سے رکے تو اسے قید کر دیا جائے گا کہ یا تو اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کرے، یا مذکورہ الفاظ کے ساتھ پانچ مرتبہ یہ قسمیں کھائے، جب تک ان دونوں میں سے کوئی کام نہ کرے، اس کو قید میں رکھا جائے گا، اور اگر اس نے اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کرلیا، تو اس پر حد قذف، یعنی تہمتِ زنا کی شرعی سزا جاری کی جائے گی، اور اگر الفاظ مذکورہ کے ساتھ پانچ مرتبہ قسم کھالے تو پھر اس کے بعد عورت سے ان الفاظ کے ساتھ پانچ قسمیں لی جائیں گی جو قرآن میں مذکور ہیں، اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو اس وقت تک قید رکھا جائے گا کہ یا تو شوہر کی تصدیق کرے اور اپنے جرم زنا کا اقرار کرے تو اس پر حد زنا جاری کی جائے گی، یا پھر الفاظ مذکورہ کے ساتھ پانچ قسمیں کھائے تو لعان پورا ہوجائے گا، جس کے نتیجے میں دنیاوی سزا سے دونوں بچ جائیں گے، آخرت کا معاملہ اللہ ہی کو معلوم ہے۔ لعان کے بعد یہ دونوں ایک دوسرے پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہوجاتے ہیں، شوہر کو چاہیے کہ اس کو طلاق دے کر آزاد کر دے اور اگر شوہر طلاق نہ دے تو حاکم ان دونوں میں تفریق کرسکتا ہے جو بحکم طلاق ہوگی، البتہ شوافع و مالکیہ کے نزدیک لعان فسخ نکاح ہے، اس میں نہ شوہر کو طلاق کی ضرورت ہے اور نہ ہی تفریق حاکم کی۔

٢٤٠ – باب : «وَالخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ ٱللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ» /٧/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ مجھ پر خدا کی لعنت ہو اگر میں جھوٹوں میں سے ہوں''۔

٤٤٦٩ : حدّثني سليْمانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبيعِ : حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ : أَنَّ رَجلاً أَتَى رَسولَ ٱللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ ، أَرَأَيْتَ رَجُلاً رَأَى مَعَ ٱمْرَأَتِهِ رَجُلاً ، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ ؟ فَأَنْزَلَ ٱللّٰهُ فِيهِمَا ما ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ التَّلاعُنِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ : (قَدْ قَضَى ٱللّٰهُ فِيكَ وَفِي ٱمْرَأَتِكَ) . قالَ : فَتَلاعَنَا وَأَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ ، فَفَارَقَهَا ، فَكَانَتْ سُنَّةً أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلاعِنَيْنِ ، وَكَانَتْ حامِلاً ، فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا ، وَكانَ ٱبْنُهَا يُدْعٰى إِلَيْهَا ، ثمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيرَاثِ : أَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ ، ما فَرَضَ ٱللّٰهُ لَهَا .

[ر : ٤١٣]

ترجمہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (عویمر عجلانی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسے شخص کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے جس نے اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھا ہو تو کیا وہ اس کو قتل کرے، مگر پھر آپ قصاص میں اس قاتل کو قتل کر دیں گے، یا پھر وہ کیا کرے؟ انہیں دونوں (حضرت عویمر اور خولہ) کے متعلق اللہ نے وہ آیات نازل کیں جو قرآن کریم میں لعان سے متعلق مذکور ہیں، چنانچہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق فیصلہ کیا جا چکا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا ہے۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ پھر دونوں میاں بیوی نے لعان کیا اور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے دونوں میں جدائی کرادی اور دونوں لعان کرنے والوں میں یہی طریقہ جاری ہو گیا کہ ان میں جدائی کرادی جائے، ان کی بیوی حاملہ تھی، لیکن عویمر نے اس حمل کا بھی انکار کر دیا تو اس عورت کے بچے کو ماں ہی کی طرف منسوب کیا جانے لگا۔ میراث کا یہ طریقہ مقرر ہوا کہ بیٹیاں ماں کی وارث ہوتی ہیں اور ماں اللہ کے مقرر کئے ہوئے حصے کے مطابق بیٹے کی وارث ہوتی ہے۔

٢٤١ – باب : «وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ» /٨/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''اس عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ (بھی) چار مرتبہ قسم کھا کر کہے کہ بے شک یہ مرد جھوٹا ہے''۔

٤٤٧٠ : حدّثني مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ ٱمْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيكِ ٱبْنِ سَحْمَاءَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ) . فَقَالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى ٱمْرَأَتِهِ رَجُلاً يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ : (الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ) . فَقَالَ هِلَالٌ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ ، فَلَيُنْزِلَنَّ ٱللهُ ما يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الحَدِّ ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ : «وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ - فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ - إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ» . فَٱنْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا ، فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ : (إِنَّ ٱللهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ) . ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ ، فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا وَقَالُوا : إِنَّهَا مُوجِبَةٌ . قالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ، ثُمَّ قالَتْ : لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ ، فَمَضَتْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (أَبْصِرُوهَا ، فَإِنْ جاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ ، سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ ، فَهْوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ) . فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (لَوْلَا ما مَضَى مِنْ كِتَابِ ٱللهِ ، لَكانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ) .

[ر : ٢٥٢٦]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہلال بن امیہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہلال سے فرمایا کہ تو چار گواہ لا، ورنہ تیری پیٹھ پر حد قذف پڑے گی۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو برا کام کرتے دیکھے تو کیا گواہ تلاش کرتا پھرے (یہ تو مشکل ہے)؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے: ''ورنہ تیری پیٹھ پر حد قذف پڑے گی''۔ ہلال نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، میں سچا ہوں اور اللہ میرے متعلق ضرور

ایسا کوئی حکم نازل کرے گا، جس سے میری پیٹھ سزا سے بچا دے گا، چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور یہ آیت نازل ہوئی:

"والذين يرمون أزواجهم" سے "إن كان من الصادقين" تک۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات کے نازل ہونے کے بعد لوٹے اور ہلال اور اس کی بیوی کو بلا بھیجا، ہلال نے لعان کی گواہیاں دیں۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: "دیکھو اللہ خوب جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک کی بات ضرور جھوٹی ہے، کوئی تم سے جو جھوٹا ہے توبہ کرتا ہے یا نہیں؟ پھر عورت کھڑی ہوئی، اس نے بھی چار گواہیاں دیں، جب پانچویں گواہی کا وقت آیا تو لوگوں نے اسے ٹھہرایا (سمجھایا) کہ یہ پانچویں گواہی (اگر جھوٹ ہے) تو تجھے عذاب میں مبتلا کرے گی۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: یہ سن کر وہ عورت زرا جھجکی اور رک گئی، ہم سمجھے کہ وہ اقرار کرے گی (بے شک مجھ سے برا کام ہوا ہے)، پھر کہنے لگی: میں اپنی قوم کو تمام عمر کے لئے رسوا نہیں کرسکتی اور پانچویں گواہی بھی اس نے دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اب دیکھتے رہنا، اگر اس عورت کا بچہ کالی آنکھوں والا، موٹی سرین والا، موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہوا تو وہ شریک بن سحماء کا نطفہ ہے، چنانچہ اس عورت کا بچہ اسی صورت کا پیدا ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ کا یہ حکم جو لعان کے متعلق نازل ہوا نہ آیا ہوتا تو میں اس عورت کو اچھی سزا دیتا۔

تشریح

لعان کی آیات عویمر عجلانی کے متعلق نازل ہوئیں یا حضرت ہلال بن امیہ کے بارے میں، اس لئے کہ حدیثوں سے دونوں کا پتہ چلتا ہے، تو درحقیقت ان آیات کا نزول حضرت ہلال بن امیہ کے بارے میں ہوا، البتہ بعد میں حضرت عویمر کے ساتھ بھی چونکہ اس طرح کا واقعہ پیش آیا، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ آیات کا فیصلہ ان کو بھی پڑھ سنایا۔

٢٤٢ – باب : قَوْلِهِ : «وَالخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ ٱللهِ عَلَيْهَا إِنْ كانَ مِنَ الصَّادِقِينَ» /٩/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور پانچویں مرتبہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر وہ مرد سچا ہے"۔

٤٤٧١ : حدّثنا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيىٰ : حَدَّثَنَا عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ عُبَيْدِ ٱللهِ ، وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ٱبْنِ عُمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَجُلاً رَمىٰ ٱمْرَأَتَهُ ، فَٱنْتَفىٰ مِنْ وَلَدِهَا ، فِي زَمَانِ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ فَتَلَاعَنَا كَمَا قَالَ ٱللهُ ، ثُمَّ قَضىٰ

بالْوَلَدِ لِلْمَرْأَةِ ، وَفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ . [٥٠٠٠ ، ٥٠٠٥ – ٥٠٠٩ ، ٥٠٣٤ ، ٥٠٣٥ ، ٦٣٦٧]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ عہد نبوی میں ایک شخص نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی اور اس کے لڑکے کے متعلق کہا کہ یہ میرا نطفہ نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میاں بیوی دونوں کو لعان کا حکم دیا، چنانچہ انہوں نے لعان کیا، پھر آپ نے وہ لڑکا عورت کو دلایا اور میاں بیوی میں جدائی کرادی۔

٢٤٣ – باب : قَوْلِهِ : «إِنَّ الَّذِينَ جاؤُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ لِكُلِ ٱمْرِئٍ مِنهُمْ ما ٱكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ» /١١/ .

«أَفَّاكٌ» /الشعراء: ٢٢٢/ و /الجاثية: ٧/ : كَذَّابٌ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''بے شک جن لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگائی وہ تم میں سے ایک جھوٹا سا گروہ ہے، تم اسے اپنے حق میں برا نہ سمجھو، بلکہ یہ تمہارے حق میں انجام کے اعتبار سے بہتر ہی ہے، ان میں سے ہر شخص کو جتنا کسی نے کچھ کہا تھا گناہ ہوا اور ان میں سے جس نے سب سے بڑھ کر حصہ لیا (یعنی ابن ابی) اس کے لئے سزا بھی سب سے بڑھ کر سخت ہے''۔ ''أفاك''، یعنی کذاب، جھوٹا۔

٤٤٧٢ : حدّثنا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا : «وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ» . قالَتْ : عَبْدُ ٱللهِ بْنُ أُبَيٍّ ٱبْنُ سَلولَ .
[ر : ٢٤٥٣]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ وہ شخص جس نے سب سے بڑھ کر حصہ لیا تھا، وہ عبداللہ بن ابی (منافق) تھا، یعنی اس بہتان کا بنانے والا اور اسے مشہور کرنے والا منافق عبداللہ بن ابی تھا۔

٢٤٤ – باب : قَوْلِهِ :

«لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هٰذَا إِفْكٌ مُبِينٌ . «لَوْلَا جاؤُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولٰئِكَ عِنْدَ ٱللهِ هُمُ الْكاذِبُونَ» /١٢ ، ١٣/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور تم نے جب نے اس بات کو سنا تو کیوں نہ کہہ دیا تھا کہ ہمیں ایسی بات زبان سے

نکالنا زیب نہیں دیتا، سبحان اللہ! یہ تو ایک بہتان عظیم ہے، یہ (بہتان لگانے والے) اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے، سو جب یہ لوگ گواہ نہیں لائے تو بس اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں''۔

٤٤٧٣ : حدّثنا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ قالَ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ ، وَعُبَيْدُ ٱللهِ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ ٱبْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ حَدِيثِ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، حِينَ قالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ ما قالُوا ، فَبَرَّأَهَا ٱللهُ مِمَّا قالُوا ، وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الحَدِيثِ ، وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا ، وَإِنْ كانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَىٰ لَهُ مِنْ بَعْضٍ ، الَّذِي حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا : أَنَّ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قالَتْ : كانَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ مَعَهُ ، قالَتْ عائِشَةُ : فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي ، فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ بَعْدَ ما نَزَلَ ٱلْحِجَابُ ، فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ ، فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ ، وَدَنَوْنَا مِنَ المَدِينَةِ قافِلِينَ ، آذَنَ لَيْلَةً بالرَّحِيلِ ، فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بالرَّحِيلِ ، فَمَشَيْتُ حَتَّى جاوَزْتُ الجَيْشَ ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي ، فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ ٱنْقَطَعَ ، فَٱلْتَمَسْتُ عِقْدِي وَحَبَسَنِي ٱبْتِغَاؤُهُ ، وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كانُوا يَرْحَلُونَ لِي فَٱحْتَمَلُوا هَوْدَجِي ، فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ رَكِبْتُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ ، وَكانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُثْقِلْهُنَّ اللَّحْمُ ، إِنَّمَا تَأْكُلُ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ ، وَكُنْتُ جارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ ، فَبَعَثُوا الجَمَلَ وَسَارُوا ، فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ ما ٱسْتَمَرَّ الجَيْشُ ، فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ ، فَأَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونَنِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ ، فَبَيْنَا أَنَا جالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ ، وَكانَ صَفْوَانُ بْنُ المُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ ٱلذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الجَيْشِ ، فَأَدْلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي ، فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ ، فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي ، وَكانَ يَرَانِي قَبْلَ ٱلْحِجَابِ ، فَٱسْتَيْقَظْتُ بِٱسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي ، فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي ، وَٱللهِ ما كَلَّمَنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ ٱسْتِرْجَاعِهِ ، حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدَيْهَا فَرَكِبْتُهَا ، فَٱنْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ ، حَتَّى أَتَيْنَا الجَيْشَ بَعْدَ ما نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ ، فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ ، وَكانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدَ ٱللهِ بْنَ أُبَيٍّ ٱبْنَ سَلُولَ ، فَقَدِمْنَا المَدِينَةَ ، فَٱشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا ، وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ

الْإِفْكِ ، لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ، وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ اللُّطفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي ، إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ : (كَيْفَ تِيكُمْ) . ثُمَّ يَنْصَرِفُ ، فَذَاكَ الَّذِي يَرِيبُنِي وَلَا أَشْعُرُ ، حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَ ما نَقَهْتُ ، فَخَرَجَتْ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ المَنَاصِعِ ، وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا ، وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلاً إِلَى لَيْلٍ ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا ، وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي التَّبَرُّزِ قِبَلَ الْغَائِطِ ، فَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا ، فَٱنْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ ، وَهِيَ ٱبْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ، وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عامِرٍ خالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ، وَٱبْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ ، فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي قَدْ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا ، فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا ، فَقَالَتْ : تَعِسَ مِسْطَحٌ ، فَقُلْتُ لَهَا : بِئْسَ ما قُلْتِ ، أَتَسُبِّينَ رَجُلاً شَهِدَ بَدْرًا ، قالَتْ : أَيْ هَنْتَاهْ ، أَوَ لَمْ تَسْمَعِي ما قالَ ؟ قالَتْ : قُلْتُ : وَما قالَ ؟ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ ، فَٱزْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي ، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ – تَعْنِي – سَلَّمَ ثُمَّ قالَ : (كَيْفَ تِيكُمْ) . فَقُلْتُ : أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ ؟ قالَتْ : وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا ، قالَتْ : فَأَذِنَ لِي رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي : يَا أُمَّتَاهْ ما يَتَحَدَّثُ النَّاسُ ؟ قالَتْ : يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ ، فَوَٱللّٰهِ لَقَلَّمَا كانَتِ ٱمْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً ، عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا ، وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا . قالَتْ : فَقُلْتُ : سُبْحَانَ ٱللّٰهِ ، وَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا ؟ قالَتْ : فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ ، وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتَّى أَصْبَحْتُ أَبْكِي ، فَدَعَا رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمَا حِينَ ٱسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ ، يَسْتَأْمِرُهُما فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ ، قالَتْ : فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ ، وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ ، أَهْلَكَ وَما نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا . وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ : يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ لَمْ يُضَيِّقِ ٱللّٰهُ عَلَيْكَ ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ ، وَإِنْ تَسْأَلِ الجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ ، قالَتْ : فَدَعَا رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ بَرِيرَةَ فَقَالَ : (أَيْ بَرِيرَةُ ، هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ) . قالَتْ بَرِيرَةُ : لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ ، إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ ، تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا ، فَتَأْتِي ٱلدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ . فَقَامَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ فَٱسْتَعْذَرَ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ ٱللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ ٱبْنِ سَلُولَ ، فَقَالَتْ : فَقَالَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى ٱلْمِنْبَرِ : (يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ ، مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ

بَيْتِي ، فَوَٱللهِ ما عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا ، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلاً ما عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا ، وَما كان يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي) . فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ ، إِنْ كانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ ، وَإِنْ كانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الخَزْرَجِ ، أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ . قالَتْ : فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ، وَهْوَ سَيِّدُ الخَزْرَجِ ، وَكانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلاً صَالِحًا ، وَلٰكِنِ ٱحْتَمَلَتْهُ الحَمِيَّةُ ، فَقَالَ لِسَعْدٍ : كَذَبْتَ لَعَمْرُ ٱللهِ ، لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ . فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ ، وَهْوَ ٱبْنُ عَمِّ سَعْدٍ ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ : كَذَبْتَ لَعَمْرُ ٱللهِ لَنَقْتُلَنَّهُ ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ . فَتَثَاوَرَ الحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا ، وَرَسُولُ ٱللهِ ﷺ قائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ . قالَتْ : فَمَكَثْتُ يَوْمِي ذٰلِكَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ، قالَتْ : فَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا ، لَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ، وَلَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ ، يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فالِقٌ كَبِدِي ، قالَتْ : فَبَيْنَمَا هُما جالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي ، فَٱسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ ٱمْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصارِ فَأَذِنْتُ لَهَا ، فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي ، قالَتْ : فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ ، قالَتْ : وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ ما قِيلَ قَبْلَهَا ، وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحٰى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي . قالَتْ : فَتَشَهَّدَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ حِينَ جَلَسَ ، ثُمَّ قالَ : (أَمَّا بَعْدُ ، يَا عائِشَةُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا ، فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ ٱللهُ ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَٱسْتَغْفِرِي ٱللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا ٱعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ إِلَى ٱللهِ تَابَ ٱللهُ عَلَيْهِ) . قالَتْ : فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ ٱللهِ ﷺ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي ، حَتَّى ما أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً ، فَقُلْتُ لِأَبِي : أَجِبْ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ فِيما قالَ ، قالَ : وَٱللهِ ما أَدْرِي ما أَقُولُ لِرَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، فَقُلْتُ لِأُمِّي : أَجِيبِي رَسُولَ ٱللهِ ﷺ ، قالَتْ : ما أَدْرِي ما أَقُولُ لِرَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، قالَتْ : فَقُلْتُ ، وَأَنَا جارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ : إِنِّي وَٱللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ : لَقَدْ سَمِعْتُمْ هٰذَا الحَدِيثَ حَتَّى ٱسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ ، فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ ، وَٱللهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ ، لَا تُصَدِّقُونَنِي بِذٰلِكَ ، وَلَئِنِ ٱعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ ، وَٱللهُ يَعْلَمُ أَنِّي مِنْهُ بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي ، وَٱللهِ ما أَجِدُ لَكُمْ مَثَلاً إِلَّا قَوْلَ أَبِي يُوسُفَ قالَ : «فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَٱللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى ما تَصِفُونَ» . قالَتْ : ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَٱضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي ، قالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ ، وَأَنَّ ٱللهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي ، وَلٰكِنْ وَٱللهِ ما كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ ٱللهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى ، وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ ٱللهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى ، وَلٰكِنْ

كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ في النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي ٱللّٰهُ بِهَا . قالَتْ : فَوَٱللّٰهِ ما رَامَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ ، وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ، حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ ، فَأَخَذَهُ ما كانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحاءِ ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ ، وَهْوَ في يَوْمٍ شَاتٍ ، مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ . قالَتْ : فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ سُرِّيَ عَنْهُ وَهْوَ يَضْحَكُ ، فَكانَتْ أَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا : (يَا عائِشَةُ ، أَمَّا ٱللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ بَرَّأَكِ) . فَقالَتْ أُمِّي : قُومِي إِلَيْهِ ، قالَتْ : فَقُلْتُ : وَٱللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا ٱللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ، وَأَنْزَلَ ٱللّٰهُ : «إِنَّ الَّذِينَ جاؤُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ» . الْعَشْرَ الآياتِ كُلَّهَا ، فَلَمَّا أَنْزَلَ ٱللّٰهُ هٰذَا في بَرَاءَتِي ، قالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ ، وَكانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ : وَٱللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا ، بَعْدَ الَّذِي قالَ لِعَائِشَةَ ما قالَ ، فَأَنْزَلَ ٱللّٰهُ : «وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ في سَبِيلِ ٱللّٰهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ ٱللّٰهُ لَكُمْ وَٱللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ» . قالَ أَبُو بَكْرٍ : بَلَى وَٱللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ ٱللّٰهُ لِي ، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ ، وَقالَ : وَٱللّٰهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا ، قالَتْ عائِشَةُ : وَكانَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ يَسْأَلُ زَيْنَبَ ٱبْنَةَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي ، فَقالَ : (يَا زَيْنَبُ ماذَا عَلِمْتِ ، أَوْ رَأَيْتِ) . فَقالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ ، أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي ، ما عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا ، قالَتْ : وَهْيَ الَّتِي كانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ فَعَصَمَهَا ٱللّٰهُ بِالْوَرَعِ ، وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا ، فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْإِفْكِ . [ر : ٢٤٥٣]

ترجمہ

ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ عروہ بن زبیر، سعید بن مسیّب، علقمہ بن وقاص، عبیداللہ بن عبداللہ بن عقبہ، چاروں حضرات نے حضرت عائشہؓ کے متعلق حدیث بیان کی کہ تہمت لگانے والوں نے جب تہمت لگائی تو اللہ تعالیٰ نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کو پاک ظاہر کر دیا، ان چاروں راویوں نے اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا، ہر ایک کی روایت دوسرے کی روایت کی تصدیق کرتی ہے، گو ان میں سے بعض حضرات کا حافظہ دوسرے سے اچھا تھا، بہر حال حضرت عروہ نے حضرت عائشہؓ سے جو روایت کی، وہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ آپ جب سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنی ازواج مطہرات کے نام قرعہ اندازی کرتے اور جس کے نام قرعہ میں نکل آتا، اس کو اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے، چنانچہ (جنگ مصطلق) کے لئے میرے نام قرعہ

میں نکلا، لہذا میں ساتھ گئی۔ یہ واقعہ آیتِ پردہ کے نزول کے بعد کا ہے، میں ایک ہودے میں سوار تھی، جب اونٹ سے اترنے کی ضرورت پڑتی تو مع ہودے کے مجھے اتار دیا جاتا، اس طرح ہمارا سفر جاری رہا، آخر کار جب جنگ کے بعد واپس ہوئے اور مدینے کے قریب پہنچ گئے، میں نے کوچ کا حکم سنا اور رفع حاجت کے لئے دور نکل گئی، واپس آرہی تھی کہ اس وقت میں نے خیال کیا کہ ظفار کے نگینوں کا ہار (جو میرے گلے میں تھا) ٹوٹ کر گر گیا ہے، میں اسے تلاش کرنے لگی، تلاش کرے میں دیر لگ گئی، اتنے میں وہ لوگ آپہنچے جو میرا ہودہ اٹھا کر اونٹ پر لادا کرتے تھے، انہوں نے میرا ہودہ اٹھا لیا اور اونٹ پر لاد دیا، وہ سمجھے کہ میں ہودے کے اندر بیٹھی ہوں، کیونکہ اس زمانے میں عورتیں ہلکی پھلکی (دبلی پتلی) ہوا کرتی تھیں، اتنی بھاری لحیم جسیم نہ تھیں، اس کی وجہ یہ تھی کہ نہایت تھوڑا سا کھانا کھایا کرتی تھیں، (اور وہ بھی سوکھا، جیسے جو کی روٹی اور کھجور)، اس لئے ان لوگوں کو ہودہ اٹھاتے وقت اس کے ہلکے پن کا خیال نہ ہوا۔ دوسرا سبب یہ بھی تھا کہ میں اس زمانے میں چھوٹی اور کمسن لڑکی تھی، (میرا بوجھ ہی کیا تھا)، غرض وہ ہودہ اونٹ پر لاد کر چل دیئے، جب سارا لشکر چل دیا اس وقت کہیں ہار ملا، میں لشکر کے ٹھکانے پر آئی، کیا دیکھتی ہوں کہ وہاں نہ کوئی بلانے والا ہے، نہ کوئی جواب دینے والا، آخر میں اس ٹھکانے کی طرف چلی جہاں رات کو قیام کیا تھا، میں نے سوچا جب لوگ مجھے اونٹ پر نہ پائیں گے، تو میری تلاش میں یہیں آئیں گے، میں اس جگہ بیٹھے بیٹھے اونگنے لگی اور سو گئی، لشکر کے پیچھے پیچھے ایک شخص مقرر تھا جسے صفوان بن معطل سلمی اور پھر ذکوانی کہا کرتے تھے، وہ پچھلی رات کو چلا آرہا تھا، صبح اسی جگہ پہنچا جہاں میں ٹھہری ہوئی تھی، دور سے اسے ایک سویا ہوا شخص معلوم ہوا، تو میرے پاس آیا، مجھے پہچان لیا، اس لئے کہ آیت پردہ کے نازل ہونے سے پہلے مجھے بارہا دیکھ چکا تھا، اس نے مجھے دیکھ کر ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا، تو میری آنکھ کھل گئی، اس نے مجھے پہچان لیا، میں نے اپنا منہ دوپٹہ سے ڈھانپ لیا، خدا کی قسم! اس نے مجھ سے کوئی بات نہ کی، اس نے اپنی اونٹنی بٹھائی اور اس کا پاؤں اپنے پاؤں سے دبائے رکھا، میں اونٹ پر چڑھ گئی، وہ بے چارہ پیدل چلتا رہا اور اونٹنی کو چلاتا رہا، یہاں تک کہ ہم لشکر میں اس وقت پہنچے جب عین دوپہر گرمی کی شدت میں وہ لوگ پہلے سے پہنچ چکے تھے، اب لوگوں نے طوفان اٹھایا اور جس کی قسمت میں تباہی لکھی تھی وہ تباہ ہو گیا، اس طوفان کا سب سے بڑا بانی عبداللہ بن ابی بن سلول تھا، میں مدینہ پہنچتے ہی بیمار ہو گئی، ایک مہینے تک بیمار رہی، لوگ بہتان لگانے والوں کی خرافات کا چرچا کرتے رہے، لیکن مجھے خبر تک نہ ہوئی، اتنی بات ذرا شک والی پیدا ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے جب کبھی بیمار ہوتی تو جو مہربانی کرتے تھے وہ نہیں تھی، رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں تشریف لاتے، سلام کرتے اور پھر کھڑے ہی کھڑے پوچھتے: اب کیسی ہو، پھر تشریف لے جاتے، (نہ پاس بیٹھتے نہ باتیں کرتے)، اس سے بے شک مجھے وہم ہوا، مگر اس

طوفان کی خبر مجھے نہیں تھی، ایک بار بیماری سے کچھ افاقہ پا کر مناصع کی طرف جا رہی تھی، ابھی میں بیماری کے اثر سے ناتواں اور کمزور تھی، میرے ساتھ مسطح کی ماں تھی، مناصع میں ہم لوگ رفع حاجت کے لئے جایا کرتے تھے اور ہمیشہ رات کے وقت جاتے، اگلے زمانے کے عربوں میں گھروں کے ساتھ بیت الخلاء کا رواج نہ تھا، کیونکہ اس طرح بدبو سے تکلیف ہوتی تھی، غرض میں اور مسطح کی ماں جو رھم بن عبد مناف کی بیٹی تھی اور اس کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی تھی، جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی خالہ تھی، اس کا بیٹا مسطح تھا، ہم دونوں رفع حاجت کر کے گھر کی طرف آ رہی تھیں، اتنے میں مسطح کی ماں کا پاؤں چادر میں الجھ کر پھسلا، وہ کہنے لگی: مسطح مر جائے۔ میں نے کہا: یہ کیا کہتی ہو، مسطح تو جنگ بدر میں شریک تھا، تو اسے کوستی ہے، (وہ نیک آدمی ہے)۔ اس نے کہا: ارے بھولی بھالی تو نے مسطح کی باتیں نہیں سنیں، میں نے پوچھا: کون سی باتیں؟ تب اس نے اہل افتراء کی باتیں سنائیں، میں تو پہلے ہی سے بیمار تھی، یہ باتیں سن کر اور زیادہ بیمار ہوگئی اور اپنے ہجرے میں لوٹ آئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور سلام کر کے مزاج پرسی کی، میں نے پوچھا: آپ مجھے اجازت دیجئے، میں اپنے ماں باپ کے پاس جاتی ہوں، میرا مقصد یہ تھا کہ ان سے تحقیق کرلوں کہ آیا لوگوں نے ایسا طوفان اٹھایا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی، میں والدین کے گھر چلی گئی، میں نے والدہ سے پوچھا: اماں جی! یہ لوگ میرے متعلق کیا بک رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: بیٹی! تو اتنا رنج مت کر، خدا کی قسم! ایسا اکثر ہوا کہ جب کسی شخص کے گھر میں کوئی حسین بیوی ہو، جس سے وہ محبت کرتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں تو عورتیں اس کے متعلق ایسی ہی باتیں مشہور کیا کرتی ہیں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! کیا لوگوں نے اس کا چرچا بھی کیا ہے، (ہماری پاکدامنی کا انہیں احساس نہ ہوا)۔ غرض ساری رات گزری، میں روتی رہی، یہاں تک کہ صبح ہوگئی، نہ میرے آنسو تھمتے نہ مجھے نیند آتی، صبح کو میں رو رہی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت علی بن طالب اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ کو بلایا، آپ ان سے میرے چھوڑ دینے کے متعلق مشورہ لینا چاہتے تھے، کیونکہ وحی نازل ہونے میں دیر ہوگئی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتی ہیں کہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہی مشورہ دیا جو وہ جانتے تھے کہ عائشہ ایسی باتوں سے پاک ہے اور ان کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے محبت تھی، انہوں نے صاف کہہ دیا کہ عائشہ پاکدامن اور بے قصور ہیں، یہ جھوٹا طوفان ہے، ہم نے آج تک نیکی کے اور پاکدامنی کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رنج دیکھ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالی نے آپ پر عورتوں کی کمی نہیں کی، عائشہ کے علاوہ اور بھی بہت سی عورتیں موجود ہیں، بھلا آپ باندی (بریرہ رضی اللہ تعالی عنہا) سے تو دریافت فرمائیے، وہ صحیح بتا دیں گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہؓ سے فرمایا:

اے بریرہ! تو نے عائشہ کی ایسی کوئی بات کبھی دیکھی جس سے تجھے اس پر شبہ پیدا ہوا ہو؟ بریرہؓ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے تو عائشہ کی ایسی کوئی بات نہیں دیکھی جس کی بنا پر میں عیب لگا سکوں، وہ ابھی کم سن ہے اور (بھولی بھالی) ایسی کہ گوندھا ہوا آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہے اور بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے، یہ سن کر اسی دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم (خطبے کے لئے) کھڑے ہوئے، عبداللہ بن ابی بن سلول کے مقابل آپ نے مدد طلب کی، فرمایا: مسلمانو! میری کون حمایت کرتا ہے، کون مدد کرتا ہے ایسے شخص کے متعلق جس نے مجھے میرے اہل بیت پر تہمت لگا کر تکلیف پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم! میں تو اپنی اہلیہ کو نیک اور پاکدامن ہی سمجھتا ہوں اور جس مرد سے تہمت لگائی ہے اسے بھی نیک جانتا ہوں، وہ کبھی میرے گھر میں اکیلا نہیں آیا، ہمیشہ میرے ساتھ آیا کرتا۔ یہ سن کر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ (قبیلہ اوس کے سردار) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! میں اس شخص کے مقابل آپ کی مدد کے لئے تیار ہوں، اگر وہ شخص قبیلہ اوس کا ہے تو میں ابھی اس کی گردن اڑاتا ہوں، اگر ہمارے بھائی خزرج قبیلے سے ہے تو آپ جو حکم دیں ہم بجالائیں گے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ سعد بن معاذ کی یہ بات سن کر حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے جو قبیلہ خزرج کے سردار تھے، وہ نیک تھے، مگر انہیں قومی غیرت نے برانگیختہ کیا، سعد بن معاذ سے کہنے لگے: اللہ کی بقاء کی قسم! تو جھوٹ کہتا ہے، تو اسے نہ مارے گا، نہ مار سکے گا۔ اتنے میں اسید بن حضیر جو سعد بن معاذ کے چچازاد بھائی تھے کھڑے ہو گئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے: اللہ کی بقاء کی قسم! تو جھوٹا ہے، ہم تو ضرور اس شخص کو قتل کریں گے، کیا تو منافق ہو گیا ہے جو منافقوں کی طرفداری کر رہا ہے؟!! غرض اس بحث پر اوس اور خزرج دونوں قبیلوں کے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے، آپس میں تلواریں چلنے ہی والی تھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو منبر پر تھے، آپ برابر ان کو خاموش کراتے رہے، حتی کہ وہ خاموش ہو گئے، آپ بھی خاموش ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتی ہیں: اس دن بھی سارا دن نہ میرے آنسو بند ہوئے، نہ نیند آئی، میرے والدین یہ سمجھے کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا، اسی اثنا میں جب میں رو رہی تھی، میرے والدین بھی میرے پاس بیٹھے تھے کہ ایک انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت چاہی، میں نے اجازت دی، وہ بھی میرے پاس آ کر رونے لگی، ہم اسی حال میں تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ نے سلام کیا اور سلام کر کے بیٹھ گئے، اس سے قبل جب سے مجھ پر طوفان لگایا گیا تھا آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے، ایک مہینے تک آپ بغیر وحی کے رہے، کوئی وحی نازل نہ ہوئی، غرض آپ نے میرے پاس بیٹھ کر تشہد پڑھا اور فرمایا: امابعد! اے عائشہ! مجھے تیرے متعلق یہ بات پہنچی ہے، اگر تو پاکدامن اور بے قصور ہے تو عنقریب اللہ پاک تیری پاکدامنی اور برائت بیان کر دے گا، اگر واقعی تجھ سے کوئی قصور ہو گیا ہے تو اللہ سے بخشش مانگ اور توبہ کر، کیونکہ جب کوئی

بندہ اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے اور پھر بارگاہ خداوندی میں توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کے گناہ بخشش دیتا ہے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات کر چکے تو خدا کی قدرت فوراً میرے آنسو تھم گئے، یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی معلوم نہ ہوا، میں نے اپنے والد سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجئے، انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! مجھے سمجھ نہیں آتا کہ کیا جواب دوں، پھر میں نے والدہ سے کہا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیں، انہوں نے بھی یہی کہا کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ کیا جواب دوں، آخر میں خود آمادہ ہوئی، حالانکہ میں کم سن لڑکی تھی، قرآن بھی بہت سا یاد نہ تھا، میں نے کہا: خدا کی قسم! میں جانتی ہوں کہ یہ بات جو آپ حضرات نے سنی، آپ کے دل میں بیٹھ گئی ہے اور آپ اسے سچ سمجھنے لگے ہیں اور اب اگر میں کہوں کہ میں پاک ہوں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں پاک ہوں جب بھی آپ مجھے سچا نہیں سمجھیں گے اور اگر میں ایک گناہ کا جھوٹا اقرار کروں (جو میں نے نہیں کیا) اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں، تو آپ مجھے سچا سمجھیں گے۔ خدا کی قسم! میں اس وقت اپنی اور آپ کی مثال ایسی ہی سمجھتی ہوں جو حضرت یوسف علیہ السلام کے والد کی تھی، انہوں نے یہی کہا تھا کہ ”فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون“ (میں بھی یہی کہتی ہوں)۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں: میں نے یہ کہہ کر کروٹ بدل لی (بچھونے پر)، مجھے یقین تھا کہ چونکہ میں پاک ہوں اللہ ضرور میری برأت ظاہر کرے گا، لیکن خدا کی قسم! مجھے یہ گمان ہرگز نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق قرآن کی ایسی آیات نازل کرے گا جو قیامت تک پڑھی جائیں گی، میں اپنی شان اس سے حقیر سمجھتی تھی کہ اللہ پاک ایسا کلام نازل کرے جسے ہمیشہ پڑھتے رہیں ، ہاں مجھے امید تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خواب آئے گا جس سے آپ پر میری پاکدامنی ظاہر ہوگی، خدا کی قسم! نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے ہٹے جہاں بیٹھے تھے، نہ حاضرین میں سے کوئی باہر گیا اور آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہو گئی، حسب معمول آپ پر شدت طاری ہوگئی اور موتی کی طرح آپ کے بدن سے پسینہ ٹپکنے لگا، حالانکہ وہ دن سردی کا تھا، مگر وحی کی وجہ سے اس طرح کا ثقل طاری ہوتا تھا، غرض جب وحی کی حالت موقوف ہوگئی، دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے، پھر پہلی بات جو آپ نے کی وہ یہ تھی: ”عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تجھے بری اور پاک صاف کر دیا ہے“۔ یہ سن کر میری والدہ کہنے لگی: اب اٹھو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شکر ادا کرو۔ میں نے کہا: خدا کی قسم! میں نہیں اٹھتی، میں تو فقط خدا کا شکر ادا کرتی ہوں اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل کیں: ﴿إن الذين جاؤا بالإفك عصبة منكم لا تحسبوه شرا لكم﴾، یوں پوری دس آیتیں میری برأت کے لئے نازل ہوگئیں، تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مسطح بن اثاثہ سے رشتہ داری کی وجہ سے کچھ سلوک کیا کرتے تھے، کہنے لگے: خدا کی قسم! اب تو میں مسطح کو کچھ نہیں دوں گا، اس نے عائشہ کے متعلق ایسی خرافات کیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿ولا يأتل أولوا الفضل منكم والسعة أن يؤتوا أولي القربى

والمساكين والمهاجرين في سبيل الله وليعفوا وليصفحوا ألا تحبون أن يغفر الله لكم والله غفور رحیم﴾. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ آیت سن کر کہنے لگے: خدا کی قسم! مجھے یہ پسند ہے کہ اللہ مجھے بخش دے اور مسطح سے حسب دستور سابق مروت وسلوک کرنے لگے اور کہا کہ خدا کی قسم! میں مسطح کے بارے میں یہ معاملہ عطا ترک نہ کروں گا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (ایام تہمت میں) ام المؤمنین زینب بنت جحشؓ (میری سوکن) سے دریافت فرماتے تھے: تم عائشہ کو کیسا سمجھتی ہو، تم نے کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب میں یہی کہا کہ یارسول اللہ! میں اپنے کان اور آنکھ کی خوب احتیاط رکھتی ہوں، میں تو عائشہ کو نیک اور پاکدامن سمجھتی ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ام المؤمنین حضرت زینب ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے میرے برابر کی تھیں اور مجھ سے ہر حال میں اچھی طرح رہنا چاہتی تھیں، لیکن خدا نے ان کے تقویٰ کی وجہ سے انہیں محفوظ کر دیا، حالانکہ ان کی بہن حمنہ بھی اپنی بہن (زینب) کی برتری کے لئے جھگڑا کرنے لگی اور جس طرح دوسرے بہتان والے ہلاک ہوئے یہ بھی ہلاک ہوئی۔

٢٤٥ - باب : قَوْلِهِ : «وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي ٱلدُّنْيَا وَالآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيما أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ» /١٤/ .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «تَلَقَّوْنَهُ» /١٥/ : يَرْوِيهِ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ . «تُفِيضُونَ» /يونس: ٦١/ و /الأحقاف: ٨/ : تَقُولُونَ .

ترجمہ ومطلب

منافقین کے اس طوفان اور ابی کے چرچا کرنے سے متاثر خالص مسلمان نزول آیت کے بعد تائب ہوئے، دنیا میں ان پر فضل یہ ہوا کہ توبہ کی مہلت ملی اور آخرت کا فضل توبہ کی توفیق ہوئی اور قبول بھی ہوگئی۔

وقال مجاهد: مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ "تلقونه" کا مطلب یہ ہے کہ تم میں سے بعض بعض سے اس بات کو نقل کرنے لگے، اور "تفیضون"، بمعنی "تقولون" ہے، یعنی: تم کہتے ہو۔

٤٤٧٤ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمانُ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ أُمِّ رُومانَ أُمِّ عائِشَةَ أَنَّهَا قالَتْ : لَمَّا رُمِيَتْ عائِشَةُ خَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا . [ر : ٢٤٥٣]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ حضرت ام رومان کہتی ہیں کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تہمت کی خبر سنی تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔

٢٤٦ – باب : «إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ ما لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ ٱللهِ عَظِيمٌ» /١٥/ .

ترجمہ

''عذابِ عظیم کے مستحق تو اس وقت ہوئے جب تم اس جھوٹ کو اپنی زبانوں سے نقل در نقل کر رہے تھے اور اسی منہ سے ایسی بات کر رہے تھے جس کی تمہیں کوئی تحقیق نہیں تھی اور تم اس کو ہلکی بات سمجھ رہے تھے، حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات تھی''۔

٤٤٧٥ : حدّثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى : حَدَّثَنَا هِشَامٌ : أَنَّ ٱبْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ : قالَ ٱبْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ : سَمِعْتُ عائِشَةَ تَقْرَأُ : إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ .[ر : ٣٩١٣]

ترجمہ

ابن ابی ملیکہ (عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی ملیکہ) نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا، وہ مذکورہ بالا آیت کو پڑھ رہی تھیں: "إذ تلِقُونه بألسنتكم" (یعنی لام کے کسرہ اور قاف کی تخفیف کے ساتھ)۔

تشریح

اس صورت میں معنی یہ ہوگا کہ ''تم جھوٹ بولنے لگے اپنی زبانوں سے''۔

٢٤٧ – باب : «وَلَوْلَا إِذ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ ما يَكونُ لَنا أَنْ نَتكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ» /١٦/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''تم نے جب اس بات کو اولاً سنا تھا تو کیوں نہ کہہ دیا کہ ہم کو زیبا نہیں کہ ایسی بات منہ سے نکالیں، معاذ اللہ! یہ تو بڑا بہتان ہے''۔

٤٤٧٦ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ المثَنَّى : حَدَّثَنَا يَحْيٰى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قالَ : حَدَّثَنِي ٱبْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قالَ : ٱسْتَأْذَنَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ ، قَبْلَ مَوْتِهَا ، عَلَى عائِشَةَ ، وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ ، قالَتْ : أَخْشٰى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ ، فَقِيلَ : ٱبْنُ عَمِّ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، وَمِنْ وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ ؟ قالَتْ : ٱئْذَنُوا لَهُ ، فَقَالَ كَيْفَ تَجِدِينَكِ ؟ قالَتْ : بِخَيْرٍ إِنِ ٱتَّقَيْتُ ، قالَ : فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شاءَ ٱللهُ ،

زَوْجَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ ، وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ . وَدَخَلَ ٱبْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ ، فَقَالَتْ : دَخَلَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ ، فَأَثْنٰى عَلَيَّ ، وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نِسْيًا مَنْسِيًّا .

حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ عَوْنٍ ، عَنِ القَاسِمِ : أَنَّ ٱبْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ ٱسْتَأْذَنَ عَلَى عائِشَةَ نَحْوَهُ ، وَلَمْ يَذْكُرْ : نِسْيًا مَنْسِيًّا .

[ر : ٣٥٦٠]

ترجمہ

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وفات کے قریب تھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے ملنے کی اجازت چاہی، انہوں نے کہا: ایسا نہ ہو کہ عبداللہ بن عباس میری تعریف کرنے لگیں (اسی لئے تامل فرمایا)۔ لوگوں نے کہا: ام المؤمنین وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی اور معزز شخص ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اچھا انہیں آنے دو، جب وہ آئے تو پوچھنے لگے: آپ کس حال میں ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر میں اہل تقویٰ میں سے ہوں تو خیریت ہے (یعنی: اگر اللہ کے نزدیک اچھی ہوں تو پھر اچھا ہی اچھا ہے)۔ حضرت ابن عباس نے کہا: ان شاء اللہ آپ اچھی ہی رہیں گی (خاتمہ بخیر ہوگا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا کسی کنواری عورت سے انہوں نے نکاح نہیں کیا اور آپ کی برأت قرآن مجید میں آسمان سے نازل ہوئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تشریف لے جانے کے بعد آپ کی خدمت میں حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے، حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا کہ ابھی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے ہوئے تھے اور میری تعریف کی ہے، میری تو یہ خواہش ہے کہ میں گمنام اور بھولی بسری ہوں۔

٢٤٨ – باب : «يَعِظُكُمُ ٱللّٰهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا» /١٧/ .

ترجمہ

''اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی ایسی حرکت نہ کرنا''۔

٤٤٧٧ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهَا قالَتْ : جاءَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا ، قُلْتُ : أَتَأْذَنِينَ لِهٰذَا ؟ قالَتْ : أَوَ لَيْسَ قَدْ أَصَابَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ، قالَ سُفْيَانُ : تَعْنِي ذَهَابَ بَصَرِهِ ، فَقَالَ :

حَصَانٌ رَزَانٌ ما تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ
قالَتْ : لٰكِنْ أَنْتَ . [ر : ۳۹۱۵]

ترجمہ

حضرت مسروقؒ کہتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آنے کی اجازت چاہی، میں نے عرض کیا کہ آپ انہیں بھی اجازت دیتی ہیں، (حالانکہ انہوں نے بھی تہمت لگانے والوں کا ساتھ دیا)۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: کیا انہیں اس کی ایک بڑی سزا نہیں مل چکی (اور عذاب عظیم میں مبتلا نہیں ہوئے)۔ سفیان ثوری کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مفہوم یہ تھا کہ حسان نابینا ہوگئے ہیں، پھر حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعریف میں یہ شعر پڑھا۔

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِیُبَةٍ وَتُصبِحُ غَرُثیٰ مِن لُحُومِ الُغَوَافِلِ

ترجمہ: ''وہ عاقلہ ہے، ہر عیب سے پاک ہے، کسی شک وشبہ سے متہم نہیں کی جاتی اور صبح کو بھوکی اٹھتی ہے اور کبھی بے گناہ کا گوشت نہیں کھاتی''۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لیکن تم، (یعنی: تم ایسے نہیں ہو، تہمت لگانے والوں کے ساتھ شریک ہوکر غیبت کرکے لوگوں کا گوشت کھانے سے بچ نہ سکے)۔

۲۴۹ - باب : قَوْلِهِ : «وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الآيَاتِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ» /۱۸ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''اور اللہ تم سے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے، اور اللہ بڑا علم اور حکمت والا ہے''۔

۴۴۷۸ : حدّثني مُحمدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ : أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى ، عَنْ مَسْرُوقٍ قالَ : دَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى عائِشَةَ فَشَبَّبَ وَقالَ :

حَصَانٌ رَزَانٌ ما تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

قالَتْ : لَسْتَ كَذَاكَ . قُلْتُ : تَدَعِينَ مِثْلَ هٰذَا يَدْخُلُ عَلَيْكِ ، وَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ : «وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ» . فَقَالَتْ : وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى . وَقالَتْ : وَقَدْ كانَ يَرُدُّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .
[ر : ۳۹۱۵]

ترجمہ

حضرت مسروق کہتے ہیں کہ حضرت حسان حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور یہ شعر پڑھا:
ترجمہ: ''پاک دامن اور عقل مند ہیں، کسی شک سے متہم نہیں کی جاسکتی، آپ غافل اور پاک دامن لوگوں کا گوشت کھانے سے کامل پرہیز کرتی ہیں''۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: اے حسان! تو ایسا نہیں ہے۔ بعد میں میں نے عرض کیا کہ آپ ایسے شخص کو اپنے پاس آنے دیتی ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿والذي تولىٰ كبره منهم﴾ ''اور جس نے ان سب سے بڑھ کر حصہ لیا اس کے لئے عذاب عظیم ہے''۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نابینا ہو جانے سے بڑھ کر اور کیا عذاب ہوگا!!، پھر آپ نے فرمایا کہ حسان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کی ہجو کا جواب دیا کرتے تھے۔

تشریح

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مطلب یہ تھا کہ اگر چہ حسان نے منافقین سے مل کر ایک غلطی کر لی ہے، لیکن اس کی خوبیاں بے انتہاء ہیں جس کی وجہ سے اس غلطی سے درگزر کیا جاسکتا ہے۔

٢٥٠ – باب : قَوْلِهِ : «إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي ٱلدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ . وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ ٱللهَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ» /١٩ ، ٢٠/ .

«وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ ٱللهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ ٱللهُ لَكُمْ وَٱللهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ» /٢٢/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''یقیناً جو لوگ چاہتے ہیں کہ مؤمنین کے درمیان بے حیائی کا چرچا رہے ان کے لئے دنیا وآخرت میں سزا و دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے، تم نہیں جانتے، اگر اللہ کا فضل وکرم نہ ہوتا (تو یہ بات نہ ہوتی)، اللہ بڑا رحیم وشفیق ہے، (ورنہ تو تم بھی نہ بچتے)، اور جو لوگ تم میں بزرگی اور وسعت والے ہیں، وہ اہل قرابت اور مسکینوں کو اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے قسم نہ اٹھائیں، بلکہ ان کو چاہیے کہ معاف کرتے رہیں اور درگزر کرتے رہیں۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارا قصور معاف کرتا رہے، بے شک اللہ بڑا ہی رحمت والا ہے۔

٤٤٧٩ : وَقالَ أَبو أُسامَةَ ، عَنْ هِشامِ بْنِ عُرْوَةَ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ عائِشَةَ قالَتْ : لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ ، وَما عَلِمْتُ بِهِ ، قامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيَّ خَطِيبًا ، فَتَشَهَّدَ ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ، ثُمَّ قالَ : (أَمَّا بَعْدُ : أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُناسٍ أَبَنُوا أَهْلِي ، وَايْمُ اللهِ ما عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ ، وَأَبَنُوهُمْ بِمَنْ وَاللهِ ما عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ ، وَلَا يَدْخُلُ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حاضِرٌ ، وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غابَ مَعِي) . فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعاذٍ فَقَالَ : ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ نَضْرِبَ أَعْناقَهُمْ ، وَقامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الخَزْرَجِ ، وَكانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ ، فَقَالَ : كَذَبْتَ ، أَمَا وَاللهِ أَنْ لَوْ كانُوا مِنَ الْأَوْسِ ما أَحْبَبْتَ أَنْ تُضْرَبَ أَعْناقُهُمْ . حَتَّى كادَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالخَزْرَجِ شَرٌّ فِي المَسْجِدِ ، وَما عَلِمْتُ . فَلَمَّا كانَ مَساءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حاجَتِي وَمَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ ، فَعَثَرَتْ وَقالَتْ : تَعِسَ مِسْطَحٌ ، فَقُلْتُ : أَيْ أُمِّ تَسُبِّينَ ابْنَكِ ، وَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ فَقالَتْ : تَعِسَ مِسْطَحٌ ، فَقُلْتُ لَهَا : تَسُبِّينَ ابْنَكِ ، ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقالَتْ : تَعِسَ مِسْطَحٌ ، فَانْتَهَرْتُهَا ، فَقالَتْ : وَاللهِ ما أَسُبُّهُ إِلَّا فِيكِ ، فَقُلْتُ : فِي أَيِّ شَأْنِي ؟ قالَتْ : فَبَقَرَتْ لِيَ الحَدِيثَ ، فَقُلْتُ : وَقَدْ كانَ هٰذَا ؟ قالَتْ : نَعَمْ وَاللهِ ، فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي ، كَأَنَّ الذِي خَرَجْتُ لَهُ لَا أَجِدُ مِنْهُ قَلِيلاً وَلَا كَثِيرًا . وَوُعِكْتُ ، فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ : أَرْسِلْنِي إِلَى بَيْتِ أَبِي ، فَأَرْسَلَ مَعِي الْغُلَامَ ، فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُومانَ فِي السُّفْلِ وَأَبَا بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ ، فَقَالَتْ أُمِّي : ما جاءَ بِكِ يَا بُنَيَّةُ ؟ فَأَخْبَرْتُها وَذَكَرْتُ لَهَا الحَدِيثَ ، وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مِثْلَ ما بَلَغَ مِنِّي ، فَقَالَتْ : يا بُنَيَّةُ ، خَفِّضِي عَلَيْكِ الشَّأْنَ ، فَإِنَّهُ - وَاللهِ - لَقَلَّمَا كانَتِ امْرَأَةٌ حَسْناءُ ، عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا ، لَهَا ضَرائِرُ إِلَّا حَسَدْنَهَا ، وَقِيلَ فِيهَا ، وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا ما بَلَغَ مِنِّي ، قُلْتُ : وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِي ؟ قالَتْ : نَعَمْ ، قُلْتُ : وَرَسُولُ اللهِ ﷺ ؟ قالَتْ : نَعَمْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ ، فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَنَزَلَ ، فَقَالَ لِأُمِّي : ما شَأْنُهَا ؟ قالَتْ : بَلَغَهَا الَّذِي ذُكِرَ مِنْ شَأْنِهَا ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ، قالَ : أَقْسَمْتُ عَلَيْكِ أَيْ بُنَيَّةُ إِلَّا رَجَعْتِ إِلَى بَيْتِكِ ، فَرَجَعْتُ .

وَلَقَدْ جاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتِي فَسَأَلَ عَنِّي خادِمَتِي فَقَالَتْ : لَا وَاللهِ ما عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا ، إِلَّا أَنَّهَا كانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ خَمِيرَهَا ، أَوْ عَجِينَهَا ، وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحابِهِ فَقَالَ : اصْدُقِي رَسُولَ اللهِ ﷺ ، حَتَّى أَسْقَطُوا لَهَا بِهِ ، فَقَالَتْ : سُبْحَانَ اللهِ ، وَاللهِ ما عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا ما يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى تِبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ ، وَبَلَغَ الْأَمْرُ إِلَى ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي قِيلَ لَهُ ،

فَقَالَ : سُبْحَانَ ٱللهِ ، وَٱللهِ ما كَشَفْتُ كَنَفَ أُنْثَىٰ قَطُّ . قالَتْ عائِشَةُ : فَقُتِلَ شَهِيدًا في سَبِيلِ ٱللهِ . قالَتْ : وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي فَلَمْ يَزَالا حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِ ٱكْتَنَفَنِي أَبَوَايَ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي ، فَحَمِدَ ٱللهَ وَأَثْنَىٰ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قالَ : (أَمَّا بَعْدُ ، يَا عائِشَةُ إِنْ كُنْتِ قارَفْتِ سُوءًا ، أَوْ ظَلَمْتِ ، فَتُوبِي إِلَى ٱللهِ ، فَإِنَّ ٱللهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ مِنْ عِبَادِهِ) . قالَتْ : وَقَدْ جاءَتِ ٱمْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصارِ ، فَهِيَ جالِسَةٌ بِالْبَابِ ، فَقُلْتُ : أَلَا تَسْتَحِي مِنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا ، فَوَعَظَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ فَٱلْتَفَتُّ إِلَى أَبِي ، فَقُلْتُ : أَجِبْهُ ، قالَ : فَمَاذَا أَقُولُ ، فَٱلْتَفَتُّ إِلَى أُمِّي ، فَقُلْتُ : أَجِيبِيهِ ، فَقَالَتْ : أَقُولُ ماذَا ، فَلَمَّا لَمْ يُجِيبَاهُ ، تَشَهَّدْتُ ، فَحَمِدْتُ ٱللهَ وَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قُلْتُ : أَمَّا بَعْدُ ، فَوَٱللهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ ، وَٱللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ ، ما ذَاكَ بِنَافِعِي عِنْدَكُمْ ، لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ بِهِ وَأُشْرِبَتْهُ قُلُوبُكُمْ ، وَإِنْ قُلْتُ : إِنِّي فَعَلْتُ ، وَٱللهُ يَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَفْعَلْ ، لَتَقُولُنَّ قَدْ بَاءَتْ بِهِ عَلَى نَفْسِهَا ، وَإِنِّي وَٱللهِ ما أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلاً ، وَٱلْتَمَسْتُ ٱسْمَ يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ ، إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قالَ : «فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَٱللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى ما تَصِفُونَ» . وَأُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ مِنْ سَاعَتِهِ ، فَسَكَتْنَا ، فَرُفِعَ عَنْهُ وَإِنِّي لَأَتَبَيَّنُ السُّرُورَ في وَجْهِهِ ، وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ وَيَقُولُ : (أَبْشِرِي يَا عائِشَةُ ، فَقَدْ أَنْزَلَ ٱللهُ بَرَاءَتَكِ) . قالَتْ : وَكُنْتُ أَشَدَّ ما كُنْتُ غَضَبًا ، فَقَالَ لِي أَبَوَايَ : قُومِي إِلَيْهِ ، فَقُلْتُ : وَٱللهِ لا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمَا ، وَلٰكِنْ أَحْمَدُ ٱللهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي ، لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوهُ .

وَكَانَتْ عائِشَةُ تَقُولُ : أَمَّا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا ٱللهُ بِدِينِهَا ، فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا ، وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ ، وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مِسْطَحٌ ، وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ ٱللهِ بْنُ أُبَيٍّ ، وَهُوَ الَّذِي كانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ ، وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ ، قالَتْ : فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ أَبَدًا ، فَأَنْزَلَ ٱللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ - إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ - وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ - يَعْنِي مِسْطَحًا ، إِلَى قَوْلِهِ - أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ ٱللهُ لَكُمْ وَٱللهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ» . حَتَّى قالَ أَبُو بَكْرٍ : بَلَى وَٱللهِ يَا رَبَّنَا ، إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا ، وَعَادَ لَهُ بِمَا كانَ يَصْنَعُ . [ر : ٢٤٥٣]

ترجمہ

ابو اسامہ نے ہشام بن عروہؒ سے روایت کیا، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا کہتی تھیں: جب میرے متعلق جوطوفان اٹھایا گیا تھا اوراس کا چرچا ہونے لگا، لیکن مجھے معلوم نہ ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنانے کھڑے ہوئے، آپ نے تشہد پڑھا، خدا کی شایانِ شان حمد وثنا کی، پھر فرمایا: اما بعد! لوگو مجھے مشورہ دو کہ میں ان لوگوں کو کیا سزا دوں جنھوں نے میری اہلیہ کو بدنام کیا، خدا کی قسم! میں نے تو اپنی اہلیہ میں کوئی عیب نہیں دیکھا، نہ اس مرد میں ہی کوئی برائی ہے جس کے ساتھ الزام لگایا ہے، وہ میرے گھر کبھی نہیں آتا، اسی وقت آتا ہے جب میں بھی وہاں موجود ہوتا ہوں اور جب میں سفر پر گیا تو وہ شخص بھی میرے ساتھ گیا۔ یہ سن کر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے، کہنے لگے: یا رسول اللہ! حکم فرمایئے، میں ان مردود لوگوں کی گردن ماردوں۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ جملہ سن کر خزرج کے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے، حسان بن ثابتؓ کی والدہ اِس شخص کی قوم (خزرج) کی تھیں اور کہنے لگا: سعد بن معاذ! تو جھوٹا ہے، اگر یہ تہمت لگانے والے قبیلہ اوس کے ہوتے تو کبھی تو ان کی گردن مارنا پسند نہ کرتا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اوس اور خزرج دونوں قبیلوں کے لوگ مسجد میں لڑائی کے لئے آمادہ ہوگئے۔ اس فساد کی مجھے کچھ خبر نہ تھی، بہرحال اس دن میں کسی حاجت کے لئے گھر سے باہر گئی، میرے ساتھ مسطح کی ماں بھی تھی، اس کا پاؤں پھسلا، وہ کہنے لگی: مسطح مرجائے۔ میں نے کہا: اماں! اپنے بیٹے کوستی ہیں! وہ خاموش ہوگئیں۔ دوبارہ ان کا پاؤں پھسلا، پھر انہوں نے کہا: مسطح مرجائے، میں نے پھر کہا: بیٹے کو کوستی ہیں! بعدازاں تیسری بار پھسلیں تو پھر کہنے لگیں: مسطح مرجائے، اس وقت میں نے ان کو جھڑکا، وہ کہنے لگیں کہ خدا کی قسم! میں تیرے لئے اسے کوستی ہوں۔ میں نے کہا: میرے لئے کیوں؟ جب انہوں نے بہتان کا سارا واقعہ بیان کیا، تو میں نے تعجب سے پوچھا: واقعی یہ سچ بات ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں خدا کی قسم! یہ سن کر میں اپنے گھر لوٹی، جس کام کے لئے نکلی تھی میں اس کام کو بھول گئی۔ تھوڑا بہت کچھ یاد نہ رہا اور مجھے بخار چڑھ گیا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ذرا مجھے میرے والد کے گھر بھجوا دیجئے۔ آپ نے ایک لڑکے کے ہمراہ بھجوا دیا۔ میں والد کے گھر آئی، میں نے دیکھا، ام رومان نیچے بیٹھی ہیں اور ابوبکر بالاخانے پر بیٹھے قرآن پڑھ رہے ہیں۔ والدہ نے مجھ سے پوچھا: بیٹی کیوں کیسے آئی ہو؟ میں نے ان سے بہتان کا واقعہ بیان کیا۔ بیان کرنے کے بعد میری ماں کو اتنی فکر نہیں ہوئی جتنی مجھے ہوئی تھی۔ نیز کہا: بیٹی مطمئن رہ، ایسا ہمیشہ ہوتا چلا آرہا ہے کہ جب کسی خاوند کے پاس خوبصورت بیوی ہوتی ہے، جس سے خاوند کو محبت ہوتی ہے اور اس کی سوکنیں بھی ہوتی ہیں تو وہ ضرور اس پر حسد کرتی ہیں، طرح طرح کی باتیں بناتی ہیں۔ غرض میری ماں پر اس طوفان کا وہ صدمہ نہیں ہوا جیسا مجھ پر ہوا۔ میں نے کہا: کیا یہ خبر والد کو بھی پہنچ گئی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی؟ انہوں نے کہا: ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچ گئی ہے۔ میں آنسو بہا کر اونچی آواز سے رونے لگی، میرے اونچا رونے کی آواز سن کر میرے والد بالاخانے سے اتر آئے، جہاں وہ قرآن پڑھ رہے تھے۔ میری

ماں سے پوچھا: کیا معاملہ ہے؟ ماں نے کہا: وہی خبر اس نے سن لی ہے۔ والد کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ کہنے لگے: بیٹا! میں تجھے قسم دیتا ہوں تو اپنے گھر لوٹ جا، چنانچہ میں گھر لوٹ آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری خادمہ سے پوچھا: تو نے کبھی عائشہ میں کوئی بری بات دیکھی ہے؟ وہ کہنے لگی: ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم! میں نے کوئی عیب ان میں نہیں دیکھا، بس اتنی بات ہے کہ وہ ایسی بھولی ہیں کہ آٹا گھوندا چھوڑ کر سو جاتی ہیں اور بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صحابی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے اسے ڈانٹا، (دھمکایا، بلکہ ایک روایت میں ہے کہ مارا بھی) اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ سچ حال کہہ دے، اسے سخت سست بھی کہا، تب بھی اس نے یہی کہا کہ سبحان اللہ! اللہ کی قسم! میں عائشہ کو ایسی پاک سمجھتی ہوں جیسے سنار خالص کندن سرخ سونے کو بے عیب سمجھتا ہے۔ اس بہتان کی خبر اس شخص (صفوان رضی اللہ عنہ) کو بھی پہنچی جس سے مجھے بدنام کرتے تھے، وہ کہنے لگے: سبحان اللہ! خدا کی قسم! میں نے کسی عورت کا کپڑا ابھی نہیں کھولا، یہ صحابی آخر اللہ کی راہ میں شہید ہوئے تھے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں: میرے والدین بھی صبح کو میرے پاس آئے اور وہیں بیٹھے رہے، یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میرے والدین میرے بائیں اور دائیں طرف سے پکڑے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد وثنا کی اور فرمایا: امابعد! اے عائشہ! اگر تم نے واقعی کوئی برا کام کیا ہے اور اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو پھر اللہ سے توبہ کرو، کیونکہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک انصاری خاتون بھی آ گئی تھیں اور دروازے پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں نے عرض کیا: آپ اس خاتون کا بھی لحاظ نہیں فرماتے، کہیں یہ اپنی سمجھ کے مطابق کوئی الٹی سیدھی بات باہر نہ کہہ ڈالے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی، اس کے بعد میں والد کی طرف متوجہ ہوئی اور ان سے عرض کیا کہ آپ رسول اللہ کو جواب دیں، انہوں نے فرمایا کہ میں کیا کہوں، پھر میں اپنی والدہ کی طرف متوجہ ہوئی اور ان سے عرض کیا کہ آپ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیں، انہوں نے بھی کہا کہ میں کیا جواب دوں، پھر جب ان دونوں نے کچھ جواب نہیں دیا تو لاچار ہو کر میں نے شہادت کے بعد اللہ کی شان کے مطابق حمد وثنا کی اور کہا: امابعد! اگر میں آپ لوگوں سے یہ کہوں کہ میں نے ایسا برا کام نہیں کیا ہے اور اللہ گواہ ہے کہ میں اس بیان میں سچی ہوں، تو آپ لوگوں کا خیال بدلنے میں میری بات مجھے کوئی نفع نہیں پہنچائے گی، کیونکہ یہ بات آپ لوگوں کے دلوں میں راسخ ہو چکی ہے اور اگر میں یہ کہہ دوں کہ میں نے یہ کام کیا ہے، حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا، تو آپ لوگ کہیں گے کہ اس نے تو جرم کا خود ہی اقرار کر لیا ہے۔ اب تو خدا کی قسم! میں اپنی مثال اور آپ لوگوں کی مثال وہی پاتی ہوں جو یوسف علیہ السلام کے والد کی تھی کہ انہوں نے فرمایا تھا: بس صبر ہی اچھا ہے اور تم لوگ جو بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی مدد کرے۔ میں نے ذہن پر بہت زور دیا کہ یعقوب علیہ السلام کا نام یاد آ جائے، لیکن یاد نہیں

آیا، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہوا اور ہم سب خاموش ہوگئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کیفیت ختم ہوگئی تو میں نے دیکھا کہ مسرت وخوشی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور سے ظاہر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی (پسینہ سے) صاف کرتے ہوئے فرمایا: عائشہ! تمہیں بشارت ہو، اللہ تعالیٰ نے تمہاری براءت نازل کردی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس وقت مجھے غصہ آرہا تھا، میرے والدین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑی ہوجا۔ میں نے کہا: خدا کی قسم! میں رسول اللہ کے سامنے کھڑی نہیں ہوں گی اور نہ ان کا شکریہ ادا کروں گی اور نہ آپ لوگوں کا شکریہ ادا کروں گی، میں تو صرف اس خدائے پاک کا شکریہ ادا کروں گی جس نے میری براءت نازل کی۔ آپ حضرات نے یہ بات سنی، مگر نہ اس کا انکار کیا اور اس کو مٹایا۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں: ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے ان کی دینداری کی وجہ سے بچایا، انہوں نے میری نسبت اچھی بات کہی، البتہ تباہ اور ہلاک ہونے والوں میں ان کی بہن حمنہ بنت جحش بھی تباہ ہوئی اور اس طوفان کا چرچا مسلمانوں میں دو شخص کرتے تھے، مسطح اور حسان بن ثابت، تیسرا منافق عبداللہ بن ابی تھا۔ عبداللہ بن ابی منافق تو کرید کرید کر اس واقعہ کا پوچھتا اور حاشیے چڑھاتا، وہی اس طوفان کا بانی مبانی تھا۔ "والذي تولیٰ کبره" سے وہ اور حمنہ مراد ہیں۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ابوبکر نے مسطح کی شرارت دیکھ کر ہمیشہ کے لئے قسم کھالی کہ اب میں اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچاؤں گا، تب اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی: ﴿ولا يأتل أولو الفضل منكم﴾. "أولو الفضل" سے ابوبکرؓ اور "أولي القربیٰ والمساكين" سے مسطح بن اثاثہ مراد ہیں۔ آخر میں ہے: ﴿ألا تحبون أن يغفر الله لكم والله غفور رحيم﴾. حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ آخری جملہ سن کر کہا کہ کیوں نہیں، واللہ! پروردگار ہماری تو آرزو اور پسندیدہ تمنا ہے کہ تو ہمیں بخش دے، چنانچہ مسطح کو جو امداد اس واقعہ سے پہلے دیا کرتے تھے وہ جاری کردی۔

٢٥١ - بابِ : «وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ» /٣١/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں (تاکہ سینہ اور گلا نظر نہ آئے)''۔

٤٤٨٠/٤٤٨١ : وَقالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ : حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ يُونُسَ : قالَ ٱبْنُ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهَا قالَتْ : يَرْحَمُ ٱللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ ، لَمَّا أَنْزَلَ ٱللّٰهُ : «وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ» . شَقَّقْنَ مُرُوطَهُنَّ فَٱخْتَمَرْنَ بِهَا .

ترجمہ

حضرت عروہؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ اللہ تعالیٰ پہلی بار ہجرت کرنے والوں پر رحم فرمائے، جب خداوند عالم نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈالا کریں'' تو ان عورتوں نے چادروں کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیں۔

(٤٤٨١) : حدّثنا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنِ الحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ : أَنَّ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا كانَتْ تَقُولُ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ : «وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ» . أَخَذْنَ أُزُرَهُنَّ فَشَقَّقْنَهَا مِنْ قِبَلِ الحَوَاشِي ، فَٱخْتَمَرْنَ بِهَا .

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ولیضربن بخمرهن علیٰ جیوبهن﴾ تو عورتوں نے اپنے تہہ بند دونوں کناروں سے پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیں، (اپنے سینوں کو چھپالیا)۔

تشریح

اس آیت کی تفسیر میں علماء لکھتے ہیں کہ عرب میں زمانہ جاہلیت میں عورتوں کے ہاں دوپٹے کو سینے پر ڈالنے کا دستور نہ تھا، سر پر ڈال کر پشت کا کچھ حصہ ڈھکا رہتا، لیکن سینے کا حصہ ننگا رکھتی تھیں اور دوپٹے کی طرح اگر کوئی اور چیز ہوتی تو سینے پر رکھنے کے بجائے لمبائی میں یونہی ڈالے رکھتیں۔

٢٥٢ - باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الْفُرْقانِ

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «هَبَاءً مَنْثُورًا» /٢٣/ : ما تَسْفِي بِهِ الرِّيحُ . «مَدَّ الظِّلَّ» /٤٥/ : ما بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ . «سَاكِنًا» /٤٥/ : دَائِمًا . «عَلَيْهِ دَلِيلاً» /٤٥/ : طُلُوعُ الشَّمْسِ . «خِلْفَةً» /٦٢/ : مَنْ فاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ عَمَلٌ أَدْرَكَهُ بِالنَّهَارِ ، أَوْ فاتَهُ بِالنَّهارِ أَدْرَكَهُ بِاللَّيْلِ .

وَقالَ الحَسَنُ : «هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنا قُرَّةَ أَعْيُنٍ» /٧٤/ : في طَاعَةِ ٱللهِ ، وَما شَيْءٌ أَقَرَّ لِعَيْنِ المُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَرَى حَبِيبَهُ في طَاعَةِ ٱللهِ .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «ثُبُورًا» /١٣/ : وَيْلاً .

وَقالَ غَيْرُهُ : السَّعِيرُ مُذَكَّرٌ ، وَالتَّسَعُّرُ وَالاِضْطِرَامُ التَّوَقُّدُ الشَّدِيدُ . «تُمْلَى عَلَيْهِ» /٥/ :

تُقْرَأُ عَلَيْهِ ، مِنْ أَمْلَيْتُ وَأَمْلَلْتُ . «الرَّسِّ» /۳۸/ : المَعْدِنُ ، جَمْعُهُ رِسَاسٌ . «ما يَعْبَأُ» /۷۷/ : يُقَالُ : ما عَبَأْتُ بِهِ شَيْئًا ، أَيْ لَمْ تَعْتَدَّ بِهِ . «غَرَامًا» /٦٥/ : هَلَاكًا .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «وَعَتَوْا» /۲۱/ : طَغَوْا .

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ : «عاتِيَة» /الحاقة: ٦/ : عَتَتْ عَنِ الخُزَّانِ .

ترجمہ

"وقال ابن عباس": حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ "ھباء منثورا" کا معنی ہے: وہ چیز جو ہوا اڑا کر لائے۔ (جب کہ حضرت عکرمہؒ اور حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ گرد و غبار کے وہ باریک ذرات جو سورج کے رخ پر کواڑ کے سوراخوں سے نظر آتے ہیں، لیکن نہ ہاتھ سے چھو سکتے ہیں، نہ سائے میں دیکھ سکتے ہیں)۔ "مد الظل" سے طلوع صبح سے سورج نکلنے تک کا وقت مراد ہے۔ "ساکنا" بمعنی ہمیشہ۔ "علیہ دلیلا" میں "دلیل" سے مراد سورج نکلنا ہے۔ "خِلْفَةً" بمعنی رات کا ادھورا رہا ہوا کام جو دن میں مکمل ہو، ایسے ہی دن کا رہا ہوا کام جو رات میں مکمل ہو جائے۔ "وقال الحسن": حسن بصریؒ کہتے ہیں: "قرة أعین" کا مفہوم یہ ہے کہ ہماری بیویوں اور اولاد کو خدا پرست اور اطاعت شعار بنادے، مومن کی آنکھ کی ٹھنڈک اس سے زیادہ کسی بات میں نہیں ہوتی کہ اس کا محبوب عبادتِ الٰہی میں مصروف ہو۔

"وقال ابن عباس": ابن عباسؓ کہتے ہیں: "ثبورا" کے معنی ہلاکت اور خرابی کے ہیں۔ "وقال بعضھم": بعض کے خیال میں لفظ "سعیر" مذکر ہے۔ "التَّسَعُّرُ" اور "الاضطرام" کا معنی ہے: آگ کا خوب سلگنا، بھڑکنا (جوش مارنا)۔ "تملیٰ علیه" بمعنی "اسے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں"۔ یہ "أملیت" اور "أمللت" سے نکلا ہے۔ "الرس" بمعنی کان، معدن، اس کی جمع "رساس" ہے۔ بعض کے نزدیک "الـــرس" بمعنی "رساس" یعنی کنواں کے معنی میں ہے۔ "مایعبأ" اہل عرب کہتے ہیں: "ما عبأت به شیئا" یعنی میں نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی، اسے کوئی چیز نہ سمجھا۔ "غراما" بمعنی ہلاکت۔ "وقال مجاھد": مجاہدؒ کہتے ہیں: "وعتوا" کا معنی ہے: شرارت۔ "وقال ابن عیینه": "عاتیة" کا معنی ہے: "اس نے خزانہ دار فرشتوں کا کہنا نہ سنا"۔

۲۵۳ – باب : قَوْلِهِ :

«الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ أُولَئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلاً» /۳٤/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: "وہ لوگ جو اپنے چہروں کے بل (گھسیٹ کر) جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے، یہ

لوگ خبر کے اعتبار سے بدترین ہیں اور طریقہ میں بھی بہت گمراہ ہیں''۔

٤٤٨٢ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ قَتَادَةَ : حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مالِكٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَجُلاً قالَ : يَا نَبِيَّ ٱللهِ ، كَيْفَ يُحْشَرُ الْكافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؟ قالَ : (أَلَيْسَ الَّذِي أَمشاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي ٱلدُّنْيَا قادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) . قالَ قَتَادَةُ : بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا . [٦١٥٨]

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! قیامت کے دن کافر چہروں کے بل کس طرح چلائے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: جس پروردگار نے آدمی کو دو پاؤں پر چلایا، وہ اسے قیامت کے دن منہ کے بل نہیں چلاسکتا؟ (یقیناً چلاسکتا ہے)۔قتادہ تابعی کہتے ہیں: یقیناً اللہ قادر ہے، قسم اس کی عزت وجلال کی۔

٢٥٤ - باب : قَوْلِهِ : «وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ ٱللهُ إِلَّا بِالحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا» /٦٨/ : الْعُقُوبَةَ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے:''اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے (پرستش نہیں کرتے) اور جس انسان کی جان اللہ نے حرام قرار دی ہے اسے وہ قتل نہیں کرتے، مگر وہاں جہاں وہ حق پر ہوں، اور وہ زنا نہیں کرتے اور جو شخص ایسا کرے گا اسے سزا سے سابقہ پڑے گا۔''أثاما'': عقوبت، یعنی سزا۔

٤٤٨٣ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيىٰ ، عَنْ سُفْيَانَ قالَ : حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمانُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ . قالَ : وَحَدَّثَنِي وَاصِلٌ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : سَأَلْتُ ، أَوْ سُئِلَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : أَيُّ ٱلذَّنْبِ عِنْدَ ٱللهِ أَكْبَرُ ؟ قالَ : (أَنْ تَجْعَلَ لِلهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ) . قُلْتُ : ثُمَّ أَيٌّ ؟ قالَ : (ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ) . قُلْتُ : ثُمَّ أَيٌّ ؟ قالَ : (أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جارِكَ) . قالَ : وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ : «وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ ٱللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ» . [ر : ٤٢٠٧]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے پوچھا، یا (راوی کو شک ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا۔ میں نے پوچھا: اس کے بعد کون سا؟ فرمایا: اس کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مارو کہ وہ تمہاری روزی میں شریک ہوگی۔ میں نے پوچھا: اس کے بعد کون سا؟ فرمایا: اس کے بعد یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ یہ آیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے لئے نازل ہوئی کہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اور جس کی جان کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے، ہاں مگر حق پر۔

٤٤٨٤ / ٤٤٨٦ : حدّثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ : أَنَّ ٱبْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قالَ : أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ : أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ : هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ ؟ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ : «وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ» . فَقَالَ سَعِيدٌ : قَرَأْتُهَا عَلَى ٱبْنِ عَبَّاسٍ كما قَرَأْتَهَا عَلَيَّ ، فَقَالَ : هٰذِهِ مَكِّيَّةٌ ، نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ ، الَّتِي فِي سُورَةِ النِّسَاءِ .

ترجمہ

قاسم بن ابی بزہ کا بیان ہے کہ انہوں نے سعید بن جبیر سے پوچھا: اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کر دے تو کیا اس کی توبہ اس گناہ سے قبول ہو سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ ابن بزہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے اس پر یہ آیت پڑھی: ﴿ولا يقتلون النفس﴾ الآية، جس کے آخر میں متصلاً ہے: ﴿إلا من تاب﴾ إلخ، تو سعید بن جبیرؒ نے کہا: میں نے بھی یہ آیت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پڑھی تھی جیسا کہ تو نے میرے سامنے پڑھی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت (فرقان کی) مکی آیت ہے، اس کو سورۂ نساء کی مدنی آیت نے منسوخ کر دیا۔

تشریح

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد مسلک جمہور کے خلاف ہے، ممکن ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے بطور تغلیظ و تشدید کے لئے فرمایا ہے، یا استحلال پر محمول کر کے فرمایا ہے، ورنہ توبہ سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(٤٤٨٥) : حدّثني مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قالَ : ٱخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي قَتْلِ الْمُؤْمِنِ ، فَرَحَلْتُ فِيهِ إِلَى ٱبْنِ عَبَّاسٍ ،

فَقَالَ : نَزَلَتْ فِي آخِرِ ما نَزَلَ ، وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ .

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ اہل کوفہ کا "قتل مؤمن متعمدا" کے مسئلے میں اختلاف ہوا (کہ اس کے قاتل کی توبہ قبول ہوسکتی ہے یا نہیں؟)، تو میں سفر کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ سورۂ نساء کی آیت ﴿من قتل مؤمنا متعمداً فجزاء ه جهنم﴾ اس سلسلہ میں سب سے آخر میں نازل ہوئی اور اس کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

(٤٤٨٦) : حدّثنا آدَمُ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قالَ : سَأَلْتُ ٱبْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا ، عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : «فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ» . قالَ : لَا تَوْبَةَ لَهُ . وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ : «لا يَدْعُونَ مَعَ ٱللهِ إِلٰهًا آخَرَ» . قالَ : كانَتْ هٰذِهِ فِي الجَاهِلِيَّةِ . [ر : ٣٦٤٢]

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے "فجزاء ه جهنم" کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی، اور میں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿ولا يدعون مع الله إلٰها آخر﴾ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ حکم جاہلیت میں تھا، (مطلب یہ ہے کہ کفر و شرک کے زمانے میں قتل کیا، پھر اسلام لائے ہوں تو اس کا حکم اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اس کی توبہ قبول ہوگی، لیکن اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو قصداً ناحق قتل کرے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس کی سزا جہنم ہے، جیسا کہ سورۂ نساء کی آیت میں ہے۔

تشریح

حضرت ابن عباسؓ کا یہ فتوی کہ مسلمان کو ناحق قتل کی سزا جہنم ہے جمہور علماء کے خلاف ہے، جمہور کے نزدیک ایسا گناہگار مقتول کے ورثاء کو دیت دے اور توبہ کرے تو توبہ قبول ہوتی ہے، ان کا فتوی زجر وتوبیخ پر محمول ہے۔

٢٥٥ – باب : «يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا» /٦٩/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "قیامت کے روز اس کا عذاب بڑھتا جائے گا اور وہ اس عذاب میں ہمیشہ ذلیل ہو کر

رہے گا''۔

٤٤٨٧ : حدّثنا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قالَ : قالَ ٱبْنُ أَبْزَى : سُئِلَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعالَى : «وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجزَاؤُهُ جَهَنَّمُ» . وَقَوْلِهِ : «وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ ٱللّٰهُ إِلَّا بِالحَقِّ – حَتَّى بَلَغَ – إِلَّا مَنْ تَابَ» . فَسأَلْتُهُ فقَالَ : لَمَّا نَزلَتْ قالَ أَهْلُ مَكَّةَ : فَقدْ عدَلْنَا بِاللهِ وَقَتلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ ٱللهُ إِلَّا بِالحَقِّ ، وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ ، فَأَنْزَلَ ٱللهُ : «إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا – إِلَى قَوْلِهِ – غَفُورًا رَحِيمًا» . [ر : ٣٦٤٢]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کسی نے اس آیت کے متعلق دریافت فرمایا: ﴿ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاء ہ جھنم﴾ اور اس آیت ﴿ولا یقتلون النفس التي حرم اللّٰه إلا بالحق﴾ (سے) ﴿إلا من تاب وآمن وعمل صالحا﴾ تک کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو اہل مکہ کہنے لگے: ہم تو اللہ تعالیٰ کے برابر دوسروں کو سمجھتے رہے (شرک کرتے رہے)، ناحق خون بھی ہم سے سرزد ہوا ہے جسے اللہ نے حرام کیا اور بے حیائی کے کام بھی کئے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿إلا من تاب ...... غفورا رحیما﴾ تک۔

٢٥٦ – باب : «إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ ٱللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ ٱللّٰهُ غَفُورًا رَحِيمًا» /٧٠/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''ہاں مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرتا رہے تو ایسے لوگوں کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا (یعنی بدیوں کو مٹا کر توبہ اور عمل صالح کی برکت سے ان کی تعداد کے مناسب نیکیاں دے گا) اور اللہ تعالیٰ تو ہے بڑا مغفرت اور نہایت رحم کرنے والا۔

٤٤٨٨ : حدّثنا عَبْدَانُ : أَخْبَرَنَا أَبِي ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قالَ : أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزَى : أَنْ أَسْأَلَ ٱبْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الآيَتَيْنِ : «وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا» . فَسأَلْتُهُ فَقَالَ : لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ ، وَعَنْ : «وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللهِ إِلٰهًا آخَرَ» . قالَ : نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ . [ر : ٣٦٤٢]

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیرؒ نے بیان کیا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن ابزی نے حکم دیا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو آیتوں کے بارے میں پوچھوں، یعنی ﴿ومن يقتل مؤمنا متعمداً﴾، چنانچہ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ آیت کسی چیز سے بھی منسوخ نہیں ہوئی، اور دوسری آیت جس کے متعلق پوچھنے کا حکم دیا تھا، یہ ہے: ﴿والذين لا يدعون مع الله إلهاآخر﴾. آپ نے اس کے متعلق فرمایا کہ یہ مشرکین کے متعلق نازل ہوئی تھیں۔

٢٥٧ - باب : «فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا» /٧٧/ : هَلَكَةً .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''کافر جو حق جھٹلا چکے، یہ تکذیب عنقریب ان کے لئے وبال جان بنے گے''۔

٤٤٨٩ : حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ : حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قالَ : قالَ عَبْدُ ٱللهِ : خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ : ٱلدُّخانُ ، وَالْقَمَرُ ، وَالرُّومُ ، وَالْبَطْشَةُ ، وَاللِّزَامُ . «فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا» . [ر : ٩٦٢]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: قیامت کی پانچ علامتیں گزر چکیں: (۱) ''دخان''، یعنی دھواں جس کا ذکر سورۂ دخان میں ہے: ﴿فارتقب يوم تاتي السماء بدخان مبين﴾، (۲) ''چاند''، یعنی شق قمر (چاند کا پھٹنا)، جس کا ذکر سورۂ زمر میں ہے: ﴿اقتربت الساعة وانشق القمر﴾، (۳) ''روم''، جس کا ذکر سورۂ روم میں ہے: ﴿غلبت الروم﴾، (۴) ''بطشہ''، جس کا ذکر سورۂ دخان میں ہے: ﴿يوم نبطش البطشة الكبرىٰ﴾، (۵) ''لزام''، جس کا ذکر اس سورت میں ہے: ﴿فسوف يكون لزاماً﴾.

تشریح

اس پر تو اتفاق ہے کہ شق قمر اور رومیوں کی مغلوبیت کی علامات تو گزر چکیں، بقیہ تین میں اختلاف ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ''دخان'' سے مراد وہ دھواں ہے جو قریش کو بھوک کی شدت کی وجہ سے نظر آتا تھا اور ''بطشہ'' سے مراد غزوۂ بدر کے موقع پر کفار سے ہونے والا اقتال مراد ہے، اور ''لزام'' سے ان کو قید و گرفتار کرنا مراد ہے، لیکن دوسرے حضرات کا کہنا ہے کہ ''دخان'' سے مراد وہ دھواں ہے جو قرب قیامت میں اٹھے گا اور تمام لوگوں پر چھا

جائے گا، البتہ صلحا کو اس کا اثر ہلکا محسوس ہوگا اور کفار ومنافقین اس کے اثر سے بے ہوش ہو جائیں گے، اسی طرح ''بطشہ'' اور ''لزام'' سے مراد قیامت کے دن کفار کو پکڑ کر جہنم میں ڈالنا اوران کو ہلاک کرنا ہے، دونوں توجیہیں بھی مراد ہو سکتی ہیں۔

٢٥٨ - باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الشُّعَرَاءِ .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «تَعْبَثُونَ» /١٢٨/ : تَبْنُونَ . «هَضِيمٌ» /١٤٨/ : يَتَفَتَّتُ إِذَا مُسَّ . مُسَحَّرِينَ : الْمَسْحُورِينَ . «لَيْكَةَ» /١٧٦/ : وَالْأَيْكَةُ جَمْعُ أَيْكَةٍ ، وَهِيَ جَمْعُ الشَّجَرِ . «يَوْمِ الظُّلَّةِ» /١٨٩/ : إِظْلَالُ الْعَذَابِ إِيَّاهُمْ . «مَوْزُونٍ» /الحجر : ١٩/ : مَعْلُومٍ . «كَالطَّوْدِ» /٦٣/ : الْجَبَلِ . وَقَالَ غَيْرُهُ : «لَشِرْذِمَةٌ» /٥٤/ : طَائِفَةٌ قَلِيلَةٌ . «فِي السَّاجِدِينَ» /٢١٩/ : الْمُصَلِّينَ .

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : «لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ» /١٢٩/ : كَأَنَّكُمْ . الرِّيعُ : الْأَيْفَاعُ مِنَ الْأَرْضِ ، وَجَمْعُهُ رِيَعَةٌ وَأَرْيَاعٌ ، وَاحِدُهُ رِيعَةٌ . «مَصَانِعَ» /١٢٩/ : كُلُّ بِنَاءٍ فَهُوَ مَصْنَعَةٌ . «فَرِهِينَ» /١٤٩/ : مَرِحِينَ ، «فَارِهِينَ» بِمَعْنَاهُ ، وَيُقَالُ : «فَارِهِينَ» حَاذِقِينَ . «تَعْثَوْا» /١٨٣/ : هُوَ أَشَدُّ الْفَسَادِ ، وَعَاثَ يَعِيثُ عَيْثًا . «الْجِبِلَّةَ» /١٨٤/ : الْخَلْقُ ، جُبِلَ خُلِقَ ، وَمِنْهُ جُبُلاً وَجِبِلاً وَجُبْلاً يَعْنِي الْخَلْقَ ، قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ .

ترجمہ

"وقال مجاهد": مجاہدؒ کہتے ہیں:"تَعبثون" کا معنی ہے: ''بناتے ہیں''۔ "هضيم" وہ چیز جو چھونے سے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔"مسحرين"جن پر جادو کیا گیا ہو۔"اليكة والأيكة" "أيكة" کی جمع ہے اور "أيكة" درختوں کے جھنڈ کو کہتے ہیں، (''مدین'' کے پاس گھنے درختوں کا جنگل تھا، اس لئے اصحابِ ایکہ اصحابِ مدین کا ہی لقب ہے)۔ ان لوگوں کی بیماری شرک کے علاوہ ناپ تول میں کمی کرنا اور ڈنڈی بازی تھی، تو اہل مدین اور اہل ایکہ ایک قسم کے لوگ ہیں، لیکن اکثر مفسرین کا کہنا ہے کہ یہ دونوں جدا جدا قومیں ہیں اور دونوں کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام مبعوث ہوئے۔"موزون"معلوم۔"كالطور" پہاڑ کی طرح۔"لشرذمة"بمعنی چھوٹا گروہ۔"في الساجدين" نمازیوں میں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں:"لعلكم تخلدون" کہ جیسے تم (دنیا میں) ہمیشہ رہو گے، یعنی ''لعل'' یہاں تشبیہ کے لئے ہے۔"الريع" بمعنی بلند زمین، جیسے ٹیلہ۔"ريع"مفرد ہے اور اس کی جمع "ريعة" اور "أرياع" آتی ہے۔ "مصانع" بمعنی عمارات۔"فرهين" کا معنی ہے: کاری گر، ہوشیار، تجربہ کار۔"تعثوا" "عاث يعوث عيثا" سے ہے، بمعنی سخت فساد مچانا اور یہی معنی "غاث يغيث" کے بھی ہیں۔ امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ "تعثوا" (از باب سمع ہو، یا

نصر ہو جو ناقص ہے یا از باب ضرب ہو) دونوں کے معنی فساد مچانے اور کفر پھیلانے کے ہیں۔ "الجبلة" بمعنی خلقت۔ "جُبِلَ" کا معنی ہے: پیدا کیا گیا، اسی سے "جُبُلًا، جِبِلًا" اور "جُبلًا" بھی خلقت کے معنی ہیں۔

٢٥٩ – باب : «وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ» /٨٧/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور جس روز سب زندہ ہو کر اٹھیں گے، اس روز مجھ کو رسوا نہ کرنا"۔

٤٤٩٠/٤٤٩١ : وَقالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ، عَنِ ٱبْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَرَى أَبَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ) . الْغَبَرَةُ هِيَ الْقَتَرَةُ .

(٤٤٩١) : حدَّثنا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنَا أَخِي ، عَنِ ٱبْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ ، فَيَقُولُ : يَا رَبِّ ، إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ، فَيَقُولُ ٱللَّهُ : إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ) .

[ر : ٣١٧٢]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کو قیامت کے دن دیکھیں گے کہ اس پر گرد اور سیاہی ہے، اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے: اے پروردگار! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے اس دن رسوا نہیں کریں گے جب سب اٹھائیں جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ جواب دیں گے کہ میں نے جنت کو کافروں کے لئے حرام کیا ہے۔

٢٦٠ – باب : «وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ . وَٱخْفِضْ جَنَاحَكَ» /٢١٤ ، ٢١٥/ : أَلِنْ جانِبَكَ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور آپ سب سے پہلے اپنے نزدیکی لوگوں کو ڈرائیں اور جو مسلمانوں میں داخل ہو کر آپ کی راہ چلے اس کے ساتھ شفقت کا رویہ رکھیں"۔

٤٤٩٢ : حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا قالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : «وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ» . صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الصَّفَا ، فَجَعَلَ يُنَادِي : (يَا بَنِي فِهْرٍ ، يَا بَنِي عَدِيٍّ) . لِبُطُونِ قُرَيْشٍ ، حَتَّى ٱجْتَمَعُوا ، فَجعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولاً لِيَنْظُرَ ما هُوَ ، فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ ، فَقَالَ : (أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلاً بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ) . قالوا : نَعَمْ ، ما جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا ، قالَ : (فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ) . فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ : تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ ، أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا ، فَنَزَلَتْ : «تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ . ما أَغْنَى عَنْهُ مالُهُ وَما كَسَبَ» . [ر : ١٣٣٠]

ترجمہ

حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت ﴿وانذر عشيرتك الأقربين﴾ نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر چڑھے اور قریش کے قبائل کو آواز دینے لگے: اے فہر، اے بنی عدی، (اے بنی عبد مناف، اے بنی عبدالمطلب)، اس آواز پر سب جمع ہو گئے، اگر کوئی کسی وجہ سے نہ آسکا تو اس نے اپنا نمائندہ بھیجا، تاکہ معلوم ہو کیا بات ہے، ابولہب خود آیا اور قریش کے دوسرے لوگ بھی آئے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے، (یعنی مجھے بتاؤ) اگر میں تمہیں خبر دوں کہ وادی میں پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر ہے اور وہ تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات سچ مانو گے؟ سب نے کہا: ہاں۔ (ہم آپ کی تصدیق کریں گے)، ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا پایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر سنو، میں تمہیں اس سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے ہے۔ یہ سن کر ابولہب بولا: تجھ پر سارے دن تباہی نازل ہو، کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا!! اس پر یہ سورت نازل ہوئی: ﴿تبت يدا أبي لهب وتب﴾ یعنی: ''ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ برباد ہوا، نہ اس کا مال اس کے کام آیا نہ اس کی کمائی''۔

٤٤٩٣ : حدّثنا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قالَ : قامَ رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ حِينَ أَنْزَلَ ٱللَّهُ : «وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ» . قالَ : (يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا ، ٱشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ ٱللَّهِ شَيْئًا ، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ ٱللَّهِ شَيْئًا ، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ ٱللَّهِ شَيْئًا ، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ ٱللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ ٱللَّهِ شَيْئًا ، وَيَا فَاطِمَةُ

بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ ، سَلِينِي ما شِئْتِ مِنْ مالِي ، لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ ٱللهِ شَيْئًا) .
تَابَعَهُ أَصْبَغُ ، عَنِ ٱبْنِ وَهْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ . [ر : ٢٦٠٢]

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿وانــذر عشيـــرتك الأقـربين﴾ نازل فرمائی، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے: اے جماعت قریش یا اس طرح کا اور کوئی کلمہ آپ نے فرمایا، (یعنی راوی کو شک ہے)، تم اپنی جان کو خرید لو، یعنی عذاب الٰہی سے اپنی جان کو بچالو، ایمان لاؤ۔ "وأسلموا تسلموا" اگر تم کفر و شرک سے باز نہ آئے تو میں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے بنی عبد مناف! میں اللہ کے سامنے تمہارے کام نہ آؤں گا۔ اے عباس بن عبد المطلب! اللہ کی بارگاہ میں تمہارے کام نہ آسکوں گا۔ اے صفیہ! (رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پھوپھی) میں اللہ کے ہاں تمہیں فائدہ نہ پہنچا سکوں گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی! میرے حال سے جو چاہے مجھ سے مانگ لے، لیکن اللہ کی بارگاہ میں تمہیں میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکوں گا۔ اس روایت کی متابعت اصبغ نے ابن وہب سے، انہوں نے یونس سے اور انہوں نے ابن شہاب سے کی۔

٢٦١ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ النَّمْلِ .

وَ «الْخَبْءَ» /٢٥/ : ما خَبَأْتَ . «لَا قِبَلَ» /٣٧/ : لَا طَاقَةَ . «الصَّرْحَ» /٤٤/ : كُلُّ مِلَاطٍ ٱتُّخِذَ مِنَ الْقَوَارِيرِ . وَالصَّرْحُ : الْقَصْرُ ، وَجَمَاعَتُهُ صُرُوحٌ .
وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ» /٢٣/ : سَرِيرٌ كَرِيمٌ ، حُسْنُ الصَّنْعَةِ وَغَلَاءُ الثَّمَنِ . «مُسْلِمِينَ» /٣٨/ : طَائِعِينَ . «رَدِفَ» /٧٢/ : ٱقْتَرَبَ . «جامِدَةً» /٨٨/ : قائِمَةً . «أَوْزِعْنِي» /١٩/ : ٱجْعَلْنِي .
وَقالَ مُجَاهِدٌ : «نَكِّرُوا» /٤١/ : غَيِّرُوا . «وَأُوتِينَا الْعِلْمَ» /٤٢/ : يَقُولُهُ سُلَيْمَانُ . الصَّرْحُ بِرْكَةُ ماءٍ ، ضَرَبَ عَلَيْهَا سُلَيْمانُ قَوارِيرَ ، أَلْبَسَهَا إِيَّاهَا .

ترجمہ

"الـخبأ" أي: ماخبأت، بمعنی پوشیدہ اور چھپی ہوئی چیز، مصدر بمعنی اسم مفعول "مخبوء" ہے۔ "لا قبل" بمعنی طاقت نہیں۔ "الـصرح" بمعنی ہر وہ گارا جو شیشے سے بنایا گیا ہو۔ ایسے ہی "محل" کو بھی کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: "ولها عرش عظيم" کا معنی ہے: اس کا تخت نہایت عمدہ، نہایت بیش قیمت اور کاریگر کا اعلیٰ ترین

نمونہ ہے۔ "مسلمین" بمعنی فرمان بردار اور تابع ہو کر۔ "ردف" بمعنی نزدیک آپہنچا۔ "جامدة" اپنی جگہ پر قائم۔ "أوزعني" یعنی مجھ کو کر دے۔ مجاہدؒ نے کہا: "نکروا" بمعنی "غيروا" ہے، یعنی اس کی صورت بدل دو۔ "أوتينا العلم": مجاہدؒ کہتے ہیں کہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا مقولہ ہے، اس صورت میں "من قبلها" کی ضمیر بلقیس کی طرف راجع ہوگی، یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اس عورت سے پہلے ہم کو علم عطا کیا گیا، اور بعض کے نزدیک یہ بلقیس کا مقولہ ہے، مطلب یہ ہوگا کہ اس معجزے سے قبل ہم کو یقین ہو چکا تھا کہ سلیمان محض بادشاہ نہیں، بلکہ اللہ کا مقرب بندہ ہے۔ "الصرح" مراد پانی کا وہ حوض جس کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے شیشوں سے ڈھانپ دیا تھا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پانی ہی پانی ہے، اس لئے بلقیس نے کپڑے اٹھا کر پنڈلیاں کھول دیں۔

٢٦٢ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الْقَصَصِ .

«كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ» /٨٨/ : إِلَّا مُلْكَهُ ، وَيُقَالُ : إِلَّا ما أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ ٱللهِ .
وَقالَ مُجَاهِدٌ : «الْأَنْبَاءُ» /٦٦/ : الْحُجَجُ .

ترجمہ

"كل شيء هالك إلا وجهه": آیت میں ''وجہ'' سے مراد اس کی سلطنت ہے، یعنی ہر چیز فنا ہونے والی ہے، سوائے اس کی سلطنت کے۔ بعض حضرات نے اس سے ''اعمال صالحہ'' مراد لئے ہیں جو اللہ کی رضا اور خوشنودی کیلئے کئے گئے ہوں۔ امام مجاہدؒ نے کہا کہ "أنباء" سے مراد ''دلائل'' ہیں، یعنی اس دن ان کے ذہنوں سے سارے دلائل و مضامین گم ہو جائیں گے، منکرین کے پاس حجت اور دلیل نہیں ہوتی۔

٢٦٣ – باب : «إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ ٱللهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ» /٥٦/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے، بلکہ اللہ جس کو چاہے ہدایت کرتا ہے''۔

٤٤٩٤ : حدّثنا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ قالَ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طالِبٍ الْوَفَاةُ ، جاءَهُ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ، فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَاجَهْلٍ وَعَبْدَ ٱللهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، فَقَالَ : (أَيْ عَمِّ ، قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا ٱللهُ ، كَلِمَةً أُحاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ ٱللهِ) . فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ ٱللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ : أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ ، وَيُعِيدَانِهِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ ، حَتَّى قالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ ما كَلَّمَهُمْ :

عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، قالَ : قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : (وَاللّٰهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ ما لَمْ أُنْهَ عَنْكَ) . فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : «ما كانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ» . وَأَنْزَلَ اللّٰهُ في أَبِي طَالِبٍ ، فَقَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ : «إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ» . [ر : ١٢٩٤]

قالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : «أُولِي الْقُوَّةِ» /٧٦/ : لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجالِ . «لَتَنُوءُ» /٧٦/ : لَتُثْقِلُ . «فارِغًا» /١٠/ : إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسٰى . «الْفَرِحِينَ» /٧٦/ : المَرِحِينَ . «قُصِّيهِ» /١١/ : اتَّبِعِي أَثَرَهُ ، وَقَدْ يَكُونُ : أَنْ يَقُصَّ الْكَلَامَ . «نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ» /يوسف: ٣/ . «عَنْ جُنُبٍ» /١١/ : عَنْ بُعْدٍ ، عَنْ جَنَابَةٍ وَاحِدٌ ، وَعَنِ اجْتِنَابٍ أَيْضًا . «يَبْطِشَ» /١٩/ : وَيَبْطُشَ . «يَأْتَمِرُونَ» /٢٠/ : يَتَشَاوَرُونَ . الْعُدْوَانُ وَالْعَدَاءُ وَالتَّعَدِّي وَاحِدٌ . «آنَسَ» /٢٩/ : أَبْصَرَ . الجِذْوَةُ قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ مِنَ الخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ ، وَالشِّهَابُ فِيهِ لَهَبٌ . «كَأَنَّهَا جَانٌّ» /٣١/ : وَهِيَ فِي آيَةٍ أُخْرَى : كَأَنَّهَا «حَيَّةٌ تَسْعَى» /طه: ٢٠/ . وَالحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ : الجَانُّ ، وَالْأَفَاعِي ، وَالْأَسَاوِدُ . «رِدْأً» /٣٤/ : مُعِينًا ، قالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لِكَيْ «يُصَدِّقُنِي» .

وَقالَ غَيْرُهُ : «سَنَشُدُّ» /٣٥/ : سَنُعِينُكَ ، كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا . مَقْبُوحِينَ : مُهْلَكِينَ . «وَصَّلْنَا» /٥١/ : بَيَّنَّاهُ وَأَتْمَمْنَاهُ . «يُجْبٰى» /٥٧/ : يُجْلَبُ . «بَطِرَتْ» /٥٨/ : أَشِرَتْ . «فِي أُمِّهَا رَسُولاً» /٥٩/ : أُمُّ الْقُرَى مَكَّةُ وَمَا حَوْلَهَا . «تُكِنُّ» /٦٩/ : تُخْفِي ، أَكْنَنْتُ الشَّيْءَ أَخْفَيْتُهُ ، وَكَنَنْتُهُ أَخْفَيْتُهُ وَأَظْهَرْتُهُ . «وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ» /٨٢/ : مِثْلُ : أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ : يُوَسِّعُ عَلَيْهِ ، وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ .

ترجمہ

حضرت مسیّب بن حزن نے بیان کیا کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے، ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ وہاں پہلے سے موجود تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چچا آپ صرف کلمہ "لا إلــه إلا الله" پڑھ لیجئے، تاکہ اس کلمہ کے ذریعے اللہ کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت کرسکوں، اس پر ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بولا: کیا تم عبدالمطلب کے مذہب سے پھر جاؤ گے؟ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بار بار ان سے یہی کہتے رہے کہ آپ صرف کلمہ پڑھ لیجئے اور یہ دونوں بھی اپنی بات ان کے سامنے بار بار دہراتے رہے (کہ کیا تم عبدالمطلب کے مذہب سے پھر جاؤ گے)، آخر ابو طالب کی زبان سے جو آخری کلمہ نکلا وہ یہی تھا کہ وہ عبدالمطلب کے

مذہب پر قائم ہیں۔انہوں نے "لا الـــه إلا الله" پڑھنے سے انکار کردیا۔راوی نے بیان کیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم! میں آپ کے لئے طلب مغفرت کرتا رہوں گا، تا آنکہ مجھے اس سے روک نہ دیا جائے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ''نبی اور ایمان والوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ مشرکین کے لئے دعائے مغفرت کریں''، اور خاص ابوطالب کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ ''جس کو چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے، البتہ اللہ ہدایت دیتا ہے اسے جس کے لئے ہدایت دیتا ہے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ (قارون کے خزانے کی کنجیوں کو) طاقتور مردوں کی ایک جماعت بھی نہیں اٹھا سکتی تھی۔ "لتنـوء لتثقل"، یعنی: بوجھل کردیتی ہیں، بوجھ سے جھکا دیتی تھیں۔ "عصبة"، جماعت، گروہ۔ "عصب"، جیسے "غرفة"، کی جمع "غرف" آتی ہے۔ "فارغا" موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا دل ہر فکر وغم سے خالی تھا، سوائے موسیٰ کے ذکر کے۔ "الفرحين"، بمعنی "المرحين"، یعنی اترانے والے، اکڑنے والے۔ "قصيد" اس کے پیچھے پیچھے چلی جا۔ کبھی "قُصِّيُه" کے معنی بیان کرنے کے ہوتے ہیں، جیسے سورۂ یوسف میں ہے: ﴿نحن نقص عليك﴾ کہ ہم تجھ سے بیان کرتے ہیں۔ "عـن جنب"، بمعنی دور سے۔ "عـن جنابة" اور "عـن اجتناب" کا بھی یہی معنی ہے۔ "يبطِش" (بكسر الطاء وضمها) دونوں قرأتیں ہیں۔ "يأتمرون" مشورہ کررہے ہیں۔ "عدوان" اور "تعدي" سب کا ایک معنی ہے، یعنی حد سے بڑھ جانا ظلم کرنا۔ "آنس"، بمعنی دیکھا۔ "الجذوة"، لکڑی کا موٹا ٹکڑا جس کے سرے پر آگ لگی ہو۔ "شهـــاب"، بمعنی چنگاری۔ سانپ کی کئی قسمیں ہیں: ''جان، افعی اور اسود''۔ "ردأ"، بمعنی مددگار، پشت پناہ۔ ابن عباسؓ نے "يصدِّقُني" قاف کے ضمہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ دوسرے مفسرین کہتے ہیں: "سنشُدُّ"، کا معنی ہے: ہم مدد کریں گے۔ عرب لوگوں کا محاورہ ہے جب کسی کو زور دیتے ہیں تو کہتے ہیں: "جَـعَـلْـنَـا لَـه عَـضُـدًا". "مقبوحين"، بمعنی ہلاک ہوگئے۔ "وَصَّلْنَا"، ہم نے پورا بیان کردیا۔ "يجبىٰ"، کھنچے آتے ہیں۔ "بطِرَت"، بمعنی شرارت کی۔ "في أمها رسولاً": "ام القریٰ" مکہ اور اس کے اردگرد کو کہتے ہیں۔ "تُكِنُّ"، چھپاتی ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں کہ "أكننتُ الشيء"، میں نے اس کو چھپالیا، "كننته"، میں نے اس کو چھپالیا۔ بعض اوقات "كننته وأكننته"، کا معنی یہ آتا ہے: میں نے اسے ظاہر کیا۔ "ويكأن الله" کا معنی ہے: "ألم تر أن الله" یعنی: کیا تو نے انہیں دیکھا۔ "يبسط الرزق" جسے چاہتا ہے فراغت سے روزی دیتا ہے، جسے چاہتا ہے روزی تنگ کردیتا ہے۔

٢٦٤ – باب: «إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ». الآيَةَ /٨٥/.

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''جس خدا نے آپ پر قرآن کے احکام پر عمل اور تبلیغ کو فرض کیا وہ آپ کو اصلی وطن

''مکہ'' میں پھر پہنچادے گا''۔

٤٤٩٥ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ : أَخْبَرَنَا يَعْلَى : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْعُصْفُرِيُّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : «لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ» . قالَ : إِلَى مَكَّةَ .

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے آیت کریمہ ''لرادُّك إلى معاد'' کی تفسیر کی کہ ''اللہ پھر آپ کو مکہ پہنچادے گا''، چنانچہ ۸ھ فتح مکہ کی شکل میں اللہ نے وعدہ پورا کیا۔

٢٦٥ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الْعَنْكَبُوتِ .

قالَ مُجَاهِدٌ : «وَكانُوا مُسْتَبْصِرِينَ» /٣٨/ : ضَلَلَةً .

وَقالَ غَيْرُهُ : «الحَيَوانُ» /٦٤/ : وَالحَيُّ وَاحِدٌ . «وَلَيَعْلَمَنَّ ٱللَّهُ» /١١/ : عَلِمَ ٱللَّهُ ذٰلِكَ ، إِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ فَلِيَمِيزَ ٱللَّهُ ، كَقَوْلِهِ : «لِيَمِيزَ ٱللَّهُ الخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ» /الأنفال : ٣٧/ . «أَثْقَالاً مَعَ أَثْقَالِهِمْ» /١٣/ : أَوْزَارًا مَعَ أَوْزَارِهِمْ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ کہتے ہیں: ''مستبصرین'' کا معنی ہے: وہ گمراہ تھے اور اپنے آپ کو ہدایت پر سمجھتے تھے، اور بعض حضرات نے کہا ہے: ''کانو مستبصرین'' کے معنی ہیں کہ وہ اپنی ضلالت اور گمراہی پر خوش تھے۔ فرماتے ہیں: آیت کریمہ میں ''لَيَعْلَمَنَّ الله'' کے معنی ''علم الله ذلك'' ہے، یعنی اللہ کو ہر دو فریق کا علم ہے اور یہ بمنزلہ ''ليميز الله'' کے ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کھول کر بتادے گا، علیحدہ اور جدا کردے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''ليميز الله الخبيث من الطيب''، تا کہ اللہ تعالیٰ ناپاک لوگوں سے پاک لوگوں کو الگ کردے۔ ''أثقالا مع أثقالهم'' کہ یہ لوگ اپنے گناہ پورے پورے اپنے اوپر لادیں گے اور یہ گناہ وہ ہیں جن کے لئے وہ سبب بنتے تھے، فرماتے ہیں کہ آیت میں ''أثقالا'' کے معنی ہیں: ''اوزار'' یعنی اپنے بوجھ کے ساتھ دوسرے بہت سے بوجھ، خود گمراہ ہونے کا بوجھ اور دوسروں کو گمراہ کرنے کرنے کا بھی بوجھ۔

٢٦٦ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ .

قالَ مُجَاهِدٌ : «يُحْبَرُونَ» /١٥/ : يُنَعَّمُونَ . «فَلَا يَرْبُو عِنْدَ ٱللَّهِ» /٣٩/ : مَنْ أَعْطَى عَطِيَّةً يَبْتَغِي أَفْضَلَ مِنْهُ فَلَا أَجْرَ لَهُ فِيهَا . «يَمْهَدُونَ» /٤٤/ : يُسَوُّونَ المَضَاجِعَ . «الْوَدْقَ» /٤٨/ : المَطَرَ .

قالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «هَلْ لَكُمْ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ» /٢٨/ : فِي الآلِهَةِ ، وَفِيهِ «تَخَافُونَهُمْ»

/٢٨/ : أَنْ يَرِثُوكُمْ كما يَرِثُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا . «يَصَّدَّعُونَ» /٤٣/ : يَتَفَرَّقُونَ . «فَاصْدَعْ» /الحجر : ٩٤/ .

وَقالَ غَيْرُهُ : «ضُعْفٍ» /٥٤/ : وَضَعْفٍ لُغَتَانِ .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «السُّوأَى» /١٠/ : الْإِسَاءَةُ جَزَاءُ الْمُسِيئِينَ .

وقال مجاهد

امام مجاہدؒ کہتے ہیں کہ "یحبَرُون" کے معنی ہیں: "ینعمون" کہ وہ نعمتوں میں ہوں گے۔"فلا یربوا": فرماتے ہیں: جو شخص کسی کو زیادہ لینے کی غرض سے کچھ دے تو اس کو اس دینے میں ثواب نہیں ملے گا۔"یمھدون"یعنی اپنے لئے بستر سیدھے کرتے ہیں، بچھاتے ہیں، یعنی جو لوگ عمل کرتے ہیں تو وہ اپنے لئے (جنت یا قبر میں) فرش بچھا رہے ہیں۔ "الودق" بمعنی بارش۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے باطل معبودوں کے سلسلہ میں مثال بیان کی ہے کہ جب تم خود اپنے لئے اس بات پر راضی نہیں ہوتے ہو کہ تمہارے غلام تمہارے اموال میں شریک ہوں اور وہ تمہارے وارث بنیں تو پھر تم ان باطل معبودوں کو جو اللہ کے لئے پیدا کئے ہوئے ہیں اللہ کے ساتھ شریک کیوں کرتے ہو اور اللہ کے افعال کا ان کو کیوں وارث اور حق دار قرار دیتے ہو؟ جس طرح تم کو اپنے غلاموں سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا، تو پھر کیسے سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو ان آلہہ باطلہ کی کوئی پرواہ ہوگی اور ان سے کوئی خوف محسوس ہوگا۔"یَصَّدَّعُونَ"اصل میں "یَتَصَدَّعُونَ" تھا، "تصدع" مصدر ہے، جس کا معنی ہے: منتشر ہونا۔"فاصدع" بمعنی حق بات کو کھول کر بیان کردیں۔ ابن عباسؓ کے علاوہ نے فرمایا کہ "ضُعفٍ" بالضم و بالفتح دونوں لغتیں ہیں، ضاد کے ضمہ اور فتحہ دونوں کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔

وقال مجاهد رحمه الله:

امام مجاہدؒ نے کہا کہ آیت میں "السُّوأی" کے معنی "برائی" یعنی برا کرنے والوں کو برا ہی بدلہ ملے گا۔

٤٤٩٦ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى ، عَنْ مَسْرُوقٍ قالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةَ فَقَالَ : يَجِيءُ دُخانٌ يَوْمَ الْقِيامَةِ ، فَيَأْخُذُ بِأَسْماعِ الْمُنَافِقِينَ وَأَبْصارِهِمْ ، يَأْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكامِ ، فَفَزِعْنَا ، فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ ، وَكانَ مُتَّكِئًا ، فَغَضِبَ ، فَجَلَسَ فَقالَ : مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ : اللّٰهُ أَعْلَمُ ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ لَا أَعْلَمُ ، فَإِنَّ اللّٰهَ قالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ : «قُلْ ما أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ

مِنْ أَجْرٍ وما أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ» . وَإِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَؤُوا عَنِ الْإِسْلَامِ ، فَدَعا عَلَيْهِم النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : (اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ) . فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا ، وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ ، وَيَرَى الرَّجُلُ ما بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخانِ . فَجاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ . جِئْتَ تَأْمُرُنَا بِصِلَةِ الرَّحِمِ ، وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللّٰهَ . فَقَرَأَ : «فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخانٍ مُبِينٍ – إِلَى قَوْلِهِ – عائِدُونَ» . أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ عَذابُ الآخِرَةِ إِذَا جاءَ ثُمَّ عادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعالَى : «يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى» . يَوْمَ بَدْرٍ ، «وَلِزامًا» يَوْمَ بَدْرٍ ، «الم غُلِبَتِ الرُّومُ – إِلَى – سَيَغْلِبُونَ» . وَالرُّومُ قَدْ مَضَى . [ر : ٩٦٢]

ترجمہ

حضرت مسروق کہتے ہیں کہ ''کندہ'' میں ایک شخص یہ بیان کر رہا تھا کہ قیامت کو دھواں آئے گا، اس سے منافقین کے کان اور آنکھیں بے کار ہو جائیں گی اور مومنوں کو زکام جیسی کیفیت پیدا ہوگی، یہ سن کر ہم گھبرا گئے، میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا، وہ تکیہ لگائے بیٹھے تھے، (میں نے یہ واقعہ بیان کیا)، وہ غصہ ہو گئے اور سیدھے بیٹھ گئے، انہوں نے کہا: بات یہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ جس کا علم ہو اسے بیان کرے، جس کا علم نہ ہو، کہے ''اللہ اعلم''، اس لئے کہ یہ بھی ایک علم ہے کہ نامعلوم علم کا صاف انکار کر دیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا: کہہ دیجئے میں وعظ ونصیحت پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا اور نہ میں بات بنانے والوں میں سے ہوں۔ بعد ازاں انہوں نے کہا: واقعہ یہ ہے کہ قریش کے لوگوں نے جب اسلام لانے میں تاخیر کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے بددعا فرمادی، فرمایا: اے اللہ! کفار قریش کے مقابلے میں میری اس طرح مدد کر کہ ان پر عہد یوسف کے سات سالہ قحط کی طرح قحط نازل فرما، آخر ان پر قحط نازل ہوا جس سے وہ تباہ ہو گئے، مردار اور ہڈیاں تک کھانے لگے، آدمی کا یہ حال تھا کہ اسے زمین وآسمان کے درمیان ایک دھواں سا دکھائی دیتا تھا، آخر ابوسفیان (جو حالت کفر میں تھے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، کہنے لگے: اے محمد! آپ ہمیں صلہ رحمی کی تلقین کرتے ہیں اور آپ کی قوم کا یہ حال ہو رہا ہے کہ وہ مارے قحط کے تباہ ہو گئے ہیں، اللہ سے دعا کیجئے، چنانچہ آپ نے آیت پڑھی: ﴿فارتقب يوم تأتي السماء بدخان مبين﴾ إلى ﴿عائدون﴾. حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قحط کا یہ عذاب تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں ختم ہو گیا تھا، لیکن کیا آخرت کا عذاب بھی ان سے ٹل جائے گا۔ اس عذاب کے موقوف ہونے پر کفار قریش کفر پر بدستور قائم رہے۔ اللہ کے ارشاد ہے: ﴿يوم نبطش البطشة الكبرىٰ﴾ یہ ''بطش'' کفار پر یوم بدر کے دن نازل ہوئی تھی

کہ ان کے بڑے بڑے سردار قتل کر دیئے گئے تھے اور ''لزاماً'' یعنی ''قید'' سے بھی معرکۂ بدر کی طرف ہے اشارہ ہے۔

﴿ألم غلبت الروم﴾ سے ﴿سیغلبون﴾ تک کا واقعہ بھی گزر چکا (کہ رومیوں نے اہل فارس پر فتح پائی تھی)۔

٢٦٧ - باب : «لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ ٱللهِ» /٣٠/ : لِدِينِ ٱللهِ .

خُلُقُ الْأَوَّلِينَ : دِينُ الْأَوَّلِينَ ، وَالْفِطْرَةُ الْإِسْلَامُ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''کہ اللہ کی دی ہوئی فطرت کی اتباع کرو جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا، اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو بدلنا نہیں چاہیے''۔

فرماتے ہیں: آیت کریمہ میں ''خلق اللہ'' سے اللہ کا دین مراد ہے اور ''فطرۃ'' سے اسلام مراد ہے۔

٤٤٩٧ : حدّثنا عَبْدانُ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ ٱللهِ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (ما مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ ، أَوْ يُنَصِّرَانِهِ ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ، ثُمَّ يَقُولُ : «فِطْرَةَ ٱللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ ٱللهِ ذٰلِكَ ٱلدِّينُ الْقَيِّمُ») . [ر : ١٢٩٢]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ فطرت، یعنی اسلام پر پیدا ہوتا ہے، لیکن اس کے ماں باپ اس کو یہودی، نصرانی یا پارسی بنا ڈالتے ہیں، اس کی مثال یوں سمجھو کہ جانور کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے، کیا تم نے دیکھا کوئی بچہ کن کٹا پیدا ہوا، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت پڑھی: ﴿فطرة الله التي فطر الناس عليها﴾ کہ ''اللہ کی اس فطرت کی اتباع کرو جس پر اس نے انسان کو پیدا کیا ہے، اللہ کی بنائی ہوئی فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں، یہی ہے دین مستقیم''۔

سُورَة لُقْمَانَ

٢٦٨ - باب : «لَا تُشْرِكْ بِٱللهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ» /١٣/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، بلاشبہ شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے''۔

٤٤٩٨ : حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ : «الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ» . شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، وَقالُوا : أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ ؟ فَقَالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (إِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ ، أَلَا تَسْمَعُ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لِٱبْنِهِ : «إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ») . [ر : ٣٢]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب (سورۂ انعام) کی یہ آیت نازل ہوئی کہ ''جب لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی، انہی کے لئے امن ہے اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں''، تو یہ صحابہ پر شاق ہوا، (یعنی صحابہ گھبرا گئے)، کہنے لگے: یا رسول اللہ! یہ تو بڑی مشکل ہے، ہم میں کون ایسا ہے جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی ہوگی، (یعنی کوئی گناہ نہ کیا ہو)۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آیتِ ظلم سے یہ مراد نہیں ہے، کیا تم نے لقمان (حکیم) کی وہ نصیحت نہیں سنی جو انہوں نے اپنے بیٹے کو کی تھی کہ بے شک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔

٢٦٩ - باب : «إِنَّ ٱللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ» /٣٤/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے''۔

٤٤٩٩ : حدّثني إِسْحٰقُ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ كانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ ، إِذْ أَتَاهُ رَجلٌ يَمْشِي ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ما الْإِيمَانُ ؟ قالَ : (الْإِيمَانُ : أَنْ تُؤْمِنَ بِٱللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَلِقَائِهِ ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ) . قالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ما الْإِسْلَامُ ؟ قالَ : (الْإِسْلَامُ : أَنْ تَعْبُدَ ٱللهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ) . قالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ما الْإِحْسَانُ ؟ قالَ : (الْإِحْسَانُ : أَنْ تَعْبُدَ ٱللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ) . قالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ مَتَى السَّاعَةُ ؟ قالَ : (ما الْمَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ، وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا : إِذَا وَلَدَتِ الْمَرْأَةُ رَبَّتَهَا ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا ، وَإِذَا كانَ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُؤُوسَ

النَّاسِ ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا ، فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا ٱللهُ : «إِنَّ ٱللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ ما في الْأَرْحامِ» . ثُمَّ ٱنْصَرَفَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ : (رُدُّوا عَلَيَّ) . فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا ، فَقَالَ : (هٰذَا جِبْرِيلُ ، جاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ) . [ر : ٥٠] .

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجمع عام میں تشریف فرما تھے، اتنے میں ایک شخص پیدل چلتا ہوا حاضر خدمت ہوا اور پوچھا: یارسول اللہ! ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت میں اس کی ملاقات پر ایمان لاؤ اور مر کر دوبارہ اٹھنے پر ایمان لاؤ۔ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوۃ مفروضہ کو ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ انہوں نے عرض کیا: احسان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح دل لگا کہ کرو، گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو، پھر اگر تم اس کو نہیں دیکھ رہے تو خیال یہ رکھو کہ وہ تمہیں ضرور دیکھ رہا ہے۔ اس نے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، البتہ میں تم کو اس کی نشانیاں بتائے دیتا ہوں، جب عورت اپنے آقا کو جنے، یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے، جب ننگے پاؤں ننگے جسم والے لوگ لوگوں پر حاکم ہوں تو یہ بھی قیامت کی علامتوں میں سے ہے، (قیامت کا وقت معین) ان پانچ چیزوں میں سے ہے جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، (سورۂ لقمان میں ارشاد ہے:) ''بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے، وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ ماں کے رحم میں کیا ہے، لڑکا یا لڑکی''۔ پھر وہ شخص واپس لوٹ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو واپس بلالاؤ، لوگوں نے کوشش کی، مگر کسی کو نہیں دکھائی دیا، پھر آپ نے فرمایا: یہ جبرائیل تھے اور لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔

٤٥٠٠ : حدّثنا يَحْيىٰ بْنُ سُلَيْمانَ قالَ : حَدَّثَنِي ٱبْنُ وَهْبٍ قالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ ٱبْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ عُمَرَ : أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ : أَنَّ عَبْدَ ٱللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ، ثُمَّ قَرَأَ : «إِنَّ ٱللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ») . [ر : ٩٩٢]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں پانچ ہیں۔ اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿إن الله عنده علم الساعة﴾ ''بے شک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی

بارش برساتا ہے''۔

٢٧٠ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ تَنْزِيلُ [السَّجْدَةِ] .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «مَهِينٍ» /٨/ : ضَعِيفٍ : نُطْفَةُ الرَّجُلِ . «ضَلَلْنَا» /١٠/ : هَلَكْنَا .
وَقالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : «الْجُرُزُ» /٢٧/ : الَّتِي لَا تُمْطِرُ إِلَّا مَطَرًا لَا يُغْنِي عَنْهَا شَيْئًا . «يَهْدِ» /٢٦/ : يُبَيِّنْ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ کہتے ہیں کہ آیت میں ''مـــاء مهيـــن'' کی تفسیر ضعیف پانی، بے قدر پانی، مرد کا نطفہ سے کی ہے۔ ''ظـللنا'' کی تفسیر کی ہے:''هـلكنا'' یعنی تباہ ہو گئے، مٹی ہو گئے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''الجرز'' وہ زمین جہاں بہت کم بارش ہوتی ہو، جس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا، یعنی خشک زمین۔ ''يهـد'' کا معنی ہے: کیا بیان نہیں کر دیا ہے۔ ایک نسخہ نون کے ساتھ ہے، جمع متکلم ''نبين'' ہے۔

٢٧١ – باب : قَوْلِهِ : «فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ ما أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ» /١٧/

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''سو کسی شخص کو خبر نہیں اس کی جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ان کے لئے خزانہ غیب میں مخفی ہے''۔

٤٥٠٢/٤٥٠١ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قالَ : (قالَ اللهُ تَبارَكَ وَتَعَالَى : أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ : مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ) . قالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ : «فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ ما أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ» .
وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ : قالَ اللهُ ، مِثْلَهُ ، قِيلَ لِسُفْيَانَ : رِوَايَةً ؟ قالَ : فَأَيُّ شَيْءٍ . قالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ : قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ : قُرَّاتِ أَعْيُنٍ .

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

کہ ''میں نے اپنے صالح اور نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جسے کسی آنکھ نے نہ دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر اس کا خیال گزرا''۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو بیان کر کے کہا کہ اگر چاہو تو اس آیت کو پڑھ لو: ﴿فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة أعين﴾ ''سو کسی کو نہیں معلوم جو جو سامان آنکھوں کی ٹھنڈک کا ان کے لئے جنت میں چھپا کر رکھا ہے''۔

علی بن مدینی نے کہا اور ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے ابو الزناد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے، ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے، سابق حدیث کی طرح۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کرتے ہیں یا اپنے اجتہاد سے فرما رہے ہیں؟ سفیان نے کہا: یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں، تو پھر اور کیا ہے؟!!! ابو معاویہ نے بیان کیا کہ ان سے اعمش نے اور ان سے ابو صالح نے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت مذکورہ میں قرأت بصیغہ جمع پڑھا ہے، یعنی مشہور قرأت ''قرة أعين'' کے بجائے ''قرّاتُ أعين'' پڑھا ہے۔

(٤٥٠٢) : حدّثني إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسامَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ : حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : (يَقُولُ ٱللهُ تَعَالَى : أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ : ما لَا عَيْنٌ رَأَتْ ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ، ذُخْرًا ، بَلْهَ ما أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ) . ثُمَّ قَرَأَ : «فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ ما أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ» . [ر : ٣٠٧٢]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ''میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا، نہ کسی کان نے سنا ہوگا، نہ کسی دل میں اس کا خیال گزرا ہوگا، میں نے (نعماء جنت کا) جو ذخیرہ تیار کر رکھا ہے وہ اس کے علاوہ ہے جس پر تم کو اطلاع ہوتی ہے، (یعنی جن مذکورہ پر تم کو اطلاع ہوتی ہے وہ نہایت معمولی ہیں، بمقابلہ ان نعمتوں کے جو ہم نے ذخیرہ کر رکھا ہے)، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿فلا تعلم نفس﴾، یعنی کسی کو علم نہیں جو سامان آنکھوں کی ٹھنڈک کا ان کے لئے مخفی ہے، یہ بدلہ ہے ان کے نیک اعمال کا جو دنیا میں وہ کرتے ہیں۔

تشریح

''بَلْهَ مَا اُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ'' میں مختلف اقوال ہیں: (۱) ''بله'' اسم فعل، بمعنی دع ہے، معنی ہوگا: تم چھوڑو ان نعمتوں

کو جن پر تم کو اطلاع ہوتی ہے، ہماری تیار کردہ نعمتیں نہایت اعلیٰ ہیں، (۲) یہ لفظ "من بله" ہے اور معنی میں "غیر" کے ہے، معنی یہ ہوگا: صالحین کے لئے نعمتوں کا جو ذخیرہ ہم نے تیار کر رکھا ہے وہ ان نعمتوں کے علاوہ ہے جن پر تم کو اطلاع ہوتی ہے۔ اس صورت میں "بله" مابعد کی طرف مضاف ہوگا، (۳) "من بله" مبنی بر فتحہ بمعنی "کیف" ہے اور "کیف" استفہام استبعاد کے لئے ہے، معنی یہ ہے کہ تم ان نعمتوں پر کیسے اطلاع کر سکتے ہو جن کے احاطہ سے انسانی عقلیں قاصر ہیں۔

٢٧٢ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الْأَحْزَابِ .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «صَيَاصِيهِمْ» /٢٦/ : قُصُورِهِمْ .

وقال مجاهد:

امام مجاہدؒ نے کہا کہ "صیاصیهم" بمعنی "ان کے قلعے" ہے۔

٢٧٣ – باب : «النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ» /٦/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "حضور صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنین کے ساتھ ان کے نفسوں سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں"۔

٤٥٠٣ : حدّثني إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ : حَدَّثَنَا محمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ : حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ هِلَالِ ٱبْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (ما مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فِي ٱلدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ، ٱقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ : «النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ» . فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مالاً فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كانُوا ، فَإِنْ تَرَكَ دَيْنًا ، أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي وَأَنَا مَوْلَاهُ) . [ر : ٢١٧٦]

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کوئی مومن ایسا نہیں ہے جس کے لئے دنیا و آخرت میں سارے انسانوں سے زیادہ اولی اور اقرب میں نہ ہوں گا، اگر تمہارا دل چاہے تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿النبي أولى بالمؤمنين﴾، "پس جو مومن بھی مرنے کے بعد مال و دولت چھوڑے، اس کے عصبہ، یعنی اس کے عزیز و اقارب جو بھی ہوں گے اس کے وارث ہوں گے، لیکن اگر کسی مومن نے قرض چھوڑا ہے یا اولاد چھوڑی ہے تو وہ میرے پاس آجائیں، ان کا ذمہ دار میں ہوں، (یعنی ان کا قرض ادا کرنا، ان کی اولاد کی پرورش کرنا میرے ذمہ ہوگا)۔

٢٧٤ – باب : «ٱدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ ٱللهِ» /٥/ .

ترجمہ

''تم ان منہ بولے بیٹوں کو ان کے حقیقی باپوں کی نسبت سے پکارو''، (یعنی متبنّیٰ بنانے والوں کو بیٹا مت کہو)، یہ اللہ کے نزدیک منصفانہ بات ہے''۔

٤٥٠٤ : حدّثنا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ : حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ قالَ : حَدَّثَنِي سَالِمٌ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ، مَوْلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، ما كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدَ ابْنَ مُحَمَّدٍ ، حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ : «ٱدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ ٱللهِ» .

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بنت حارثہ کو ہم لوگ ہمیشہ زید بن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ کر پکارتے تھے، یہاں تک کہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ادعوهم لآبائهم﴾، یعنی تم ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کیا کرو، یہ اللہ کے نزدیک انصاف کی بات ہے۔

٢٧٥ – باب : «فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَما بَدَّلُوا تَبْدِيلاً» /٢٣/ .

نَحْبَهُ : عَهْدَهُ . «أَقْطَارِهَا» /١٤/ : جَوَانِبِهَا . «الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا» /١٤/ : لَأَعْطَوْهَا .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''پھر ان معاہدین میں بعضے تو وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے (مراد وہ عہد ہے جو نذر کی طرح واجب الایفاء ہے) مطلب یہ ہے کہ شہید ہو چکے اور اخیر دم تک منہ نہیں موڑا، چنانچہ حضرت انس بن نضر غزوۂ احد میں شہید ہوئے، بعض ان میں ایفاء کے آخری اثر میں شہادت کے مشتاق ہیں اور اب تک انہوں نے اس میں ذرا بھی تغیر و تبدل نہیں کیا، یعنی اپنے عزم پر قائم ہیں۔

''نَحبَہ'' مطلب یہ ہے کہ اپنا عہد پورا کر دیا اور جہاد پر ڈٹے رہے۔ ''أقطارھا'' بمعنی اطراف و کناروں سے۔ ''لآتوھا'' قبول کرلیں، شریک ہو جائیں۔

٤٥٠٥ : حدّثني مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ الْأَنْصَارِيُّ قالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ ثُمَامَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : نُرَى هٰذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي أَنَسِ ٱبْنِ النَّضْرِ : «مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجالٌ صَدَقُوا ما عاهَدُوا ٱللهَ عَلَيْهِ» . [ر : ٢٦٥١]

ترجمہ

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ہمارا خیال ہے کہ ﴿رجال صدقوا عاهدوا الله عليه﴾ حضرت انس بن نضر کے متعلق نازل ہوئی، (مطلب یہ ہے کہ جو کچھ کہا تھا کر کے دکھایا اور شوق شہادت حاصل ہو گیا)۔

٤٥٠٦ : حدّثنا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : أَخْبَرَنِي خارِجَةُ بْنُ زَيْدِ ٱبْنِ ثَابِتٍ : أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قالَ : لَمَّا نَسَخْنَا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ ، فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ ، كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا ، لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ ، الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ : «مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجالٌ صَدَقُوا ما عاهَدُوا ٱللهَ عَلَيْهِ» . [ر : ٢٦٥٢]

ترجمہ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں نے (حضرت عثمان کی خلافت میں) قرآن شریف لکھا تو سورۂ احزاب کی آیت جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا کسی شخص کے پاس لکھی ہوئی نہ پائی، صرف حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملی جن کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ان کی گواہی دو مسلمانوں کی گواہی کے برابر ہے، وہ آیت یہ تھی: ﴿من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدو الله عليه﴾.

تشریح

سنن ابوداؤد اور سنن نسائی شریف کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی (سواد بن حارث) سے گھوڑا خریدا اور قیمت ادا کرنے کے لئے اعرابی کو ساتھ چلنے کے لئے کہا، جب آپ اس کی قیمت ادا کرنے لگے تو اس نے گھوڑے کی بیع پر گواہ طلب کئے، حضرت خزیمہ وہاں موجود تھے، انہوں نے گواہی دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑا خریدا ہے، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت خزیمہ سے کہا کہ تم تو بیع کے وقت موجود نہ تھے، تم نے کیسے

گواہی دی؟ انہوں نے کہا: آسمان کی خبریں آپ کے پاس آتی ہیں، ان میں ہم آپ کی تصدیق کرتے ہیں، یہ واقعہ تو زمین کا ہے، اس میں ہم آپ کی تصدیق کیوں نہ کریں۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے قائم مقائم قرار دیا۔

٢٧٦ – باب : قَوْلِهِ : «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الحَيَاةَ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلاً» /٢٨/ .

وَقالَ مَعْمَرٌ : التَّبَرُّجُ : أَنْ تُخْرِجَ مَحَاسِنَهَا . «سُنَّةَ ٱللهِ» /٦٢/ : ٱسْتَنَّهَا جعَلَهَا .

ترجمہ

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنی بیویوں سے فرمادیجئے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال ومتاع دوں اور تم کو خوبی کے ساتھ رخصت کردوں''۔

وقال محمد

معمرؒ نے کہا کہ ''تبرج'' یہ ہے کہ عورت اپنے حسن کا مرد کے سامنے مظاہرہ کرے۔ آیت میں ''سنة الله'' سے مراد وہ طریقہ اور معمول ہے جو اللہ نے مقرر کر رکھا ہے۔

٤٥٠٧ : حدّثنا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : أَنَّ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ جاءَهَا حِينَ أَمَرَ ٱللهُ أَنْ يُخَيِّرَ أَزْوَاجَهُ ، فَبَدَأَ بِي رَسُولُ ٱللهِ ﷺ فَقَالَ : (إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا ، فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَسْتَعْجِلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ) . وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ ، قالَتْ : ثُمَّ قالَ : (إِنَّ ٱللهَ قالَ : «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ») : إِلَى تَمَامِ الآيَتَيْنِ ، فَقُلْتُ لَهُ : فَفِي أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ ؟ فَإِنِّي أُرِيدُ ٱللهَ وَرَسُولَهُ وَٱلدَّارَ الآخِرَةَ . [٤٥٠٨]

ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کو اپنے ساتھ رہنے یا علیحدگی میں اختیار دیں، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے، فرمایا کہ میں تجھ سے ایک بات ذکر کرتا ہوں، اس میں جب تک تم اپنے والدین سے مشورہ نہ لے لو جلد بازی سے کام نہ لینا، حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو جانتے ہی تھے کہ میرے والدین کبھی

آپ سے جدائی کا مشورہ نہیں دیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا ارشاد ہے کہ "اے نبی اپنی بیویوں سے فرما دیجئے" دونوں آیتوں کے آخر تک، پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میں کس چیز میں اپنے والدین سے مشورہ لوں، بلاشبہ میں اللہ، اس کے رسول اور آخرت کو چاہتی ہوں۔

٢٧٧ – باب : «وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ ٱللهَ وَرَسُولَهُ وَٱلدّارَ الآخِرَةَ فَإِنَّ ٱللهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا» /٢٩/ .

وَقالَ قَتَادَةُ : «وَٱذْكُرْنَ ما يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ ٱللهِ وَٱلْحِكْمَةِ» /٣٤/ : الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: "اے نبی کی بیویو! اگر تم اللہ کو، اس کے نبی اور دار آخرت کو چاہتی ہو تو تم میں نیک عمل کرنے والیوں کے لئے اللہ نے اجر عظیم رکھا ہے"۔ قتادہؒ نے کہا کہ آیت کریمہ ﴿واذكرن ما يتلى في بيوتكن﴾ "تم اللہ کی آیات اور حکمت کو یاد رکھو، جو تمہارے گھر میں پڑھ کر سنائے جاتی ہیں" میں آیات اور حکمت سے مراد قرآن اور سنت ہیں، (آیت اللہ سے مراد قرآن کریم اور حکمت سے مراد سنت نبی ہے)۔

٤٥٠٨ : وَقالَ اللَّيْثُ : حَدَّثَنِي يُونسُ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : أَنَّ عائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قالَتْ : لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ : (إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا ، فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ) . قالَتْ : وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ ، قالَتْ : ثُمَّ قالَ :(إِنَّ ٱللهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ قالَ : «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الحَيَاةَ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتَهَا – إِلَى – أَجْرًا عَظِيمًا») . قالَتْ : فَقُلْتُ : فَفِي أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ ، فَإِنِّي أُرِيدُ ٱللهَ وَرَسُولَهُ وَٱلدَّارَ الآخِرَةَ . قالَتْ : ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ما فَعَلْتُ .

تَابَعَهُ مُوسٰى بْنُ أَعْيَنَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ . وَقالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو سُفْيَانَ المَعْمَرِيُّ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عائِشَةَ . [ر : ٤٥٠٧]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم ہوا کہ اپنی ازواج کو اختیار

دیں تو آپ نے پہلے مجھ سے پوچھا، فرمانے لگے: عائشہ! میں ایک بات تجھ سے کہتا ہوں تو اپنے والدین سے مشورہ لے، جلدی جواب دینے کی ضرورت نہیں، حالانکہ آپ جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے کبھی آپ سے جدا ہونے کا مشورہ نہیں دیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں: آپ نے فرمایا: اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿یا أیها النبي قل لأزواجك﴾ سے ﴿أجراً عظیماً﴾ تک۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا: بھلا میں اس میں اپنے والدین سے کیا مشورہ لوں۔ ظاہر ہے کہ میں اللہ، اس کے رسول اور دار آخرت کو چاہتی ہوں۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر دوسری ازواج نے بھی وہی کہا جو میں نے کہا۔

اس حدیث کی متابعت موسیٰ ابن اعین نے معمر کے واسطے سے کی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ انہیں ابوسلمہ نے خبر دی اور عبدالرزاق اور ابوسفیان معمری نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے۔

٢٧٨ – باب : «وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ ما ٱللّٰهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَٱللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ» /٣٧/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اے نبی! آپ اپنے دل میں وہ بات بھی چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ تعالیٰ آخر میں ظاہر کرنے والا تھا“۔ (مراد اس سے آپ کا زینب سے نکاح ہے، جب حضرت زیدؓ نے ان کو طلاق دے دی)۔

٤٥٠٩ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ : حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ هٰذِهِ الآيَةَ : «وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا ٱللّٰهُ مُبْدِيهِ» . نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَزَيْدِ بْنِ حارِثَةَ .

[٦٩٨٤ ، ٦٩٨٥ ، وانظر : ٤٥١٣]

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آیت ﴿وتخفي في نفسك﴾ زینب بنت جحش اور زید بن حارثہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

تشریح

حضرت زینب بنت جحش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن اور قریش کے اعلیٰ خاندان سے تھیں اور زید بن حارثہ دراصل شریف عرب میں سے تھے، لیکن لڑکپن میں کسی نے ان کو مکہ کے بازار میں فروخت کر دیا تھا، ان کو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خرید لیا تھا اور کچھ دنوں بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا، جب ان کے اعزہ اور رشتہ داروں کو پتہ چلا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے کہ آپ معاوضہ لے کر اس کو ہمارے حوالے کر دیں۔ آپ نے فرمایا: معاوضہ کی ضرورت نہیں، اگر تمہارے ساتھ جانا چاہے تو چلا جائے۔ انہوں نے حضرت زیدؓ سے دریافت کیا، حضرت زید نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر جانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے اولاد سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں اور ماں باپ سے زیادہ چاہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ کو آزاد کر دیا اور منہ بولا بیٹا بنا دیا، لوگ ان کو رواج کے مطابق زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے۔ قرآن کی آیت ﴿ادعوهم لاٰبائهم﴾ کے نزول کے بعد زید بن حارثہ بن گئے۔ حضرت زینب کی خاندانی حیثیت بلند تھی، لیکن حضرت زید بن حارثہ غلامی کے داغ اٹھائے ہوئے تھے، اس لئے ان کا اور ان کے بھائی کا زید کے ساتھ نکاح کا ارادہ نہ تھا، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت زینب اوران کے بھائی پراس نکاح کا زور لگایا اورانہوں نے اپنی مرضی کواللہ اوراس کے رسول کی مرضی پر قربان کر دیا، لیکن مزاج کی موافقت نہ ہونے کی وجہ سے جب آپس میں لڑائی ہوتی تو حضرت زیدؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کرتے اور کہتے کہ میں انہیں طلاق دینا چاہتا ہوں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کہتے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پہ بگاڑمت پیدا کرو، لیکن جب بار بار جھگڑے ہوئے تو ممکن ہے کہ آپ کے دل میں آیا ہو کہ اگر زید نے چھوڑا تو اس کی دل جوئی کے لئے خود اس سے نکاح کر دوں گا، لیکن اندیشہ تھا کہ منافق کہیں گے کہ اپنے بیٹے کی بیوی کو گھر میں رکھ لیا، اس لئے اللہ نے آپ کو مطلع کر دیا کہ میں زینب کو تیرے نکاح میں دینے والا ہوں، چنانچہ زید کے طلاق دینے اور پھر عدت گزرنے کے بعد اللہ نے حضرت زینبؓ کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے باندھ لیا۔

٢٧٩ – باب : قَوْلِهِ : «تُرْجِيُ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءَ وَمَنِ ٱبْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ» /٥١/ .

قَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «تُرْجِيُ» تُؤَخِّرُ . «أَرْجِئْهُ» /الأعراف: ١١١/ و /الشعراء: ٣٦/ : أَخِّرْهُ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ’’ان ازواج میں سے جس کو آپ چاہیں دور رکھیں اور جس کو چاہیں نزدیک رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا ان میں سے بھی کسی کو طلب کریں تو آپ پر کوئی گناہ نہیں‘‘۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”ترجي“ کے معنی ہیں: پیچھے رکھیں۔ اسی سے ”ارجئه“، بمعنی ”أخره“ ہے، یعنی اس کو ڈھیل دے۔

تشریح

مطلب یہ ہے کہ قسم بین الازواج آپ پر واجب نہیں، لیکن آپ نے ہمیشہ عدل ہی فرمایا ہے۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دی تھی، آیت کی تفسیر ہے: ”تطلّق من تشاء وتمسك من تشاء“. دوسری تفسیر ہے: ”تعتزل من تشاء وتقيم من تشاء“. تیسری تفسیر ہے: ”تبتل من تشاء وتردد من تشاء“.

٤٥١٠ : حدّثنا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَىٰ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : هِشَامٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا قالَتْ : كُنْتُ أَغارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، وَأَقُولُ أَتَهَبُ المَرْأَةُ نَفْسَهَا ؟ فَلَمَّا أَنْزَلَ ٱللهُ تَعَالَى : «تُرْجِيُ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ٱبْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ» . قُلْتُ : ما أُرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ . [٤٨٢٣]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ جو عورتیں اپنے نفس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہبہ کرنے آتی تھیں، مجھے ان پر غیرت آتی تھی کہ کیا عورت خود ہی اپنے آپ کو کسی مرد کے لئے پیش کر سکتی ہے، پھر جب اللہ نے یہ آیت نازل کی: "ترجي من تشاء" کہ "ان میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا ان میں سے پھر کسی کو طلب کریں تو بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں"، تو میں نے کہا: "میں سمجھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی مراد بلا تاخیر پوری کر دینا چاہتا ہے"۔

۴۵۱۱ : حدّثنا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى : أَخْبَرَنَا عَبْدُ ٱللهِ : أَخْبَرَنَا عاصِمٌ الْأَحْوَلُ ، عَنْ مُعاذَةَ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ كانَ يَسْتَأْذِنُ في يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا ، بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ : «تُرْجِئُ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ٱبْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ» . فَقُلْتُ لَهَا : ما كُنْتِ تَقُولِينَ ؟ قالَتْ : كُنْتُ أَقُولُ لَهُ : إِنْ كانَ ذَاكَ إِلَيَّ ، فَإِنِّي لَا أُرِيدُ يَا رَسُولَ ٱللهِ أَنْ أُوثِرَ عَلَيْكَ أَحَدًا .

تَابَعَهُ عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ : سَمِعَ عاصِمًا .

ترجمہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کریمہ "ترجي من تشاء منهن" الآية کے نازل ہونے کے بعد بھی اگر ہم ازواج مطہرات میں سے کسی کی باری میں کسی دوسری بیوی کے پاس جانا چاہتے تو جن کی باری ہوتی ان سے اجازت لے لیتے تھے۔ معاذ نے بیان کیا کہ میں نے اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ ایسی صورت میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کہتی تھیں؟ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں تو آپ سے عرض کر دیتی تھی: یا رسول اللہ! اگر آپ یہ اجازت مجھ سے لے رہے ہیں تو میں تو اپنی باری کا کسی دوسرے پر ایثار نہیں کر سکتی۔

۲۸۰ – باب : قَوْلُهُ : «لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَٱنْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذٰلِكُمْ كانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَٱللهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَٱسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَما كانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ ٱللهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذٰلِكُمْ كانَ عِنْدَ ٱللهِ عَظِيمًا» /٥٣/ .

يُقَالُ : إِنَاهُ : إِدْرَاكُهُ ، أَنَى يَأْنِي أَنَاةً فَهُوَ آنٍ .

«لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا» /٦٣/ : إِذَا وَصَفْتَ صِفَةَ الْمُؤَنَّثِ قُلْتَ : قَرِيبَةً ، وَإِذَا جَعَلْتَهُ ظَرْفًا وَبَدَلاً ، وَلَمْ تُرِدِ الصِّفَةَ ، نَزَعْتَ الْهَاءَ مِنَ الْمُؤَنَّثِ ، وَكَذٰلِكَ لَفْظُهَا فِي الْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ وَالْجَمِيعِ ، لِلذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں بن بلائے مت جایا کرو، مگر جس وقت تم کو کھانے کے لئے اجازت دی جائے ایسے طور پر کہ کسی کھانے کی تیاری کے منتظر نہ رہو، (یعنی بغیر دعوت مت جاؤ، دعوت ہو تب بھی کھانے سے پہلے مت جا بیٹھو)، لیکن جب تم کو بلایا جائے تب جاؤ، جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو، اللہ تعالیٰ صاف بات کرنے سے کسی کا لحاظ نہیں کرتا، (اس لئے صاف صاف کہہ دیا) اور اب یہ حکم کیا جاتا ہے کہ حضور علیہ السلام کی بیویاں تم سے پردہ کیا کریں گی، تو اب سے جب تم ان سے چیز مانگو تو باہر کھڑے ہو کر مانگا کرو، (یعنی بے ضرورت تو پردے کے پاس جانا اور بات کرنا بھی نہیں چاہیے، لیکن ضرورت میں کلام کا مضائقہ نہیں) یہ بات ہمیشہ کے لئے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں میں پاک رہنے کا ذریعہ ہے اور تم کو جائز نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ تم آپ علیہ السلام کے بعد کبھی آپ کی بیویوں سے نکاح کرو، یہ خدا کے نزدیک بڑی بھاری بات ہے''۔
''إناه'' کا معنی ہے: کھانے کا تیار ہونا، پکنا۔ یہ لفظ ''أنىٰ يأني أناة فهو آن'' سے نکلا ہے۔ ''لعل الساعة تكون قريبا''. قیاس تو یہ تھا کہ ''قريبة'' ہوتا، مگر قریب کا لفظ جب مؤنث کی صفت واقع ہوتا ہے تو ''قریبۃ'' کہتے ہیں اور جب وہ ظرف یا اسم ہوتا ہے تو صفت مراد نہیں ہوتی اس لئے تائے تانیث نکال دیتے ہیں اور ''قریب'' کہتے ہیں، ایسی حالت میں واحد، تثنیہ، جمع مذکر اور مؤنث برابر ہوتے ہیں۔

٤٥١٢ : حدّثنا مُسَدَّدٌ ، عَنْ يَحْيىٰ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ قالَ : قالَ عُمَرُ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ ، يَدْخُلُ عَلَيْكَ ٱلْبَرُّ وَٱلْفَاجِرُ ، فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِٱلْحِجَابِ ، فَأَنْزَلَ ٱللّٰهُ آيَةَ ٱلْحِجَابِ . [ر : ٣٩٣]

ترجمہ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی خدمت میں اچھے اور برے سب طرح کے لوگ حاضر ہوتے رہتے ہیں، کاش آپ اپنی ازواج کو پردے کا حکم دیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرمایا۔

٤٥١٣/٤٥١٦ : حدّثنا مُحمَّدُ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ الرَّقاشِيُّ : حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمانَ قالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ دَعا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ، ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ ، وَإِذَا هُوَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قامَ ، فَلَمَّا قامَ قامَ مَنْ قامَ وَقَعَدَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ ، فَجاءَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قامُوا ، فَٱنْطَلَقْتُ فَجِئْتُ ، فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدِ ٱنْطَلَقُوا ، فَجاءَ حَتَّى دَخَلَ ، فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ ، فَأَلْقَى ٱلْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ ، فَأَنْزَلَ ٱللهُ : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ» . الآيَةَ .

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو دعوت ولیمہ میں لوگوں کو بلایا، انہوں نے کھانا کھایا، کھانے کے بعد بیٹھے رہے اور باتیں کرتے رہے، آپ کئی بار اٹھنے کی حالت بناتے، مگر مدعوین نہ اٹھتے، آخر مجبوراً آپ خود ہی اٹھ کھڑے ہوئے، اس وقت جو لوگ اٹھے تو اٹھے، مگر تین آدمی پھر بھی بیٹھے رہے، آپ جب باہر جا کر اندر آئے تو دیکھا کہ اب بھی تین آدمی بیٹھے ہیں، (آپ پھر تشریف لے گئے)، اس کے بعد کہیں لوگ اٹھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ اب وہ تینوں چلے گئے، چنانچہ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں بھی آپ کے ساتھ اندر جانے لگا، آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا، اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرما دی: اے ایمان والو! نبی کے گھر میں داخل مت ہو" آخر آیت تک۔

(٤٥١٤) : حدّثنا سُلَيْمانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ : قالَ أَنَسُ بْنُ مالِكٍ : أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهٰذِهِ الآيَةِ آيَةِ ٱلْحِجَابِ ، لَمَّا أُهْدِيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا إِلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ كانَتْ مَعَهُ فِي الْبَيْتِ ، صَنَعَ طَعَامًا وَدَعَا الْقَوْمَ ، فَقَعَدُوا يَتَحَدَّثُونَ ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ ثُمَّ يَرْجِعُ وَهُمْ قُعُودٌ يَتَحَدَّثُونَ ، فَأَنْزَلَ ٱللهُ تَعَالَى : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ – إِلَى قَوْلِهِ – مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ» . فَضُرِبَ ٱلْحِجَابُ وَقامَ الْقَوْمُ .

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اس آیت، یعنی آیت حجاب کے شان نزول کے متعلق

سب سے زیادہ جانتا ہوں، جب حضرت زینب دلہن بنا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجی گئیں اور وہ آپ کے ساتھ آپ کے گھر میں ہی تھیں تو آپ نے کھانا تیار کروایا اور قوم کو دعوت دی، پھر کھانے کے بعد لوگ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر جاتے اور پھر اندر آتے، تاکہ لوگ اٹھ جائیں، لیکن لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے ادب سکھانے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿یا أیھا الذین اٰمنوا﴾ الآیۃ، اس کے بعد پردہ ڈال دیا گیا اور لوگ اٹھ گئے۔

(٤٥١٥) : حدّثنا أَبُو مَعْمَرٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قالَ : بُنِيَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ ، فَأُرْسِلْتُ عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا ، فَيَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ ، فَدَعَوْتُ حَتَّى ما أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُو ، فَقُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ ما أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُوهُ ، قالَ : (ارْفَعُوا طَعَامَكُمْ) . وَبَقِيَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَانْطَلَقَ إِلَى حُجْرَةِ عائِشَةَ ، فَقَالَ : (السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ) . فَقَالَتْ : وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ، كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ ، بَارَكَ اللَّهُ لَكَ . فَتَقَرَّى حُجَرَ نِسَائِهِ كُلِّهِنَّ ، يَقُولُ لَهُنَّ كما يَقُولُ لِعَائِشَةَ ، وَيَقُلْنَ لَهُ كَمَا قَالَتْ عائِشَةُ ، ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَإِذَا ثَلَاثَةٌ مِنْ رَهْطٍ فِي الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُونَ ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ شَدِيدَ الْحَيَاءِ ، فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَحْوَ حُجْرَةِ عائِشَةَ ، فَمَا أَدْرِي : آخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ أَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوا ، فَرَجَعَ ، حَتَّى إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ الْبَابِ دَاخِلَةً وَأُخْرَى خارِجَةً ، أَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ ، وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ .

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کے بعد بطور ولیمہ روٹی اور گوشت تیار کیا، کھانے پر لوگوں کو بلانے کے لئے مجھے بھیجا، پھر کچھ لوگ آئے، کھانا کھا کے چلے گئے، پھر دوسرے لوگ آئے اور کھانا کھا کر چلے گئے، اس طرح اور لوگ آئے کھا کر چلے گئے، میں بلاتا رہا، آخر جب کوئی باقی نہ رہا تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اب کوئی شخص بلانے کے لئے باقی نہیں رہا تو آپ نے فرمایا: اب دسترخوان اٹھالو، لیکن تین لوگ گھر میں بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کے پاس جا کر فرمایا: ''السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ''، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ''، آپ نے اپنے اہل کو کیسا پایا، اللہ برکت عطا فرمائے، پھر حضور صلی

اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام حجروں کا دورہ کیا اور جس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا تھا، اسی طرح سب سے فرمایا اور انہوں نے بھی حضرت عائشہ کی طرح جواب دیا، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو وہ تین حضرات اب بھی بیٹھے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ حیادار تھے، آپ یہ دیکھ کر کہ یہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہجرے کی طرف پھر چلے گئے، مجھے یاد نہیں کہ میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی یا کسی اور نے اطلاع دی کہ وہ لوگ گھر سے چلے گئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور دروازے کی چوکھٹ پر پاؤں رکھا، ابھی آپ کا ایک پاؤں باہر ہی تھا کہ آپ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ گرادیا اور پردے کی آیت نازل ہوئی۔

(٤٥١٦) : حدّثنا إسحٰقُ بنُ منصورٍ : أَخبرَنا عبدُ اللهِ بنُ بكرٍ السَّهميُّ : حدَّثنا حُميدٌ ، عَنْ أَنسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنْهُ قالَ : أَوْلَمَ رسولُ اللهِ ﷺ حِينَ بَنىٰ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، فأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى حُجَرِ أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ ، كمَا كانَ يَصْنَعُ صَبِيحَةَ بِنَائِهِ ، فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيُسَلِّمْنَ عَلَيْهِ ، وَيَدْعُو لَهُنَّ وَيَدْعُونَ لَهُ ، فَلَمَّا رجعَ إِلَى بَيْتِهِ رَأَى رَجُلَيْنِ جرَى بِهِمَا الحَدِيثُ ، فَلَمَّا رَآهُما رجعَ عَنْ بَيْتِهِ . فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلَانِ نَبِيَّ اللهِ ﷺ رجعَ عَنْ بَيْتِهِ وَثَبَا مُسْرِعَيْنِ ، فَمَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ بِخُرُوجِهِمَا أَمْ أُخْبِرَ . فَرَجَعَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ، وَأَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ ، وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ .

وقالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ : أَخْبَرَنَا يَحْيىٰ : حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ : سَمِعَ أَنَسًا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

[٤٨٥٩ ، ٤٨٦٨ ، ٤٨٧١ ، ٤٨٧٣ ، ٤٨٧٥ ، ٤٨٧٦ ، ٥١٤٩ ، ٥٨٨٤ ، ٥٨٨٥ ، ٥٩١٦ ، وانظر : ٤٥٠٩]

ترجمہ

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضور علیہ السلام نے زینب بنت جحشؓ سے نکاح پر دعوتِ ولیمہ کی اور لوگوں کو گوشت اور روٹی کھلائی، پھر آپ امہات المؤمنین کے ہجروں کی طرف گئے جیسا کہ آپ کا معمول تھا کہ نکاح کی صبح کو آپ جایا کرتے تھے، آپ انہیں سلام کرتے اور ان کے حق میں دعا کرتے اور امہات المؤمنین بھی آپ کو سلام کرتیں اور آپ کے لئے دعا کرتیں۔ امہات المؤمنین کے ہجروں سے جب آپ اپنے ہجرے کی طرف تشریف لائے تو دیکھا دو آدمی آپس میں گفتگو کر رہے ہیں، جب آپ نے انہیں بیٹھے ہوئے دیکھا تو آپ ہجرے سے نکل گئے، ان دونوں حضرات نے جب دیکھا کہ اللہ کے نبی اپنے ہجرے سے واپس چلے گئے تو یہ حضرات جلدی جلدی باہر نکل گئے، مجھے یاد نہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے جانے کی اطلاع دی، یا کسی اور نے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس

آئے اور گھر میں آتے ہی دروازے کا پردہ گرادیا اور آیت حجاب نازل ہوئی، اور سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، انہیں یحییٰ نے خبر دی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا، اس سند کے بیان کرنے سے غرض یہ ہے کہ حمید کا سماع انسؓ سے معلوم ہو جائے۔

٤٥١٧ : حدّثني زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيىٰ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهَا قالَتْ : خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ ما ضُرِبَ ٱلْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا ، وَكانَتِ ٱمْرَأَةً جَسِيمَةً ، لَا تَخْفَىٰ عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا ، فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ ، فَقَالَ : يَا سَوْدَةُ ، أَمَا وَٱللَّهِ ما تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا ، فَٱنْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ . قالَتْ : فَٱنْكَفَأَتْ رَاجِعَةً ، وَرَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي ، وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ ، فَدَخَلَتْ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللَّهِ ، إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حاجَتِي ، فَقَالَ لِي عمرُ كَذَا وَكَذَا ، قالَتْ : فَأَوْحَى ٱللَّهُ إِلَيْهِ ، ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ ، وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ ما وَضَعَهُ ، فَقَالَ : (إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحاجَتِكُنَّ) . [ر : ١٤٦]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے، آپ نے بیان کیا کہ ام المؤمنین حضرت سودہؓ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد قضائے حاجت کے لئے نکلیں اور وہ بہت بھاری کم تھیں، جو انہیں پہچانتا تھا اس سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھیں، راستہ میں انہیں حضرت عمر بن خطاب نے دیکھ لیا اور کہا: اے سودہ! ہاں خدا کی قسم! آپ ہم سے اپنے آپ کو نہیں چھپا سکتیں، دیکھئے تو آپ کس طرح باہر نکلی ہیں۔ بیان کیا کہ سودہ رضی اللہ تعالی عنہا الٹے پاؤں واپس آئیں، رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے ہجرے میں تشریف فرما تھے اور رات کا کھانا تناول فرمارہے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں اس وقت گوشت کی ایک ہڈی تھی، حضرت سودہ رضی اللہ تعالی عنہا نے داخل ہوتے ہی کہا: یا رسول اللہ! میں قضائے حاجت کے لئے نکلی تھی تو عمر نے مجھ سے یہ باتیں کہیں۔ بیان کیا کہ آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہو گئی، اور تھوڑی دیر بعد یہ کیفیت ختم ہوئی، ہڈی اب بھی آپ کے ہاتھ میں تھی، آپ نے اسے رکھا نہیں تھا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں اللہ کی طرف سے قضائے حاجت کے لئے باہر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

٢٨١ – باب : قَوْلُهُ : «إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ ٱللَّهَ كانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا . لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَٱتَّقِينَ ٱللَّهَ إِنَّ ٱللَّهَ كانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا» /٥٤ ، ٥٥/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو گے یا اس کے ارادے کو دل میں پوشیدہ رکھو گے تو اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں۔ان پیغمبر کی ازواج پر کوئی گناہ نہیں سامنے ہونے میں اپنے باپوں کے اور اپنے بیٹوں کے اور اپنے بھائیوں کے اور اپنے بھتیجوں کے اور اپنے بھانجوں کے اور اپنی عورتوں کے اور نہ اپنی باندیوں کے، (یعنی ان کے سامنے آنا جائز ہے) اور اے ازواج پیغمبر! اللہ سے ڈرتی رہو، بے شک اللہ ہر چیز پر حاضر و ناظر ہے''۔

٤٥١٨ : حدّثنا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ : أَنَّ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهَا قالَتْ : ٱسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ ، أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ ، بَعْدَ ما أُنْزِلَ ٱلْحِجَابُ ، فَقُلْتُ : لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ فِيهِ النَّبِيَّ ﷺ ، فَإِنَّ أَخاهُ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي ، وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي ٱمْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ : يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ ، إِنَّ أَفْلَحَ أَخا أَبِي الْقُعَيْسِ ٱسْتَأْذَنَ ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (وَما مَنَعَكِ أَنْ تَأْذَنِي ، عَمُّكِ) . قُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي ، وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي ٱمْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ ، فَقَالَ : (ٱئْذَنِي لَهُ ، فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ) .

قالَ عُرْوَةُ : فَلِذٰلِكَ كانَتْ عائِشَةُ تَقُولُ : حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ ما تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ .

[ر : ٢٥٠١]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد ابوالقیس کے بھائی افلح نے مجھ سے ملنے کی اجازت چاہی، لیکن میں نے کہلوا دیا کہ جب تک اس سلسلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میں معلوم نہ کر لوں، ان سے نہیں مل سکتی، میں نے سوچا کہ ان کے بھائی ابوالقیس نے تھوڑا ہی مجھے دودھ پلایا تھا، مجھے دودھ پلانے والی تو ابوالقیس کی بیوی تھی، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوالقیس کے بھائی افلح نے مجھ سے ملنے کی اجازت چاہی، لیکن میں نے یہ کہلوا دیا کہ جب تک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لوں ان سے ملاقات نہیں کر سکتی، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے اپنے چچا کو اندر آنے کی اجازت کیوں نہ دی؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوالقیس نے مجھے تھوڑا ہی دودھ پلایا تھا، دودھ پلانے والی تو ان کی بیوی تھی؟! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو، احمق وہ تمہارے چچا ہیں۔عروہ نے بیان کیا کہ اس وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رضاعت سے بھی وہی چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو نسب سے حرام ہوتی ہیں۔

٢٨٢ – باب :

«إِنَّ ٱللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا» /٥٦/ .

قالَ أَبُو الْعَالِيَةِ : صَلَاةُ ٱللّٰهِ : ثَنَاؤُهُ عَلَيْهِ عِنْدَ المَلَائِكَةِ ، وَصَلَاةُ المَلَائِكَةِ : ٱلدُّعاءُ .

وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : يُصَلُّونَ : يُبَرِّكُونَ . «لَنُغْرِيَنَّكَ» /٦٠/ : لَنُسَلِّطَنَّكَ .

ترجمہ

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر، اے ایمان والو! تم بھی رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر''۔

قال أبو العالية

ابوالعالیہ نے فرمایا کہ ''صلاۃ'' کی نسبت اگر اللہ کی طرف ہو تو فرشتوں کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثناء ہے، اگر ''صلاۃ'' کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو دعا مراد ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت مبارکہ میں "یصلون" بمعنی "یبرّکون" ہے، یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم برکت کی دعا مانگتے ہیں۔ "لنغرینك" ضرور بضرور ہم تم پر مسلط کریں گے اگر تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئے۔

٤٥١٩ : حدّثني سَعِيدُ بْنُ يَحْيىٰ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ الحَكَمِ ، عَنِ ٱبْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ : قِيلَ : يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ ، أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ ؟ قالَ : (قُولُوا : اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ) . [ر: ٣١٩٠]

ترجمہ

حضرت کعب بن عجزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یا رسول اللہ! آپ پر سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا، لیکن آپ پر صلوٰۃ کا طریقہ کیا ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں پڑھا کرو: "اللّٰهم صل علیٰ محمد......" اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور آپ کی اولاد پر بھی، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر رحمتیں نازل فرمائیں۔ بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔ اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برکتیں نازل فرما جیسی برکتیں تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر نازل کیں۔ بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔

٤٥٢٠ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قالَ : حَدَّثَنِي ٱبْنُ الْهَادِ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ ٱبْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ قالَ : قُلْنَا : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، هٰذَا التَّسْلِيمُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ ؟ قالَ : (قُولُوا : اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ ، كما صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كما بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ) .

قالَ أَبُو صَالِحٍ ، عَنِ اللَّيْثِ : (عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كما بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ) .

حدّثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ أَبِي حازِمٍ ، وَٱلدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ ، وَقالَ : (كما صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ محمَّدٍ ، كما بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ) . [٥٩٩٧]

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا، (یعنی تشہد میں السلام علیک پڑھنا)، لیکن آپ پر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح کہا کرو: "اللّٰهم صل علىٰ محمد عبدك ورسولك". اور ابوصالح نے بیان کیا اور ان سے لیث نے ان الفاظ سے بیان کیا: "علىٰ محمد وعلىٰ اٰل محمد كما باركت علىٰ إبراهيم وعلى اٰل إبراهيم".

عبدالعزیز بن ابی حازم اور عبدالعزیز بن محمد (دونوں) نے یزید بن ہاد سے روایت کیا، اس میں یہ عبارت ہے: "كما صليت علىٰ إبراهيم وبارك علىٰ محمد واٰل محمد كمابار كت على إبراهيم واٰل إبراهيم".

٢٨٣ – باب : قَوْلُهُ : «لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسٰى» /٦٩/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے موسیٰ کو ایذا دی تھی"۔

٤٥٢١ : حدّثنا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنِ الحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخِلَاسٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : (إِنَّ مُوسٰى كانَ رَجُلاً حَيِيًّا ، وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسٰى فَبَرَّأَهُ

اَللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اَللّٰهِ وَجِيهًا») . [ر : ٢٧٤]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موسیٰ بڑے شرمیلے تھے، اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ ''اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ایذا پہنچائی تھی، سو اللہ نے انہیں بری کر دیا اور اللہ کے ہاں وہ بڑے معزز تھے''۔

٢٨٤ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ سَبَأٍ .

يُقَالُ : «مُعَاجِزِينَ» /٥ ، ٣٨/ : مُسَابِقِينَ . «بِمُعْجِزِينَ» /الأنعام: ١٣٤/ : بِفَائِتِينَ . «سَبَقُوا» /الأنفال: ٥٩/ : فَاتُوا . «لَا يُعْجِزُونَ» /الأنفال: ٥٩/ : لَا يَفُوتُونَ . «يَسْبِقُونَا» /العنكبوت: ٤/ : يُعْجِزُونَا ، وَمَعْنَى «مُعَاجِزِينَ» مُغَالِبِينَ ، يُرِيدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ يُظْهِرَ عَجْزَ صَاحِبِهِ . «مِعْشَارَ» /٤٥/ : عُشْرَ . الْأُكُلُ : الثَّمَرُ . «بَاعِدْ» /١٩/ : وَبَعِّدْ وَاحِدٌ .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «لَا يَعْزُبُ» /٣/ : لَا يَغِيبُ . «الْعَرِمِ» /١٦/ : السُّدُّ ، مَاءٌ أَحْمَرُ ، أَرْسَلَهُ اَللّٰهُ فِي السُّدِّ ، فَشَقَّهُ وَهَدَمَهُ ، وَحَفَرَ الْوَادِيَ ، فَارْتَفَعَتْ عَلَى الْجَنَّتَيْنِ ، وَغَابَ عَنْهُمَا الْمَاءُ فَيَبِسَتَا ، وَلَمْ يَكُنِ الْمَاءُ الْأَحْمَرُ مِنَ السُّدِّ ، وَلٰكِنْ كَانَ عَذَابًا أَرْسَلَهُ اَللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ شَاءَ .

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلٍ : «الْعَرِمُ» الْمُسَنَّاةُ بِلَحْنِ أَهْلِ الْيَمَنِ .

وَقَالَ غَيْرُهُ : الْعَرِمُ الْوَادِي . السَّابِغَاتُ : اَلدُّرُوعُ .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «يُجَازَى» /١٧/ : يُعَاقَبُ . «أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ» /٤٦/ : بِطَاعَةِ اَللّٰهِ . «مَثْنَى وَفُرَادَى» /٤٦/ : وَاحِدٌ وَاَثْنَيْنِ . «التَّنَاوُشُ» /٥٢/ : الرَّدُّ مِنَ الآخِرَةِ إِلَى اَلدُّنْيَا . «وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ» /٥٤/ : مِنْ مَالٍ أَوْ وَلَدٍ أَوْ زَهْرَةٍ . «بِأَشْيَاعِهِمْ» /٥٤/ : بِأَمْثَالِهِمْ .

وَقَالَ اَبْنُ عَبَّاسٍ : «كَالْجَوَابِ» /١٣/ : كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ . الْخَمْطُ : الْأَرَاكُ . وَالْأَثْلُ : الطَّرْفَاءُ . «الْعَرِمُ» : الشَّدِيدُ .

يقال معاجزين

''معاجزین'' کے معنی آگے بڑھنے والے۔ ''بمعجزین'' ہمارے ہاتھوں سے نکل جانے والے۔ ''لا یعجزون'' ہمارے ہاتھوں سے نہیں نکل سکتے۔ ''یسبقونا'' ہمیں عاجز کر سکیں گے۔ ''معاجزین'' عاجز کرنے

والے، ایک دوسرے پر غلبہ ڈھونڈنے والے۔ "معشار" دسواں حصہ۔ "الأُکُلُ" بمعنی پھل۔ "باعد و بعِّد" دونوں کے معنی ایک ہیں، یعنی دوری کردے۔

امام مجاہدؒ کا معنی ہے: "لایعزب" کا معنی ہے: غائب نہیں ہوسکتا۔ "العَرِم" بمعنی بند، سرخ پانی جسے اللہ تعالیٰ نے بند پر بھیجا، چنانچہ بند کو پھاڑ کر گرادیا اور وادی کو کھود کر رکھ دیا، چنانچہ باغ دونوں طرف سے اٹھ گئے اور پانی غائب ہوگیا، تو سوکھ گئے اور یہ سرخ پانی بند کا نہیں تھا، بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا جہاں سے چاہا بھیجا۔ عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں: "عـــرم" یمن والوں کی زبان میں "بند" کو کہتے ہیں۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ "عـــرم" کا معنی "نالہ" ہے۔ "سابغات" زریں۔ مجاہدؒ کہتے ہیں: "نجازي" بمعنی عذاب دیا جاتا ہے۔ "أعظكم بواحدة" میں تمہیں اللہ کی اطاعت کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ "مثنیٰ" دودو، "فرادیٰ" ایک ایک۔ "التناوش" آخرت سے دنیا میں آنا۔ "ما يشتهون" ان کی خواہشات مال، اولاد اور زیب وزینت۔ "بـأشيـاعهم" بمعنی ان کے امثال، ان کے مثل، جوڑ کے جوڑ والے، دوسرے کافر۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں: "كالجواب" جیسے پانی کے گڑھے۔ "خمط" پیلو کا درخت جس کی مسواک بناتے ہیں۔ "أثل" جھاڑ کا درخت۔ "العَرِم" سخت زور کی آواز۔

۲۸۵ – باب :

«حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا ماذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ» /۲۳/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: "یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوجاتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار عالم نے کیا حکم فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ فلاں حق بات کا حکم دیا، وہ عالیشان اور سب سے بڑا ہے"۔

۴٥٢٢ : حدّثنا الحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا عَمْرٌو قالَ : سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : إِنَّ نَبِيَّ ٱللهِ ﷺ قالَ : (إِذَا قَضَى ٱللهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ، ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ ، فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا : مَاذَا قالَ رَبُّكُمْ ؟ قالُوا لِلَّذِي قالَ : الْحَقَّ ، وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ، فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ ، وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ – وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَّفَهَا ، وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ – فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ ، ثُمَّ يُلْقِيهَا الآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ ، حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ ، فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا ، وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ ، فَيُقَالُ : أَلَيْسَ قَدْ قالَ لَنَا : يَوْمَ كَذَا وَكَذَا ، كَذَا وَكَذَا ، فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ

الَّتِي سَمِعَ مِنَ السَّمَاءِ) . [ر : ٤٤٢٤]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آسمان سے کوئی حکم اللہ تعالیٰ صادر کرتا ہے تو فرشتے اس کا ارشاد سن کر عاجزی سے پھڑ پھڑانے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے ایک صاف پتھر پر زنجیر چلائی جائے، جب ان کی گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو پوچھتے ہیں: اللہ نے کیا ارشاد فرمایا؟ وہ کہتے ہیں: بجا ارشاد ہوا اور وہ بزرگ و برتر ہے۔ بات چرانے والے شیطان جو اوپر نیچے رہ کر وہاں جاتے ہیں ایک سے ایک سن کر اس کو اڑا لیتے ہیں۔ سفیان نے اپنی ہتھیلی کو موڑ کر انگلیاں الگ الگ کر کے بتایا کہ اس طرح شیطان ایک کے اوپر ایک رہتے ہیں، اوپر والا شیطان نیچے والے کو اور وہ اپنے سے نیچے والے کو سناتا ہے، اس طرح جادوگر یا کاہن تک وہ بات پہنچتی ہے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرشتے آگ کا کوڑا مارتے ہیں جو شیطان کو کچھ بات چوری کرنے سے پہلے لگتا ہے اور کبھی کوڑا لگنے سے پہلے وہ اپنے سے نیچے والے شیطان کو بات سنا چکا ہوتا ہے، چنانچہ یہ ساحر و کاہن ایک بات میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے، لوگ اسی ایک سچی بات کی وجہ سے کہتے ہیں کہ دیکھو اس کاہن نے ہم سے فلاں دن یہ کہا، فلاں دن یہ، جو ایک بات سچی نکلتی ہے اس ایک سچی بات کی وجہ سے لوگ اسے سچا کہنے لگتے ہیں۔

٢٨٦ – باب : قَوْلُهُ : «إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ» /٤٦ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ”اور وہ نبی تم کو ایک سخت عذاب سے ڈرانے والا ہے“۔

٤٥٢٣ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ حازِمٍ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو ٱبْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ ، فَقَالَ : (يَا صَبَاحَاهُ) . فَٱجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ ، قالُوا : ما لَكَ ؟ قالَ : (أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ أَوْ يُمَسِّيكُمْ ، أَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونَنِي) . قالُوا : بَلَى ، قالَ : (فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ) . فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ : تَبًّا لَكَ ، أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا ؟ فَأَنْزَلَ ٱللهُ : «تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ» . [ر : ١٣٣٠]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر چڑھے اور پکارا: ''یا صباحاہ!'' اس آواز سے قریش جمع ہوگئے اور پوچھا کیا بات ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بتلاؤ اگر میں تمہیں بتاؤں کہ دشمن صبح کے وقت یا شام کے وقت حملہ کرنے والا ہے، تو کیا تم لوگ میری بات کی تصدیق نہیں کرو گے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، ہم آپ کی تصدیق کریں گے۔ آپ نے فرمایا: پھر میں تم کو سخت ترین عذاب سے پہلے ڈرانے والا ہوں۔ ابولہب بولا: تو ہلاک ہو جا، کیا تو نے اس لئے ہمیں بلایا تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:
﴿تبت يدأ أبي لهب وتب﴾.

٢٨٧ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ المَلَائِكَةِ .[فَاطِرِ]

قالَ مُجَاهِدٌ : الْقِطْمِيرُ : لِفَافَةُ النَّوَاةِ . «مُثْقَلَةٌ» /١٨/ : مُثَقَّلَةٌ .
وَقالَ غَيْرُهُ : «الحَرُورُ» /٢١/ : بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ ، وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : الحَرُورُ : بِاللَّيْلِ ، وَالسَّمُومُ بِالنَّهَارِ . «وَغَرَابِيبُ» /٢٧/ : أَشَدُّ سَوَادٍ ، الْغِرْبِيبُ : الشَّدِيدُ السَّوَادِ .

قال مجاهد

"قطمیر" امام مجاہدؒ نے کہا کہ "قطمیر" گٹھلی کا چھلکا ہے۔ "مُثْقلة" بھاری بوجھ، لدی ہوئی چیز۔ دوسرے مفسرین کہتے ہیں: "حرور" دن کی گرمی جب سورج نکلا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "الحرور" رات کی گرمی اور "سموم" دن کی گرمی۔ "غرابیب" "غِربیب" کی جمع ہے، یعنی کالے سیاہ بت۔

٢٨٨ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ يٰسٓ .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «فَعَزَّزْنَا» /١٤/ : شَدَّدْنَا . «يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ» /٣٠/ : كانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمُ ٱسْتِهْزَاؤُهُمْ بِالرُّسُلِ . «أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ» /٤٠/ : لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ أَحَدِهِما ضَوْءَ الآخَرِ ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُمَا ذٰلِكَ . «سَابِقُ النَّهَارِ» /٤٠/ : يَتَطَالَبَانِ حَثِيثَيْنِ . «نَسْلَخُ» /٣٧/ : نُخْرِجُ أَحَدَهُما مِنَ الآخَرِ ، وَيَجْرِي كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا . «مِنْ مِثْلِهِ» /٤٢/ : مِنَ الْأَنْعَامِ . «فَكِهُونَ» /٥٥/ : مُعْجَبُونَ . «جُنْدٌ مُحْضَرُونَ» /٧٥/ : عِنْدَ ٱلْحِسَابِ .
وَيُذْكَرُ عَنْ عِكْرِمَةَ : «المَشْحُونِ» /٤١/ : المُوقَرُ .
وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «طَائِرُكُمْ» /١٩/ : مَصَائِبُكُمْ . «يَنْسِلُونَ» /٥١/ : يَخْرُجُونَ . «مَرْقَدِنَا»

/٥٢/ : مَخْرَجِنَا . «أَحْصَيْنَاهُ» /١٢/ : حَفِظْنَاهُ . «مَكَانَتِهِمْ» /٦٧/ : وَمَكَانِهِمْ وَاحِدٌ .

وقال مجاهد

مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: ''فعززنا بثالث'' کا معنی ہے: ہم نے تیسرے سے قوت باندھی۔ ''یا حسرة علی العباد'' کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن کفار اپنے اوپر افسوس کریں گے، اس وجہ سے کہ دنیا میں انہوں نے رسولوں کی ہنسی اڑائی۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ حسرت فرشتوں اور مؤمنین کی ہوگی کافروں کے حال پر کہ انہوں نے پیغمبروں کی ہنسی اڑائی ہے۔ ''أن تدرك القمر'' ان دونوں چاند اور سورج میں سے ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو نہیں چھپاتی اور نہ اب دونوں کے لئے یہ لائق ہے، کیونکہ ہر ایک کے لئے ایک حد مقرر ہے کہ اس سے تجاوز نہیں کرسکتا۔ ''سابق النهار'' دونوں چاند اور سورج ایک دوسرے کو طلب کرتے ہیں، لیکن جمع نہیں ہوسکتے۔ ''نسلخ'' ہم رات میں سے دن اور دن میں سے رات برآمد کرتے ہیں۔ ''وخلقنا لهم من مثله'' ''مثله'' سے چوپائے مراد ہیں۔ ''فاكهون'' بمعنی خوش و خرم۔ ''جند محضرون'' حساب کے وقت حاضر کئے جائیں گے۔ عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے: ''المشحون'' کے معنی بوجھل (بھری ہوئی)۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: ''طائركم'' یعنی تمہارے مصائب تمہارے ساتھ ہیں۔ ''ينسلون'' قبروں سے نکل پڑیں گے۔ ''مرقدنا'' ہمارے نکلنے کی وجہ۔ ''أحصيناه'' ہم نے اسے محفوظ کرلیا۔ ''مكانتهم'' ومكانهم دونوں کا معنی ایک ہے، یعنی ان کا گھر، ان کی جگہ، ہم ان کو مسخ کردیں گے۔

٢٨٩ – باب : «وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ» /٣٨/ .

ترجمہ

''اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا ہے اور یہ اندازہ باندھا ہوا ہے اس خدا کا جو زبردست علم والا ہے''۔

٤٥٢٤/٤٥٢٥ : حدّثنا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ ، فَقَالَ : (يَا أَبَا ذَرٍّ ، أَتَدْرِي أَيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ) . قُلْتُ : ٱللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : (فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى : «وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ») .

ترجمہ

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ سورج غروب ہونے کے وقت میں مسجد کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوذر! تمہیں معلوم ہے کہ یہ آفتاب کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا: آفتاب چلتا رہتا ہے، یہاں تک کہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے، پس یہی مطلب ہے ارشاد باری تعالیٰ کا: ﴿والشمس تجري لمستقر لها ذلك تقدير العزيز العليم﴾.

(٤٥٢٥) : حدّثنا الحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : «وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا» . قالَ : (مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ) . [ر : ٣٠٢٧]

ترجمہ

حضرت ابوذرغفاری سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا باری تعالیٰ کے قول ﴿والشمس تجري﴾ کے متعلق تو آپ نے فرمایا: "مستقرها تحت العرش".

تشریح

اشکال یہ ہوتا ہے کہ سورج جب کسی ایک جگہ غروب ہوتا ہے تو اس وقت دوسری جگہ طلوع ہوتا ہے، سورج کا طلوع وغروب ہر وقت جاری وساری ہے، جب کہ حدیث سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ پوری دنیا میں سورج ایک ہی وقت غروب ہوتا ہے اور اجازت ملنے پر پھر اپنا سفر شروع کرتا ہے، حالانکہ یہ مشاہدہ کے خلاف ہے۔

جواب یہ ہے کہ یہاں غروب آفتاب سے مراد پوری دنیا کا غروب نہیں، بلکہ دنیا کے بڑے حصے کا غروب مراد ہے، یعنی وہ مقام جہاں کے غروب پر دنیا کی اکثر آبادی میں غروب ہوجاتا ہے یا اس سے خط استوا کا غروب مراد ہے، یا افق مدینہ کا غروب مراد ہے، اور مطلب یہ ہے کہ سورج یہ سجدہ اور اجازت معظم معمورہ کے غروب، یا خط استوا کے غروب، یا افق مدینہ کے غروب کے وقت طلب کرتا ہے۔ دوسرا اشکال یہ ہے کہ عرش رحمان کی جو تفصیل قرآن وحدیث سے معلوم ہوتی ہے، اس کی رو سے عرش تمام آسمانوں اور کائنات سماویہ کو محیط ہے، اس لحاظ سے تو سورج ہمیشہ ہر حال اور ہر وقت زیر عرش ہے، جب کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف غروب کے وقت زیر عرش جاتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ غروب کے وقت زیر عرش جانا اس کو مستلزم نہیں کہ باقی اوقات میں وہ زیر عرش نہیں ہوتا،

یہ قید احترازی نہیں، قید واقعی ہے۔

تیسرا اشکال یہ ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سورج اپنے مستقر پر پہنچ کر سجدہ کرتا ہے، پھر اجازت مانگتا ہے، اس طرح وہ وقفہ کرتا ہے، حالانکہ علم فلکیات کے مطابق اس میں وقفہ نہیں، اس کی حرکت دائمی اور مسلسل ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہر چیز کا سجدہ اس کی مناسب حال ہوتا ہے، ضروری نہیں کہ انقطاع حرکت ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ سکون آنی اور حرکت زمانی ہو۔

حدیث میں جو یہ بتلایا گیا کہ آفتاب غروب ہونے کے بعد عرش کے نیچے اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور پھر اگلا دور شروع کرنے کی اجازت مانگتا ہے اور اجازت ملنے کے بعد چلتا ہے اور صبح جانب شرق سے طلوع ہوتا ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ آفتاب کے طلوع اور غروب کے وقت عالم دنیا میں ایک نیا انقلاب آتا ہے جس کا مدار آفتاب پر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انقلابی وقت کو انسانی تنبیہ کے لئے موزوں سمجھ کر یہ تلقین فرمائی کہ آفتاب کو خود مختار اور اپنی قدرت سے چلنے والا نہ سمجھو، یہ صرف اللہ کے اذن اور مشیت سے چل رہا ہے، اس کا ہر طلوع اور غروب اللہ کی اجازت سے ہوتا ہے۔

٢٩٠ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الصَّافَّاتِ .

وَقالَ مُجاهِدٌ : «وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَكانٍ بَعِيدٍ» /سبأ: ٥٣/ : مِنْ كُلِّ مَكانٍ . «وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جانِبٍ» /٨/ : يُرْمَوْنَ . «وَاصِبٌ» /٩/ : دائِمٌ . «لَازِبٌ» /١١/ : لَازِمٌ . «تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ» /٢٨/ : يَعْنِي الْحَقَّ ، الْكُفَّارُ تَقُولُهُ لِلشَّيْطَانِ . «غَوْلٌ» /٤٧/ : وَجَعُ بَطْنٍ . «يُنْزِفُونَ» /٤٧/ : لَا تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ . «قَرِينٌ» /٥١/ : شَيْطَانٌ . «يُهْرَعُونَ» /٧٠/ : كَهَيْئَةِ الْهَرْوَلَةِ . «يَزِفُّونَ» /٩٤/ : النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ . «وَبَيْنَ ٱلْجِنَّةِ نَسَبًا» /١٥٨/ : قالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ : الْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ ٱللهِ ، وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ ٱلْجِنِّ . وَقالَ ٱللهُ تَعالَى : «وَلَقَدْ عَلِمَتِ ٱلْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ» /١٥٨/ : سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «لَنَحْنُ الصَّافُّونَ» /١٦٥/ : الْمَلَائِكَةُ . «صِرَاطِ الْجَحِيمِ» /٢٣/ : «سَوَاءِ الْجَحِيمِ» /٥٥/ : وَوَسَطِ الْجَحِيمِ . «لَشَوْبًا» /٦٧/ : يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ ، وَيُسَاطُ بِالْحَمِيمِ . «مَدْحُورًا» /الأعراف: ١٨/ : مَطْرُودًا . «بَيْضٌ مَكْنُونٌ» /٤٩/ : اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ . «وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ» /٧٨ ، ١٠٨ ، ١٢٩/ : يُذْكَرُ بِخَيْرٍ . «يَسْتَسْخِرُونَ» /١٤/ : يَسْخَرُونَ . «بَعْلًا» /١٢٥/ : رَبًّا .

وقال مجاهد

امام مجاہدؒ کہتے ہیں کہ "ویقذفون بالغیب من مکان بعید" سے مراد یہ ہے کہ ہر طرف سے غیب کے گولے لگاتے ہیں اور ﴿ویقذفون من کل جانب﴾ کا معنی ہے: شیطانوں پر ہر طرف سے مار پڑتی ہے۔ "ولھم عذاب واصب" ہمیشہ کا عذاب۔ "تأتوننا عن الیمین"، یعنی کفار شیطانوں سے کہیں گے کہ تم حق بات کی طرف سے ہمارے پاس آتے تھے۔ "غول" پیٹ کا درد یا سر کا درد۔ "ولا ھم ینزفون" ان کی عقل میں فتور نہ آئے گا۔ "قرین" شیطان۔ "یھرعون" دوڑائے جاتے ہیں۔ "یزفُّون" نزدیک نزدیک پاؤں رکھ کر دوڑ رہے ہیں۔ کفار قریش کہتے تھے کہ یہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں، ان کی مائیں ان کے سردار جنات کی لڑکیاں ہیں۔ اللہ نے ارشاد فرمایا: ﴿ولقد علمت الجنة إنھم لمحضرون﴾ جنات کو معلوم ہے کہ وہ حاضر کئے جائیں گے، یعنی حساب کے لئے لائے جائیں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں "إنا لنحن الصافون" یہ فرشتوں کا قول ہے۔ "صراط الجحیم، سواء الجحیم ووسطِ الجحیم" سب کے معنی ایک ہیں۔ "لشوباً من حمیم" یعنی ان کے کھانے میں گرم پانی کی آمیزش ہوگی۔ "مدحورا" دھتکارا ہوا، بھاگا ہوا۔ "بیض مکنون" پوشیدہ اور ڈھانپے ہوئے موتی۔ "وترکنا علیه في الآخرین" کہ ان کا ذکر خیر ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ "یستسخرون" مذاق کرتے ہیں۔ "بعل" رب کو کہتے ہیں، (بمطابق لغت یمن)۔ "أسباب" سے مراد آسمان ہے۔

۲۹۱ – باب : «وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ» /۱۳۹/ .

٤٥٢٦ : حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (ما يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَكونَ خَيْرًا مِنْ يُونُسَ ٱبْنِ مَتَّى) . [ر : ۳۲۳۱]

ترجمہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کو زیبا نہیں کہ وہ یوں کہے کہ میں یونس علیہ السلام سے بہتر ہوں۔

٤٥٢٧ : حدّثني إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ : حَدَّثَنَا محمدُ بْنُ فُلَيْحٍ قالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ ، مِنْ بَنِي عامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (مَنْ قالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ) . [ر : ۳۲۳٤]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص یہ کہے کہ میں یونس علیہ السلام سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے۔

٢٩٢ - باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ صٓ .

٤٥٢٩/٤٥٢٨ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْعَوَّامِ قالَ : سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السَّجْدَةِ فِي صٓ ، قالَ : سُئِلَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ : «أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى ٱللهُ فَبِهُدَاهُمُ ٱقْتَدِهْ» . وكانَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ يَسْجُدُ فِيهَا .

ترجمہ

حضرت عوام کہتے ہیں کہ میں نے مجاہدؒ سے سورۂ ص میں سجدے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا: حضرت ابن عباسؓ سے اسی طرح استفسار کیا گیا تھا، تو انہوں نے کہا تھا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿أولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده﴾ کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تھی، پس آپ بھی انہی ہدایت یافتہ لوگوں کی اتباع کیجئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٥٢٩) : حدّثني مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا محمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ ، عَنِ الْعَوَّامِ قالَ : سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ سَجْدَةِ صٓ ، فَقَالَ : سَأَلْتُ ٱبْنَ عَبَّاسٍ : مِنْ أَيْنَ سَجَدْتَ ؟ فَقَالَ : أَوَ ما تَقْرَأُ : «وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمانَ» . «أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى ٱللهُ فَبِهُدَاهُمُ ٱقْتَدِهْ» . فكانَ دَاوُدُ مِمَّنْ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ ﷺ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِ ، فَسَجَدَهَا دَاودُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَجَدَهَا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ . [ر : ٣٢٣٩]

«عُجَابٌ» /٥/ : عَجِيبٌ . الْقِطُّ : الصَّحِيفَةُ ، هُوَ هَا هُنَا صَحِيفَةُ الحَسَنَاتِ .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «فِي عِزَّةٍ» /٢/ : مُعَازِّينَ . «الْمِلَّةِ الآخِرَةِ» /٧/ : مِلَّةِ قُرَيْشٍ . الِٱخْتِلَاقُ : الْكَذِبُ . «الْأَسْبَابِ» /١٠/ : طُرُقِ السَّمَاءِ فِي أَبْوَابِهَا . «جُنْدٌ ما هُنَالِكَ مَهْزُومٌ» /١١/ : يَعْنِي قُرَيْشًا . «أُولٰئِكَ الأَحْزَابُ» /١٣/ : الْقُرُونُ المَاضِيَةُ . «فَوَاقٍ» /١٥/ : رُجُوعٍ . «قِطَّنَا» /١٦/ : عَذَابَنَا . «ٱتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا» /٦٣/ : أَحَطْنَا بِهِمْ . «أَتْرَابٌ» /٥٢/ : أَمْثَالٌ .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «الْأَيْدِ» /١٧/ : الْقُوَّةُ فِي الْعِبَادَةِ . «الْأَبْصارُ» /٤٥/ : الْبَصَرُ فِي أَمْرِ ٱللهِ . «حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي» /٣٢/ : مِنْ ذِكْرٍ . «طَفِقَ مَسْحًا» /٣٣/ : يَمْسَحُ أَعْرَافَ

الخَيْلِ وَعَرَاقِيبِهَا . «الْأَصْفَادِ» /۳۸/ : الْوَثَاقِ .

ترجمہ

حضرت عوام کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہدؒ سے سورۂ ص کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے یہی استفسار حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا تھا، آپ نے اس سورت میں جو سجدہ کیا، اس کی دلیل کیا ہے؟ انہوں نے کہا: کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی: ﴿ومن ذريته داود وسليمان﴾ ﴿أولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده﴾.

ترجمہ ''اور ان کی نسل سے داؤد اور سلیمان علیہما السلام ہیں''۔ ''یہ حضرات ایسے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تھی، آپ بھی انہی کے طریقہ پر چلئے''۔ حضرت داؤد علیہ السلام بھی ان میں سے تھے جن کی اتباع کا تمہارے پیغمبر کو حکم تھا، چونکہ حضرت داؤد علیہ السلام کے سجدے کا اس میں ذکر ہے، اس لئے اس موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا۔

''عجاب'' کا معنی ہے: عجیب۔ ''القِطُّ'' بمعنی کاغذ کا ٹکڑا۔ یہاں نیکیوں کا صحیفہ مراد ہے۔ امام مجاہدؒ نے فرمایا: ''في عزة'' کا معنی یہ ہے کہ وہ لوگ شرارت اور سرکشی کرنے والے ہیں۔ ''الملة الآخرة'' سے مراد قریش کا دین ہے۔ ''الاختلاق'' بمعنی جھوٹ۔ ''الأسباب'' بمعنی آسمان کے دروازوں میں آسمان کے راستے۔ ''جند ما هنالك مهزوم من الأحزاب'' سے قریش کے لوگ مراد ہیں۔ ''أولئك الأحزاب'' سے سابقہ امتیں مراد ہیں (جن پر عذاب نازل ہوا)۔ ''فواق'' بمعنی پھرنا۔ ''عجل لنا قطنا'' میں ''قط'' سے مراد عذاب ہے۔ ''اتخذناهم سخريا'' کیا ہم نے انہیں ٹھٹھے و مذاق میں گھیر لیا تھا۔ ''أتراب'' ایک ہی قسم کے لوگ۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ''الأيد'' کے معنی عبادت کی قوت ہے۔ ''الأبصار'' اللہ کے کاموں کو غور سے دیکھنے والا۔ ''حب الخير عن ذكر ربي'' میں ''عن'' بمعنی ''من'' ہے۔ ''طفق مسحا'' ہاتھ پھیرنے لگے گھوڑوں کی گردنوں اور کونچوں پر، یعنی ذبح کر ڈالا۔

۲۹۳ – باب : قَوْلِهِ : «هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ» /۳۵/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''خدایا مجھ کو ایسی سلطنت دے کہ میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو، آپ بڑے دینے والے ہیں''۔

۴۵۳۰ : حدّثنا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا رَوْحُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ ٱلْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ البَارِحَةَ ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا ، لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ ، فَأَمْكَنَنِي ٱللهُ مِنْهُ ، وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى

سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ ، حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ : «رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي» . قَالَ رَوْحٌ : فَرَدَّهُ خَاسِئًا . [ر : ٤٤٩]

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گزشتہ شب جنات کا ایک سردار آیا یا ایسا ہی کچھ لفظ آپ نے فرمایا، وہ جن میری نماز توڑنے کے لئے مجھ سے بھڑ گیا، مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غالب کر دیا، میں نے سوچا کہ اسے مسجد کے کسی ستون کے ساتھ باندھ لوں، صبح تم سب اسے دیکھ لیتے کہ مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آئی: ''اے میرے رب! مجھے ایسی حکمت عنایت فرما جو میرے بعد کسی کو سازگار نہ ہو''۔ روح راوی کہتے ہیں: پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ذلیل کر کے بھگا دیا۔

٢٩٤ – باب : قَوْلِهِ : «وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ» /٨٦ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں''۔

٤٥٣١ : حدّثنا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ : اللهُ أَعْلَمُ ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللهُ أَعْلَمُ ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ ﷺ : «قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ» . وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنِ الدُّخَانِ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَا قُرَيْشًا إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَبْطَؤُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ : (اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ) . فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَحَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ ، حَتَّى أَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْجُلُودَ ، حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ دُخَانًا مِنَ الْجُوعِ . قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ . يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ» . قَالَ : فَدَعَوْا : «رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ . أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ . ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ . إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلاً إِنَّكُمْ عَائِدُونَ» . أَفَيُكْشَفُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؟ قَالَ : فَكُشِفَ ، ثُمَّ عَادُوا فِي كُفْرِهِمْ ، فَأَخَذَهُمُ اللهُ يَوْمَ بَدْرٍ ، قَالَ اللهُ تَعَالَى : «يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ» . [ر : ٩٦٢]

ترجمہ

مسروق نے بیان کیا کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا: اے لوگو! جس شخص کو کسی چیز کا علم ہو وہ اسے بیان کر دے اور اگر علم نہ ہو تو ''اللہ اعلم'' کہنا چاہیے، کیونکہ یہ بھی علم ہے کہ جو چیز نہ جانتا ہو اس کے متعلق کہے ''اللہ اعلم''۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے بھی کہہ دیا تھا کہ کہہ دیجئے! میں تم سے اس (قرآن وتبلیغ وحی) پر کوئی اجرت نہیں چاہتا ہوں اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں ہوں اور میں تمہیں دخان (دھوئیں) کے متعلق بتاؤں گا جس کا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے تاخیر کی تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں بددعا کی: اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح قحط نازل فرما، چنانچہ قحط نے انہیں پکڑا اور اتنا زبردست کہ ہر چیز کو اس قحط نے ختم کر دیا، لوگ مردار اور کھالیں کھا گئے، بھوک کی شدت کی وجہ سے یہ حال تھا کہ کوئی اگر آسمان کی طرف نظر اٹھاتا تو دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ پھر قریش دعا کرنے لگے، چنانچہ قرآن میں ہے: ''(کفار کہنے لگے:) اے ہمارے رب! اس عذاب کو ہم سے دور کر دے تو ہم ضرور ایمان لائیں گے، لیکن ان لوگوں کو نصیحت کب ہوتی ہے، حالانکہ ان کے پاس رسول مبین آچکا، پھر یہ لوگ سرتابی کرتے رہے اور حضور علیہ السلام کے بارے میں یہی کہتے رہے کہ کسی دوسرے بشر کا سکھایا ہوا ہے، دیوانہ ہے، بے شک ہم تھوڑے دنوں کے لئے ان سے عذاب ہٹالیں گے''۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ان سے یہ عذاب تو ہٹا لیا گیا، لیکن وہ دوبارہ کفر میں مبتلا ہو گئے تو جنگ بدر میں اللہ نے انہیں پکڑا۔ اللہ کے اس ارشاد میں اسی طرف اشارہ ہے: ﴿يوم نبطش البطشة﴾ الآية ''جس دن ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے اس روز ہم پورا بدلہ لیں گے''، (یعنی آخر میں پوری سزا ہوگی)۔

٢٩٥ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الزُّمَرِ .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ» /٢٤/ : يُجَرُّ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ ، وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى : «أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ» /فصلت: ٤٠/ . «ذِي عِوَجٍ» /٢٨/ : لَبْسٍ . «وَرَجُلاً سَلَمًا لِرَجُلٍ» /٢٩/ : مَثَلٌ لِآلِهَتِهِمُ الْبَاطِلِ وَالْإِلٰهِ الْحَقِّ . «وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ» /٣٦/ : بِالْأَوْثَانِ . خَوَّلْنَا : أَعْطَيْنَا . «وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ» الْقُرْآنِ «وَصَدَّقَ بِهِ» /٣٣/ : الْمُؤْمِنُ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ : هٰذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي ، عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ . «مُتَشَاكِسُونَ» /٢٩/ : الشَّكِسُ : الْعَسِرُ لَا يَرْضَى بِالْإِنْصَافِ . «وَرَجُلاً سِلْمًا» /٢٩/ : وَيُقَالُ : سَالِمًا :

صَالِحًا . «ٱشْمَأَزَّتْ» /٤٥/ : نَفَرَتْ . «بِمَفَازَتِهِمْ» /٦١/ : مِنَ الْفَوْزِ . «حافِّينَ» /٧٥/ : أَطَافُوا بِهِ ، مُطِيفِينَ بِحِفَافَيْهِ : بِجَوَانِبِهِ . «مُتَشَابِهًا» /٢٣/ : لَيْسَ مِنَ الِاشْتِبَاهِ ، وَلٰكِنْ يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا فِي التَّصْدِيقِ .

وقال مجاهد: أ فمن يتقي........... إلخ

امام مجاہدؒ کہتے ہیں کہ "افمن یتقي بوجهه" سے مراد ہے کہ وہ منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹا جائے گا، جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿أفمن يلقى في النار خير أ من يأتي آمناً يوم القيامة﴾، بھلا وہ شخص جو جہنم میں ڈالا جائے وہ اچھا ہے، یا وہ شخص جو قیامت کے روز امن وامان کے ساتھ جنت میں جائے گا۔ "ذي عوج" کے معنی ہیں: شبہ اور گڑبڑ والا۔ "ورجلا سلما لرجل" آیت میں معبودانِ حق اور معبودانِ باطل کی مثال بیان کی گئی ہے کہ ایک غلام ہے جس میں کئی جھگڑالو ساجھی ہیں، حصہ دار ہیں اور ایک دوسرا غلام ہے جو صرف ایک آدمی کا ہے تو کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ یہ دونوں غلام ہرگز برابر نہیں ہو سکتے، پہلا غلام اپنے ظالم اور جھگڑنے والے آقاؤں کی وجہ سے کس کا حکم مانے اور کس کس کو راضی رکھے، جب کہ دوسرا تذبذب اور تکلیف کا شکار نہیں ہوگا، کیونکہ اس کا معاملہ ایک ہی شخص کے متعلق ہے، ٹھیک یہی مثال اس شخص کی ہے جو بہت سارے معبودوں کی عبادت کرتا ہے کہ وہ تذبذب اور بے چینی کا شکار ہو گیا، لیکن وہ شخص جو صرف ایک اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ آرام اور اطمینان میں ہوگا، پہلا اور دوسرا شخص ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔

"ويخوفونك بالذين من دونه" میں "من دونه" سے بت مراد ہیں، یعنی مشرکین جھوٹے معبودوں سے آپ کو ڈراتے ہیں۔ "خوَّلنا" بمعنی ہم نے اس کو عطا کیا۔ "تخویل" مصدر سے، جس کا معنی کسی چیز کا مالک بنانا ہے۔ "والذي جاء بالصدق وصدق به" میں صدق سے مراد قرآن اور "صدق به" سے مراد مسلمان ہے جو قیامت کے دن آکر عرض کرے گا: یہی قرآن ہے جو تو نے مجھے عنایت فرمایا تھا اور میں نے اس پر عمل کیا۔ "تشاکسون" "شکس" سے نکلا ہے، "شکس" کے معنی جھگڑالو کے ہیں، جو انصاف کی بات پسند نہ کرے۔ "سلم" اور "سالم" اچھا اور پورا آدمی۔ "اشمأزَّت" نفرت کرتے ہیں۔ "بمفازهم" "الفوز" سے نکلا ہے، یعنی کامیابی۔ "حافِّين" چاروں طرف۔ "متشابها" الاشتباہ سے نہیں نکلا، بلکہ "تشابه" سے ہے، یعنی اس کی ایک آیت دوسری آیت کی تصدیق وتائید کرتی ہے۔

٢٩٦ - باب : «يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ ٱللّٰهِ إِنَّ ٱللّٰهَ يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ» /٥٣/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آپ کہہ دیجئے: اے میرے بندو! جو اپنے اوپر زیادتیاں کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو، بے شک اللہ سارے گناہ بخش دے گا، وہ بہت ہی بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

٤٥٣٢ : حدّثني إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ : أَنَّ ٱبْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ : قالَ يَعْلَى : إِنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمَا : أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ ، كانُوا قَدْ قَتَلُوا وَأَكْثَرُوا ، وَزَنَوْا وَأَكْثَرُوا ، فَأَتَوْا محمَّدًا ﷺ فَقَالُوا : إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ ، لَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَارَةً ، فَنَزَلَ : «وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ ٱللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ» . وَنَزَلَ : «قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ ٱللّٰهِ» .

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ چند مشرکوں نے بہت سے خون کئے تھے، زنا بھی بہت کیا تھا، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، کہنے لگے کہ جس دین کی آپ دعوت دیتے ہیں وہ دین اچھا ہے، ہاں اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ جو گناہ ہم پہلے کر چکے ہیں وہ اسلام قبول کرنے سے صاف ہو جائیں گے۔ اس وقت سورۂ فرقان نازل ہوئی: ''اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی بھی جان کو قتل نہیں کرتے جن کا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے، ہاں مگر حق کے ساتھ اور زنا نہیں کرتے'' اور سورۂ زمر کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يا عبادي الذين أسرفوا علىٰ أنفسهم لا تقنطوا من رحمة الله﴾ ''کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم اور زیادتی کی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں، یقیناً وہ سچی توبہ کرنے والوں کے سب گناہ معاف کر دے گا''۔

٢٩٧ - باب : «وَما قَدَرُوا ٱللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ» /٦٧/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''ان لوگوں نے اللہ کی قدر و عظمت نہ پہچانی جیسا کہ پہچاننا چاہیے تھا''۔

٤٥٣٣ : حدّثنا آدَمُ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : جاءَ حَبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ إِلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، إِنَّا نَجِدُ : أَنَّ ٱللهَ يَجْعَلُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ ، وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ ، وَالمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ ، وَسَائِرَ الخَلَائِقِ عَلَى إِصْبَعٍ ، فَيَقُولُ أَنَا المَلِكُ ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ ٱلْحَبْرِ ، ثمَّ قَرَأَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : «وَما قَدَرُوا ٱللهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّماوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ» .

[٦٩٧٨ ، ٦٩٧٩ ، ٧٠١٣ ، ٧٠٧٥]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ یہودیوں کا ایک عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! ہم اپنی کتابوں میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمان کو ایک انگلی پر اور زمین کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر اٹھا لے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ کے کناروں والے دندان مبارک بھی ظاہر ہو گئے، آپ نے اس عالم کے کلام کی تصدیق کی، پھر یہ آیت پڑھی: ﴿وما قدروا الله حق قدره﴾.

تشریح

بعض نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ضحک کو یہود کی دروغ گوئی پر محمول کیا ہے کہ یہود اللہ کیلئے جسم اور اعضاء ثابت کرتے ہیں، یہاں بھی ''اصبع'' کو ثابت کیا ہے، لیکن بعض دیگر نے اس کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ضحک تصدیق کے لئے تھا، احادیث صفات میں متاخرین تاویل کرتے ہیں کہ ''اصبع'' سے یہاں قدرت مراد ہے۔

٢٩٨ – باب : قَوْلِهِ : «وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّماوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ» /٦٧/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ساری زمین اس کی مٹھی میں ہو گی اور تمام آسمان لپٹے ہوئے ہوں گے اس کے داہنے ہاتھ میں اور وہ پاک و برتر ہے ان کے شرک سے۔

٤٥٣٤ : حدّثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خالِدٍ

ٱبْنِ مُسَافِرٍ ، عَنْ ٱبْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ : أَن أَبَا هُرَيْرَةَ قالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ يَقُولُ : (يَقْبِضُ ٱللهُ الْأَرْضَ ، وَيَطْوِي السَّماوَاتِ بِيَمِينِهِ ، ثُمَّ يَقُولُ : أَنَا المَلِكُ ، أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ) . [٦١٥٤ ، ٦٩٤٧]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ ''قیامت میں اللہ ساری زمین کو اپنے مٹھی میں لے گا اور آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ دے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، اب دنیا کے سارے بادشاہ کہاں ہیں؟؟''۔

٢٩٩ – باب : «وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّماوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ ٱللهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ» /٦٨/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور قیامت میں صور میں پھونک ماری جائے گی، تو سب بے ہوش ہو جائیں گے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، پھر زندہ تو مر جائیں گے اور مردوں کی روحیں بے ہوش ہو جائیں گی، مگر جس کو خدا چاہے، پھر اس صور میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی، پھر دفعتۃً سب کے سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے، یعنی چاروں طرف محشر کا منظر دیکھیں گے، یا یہ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا ان کے متعلق کیا فیصلہ ہوتا ہے۔'' الا ما شاء اللہ'' سے بعض جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل مراد لیتے ہیں اور بعض روایات میں ''حملة العرش'' کا شامل ہونا بھی معلوم ہوتا ہے۔

٤٥٣٥ : حدّثني الحَسَنُ : حَدَّثَنَا إِسْماعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّاءَ ٱبْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عامِرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (إِنِّي أَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْخَةِ الآخِرَةِ ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ ، فَلَا أَدْرِي أَكَذٰلِكَ كانَ ، أَمْ بَعْدَ النَّفْخَةِ) . [ر : ٢٢٨٠]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری صور جب پھونکا جائے گا، تو اس کے بعد سب سے پہلے میں سر اٹھاؤں گا، (ہوش میں آؤں گا) تو کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش

سے لگے ہوئے ہیں۔ اب نہیں معلوم کہ وہ پہلے صور پر بے ہوش ہوئے ہی نہیں یا دوسرے صور پر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے۔

٤٥٣٦ : حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا أَبِي قالَ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قالَ : سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ) . قالُوا : يَا أَبَا هرَيْرَةَ ، أَرْبَعُونَ يَوْمًا ؟ قالَ : أَبَيْتُ ، قالَ : أَرْبَعُونَ سَنَةً ؟ قالَ:أَبَيْتُ ، قالَ : أَرْبَعُونَ شَهْرًا ؟ قالَ : أَبَيْتُ . (وَيَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهِ ، فِيهِ يُرَكَّبُ الخَلْقُ) . [٤٦٥١]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں صوروں کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہوگا۔ لوگوں نے فرمایا: ابو ہریرہ! کیا چالیس برس کا فاصلہ ہوگا؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہہ سکتا۔ لوگوں نے کہا: کیا چالیس مہینے کا فاصلہ ہوگا؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہہ سکتا اور آپ نے فرمایا: آدمی کا سارا بدن گل جاتا ہے، مگر ریڑھ کی ہڈی کا سر، اسی سے ساری مخلوق بنائی جائے گی۔

تشریح

انسان کا جسم گل سڑ جائے گا، سوائے ریڑھ کی ہڈی کے، جو رائی کے دانے کے برابر باقی رہتی ہے، اسی سے ساری مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

٣٠٠ - باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الْمُؤْمِنِ (غَافِرٍ) .

قالَ مُجَاهِدٌ : «حمٓ» /١/ : مَجَازُهَا مَجَازُ أَوَائِلِ السُّوَرِ ، وَيُقَالُ : بَلْ هُوَ ٱسْمٌ ، لِقَوْلِ شُرَيْحِ ٱبْنِ أَبِي أَوْفَى الْعَبْسِيِّ :

يُذَكِّرُنِي حامِيمَ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ فَهَلَّا تَلَا حامِيمَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ

«الطَّوْلِ» /٣/ : التَّفَضُّلِ . «دَاخِرِينَ» / النمل :/٨٧/ : خاضِعِينَ .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «إِلَى النَّجَاةِ» /٤١/ : الْإِيمَانِ . «لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ» /٤٣/ : يَعْنِي الْوَثَنَ . «يُسْجَرُونَ» /٧٢/ : تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ . «تَمْرَحُونَ» /٧٥/ : تَبْطَرُونَ .

وَكَانَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يُذَكِّرُ النَّارَ ، فَقَالَ رَجُلٌ : لِمَ تُقَنِّطُ النَّاسَ؟ قالَ : وَأَنَا أَقْدِرُ أَنْ

أُقَنِّطَ النَّاسَ ، وَٱللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ ٱللّٰهِ» /الزمر : ٥٣/ . وَيَقُولُ : «وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ» /٤٣/ ؟ وَلٰكِنَّكُمْ تُحِبُّونَ أَنْ تُبَشَّرُوا بِالْجَنَّةِ عَلَى مَسَاوِئِ أَعْمَالِكُمْ ، وَإِنَّمَا بَعَثَ ٱللّٰهُ مُحَمَّدًا ﷺ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ أَطَاعَهُ ، وَمُنْذِرًا بِالنَّارِ مَنْ عَصَاهُ .

قال مجاهد: مجازها مجاز اوائل السور

امام مجاہدؒ کہتے ہیں کہ " حٰمٓ "کا معنی اللہ کو ہی معلوم ہے، جیسے دوسری سورتوں کے قطعات کا علم اللہ ہی کو ہے۔ بعض کہتے ہیں "حٰمٓ" نام ہے، جیسے شریح بن ابی اوفی اس شعر میں کہتے ہیں۔

يُذَكِّرُنِي حٰمٓ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ فَهَلَّا تَلا حَامِيْمَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ

ترجمہ

وہ مجھ کو حامیم یاددلاتا ہے جب کہ نیزہ چلنے لگا ہے۔لڑائی میں آنے سے قبل ہی اس نے "حامیم" کیوں نہ پڑھی۔

تشریح

یہ شعر شریح نے جنگ جمل میں اس وقت پڑھے تھے جب اس کا مقابلہ حضرت طلحہ کے بیٹے محمد بن طلحہ سے ہوا۔شریح نے جب ان کی طرف نیزہ بڑھایا،تو انہوں نے "حامیم" یا "حٰمٓ عٓسٓقٓ" یااس سورت کی آیت ﴿قل لا أسئلكم عليه أجرا إلا المودة في القربىٰ﴾ پڑھی،لیکن شریح نے انہیں مار ڈالا اور یہ شعر پڑھا۔

"الطول" احسان کرنا،انعام دینا۔"داخرين" ذلیل اور خوار ہوکر۔"إلى النجاة" اس میں نجات سے مراد ایمان ہے۔"ليس له دعوة يعني الوثن" کہ بت دنیا وآخرت میں کسی کی دعا قبول نہیں کرسکتا۔"یسجرون" کہ دوزخ کے ایندھن بنیں گے۔"تمرحون" اتراتے تھے۔علاء بن زیاد لوگوں کو آخرت کے عذاب سے ڈرا رہے تھے،ایک شخص کہنے لگا: لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس کیوں کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں بھلا لوگوں کو اللہ کی رحمت سے کیسے مایوس کرسکتا ہوں، میری کیا طاقت ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو"۔اس کے ساتھ پروردگار یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ گناہ کرنے والے دوزخی ہیں، مگر تمہارا مطلب یہ ہے کہ برے کام کرتے رہو اور بہشت کی خوش خبری تمہیں ملتی رہے، اللہ تعالیٰ نے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نیکیوں کے لئے خوشخبری دینے والا اور نافرمانوں کے لئے دوزخ سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

٤٥٣٧ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللّٰهِ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَىٰ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ قالَ : حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قالَ : قُلْتُ لِعَبْدِ ٱللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ : أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ ما صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ ، قالَ : بَيْنَا رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ ، إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ ، فَأَخَذَ بِمَنْكِبِ رَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ وَلَوَى ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ ، فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا ، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ ، فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَ عَنْ رَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ ، وَقالَ : «أَتَقْتُلُونَ رَجُلاً أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ ٱللّٰهُ وَقَدْ جاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ» . [ر : ٣٤٧٥]

ترجمہ

حضرت عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہا: مجھ سے سب بڑی تکلیف بیان کرو جو مشرکوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تھی۔ انہوں نے کہا: ایک بار یوں ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے صحن میں نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون) آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شانہ مبارک پکڑ کر گلے میں کپڑا ڈال کر سختی سے مروڑنا شروع کیا، اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ وہاں آ پہنچے، انہوں نے عقبہ کا مونڈھا پکڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے دھکیلا اور کہنے لگے: تم اس شخص کو اس بات کے کہنے پر مارڈالنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب پروردگار اللہ ہے اور لطف یہ ہے کہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے کھلی واضح آیات بھی لے کر آیا ہے؟!!!

٣٠١ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ حٰمٓ السَّجْدَةِ (فُصِّلَتْ) .

وَقالَ طَاوُسٌ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : «ٱئْتِيَا طَوْعًا» /١١/ : أَعْطِيَا . «قالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ» /١١/ : أَعْطَيْنَا .

٤٥٣٧ م : وَقالَ الْمِنْهَالُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قالَ : قالَ رَجُلٌ لِٱبْنِ عَبَّاسٍ : إِنِّي أَجِدُ فِي الْقُرْآنِ أَشْيَاءَ تَخْتَلِفُ عَلَيَّ ؟

قالَ : «فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ» /المؤمنون: ١٠١/ . «وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ» /الصافات: ٢٧/ . «وَلَا يَكْتُمُونَ ٱللّٰهَ حَدِيثًا» /النساء: ٤٢/ . «وَٱللّٰهِ رَبِّنَا ما كُنَّا مُشْرِكِينَ» /الأنعام: ٢٣/ : فَقَدْ كَتَمُوا فِي هٰذِهِ الآيَةِ ؟

وَقالَ : «أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا – إِلَى قَوْلِهِ – دَحَاهَا» /النازعات: ٢٧ – ٣٠/ : فَذَكَرَ خَلْقَ

السَّماءِ قَبْلَ خَلْقِ الْأَرْضِ ، ثُمَّ قالَ : «أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ – إِلَى قَوْلِهِ – طَائِعِينَ» /۹–۱۱/ : فَذَكَرَ فِي هٰذِهِ خَلْقَ الْأَرْضِ قَبْلَ السَّماءِ ؟

وَقالَ : «وَكانَ ٱللّٰهُ غَفُورًا رَحِيمًا» /النساء: ۹۶/ . «عَزِيزًا حَكِيمًا» /النساء: ۵۶/ . «سَمِيعًا بَصِيرًا» /النساء: ۵۸/ : فَكَأَنَّهُ كانَ ثُمَّ مَضَى ؟

فَقَالَ : «فَلا أَنْسابَ بَيْنَهُمْ» فِي النَّفْخَةِ الْأُولَى ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ : «فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّماوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ ٱللّٰهُ» /الزمر: ۶۸/ : فَلَا أَنْسابَ بَيْنَهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ وَلَا يَتَساءَلُونَ ، ثمَّ فِي النَّفْخَةِ الآخِرَةِ : «أَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْض يَتَساءَلُونَ» .

وَأَمَّا قَوْلُهُ : «ما كُنَّا مُشْرِكِينَ» . «وَلَا يَكْتُمُونَ ٱللّٰهَ حَدِيثًا» : فَإِنَّ ٱللّٰهَ يَغْفِرُ لِأَهْلِ الْإِخْلَاص ذُنُوبَهُمْ ، فَقالَ الْمُشْرِكُونَ : تَعالَوْا نَقُولُ لَمْ نَكُنْ مُشْرِكِينَ ، فَخُتِمَ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ ، فَتَنْطِقُ أَيْدِيهِمْ ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ عُرِفَ أَنَّ ٱللّٰهَ لَا يُكْتَمُ حَدِيثًا ، وَعِنْدَهُ : «يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا» الآيَةَ /النساء: ۴۲/ .

وَخَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ ثُمَّ خَلَقَ السَّماءَ ، ثُمَّ ٱسْتَوَى إِلَى السَّماءِ فَسَوَّاهُنَّ فِي يَوْمَيْنِ آخَرَيْنِ ، ثُمَّ دَحَا الْأَرْضَ ، وَدَحْوُهَا : أَنْ أَخْرَجَ مِنْهَا الْماءَ وَالْمَرْعَى ، وَخَلَقَ ٱلْجِبالَ وَٱلْجِمالَ وَالآكامَ وَما بَيْنَهُما فِي يَوْمَيْنِ آخَرَيْنِ ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ : «دَحاهَا» . وَقَوْلُهُ : «خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ» . فَجُعِلَتِ الْأَرْضُ وَما فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ ، وَخُلِقَتِ السَّماوَاتُ فِي يَوْمَيْنِ .

«وَكانَ ٱللّٰهُ غَفُورًا رَحِيمًا» سَمَّى نَفْسَهُ بِذٰلِكَ ، وَذٰلِكَ قَوْلُهُ ، أَيْ لَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ ، فَإِنَّ ٱللّٰهَ لَمْ يُرِدْ شَيْئًا إِلَّا أَصابَ بِهِ الَّذِي أَرادَ ، فَلا يَخْتَلِفْ عَلَيْكَ الْقُرْآنُ ، فَإِنَّ كُلًّا مِنْ عِنْدِ ٱللّٰهِ .

قالَ أَبُو عَبْدِ ٱللّٰهِ : حَدَّثَنِيهِ يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ ٱللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ، عَنِ الْمِنْهالِ ، بِهٰذَا .

وَقالَ مُجاهِدٌ : «لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ» /۸/ : مَحْسُوبٍ . «أَقْوَاتَها» /۱۰/ : أَرْزَاقَهَا . «فِي كُلِّ سَماءٍ أَمْرَهَا» /۱۲/ : مِمَّا أَمَرَ بِهِ . «نَحِساتٍ» /۱۶/ : مَشَائِيمَ . «وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ» /۲۵/ : قَرَنَّاهُمْ بِهِمْ . «تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ» /۳۰/ : عِنْدَ الْمَوْتِ . «ٱهْتَزَّتْ» بِالنَّباتِ «وَرَبَتْ» /۳۹/ : ٱرْتَفَعَتْ .

وَقالَ غَيْرُهُ : «مِنْ أَكْمَامِهَا» /۴۷/ : حِينَ تَطْلُعُ . «لَيَقُولَنَّ هٰذَا لِي» /۵۰/ : أَيْ بِعَمَلِي أَنَا مَحْقُوقٌ بِهٰذَا . «سَوَاءً لِلسَّائِلِينَ» /۱۰/ : قَدَّرَهَا سَوَاءً . «فَهَدَيْنَاهُمْ» /۱۷/ : دَلَلْنَاهُمْ عَلَى

الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ، كَقَوْلِهِ : «وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ» /البلد: ١٠/ . وَكَقَوْلِهِ : «هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ» /الإنسان: ٣/ : وَالْهُدَى الَّذِي هُوَ الْإِرْشَادُ بِمَنْزِلَةِ أَصْعَدْنَاهُ ، مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهُ : «أُولٰئِكَ ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ ٱقْتَدِهْ» /الأنعام: ٩٠/ . «يُوزَعُونَ» /١٩/ : يُكَفُّونَ . «مِنْ أَكْمَامِهَا» /٤٧/ : قِشْرُ الْكُفُرَّى هِيَ الْكُمُّ . وقال غَيْرُهُ : ويقال للعنب إذا خرج أيضًا كافُورٌ وَكُفُرَّى . «وَلِيٌّ حَمِيمٌ» /٣٤/ : قَرِيب . «مِنْ مَحِيصٍ» /٤٨/ : حاصَ حادَ . «مِرْيَةٍ» /٥٤/ : وَمُرْيَةٌ وَاحِدٌ ، أَيِ ٱمْتِرَاءٌ .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «ٱعْمَلُوا ما شِئْتُمْ» /٤٠/ : هِيَ وَعِيدٌ .

وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «ٱدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ» /٣٤/ : الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ ، فَإِذَا فَعَلُوهُ عَصَمَهُمُ ٱللّٰهُ ، وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ : «كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ» .

وقال طاؤس عن ابن عباس إلخ

طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ "اِئتیا" کے معنی ہیں: "أعطيا" بکسر الطاء، از "إعطاء"، یعنی تم دونوں مطیع ہوجاؤ، بخوشی اطاعت قبول کرو۔ "قالتا أتينا طائعين" کے معنی ہیں: ہم مطیع ہوئے، ہم نے بخوشی اطاعت قبول کی۔

تشریح

اشکال یہ ہے کہ "أتىٰ يأتي" کے معنی "آنے" کے ہیں، اعطاء کے معنی نہیں ہیں، پھر حضرت ابن عباسؓ نے "ائتیا" کی تفسیر "أعطينا" کے ساتھ کیوں کی؟ جواب یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کی قرأت میں "ایتیا" اور "آتینا" مد کے ساتھ ہیں اور یہ صیغے "مواتاۃ" باب مفاعلہ کے ہیں اور "مواتاۃ" کے معنی موافقت کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آسمان وزمین کو حکم دیا جارہا ہے کہ تم دونوں سے جو مقاصد مطلوب ہیں ان کو ادا کرنے میں ایک دوسرے کی موافقت کرو، آسمان سے سورج اور چاند کی روشنی آئے گی، بارش برسے گی، زمین غلہ اگائے گی، یہ نظام دونوں کے اتفاق سے چلے گا۔

وقال المنهال إلخ

منہال نے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگا کہ میں قرآن میں بہت سی آیتیں ایک دوسرے کے خلاف پاتا ہوں، (مطلب یہ ہے کہ بظاہر تعارض اور تناقض معلوم ہوتا ہے)، مثلاً: ﴿فلا أنساب بينهم يومئذ ولا يتسائلون﴾ کہ اس دن (قیامت کے دن) ان کے درمیان کوئی

رشتہ باقی نہیں رہے گا اور نہ ہی باہم ایک دوسرے سے کچھ پوچھیں گے، دوسری آیت میں ﴿وأقبل بعضهم علىٰ بعض يتسائلون﴾ کہ ان میں بعض بعض کی طرف متوجہ ہوکر ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔ بظاہر دونوں آیتوں کے بیان مختلف ہیں۔

۲۔ایک آیت میں ہے: ﴿ولا يكتمون الله حديثا﴾ کہ اور وہ لوگ اللہ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے، دوسری آیت میں ہے: ﴿والله ربنا ما كنا مشركين﴾ قسم ہے اللہ کی جو ہمارا رب ہے، ہم مشرکین میں نہیں تھے، جس سے معلوم ہوا کہ وہ اپنا مشرک ہونا چھپائیں گے، (بظاہر دونوں آیتوں میں تعارض ہے)۔

۳۔اس طرح ایک جگہ ہے: ﴿أأنتم أشد خلقا أم السماء بناها رفع سمكها﴾ الآية کہ تمہارا دوبارہ پیدا کرنا زیادہ سخت ہے یا آسمان کا، اللہ نے اس کو بنایا، اس کی چھت کو بلند کیا اور اس کو درست بنایا اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کے دن کو ظاہر کیا اور اس کے بعد زمین کو بچھایا۔اس آیت میں آسمان کا پیدا کرنا زمین کے پیدا کرنے سے پہلے ذکر کیا، پھر فرمایا: ﴿أنتم لتكفرون بالذي خلق الأرض في يومين﴾ إلىٰ قوله ﴿طائفين﴾ کیا تم لوگ اس خدا کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کر دیا تو اس آیت میں زمین کا پیدا کرنا آسمان کے پیدا کرنے سے پہلے ذکر کیا، (اس طرح بظاہر دونوں میں اختلاف ہے)۔

۴۔اور فرمایا: "كان الله غفورا رحيما، عزيزا حكيما، سميعا بصيرا"، اس کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان صفات سے زمانۂ ماضی میں موصوف تھا، اب نہیں۔

فقال فلا أنساب بينهم في النفخة الأولىٰ إلخ

حضرت ابن عباسؓ نے اس شخص کے جواب میں کہا کہ یہ جو فرمایا: "فلا أنساب بينهم" کہ اس وقت رشتہ ناطے باقی نہیں رہیں گے، یہ اس وقت کا ذکر ہے جب پہلا صور پھونکا جائے گا، آسمان اور زمین والے سب بے ہوش جائیں گے، اس وقت رشتہ ناطہ نہ رہے گا، نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے، دہشت کے مارے نفسی نفسی ہوگی، اور دوسری آیت "وأقبل بعضهم ......" کہ ان میں سے بعض بعض کی طرف متوجہ ہوکر ایک دوسرے سے پوچھیں گے، یہ دوسری مرتبہ صور پھونکے جانے کا حال ہے، تو ان دونوں میں کوئی تعارض وتناقص نہیں۔

دوسرے اشکال کا جواب یہ ہے کہ "ما كنا مشركين" یعنی: مشرکین کا یہ کہنا کہ ہم مشرکین میں سے نہیں تھے اور دوسری آیت میں ہے: "ولا يكتمون ......" کہ وہ لوگ اللہ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے، حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن خالص توحید والوں کے گناہ معاف کر دے گا، تو مشرکین

آپس میں کہیں گے کہ آؤ ہم بھی دربار الٰہی میں یہ کہیں کہ ہم مشرک نہیں تھے، تاکہ ہمارے گناہ بھی معاف ہوجائیں، پھر اللہ تعالیٰ اس وقت ان کے منہ پر مہر لگادے گا اور ان کے ہاتھ پاؤں بولنا شروع کردیں گے، اس وقت ان کو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپائی جاسکتی اور اس وقت کافر یہ تمنا کریں گے کہ کاش وہ دنیا میں مسلمان ہوتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس ظاہری اختلاف کو دفع فرمایا کہ منہ پر مہر لگنے اور ہاتھ پاؤں کی گوہائی سے پہلے کتمان ہے اور ہاتھ پاؤں کی گویائی کے بعد کتمان نہیں۔

تیسرے اشکال کا جواب یہ کہ نفس زمین کی خلقت آسمان کی تخلیق سے پہلے ہے اور زمین کو پھیلانے کا عمل خلق آسمان کے بعد ہے، اس لئے تعارض نہیں۔

چوتھے سوال کا جواب یہ ہے کہ "وكان الله غفورا رحيما"، اس میں "كان" زمانۂ ماضی کے لئے آتا ہے، جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان صفات سے زمانہ ماضی میں موصوف تھا، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کا تسمیہ "غفور رحیم" کے ساتھ فرمایا تو یہ نام رکھنا ظاہر ہے کہ گزر گیا، تاہم وہ صفات اور ان کے ساتھ ذات باری تعالیٰ کا اتصاف باقی ہے، جس صفت کا کسی سے تعلق ہوتا ہے اس کے اوپر اسی کا اثر مرتب ہوتا ہے، اللہ کی صفتِ رحمت کسی سے متعلق ہوگی تو اس پر رحمت کا اثر بھی مرتب ہوگا۔

ولا يختلف عليك القرآن: آخر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سائل کو خطاب کرکے فرماتے ہیں کہ اب تم پر قرآن کریم مختلف نہیں ہوگا اور کوئی اختلاف نظر نہیں آئے گا۔

قال أبو عبدالله، حدثنيه يوسف بن عدي .... عن المنهال بهذا

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے یوسف بن عدی نے بیان کیا، انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے، انہوں نے زید بن ابی انیسہ سے، انہوں نے منہال سے یہی نقل کیا۔

وقال مجاهد: لهم أجر غير ممنون ...... إلخ

امام مجاہدؒ نے کہا کہ "ممنون"، بمعنی "محبوب" ہے، تو "غير ممنون" کے معنی ہوں گے: بے حساب اجر۔

أقواتها: "أقوات"، بمعنی ارزاق ہے۔ "قوت" کی جمع ہے، جیسے "أرزاق"، "رزق" کی جمع ہے۔

في كل سماء أمرها: امر کی تفسیر "مما أمر به" سے کی، بمعنی جس چیز کا بھی اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا۔

نَحِسَات: منحوس و نامبارک ہونا۔ "نحسات"، جمع مؤنث، اس کا واحد "نحسة" اور اس کا مذکر "نحس" بمعنی "منحوس" ہے۔ "وقيّضنَا لهم قرناء: قَرَنَّاهُمْ بهم": ہم نے باندھ دیا ان ساتھیوں کو ان کافروں کے ساتھ۔

”تتنزل عليهم الملائكة عند الموت“: فرشتوں کا نزول موت کے وقت ہوتا ہے، یہی ابن عباس سے منقول ہے۔ ”اهتزَّت بالنبات، وربَّت ارتفعت“: وہ سبزوں سے جھومنے لگی، لہلہانے لگی اور ”ربَّت“ کے معنی ہے: پھول جاتی ہے، ابھر آتی ہے، بلند ہو جاتی ہے۔ ”وقال غيره: من أكمامها“: امام مجاہدؒ کے علاوہ کہتے ہیں کہ ”ربت“ کے معنی ہیں: جب پھل اپنے قالب سے نکلتے ہیں۔ ”ليقولَنَّ: هذا لي“ کا مطلب یہ ہے کہ یہ میرا حق ہے، میرے نیک اعمال کا بدلہ ہے۔ ”سواء للسائلين“: اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو مقدر کیا ہے یکساں برابر کر کے، یعنی: سب اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، یا سب اس سے عبرت حاصل کر سکتے ہیں۔ ”فهديناهم“ کہ ہم نے ان کو اچھا برا دکھا دیا، بتا دیا، جیسے دوسری جگہ فرمایا: ”وهديناه النجدين“ اور ”هديناه السبيل“ کہ اس کو دونوں راستے خیر و شر کے بتا دیئے اور ہم نے اس کو راستہ بتا دیا، یا تو شکر گزار رہوا، یا ناشکرا۔

”والهدىٰ الذي هو الإرشاد“: ان تینوں آیتوں میں ہدایت سے مراد ”اراءۃ الطریق“ ہے اور وہ ہدایت جو ”ایصال الی المطلوب“ کے حکم میں ہوتی ہے وہ ”إصعاد“ کے مفہوم میں آتی ہے۔ ”إصعاد“ اور ”إسعاد“ سین اور صاد دونوں کے ساتھ درست ہے، پہلی صورت میں معنی ہوں گے: ہم نے اس کو چڑھا دیا، پہنچا دیا، اور ”أسعدنا“ کے معنی ہوں گے: ہم نے اسے نیک بخت بنا دیا اور ”ایصال اِلیٰ المطلوب“ کی صورت میں ہی انسان مکمل نیک بخت اور سعادت مند ہو سکتا ہے، یہ معنی چوتھی آیت ”أولئك الذين هداهم الله فبهداهم اقتده“ میں مراد ہے۔

”یوزعون“ یعنی: روکے جائیں گے۔ ”من أكمامها“: ”أكمام“ بمعنی خوشہ۔ ”كُمٌّ“ بضم الكاف کا اطلاق آستین اور شگوفہ غلاف دونوں پر ہوتا ہے، البتہ بکسرا لکاف صرف شگوفہ اور غلاف کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

”وقال غيره: ويقال للعنب إذا خرج أيضا كافورٌ وكُفُرَّى“: حضرت ابن عباسؓ کے علاوہ دیگر مفسرین کہتے ہیں کہ انگور جب نکلے تو اسے بھی کافور اور کفریٰ کہتے ہیں۔ ”الحميم“ بمعنی نزدیک رہنے والا دوست۔ اصل میں ”حمیم“ گرم پانی کو کہتے ہیں اور اسی اعتبار سے اس قریبی دوست کو بھی ”حمیم“ کہا جاتا ہے جو اپنے دوست کی حمایت میں سرگرم ہو جائے۔ ”من محيص“: ”حاص عنه“ سے مشتق ہے، بمعنی ”حاد“، یعنی: مٹ جانا، الگ ہونا۔ ”مِرية“ ”مُرية“ واحد، أي: امتراء“: یعنی ”مُرية“ میم کے کسرہ اور ضمہ کے ساتھ، دونوں کا ایک ہی معنی ہے، یعنی مشک۔ جمہور کی قراءت میم کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

”وقال مجاهد: اعملوا ما شئتم“: ”جو جی چاہے کرلو“۔ یہ وعید ہے، یعنی ”اعملوا“ اپنے حقیقی معنی میں نہیں ہے، بلکہ امر توبیخ و تہدید ہے۔ ”وقال ابن عباس: التي هي أحسن“: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ "التي هي أحسن"، کا مطلب یہ ہے کہ غصہ کے وقت صبر اور ناگواری کے وقت عفو ودرگزر اختیار کیا جائے، تو اللہ تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے گا اور ان کے دشمن بھی ان کے سامنے عاجزی کریں گے، گویا کہ وہ دلی دوست ہے۔

۳۰۲ – باب : قَوْلُهُ : «وَما كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ» /۲۲/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''اور تم دنیا میں اس بات سے تو اپنے کو چھپا نہ سکتے تھے کہ تمہارے کان اور آنکھیں اور کھالیں تمہارے خلاف میں گواہی دیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت مطلقہ اور علم محیط واقع میں ثابت ہے، جس کا مقتضی یہ تھا کہ تم برے اعمال سے بچتے، لیکن تم اس گمان میں رہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے بہت سے اعمال کی خبر بھی نہیں''۔

٤٥٣٨ : حدّثنا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنِ ٱبْنِ مَسْعُودٍ : «وَما كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ» . الآيَةَ : كانَ رَجُلَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ ثَقِيفَ ، أَوْ رَجُلَانِ مِنْ ثَقِيفَ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ قُرَيْشٍ ، فِي بَيْتٍ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : أَتُرَوْنَ أَنَّ اللهَ يَسْمَعُ حَدِيثَنَا ؟ قالَ بَعْضُهُمْ : يَسْمَعُ بَعْضَهُ ، وَقالَ بَعْضُهُمْ : لَئِنْ كانَ يَسْمَعُ بَعْضَهُ لَقَدْ يَسْمَعُ كُلَّهُ ، فَأُنْزِلَتْ : «وَما كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ» . الآيَةَ . [٤٥٣٩ ، ٤٥٤٠ ، ٧٠٨٣]

ترجمہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیت کریمہ "وما كنتم تستترون" الآية کی تفسیر میں مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قریش کے دو آدمی اور بیوی کی طرف سے ان دونوں کا رشتہ دار جو قبیلہ ثقیف کا تھا، یا دو آدمی قبیلہ ثقیف کے تھے اور ان کی بیوی کا رشتہ دار جو قریش سے تھا، یہ تینوں ایک گھر میں تھے، ان میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: بعض باتیں سنتا ہے (جو ہم بلند آواز سے بولتے ہیں)، اور دوسرے نے کہا کہ اگر بعض سنتا ہے تو پھر سب سنتا ہے۔ اس پر آیت نازل ہوئی: ﴿وما كنتم تستترون أن يشهد عليكم﴾ الآية ''اور تم دنیا میں اس بات سے تو اپنے کو چھپا ہی نہ سکتے تھے کہ تمہارے کان اور آنکھیں اور کھالیں تمہارے خلاف میں گواہی دیں''۔

٣٠٣ - باب : قَوْلُهُ :
«وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الخَاسِرِينَ» /٢٣/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور تمہارے اس گمان نے جو تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا تھا تم کو برباد کیا، پھر تم ابدی خسارہ میں پڑ گئے''۔

٤٥٣٩/٤٥٤٠ : حدّثنا الحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ : اجْتَمعَ عِنْدَ الْبَيْتِ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ ، أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ ، كَثِيرَةٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ قَلِيلَةٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ : أَتُرَوْنَ أَنَّ اللهَ يَسْمَعُ ما نَقُولُ ؟ قالَ الآخَرُ : يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا ، وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا . وَقالَ الآخَرُ : إِنْ كانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وما كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ» . الآيَةَ .

وَكانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُنَا بِهٰذَا فَيَقُولُ : حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ ، أَوِ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، أَوْ حُمَيْدٌ ، أَحَدُهُمْ أَوِ اثْنَانِ مِنْهُمْ ، ثُمَّ ثَبَتَ عَلَى مَنْصُورٍ ، وَتَرَكَ ذٰلِكَ مِرَارًا غَيْرَ وَاحِدَةٍ .

قَوْلُهُ : «فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ» . الآيَةَ .

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان فرمایا کہ بیت اللہ کے پاس دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی اکھٹے ہوئے، ان کے پیٹ بہت بڑے بڑے تھے، مگر عقل کے کم تھے، ان میں سے ایک کہنے لگا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتوں کو سنتا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ اگر زور سے بولو گے تو سن لے گا اور آہستہ بولنے سے نہ سن سکے گا۔ تیسرا کہنے لگا: اگر بلند آواز والی بات سن سکتا ہے تو آہستہ والی بات بھی سن لے گا، تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿وما كنتم تستترون﴾ الآية.

حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ ہم سے یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے، وہ یوں کہتے تھے: ہم سے منصور بن معتمر یا عبداللہ بن ابی نجیح یا حمید بن قیس نے بیان کیا، پھر صرف منصور کا نام لینے لگے، باقی دونوں کا نام چھوڑ دیا، کئی بار اس طرح انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

قوله: فان یصبروا فالنار مثوی لهم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”سو اگر یہ لوگ صبر کریں تب دوزخ ہی ان کا ٹھکانہ ہے اور اگر وہ عذر کرنا چاہیں گے تو بھی مقبول نہ ہوگا“۔

(٤٥٤٠) : حدّثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ : حَدَّثَنَا يَحْيىٰ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قالَ : حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بِنَحْوِهِ . [ر : ٤٥٣٨]

ترجمہ

یہ حدیث بھی عبداللہ بن مسعود کی حدیثِ سابق کی طرح ہے۔

٣٠٤ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ حٰمٓ عٓسٓقٓ (الشُّورَى) .

وَيُذْكَرُ عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : «عَقِيمًا» /٥٠/ : لَا تَلِدُ . «رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا» /٥٢/ : الْقُرْآنُ .
وَقالَ مُجَاهِدٌ : «يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ» /١١/ : نَسْلٌ بَعْدَ نَسْلٍ . «لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ» /١٥/ : لَا خُصُومَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ . «مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ» /٤٥/ : ذَلِيلٍ .
وَقالَ غَيْرُهُ : «فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَى ظَهْرِهِ» /٣٣/ : يَتَحَرَّكْنَ وَلَا يَجْرِينَ فِي الْبَحْرِ . «شَرَعُوا» /٢١/ : ٱبْتَدَعُوا .

ترجمہ

”ویذکر عن ابن عباس: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ”عقیماً“ کے معنی ہیں: وہ عورت جو نہ جنے، یعنی بانجھ جس کی اولاد نہ ہو۔ ”روحا من أمرنا“: آیت میں روح سے مراد ”قرآن“ ہے۔ ”وقال مجاهد: امام مجاہد رحمہ اللہ نے کہا کہ ”یذرؤکم فیه“ کا مطلب یہ ہے کہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل پھیلاتا رہے گا۔ ”لا حجة بیننا وبینکم“: مطلب یہ ہے کہ اب ہم میں اور تم میں کوئی جھگڑا نہیں رہا۔ ”من طرف خفي“ کا معنی ذلیل اور کمزور نگاہ۔ ”وقال غیره: فیظللن رواکد علیٰ ظهره“: امام مجاہد کے علاوہ نے کہا کہ ”فیظللن رواکد علیٰ ظهره“ کا مطلب یہ ہے کہ اپنے مقام پر ہلتی رہیں اور سمندر میں چل نہ سکیں۔ ”شرعوا“ ابتدعوا: یعنی نیا دین نکالا۔

٣٠٥ – باب : قَوْلِهِ : «إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى» /٢٣/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قل لا أسئلكم عليه أجرا إلا المودة في القربى﴾.

''آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی معاوضہ نہیں چاہتا، بجز رشتے داری کی محبت کے''، یعنی: میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ رشتہ داروں کے حقوق کا خیال رکھو، بات ماننا یا نہ ماننا تمہارے اختیار میں ہے، مگر عداوت اور دشمنی سے تو کم از کم یہ خاندانی تعلق مانع ہونا چاہیے۔

٤٥٤١ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ٱبْنِ مَيْسَرَةَ قالَ : سَمِعْتُ طَاوُسًا ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمَا : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ : «إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى» . فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ : قُرْبٰى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ ، فَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : عَجِلْتَ ، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ ، فَقَالَ : (إِلَّا أَنْ تَصِلُوا ما بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ) . [ر : ٣٣٠٦]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ سے ارشاد خداوندی: "إلا المودة في القربى" کا مطلب دریافت کیا گیا۔ سعید بن جبیر نے فورا کہہ دیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ''آل'' مراد ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم جلد بازی کرتے ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ قریش کا کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرابت نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آپ کہہ دیجئے کہ اگر اور کچھ نہیں کرتے (مسلمان نہیں ہوتے) تو اتنا کرو کہ میری اپنی قرابت ہی کا لحاظ رکھو''۔

٣٠٦ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ حٰمٓ الزُّخْرُفِ .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «عَلَى أُمَّةٍ» /٢٢ ، ٢٣/ : عَلَى إِمَامٍ . «وَقِيلِهِ يَا رَبِّ» /٨٨/ : تَفْسِيرُهُ : أَيَحْسِبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ، وَلَا نَسْمَعُ قِيلَهُمْ .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً» /٣٣/ : لَوْلَا أَنْ يَجْعَلَ النَّاسَ كُلَّهُمْ كُفَّارًا ، لَجَعَلْتُ لِبُيُوتِ الْكُفَّارِ «سُقُفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ» مِنْ فِضَّةٍ ، وَهِيَ دَرَجٌ ، وَسُرُرَ

فِضَّةٍ . «مُقْرِنِينَ» /۱۳/ : مُطِيقِينَ . «آسَفُونَا» /۵۵/ : أَسْخَطُونَا . «يَعْشُ» /۳۶/ : يَعْمى .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ ٱلذِّكْرَ» /۵/ : أَيْ تُكَذِّبُونَ بِالْقُرْآنِ ، ثُمَّ لَا تُعَاقَبُونَ عَلَيْهِ ؟ «وَمَضَى مَثَلُ الْأَوَّلِينَ» /۸/ : سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ . «وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ» يَعْنِي الْإِبِلَ وَالخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالحَمِيرَ . «يُنَشَّأُ فِي ٱلْحِلْيَةِ» /۱۸/ : الجَوَارِي ، يَقُولُ : جَعَلْتُمُوهُنَّ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ، فَكَيْفَ تَحْكُمُونَ ؟ «لَوْ شَاءَ ٱلرَّحْمٰنُ ما عَبَدْنَاهُمْ» /۲۰/ : يَعْنُونَ الْأَوْثَانَ ، يَقُولُ ٱللَّهُ تَعَالَى : «مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ» أَيِ الْأَوْثَانُ ، إِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ . «فِي عَقِبِهِ» /۲۸/ : وَلَدِهِ . «مُقْتَرِنِينَ» /۵۳/ : يَمْشُونَ مَعًا . «سَلَفًا» /۵٦/ : قَوْمَ فِرْعَوْنَ سَلَفًا لِكُفَّارِ أُمَّةِ محَمَّدٍ ﷺ . «وَمَثَلًا» عِبْرَةً . «يَصِدُّونَ» /۵۷/ : يَضِجُّونَ . «مُبْرِمُونَ» /۷۹/ : مجْمِعُونَ . «أَوَّلُ الْعَابِدِينَ» /۸۱/ : أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ .

وَقَالَ غَيْرُهُ : «إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ» /۲٦/ : الْعَرَبُ تَقُولُ : نَحْنُ مِنْكَ الْبَرَاءُ وَالْخَلَاءُ ، وَالْوَاحِدُ وَالِاثْنَانِ وَالْجَمِيعُ ، مِنَ الْمُذَكَّرِ وَالْمُؤَنَّثِ ، يُقَالُ فِيهِ : بَرَاءٌ ، لِأَنَّهُ مَصْدَرٌ ، وَلَوْ قالَ : بَرِيءٌ ، لَقِيلَ فِي الِاثْنَيْنِ : بَرِيئَانِ ، وَفِي الْجَمِيعِ : بَرِيئُونَ ، وَقَرَأَ عَبْدُ ٱللَّهِ : «إِنَّنِي بَرِيءٌ» بِالْيَاءِ . وَالزُّخْرُفُ : ٱلذَّهَبُ . «مَلَائِكَةً . . . يَخْلُفُونَ» /٦۰/ : يَخْلُفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا .

وقال مجاهد: علىٰ أمة علىٰ أمام ...... إلخ

امام مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ "علیٰ أُمّةٍ" کے معنی ہیں: "علیٰ أمام"، یعنی: امت کی تفسیر دین وملت اور امام سے کی گئی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے "امام" کی تفسیر کو نقل کیا ہے۔

((وقيله يارب)): تفسيره: أ يحسبون ...... إلخ

آیت میں ﴿وقيله يارب إن هؤلاء قوم لا يؤمنون﴾ "کیا کفار یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کے رازوں اور ان کی سرگوشیوں کو نہیں سن رہے ہیں اور ہم ان کی گفتگو کو نہیں سنتے ہیں"، لیکن علامہ عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تفسیر تب صحیح ہوتی جب "قيلهم" ہوتا۔ جمع کی ضمیر مشرکین کی طرف راجع ہوتی، یہاں تو مفرد کی ضمیر ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹائی گی ہے۔

تشریح

جب یہ ضمیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹائی گئی ہو تو پھر اس کی مختلف تفسیریں ہیں:

۱۔"وقیلہٖ"میں واؤ قسمیہ ہے،"یا رب" "قیل"کا مقولہ ہے اور"إن هؤلاء"جواب قسم ہے۔ترجمہ ہوگا:قسم ہے رسول کے اس کہنے کی کہ اے رب! یہ لوگ یقین نہیں لاتے،یعنی نبی کا کہنا بھی اللہ کو معلوم ہے اور اس کی مخلصانہ التجاء اور درد بھری آواز کی اللہ قسم کھاتے ہیں کہ وہ ان کی ضرور مدد کریں گے اور اپنی رحمت سے اس کو غالب کریں گے۔

۲۔ایک تفسیر یہ کی گئی ہے کہ"وقیله" میں واؤ عاطفہ ہے اور اس کا عطف اس آیت سے دو آیت پہلے"وعنده علم الساعة" پر ہورہا ہے۔مطلب یہ ہے کہ اللہ کو قیامت کا علم بھی ہے اور رسول کے اس کہنے کا بھی علم ہے۔پہلی صورت میں واؤ قسمیہ ہے،اس لئے"قیلہٖ"مجرور ہے اور دوسری صورت میں"الساعة"مضاف الیہ پر عطف کی وجہ سے مجرور ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ"ولولا أن يكون الناس أمة واحدة"کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگوں کو کافر ہی بنا ڈالتا تو میں کافروں کے گھروں کی چھتیں چاندی کی کردیتا اور زینے بھی۔"معارج" کے معنی سیڑھیاں،تخت وغیرہ۔"مقرنین" زور والے،طاقتور،قابو میں لانے والا۔"آسَفُونا"یعنی ان لوگوں نے ہم کو غصہ دلایا،تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور ان سب کو غرق کردیا۔"یَعْشُ" بمعنی اندھا بن جائے۔"أفنضرب عنكم الذكر" کا مطلب یہ ہے کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم قرآن کو جھٹلاتے رہو گے اور ہم تم پر عذاب نازل نہیں کریں گے۔"ومضى مثل الأولين" کا معنی"سنة الأولين" ہے،یعنی اگلے لوگوں کا طریقہ گزر چکا ہے۔"وما كنا له مقرنين" کا معنی یہ ہے کہ ہم اس کو قابو میں لانے والے نہیں تھے،اس سے مراد اونٹ،گھوڑا،خچر،گدھے ہیں کہ ان کو اپنے قابو میں کرنے کی طاقت ہم میں نہ تھی۔"ينشأ في الحلية" سے بیٹیاں مراد ہیں،یعنی:تم نے بیٹی ذات کو اللہ تعالیٰ کی اولاد ٹھہرایا،افسوس تم فیصلہ کیا کررہے ہو؟!"لو شاء الرحمن ما عبدناهم: يعنون الأوثان، يقول الله تعالىٰ: ما لهم بذلك من علم": امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ"ما عبدناهم"میں"هم"ضمیر کا مرجع بت ہیں، کیونکہ آگے اللہ تعالیٰ نے"مالهم بذلك من علم" فرمایا ہے،یعنی مشرکین کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم ان بتوں کی عبادت نہ کرتے،جب کہ ان بتوں کو اس کا کچھ علم بھی نہیں۔بعضوں نے"ماعبدناهم"میں ضمیر ملائکہ کی طرف لوٹائی ہے اور مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم ان ملائکہ کی عبادت نہ کرتے۔آگے اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید کی ہے: "مالهم بذلك من علم"یعنی ان کو اس بات کا کچھ علم نہیں۔"في عقبهٖ ولده":ان کی اولاد میں۔"مقترنين، يمشون معا": ساتھ ساتھ چلتے ہوئے،جیسے امراء اور رؤساء کے ساتھ خدام ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔"سلفا قوم فرعون، سلفاً لكفّار أمة محمد صلى الله عليه وسلم":یعنی ہم نے ان کو آئندہ آنے والوں کے لیے پیشرو اور

نمونۂ عبرت بنادیا۔ "سلفا" سے قوم فرعون مراد ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے پیش رو اور نمونۂ عبرت ہے۔ "مثلاً" کے معنی ہیں: عبرت۔ "یصِدُّون، یضِحُّبون": چلانے لگے، شور کرنے لگے۔ "مُبرمون" کا معنی ہے: قرار دینے والے، اجماع کرنے والے۔ "أول العابدین": پہلے ایمان لانے والے۔ "وقال غیره: إنني براء مما تعبدون": حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ عرب کہتے ہیں: "نحن منك البَراء والخَلاء": ہم تم سے بیزار ہیں۔ مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر و مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے، کیونکہ یہ مصدر ہے اور اگر "بريءٌ" کہا جائے تو اس وقت تثنیہ کے لئے "بريئان" اور جمع کے لئے "بريئون" استعمال ہوتا ہے۔ "الزخرف، الذهب": بمعنی سونا۔ "ملائكة يخلفون يخلف بعضهم بعضا": یعنی فرشتے جو یکے بعد دیگرے آتے ہیں۔

٣٠٧ - باب : قَوْلُهُ : «وَنَادَوْا يَا مالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ ماكِثُونَ» /٧٧/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور دوزخی جب نجات سے مایوس ہو جائیں گے تو دوزخ کے داروغہ مالک نامی فرشتہ کو پکاریں گے کہ اے مالک! دعا کرو کہ تمہارا پروردگار ہم کو موت دے کر ہمارا کام ہی تمام کردے"۔

٤٥٤٢ : حدّثنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهالٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيهِ قالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ : «وَنَادَوْا يَا مالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ» . [ر : ٣٠٥٨]

وَقالَ قَتَادَةُ : «مَثَلاً لِلْآخِرِينَ» /٥٦/ : عِظَةً لِمَنْ بَعْدَهُمْ .

وَقالَ غَيْرُهُ : «مقْرِنِينَ» /١٣/ : ضَابِطِينَ ، يُقَالُ : فُلَانٌ مُقْرِنٌ لِفُلَانٍ ضَابِطٌ لَهُ . وَالْأَكْوَابُ : الْأَبَارِيقُ الَّتِي لَا خَرَاطِيمَ لَهَا .

«أَوَّلُ الْعَابِدِينَ» /٨١/ : أَيْ ما كانَ ، فَأَنَا أَوَّلُ الْآنِفِينَ ، وَهُما لُغَتَانِ : رَجُلٌ عابِدٌ وَعَبِدٌ .

وَقَرَأَ عَبْدُ ٱللهِ : وَقالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ .

وَيُقَالُ : «أَوَّلُ الْعَابِدِينَ» الجَاحِدِينَ ، مِنْ عَبِدَ يَعْبَدُ .

وَقالَ قَتَادَةُ : «فِي أُمِّ الْكِتَابِ» /٤/ : جُمْلَةِ الْكِتَابِ ، أَصْلِ الْكِتَابِ . «أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ ٱلذِّكْرَ صَفْحًا أَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِينَ» /٥/ : مُشْرِكِينَ ، وَٱللهِ لَوْ أَنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ رُفِعَ حَيْثُ

رَدَّهُ أَوَائِلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ لَهَلَكُوا . «فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَضٰى مَثَلُ الْأَوَّلِينَ» /٨/ : عُقُوبَةُ الْأَوَّلِينَ . «جُزْءًا» /١٥/ : عِدْلاً .

ترجمہ

حضرت یعلی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یوں پڑھتے ہوئے سنا: ﴿ونادوا یا مالك لیقض علینا ربك﴾. بعض حضرات نے بکسر الام "یا مالِ" پڑھا ہے۔ "وقال قتادة: مثلا للآخرین، عظة لمن بعدهم" امام قتادہ رحمہ اللہ نے کہا کہ "مثلاً للآخرین" کا مطلب یہ ہے کہ بعد والوں کے لئے نصیحت ہے۔

"وقال غیره: مقرِنین ضابطین، یقال: فلان مقرنٌ لفلان ضابط له": یعنی فلاں فلاں کو قابو میں لانے والا ہے۔ "والأکواب: الأباریق التي لا خراطیم لها": "الأکواب" سے وہ لوٹے مراد ہیں جن کی ٹونٹی نہ ہو۔ "خراطیم" "خرطوم" کی جمع ہے، بمعنی ٹونٹی۔ "أول العابدین: فأنا أول العابدین": میں فاء سببیہ ہے۔ "عابدین" "آنفین" کے معنی میں ہے، یعنی سب سے پہلے میں اس سے عار کرتا ہوں، اس کا انکار کرتا ہوں۔ اس میں دو لغت ہیں: "رجل عابد، رجل عَبِد" عار کرنے والا، انکار کرنے والے۔

"وقرأ عبد الله": حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے "وقیلهٖ یاربِّ" کا بدل یوں پڑھا ہے: "وقال الرسول یارب". بعض حضرات کہتے ہیں کہ "أول العابدین" کا معنی ہے: سب سے پہلے میں انکار کرنے والا ہوں۔ یہ "عبِد یعبَد" باب "سمع یسمع" سے نکلا ہے، یعنی "عبِد" کے معنی عبادت کے بھی آتے ہیں اور انکار کرنے کے بھی آتے ہیں۔ "وقال قتادة": امام قتادہؒ نے کہا: "في أم الکتاب" یعنی مجموعی کتاب اور اصل کتاب میں۔ (یعنی لوح محفوظ میں)۔ "أفنضرب عنکم الذکر صفحا أن کنتم قوما مسرفین": "مسرفین" سے مراد مشرکین ہیں۔ قتادہؒ کہتے ہیں کہ واللہ! اگر قرآن کے آغاز نزول میں جب مشرکین وکفار نے تکذیبِ قرآن کی تھی، قرآن کو اٹھا لیا جاتا تو سب کے سب ہلاک ہوجاتے۔ "ومضی مثل الأولین": یعنی اگلے لوگوں پر عذاب نازل ہو چکا ہے۔ "من عباده جزءا"، یعنی بعض بندوں کو انہوں نے اللہ کے برابر کر دیا۔

٣٠٨ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ حٰمٓ (اَلدُّخَانِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «رَهْوًا» /٢٤/ : طَرِيقًا يَابِسًا ، وَيُقَالُ : «رَهْوًا» سَاكِنًا . «عَلَى عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ» /٣٢/ : عَلَى مَنْ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ . «فَاعْتِلُوهُ» /٤٧/ : ادْفَعُوهُ . «وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ» /٥٤/ : أَنْكَحْنَاهُمْ حُورًا عِينًا يَحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ . «تَرْجُمُونِ» /٢٠/ : الْقَتْلُ .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «كالمُهْلِ» /٤٥/ : أَسْوَدُ كَمُهْلِ الزَّيْتِ .
وَقالَ غَيْرُهُ : «تُبَّعٍ» /٣٧/ : مُلُوكُ الْيَمَنِ ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يُسَمَّى تُبَّعًا ، لِأَنَّهُ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ ، وَالظِّلُّ يُسَمَّى تُبَّعًا ، لِأَنَّهُ يَتْبَعُ الشَّمْسَ .

ترجمہ

"وقال مجاهد: رهوا: طريقا يابسئا": امام مجاہدؒ کہتے ہیں کہ "رھوا" کا معنی ہے: خشکی کا راستہ۔"علیٰ العالمين" سے مراد یہ ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو اپنے علم کی رو سے (بعض امور میں تمام) جہاں والوں پر فوقیت دی۔ "فاعتِلوه: ادفعوه"، یعنی فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس کو پکڑو، پھر گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ لے جاؤ، یعنی دھکیل دو۔ "وزوجناهم بحور عين: أنكحناهم حورا عينا يَحارُ فيه الطرفُ: یعنی ہم ان کا نکاح بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے کریں گے جنہیں دیکھ کر آنکھیں حیرت زدہ رہ جائیں گی۔

"ترجمون: القتل": مجھ کو قتل کرو۔"رھوا" کا معنی ہے: تھما ہوا۔"وقال ابن عباس: كالمُهل: أسود كمُهل الزيت": ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اتنا سیاہ جیسے تیل کی تلچھٹ کالی ہوتی ہے۔"وقال غيره: تبع: ملوك اليمن". ابن عباسؓ نے علاوہ نے کہا کہ "تُبَّع" سے یمن کے بادشاہ مراد ہیں، ان میں سے ہر ایک کو "تبع" کہا جاتا ہے، کیونکہ وہ اپنے جانے والے صاحب کے بعد آتا ہے اور سایہ کو بھی "تُبَّع" کہتے ہیں، کیونکہ وہ سورج کے تابع ہوتا ہے۔

٣٠٩ - باب : «فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخانٍ مُبِينٍ» /١٠/ .

ترجمہ

"آپ اس روز کا انتظار کریں کہ آسمان کی طرف الگ نظر آنے والا دھواں پیدا ہو"۔

قالَ قَتَادَةُ : فَٱرْتَقِبْ : فَٱنْتَظِرْ .

امام قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: "فارتقب: فانتظر"، یعنی انتظار کر اس کا معنی ہے۔

٤٥٤٣ : حدّثنا عَبْدَانُ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ قالَ : مَضٰى خَمْسٌ : ٱلدُّخانُ ، وَالرُّومُ ، وَالْقَمَرُ ، وَالْبَطْشَةُ ، وَاللِّزَامُ . [ر : ٩٦٢]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پانچ نشانیاں گزر چکیں۔"الدخان" دھواں، "الروم" یعنی

غلبۂ روم۔ ''القمر'' چاند کے ٹکڑے ہونا۔ ''البطشة'' پکڑ۔ ''اللزام'' یعنی ہلاکت اور قید۔

۳۱۰ - باب : «يغشى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ» /١١/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''جو سب لوگوں پر چھا جائے، یہ ایک دردناک عذاب ہوگا''۔

٤٥٤٤ : حدّثنا يَحْيٰى : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قالَ : قالَ عَبْدُ ٱللهِ : إِنَّمَا كانَ هٰذَا ، لِأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا ٱسْتَعْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ ، فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّماءِ فَيَرَى ما بَيْنَهُ وَبَيْنَها كَهَيْئَةِ ٱلدُّخانِ مِنَ الجَهْدِ ، فَأَنْزَلَ ٱللهُ تَعَالَى : «فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّماءُ بِدُخانٍ مُبِينٍ . يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ» . قالَ : فَأُتِيَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ فَقِيلَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، ٱسْتَسْقِ ٱللهَ لِمُضَرَ ، فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ . قالَ : (لِمُضَرَ؟ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ) . فَٱسْتَسْقَى فَسُقُوا . فَنَزَلَتْ : «إِنَّكُمْ عائِدُونَ» . فَلَمَّا أَصابَتْهُمُ الرَّفاهِيَةُ عادُوا إِلَى حالِهِمْ حِينَ أَصابَتْهُمُ الرَّفاهِيَةُ ، فَأَنْزَلَ ٱللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ» . قالَ : يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ . [ر : ٩٦٢]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب قریش نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانیاں کیں اور آپ نے بارگاہ ایزدی میں بددعا کی کہ ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح قحط ڈال دے، تو وہ لوگ قحط سالی میں مبتلا ہوگئے اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ ہڈیاں تک کھانے لگ گئے اور جب آسمان کی طرف نظر اٹھاتے تو دھواں دھواں نظر آتا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فارتقب يوم تأتي السماء بدخان مبين يغشى الناس هذا عذاب إليم﴾ کہ ''آپ انتظار کیجئے اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہوگا، جو لوگوں پر چھا جائے گا اور یہ ایک دردناک عذاب ہوگا''۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ایک شخص، یعنی ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! قبیلہ مضر کے لئے بارش کی دعا کیجئے، بلاشبہ وہ تباہ ہوگئے، آپ نے فرمایا کہ مضر کے لئے دعا کا کہتے ہو، حالانکہ وہ مضر سخت نافرمان مشرک ہیں، تم بڑے جری ہو، آخر رسول اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی اور بارش ہوئی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿إنكم عائدون﴾ یعنی اگرچہ تم نے ایمان کا وعدہ کیا ہے، لیکن تم کفر کی طرف پھر لوٹ جاؤ گے، چنانچہ جب پھر ان میں خوشحالی ہوئی تو اپنے حال پر لوٹ گئے، (یعنی مشرک بنے اور اپنے وعدے کو بھول گئے)۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يوم نبطش البطشة الكبرىٰ إنا منتقمون﴾ "بطشة" سے بدر کی سزا مراد ہے۔

٣١١ - باب : «رَبَّنَا ٱكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ» /١٢/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے اللہ! ہم سے اس عذاب کو دور کر دے، ہم ضرور ایمان لائیں گے''۔

٤٥٤٥ : حدّثنا يَحْيىٰ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى ، عَنْ مَسْرُوقٍ قالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ ٱللهِ فَقَالَ : إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ ٱللهُ أَعْلَمُ ، إِنَّ ٱللهَ قالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ : «قُلْ ما أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَما أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ» . إِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا غَلَبُوا النَّبِيَّ ﷺ وَٱسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ ، قالَ : (اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ) . فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ أَكَلُوا فِيهَا الْعِظَامَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الجَهْدِ ، حَتَّى جَعَلَ أَحَدُهُمْ يَرَى ما بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ كَهَيْئَةِ ٱلدُّخانِ مِنَ الجُوعِ قالُوا : «رَبَّنَا ٱكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ» . فَقِيلَ لَهُ : إِنْ كَشَفْنَا عَنْهُمْ عادُوا ، فَدَعا رَبَّهُ فَكَشَفَ عَنْهُمْ فَعَادُوا ، فَٱنْتَقَمَ ٱللهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعالَى : «يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخانٍ مُبِينٍ - إِلَى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ - إِنَّا مُنْتَقِمُونَ» . [ر : ٩٦٢]

ترجمہ

حضرت مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، انہوں نے کہا: علم وفضل کی شان یہ ہے کہ جس چیز کو نہ جانتا ہو، صاف کہہ دے کہ اللہ جانتا ہے۔ اللہ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا: تو کہہ میں تم سے کچھ بدلہ نہیں مانگتا، نہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو اپنی طرف سے بناوٹ کرتے ہیں۔ واقعہ یہ ہوا کہ جب قریش نے آپ کا فرمان نہ سنا اور سرکشی پر آمادہ ہو گئے تو آپ نے بددعا کی: یا اللہ ان لوگوں پر عہد یوسف کی طرح سات سالہ قحط نازل فرمایا اور میری مدد فرما، تو وہ لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے اور مارے بھوک کے ہڈیاں اور مردار گوشت کھانے لگے اور نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ بھوک کی سختی کی وجہ سے آسمان پر دھواں نظر آنے لگا تو ان لوگوں نے دعا کی کہ یا اللہ! ہم ایمان والے ہو گئے ہیں، یہ ''عذاب الیم''، ہم پر سے اٹھا لے، تب آپ سے کہا گیا کہ اگر ہم نے عذاب اٹھا لیا تو یہ پھر کفر کی

طرف واپس ہوجائیں گے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو رحمت نازل ہوئی،مگر وہ لوگ پھر اپنی جگہ (کفر کی طرف) واپس ہوگئے اور ان سے اللہ نے جنگ بدر میں بدلہ لیا۔غرض اس آیت:﴿یوم تأتي السماء﴾ سے یہی واقعہ مراد لیا گیا ہے۔

٣١٢ - باب : «أَنَّى لَهُمُ ٱلذِّكْرَى وَقَدْ جاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ» /١٣/ .

ٱلذِّكْرُ وَٱلذِّكْرَى وَاحِدٌ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”ان کو اس سے کب نصیحت ہوتی ہے، حالانکہ ان کے پاس کھول کر سنانے والا رسول آچکا ہے“۔

٤٥٤٦ : حدّثنا سُلَيْمانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حازِمٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ قالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ ٱللهِ ، ثُمَّ قالَ : إِنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ لَمَّا دَعا قُرَيْشًا كَذَّبُوهُ وَٱسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ ، فَقَالَ : (اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ) . فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ - يَعْنِي - كُلَّ شَيْءٍ ، حَتَّى كانُوا يَأْكُلُونَ الْمَيْتَةَ ، فَكَانَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ ، فَكَانَ يَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ مِثْلَ ٱلدُّخانِ مِنَ الجَهْدِ وَالجُوعِ ، ثُمَّ قَرَأَ : «فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّماءُ بِدُخانٍ مُبِينٍ . يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ - حَتَّى بَلَغَ - إِنَّا كاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلاً إِنَّكُم عائِدُونَ» . قالَ عَبْدُ ٱللهِ : أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيامَةِ ؟ قالَ : وَالْبَطْشَةُ الْكُبْرَى يَوْمَ بَدْرٍ . [ر : ٩٦٢]

ترجمہ

حضرت مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قریش کو دعوت اسلام دی اور انہوں نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کا کہنا نہ مانا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بد دعا کی کہ یا اللہ! ان لوگوں پر عہد یوسفی کی طرح سات سالہ قحط نازل فرما اور میری مدد فرما، چنانچہ ان پر ایسا قحط آیا کہ ہر چیز تباہ ہوگئی، نوبت یہ پہنچی کہ مردار تک کھانے لگے، ان میں سے کوئی کھڑا ہوتا تو بھوک اور کمزوری کے مارے اپنے اور آسمان کے پاس ایک دھواں سا دیکھتا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت

فرمائی: ﴿فارتقب یوم تأتي السماء بدخان مبین﴾ "عائدون" تک۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بھلا کیا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عذاب قیامت ان سے ہٹالیا جائے، (دنیوی عذاب مراد ہے)، وہ فرماتے ہیں کہ "بطشہ کبریٰ" سے جنگ بدر مراد ہے۔

٣١٣ – باب : «ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ» /١٤/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "پھر بھی یہ لوگ اس سے سرتابی کرتے رہے اور یہی کہتے تھے کہ سکھایا ہوا ہے کسی دوسرے بشر کا اور دیوانہ ہے"۔

٤٥٤٧ : حدّثنا بِشْرُ بْنُ خالِدٍ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سُلَيْمانَ وَمَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى ، عَنْ مَسْرُوقٍ قالَ : قالَ عَبْدُ ٱللهِ : إِنَّ ٱللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ وَقالَ : «قُلْ ما أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَما أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ» . فَإِنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ لَمَّا رَأَى قُرَيْشًا ٱسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ : (اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ) . فَأَخَذَتْهُمُ السَّنَةُ حَتَّى حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ ، حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُودَ ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ : حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ ، وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ ٱلدُّخانِ ، فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ ، فَقَالَ : أَيْ مُحَمَّدُ ، إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا ، فَٱدْعُ ٱللهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُمْ ، فَدَعَا ، ثُمَّ قالَ : (تَعُودُونَ بَعْدَ هٰذَا) . في حَدِيثِ مَنْصُورٍ : ثُمَّ قَرَأَ : «فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّماءُ بِدُخانٍ مُبِينٍ – إِلَى – عَائِدُونَ» . أَيُكْشَفُ عَذابُ الآخِرَةِ ؟ فَقَدْ مَضٰى : ٱلدُّخانُ ، وَالْبَطْشَةُ ، وَاللِّزَامُ . وَقالَ أَحَدُهُمْ : الْقَمَرُ . وَقالَ الآخَرُ : الرُّومُ .

[ر : ٩٦٢]

ترجمہ

حضرت مسروق رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور آپ سے فرمایا کہ آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میں تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں اور نہ میں بناوٹی باتیں کرنے والوں میں سے ہوں، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ قریش نافرمان ہوگئے تو آپ نے ان کے لئے بددعا کی کہ اے اللہ! یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح سات سال کا قحط ان پر بھیج کر میری مدد فرما، چنانچہ ان کو ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز ختم کردی، یہاں تک کہ لوگ ہڈیاں اور چمڑے کھانے لگے۔ سلیمان اور منصور میں سے ایک نے بیان کیا

کہ لوگ چمڑے اور مردار کھانے لگے اور زمین سے دھواں سا نکلنے لگا۔ آخر ابوسفیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ اے محمد! آپ کی قوم ہلاک ہورہی ہے، آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ ان سے قحط کو دور کردے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور قحط ختم ہوا، پھر فرمایا: تم اس کے بعد پھر کفر کرو گے۔ منصور کی روایت میں ہے کہ پھر آپ نے تلاوت فرمائی: (﴿فارتقب يوم تأتي السماء بدخان مبين﴾ "عائدون" تک۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آخرت کا عذاب بھی ان سے دور ہوسکتا ہے، بات یہ ہے کہ دخان (دھواں) بطشہ (پکڑ) لزام یہ تینوں گزر گئے۔ بعض نے "قمر" اور بعض نے "غلبۂ روم" کا بھی ذکر کیا ہے۔

٣١٤ – باب : «يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ» /١٦/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "جس روز ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے اس روز ہم پورا بدلہ لے لیں گے"۔

٤٥٤٨ : حدّثنا يَحْيَىٰ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ قالَ : خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ : اللِّزَامُ ، وَالرُّومُ ، وَالْبَطْشَةُ ، وَالْقَمَرُ ، وَٱلدُّخانُ .
[ر : ٩٦٢]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانچ چیزیں گزر چکیں۔ "لزوم، روم، بطشۃ، قمر، دخان"۔

٣١٥ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ حٰمٓ (الجَاثِيَةُ) .

«جَاثِيَةً» /٢٨/ : مُسْتَوْفِزِينَ عَلَى الرُّكَبِ .
وَقالَ مُجَاهِدٌ : «نَسْتَنْسِخُ» /٢٩/ : نَكْتُبُ . «نَنْسَاكُمْ» /٣٤/ : نَتْرُكُكُمْ .

ترجمہ

"جاثية: مُستوفِزين علىٰ الرُّكَبِ: گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے (ڈر کے مارے)۔ مطلب یہ ہے کہ اس طرح بیٹھنا کہ زمین پر صرف گھٹنے اور پاؤں کے پنجے ٹک جائیں اور پنڈلی کھڑی رہے کہ بالکل جانے کے لئے تیار ہے، تو اس طرح بیٹھنا اس روز خوف کی وجہ سے ہوگا۔

"وقال مجاهد: نستنسخ : نكتب": یعنی ہم لکھ دیتے ہیں، فرشتوں کو لکھنے کا حکم دیتے ہیں۔

"ننسا کم: نتر ککم": ہم تم کو بھلا دیں گے، جس طرح تم نے اس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا ہے، یعنی تم کو عذاب میں چھوڑ دیں گے جس طرح تم نے ایمان اور عمل کو چھوڑ دیا تھا۔

٣١٦ – باب : «وَما يُهْلِكنَا إِلَّا ٱلدَّهْرُ» /٢٤/ . الآيَةَ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور ہم کو صرف زمانے کی گردش سے موت آجاتی ہے"۔

٤٥٤٩ : حدّثنا الحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ قالَ : قالَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ : (قالَ ٱللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : يُؤْذِينِي ٱبْنُ آدَمَ ، يَسُبُّ ٱلدَّهْرَ وَأَنَا ٱلدَّهْرُ ، بِيَدِي الْأَمْرُ ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهارَ) .
[٥٨٢٧ – ٥٨٢٩ ، ٧٠٥٣]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اللہ کا ارشاد ہے کہ آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے، وہ زمانہ کو گالی دیتا ہے، حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں، زمانے کا خالق و مالک ہوں، رات دن کو ادلتا بدلتا رہتا ہوں۔

تشریح

مطلب حدیث کا یہ ہے کہ انسان مجھ سے ایسا معاملہ کرتا ہے کہ اگر کسی انسان کے ساتھ کرے تو اس کو اذیت و تکلیف ملے، ورنہ اللہ تعالیٰ تو اس سے منزہ اور پاک ہے کہ کوئی اس کو تکلیف پہنچائے اور زمانہ خود مؤثر نہیں، زمانے میں تصرف کرنے والا میں ہوں۔ دہریہ کہتے ہیں کہ زمانہ خود بخود مؤثر ہے اور خالق دہر پر اعتقاد نہیں کرتے، حالانکہ اصل دہر نہیں، "خالق الدہر" ہے۔

۳۱۷ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ حٰمٓ (الْأَحْقَافِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «تُفِيضُونَ» /٨/ : تَقُولُونَ .

وَقَالَ بَعْضُهُمْ : أَثَرَةٍ وَأُثْرَةٍ وَ : «أَثَارَةٍ» /٤/ : بَقِيَّةٌ .

وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ» /٩/ : لَسْتُ بِأَوَّلِ الرُّسُلِ .

وَقَالَ غَيْرُهُ : «أَرَأَيْتُمْ» /٤/ : هٰذِهِ الْأَلِفُ إِنَّمَا هِيَ تَوَعُّدٌ ، إِنْ صَحَّ ما تَدَّعُونَ لَا يَسْتَحِقُّ أَنْ يُعْبَدَ ، وَلَيْسَ قَوْلُهُ : «أَرَأَيْتُمْ» بِرُؤْيَةِ الْعَيْنِ ، إِنَّمَا هُوَ : أَتَعْلَمُونَ ، أَبَلَغَكُمْ أَنَّ ما تَدْعُونَ مِنْ دُونِ ٱللّٰهِ خَلَقُوا شَيْئًا ؟

وقال مجاهد: تفيضون: تقولون ......إلخ

امام مجاہدؒ کہتے ہیں کہ ''تُفیضون'' ''تقولون'' کے معنی میں ہے یعنی: جو کچھ تم کہتے ہو۔ ''وقال بعضهم: أثرة وأُثْرةٍ وأثَارَةٍ'' کہ بقیہ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ ''أَثرة وُثرة وإثارة'' (تینوں قراءتیں ہیں) بمعنی ہر چیز کا باقی ماندہ حصہ۔

وقال ابن عباسؓ نے فرمایا: ''بدعاً من الرسل'' کا معنی ہے کہ میں کوئی پہلا رسول نہیں ہوں کہ تمہارے لئے باعث تعجب ہوں، مجھ سے پہلے بہت سے پیغمبر آ چکے جن کی خبر تم نے سنی ہے۔

وقال غيره: أَرَأيتُم ...... إلخ

ابن عباسؓ کے علاوہ نے فرمایا کہ ''أرأيتم'' میں ہمزہ ڈرانے اور تہدید کے لئے ہے، بمعنی اگر تمہارا دعویٰ صحیح ہو تو یہ چیزیں جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو پوجا کے لائق نہیں، کیونکہ یہ سب مخلوق ہیں اور عبادت کا مستحق تو خالق ہے، انہوں نے کچھ پیدا نہیں کیا۔ ''أرأيتم'' میں ''رؤیت'' سے آنکھ کا دیکھنا مراد نہیں، بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ کیا تم جانتے ہو؟ کیا تم کو خبر پہنچی ہے کہ جن چیزوں کی تم عبادت کرتے ہو انہوں نے کوئی چیز پیدا کی ہے۔

۳۱۸ – باب : «وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ ٱللّٰهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ ٱللّٰهِ حَقٌّ فَيَقُولُ ما هٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ» /١٧/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا: ''تف'' ہے تم پر، کیا تم مجھ کو یہ وعدہ دیتے ہو کہ

میں قیامت میں زندہ ہوکر قبر سے نکالا جاؤں گا، حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی امتیں گزر گئیں جن کو ان کے پیغمبر بتاتے رہے، لیکن آج تک کسی بات کا ظہور نہ ہوا اور وہ دونوں (ماں باپ) نہایت دردمندی سے اسے کہہ رہے ہیں کہ ایمان لا، اللہ کا وعدہ سچا ہے، تو یہ کہتا ہے یہ بے سند باتیں اگلوں سے منقول ہیں۔

٤٥٥٠ : حدّثنا مُوسٰى بْنُ إِسْماعِيلَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ ماهَكَ قالَ : كانَ مَرْوَانُ عَلَى ٱلْحِجَازِ ، ٱسْتَعْمَلَهُ مُعَاوِيَةُ ، فَخَطَبَ فَجَعَلَ يَذْكُرُ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ لِكَيْ يُبَايَعَ لَهُ بَعْدَ أَبِيهِ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا ، فَقَالَ : خُذُوهُ ، فَدَخَلَ بَيْتَ عائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا ، فَقَالَ مَرْوَانُ : إِنَّ هٰذَا الَّذِي أَنْزَلَ ٱللّٰهُ فِيهِ : «وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي» . فَقَالَتْ عائِشَةُ مِنْ وَرَاءِ ٱلْحِجَابِ : ما أَنْزَلَ ٱللّٰهُ فِينَا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ ، إِلَّا أَنَّ ٱللّٰهَ أَنْزَلَ عُذْرِي .

ترجمہ

یوسف بن ماہک نے بیان کیا کہ مروان بن حکم حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے حاکم حجاز تھے، وہ خطبہ میں یزید بن معاویہ کا ذکر کرتے ہوئے کہنے لگا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد اس کی بیعت کی جائے، اس وقت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی اعتراض کیا، مروان نے کہا: اسے گرفتار کرلو، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں پناہ لی اور یہ لوگ اسے گرفتار نہ کر سکے، آخر مجبور ہوکر مروان باہر کھڑا ہوا، کہنے لگا: اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ﴿والذي قال لوالديه أف لكما﴾، یعنی جس شخص نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ ''تف'' ہے تمہارے اوپر، کیا تم مجھے خبر دیتے ہو...... الخ۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہمارے (آل ابی بکر) کے بارے میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی، مگر اللہ نے تہمت سے میری برأت ضرور نازل کی تھی۔

٣١٩ – باب : قَوْلِهِ : «فَلَمَّا رَأَوْهُ عارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قالُوا هٰذَا عارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ ما ٱسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ» /٢٤/ .

قالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : عَارِضٌ : السَّحَابُ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''پھر جب انہوں نے بادلوں کو اپنی وادیوں کے بالمقابل آتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے: یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔ ارشاد ہوا: نہیں، بلکہ یہ تو وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے، یعنی ایک آندھی

ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آیت میں عارض، بمعنی بادل ہے۔

٤٥٥١ : حدّثنا أَحْمَدُ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنَا عَمْرٌو : أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ ، عَنْ سُلَيْمانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهَا ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قالَتْ : ما رَأَيْتُ رَسُولَ ٱللّٰهِ ﷺ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ ، إِنَّمَا كانَ يَتَبَسَّمُ . قالَتْ : وَكانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ ، قالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ ، إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْغَيْمَ فَرِحُوا ، رَجاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ المَطَرُ ، وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ ؟ فَقَالَ : (يَا عائِشَةُ ، ما يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ ؟ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ ، وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ ، فَقَالُوا : هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنا) . [ر: ٣٠٣٤]

ترجمہ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی اتنے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کا حلق مبارک نظر آنے لگے، بلکہ آپ کی ہنسنا مسکرانا ہی تھا اور آپ کا یہ حال تھا کہ جب ابر یا آندھی دیکھتے تو آپ کا چہرہ مبارک متفکر ہو جایا کرتا۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ تو جب ابر کو دیکھتے ہیں خوش ہوتے ہیں کہ اب بارش ہوگی، مگر آپ کے چہرے پر آثارِ فکر نمودار ہو جاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! مجھے یہ فکر ہوتی ہے کہ کہیں عذاب تو نہیں، ایک قوم پر آندھی کا عذاب آیا، انہوں نے عذاب کا ابر دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ ابر تو ہم پر برسنے والا ہے۔

٣٢٠ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ مُحمَّدٍ ﷺ .

«أَوْزَارَهَا» /٤/ : آثَامَهَا ، حَتَّى لَا يَبْقَى مُسْلِمٌ . «عَرَّفَهَا» /٦/ : بَيَّنَهَا .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا» /١١/ : وَلِيُّهُمْ . «عَزَمَ الْأَمْرُ» /٢١/ : جَدَّ الْأَمْرُ . «فَلَا تَهِنُوا» /٣٥/ : لَا تَضْعُفُوا .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «أَضْغَانَهُمْ» /٢٩/ : حَسَدَهُمْ . «آسِنٍ» /١٥/ : مُتَغَيِّرٍ .

ترجمہ

"أوزارها: آثامها......" یعنی ان کے گناہ، مطلب یہ ہے کہ یہاں تک کہ شرک اور کفر سے باز نہ آ جائیں، توبہ نہ کرلیں، یہاں تک کہ مسلمانوں کے سوا کوئی باقی نہ رہے۔

تشریح

جمہور "أوزارها" کی تفسیر ہتھیار اور اسلحہ سے کرتے ہیں اور معنی یہ کرتے ہیں کہ قتل وقتال اور قید وبند کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک دشمن اپنا ہتھیار نہ رکھ لیں۔ "عرفها: بينها" یعنی ان کو جنت میں داخل کرے گا، جس کی ان کو پہچان کرادے گا اور ہر جنتی اپنا گھر اور مقام پہچان لے گا۔ "وقال مجاهد: مولى الذين امنوا: وَلِيُّهم" کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا کارساز ہے اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں۔ "مولى"، بمعنی ولی، کارساز۔ "عزم الأمر: جد الأمر"، یعنی معاملہ پختہ ہوگیا۔ آیت میں عزم کی نسبت امر کی طرف ہے اور عزم امر میں نہیں، بلکہ صاحب امر میں ہوتا ہے، یعنی صاحب امر نے عزم کرلیا۔ "ولا تهنوا: لا تضعفوا" کہ تم کمزور اور سست نہ ہو جاؤ۔ "أضغانهم: حَسَدَهم": "أضغانهم" کے معنی ہیں: ان کا حسد اور بغض۔ "اسن"، بمعنی متغیر، یعنی نہ رنگ بدلے گا، نہ بو اور نہ مزہ۔

٣٢١ - باب : «وَتُقَطِّعُوا أَرْحامَكُمْ» /٢٢/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "﴿فهل عسيتم إن توليتم أن تفسدوا في الأرض وتقطعوا أرحامكم﴾ کہ اگر تم کنارہ کش رہو تو آیا تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم دنیا میں فساد مچادو اور آپس میں قطع قرابت کرو"۔

٤٥٥٢ : حدّثنا خالِدُ بْنُ مخْلَدٍ : حَدَّثَنَا سُلَيْمانُ قالَ : حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (خَلَقَ ٱللهُ الْخَلْقَ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قامَتِ الرَّحِمُ ، فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ ، فَقَالَ لَهُ : مَهْ ، قالَتْ : هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ ، قالَ : أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ ؟ قالَتْ : بَلَى يَا رَبِّ ، قالَ : فَذَاكِ) . قالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : ٱقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ : «فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحامَكُمْ» .

حدّثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ : حَدَّثَنَا حاتِمٌ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قالَ : حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا ، ثُمَّ قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (ٱقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ : «فَهَلْ عَسَيْتُمْ») .

حدّثنا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ ٱللهِ : أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي الْمُزَرِّدِ بِهٰذَا ، قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (وَٱقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ : «فَهَلْ عَسَيْتُمْ») . [٥٦٤١ ، ٥٦٤٢ ، ٧٠٦٣]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی، جب اس کی پیدائش سے فارغ ہوا تو اس وقت ناطہ (رشتہ) نے مجسم ہو کر اللہ کے دامن میں پناہ لی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھہر (یہ کیا کرتا ہے)۔ وہ عرض کرنے لگا: میں تیری پناہ چاہتا ہوں، ایسا نہ ہو کہ کوئی مجھے کاٹے (ناطہ توڑے، برادری چھوڑے)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو کوئی تجھے جوڑے وہ مجھ سے جوڑے اور جو کوئی تجھے توڑے وہ مجھ سے توڑے۔ یہ سن کر ناطہ کہنے لگا: پروردگار میں اس پر راضی ہوں۔ پروردگار نے فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو اس حدیث کی تائید میں (سورۂ محمد) کی آیت پڑھو: ''تم سے تو یہی توقع ہے کہ تمہیں حکومت مل جائے تو ملک میں فساد اور خرابی برپا کر ڈالو اور اپنے رشتے ناطے توڑ دو''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سے روایت ہے سابقہ حدیث کی طرح، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو پڑھو: "فهل عسيتم ......" الآية، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے، اس میں بھی یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو: "فهل عسيتم......" الآية.

تشریح

"رحم" رحمت سے مشتق ہے، قرابت اور رشتہ داری کو کہتے ہیں۔ قرابت عرض ہے، ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے جسم میں کر دیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ فرشتے نے کھڑے ہو کر اس کی ترجمانی کی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ کلام اپنے حقیقی معنی میں نہ ہو، بلکہ بطور تمثیل ذکر کیا ہو۔ "فأخذت بحقو الرحمن" کا جملہ اپنے حقیقی معنی پر محمول اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ازار اور ازار باندھنے کی جگہ سے منزہ اور مبریٰ ہے، کلام عرب میں بہت سے الفاظ حقیقی معنی میں نہیں ہوتے، بلکہ دوسرے مفہوم میں ہوتے ہیں۔ رشتہ داری کے لئے پناہ مانگنا، جوڑنا، کاٹنا بطور تمثیل اور تشبیہ ہیں۔

روایت کے آخر میں "فهل عسيتم إن توليتم ......" کا ترجمہ بعض مفسرین نے اس طرح کیا ہے: ''پھر تم سے یہ بھی توقع ہے کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو خرابی ڈالو ملک میں اور قطع کرو اپنی قرابتیں''۔ بعض نے کہا کہ حکومت اور اقتدار کے نشے میں عموماً لوگ اعتدال پر قائم نہیں رہتے، حرص بڑھ جاتی ہے اور غرض پرستی میں جھگڑے کھڑے ہوتے ہیں، جس کا آخری نتیجہ فتنہ فساد اور قطعہ تعلق ہوتا ہے، جبکہ بعض لکھتے ہیں کہ اگر تم جہاد سے اعراض کرو گے تو دنیا میں امن و امان قائم نہیں ہو سکے گا تو فساد اور بدامنی ہوگی، جبکہ بعض مفسرین لکھتے ہیں کہ اگر تم ایمان لانے سے انکار کرو تو دور

جاہلیت عود کر آئے گی اور فتنہ فساد برپا ہو جائے گا۔

٣٢٢ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الْفَتْحِ .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ» /٢٩/ : السَّحْنَةُ ، وَقَالَ مَنْصُورٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : التَّوَاضُعُ . «شَطْأَهُ» /٢٩/ : فِرَاخَهُ . «فَاسْتَغْلَظَ» /٢٩/ : غَلُظَ . «سُوقِهِ» /٢٩/ : السَّاقُ حامِلَةُ الشَّجَرَةِ .

وَيُقَالُ : «دَائِرَةُ السَّوْءِ» /٦/ : كَقَوْلِكَ : رَجُلُ السَّوْءِ ، وَدَائِرَةُ السُّوءِ : الْعَذَابُ . «تُعَزِّرُوهُ» /٩/ : تَنْصُرُوهُ . «شَطْأَهُ» شَطْءُ السُّنْبُلِ ، تُنْبِتُ ٱلْحَبَّةُ عَشْرًا ، أَوْ ثَمَانِيًا ، وَسَبْعًا ، فَيَقْوَى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ ، فَذَاكَ قَوْلُهُ تَعَالَى : «فَآزَرَهُ» /٢٩/ : قَوَّاهُ ، وَلَوْ كَانَتْ وَاحِدَةً لَمْ تَقُمْ عَلَى سَاقٍ ، وَهُوَ مَثَلٌ ضَرَبَهُ ٱللهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِذْ خَرَجَ وَحْدَهُ ، ثُمَّ قَوَّاهُ بِأَصْحَابِهِ ، كَمَا قَوَّى الْحَبَّةَ بِمَا يَنْبُتُ مِنْهَا .

ترجمہ

"وقال مجاهد: بورا: هالكين. وقال مجاهد: سيماهم في وجوههم": امام مجاہدؒ کہتے ہیں: "بورأ" کے معنی ہیں: ہلاک ہونے والے اور امام مجاہدؒ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کے ماتھوں پر سجدے کی وجہ سے نرمی اور خوشنمائی ہے۔ "وقال منصور ......" إلخ منصور نے مجاہد سے نقل کیا کہ "سیما" سے مراد تواضع اور عاجزی ہے۔ "شطأه" بمعنی بالی نکالی۔ "فاستغلظ" بمعنی موٹا ہو گیا۔ "سوقهٖ" بمعنی درخت کا تنا جس پر درخت کھڑا رہتا ہے، پودے کی سوئی کو "شطأ" کہتے ہیں۔ "ویقال: دائرة السوء ......": فرماتے ہیں کہ "دائرة السوء" بری گردش، برے وقت کو کہتے ہیں۔ "رجل السوء" برا انسان، فاسد و خراب آدمی۔ آیت میں "دائرة السوء" سے عذاب مراد ہے۔ "تعزروه: تنصروه" یعنی: تم اس کی مدد کرو۔ "تعزیر" سے مشتق ہے جس کے معنی ادب اور تعظیم کے ساتھ مدد کرنے کے ہیں۔ "شطأه: شطأ السنبل": فرماتے ہیں کہ آیت مذکور میں "أخرج شطأه" میں "شطأة" کے معنی "شطؤ السنبل" ہیں، یعنی: بالی کی سوئی، ایک دانہ کبھی سات، کبھی آٹھ اور کبھی دس بالیاں اگاتا ہے، پھر ایک دوسرے سے تقویت پہنچتی ہے۔ "فآزره" کا معنی ہے: اس کو قوی کیا، اور اگر ایک بالی ہوتی تو ایک تنا پر قائم نہیں رہ سکتی، اور یہ مثال اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمائی، جب دعوت اسلام لے کر تنہا نکلے، پھر اللہ نے آپ کو صحابہ کے ذریعہ مضبوط کیا، جس طرح دانہ کو قوت دی اس چیز سے جس سے وہ اگتی ہے۔

۳۲۳ – باب : «إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا» /١/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''بے شک ہم نے آپ کو کھلم کھلا فتح دی''۔

٤٥٥٣ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ، عَنْ مالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ كانَ يَسِيرُ في بَعْضِ أَسْفَارِهِ ، وَعُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلاً ، فَسَأَلَهُ عُمَرُ ٱبْنُ الخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ : ثَكِلَتْ أُمُّ عُمَرَ ، نَزَرْتَ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، كُلَّ ذٰلِكَ لَا يُجِيبُكَ ، قالَ عُمَرُ : فَحرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمامَ النَّاسِ ، وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِيَّ الْقُرْآنُ ، فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي ، فَقُلْتُ : لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ ، فَجِئْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : (لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ . ثُمَّ قَرَأَ : «إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا») . [ر : ٣٩٤٣]

ترجمہ

حضرت اسلمؒ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف لے جا رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے، رات کا وقت تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے کچھ پوچھا، آپ نے کچھ جواب نہ دیا، انہوں نے پھر پوچھا تو بھی جواب نہ دیا، آخر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنے لگے، عمر کاش تو مر جائے، تیری ماں تجھ پر روئے، تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار عاجزی سے پوچھا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بھی جواب نہیں دیا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنی سواری کی اونٹنی کو ایڑ لگائی اور لوگوں سے آگے نکل گیا، دل میں خوف تھا کہ کہیں میرے خلاف قرآن میں کوئی آیت نازل نہ ہو جائے، تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک پکارنے والے کی آواز سنی، وہ مجھے آواز دے رہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے یاد کیا ہے، میں ڈرا، شاید میرے متعلق کوئی آیت نازل ہوئی ہو، میں آپ کے پاس آیا، آپ کو سلام کیا، آپ نے فرمایا: آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے، وہ سورت مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ پسند ہے جن پر سورج کی روشنی پہنچتی ہے، پھر آپ نے سورت پڑھی: ﴿إنا فتحنا لك فتحا مبينا﴾ آخر تک۔

٤٥٥٤ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : سَمِعْتُ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ : «إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا» . قالَ : الحُدَيْبِيَةُ . [ر : ٣٩٣٩]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ "إنا فتحنا لك فتحا مبينا" سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔

٤٥٥٥ : حدّثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ ٱبْنِ مُغَفَّلٍ قالَ : قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ سُورَةَ الْفَتْحِ ، فَرَجَّعَ فِيهَا . قالَ مُعَاوِيَةُ : لَوْ شِئْتُ أَنْ أَحْكِيَ لكُمْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ ﷺ لَفَعَلْتُ . [ر : ٤٠٣١]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن سورۂ فتح پڑھ رہے تھے اور آواز دہرا کر بڑی خوش الحانی سے پڑھ رہے تھے۔ معاویہ بن قرۃ کہتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت تمہیں سنا سکتا ہوں۔

٣٢٤ – باب : قَوْلُهُ : «لِيَغْفِرَ لَكَ ٱللَّهُ ما تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَما تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا» /٢/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے اور آپ پر اپنے احسانات کی تکمیل کر دے اور آپ کو سیدھے راستے پر لے چلے"۔

تشریح

"لیغفر لك الله" میں لام تعلیلہ ہے کہ یہ "فتح مبین" آپ کو اس لئے دی گئی، تاکہ آپ کو یہ تینوں کمالات حاصل ہوں جن کا یہاں ذکر ہے۔ پہلی چیز تمام اگلی پچھلی خطائیں، لغزشیں معاف ہو جائیں۔ انبیاء تو گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں، ان کی طرف ذنب یا عصیاں کی نسبت خلاف اولیٰ کاموں کی وجہ سے کی گئی ہے، نبوت کے اعلیٰ کام کے اعتبار سے غیر افضل پر عمل کرنا بھی ایسی لغزش ہے جس کو قرآن نے "ذنب" کہا ہے۔ "ويهديك صراطا مستقيما" دوسری نعمت ہے جو فتح مبین پر مرتب ہوئی۔ آپ تو خود صراط مستقیم پر تھے، بلکہ دنیا کو صراط مسطقیم کی دعوت دینا آپ کا مشغلہ تھا

تو پھر ہجرت کے چھٹے سال صراط مستقیم کی ہدایت کا کیا مطلب؟ جواب یہ ہے کہ ہدایت کے درجات غیر متناہی ہیں، ایک درجہ حاصل ہونے کے بعد دوسرے اور تیسرے درجے کی ضرورت باقی رہتی ہے، جس سے کوئی نبی بھی بے نیاز نہیں ہوسکتا، یعنی اللہ کے قرب کے درجات میں ترقی حاصل کرنا ہے۔

"وینصرك الله نصراً عزیزاً" تیسری نعمت ہے جو فتح مبین پر مرتب ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کی امداد و اعانت جو آپ کو ہمیشہ حاصل رہی ہے، اس وقت اس مدد کا درجہ آپ کو دیا گیا۔

آیت میں فتح مکہ کا ذکر ہے جو دنیوی نعمت ہے اور آپ کو مغفور قرار دیا جانا، یہ اخروی نعمت ہے، فتح مکہ کو فتح مبین اس لئے کہا، کیونکہ اس کے بعد بہت سے لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں گے، جو آپ کے لئے اجر و ثواب کی زیادتی کا سبب بنے گا اور آپ کی زندگی کا مقصد عظیم پورا ہوگا۔

٤٥٥٦ : حدّثنا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ : أَخْبَرَنَا ٱبْنُ عُيَيْنَةَ : حَدَّثَنَا زِيَادٌ ، هُوَ ٱبْنُ عِلَاقَةَ : أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ : قامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ ، فَقِيلَ لَهُ : غَفَرَ ٱللَّهُ لَكَ ما تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَما تَأَخَّرَ ، قالَ : (أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا) . [ر : ١٠٧٨]

ترجمہ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز میں اتنا کھڑے ہوئے کہ آپ کے پاؤں سوج گئے، پھر آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ نے تو آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کردی ہیں، پھر آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

٤٥٥٧ : حدّثنا الحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ ٱللَّهِ بْنُ يَحْيَىٰ : أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ : سَمِعَ عُرْوَةَ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ نَبِيَّ ٱللَّهِ ﷺ كانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ ، فَقَالَتْ عائِشَةُ : لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُولَ ٱللَّهِ ، وَقَدْ غَفَرَ ٱللَّهُ لَكَ ما تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَما تَأَخَّرَ ؟ قالَ : (أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا) . فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهُ صَلَّى جالِسًا ، فَإِذَا أَرادَ أَنْ يَرْكَعَ ، قامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ .

ترجمہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں اتنا طویل قیام کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں پھٹ جاتے۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ

اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کردی ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا پھر میں شکرگزار بندہ بننا پسند نہ کروں، پھر جب آپ کا جسم فربہ ہوگیا (اور طویل قیام دشوار ہوگیا) تو آپ بیٹھ کر تہجد کی نماز پڑھتے، پھر جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہوجاتے، پھر کچھ قرأت کرتے، پھر رکوع کرتے۔

۳۲۵ – باب : «إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا» /۸/.

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے محمد! ہم نے آپ کو اعمال امت پر گواہی دینے والا اور مسلمانوں کو بشارت دینے والا اور کافروں کو ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے''۔

٤٥٥٨ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ هٰذِهِ الآيَةَ الَّتِي فِي الْقُرْآنِ : «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا» . قَالَ فِي التَّوْرَاةِ : يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا ، وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي ، سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ ، وَلَا سَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ ، وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ ٱللهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ ، بِأَنْ يَقُولُوا : لَا إِلٰهَ إِلَّا ٱللهُ ، فَيَفْتَحَ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا ، وَآذَانًا صُمًّا ، وَقُلُوبًا غُلْفًا . [ر : ٢٠١٨]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ یہ آیت جو قرآن میں ہے: ﴿يا أيها النبي إنا أرسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا﴾، تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے تورات میں بھی فرمایا تھا: اے نبی! ہم نے آپ کو گواہی دینے والا بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور ان پڑھوں (عرب کی) جائے پناہ بنا کر بھیجا ہے، آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں، میں نے آپ کا نام ''متوکل'' رکھا ہے، آپ نہ بدخلق ہے، نہ سخت دل، نہ بازاروں میں شور کرنے والے ہیں اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے، بلکہ معافی اور درگزر سے کام لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی روح اس وقت تک قبض نہیں کرے گا، جب تک وہ اس کے ذریعہ کج قوم کو سیدھا نہ کرلیں، یعنی جب تک وہ ''لا إلہ إلا اللہ'' کا اقرار نہ کرلیں، پس اس کلمہ توحید کے ذریعہ وہ اس اندھی آنکھوں کو، بہرے کانوں کو اور پردہ پڑے دلوں کو کھول دیں گے۔

٣٢٦ – باب : «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ» /٤/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وہی ہے جس نے مؤمنوں کے دلوں میں سکینہ نازل فرمائی''۔

٤٥٥٩ : حدّثنا عُبَيْدُ ٱللهِ بْنُ مُوسٰى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : بَيْنَما رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقْرَأُ ، وَفَرَسٌ لَهُ مَرْبُوطٌ فِي ٱلدَّارِ ، فَجَعَلَ يَنْفِرُ ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَنَظَرَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ، وَجَعَلَ يَنْفِرُ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : (السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ) . [ر : ٣٤١٨]

ترجمہ

حضرت براءؓ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی (حضرت اسید بن حضیر) رات میں سورۂ کہف پڑھ رہے تھے، ان کا ایک گھوڑا جو گھر میں بندھا ہوا تھا بدکنے لگا، تو وہ صحابی نکلے (یہ دیکھنے کہ یہ گھوڑا کس وجہ سے بدک رہا ہے)، پس انہوں نے کوئی خاص چیز نہیں دیکھی، وہ گھوڑا بدک رہا تھا، صبح کے وقت وہ صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رات کا واقعہ بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ چیز سکینت تھی جو قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی۔

٣٢٧ – باب : «إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ» /١٨/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے خوش ہوا جب کہ یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے''۔

٤٥٦٠ : حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جابِرٍ قالَ : كُنَّا يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ . [ر : ٣٣٨٣]

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے بیان کیا کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو تھے۔

٤٥٦١ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا شَبَابَةُ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ قالَ : سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ : إِنِّي مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ ، نَهٰى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الخَذْفِ .

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ قالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ ٱللهِ بْنَ الْمُغَفَّلِ الْمُزَنِيَّ : فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ .

[٥١٦٢ ، ٥٨٦٦]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو بیعتِ شجرہ میں موجود تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا، اور عقبہ بن صہبان سے روایت ہے کہ آپ نے بیان فرمایا: میں نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غسل خانہ میں پیشاب کے متعلق سنا، (یعنی یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے)۔

٤٥٦٢ : حدّثني مُحمدُ بْنُ الْوَلِيدِ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ خالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، وَكانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ .

[ر : ٣٩٣٨]

ترجمہ

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ صلح حدیبیہ کے دن درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔

٤٥٦٣ : حدّثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ السُّلَمِيُّ : حَدَّثَنَا يَعْلَى : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قالَ : أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ أَسْأَلُهُ . فَقَالَ : كُنَّا بِصِفِّينَ ، فَقَالَ رَجُلٌ : أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ ٱللهِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : نَعَمْ ، فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ : ٱتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ ، يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كانَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَالْمُشْرِكِينَ ، وَلَوْ نَرَىٰ قِتَالاً لَقَاتَلْنَا ، فَجاءَ عُمَرُ فَقَالَ : أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ ، أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الجَنَّةِ ، وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ ؟ قالَ : (بَلَى) . قالَ : فَفِيمَ نُعْطِي ٱلدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ ، وَلَمَّا يَحْكُمِ ٱللهُ بَيْنَنَا ؟ فَقَالَ : (يَا ٱبْنَ الخَطَّابِ ، إِنِّي رَسُولُ ٱللهِ ، وَلَنْ يُضَيِّعَنِي ٱللهُ أَبَدًا) . فَرَجَعَ

مُتَغَيِّظًا فَلَمْ يَصْبِرْ حَتَّى جاءَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، أَلَسْنَا عَلَى الحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ ، قالَ : يَا ٱبْنَ الخَطَّابِ ، إِنَّهُ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ ٱللهُ أَبَدًا ، فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ .

[ر : ۳۰۱۰]

ترجمہ

حبیب بن ابی ثابت کہتے ہیں کہ میں ابووائل کے پاس گیا، ان سے کچھ دریافت کرنا چاہتا تھا، انہوں نے کہا: ہم لوگ جنگ صفین میں تھے، کسی نے کہا: اے علی! کیا آپ ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جو کتاب اللہ کی دعوت دیتے ہیں؟ سہل بن حنیف (ان خارجیوں سے) کہنے لگے: اپنی رائے غلط سمجھو، دیکھو ہم صلح حدیبیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے، جب آپ نے مشرکوں سے صلح کی ہے، اگر ہم لڑنا مناسب سمجھتے تو لڑ سکتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے، کہنے لگے؛ یارسول اللہ! کیا ہم سچے طریقے پر اور مشرک جھوٹے طریقہ پر نہیں ہیں؟ کیا ہم میں سے جو مارے جائیں وہ بہشت میں اور مشرکوں سے جو مارے جائیں وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں، یہ سب صحیح ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: پھر ہم کیوں اپنے دین کو ذلیل کریں اور مدینہ کو خالی لوٹ جائیں، جب تک اللہ ہمارا اور ان کا فیصلہ نہ کردے۔ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں اور اللہ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ برہمی کے ساتھ لوٹ گئے، ان کا جوش ٹھنڈا نہ پڑا اور اسی حال میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے، کہنے لگے: اے ابوبکر! کیا ہم سچے دین اور کافروں جھوٹے طریقے پر نہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے خطاب کے بیٹے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بھیجے ہوئے ہیں اور یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نظر انداز کردے، چنانچہ اس وقت سورۂ فتح نازل ہوئی۔

٣٢٨ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الحُجُرَاتِ .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «لَا تُقَدِّمُوا» /١/ : لَا تَفْتَاتُوا عَلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ حَتَّى يَقْضِيَ ٱللهُ عَلَى لِسَانِهِ . «ٱمْتَحَنَ» /٣/ : أَخْلَصَ . «تَنَابَزُوا» /١١/ : يُدْعَى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ . «يَلِتْكُمْ» /١٤/ : يَنْقُصكُمْ . أَلَتْنَا : نَقَصْنَا .

وقال مجاهد لا تقدمو إلخ

امام مجاہدؒ نے کہا کہ آیت میں "لا تقدموا" کے معنی ہیں: اللہ اور اس کے رسول کے سامنے سبقت نہ کیا کرو، (بلکہ ٹھہرے رہو)، یہاں تک کہ اللہ کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے جو حکم دینا ہے، وہ حکم دے دے۔

"لاتفتاتوا" "فوت" سے ماخوذ ہے جس کے معنی آگے بڑھ جانے اور وقت گزر جانے کے ہیں۔ "امتحن" بمعنی صاف کیا اور پرکھ لیا۔ "تنابزوا" کہ مسلمان ہونے کے بعد اسے کافر (یہودی، نصرانی، مشرک) کہہ کر نہ پکارو۔ "لا یَلِتکُمْ" تمہارا ثواب کم نہیں کرے گا، اسی سے "ما ألتنا" ہے، یعنی ہم نے اس کے عمل کا ثواب کچھ نہیں گھٹایا۔

٣٢٩ – باب : «لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ» الآيَةَ /٢/ .

«تَشْعُرُونَ» تَعْلَمُونَ ، وَمِنْهُ الشَّاعِرُ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "تم اپنی آواز کو پیغمبر کی آواز سے بلند مت کیا کرو"۔ "تشعرون" بمعنی تمہارے اعمال برد باد ہوجائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

٤٥٦٤ : حدّثنا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ : حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ ، عَنِ ٱبْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قالَ : كادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا ، رَفَعَا أَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِي تَمِيمٍ ، فَأَشَارَ أَحَدُهُما بِالْأَقْرَعِ بْنِ حابِسٍ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ ، وَأَشارَ الآخَرُ بِرَجُلٍ آخَرَ ، قالَ نَافِعٌ : لَا أَحْفَظُ ٱسْمَهُ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ : ما أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِي ، قالَ : ما أَرَدْتُ خِلَافَكَ ، فَٱرْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا في ذٰلِكَ ، فَأَنْزَلَ ٱللَّهُ : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ» . الآيَةَ . قالَ ٱبْنُ الزُّبَيْرِ : فَمَا كانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُولَ ٱللَّهِ ﷺ بَعْدَ هٰذِهِ الآيَةِ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ . وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنْ أَبِيهِ ، يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ . [ر : ٤١٠٩]

ترجمہ

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ قریب تھا کہ دو سب سے بہتر افراد (ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) تباہ ہو جائیں، کہ ان دونوں حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی آواز بلند کر دی تھی۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب بنوتمیم کے سوار (۹ھ میں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور انہوں نے درخواست دی کہ ہمارا کوئی امیر مقرر فرما دیں، تو ان دونوں میں سے ایک نے اقرع بن حابس کا مشورہ دیا، جو بنی مجاشع کے خاندان میں سے تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دوسرے کا نام پیش کیا تھا۔ نافع بن عمر نے کہا کہ مجھ کو ان کا نام یاد نہیں، اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگے کہ آپ کا مقصد صرف مجھ سے اختلاف کرنا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میرا مقصد آپ سے اختلاف کرنے کا نہیں ہے، بلکہ میں نے اپنی ایک رائے پیش کی

ہے، پھر دونوں کی آوازیں اس سلسلہ میں بلند ہوگئیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿یا أیھا الذین امنوا لا ترفعوا﴾.

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اتنی آہستہ آواز میں بات کرتے کہ آپ صاف سن بھی نہ سکتے تھے اور دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا کہ کیا کہا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے (نانا) کا ذکر نہیں کیا۔

٤٥٦٥ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ : أَخْبَرَنَا ٱبْنُ عَوْنٍ قالَ : أَنْبَأَنِي مُوسٰى بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ٱفْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ ، فَقَالَ رَجلٌ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ ، فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جالِسًا في بَيْتِهِ ، مُنَكِّسًا رَأْسَهُ ، فَقَالَ لَهُ : ما شَأْنُكَ ؟ فَقَالَ : شَرٌّ ، كانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ ، وَهْوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ . فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قالَ كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ مُوسٰى : فَرَجَعَ إِلَيْهِ المَرَّةَ الآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ ، فَقَالَ : (ٱذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ : إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ، وَلٰكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ) . [ر : ٣٤١٧]

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی دن تک اپنی صحبت میں حضرت ثابت بن قیس کو نہیں دیکھا، ایک شخص کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں ان کی خبر لے کر آتا ہوں، پھر وہ حضرت ثابت کے پاس گئے، دیکھا تو ثابت سر جھکائے ہوئے اپنے گھر میں بیٹھے ہیں۔ سعد نے پوچھا: کہو کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: حال کیا، بہت برا حال ہے، میں تو ہمیشہ اپنی آواز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بلند کیا کرتا تھا، (آواز میں میری بلندی تھی)، میری نیکیاں برباد ہوگئیں اور جہنمی ہوگیا۔ یہ سن کر سعد بن معاذ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے پوری کیفیت بیان کی۔ موسیٰ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر یہ ہوا کہ سعد بہت بڑی خوشخبری لے کر ثابت کے پاس گئے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھیجا اور فرمایا: ثابت کے پاس جا اور کہہ: تو دوزخی نہیں، بلکہ تو بہشت والوں میں سے ہے۔

٣٣٠ – باب : «إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الحُجُرات أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ» /٤/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''جو لوگ حجروں کے باہر سے آپ کو پکارتے ہیں ان میں اکثروں کو عقل نہیں ہے''۔

٤٥٦٦ : حدّثنا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ، عَنِ ٱبْنِ جُرَيْجٍ قالَ : أَخْبَرَنِي ٱبْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ : أَنَّ عَبْدَ ٱللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ : أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ ، وَقالَ عُمَرُ : بَلْ أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حابِسٍ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : ما أَرَدْتَ إِلَى - أَوْ : إِلَّا - خِلَافِي ، فَقَالَ عُمَرُ : ما أَرَدْتُ خِلَافَكَ ، فَتَمَارَيَا حَتَّى ٱرْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا ، فَنَزَلَ فِي ذٰلِكَ : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ ٱللهِ وَرَسُولِهِ» . حَتَّى ٱنْقَضَتِ الآيَةُ . [ر : ٤١٠٩]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ قبیلہ بنوتمیم کے سواروں کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور درخواست کی کہ ہمارا کوئی امیر مقرر کردیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ قعقاع بن معبد کو امیر بنادیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اقرع بن حابس کو امیر بنادیں۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ کا مقصد تو صرف میری مخالفت کرنا ہے۔ حضرت عمر نے کہا: میرا مقصد آپ کی مخالفت ہرگز نہیں۔ اس پر دونوں حضرات میں بحث چل پڑی اور دونوں حضرات کی آوازیں بلند ہوگئیں، تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿یا أیها الذین آمنو لا تقدموا بین ید الله ورسوله﴾.

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے کسی کام میں سبقت نہ کیا کرو''، آخر آیت تک۔

تشریح

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرات شیخین کا واقعہ اس آیت کے تحت نقل کیا ہے، حالانکہ یہ آیت شیخین کے متعلق نازل نہیں ہوئی، بلکہ یہ تو جفاۃ اعراب کے متعلق نازل ہوئی ہے، جن میں کسی نے آکر زور سے ''یا محمد'' کا نعرہ دیہاتی طریقہ سے آپ کو بلانے کے لئے لگایا، تو یہ آیت نازل ہوئی۔ جواب یہ ہے کہ حضرات شیخین کے متعلق سورت کی ابتدائی آیت نازل ہوئی ہے، یہ آیت بھی اس کے قریب ہے اور آپ کے ساتھ ادب اور برتاؤ کا معاملہ اس آیت میں بھی ابتدائی آیت کی طرح سکھایا گیا ہے، پس اسی مناسبت سے یہاں یہ آیت ذکر کی گئی۔

٣٣١ - بَاب : قَوْلِهِ : «وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ» /٥/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''اگر یہ لوگ ذرا صبر اور انتظار کرتے یہاں تک کہ آپ خود ان کے پاس جاتے تو یہ ان کے

لئے بہتر ہوتا''،(کیونکہ ادب کی بات تھی)۔

اس باب کے تحت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی حدیث نقل نہیں کی، شاید آپ کی شرط کے مطابق ان کو کوئی حدیث نہیں ملی۔

٣٣٢ - باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ قٓ

«رَجْعٌ بَعِيدٌ» /٣/ : رَدٌّ . «فُرُوجٍ» /٦/ : فُتُوقٍ ، وَاحِدُهَا فَرْجٌ . «مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ» /١٦/ : وَرِيدَاهُ فِي حَلْقِهِ ، وَالحَبْلُ : حَبْلُ الْعَاتِقِ .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «ما تَنْقُصُ الْأَرْضُ» /٤/ : مِنْ عِظَامِهِمْ . «تَبْصِرَةً» /٨/ : بَصِيرَةً . «حَبَّ الحَصِيدِ» /٩/ : اَلحِنْطَةُ . «بَاسِقَاتٍ» /١٠/ : الطِّوَالُ . «أَفَعَيِينَا» /١٥/ : أَفَأَعْيَا عَلَيْنَا ، حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ . «وَقَالَ قَرِينُهُ» /٢٣/ : الشَّيْطَانُ الَّذِي قُيِّضَ لَهُ . «فَنَقَّبُوا» /٣٦/ : ضَرَبُوا . «أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ» /٣٧/ : لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِغَيْرِهِ . «رَقِيبٌ عَتِيدٌ» /١٨/ : رَصَدٌ . «سَائِقٌ وَشَهِيدٌ» /٢١/ : المَلَكَانِ : كَاتِبٌ وَشَهِيدٌ . «شَهِيدٌ» /٣٧/ : شَاهِدٌ بِالْقَلْبِ . «لُغُوبٍ» /٣٨/ : نَصَبٍ .

وَقَالَ غَيْرُهُ : «نَضِيدٌ» /١٠/ : الْكُفُرَّى ما دَامَ فِي أَكْمَامِهِ ، وَمَعْنَاهُ : مَنْضُودٌ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ ، فَإِذَا خَرَجَ مِنْ أَكْمَامِهِ فَلَيْسَ بِنَضِيدٍ . «وَإِدْبَارَ النُّجُومِ» /الطور: ٤٩/ . «وَأَدْبَارَ السُّجُودِ» /٤٠/ : كَانَ عاصِمٌ يَفْتَحُ الَّتِي فِي (قٓ) وَيَكْسِرُ الَّتِي فِي (الطُّورِ) ، وَيُكْسَرَانِ جَمِيعًا وَيُنْصَبَانِ .

وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «يَوْمُ الخُرُوجِ» /٤٢/ : يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْقُبُورِ .

ترجمہ

"رجع بعید"، یعنی دنیا کی طرف دوبارہ لوٹنا بعید از امکان ہے۔"فروج" "فتوق" کے معنی میں ہے جو "فتق" کی جمع ہے،"شگاف" کو کہتے ہیں اور "فروج" کا واحد "فرج" ہے۔"من حبل الورید" "ورید"، حلق کی رگ اور "حبل" گردن کی رگ کو کہتے ہیں۔"وقال مجاهدؒ: ما تنقص الأرض": امام مجاہدؒ کہتے ہیں: "ما تنقص الأرض" سے ان کی ہڈیاں مراد ہیں، جنہیں زمین کھا جاتی ہے۔"تبصرة"، بمعنی راہ دکھانا۔"حبّ الحصید"، بمعنی گیہوں۔ "باسقات"، لمبی لمبی۔"أفعیینا"، کیا ہم اس سے عاجز ہو گئے۔"قال قرینه": "قرین" سے شیطان مراد ہے جو ہر شخص

سے لاحق رہتا ہے۔ "فنقبوا في البلاد" یعنی شہروں میں پھر لے۔ "ألقى السمع" بمعنی دل میں دوسرا کوئی خیال نہ کرے، بلکہ غور سے دل لگا کر سنے۔ "أفعيينا بالخلق الأول" جب تمہیں شروع میں پیدا کیا، تو کیا اس کے بعد ہم عاجز ہو گئے، اب دوبارہ پیدا نہیں کر سکتے۔ ''سائق'' اور ''شہید'' دو فرشتے ہیں، ایک لکھنے والا، دوسرا گواہ۔ ''شہید'' سے مراد یہ ہے کہ دل لگا کر سنے۔ ''لغوب'' تھکن۔ امام مجاہدؒ کے سوا دوسرے مفسرین کہتے ہیں: "نضيد" وہ کلی جو غلاف کے اندر ہو۔ "نضيد" اس لئے کہتے ہیں کہ وہ تہہ بہ تہہ ہوتی ہے، جب کلی غلاف سے نکل آئے تو پھر اسے "نضيد" نہیں کہہ سکتے۔ "أدبار النجوم" "أدبار السجود" ان دونوں میں عاصمؒ نے فرق کیا ہے، سورۂ ق میں الف کی فتح (زبر) سے اور سورۂ طور میں کسرہ (زیر) کے ساتھ پڑھتے ہیں، بعض نے دونوں جگہوں کسرۂ الف کے ساتھ پڑھا ہے، بعض نے دونوں جگہ فتحہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں: "يوم الخروج" سے وہ دن مراد ہے جس دن قبروں سے نکلیں گے۔

٣٣٣ – باب : قَوْلِهِ : «وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ» /٣٠/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''جس دن ہم کفار کو دوزخ میں داخل کریں گے، کہیں گے: کیا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی: کچھ اور بھی ہے؟؟

٤٥٦٧ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ : حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، عَنِ ٱلنَّبِيِّ ﷺ قالَ : (يُلْقَى في النَّارِ وَتَقُولُ : هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ، حَتَّى يَضَعَ قَدَمَهُ ، فَتَقُولُ : قَطِ قَطِ) . [٦٢٨٤ ، ٦٩٤٩]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل دوزخ جہنم میں ڈالے جائیں گے اور جہنم کہے گی: کیا اور کچھ بھی ہے؟ (یعنی اس کا پیٹ نہیں بھرے گا)، یہاں تک کہ پروردگار عالم اس پر اپنا قدم رکھ دے گا، پھر جہنم کہے گی: بس بس۔

٤٥٦٩/٤٥٦٨ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ : حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ سَعِيدُ ٱبْنُ يَحْيَى بْنِ مَهْدِيٍّ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ ، وَأَكْثَرُ ما كانَ يُوقِفُهُ أَبُو سُفْيَانَ : (يُقَالُ لِجَهَنَّمَ : هَلِ ٱمْتَلَأْتِ ، وَتَقُولُ : هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ، فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ عَلَيْهَا ، فَتَقُولُ : قَطِ قَطِ) .

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کو مرفوعاً بیان کرتے تھے اور عثمان حمیری اکثر اس کو موقوفاً بیان کرتے تھے، یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول بیان کرتے تھے کہ جہنم سے پوچھا جائے گا: کیا تو بھر گئی؟ تو جہنم کہے گی: کیا اور کچھ ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھے گا تو کہے گی: بس بس۔

(٤٥٦٩) : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ مُحمَّدٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (تَحاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ ، فَقَالَتِ النَّارُ : أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ ، وَقالَتِ الْجَنَّةُ : ما لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ . قالَ ٱللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِلْجَنَّةِ : أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي ، وَقالَ لِلنَّارِ : إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا ، فَأَمَّا النَّارُ : فَلَا تَمْتَلِئُ حَتَّى يَضَعَ رِجْلَهُ فَتَقُولُ : قَطٍ قَطٍ قَطٍ ، فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ، وَلَا يَظْلِمُ ٱللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا ، وَأَمَّا الْجَنَّةُ : فَإِنَّ ٱللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا) . [۷۰۱۱]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت اور جہنم نے ایک دوسرے سے بحث کی، جہنم نے کہا: میں متکبروں اور ظالموں کے لئے خاص کی گئی ہوں اور جنت نے کہا کہ مجھے کیا ہوا ہے کہ میرے اندر اکثر کمزور اور کم رتبے والے لوگ داخل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے، تیری وجہ سے میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں رحم کروں اور دوزخ سے فرمایا کہ تو عذاب ہے، تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا۔ ان دونوں میں سے ہر ایک نے بھرنا ہے، دوزخ تو اس وقت تک نہیں بھرے، گی جب تک اللہ اپنا قدم اس پر نہیں رکھ دیں گے، اس وقت وہ بولے گی: بس بس، چنانچہ اس وقت وہ بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ بعض سے سمٹ جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ جنت کے لئے ایک مخلوق پیدا کرے گا۔

تشریح

ان روایات میں اللہ کے لئے ''قدم'' ثابت کیا گیا ہے۔ ''قدم'' سے کیا مراد ہے؟ اس سلسلہ میں مختلف اقوال

ہیں، چنانچہ متقدمین کی رائے میں قرآن وحدیث میں واقع اس طرح کے مواقع میں تسلیم وتفویض ہی اولیٰ ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ استواء عرش کے متعلق فرماتے ہیں: "الاستواء معلوم، والكيف مجهول، والسوال عنه بدعة". متاخرین نے اس قسم کے مواقع میں تاویل کا طریقہ اختیار کیا ہے، چنانچہ یہاں بھی مختلف تاویلیں کی گئیں: (۱) ''قدم'' ''اذلال'' سے کنایہ ہے، دوزخ کی طغیانی جب بڑھ جائے گی تو اللہ اسے ذلیل کریں گے، اس کی تعبیر ''وضع قدم'' سے کی گئی۔ (۲) ''قدم'' ایک خاص مخلوق کا نام ہے جس کو اللہ نے جہنم میں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے، جب جہنم مزید کا مطالبہ کرے گی تو اس وقت اس کو جہنم میں داخل کیا جائے گا، تب اس کی شورش ختم ہو جائے گی۔ (۳) ایک قول کے مطابق ''قدم'' سے مراد جہنم میں داخل ہونے والی سب سے آخری جماعت ہے، کیونکہ ''قدم'' انسانی جسم کا سب سے آخری عضو ہے۔

٣٣٤ – باب : «وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ» /٣٩/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتا رہ آفتاب نکلنے سے پہلے اور اس کے چھپنے سے پہلے''، (یعنی: صبح اور عصر کے وقت)۔

٤٥٧٠ : حدَّثنا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حازِمٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قالَ : كُنَّا جُلُوسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ ، فَقَالَ : (إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا ، لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا . ثُمَّ قَرَأَ : «وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ») . [ر : ٥٢٩]

ترجمہ

حضرت جریر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ ہم لوگ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے چاند کی طرف دیکھا، چاند چودھویں رات کا تھا، پھر فرمایا: بلاشبہ تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو، اس کی رؤیت میں تم دھکم پیل نہیں کرو گے، (بلکہ بڑے اطمینان سے دیکھو گے، ایک دوسرے کو دھکا دیئے بغیر دیکھو گے)، لہذا تم اگر ایسا کر سکو کہ سورج نکلنے سے پہلے نماز (فجر) اور سورج ڈوبنے سے پہلے نماز (عصر) نہ چھوڑو، یعنی قضا نہ ہونے پائے تو ضرور کرو۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وسبح بحمد ربك

قبل طلوع الشمس وقبل غروبها﴾.

٤٥٧١ : حدّثنا آدمُ : حَدَّثَنَا ورْقاءُ ، عَنِ ٱبْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : قالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : أَمَرَهُ أَنْ يُسَبِّحَ في أَدْبَارِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا ، يَعْنِي قَوْلَهُ : «وَأَدْبَارَ السُّجُودِ» .

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام نمازیں پڑھنے کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا۔ مقصد اللہ تعالیٰ کے قول ”أدبار السجود“ کا مطلب بیان کرنا تھا۔

٣٣٥ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «وَالذَّارِيَاتِ» /١/ .

قالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : ٱلذَّارِيَاتُ الرِّيَاحُ .

وَقالَ غَيْرُهُ : «تَذْرُوهُ» /الكهف: ٤٥/ : تُفَرِّقُهُ . «وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ» /٢١/ : تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ في مَدْخَلٍ وَاحِدٍ ، وَيَخْرُجُ مِنْ مَوْضِعَيْنِ . «فَرَاغَ» /٢٦/ : فَرَجَعَ . «فَصَكَّتْ» /٢٩/ : فَجَمَعَتْ أَصَابِعَهَا ، فَضَرَبَتْ جَبْهَتَهَا . وَالرَّمِيمُ : نَبَاتُ الْأَرْضِ إِذَا يَبِسَ وَدِيسَ . «لَمُوسِعُونَ» /٤٧/ : أَيْ لَذَوُو سَعَةٍ ، وَكَذٰلِكَ «عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ» /البقرة: ٢٣٦/ : يَعْنِي الْقَوِيَّ . «خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ» /٤٩/ : ٱلذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ ، وَٱخْتِلَافُ الْأَلْوَانِ : حُلْوٌ وَحَامِضٌ ، فَهُمَا زَوْجَانِ . «فَفِرُّوا إِلَى ٱللهِ» /٥٠/ : مَعْنَاهُ : مِنَ ٱللهِ إِلَيْهِ . «وَما خَلَقْتُ الجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ» /٥٦/ : ما خَلَقْتُ أَهْلَ السَّعَادَةِ مِنْ أَهْلِ الْفَرِيقَيْنِ إِلَّا لِيُوَحِّدُونِ ، وَقالَ بَعْضُهُمْ : خَلَقَهُمْ لِيَفْعَلُوا ، فَفَعَلَ بَعْضٌ وَتَرَكَ بَعْضٌ ، وَلَيْسَ فيهِ حُجَّةٌ لِأَهْلِ الْقَدَرِ . وَٱلذَّنُوبُ : ٱلدَّلْوُ الْعَظِيمُ .

وقالَ مُجَاهِدٌ : «صَرَّةٍ» /٢٩/ : صَيْحَةٍ . «ذَنُوبًا» /٥٩/: سَبيلاً . الْعَقِيمُ : الَّتي لَا تَلِدُ .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : وَالحُبُكُ : ٱسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا . «في غَمْرَةٍ» /١١/ : في ضَلَالَتِهِمْ يَتَمَادَوْنَ .

وَقالَ غَيْرُهُ : «تَوَاصَوْا» /٥٣/ : تَوَاطَؤُوا . وَقالَ : «مُسَوَّمَةً» /٣٤/ : مُعَلَّمَةً ، مِنَ السِّيمَا . «قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ» /١٠/ : لُعِنُوا .

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”الذاریات“ سے مراد ہوائیں ہیں۔ دیگر مفسرین کہتے ہیں: ”تذروہ“

کا معنی ہے: اسے بکھیرے۔ "وفي أنفسكم أفلا تبصرون"، یعنی اپنے جسموں میں غور نہیں کرتے۔ "وتاكل وتشرب في مدخل واحد......" یعنی ایک راستے (منہ) سے کھاتے پیتے ہو اور فضلہ دو راستوں سے نکلتا ہے۔ "فراغ" پس لوٹ آیا۔ "فصكّت" بمعنی اپنی انگلیاں جوڑ کر پیشانی پر ماریں۔ "رميم" بمعنی زمین کا گھاس جب سوکھ جائے، روندھ ڈالی جائے۔ "لمُوسِعُوْن" ہم نے اسے کشادہ اور وسیع کیا ہے۔ "على الموسع قدره" میں "موسع" کے معنی طاقتور۔ "زوجيـــن" بمعنی دو قسم نر اور مادہ، یا مختلف رنگ، یا مختلف مزے، جیسے کھٹا، میٹھا، یہ بھی دو قسمیں ہیں۔ "فَفِرُّوا إلى الله" کہ اللہ کی نافرمانی یا عذاب سے اس کی اطاعت اور رحمت کی طرف بھاگو۔

"ما خلقت الجن والإنس إلا ليعبدون" کہ ہم نے نیک بخت جنات اور انسانوں کو اپنی توحید کے لئے پیدا کیا ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ سب جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اللہ کی توحید کریں، اب بعضوں نے توحید کی، بعضوں نے نہ کی، غرض اس آیت میں ''قدریہ'' کی دلیل نہیں ہے۔

تشریح

آیت سے ''قدریہ'' تین مسائل ثابت کرتے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے فعل کا خیر سے تعلق ثابت ہوتا ہے، شر سے اس کا تعلق نہیں ہوتا، لیکن یہ استدلال اس سے ضعیف ہے کہ اس آیت میں خیر کا ذکر ہے، اس سے دوسرے کی نفی لازم نہیں آتی، ایک کا ذکر دوسرے کے عدم کو مستلزم نہیں ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ آیت سے اللہ تعالیٰ کے افعال کا معلل بالاغراض ہونا معلوم ہوتا ہے، کیونکہ جن وانس کی تخلیق کی علت عبادت بیان کی گئی ہے، اور معتزلہ وقدریہ تعلیل بالاغراض کو واجب کہتے ہیں۔ اشاعرہ کہتے ہیں کہ کوئی فعل اگر فاعل کسی غرض کی وجہ سے انجام دیتا ہے، وہ درحقیقت ناقص ہوتا ہے، اس غرض کے ذریعے وہ اپنے تکمیل کا خواہاں ہوتا ہے اور اللہ جل شانہ کی ذات چونکہ نقص کے شائبہ سے پاک ہے، اس لئے ذات باری کے افعال کسی غرض کے ساتھ معلل نہیں ہوتے، لہٰذا ان کے نزدیک اللہ کے افعال کو معلل بالاغراض نہیں کہا جائے گا۔ ماتریدیہ اور حنابلہ کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ اللہ کے افعال میں تعلیل بالاغراض کا جواز ہے اور آیت سے جواز ہی ثابت ہو رہا ہے۔ معتزلہ وجوب کے قائل ہیں اور وجوب ثابت نہیں ہو رہا، اللہ تعالیٰ کا کسی فعل کے لئے کسی غرض کو پیش نظر رکھنا اس بات کو مستلزم نہیں کہ ذات باری تعالیٰ کا کوئی فعل خالی از غرض نہیں ہوتا، ماتریدیہ اور حنابلہ ''غرض'' سے ''حکمت'' مراد لیتے ہیں۔ جو غرض فاعل کی تکمیل کے لئے ہوتی ہے وہ اللہ کے افعال میں مراد نہیں ہے اور اس میں کوئی اشکال نہیں کہ اللہ حکیم ہے اور "فعل الحكيم لا يخلو عن الحكمة"، کہ حکیم کا فعل کسی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ معتزلہ کہتے ہیں کہ اس آیت سے افعال عبادت کا مخلوق للعباد ہونا معلوم ہوتا ہے، کیونکہ "لیعبدون" میں عبادت کی نسبت بندوں کی طرف کی گئی ہے۔ جواب یہ ہے کہ یہ نسبت علی سبیل الکسب ہے، علی سبیل الخلق نہیں، اس لئے افعال عباد کا مخلوق للعباد ہونا لازم نہیں ہوگا۔

اشکال یہ ہے کہ انسانوں اور جنات کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ عبادت کریں، لیکن ان میں بہت سارے ایسے ہیں کہ وہ عبادت نہیں کرتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس مقصد کے لئے انہیں پیدا کیا گیا ہے وہ پورا نہیں ہوا اور یہ عقلاً محال ہے کہ جس کام کے لئے اللہ نے پیدا کیا، اس کام سے انحراف کرے۔

پہلا جواب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیا ہے کہ مراد اس لفظ سے اہل سعادت ہیں اور ظاہر ہے کہ وہ اللہ کی عبادت میں مشغول ہیں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اللہ نے جن وانس کو جب پیدا کیا تو ان میں عبادت کی استعداد اور صلاحیت پیدا کردی، کوئی اس استعداد کو استعمال کرتا ہے تو عبادت میں مشغول ہوتا ہے، جس نے صلاحیت کو ناکارہ کردیا تو وہ عبادت سے بھی منحرف ہوا۔ "الذنوب" بمعنی بڑا ڈول۔ امام مجاہدؒ کہتے ہیں: "صرة" بمعنی چیخنا۔ "ذنوبا" بمعنی راستہ، طریقہ۔ "العقیم" بمعنی بانجھ عورت۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: "الحُبُك" سے آسمان کا بڑا ہونا اور اس کا حسن مراد ہے۔ "في غمرة" بمعنی گمراہی میں پڑے اوقات گزار رہے ہیں۔ دیگر مفسرین کہتے ہیں کہ "تواصوا به" کا معنی یہ ہے کہ یہ بھی ان کے موافق اور مطابق کہنے لگے۔ "مُسوَّمة" بمعنی نشان کئے گئے۔ یہ "السِّيمَا" سے نکلا ہے، جس کے معنی نشانی ہیں۔ "قُتل الخراصون" یعنی جھوٹے، لعنت کئے گئے، (جھوٹوں پر خدا کی لعنت)۔

٣٣٦ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «وَالطُّورِ» /١/ .

وَقالَ قَتَادَةُ : «مَسْطُورٍ» /٢/ : مَكْتُوبٍ .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : الطُّورُ : الجَبَلُ بِالسِّرْيَانِيَّةِ . «رَقٍّ مَنْشُورٍ» /٣/ : صَحِيفَةٍ . «والسَّقْفِ المَرْفُوعِ» /٥/ : سَمَاءٌ . «المَسْجُورِ» /٦/ : المُوقَدِ ، وَقالَ الحَسَنُ : تُسْجَرُ حَتَّى يَذْهَبَ ماؤُها فَلَا يَبْقَى فِيهَا قَطْرَةٌ .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «أَلَتْنَاهُمْ» /٢١/ : نَقَصْنَاهُمْ .

وَقالَ غَيْرُهُ : «تَمُورُ» /٩/ : تَدُورُ . «أَحْلَامُهُمْ» /٣٢/ : الْعُقُولُ .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «الْبَرُّ» /٢٨/ : اللَّطِيفُ . «كِسْفًا» /٤٤/ : قِطْعًا . «المَنُونِ» /٣٠/ : المَوْتُ .

وَقَالَ غَيْرُهُ : «يَتَنَازَعُونَ» /٢٣/ : يَتَعَاطَوْنَ .

ترجمہ

امام قتادہؒ فرماتے ہیں کہ "مسطور" "مکتوب" کے معنی میں ہے۔

امام مجاہدؒ نے کہا کہ "طور" سریانی زبان میں پہاڑ کو کہتے ہیں۔

"رق منشور" سے مراد کھلا ہوا ورق۔ "والسقف المرفوع" بمعنی اونچی چھت، اس سے مراد آسمان ہے۔ "المسجور" "سجر" سے مشتق ہے جو کئی معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ حضرت قتادہؒ کہتے ہیں: "مسجور" بمعنی "مملوء" ہے، یعنی بھرا ہوا، لبریز۔ حسن بصریؒ نے کہا کہ "مسجور" کے معنی ہیں: سمندر اتنا بھڑکایا جائے گا کہ اس کا سارا پانی جاتا رہے اور اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہ رہے۔ امام مجاہدؒ نے فرمایا: "ألتناهم" کے معنی ہیں: "نقصناهم" یعنی: ہم ان اہل جنت کے عمل میں سے کوئی چیز کم نہیں کریں گے۔ امام مجاہدؒ کے علاوہ نے کہا: "تمور" "تدور" کے معنی میں ہے، یعنی گھومنے لگے گا، تھرتھرانے لگے گا۔ "أحلامهم" بمعنی عقول۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آیت میں "البرُّ" مہربانی کے معنی میں ہے۔ "کِسفاً" کے معنی ہیں: ٹکڑا۔ "المنون" موت کے معنی میں ہے۔ "وقال غیره: یتنازعون: یتعاطون": ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غیر نے کہا کہ جنتی آپس میں ایک دوسرے سے جھپٹ لیں گے۔

٤٥٧٢ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قالَتْ : شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي ، فَقَالَ : (طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ) . فَطُفْتُ وَرَسُولُ ٱللهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ ، يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ . [ر : ٤٥٢]

ترجمہ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حج کے موقع پر میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں بیمار ہوں (یعنی پیدل طواف پر قادر نہیں) تو آپ نے فرمایا: تو پھر سواری پر بیٹھ کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کرلو، چنانچہ میں نے ایسے ہی طواف کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خانہ کعبہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے اور "سورۂ طور" کی تلاوت کر رہے تھے۔

٤٥٧٣ : حدّثنا الحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قالَ : حَدَّثُونِي عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ محمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي المَغْرِبِ بِالطُّورِ ، فَلَمَّا بَلَغَ هٰذِهِ الآيَةَ : «أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الخَالِقُونَ . أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بَلْ لَا يُوقِنُونَ . أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُسَيْطِرُونَ» . كادَ قَلْبِي أَنْ يَطِيرَ .

قالَ سُفْيَانُ : فَأَمَّا أَنَا ، فَإِنَّمَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي المَغْرِبِ بِالطُّورِ . لَمْ أَسْمَعْهُ زَادَ الَّذِي قالُوا لِي . [ر : ٧٣١]

ترجمہ

سفیان بن عیینہؒ نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے دوستوں نے امام زہریؒ کے واسطے سے بیان کیا، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد حضرت جبیر بن مطعم نے بیان کیا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا، آپ مغرب کی نماز میں سورۂ طور پڑھ رہے تھے، جب آپ اس آیت پر پہنچے: ''کیا یہ لوگ بدوں کسی خالق کے خود بخود پیدا ہو گئے یا یہ خود اپنے خالق ہیں یا انہوں نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے، اصل یہ ہے کہ یہ لوگ (توحید) کا یقین نہیں کرتے کیا، ان لوگوں کے پاس آپ کے پروردگار کے خزانے ہیں یا یہ لوگ حاکم ہیں''، تو میرا دل خدا کے خوف سے اڑنے کے قریب ہو گیا۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے خود زہری سے سنا ہے، وہ محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت کرتے تھے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مغرب میں سورۂ طور پڑھتے سنا۔ سفیانؒ نے بیان کیا کہ میرے دوستوں نے اس کے بعد جو اضافہ کیا ہے وہ میں نے زہری سے نہیں سنا ہے۔

٣٣٧ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «وَالنَّجْمِ» /١/ .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «ذُو مِرَّةٍ» /٦/ : ذُو قُوَّةٍ . «قَابَ قَوْسَيْنِ» /٩/ : حَيْثُ الْوَتَرُ مِنَ الْقَوْسِ . «ضِيزَى» /٢٢/ : عَوْجاءُ . «وَأَكْدَى» /٣٤/ : قَطَعَ عَطَاءَهُ . «رَبُّ الشِّعْرَى» /٤٩/ : هُوَ مِرْزَمُ الجَوْزَاءِ . «الَّذِي وَفَّى» /٣٧/ : وَفَّى ما فُرِضَ عَلَيْهِ . «أَزِفَتِ الآزِفَةُ» /٥٧/ : اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ . «سَامِدُونَ» /٦١/ : الْبَرْطَمَةُ ، وَقالَ عِكْرِمَةُ : يَتَغَنَّوْنَ ، بِالْحِمْيَرِيَّةِ .

وقالَ إِبْرَاهِيمُ : «أَفَتُمَارُونَهُ» /١٢/ : أَفَتُجَادِلُونَهُ ، وَمَنْ قَرَأَ : «أَفَتَمْرُونَهُ» يَعْنِي أَفَتَجْحَدُونَهُ . «ما زَاغَ الْبَصَرُ» /١٧/ : بَصَرُ مُحَمَّدٍ ﷺ . «وَما طَغَى» وَلَا جاوَزَ ما رَأَى . «فَتَمَارَوْا» /القمر : ٣٦/ : كَذَّبُوا .

وَقَالَ الْحَسَنُ : «إِذَا هَوَى» /١/ : غَابَ .
وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «أَغْنَى وَأَقْنَىٰ» /٤٨/ : أَعْطَىٰ فَأَرْضَى .

ترجمہ

امام مجاہدؒ کہتے ہیں کہ "ذو مرة" کے معنی ہیں: قوت والا، مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ "قاب قوسین" سے مراد کمان کی تانت ہے۔ "قاب" کا معنی ہے: مقدار یا کمان کے قبضہ سے نوک تک، یعنی آدھی کمان کی لمبائی۔ "قوسین" کا معنی ''دوکمان'' ہے، یعنی دوکمانوں کی مقدار۔ مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے اتنا قریب ہوئے کہ دوکمانوں کے درمیان جتنا فاصلہ رہ گیا۔ عرب میں دستور تھا کہ جب دو آدمی آپس میں معاہدہ کرتے تو دونوں اپنی کمان اٹھاتے اور ایک دوسرے کے ساتھ اپنی اپنی کمان کو اس طرح ملاتے کہ دونوں کمان کی لکڑی تو اپنی طرف کر لیتے اور تانت دوسرے کی طرف، جب دونوں کی تانت ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر ایک ہو جائیں تو ان دونوں کے درمیان دونوں قوسوں کے قاب کا فاصلہ رہ جاتا تھا۔ مطلب یہ ہوتا تھا کہ ان کمانوں کی طرح آج سے ہم بھی ایک دوسرے کے ساتھ متحد ہو گئے اور ہمارا دوست دشمن اب ایک ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل علیہ السلام کے اتنے قریب آگئے کہ دونوں کے درمیان کمانوں کا فاصلہ رہ گیا، بلکہ اس سے بھی کم۔

بعض کہتے ہیں کہ ''قاب'' اس فاصلہ کو کہتے ہیں جو قبضہ اور تانت کے درمیان ہوتا ہے، قبضہ (پکڑنے کا دستہ)، تانت (ڈور) جس کا اندازہ ایک ہاتھ سے کیا جاتا ہے۔ ایک کمان کے دو قاب ہوتے ہیں، پکڑنے کے دستے سے تانت کی طرف جانے والے دو حصوں میں سے ہر ایک حصہ کا فاصلہ قاب ہے۔ آیت میں ''لفظی قلب'' ہے، اصل عبارت "قابَي قوس"، یعنی ایک قوس کے دو قاب، مضاف جو کہ تثنیہ تھا اس کے عوض مضاف الیہ کو تثنیہ بنایا گیا۔ دو قاب کا فاصلہ ایک کمان کے برابر ہے۔ آیت کا مطلب ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کے درمیان ایک کمان کے دو قاب کے برابر فاصلہ تھا، حاصل یہ کہ ایک کمان کا فاصلہ تھا یا اس سے بھی کم۔ مقصد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی میں کسی قسم کا بھی شبہ نہیں۔ "ضیزی: عوجاء"، بمعنی ٹیڑھی تقسیم، بے ڈھنگی تقسیم۔ یہ لفظ "ضاز یضیز"، بمعنی ستم ڈھانا اور بیدار کرنا۔ "أکدی: قطع عطاء ہ"۔ دینا ختم کر دیا۔

"رب الشعریٰ" امام بخاریؒ کہتے ہیں: "شعریٰ" کو "مرزم الجوزاء" بھی کہتے ہیں، یہ ستارہ جوزاء کے بعد موسم گرما میں طلوع ہوتا ہے۔ "الذي وَفىّٰ"، بمعنی جو ان پر فرض تھا اسے پورا کیا۔ "أزفت الآزفة" کے معنی قیامت قریب آگئی۔ "سامدون" اس سے "برطمة" مراد ہے، جس کے معنی اعراض کرنے والے کے ہیں اور عکرمہ نے کہا کہ

''سامدون'' کا معنی حمیری زبان میں گانا گانے کے ہیں۔

"قال إبراهيم: أفتمارونه...... إلخ" کیا تم اس رسول سے اس کی دیکھی ہوئی چیز پر نزاع کرتے ہو۔ حمزہ اور کسائی ''أفتَمرُونَه'' پڑھتے ہیں جس کے معنی ہیں: کیا تم اس کا انکار کرتے ہو۔

"ما زاغ البصر" سے مراد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، یعنی آپ کی نگاہ مبارک حد سے نہیں بڑھی، جتنا حکم تھا اتنا ہی دیکھا۔ "فتَمَارَوا كذَّبوا" کہ انہوں نے ہمارے ڈرانے کو جھٹلایا۔ "إذا هوى" یعنی قسم ہے ستاروں کی جب غروب ہونے لگیں۔ "هوى" بمعنی غائب ہونا۔ "أغنى وأقنى: أعطىٰ فأرضى" کہ اس نے دیا اور خوش کر دیا، غنی بنایا، راضی اور خوش کر دیا۔

٤٥٧٤ : حدّثنا يَحْيىٰ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خالِدٍ ، عَنْ عامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : يَا أُمَّتَاهْ ، هَلْ رَأَى محمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ ؟ فَقَالَتْ : لَقَدْ قَفَّ شَعْرِي مِمَّا قُلْتَ ، أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلاثٍ ، مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ : مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ ، ثُمَّ قَرَأَتْ : «لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الخَبِيرُ» . «وَما كانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ» . وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ ما في غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ ، ثُمَّ قَرَأَتْ : «وَما تَدْرِي نَفْسٌ ماذَا تَكْسِبُ غَدًا» . وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ، ثُمَّ قَرَأَتْ : «يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ» . الآيَةَ ، وَلٰكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ في صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ . [ر : ٣٠٦٢]

ترجمہ

مسروق نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا: اے ام المؤمنین! کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اپنے رب کو دیکھا تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: تم نے ایسی بات کی کہ میرے رونگھٹے کھڑے ہو گئے، کیا تم ان باتوں سے بے خبر ہو؟ جو شخص بھی تم سے یہ باتیں بیان کرے وہ جھوٹا ہے، پھر انہوں نے اس آیت کی تلاوت کی: ﴿لا تدرك الأبصار﴾ کہ اس کو تو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہو سکتی، دنیا میں تو اس طرح کوئی دیکھ نہیں سکتا اور آخرت میں اس طرح کہ اہل جنت دیکھیں گے، لیکن احاطہ محال رہے گا اور وہ یعنی اللہ تعالیٰ سب نگاہوں کو محیط ہو جاتا ہے اور وہی بڑا باریک بین باخبر ہے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿وما كان لبشر ......﴾ کہ اور کسی بشر کی یہ حالت نہیں کہ اللہ اس سے کلام فرما دے، مگر وحی سے یا پردے کے پیچھے سے اور جو شخص تم سے کہے کہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم آئندہ کے حالات جانتے تھے وہ جھوٹا ہے، پھر بطور استدلال تلاوت

فرمائی: ﴿وما تدري نفس ماذا تكسب غدا﴾ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور جو شخص تم سے یہ کہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ دین میں کوئی بات چھپائی ہے وہ بھی جھوٹا ہے، پھر یہ آیت تلاوت کی: ﴿يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك﴾ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پہنچا دیجئے وہ سب جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے۔ ہاں! حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دو بار دیکھا تھا۔

٣٣٨ - باب : «فَكانَ قابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى» /٩/ .

حَيْثُ الْوَتَرُ مِنَ الْقَوْسِ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''یعنی اتنا فاصلہ رہ گیا تھا جتنا کمان سے تانت کو ہوتا ہے''۔

٤٥٧٥ : حدّثنا أَبُو النُّعْمَانِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ : حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قالَ : سَمِعْتُ زِرًّا عَنْ عَبْدِ ٱللهِ : «فكانَ قابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى . فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ ما أَوْحَى» . قالَ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ مَسْعُودٍ : أَنَّه رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ . [ر : ٣٠٦٠]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ مذکورہ دونوں آیتوں کی تفسیر زر بن حبیشؒ نے بیان کیا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے "فكان قاب قوسين أو أدنى ......" بیان فرمائی اور کہا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا تو آپ کے چھ سو بازو تھے۔

٣٣٩ - باب : قَوْلِهِ : «فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ ما أَوْحَى» /١٠/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وحی کی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔ دوسرا قول یہ ہے کہ وحی کی جبرائیل علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔

٤٥٧٦ : حدّثنا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ : حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قالَ : سَأَلْتُ زِرًّا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : «فَكانَ قابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى . فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ ما أَوْحَى» . قالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ ٱللهِ :

أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ . [ر : ٣٠٦٠]

ترجمہ

شیبانیؒ نے بیان کیا کہ میں نے زر بن حبیش سے ارشاد خداوندی "فکان قاب قوسین" کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریل کو دیکھا تھا کہ ان کے چھ سو بازو تھے۔

٣٤٠ – باب : «لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى» /١٨/ .

ترجمہ

''انہوں نے اپنے پروردگار کی قدرت کے بڑے بڑے عجائب دیکھے''۔

٤٥٧٧ : حدّثنا قَبِيصَةُ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : «لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى» . قَالَ : رَأَى رَفْرَفًا أَخْضَرَ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ . [ر : ٣٠٦١]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ﴿لقد رأیٰ من آیات ربه الکبری﴾ کے متعلق آپ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''رفرف'' (یعنی سبز فرش دیکھا) جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ لیا تھا۔

٣٤١ – باب : «أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّى» /١٩/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''تم نے لات وعزیٰ کے حال میں بھی غور کیا''۔

٤٥٧٨ : حدّثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ : حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوْزَاءِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، فِي قَوْلِهِ : «اللَّاتَ وَالْعُزَّى» كَانَ اللَّاتُ رَجُلًا يَلُتُّ سَوِيقَ الْحَاجِّ .

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ لات ایک شخص تھا جو حاجیوں کے لئے ستو گھولا کرتا تھا۔

٤٥٧٩ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ : وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى ، فَلْيَقُلْ : لَا إِلٰهَ إِلَّا ٱللهُ ، وَمَنْ قالَ لِصَاحِبِهِ : تَعَالَ أُقَامِرْكَ ، فَلْيَتَصَدَّقْ) . [٥٧٥٦ ، ٥٩٤٢ ، ٦٢٧٤]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قسم کھائے اور اپنی قسم میں کہے کہ قسم ہے لات اور عزیٰ کی تو اس کو "لا إله إلا الله" کہنا چاہیے اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ آ ؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہیے۔

٣٤٢ - باب : «وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَى» /٢٠/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور ایک تیسرے مناۃ کے حال پہ غور کیا ہے"۔

٤٥٨٠ : حدّثنا الحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ : سَمِعْتُ عُرْوَةَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا ، فَقَالَتْ : إِنَّمَا كانَ مَنْ أَهَلَّ بِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَأَنْزَلَ ٱللهُ تَعَالَى : «إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ ٱللهِ» . فَطَافَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ .

قالَ سُفْيَانُ : مَنَاةُ بِالْمُشَلَّلِ مِنْ قُدَيْدٍ .

وَقالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خالِدٍ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ . قالَ عُرْوَةُ : قالَتْ عائِشَةُ : نَزَلَتْ فِي الْأَنْصَارِ ، كانُوا هُمْ وَغَسَّانُ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ ، مِثْلَهُ .

وَقالَ مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عائِشَةَ : كانَ رِجالٌ مِنَ الْأَنْصارِ مِمَّنْ كانَ

يُهِلُّ لِمَنَاةَ ، وَمَنَاةُ صَنَمٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ ، قالُوا يَا نَبِيَّ ٱللهِ ، كُنَّا لَا نَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَعْظِيمًا لِمَنَاةَ ، نَحْوَهُ . [ر : ١٥٦١]

ترجمہ

حضرت عروہؒ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا: انہوں نے جواب دیا کہ عرب کے لوگ جو منات بت کے نام پر یا منات کے پاس جو ''مشلل'' میں تھا احرام باندھتے، وہ صفا و مروہ کا طواف نہ کرتے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿إن الصفا والمروة من شعائر الله﴾. رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں نے صفا اور مروہ کا طواف کیا۔ عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب زہری سے یوں روایت کرتے ہیں کہ عروہ نے استفسار کیا تو حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ یہ آیت "إن الصفا والمروة" آخر تک انصار اور غسان والوں کے بارے میں نازل ہوئی، وہ اسلام لانے سے پہلے منات بت کے نام پر احرام باندھا کرتے تھے۔ باقی مضمونِ حدیث سفیان بن عیینہؒ کے مطابق ہے۔ معمر نے بحوالہ زہری از عروہ از عائشہؓ روایت کیا ہے کہ بعض انصار نے جو منات کے نام پر احرام باندھا کرتے تھے اور منات ایک بت تھا مکہ اور مدینہ کے درمیان، رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہم صفا و مروہ کا طواف منات کی تعظیم سے نہیں کرتے تھے۔ باقی مضمونِ حدیث سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

٣٤٣ - باب : «فَاسْجُدُوا لله وَاعْبُدُوا» /٦٢/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اللہ کی اطاعت کرو اور عبادت کرو''۔

٤٥٨١ : حدّثنا أَبو مَعْمَرٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّجْمِ ، وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ ، وَٱلْجِنُّ وَالْإِنْسُ .

تَابَعَهُ ٱبْنُ طَهْمَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، وَلَمْ يَذْكُرِ ٱبْنُ عُلَيَّةَ ٱبْنَ عَبَّاسٍ . [ر : ١٠٢١]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۂ نجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور دیگر انسانوں نے بھی سجدہ کیا۔ عبدالوارث کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن

طہمان نے بھی ایوب سے روایت کیا۔ابن علیہؒ نے اپنی روایت میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

٤٥٨٢ : حدّثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ : أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ فِيهَا سَجْدَةٌ «وَالنَّجْمِ» قالَ : فَسَجَدَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ وَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا رَجُلاً ، رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ ، فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كافِرًا ، وَهُوَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ . [ر : ١٠١٧]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جو سجدے والی سورت نازل ہوئی وہ سورۂ نجم تھی۔ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سورت میں سجدہ کیا اور آپ کے پیچھے جتنے لوگ بیٹھے تھے (مسلمان اور مشرک) سب نے سجدہ کیا، مگر ایک شخص امیہ بن خلف نے مٹھی بھر مٹی لی (ماتھے سے لگا کر) اس پر سجدہ کیا، میں نے دیکھا کہ اس کے بعد کفر کی حالت میں جنگ بدر میں مارا گیا۔

٣٤٤ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ (الْقَمَرِ) : «ٱقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ» /١/ .

قالَ مُجَاهِدٌ : «مُسْتَمِرٌّ» /٢/ : ذَاهِبٌ . «مُزْدَجَرٌ» /٤/ : مُتَنَاهٍ . «وَٱزْدُجِرَ» /٩/ : فَٱسْتُطِيرَ جُنُونًا . «دُسُرٍ» /١٣/ : أَضْلَاعُ السَّفِينَةِ . «لِمَنْ كانَ كُفِرَ» /١٤/ : يَقُولُ : كُفِرَ لَهُ جَزَاءً مِنَ ٱللهِ . «مُحْتَضَرٌ» /٢٨/ : يَحْضُرُونَ الْمَاءَ .

وَقالَ ٱبْنُ جُبَيْرٍ : «مُهْطِعِينَ» /٨/ : النَّسَلَانُ : الْخَبَبُ السِّرَاعُ .

وَقالَ غَيْرُهُ : «فَتَعَاطَى» /٢٩/ : فَعَاطَهَا بِيَدِهِ فَعَقَرَهَا . «الْمُحْتَظِرِ» /٣١/ : كَحِظَارٍ مِنَ الشَّجَرِ مُحْتَرِقٍ . «ٱزْدُجِرَ» /٩/ : ٱفْتُعِلَ مِنْ زَجَرْتُ . «كُفِرَ» /١٤/ : فَعَلْنَا بِهِ وَبِهِمْ ما فَعَلْنَا جَزَاءً لِمَا صُنِعَ بِنُوحٍ وَأَصْحَابِهِ . «مُسْتَقِرٌّ» /٣/ : عَذَابٌ حَقٌّ . يُقَالُ : الْأَشَرُ الْمَرَحُ وَالتَّجَبُّرُ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ "مستمر" کا معنی "ذاھب" ہے، یعنی جانے والا، ختم ہونے والا، باقی نہ رہنے والا۔ "مزدجر" بمعنی بے انتہا جھڑکنے والا، تنبیہ کرنے والا۔ "وازدُجر" بمعنی دیوانہ بنا دیا گیا، (یا جھڑکا گیا)۔ "دُسر" بمعنی کشتی کے تختے۔ "لمن کان کفر" یعنی یہ عذاب اللہ کی طرف سے اس شخص کا بدلہ تھا جس کی تکذیب اور ناقدری کی گئی،

یعنی نوح علیہ السلام۔ "محتضر" یعنی ہر فریق اپنی باری پر پانی پینے آئے۔ سعید بن جبیرؒ کہتے ہیں: "مھطعین" کے معنی تیز بھاگنے والا ہے۔ عربی زبان میں دوڑنے کو "النَّسلان" کہتے ہیں، جس کے معنی ہیں: "الخبب السراع" یعنی تیز دوڑنا۔ سعید بن جبیر کے علاوہ دوسرے حضرات کہتے ہیں: "فتعاطیٰ" کا معنی ہے: ہاتھ چلایا، اس کو زخمی کیا۔ "کھشیم المحتظر" جیسے ٹوٹی جلی ہوئی باڑ۔ "ازدجر" ماضی مجہول کا صیغہ ہے باب افتعال سے، اس کا مجرد "زجرت" ہے۔ "لمن کان کفر" کہ یہ اس کا بدلہ تھا جو نوح علیہ السلام اوران کے صاحبِ ایمان ساتھیوں کے ساتھ کیا گیا۔ "مستقر" جمارہنے والا عذاب۔ "أشر" "شر" سے نکلا ہے، جس کے معنی ہیں: اترانا، غرور کرنا۔

٣٤٥ - باب : «وَٱنْشَقَّ الْقَمَرُ . وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا» /١ ، ٢/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''اگر یہ لوگ کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو ٹال دیتے ہیں''۔

٤٥٨٣/٤٥٨٤ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيىٰ ، عَنْ شُعْبَةَ ، وَسُفْيَانَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنِ ٱبْنِ مَسْعُودٍ قالَ : ٱنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ فِرْقَتَيْنِ : فِرْقَةً فَوْقَ الجَبَلِ ، وَفِرْقَةً دُونَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ : (ٱشْهَدُوا) .

ترجمہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا، ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا اور دوسرا پہاڑ کے اس سرے پر تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دیکھو گواہ رہنا۔

(٤٥٨٤) : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللّٰهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : أَخْبَرَنَا ٱبْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللّٰهِ قالَ : ٱنْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ ، فَقَالَ لَنَا : (ٱشْهَدُوا ٱشْهَدُوا) . [ر : ٣٤٣٧]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جس وقت شق قمر ہوا، اس وقت ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے، چاند برابر دو ٹکڑے ہوگیا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دیکھو گواہ رہو، گواہ رہو۔

٤٥٨٥ : حدّثنا يَحْيىٰ بْنُ بُكَيْرٍ قالَ : حَدَّثَنِي بَكْرٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مالِكٍ ، عَنْ عُبَيْدِ ٱللهِ بْنِ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : ٱنْشَقَّ الْقَمَرُ فِي زَمانِ النَّبِيِّ ﷺ . [ر : ٣٤٣٩]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں چاند شق ہوا تھا۔

٤٥٨٧/٤٥٨٦ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ محمَّدٍ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً ، فَأَرَاهُمُ ٱنْشِقَاقَ الْقَمَرِ .

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اہل مکہ نے جب بارگاہ نبوت میں کوئی نشانی دیکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ نے ''شق القمر'' کر کے دکھا دیا۔

(٤٥٨٧) : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيىٰ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قالَ : ٱنْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ . [ر : ٣٤٣٨]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔

٣٤٦ - باب : «تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كانَ كُفِرَ . وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ» /١٤ ، ١٥/ .

قالَ قَتَادَةُ : أَبْقَى ٱللهُ سَفِينَةَ نُوحٍ حَتَّى أَدْرَكَهَا أَوَائِلُ هٰذِهِ **الأُمَّةِ** .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''وہ کشتی ہماری نگرانی میں چلتی تھی، یہ سب کچھ اس شخص کا بدلہ لینے کے لئے کیا گیا جس کی بے قدری کی گئی اور ہم نے اس واقعہ کو عبرت کے طور پر رہنے دیا، سو کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے؟ امام قتادہؒ نے کہا:

اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی رکھا اور اس امت کے اسلاف نے اسے پایا، ''جودی'' پہاڑ پر دیکھا۔

٤٥٨٨ : حدّثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ قالَ : كانَ النَّبِيُّ ﷺ يقْرَأُ : «فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ» . [ر : ٣١٦٣]

ترجمہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کی قراءت یوں کیا کرتے تھے: ﴿فهل من مدّ كرٍ﴾.

٣٤٧ – باب : «وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ» /١٧ ، ٢٢ ، ٣٢ ، ٤٠/ .

قالَ مُجاهِدٌ : يَسَّرْنَا : هَوَّنَّا قِراءَتَهُ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ کہتے ہیں: ''يسرنا'' کا معنی ہے: ہم نے اس کی قرأت کو آسان کردیا۔

٤٥٨٩ : حدّثنا مُسَدَّدٌ ، عَنْ يَحْيىٰ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ كانَ يَقْرَأُ : «فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ» . [ر : ٣١٦٣]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں پڑھتے تھے: ﴿فهل من مدّ كرٍ﴾.

٣٤٨ – باب : «أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ . فَكَيْفَ كانَ عَذَابِي وَنُذُرِ» /٢٠ ، ٢١/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وہ ہوا لوگوں کو اس طرح اکھاڑ پھینکتی ہے کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجور کے تنے ہیں''۔
''أعجاز'' ''عجز'' کی جمع ہے، ''جڑ'' کو کہتے ہیں۔ ''نذر'' ''نذير'' کی جمع ہے، بمعنی ڈرانے والے۔

٤٥٩٠ : حدّثنا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ : أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً سَأَلَ الْأَسْوَدَ : «فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ» أَوْ «مُذَّكِرٍ» ؟ فَقَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ ٱللهِ يَقْرَؤُهَا : «فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ» . قالَ :

وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَؤُهَا : «فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ» . دَالاً . [ر : ٣١٦٣]

ترجمہ

اسحٰق سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو اسود سے پوچھتے سنا کہ "فھل من مدّکر" دال کے ساتھ ہے یا ذال کے ساتھ؟ تو انہوں نے کہا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "فھل من مدّکر" پڑھتے سنا ہے۔

٣٤٩ - باب : «فكانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ . وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ» /٣١ ، ٣٢/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے کہ "ہم نے ان پر ایک نعرہ مسلط کیا، سو وہ ایسے ہو گئے جیسے کانٹوں کی باڑ لگانے والے کی باڑ کا چورا اور ہم نے اس قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا، سو کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے؟" "ھشیم" صفت مشبہ ہے، سوکھے ہوئے درخت، کانٹے ٹوٹے ہوئے۔

٤٥٩١ : حدّثنا عَبْدَانُ : أَخْبَرَنَا أَبِي ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ ٱللّٰهِ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَرَأَ : «فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ» . الآيَةَ . [ر : ٣١٦٣]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "فھل من مدّکر" پڑھا ہے۔

٣٥٠ - باب : «وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ . فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ» إِلَى : «فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ» /٣٨ - ٤٠/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: "اور پھر صبح سویرے ہی ان پر دائمی عذاب آ پہنچا" اور ارشاد ہوا: "لو میرے ڈرانے اور عذاب کا مزہ چکھو"۔

٤٥٩٢ : حدّثنا مُحَمَّدٌ : حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ،

عَنْ عَبْدِ ٱللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَرَأَ : «فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ» . [ر : ٣١٦٣]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "فھل من مدّکر" پڑھا۔

٣٥١ – باب : «وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ» /٥١/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور ہم تمہارے ہم طریقہ لوگوں کو اپنے عذاب سے ہلاک کر چکے ہیں، سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟''

٤٥٩٣ : حدّثنا يَحْيٰى : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ٱبْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللّٰهِ قالَ : قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ : «فَهَلْ مِنْ مُذَّكِرٍ» . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ» . [ر : ٣١٦٣]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے "فھل من مذکر" پڑھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "فھل من مدّکر" (دال مہملہ کے ساتھ)۔

٣٥٢ – باب : قَوْلُهُ : «سَيُهْزَمُ الجَمْعُ وَيُوَلُّونَ ٱلدُّبُرَ» /٤٥/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے''۔

٤٥٩٤ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ ٱللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ : حَدَّثَنَا خالِدٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ . وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ : حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ وُهَيْبٍ : حَدَّثَنَا خالِدٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ ٱللّٰهِ ﷺ قالَ ، وَهْوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ : (اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ ، اللَّهُمَّ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ) .

فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ : حَسْبُكَ يَا رَسُولَ ٱللهِ ، أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ ، وَهْوَ يَثِبُ فِي ٱلدِّرْعِ ، فَخَرَجَ وَهْوَ يَقُولُ : «سَيُهْزَمُ الجَمْعُ وَيُوَلُّونَ ٱلدُّبُرَ» . [ر : ٢٧٥٨]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ بدر میں ایک خیمہ میں تھے، آپ نے یوں دعا فرمائی: یا اللہ! میں چاہتا ہوں کہ تو اپنا عہد اور وعدہ پورا فرما۔ یا اللہ! تیری مرضی اگر تو چاہے تو ان تھوڑے مسلمانوں کو بھی ہلاک کر دے، پھر تیری عبادت بھی قائم نہ رہے گی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ تھام لیا اور کہا: یا رسول اللہ! بس کیجئے، آپ نے اپنے پروردگار سے درخواست کرنے کی انتہا کر دی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زرہ پہنے ہوئے چل پھر رہے تھے، دعا کرنے کے بعد آپ خیمہ سے باہر یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے تشریف لائے: ﴿سیهزم الجمع ویولّون الدبر﴾.

٣٥٣ - باب : «بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ» /٤٦ .

يَعْنِي مِنَ المَرَارَةِ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "ان کا اصل وعدے کا وقت قیامت کا ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے"۔ "أمر" اسم تفضیل کے صیغے ہے، جو مشتق ہے: "مرارة" سے، جس کے معنی "تلخی" کے ہیں۔

٤٥٩٥ : حدّثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ : أَنَّ ٱبْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قالَ : أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ ماهَكٍ قالَ : إِنِّي عِنْدَ عائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ ، قالَتْ : لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ بِمَكَّةَ ، وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ : «بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ» . [٤٧٠٧]

ترجمہ

یوسف بن ماہک نے بیان کیا کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے فرمایا: جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مکہ میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿بل الساعة موعدهم والساعة أدهى وأمر﴾، اس وقت میں بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔

٤٥٩٦ : حدّثني إسْحٰقُ : حَدَّثَنَا خالِدٌ ، عَنْ خالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ ، وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ : (أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ ، اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا) . فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ وَقالَ : حَسْبُكَ يَا رَسُولَ ٱللهِ ، فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ ، وَهُوَ فِي ٱلدِّرْعِ ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ : «سَيُهْزَمُ الجَمْعُ وَيُوَلُّونَ ٱلدُّبُرَ . بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ» . [ر : ٢٧٥٨]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر کے دن اپنے خیمے میں فرمایا تھا: اے اللہ! میں آپ کے عہد اور وعدے کا طلب گار ہوں، (جو آپ نے نبی کی مدد اور کفار کے غلبہ کے سلسلہ میں کیا ہے)، اگر تو چاہے گا تو آج کے بعد تیری عبادت نہیں کی جائے گی، (یعنی روئے زمین پر صرف بت پرستی ہو گی)۔اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا ہاتھ تھام لیا اور کہا: بس، یارسول اللہ! آپ اپنے پروردگار سے خوب آہ وزاری کے ساتھ دعا کر چکے ہیں، اس وقت آپ زرہ بند تھے، آپ خیمہ سے باہر تشریف لائے تو آپ کی زبان پر یہ آیت تھی: ﴿سيهزم الجمع ويولون الدبر﴾.

٣٥٤ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الرَّحْمٰنِ .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «بِحُسْبَانٍ» /٥/ : كَحُسْبَانِ الرَّحٰى .

وَقالَ غَيْرُهُ : «وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ» /٩/ : يُرِيدُ لِسَانَ الْمِيزَانِ . وَالْعَصْفُ : بَقْلُ الزَّرْعِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَذٰلِكَ الْعَصْفُ ، وَالرَّيْحَانُ : رِزْقُهُ وَالحَبُّ الَّذِي يُؤْكَلُ مِنْهُ ، وَالرَّيْحَانُ : فِي كَلَامِ الْعَرَبِ الرِّزْقُ . وَقالَ بَعْضُهُمْ : وَالْعَصْفُ يُرِيدُ : المَأْكُولَ مِنَ الحَبِّ ، وَالرَّيْحَانُ : النَّضِيجُ الَّذِي لَمْ يُؤْكَلْ . وَقالَ غَيْرُهُ : الْعَصْفُ وَرَقُ ٱلْحِنْطَةِ . وَقالَ الضَّحَّاكُ : الْعَصْفُ التِّبْنُ . وَقَالَ أَبُو مالِكٍ : الْعَصْفُ أَوَّلُ ما يَنْبُتُ ، تُسَمِّيهِ النَّبَطُ : هَبُورًا . وَقَالَ مُجَاهِدٌ : الْعَصْفُ وَرَقُ ٱلْحِنْطَةِ ، وَالرَّيْحَانُ الرِّزْقُ ، وَالمَارِجُ : اللَّهَبُ الْأَصْفَرُ وَالْأَخْضَرُ الَّذِي يَعْلُو النَّارَ إِذَا أُوقِدَتْ .

وَقالَ بَعْضُهُمْ عَنْ مُجَاهِدٍ : «رَبُّ المَشْرِقَيْنِ» /١٧/ : لِلشَّمْسِ : فِي الشِّتَاءِ مَشْرِقٌ ، وَمَشْرِقٌ فِي الصَّيْفِ «وَرَبُّ المَغْرِبَيْنِ» مَغْرِبُهَا فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ . «لَا يَبْغِيَانِ» /٢٠/ : لَا يَخْتَلِطَانِ .

«الْمُنْشَآتُ» /٢٤/ : ما رُفِعَ قِلْعُهُ مِنَ السُّفُنِ ، فَأَمَّا ما لَمْ يُرْفَعْ قِلْعُهُ فَلَيْسَ بِمُنْشَأَةٍ .

وَقالَ مُجاهِدٌ : «كَالْفَخَّارِ» /١٤/ : كما يُصْنَعُ الْفَخَّارُ . الشُّوَاظُ : لَهَبٌ مِنْ نارٍ . «وَنُحَاسٌ» /٣٥/ : الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلَى رُؤُوسِهِمْ ، فَيُعَذَّبُونَ بِهِ . «خاف مَقَامَ رَبِّهِ» /٤٦/ : يَهُمُّ بِالمَعْصِيَةِ فَيَذْكُرُ ٱللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَتْرُكُهَا . «مُدْهَامَّتَانِ» /٦٤/ : سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ . «صَلْصَالٍ» /١٤/ : طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ ، وَيُقَالُ : مُنْتِنٌ ، يُرِيدُونَ بِهِ : صَلَّ ، يُقَالُ : صَلْصَالٌ ، كَمَا يُقَالُ : صَرَّ الْبَابُ عِنْدَ الْإِغْلَاقِ وَصَرْصَرَ ، مِثْلُ : كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَبْتُهُ . «فاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ» /٦٨/ : وَقالَ بَعْضُهُمْ : لَيْسَ الرُّمَّانُ وَالنَّخْلُ بِالْفَاكِهَةِ ، وَأَمَّا الْعَرَبُ فَإِنَّهَا تَعُدُّهَا فاكِهَةً ، كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «حافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى» /البقرة: ٢٣٨/ : فَأَمَرَهُمْ بِالْمُحافَظَةِ عَلَى كُلِّ الصَّلَوَاتِ ، ثُمَّ أَعادَ الْعَصْرَ تَشْدِيدًا لَهَا ، كَمَا أُعِيدَ النَّخْلُ وَالرُّمَّانُ ، وَمِثْلُهَا : «أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللهَ يَسْجُدُ لَهُ منْ في السَّمَاوَاتِ وَمَنْ في الْأَرْضِ» /الحج: ١٨/ : ثُمَّ قالَ : «وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ» /الحج: ١٨/ : وَقَدْ ذَكَرَهُمْ ٱللهُ عَزَّ وَجَلَّ في أَوَّلِ قَوْلِهِ : «مَنْ في السَّمَاوَاتِ وَمَنْ في الْأَرْضِ» .

وَقالَ غَيْرُهُ : «أَفْنَانٍ» /٤٨/ : أَغْصَانٍ . «وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ» /٥٤/ : ما يُجْتَنَى قَرِيبٌ .

وَقَالَ الْحَسَنُ : «فَبِأَيِّ آلَاءِ» /١٣/ : نِعَمِهِ .

وَقالَ قَتَادَةُ : «رَبِّكُمَا» /١٣/ : يَعْنِي ٱلْجِنَّ وَالْإِنْسَ .

وَقالَ أَبُو ٱلدَّرْدَاءِ : «كُلَّ يَوْمٍ هُوَ في شَأْنٍ» /٢٩/ : يَغْفِرُ ذَنْبًا ، وَيَكْشِفُ كَرْبًا ، وَيَرْفَعُ قَوْمًا ، وَيَضَعُ آخَرِينَ .

وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «بَرْزَخٌ» /٢٠/ : حَاجِزٌ . الْأَنَامُ : الْخَلْقُ . «نَضَّاخَتَانِ» /٦٦/ : فَيَّاضَتَانِ . «ذُو الْجَلَالِ» /٧٨/ : ذُو الْعَظَمَةِ .

وَقالَ غَيْرُهُ : «مارِجٍ» /١٥/ : خالِصٍ مِنَ النَّارِ ، يُقَالُ : مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، مِنْ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا ، وَيُقَالُ : مَرِجَ أَمْرُ النَّاسِ : «مَرِيجٍ» /ق: ٥/ : مُلْتَبِسٌ . «مَرَجَ» /١٩/ : ٱخْتَلَطَ الْبَحْرَانِ . «سَنَفْرُغُ لَكُمْ» /٣١/ : سَنُحَاسِبُكُمْ ، لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ ، وَهُوَ مَعْرُوفٌ في كَلَامِ الْعَرَبِ ، يُقَالُ : لَأَتَفَرَّغَنَّ لَكَ ، وَما بِهِ شُغْلٌ ، يَقُولُ : لَآخُذَنَّكَ عَلَى غِرَّتِكَ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے کہا: ''حسبان'' کا مطلب یہ ہے کہ سورج اور چاند چکی کی طرح گھوم رہے ہیں، اور بعض نے یہ مطلب بیان کیا کہ سورج اور چاند کی حرکت جس پر انسانی زندگی کا کاروبار موقوف ہے ایک حساب اور اندازے کے مطابق چل رہی ہے۔ "وقال غيره: وأقيموا الوزن......" کہ ترازو کی زبان سیدھی رکھو، یعنی برابر تولو۔ "والعصف: بقل الزرع ...... إلخ": "عصف" کا معنی کھیتی کی وہ پیداوار جسے پکنے سے پہلے کاٹ لیں۔ "والريحان: رزقه ......": کھیتی کے پتے اور دانے جنہیں کھاتے ہیں اور ''ریحان'' سے مراد رزق بھی ہے۔ دیگر مفسرینؒ کہتے ہیں کہ "عصف" کے معنی گیہوں کے پتے کے ہیں۔ امام ضحاکؒ کہتے ہیں: "عصف" کا معنی ہے: بھوسی۔ ابو مالک غفاریؒ کہتے ہیں کہ "عصف" کھیتی کا وہ سبزہ جو پہلے پہلے اگتا ہے۔ کسان لوگ اسے "هبور" کہتے ہیں۔ امام مجاہدؒ کہتے ہیں کہ "عصف" کا معنی گندم کا پتا اور "ريحان" کا معنی رزق ہے۔ "والمارج: اللهب ......" إلخ: آگ کی لپٹ زرد یا سبز جو آگ روشن کرنے پر اوپر چڑھتی ہے۔ بعض حضرات امام مجاہدؒ سے نقل کرتے ہیں کہ "رب المشرقين" اور "رب المغربين" میں "مشرقين" سے جاڑے اور گرمی کی مشرق (موسم سرما اور گرمی کی مشرق) اور "مغربين" سے موسم سرما اور گرما کی مغرب مراد ہے، (سردی اور گرمی میں جس نقطہ سے سورج طلوع ہوتا ہے وہ دو مشرق اور جہاں جہاں غروب ہوتا ہے وہ مغرب ہوئیں، انہی کے تغیر و تبدل سے موسم کی فصلیں بدلتی ہیں)۔ مطلب یہ ہے کہ شیرین دریا اور نمکین دریا جہاں ایک دوسرے کے پاس مل کر بہتے ہیں وہاں ایک دوسرے کے ساتھ خلط ملط نہیں ہوتے۔

"المنشآت: ما رفع قِلعه......": "مُنْشَأَةٌ": وہ کشتیاں جن کا بادبان اوپر اٹھادیا گیا ہو، کیونکہ دور سے ایسی ہی کشتیاں پہاڑوں کی طرح لگتی ہیں۔ "وقال مجاهد: كالفخار ......": امام مجاہدؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کھنکھناتی مٹی سے اس طرح پیدا کیا جیسے اس سے ٹھیکرے بنائے جاتے ہیں۔ "الشُّواظُ: لهبٌ من نار": "شواظ" کا معنی آگ کا شعلہ ہے۔ "ونُحاس": آیت میں ''نحاس'' سے پیتل مراد ہے، جو گھلا کر جہنمیوں کے سروں پر ڈالا جائے گا اور اس کے ذریعہ ان کو عذاب دیا جائے گا۔ "خاف مقام ربه......": جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہو، اس کے لئے جنت میں دو باغ ہوں گے، یعنی ایسے شخص کے لئے جو گناہ کا قصد کرے، پھر اللہ کو یاد کر کے گناہ چھوڑ دے۔

"مدهامّتان": وہ دونوں باغ سیرابی کی وجہ سے سیاہ نظر آئیں گے۔ "صلصال": وہ گارا جس میں ریت ملائی جائے، ٹھیکری کی طرح کھنکھنانے لگے، ایسا کیچڑ جس میں ریت ملائی جائے۔ بعض کہتے ہیں: "صلصال" بدبودار کیچڑ کو کہتے ہیں، جیسے کہتے ہیں: "صل اللحم" یعنی: گوشت بدبودار ہو گیا، سڑ گیا، جیسے: "صر الباب عند الإغلاق

وصرصر" کہ دروازے نے بند کرتے ہوئے آواز دی، اور "صَرصَرَ البابُ" بھی کہتے ہیں، جیسے: "کَبکَبتُه" اور "کَبَبتُه" کا ایک معنی ہے۔ "فاكهة ونخل ورمَّانٌ": میوے، کھجور اور انار ہوں گے۔ بعض حضرات کہتے ہیں: کھجور اور انار میوہ نہیں ہیں اور عرب لوگ تو ان دونوں کو میوے میں شمار کرتے ہیں۔ "نخل" اور "رمان" کا عطف "فاكهة" پر ایسے ہے، جیسا ارشاد باری تعالیٰ: ﴿حافظوا على الصلوات والصلاة الوسطىٰ﴾ میں ہے کہ پہلے تمام نمازوں کی محافظت کا حکم دیا، جن میں صلاۃِ وسطی بھی شامل ہے، پھر صلاۃِ وسطی کو دوبارہ بیان کیا، زور اور سخت پابندی کے لئے، اسی طرح یہاں "نخل" اور "رمان" "فاكهة" میں شامل تھے، مگر چونکہ ان میں زیادہ خوبی ہے، اس لئے دوبارہ بیان کیا۔ اسی طرح ﴿ألم تر أن الله يسجد له من في السموات ومن في الأرض﴾، پھر اس کے بعد فرمایا: ﴿وكثير من الناس وكثير حق عليه العذاب﴾، حالانکہ "كثير من الناس" "من في السموات ومن في الأرض" میں بھی شامل تھا۔

دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ "أفنان" کا معنی ہیں: ٹہنیاں، شاخیں۔ "وجنى الجنتين دان" کہ دونوں باغوں کا میوہ قریب ہوگا۔ "قال الحسن: "فبأي آلاء ربكما تكذبان": حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ "آلاء" کا معنی ہے: نعمتیں۔ امام قتادہؒ کہتے ہیں: "ربكما" میں جن اور انس کو خطاب کیا گیا ہے۔ "وقال أبو الدرداءؓ: كل يوم هو في شأن" کہ کسی کو بخشتا ہے، کسی کی مصیبت دور کرتا ہے، کسی قوم کو عروج وترقی دیتا ہے، کسی کو زوال اور پستی میں ڈال دیتا ہے۔ "وقال ابن عباسؓ: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ برزخ سے "آڑ" مراد ہے۔ "الأنام" بمعنی مخلوق۔ "نضاختان" بمعنی خیر وبرکت بہارہے ہیں۔ "ذوالجلال" بمعنی عظمت اور بزرگی والا۔ دیگر مفسرین کہتے ہیں کہ "مارج" بمعنی خالص انگارہ جس میں دھواں نہ ہو۔ "يقال: مرج الأمير رعيته": کہ حاکم نے اپنی رعیت کا خیال چھوڑ دیا کہ ایک دوسرے کو اذیت دے رہے ہیں۔ "مريج" بمعنی خلط ملط۔ "مرج البحران" بمعنی دونوں دریا مل گئے۔ یہ "مَرَجتَ دابَّتَكَ" سے ماخوذ ہے، یعنی تو نے اپنا جانور چھوڑ دیا۔ "سنفرغ لكم" کہ عنقریب ہم تمہارا حساب کریں گے۔ یہاں فراغت مراد نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی شے دوسری چیز کی طرف خیال رکھنے سے باز نہیں رکھ سکتی۔ کلام عرب میں یہ محاورہ مشہور ہے کہ کوئی شخص اگر مصروف نہ ہو، خالی اور فارغ ہو، لیکن ڈرانے کے لئے دوسرے سے کہتا ہے: اچھا میں تیرے لئے فراغت کروں گا، یعنی عین اس وقت جب تو غافل ہوگا تجھے سزا دوں گا۔

۳۵۵ – باب: قَوْلِهِ: «وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ» /٦٢/.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور ان دو باغوں سے کم دو باغ اور ہیں" (جو مؤمنین کے لئے ہیں)۔

٤٥٩٧ : حدثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ : حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الجَوْنِيُّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ قالَ : (جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ ، آنِيَتُهُمَا وَما فِيهِمَا ، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ ، آنِيَتُهُمَا وَما فِيهِمَا ، وَما بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ ، عَلَى وَجْهِهِ في جَنَّةِ عَدْنٍ) . [ر : ٣٠٧١]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو جنتیں چاندی کی ہیں، ان دونوں کے برتن اوران دونوں میں جو سامان وغیرہ ہے سب چاندی کا ہوگا اور دو جنتیں سونے کے ہیں، ان کے برتن اوران دونوں میں جو سامان ہے وہ سب کچھ سونے کا ہوگا اور ''جنت عدن'' میں جنتیوں کے اپنے رب کے دیدار میں کوئی چیز بجز کبریائی کی چادر کے جو اس ذات پر ہوگی حائل نہ ہوگی۔

٣٥٦ - باب : «حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي ٱلْخِيَامِ» /٧٢/ .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : حُورٌ : سُودُ الحَدَقِ . وَقالَ مُجاهِدٌ : مَقْصُورَاتٌ : مَحْبُوسَاتٌ ، قُصِرَ طَرْفُهُنَّ وَأَنْفُسُهُنَّ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ . «قَاصِرَاتُ» /٥٦/ : لَا يَبْغِينَ غَيْرَ أَزْوَاجِهِنَّ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وہ عورتیں گوری رنگت والی ہوں گی اور خیموں میں محفوظ ہوں گی''۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: ''حور'' سیاہ پتلی والی کو کہتے ہیں اور امام مجاہدؒ نے کہا کہ ''مقصورات'' ''محبوسات'' کے معنی میں ہے کہ ان کی نگاہ اوران کی ذات ان کے شوہروں پر محبوس و محفوظ ہوگی، اپنے شوہروں کے علاوہ کسی کی خواہش مند نہ ہوں گی۔

٤٥٩٨ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ : حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الجَوْنِيُّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ قالَ : (إِنَّ فِي الجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ ، عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلاً ، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ ما يَرَوْنَ الآخَرِينَ ، يَطُوفُ عَلَيْهِمُ المُؤْمِنُونَ ، وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ ، آنِيَتُهُمَا وَما فِيهِمَا ، وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا ، آنِيَتُهُمَا وَما فِيهِمَا ، وَما بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ في جَنَّةِ عَدْنٍ) . [ر : ٣٠٧١]

ترجمہ

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ بہشت میں ایک خول دار موتی کا خیمہ ہوگا، جس کا عرض ساٹھ میل ہوگا، اس کے ہر کونے میں مسلمانوں کی بیویاں بیٹھی ہوں گی، جن میں سے کوئی ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے گا اور مسلمان ہی ان پر گردش کر سکیں گے اور دو باغ وہاں کے ایسے ہیں جن کی ہر شے اور برتن سونے کے ہوں گے اور جنت عدن والوں کو اللہ کے دیدار میں صرف ایک جلالی چادر حائل ہوگی جو اس کے رخ مبارک پر پڑی ہوگی۔

٣٥٧ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الْوَاقِعَةِ .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «رُجَّتْ» /٤/ : زُلْزِلَتْ . «بُسَّتْ» /٥/ : فُتَّتْ وَلُتَّتْ كَمَا يُلَتُّ السَّوِيقُ . الْمَخْضُودُ : الْمُوقَرُ حَمْلاً ، وَيُقَالُ أَيْضًا : لَا شَوْكَ لَهُ . «مَنْضُودٍ» /٢٩/ : المَوْزُ . وَالْعُرُبُ : الْمُحَبَّبَاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ . «ثُلَّةٌ» /٣٩ ، ٤٠/ : أُمَّةٌ . «يَحْمُومٍ» /٤٣/ : دُخَانٍ أَسْوَدَ . «يُصِرُّونَ» /٤٦/ : يُدِيمُونَ . «الْهِيمِ» /٥٥/ : الْإِبِلِ الظِّمَاءِ . «لَمُغْرَمُونَ» /٦٦/ : لَمُلْزَمُونَ . «فَرَوْحٌ» /٨٩/ : جَنَّةٌ وَرَخاءٌ . «وَرَيْحَانٌ» /٨٩/ : الرِّزْقُ . «وَنُنْشِئَكُمْ فِيما لَا تَعْلَمُونَ» /٦١/ : فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ .

وَقَالَ غَيْرُهُ : «تَفَكَّهُونَ» /٦٥/ : تَعْجَبُونَ . «عُرُباً» /٣٧/ : مُثَقَّلَةً ، وَاحِدُهَا عَرُوبٌ ، مِثْلُ صَبُورٍ وَصُبُرٍ ، يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ ، وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ الْغَنِجَةَ ، وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ .

وَقَالَ فِي : «خافِضَةٌ» /٣/ : لِقَوْمٍ إِلَى النَّارِ . «رَافِعَةٌ» /٣/ : إِلَى الجَنَّةِ . «مَوْضُونَةٍ» /١٥/ : مَنْسُوجَةٍ ، وَمِنْهُ : وَضِينُ النَّاقَةِ . وَالْكُوبُ : لَا آذَانَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ . وَالْأَبَارِيقُ : ذَوَاتُ الآذَانِ وَالْعُرَى . «مَسْكُوبٍ» /٣١/ : جارٍ . «وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ» /٣٤/ : بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ . «مُتْرَفِينَ» /٤٥/ : مُتَنَعِّمِينَ . «ما تُمْنُونَ» /٥٨/ : هِيَ النُّطْفَةُ فِي أَرْحامِ النِّسَاءِ . «لِلْمُقْوِينَ» /٧٣/ : لِلْمُسَافِرِينَ ، وَالْقِيُّ الْقَفْرُ . «بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ» /٧٥/ : بِمُحْكَمِ الْقُرْآنِ ، وَيُقَالُ : بِمَسْقِطِ النُّجُومِ إِذَا سَقَطْنَ ، وَمَوَاقِعُ وَمَوْقِعٌ وَاحِدٌ . «مُدْهِنُونَ» /٨١/ : مُكَذِّبُونَ ، مِثْلُ : «لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ» /القلم: ٩/ . «فَسَلَامٌ لَكَ» /٩١/ : أَيْ مُسَلَّمٌ لَكَ : إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ، وَأُلْغِيَتْ إِنَّ وَهُوَ مَعْنَاهَا ، كَمَا تَقُولُ : أَنْتَ مُصَدَّقٌ ، مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ ، إِذَا كَانَ قَدْ قَالَ : إِنِّي مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ ، وَقَدْ يَكُونُ كَالدُّعاءِ لَهُ ، كَقَوْلِكَ : فَسَقْيًا مِنَ الرِّجالِ ، إِنْ رَفَعْتَ السَّلَامَ ، فَهُوَ مِنَ الدُّعاءِ .

«تُورُونَ» /۷۱/ : تَسْتَخْرِجُونَ ، أَوْرَيْتُ : أَوْقَدْتُ . «لَغْوًا» /۲۵/ : بَاطِلاً . «تَأْثِيمًا» /۲۵/ : كَذِبًا .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے کہا کہ "رُجَّتْ" "زُلْزِلَتْ" کے معنی میں ہے، یعنی اس کو جنبش دی گئی، ہلائی گئی، یعنی ہلائی جائے گی۔ "بُسَّت ...... إلخ": "بسَّتْ" کے معنی پہاڑ چور چور کر دیئے جائیں گے۔ "فُتَّتْ، لُتَّتْ ......" کہ پہاڑ چور چور کر دیئے جائیں گے، جس طرح ستو کولت پت کر دیا جاتا ہے۔ "المخضود" بمعنی بیری کا درخت، جو پھلوں کے بوجھ سے لدا ہوا ہوگا، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ "مخضود" اسے کہتے ہیں جس میں کانٹے نہ ہوں۔ "منضود" تہ بہ تہ چڑھے ہوئے کیلے۔ "العُرُبُ" بمعنی اپنے شوہروں کی پیاریاں۔ "عرب" "عروب" کی جمع ہے، صیغۂ صفت ہے، جس کے معنی ہیں: وہ عورت جو اپنے ناز و انداز کی وجہ سے اپنے شوہر کی محبوبہ ہو اور مجاز شناس بھی ہو۔ "ثلة" بمعنی جماعت و گروہ۔ "یحموم" سیاہ کالا دھواں۔ "یصرون" کے معنی ہیں: دوام اختیار کیا تھا۔ "الهیم" بمعنی پیاسے اونٹ۔ "لمغرمون" بمعنی خسارے میں آ گئے۔ "روح" کا معنی ہے: جنت اور فراخی ہیں اور "ریحان" کے معنی رزق کے ہیں۔ "ونُنْشِئَكُمْ في أي خلق نشاء" کہ ہم جس صورت میں چاہیں گے تم کو پیدا کریں گے۔ "وقال غيره: تفكّهون: تَعْجَبُونَ": امام مجاہدؒ کے علاوہ دیگر مفسرین کہتے ہیں: "تَفَكَّهُوْن" کا معنی ہے: تعجب کرتے رہ جاؤ۔ "عرباً: مثقلة" یعنی اس لفظ کے راء پر ضمہ ہے، اس کی مفرد "عروب" آتی ہے، جیسے "صبور" کی جمع "صبر" کی ہے۔ "عروب" کے معنی خوبصورت، پیاری عورت۔ محبوبہ بیوی کو مکہ والے "عَرِبَةٌ"، مدینہ والے "غَنِجَةٌ" اور عراق والے "شَكِلَةٌ" کہتے ہیں۔

"خافضة ......": ایک قوم کو نیچا دکھانے والی، یعنی دوزخ میں لے جانے والی اور ایک قوم کو بلند کرنے والی، یعنی بہشت میں لے جانے والی۔ "موضونة" بمعنی سونے سے بنے ہوئے، اسی سے نکلا ہے: "وضين الناقة" یعنی اونٹنی کا زیر بند۔ "والكوب" بمعنی وہ برتن جس میں ہتھی اور ٹونٹی نہ ہو۔ "أكواب" جمع ہے۔ "أباريق" وہ کوزہ جس میں ٹونٹی اور کنڈا ہو۔ "مسكوب" بمعنی بہتا ہوا، جاری۔ "فرش مرفوعة" بمعنی اونچے اونچے، یعنی ایک کے اوپر ایک، تلے اوپر بچھائے گئے۔ "مترفين" بمعنی آسودہ، آرام یافتہ۔ "ما تُمنون": وہ نطفہ جو عورت کے رحم میں ڈالتے ہو۔ "للمقوين" بمعنی مسافروں کے لئے۔ یہ لفظ "قيٌّ" سے مشتق ہے، صحراء اور ویرانہ کو کہتے ہیں۔ "بمواقع النجوم": قرآن کی محکم آیات۔ بعض کہتے ہیں: تارے ڈوبنے کے مقامات۔ "مواقع" "واقع" کی جمع ہے، اس کا واحد "موقع" ہے، دونوں کا معنی ایک ہے۔ "مدهنون" بمعنی جھٹلانے والے، جیسے آیت میں ہے: ﴿وَدُّوا لو تدهن فيدهنون﴾.

"فسـلام لك......": اس کا یہ معنی ہے کہ یہ بات مانی گئی اور سچ ہے کہ تو اصحاب یمین میں سے ہے۔ "إنَّ" کا لفظ گرا دیا گیا، مگر اس کا معنی قائم رکھا گیا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً کوئی کہے: میں اب تھوڑی دیر میں سفر کرنے والا ہوں تو اس سے کہے گا: "أنت مصدَّق مسافر عن قليل" یہاں بھی "إن" محذوف ہے، یعنی: أنت مصدق، إنك مسافر عن قليل". "سلام" کا لفظ بطور دعا مستعمل ہوتا ہے، اگر مرفوع ہو، جیسے "سقياً" نصب کے ساتھ دعا کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے، یعنی اللہ تجھے سیراب کرے۔ "تورون" بمعنی سلگاتے ہو، آگ نکالتے ہو۔ "أَوْرَيْتُ" سے نکلا ہے، یعنی میں نے سلگایا۔ "لغو" بمعنی باطل، جھوٹ۔ "تأثيما" بمعنی جھوٹ، غلط۔

۳۵۸ – باب : قَوْلُهُ : «وَظِلٍّ مَمْدُودٍ» /۳۰/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور لمبا سایہ ہوگا"۔

۴۵۹۹ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قالَ : (إِنَّ فِي الجَنَّةِ شَجَرَةً ، يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عامٍ ، لَا يَقْطَعُهَا ، وَٱقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ : «وَظِلٍّ مَمْدُودٍ») . [ر : ۳۰۸۰]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جنت میں ایک اتنا بڑا درخت ہے، (طوبیٰ) جس کے سائے میں اگر کوئی سوا سو سال تک چلتا رہے تب بھی یہ سایہ طے نہ ہوگا، اس کے ثبوت میں اگر چاہو تو یہ آیت تلاوت کرو: ﴿وظل ممدود﴾.

۳۵۹ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الحَدِيدِ .

قالَ مُجَاهِدٌ : «جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ» /۷/ : مُعَمَّرِينَ فِيهِ . «مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ» /۹/ : مِنَ الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدَى . «فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ» /۲۵/ : جُنَّةٌ وَسِلَاحٌ . «مَوْلَاكُمْ» /۱۵/ : أَوْلَى بِكُمْ . «لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ» /۲۹/ : لِيَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ ، يُقَالُ : الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ، وَالْبَاطِنُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا . «أَنْظِرُونَا» /۱۳/ : ٱنْتَظِرُونَا .

ترجمہ

امام مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ "جعلكم مستخلفين" کا معنی ہے: تمہیں آباد کیا ہے اس میں، دوسرے لوگوں کے

چلے جانے کے بعد۔"من الظلمات إلى النور" "ظلمات" سے **گمراہی اور**"النور" سے **ہدایت مراد ہے**۔"ومنافع للناس": **اس سے ڈھال اور ہتھیار مراد ہیں**۔"مولاکم ......"، **یعنی جہنم کی آگ ہی تمہارے لئے مناسب ہے**۔"لئلا یعلم أهل الكتاب" **کا معنی ہے: تا کہ اہل کتاب جان لیں**۔"الظاهر" **یعنی علم کی رو سے عیاں ہے**۔"الباطن"،**علم کی رو سے پوشیدہ ہے**۔"أَنْظِرُونَا"،**بمعنی ہمارا انتظار کرو**۔

٣٦٠ - باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الْمُجادِلَةِ .

وَقالَ مُجاهِدٌ : «يُحَادُّونَ» /٢٠/ : يُشَاقُّونَ ٱللَّهَ . «كُبِتُوا» /٥/ : أُخْزُوا ، مِنَ ٱلْخِزْيِ . «ٱسْتَحْوَذَ» /١٩/ : غَلَبَ .

امام مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ "یجادلون" کا معنی ہے: اللہ کی مخالفت کرتے ہو۔ "کبتوا" بمعنی ذلیل کئے گئے۔ "استحوذ" بمعنی غالب ہوگیا۔

٣٦١ - باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الحَشْرِ .

«الجَلَاءَ» /٣/ : الْإِخْرَاجَ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ .

"الجلاء ......": ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف نکال دینا (جلاوطن کرنا)۔

٤٦٠٠/٤٦٠١ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمانَ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ : أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قالَ : قُلْتُ لِٱبْنِ عَبَّاسٍ : سُورَةُ التَّوْبَةِ ، قالَ : التَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِحَةُ ، ما زَالَتْ تَنْزِلُ ، وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ ، حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهَا لَنْ تُبْقِيَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا ذُكِرَ فِيهَا ، قالَ : قُلْتُ : سورَةُ الْأَنْفَالِ ، قالَ : نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ ، قالَ : قُلْتُ : سُورَةُ الحَشْرِ ، قالَ : نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ .

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے سورۂ توبہ کا ذکر کیا، انہوں نے کہا: یہ سورۂ توبہ کیا ہے!! یہ تو فضیحت کرنے والی ہے۔ اس سورت میں برابر یہی نازل ہوتا رہا کہ بعض لوگ ایسے ہیں، بعض لوگ ایسے ہیں، حتی کہ لوگوں کو گمان ہوگیا کہ یہ سورت کسی کا ذکر نہیں چھوڑے گی، (سب کے اندرونی حالات ظاہر کردے گی)۔ میں نے سورۂ انفال کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سورت جنگ بدر کے متعلق نازل ہوئی، میں نے سورۂ حشر کے متعلق عرض کیا، تو فرمایا: یہ سورت بنی نضیر یہودیوں کے متعلق نازل ہوئی۔

(٤٦٠١) : حدّثنا الحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ حَمَّادٍ : أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ قالَ : قُلْتُ لِٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا : سُورَةُ الحَشْرِ ، قالَ : قُلْ : سُورَةُ النَّضِيرِ . [ر : ٣٨٠٥]

ترجمہ

حضرت سعیدؒ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے سورۂ حشر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: اسے سورۃ بنی نضیر کہہ۔

٣٦٢ – باب : «ما قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ» /٥/ .

نَخْلَةٍ ، ما لَمْ تكُنْ عَجْوَةً أَوْ بَرْنِيَّةً .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں "لينة" بمعنی "نخلة" ہے، یعنی کھجور کا درخت جو عجوہ اور برنی نہ ہو، یہ سب کھجور کی اقسام ہیں۔

٤٦٠٢ : حدّثنا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا لَيْثٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ٱبْنِ عُمَرَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ ، وَهْيَ الْبُوَيْرَةُ ، فَأَنْزَلَ ٱللّٰهُ تَعَالَى : «ما قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ ٱللهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ» . [ر : ٢٢٠١]

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنونضیر کے کھجوروں کے تمام درخت جلا دیئے اور کٹوا دیئے تھے، انہی درختوں کے باغ کو "بویرہ" کہتے تھے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ما قطعتم من لينة أو تركتموها قائمة علىٰ أإصولها فبإذن الله وليخزي الفاسقين﴾

کہ جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹ ڈالے، (اسی طرح جو جلا دئے)، یا جن کو ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا، سو دونوں باتیں خدا ہی کے حکم اور رضا کے موافق ہیں، تا کہ کافروں کو ذلیل کرے۔

٣٦٣ – باب : قَوْلُهُ : «ما أَفاءَ ٱللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ» /٦ ، ٧ / .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان میں سے دلوایا تم نے اس کے حاصل کرنے پر نہ گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ"۔

۴۶۰۳ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، غَيْرَ مَرَّةٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الحَدَثَانِ ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : كانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفاءَ ٱللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ ، مِمَّا لَمْ يُوجِفِ المُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكابٍ ، فَكانَتْ لِرَسُولِ ٱللهِ ﷺ خاصَّةً ، يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَتِهِ ، ثُمَّ يَجْعَلُ ما بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ ، عُدَّةً فِي سَبِيلِ ٱللهِ . [ر : ۲۷۴۸]

ترجمہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بنی نضیر کے مال اس قسم میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور فئی (غنیمت بغیر جنگ) بخشش فرمائے، مسلمانوں نے ان پر اپنے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے، اس قسم کا مال خاص طور پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملکیت متصور ہوتا تھا، آپ ان میں سے اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچہ نکال کر باقی جو بچتا اسے جہاد کے سامان کی تیاری ہتھیار اور گھوڑوں وغیرہ میں خرچ کرتے تھے۔

۳٦٤ – باب : «وَما آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ» /۷/ .

۴۶۰۴/۴۶۰۵ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ قالَ : (لَعَنَ ٱللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ ٱللهِ) . فَبَلَغَ ذٰلِكَ ٱمْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ ، فَجاءَتْ فَقَالَتْ : إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ ، فَقَالَ : وَما لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ، وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ ٱللهِ ، فَقَالَتْ : لَقَدْ قَرَأْتُ ما بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ ، فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ ما تَقُولُ ، قالَ : لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ ، أَمَا قَرَأْتِ : «وَما آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَما نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» . قالَتْ : بَلَى ، قالَ : فَإِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْهُ ، قالَتْ : فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ ، قالَ : فَاذْهَبِي فَانْظُرِي ، فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ ، فَلَمْ تَرَ مِنْ حاجَتِهَا شَيْئًا ، فَقَالَ : لَوْ كانَتْ كَذٰلِكَ ما جامَعْتُنَا .

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بدن کو گودنے اور گودوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ نیز ان پر جو چہرے کے بالوں کو اکھاڑتی اور دانتوں کو خوبصورتی کے لئے جدا کرتی ہیں، چونکہ وہ خدا کی دی ہوئی ہیئت کو بدلنا چاہتی ہیں۔ یہ حکم جب بنی اسد کی ایک عورت ام یعقوب کو معلوم ہوا تو وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آئیں،

کہنے لگیں: مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ آپ نے فرمایا: بے شک! کیا میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور اللہ کی کتاب میں لعنت آئی ہے۔ عورت کہنے لگی: میں نے تو سارا قرآن جو دولوح کے اندر موجود ہے پڑھ ڈالا، اس میں تو کہیں ان عورتوں پر لعنت نہیں آئی؟ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: اگر تو قرآن کو کما حقہ سمجھ کر پڑھتی تو ضرور یہ مسئلہ تجھے مل جاتا، کیا تو نے قرآن میں نہیں پڑھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس بات کا تمہیں حکم دیں اس پر عمل کرو اور جس بات سے منع کریں اس سے باز رہو؟ اس نے کہا: ہاں یہ آیت تو قرآن میں ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: تو بس رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں سے منع کیا ہے۔ وہ عورت کہنے لگی: آپ کی بیوی بھی تو یہ کام کرتی ہے! انہوں نے کہا: اچھا جا کر دیکھ، چنانچہ وہ گئی، مگر اس نے وہاں کوئی خلاف شرع بات نہ دیکھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا: اگر میری عورت ایسے کام کرتی تو بھلا وہ میرے ساتھ رہ سکتی تھی (میں اسے گھر سے نکال دیتا)۔

(٤٦٠٥) : حدّثنا عَلِيٌّ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ سُفْيَانَ قالَ : ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ٱبْنِ عابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : لَعَنَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ الْوَاصِلَةَ . فَقَالَ : سَمِعْتُهُ مِنِ ٱمْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ ، مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ . [٥٥٨٧ ، ٥٥٩٥ ، ٥٥٩٩ ، ٥٦٠٤]

ترجمہ

سفیان ثوریؒ کہتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے منصور والی حدیث بیان کی جو بذریعہ ابراہیم از علقمہ از عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں میں جوڑ لگانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن عابس نے کہا: میں نے یہ حدیث ایک عورت سے سنی جسے ام یعقوب کہتے تھے، اس نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی ہدایت نقل کی ہے جیسے منصور کی روایت اوپر گزری۔

٣٦٥ – باب : «وَٱلَّذِينَ تَبَوَّؤُوا ٱلدَّارَ وَالْإِيمَانَ» /٩/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ’’نیز ان لوگوں کا بھی حق ہے جو دارالاسلام (مدینہ) میں اور ایمان میں ان (مہاجرین) کے آنے سے قبل کے قرار پکڑے ہوئے ہیں (انصار)‘‘۔

٤٦٠٦ : حدّثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، يَعْنِي : ٱبْنَ عَيَّاشٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قالَ : قالَ عُمَرُ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ : أُوصِي الخَلِيفَةَ بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ : أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ ، وَأُوصِي الخَلِيفَةَ بِالْأَنْصَارِ ، ٱلَّذِينَ تَبَوَّؤُوا ٱلدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُهَاجِرَ النَّبِيُّ ﷺ : أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ ، وَيَعْفُوَ عَنْ مُسِيئِهِمْ . [ر : ١٣٢٨]

ترجمہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زخمی ہونے کے بعد فرمایا تھا کہ میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ مہاجرین اولین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کا حق پہچانے اور میں ہونے والے خلیفہ کو انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کا حق پہچانے اور میں ہونے والے خلیفہ کو انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ جو دارالاسلام اور ایمان میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت سے پہلے ہی سے قرار پکڑے ہوئے ہیں، کہ جو ان میں نیکوکار ہیں ان کی عزت کرے اور ان کے غلط کاروں سے درگزر کرے۔

٣٦٦ - باب : «وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ» . الآيَةَ /٩/ .

الخَصَاصَةُ : الْفَاقَةُ . «الْمُفْلِحُونَ» : الْفَائِزُونَ بِالْخُلُودِ ، الْفَلَاحُ : الْبَقَاءُ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ : عَجِّلْ . وَقَالَ الحَسَنُ : «حَاجَةً» /٩/ : حَسَدًا .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں، اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو، خود فاقہ سے بیٹھ جاتے ہیں، مہاجرین کو کھلاتے ہیں''۔ "الخصاصة" کے معنی فقر و فاقہ کے ہیں۔ "المفلحون" کے معنی ہیں: ہمیشہ کامیاب رہنے والے اور ''فلاح'' کے معنی بقا کے ہیں، یعنی ہمیشہ کی زندگی۔ "حي على الفلاح حی علیٰ الفلاح" کا معنی ہے: جلدی آ ؤ بقا کی طرف، یعنی اس کام کی طرف جسے حیات ابدی حاصل ہے۔

حسن بصریؒ کہتے ہیں: "حاجة" کے معنی ہیں: حسد، یعنی رشک۔

٤٦٠٧ : حدّثني يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ ٱللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ ٱللَّهِ ، أَصَابَنِي الجَهْدُ ، فَأَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا ،

فَقَالَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ : (أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُهُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ، يَرْحَمُهُ ٱللّٰهُ) . فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ : أَنَا يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ ، فَذَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ لِٱمْرَأَتِهِ : ضَيْفُ رَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ ، لَا تَدَّخِرِيهِ شَيْئًا ، قالَتْ : وَٱللّٰهِ ما عِنْدِي إِلَّا قُوتُ الصِّبْيَةِ ، قالَ : فَإِذَا أَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيهِمْ وَتَعَالَيْ ، فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ ، وَنَطْوِي بُطُونَنَا اللَّيْلَةَ ، فَفَعَلَتْ ، ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلَى رَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ : (لَقَدْ عَجِبَ ٱللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، أَوْ : ضَحِكَ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ) . فَأَنْزَلَ ٱللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ» . [ر : ٣٥٨٧]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! میں بہت بھوکا ہوں (کچھ کھلوایئے)۔ آپ نے اپنی ازواج کے پاس سے کچھ کھانا منگوانے بھیجا، مگر وہاں سے کچھ نہ ملا۔ آپ نے حاضرین سے فرمایا: کون ہے جو آج رات اس شخص کا میزبان بنے؟ اللہ اس پر رحم کرے گا۔ یہ سن کر ایک انصاری نے عرض کیا: (حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ): یارسول اللہ! میں اس کی مہمانی کروں گا اور اس شخص کو اپنے گھر لے گئے، اپنی بیوی (ام سلیم) سے کہا: یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھیجا ہوا مہمان ہے، اس سے کھانے کی کوئی چیز مت چھپانا۔ وہ بولی: خدا کی قسم! میرے پاس تو اتنا تھوڑا کھانا ہے، جو بچوں کو بمشکل کافی ہوگا۔ ابوطلحہ نے کہا: جب بچے رات کا کھانا مانگنے لگیں تو انہیں سلادینا اور چراغ گل کردینا، ہم دونوں بھی آج رات کچھ نہ کھائیں گے، چنانچہ ام سلیم نے ایسا ہی کیا، صبح کو ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا: رات کو اللہ تعالیٰ نے فلاں مرد اور عورت پر تعجب کیا، یا اللہ تعالیٰ ہنسے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿ويوثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة﴾.

٣٦٧ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الْمُمْتَحِنَةِ .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً» /٥/ : لَا تُعَذِّبْنَا بِأَيْدِيهِمْ ، فَيَقُولُونَ : لَوْ كانَ هٰؤُلَاءِ عَلَى الْحَقِّ ما أَصَابَهُمْ هٰذَا . «بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ» /١٠/ : أُمِرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ بِفِرَاقِ نِسَائِهِمْ ، كُنَّ كَوَافِرَ بِمَكَّةَ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے کہا کہ "لا تجعلنا فتنة" کے معنی ہیں کہ کافروں کے ہاتھوں سے ہم کو تکلیف نہ پہنچا، کیونکہ وہ

یوں کہنے لگے تھے کہ اگر یہ مسلمان حق پر ہوتے تو ان کو یہ مصیبت نہ پہنچتی، یہ مغلوب نہ ہوتے۔

"بعصم الكوافر": فرماتے ہیں: "عصم الكوافر" کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو حکم دیا گیا کہ اپنی ان عورتوں کو چھوڑ دیں جو مکہ میں کافرہ ہیں۔ "الكوافر" "كافرة" کی جمع ہے۔

٣٦٨ – باب : «لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ» /١/ .

ترجمہ

"ایمان والو! تم میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ"۔

٤٦٠٨ : حدّثنا الحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قالَ : حَدَّثَنِي الحَسَنُ ٱبْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ : أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ ٱللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ يَقُولُ : سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ يَقُولُ : بَعَثَنِي رَسُولُ ٱللهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ ، فَقَالَ : (ٱنْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خاخٍ ، فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ ، فَخُذُوهُ مِنْهَا) . فَذَهَبْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ ، فَقُلْنَا : أَخْرِجِي الْكِتَابَ ، فَقَالَتْ : ما مَعِي مِنْ كِتَابٍ ، فَقُلْنَا : لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا ، فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَإِذَا فِيهِ : مِنْ حاطِبِ ٱبْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (ما هٰذَا يَا حاطِبُ) . قَالَ : لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنِّي كُنْتُ ٱمْرَأً مِنْ قُرَيْشٍ ، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، وَكانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فاتَنِي مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ ، أَنْ أَصْطَنِعَ إِلَيْهِمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي ، وَما فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا ، وَلَا ٱرْتِدَادًا عَنْ دِينِي . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ) . فَقَالَ عُمَرُ : دَعْنِي يَا رَسُولَ ٱللهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ ، فَقَالَ : (إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا ، وَما يُدْرِيكَ ؟ لَعَلَّ ٱللهَ عَزَّ وَجَلَّ ٱطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ : ٱعْمَلُوا ما شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ) . قالَ عَمْرٌو : وَنَزَلَتْ فِيهِ : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ» . قالَ : لَا أَدْرِي الآيَةَ فِي الحَدِيثِ ، أَوْ قَوْلُ عَمْرٍو .

حدّثنا عَلِيٌّ : قِيلَ لِسُفْيَانَ فِي هٰذَا ، فَنَزَلَتْ : «لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي» . قالَ سُفْيَانُ : هٰذَا فِي حَدِيثِ النَّاسِ ، حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو ، ما تَرَكْتُ مِنْهُ حَرْفًا ، وَما أُرَى أَحَدًا حَفِظَهُ غَيْرِي .

[ر : ٢٨٤٥]

ترجمہ

حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے، حضرت زبیرؓ، اور حضرت مقدادؓ کو روانہ کیا اور فرمایا: چلے جاؤ (مکہ کے راستے پر)، جب تم ''روضۂ خاخ'' پر پہنچو گے تو وہاں تمہیں ہودج میں سوار ایک عورت ملے گی، اس کے پاس ایک خط ہے، تم اس سے خط لے لینا۔ (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا): پھر ہم لوگ روانہ ہو گئے، ہمارے گھوڑے ہمیں تیزی کے ساتھ لئے جا رہے تھے، آخر جب ہم اس باغ پر پہنچے تو ہم نے ایک عورت کو ہودج پر سوار پایا تو ہم نے کہا: خط نکالو، وہ بولی: میرے پاس کوئی خط نہیں، ہم نے کہا: خط نکالو یا اپنے کپڑے اتار دو، (تاکہ ہم تلاشی لیں)۔ آخر اس نے اپنی چوٹی سے خط نکالا، ہم اس خط کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، (یہاں جب خط پڑھا گیا)، تو اس میں یہ لکھا گیا تھا کہ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین کے چند افراد (صفوان بن امیہ، سہیل بن عمر، عکرمہ بن ابی جہل) کی طرف جو مکہ میں تھے، اس خط میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض راز بتائے تھے (کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فوج لے کر پہنچنے والے ہیں)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے معاملے میں آپ عجلت نہ فرمائیں، قریش کے ساتھ قیام مکہ کے زمانے میں میں رہتا تھا، ان کے قبیلہ وخاندان سے میرا کوئی تعلق نہ تھا، (یعنی صرف ان کا حلیف تھا)، اس کے برخلاف آپ کے ساتھ مہاجرین ہیں، ان کی قریش میں رشتہ داریاں ہیں کہ اس وجہ سے قریش مکہ میں رہ جانے والے ان کے اہل وعیال اور مال کی حفاظت کرتے ہیں، میں نے چاہا کہ جب میرا ان سے کوئی نسبی تعلق بھی نہیں تو اس موقعہ پر ان پر ایک احسان کر دوں کہ وہ لوگ میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اس نے تم سے سچی بات کہہ دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن ماردوں۔ آپ نے فرمایا: یہ غزوۂ بدر میں میرے پاس موجود تھے، تمہیں کیا معلوم! اللہ تعالیٰ بدر والوں کے تمام حالات سے واقف ہے اور اس کے باوجود ان کے متعلق فرمادیا: جو جی چاہے کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ حضرت عمرو بن دینار نے کہا کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی: ﴿یا أیها الذین امنوا لا تتخذوا عدوي وعدوكم أولياء ......﴾، یعنی اے ایمان والو! تم میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ۔ سفیان بن عیینہ نے کہا: مجھے اس کا علم نہیں کہ اس آیت کا ذکر حدیث پاک کا جز ہے یا عمرو بن دینار کا قول ہے۔ ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہ سفیان بن عیینہ سے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ آیت ﴿لا تتخذوا عدوي وعدوكم ......﴾ انہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ سفیان نے کہا کہ

لوگوں کی روایت میں یونہی ہے، پھر فرمایا: میں نے عمرو سے جو حدیث یاد کی اس میں سے ایک حرف بھی میں نے نہیں چھوڑا اور میں نہیں سمجھتا کہ میرے سوا کسی نے عمرو سے اس حدیث کو خوب یاد رکھا ہو۔

٣٦٩ - باب : «إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ» /١٠/ .

ترجمہ

''اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں''۔

٤٦٠٩ : حدّثنا إِسْحٰقُ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ أَخِي ٱبْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَمِّهِ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ : أَنَّ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهَا ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ : أَنَّ رَسُولَ ٱللّٰهِ ﷺ كانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الآيَةِ بِقَوْلِ ٱللّٰهِ : «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ - إِلَى قَوْلِهِ - غَفُورٌ رَحِيمٌ» . قالَ عُرْوَةُ : قالَتْ عائِشَةُ : فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ ، قالَ لَهَا رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ : (قَدْ بَايَعْتُكِ) . كَلَامًا ، وَلَا وَٱللّٰهِ ما مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ ٱمْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ ، ما يُبَايِعُهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ : (قَدْ بَايَعْتُكِ عَلَى ذٰلِكِ) .

تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ . وَقالَ إِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، وَعَمْرَةَ . [٤٩٨٣ ، ٦٧٨٨]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کے نازل ہونے کے بعد ان مومن عورتوں کا امتحان لیا کرتے تھے جو ہجرت کر کے مدینہ آتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿يا أيها النبي إذا جاء ك المؤمنات يبايعنك ...... غفور رحيم﴾ کہ جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس آئیں کہ آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، نہ چوریں کریں گی، نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان کی اولاد لاویں گی، جس کو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان بنالیویں اور مشروع باتوں میں وہ آپ کے خلاف نہ کریں گی، پس جو عورتیں ان شرطوں کو قبول کرلیتیں جن کا اعتقاد شرط ایمان ہے اور التزام عمل شرطِ کمالِ ایمان ہے، تو آپ ان کو بیعت کرلیا کیجئے اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کر لیجئے۔ بے شک وہ غفور الرحیم ہے۔ عروہؒ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: چنانچہ جو مومن عورتیں اس شرط کا اقرار کر

لیتیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے زبانی طور پر فرماتے کہ میں نے تمہاری بیعت قبول کر لی، اور ہرگز نہیں، خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ نے کسی عورت کا ہاتھ بیعت لیتے ہوئے کبھی نہیں چھوا، آپ صرف زبان سے فرما دیتے کہ میں نے تم سے اس اقرار پر بیعت لے لی۔ اس روایت کی متابعت یونس، معمر اور عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے زہری سے کی اور اسحٰق بن راشد نے زہری سے بیان کیا کہ ان سے عروہ اور عمرۃ بنت عبدالرحمٰن نے کہا۔

٣٧٠ – باب : «إِذَا جاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ» /١٢/ .

٤٦١٠ : حدّثنا أَبُو مَعْمَرٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : بَايَعْنَا رَسُولَ ٱللَّهِ ﷺ ، فَقَرَأَ عَلَيْنَا : «أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِٱللَّهِ شَيْئًا» . وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ ، فَقَبَضَتِ ٱمْرَأَةٌ يَدَهَا ، فَقَالَتْ : أَسْعَدَتْنِي فُلَانَةُ ، أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا ، فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا ، فَٱنْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ ، فَبَايَعَهَا . [ر : ١٢٤٤]

ترجمہ

حضرت ام عطیہؓ نے بیان کیا کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے اس آیت کی تلاوت کی: ﴿أن لا یشرکن باللہ شیئا﴾، یعنی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، اور ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس ممانعت پر ایک عورت نے ہاتھ کھینچ لیا اور عرض کیا کہ فلاں عورت نے نوحہ میں میری مدد کی تھی، میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ چکاؤں۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، چنانچہ وہ گئیں اور پھر نوحہ کر کے واپس لوٹیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بیعت کر لیا۔

تشریح

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب نوحہ حرام ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی اجازت کیسے دی؟ جواب یہ ہے کہ نوحہ ابتداء میں مباح تھا، پھر مکروہ تنزیہی ہوا، پھر حرام ہوا۔ مذکورہ واقعہ کے وقت حرمت کا حکم نہیں تھا، بلکہ مکروہ تنزیہی تھا، اس وجہ سے آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔

٤٦١١ : حدّثنا عَبْدُ ٱللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ : سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ» . قَالَ : إِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ شَرَطَهُ ٱللَّهُ لِلنِّسَاءِ .

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿ولا یعصینك في معروف﴾ ''مشروع باتوں میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی'' کے بارے میں فرمایا کہ یہ بھی ایک شرط تھی جیسے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے لگایا تھا۔

٤٦١٢ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قالَ : الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ ، قالَ : حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ : سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : (أَتُبَايِعُونَنِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا ، وَلَا تَزْنُوا ، وَلَا تَسْرِقُوا - وَقَرَأَ آيَةَ النِّسَاءِ ، وَأَكْثَرُ لَفْظِ سُفْيَانَ : قَرَأَ الآيَةَ - فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى ٱللهِ ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ ٱللهُ فَهُوَ إِلَى ٱللهِ ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ) .

تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فِي الآيَةِ . [ر : ١٨]

ترجمہ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے فرمایا: کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرو گے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے اور زنا نہ کرو گے اور چوری نہ کرو گے اور آپ نے عورتوں کے حق میں نازل ہونے والی آیت پڑھی۔ سفیان اکثر بجائے ''آیة النساء قرأ الآیة'' کہا کرتے تھے، پھر جو کوئی تم میں یہ اقرار پورا کرے، اس کا ثواب اللہ پر ہے اور جو کوئی ان میں سے کچھ کر بیٹھے، پھر سزا بھی مل گئی، تو یہ سزا اس کے لئے کفارہ ہو جائے گی اور جو کوئی شرک کے علاوہ ان میں سے کچھ کر بیٹھے، پھر اللہ پردہ پوشی فرمائیں، تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اگر چاہے تو اس کو عذاب دے، چاہے تو اس کو آخرت میں بھی معاف کردے۔ سفیان کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی معمر سے روایت کیا، انہوں نے زہری سے، اور یوں ہی کہا کہ آیت پڑھی، یعنی یہ نہیں کہا کہ ''آیة النساء'' پڑھی۔

٤٦١٣ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ ٱللهِ ٱبْنُ وَهْبٍ قالَ : وَأَخْبَرَنِي ٱبْنُ جُرَيْجٍ : أَنَّ الحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : شَهِدْتُ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ

وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ ، فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الخُطْبَةِ ، ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ ، فَنَزَلَ نَبِيُّ ٱللهِ ﷺ ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ الرِّجالَ بِيَدِهِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلَالٍ ، فَقَالَ : «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِٱللهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ» . حَتَّى فَرَغَ مِنَ الآيَةِ كُلِّهَا ، ثُمَّ قالَ حِينَ فَرَغَ : (أَنْتُنَّ عَلَى ذٰلِكَ) . وَقالَتِ ٱمْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ ، لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا : نَعَمْ يَا رَسُولَ ٱللهِ . لَا يَدْرِي الحَسَنُ مَنْ هِيَ . قالَ : (فَتَصَدَّقْنَ) . وَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ، فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ . [ر : ۹۸]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر، حضرت عثمان اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ عید الفطر کی نماز پڑھی ہے، ان تمام بزرگوں نے نماز خطبہ سے پہلے ہی پڑھی تھی اور خطبہ بعد میں دیا تھا، (ایک مرتبہ خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اترے، گویا اب بھی میں حضو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں، جب آپ لوگوں کو اپنے ہاتھ کے اشارے سے بٹھا رہے تھے، پھر آپ صف چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور عورتوں کے پاس تشریف لائے، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ساتھ تھے، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿يـا أيهـا الـنبي إذا جـاء ك المؤ منـات ......﴾ کہ اے نبی! جب مومن عورتیں آپ کے پاس آئیں کہ آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان لائیں گی، جسے اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان گھڑ لیں......، آپ نے پوری آیت آخر تک پڑھی۔ جب آپ آیت پڑھ چکے تو فرمایا: تم ان شرائط پر قائم رہنے کا وعدہ کرتی ہو؟ ان میں سے ایک عورت نے جواب دیا: ہاں، یا رسول اللہ! ان کے سوا اور کسی عورت نے (شرم کی وجہ سے) کوئی بات نہیں کہی۔ حسن بن مسلم راوی کو اس عورت کا نام معلوم نہیں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پھر عورتوں نے صدقہ دینا شروع کیا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلایا، عورتیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کپڑے میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

٣٧١ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الصَّفِّ .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «مَنْ أَنْصَارِي إِلَى ٱللهِ» /١٤/ : مَنْ يَتَّبِعُنِي إِلَى ٱللهِ .
وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «مَرْصُوصٌ» /٤/ : مُلْصَقٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ ، وَقَالَ غَيْرُهُ : بِالرَّصَاصِ .

وقال مجاهد

امام مجاہدؒ نے کہا کہ "من أنصاري إلى الله" کہ اللہ کے راستے میں میری کون اتباع کرے گا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ "مرصوص" یعنی اس کا بعض حصہ بعض سے جڑا ہوا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ دیگر نے کہا کہ یہ "رصاص" (بمعنی سیسہ) سے ماخوذ ہے۔

٣٧٢ – باب : قَوْلُهُ تَعَالَى : «مِنْ بَعْدِي ٱسْمُهُ أَحْمَدُ» /٦/ .

٤٦١٤ : حدّثنا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي محمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ يَقُولُ : (إِنَّ لِي أَسْمَاءً : أَنَا مُحَمَّدٌ ، وَأَنَا أَحْمَدُ ، وَأَنَا الْمَاحِي ٱلَّذِي يَمْحُو ٱللهُ بِيَ الْكُفْرَ ، وَأَنَا الْحَاشِرُ ٱلَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي ، وَأَنَا الْعَاقِبُ) . [ر : ٣٣٣٩]

ترجمہ

حضرت جبیر بن مطعمؓ کی روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، جس کے ذریعہ اللہ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں کہ اللہ سب کو حشر میں میرے بعد جمع کرے گا اور میں عاقب ہوں۔

سُورَةُ الْجُمُعَةِ .

٣٧٣ – باب : قَوْلُهُ : «وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ» /٣/ .

وَقَرَأَ عُمَرُ : فَٱمْضُوا إِلَى ذِكْرِ ٱللهِ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور دوسروں کے لئے بھی ان میں سے (آپ کو بھیجا) جو ابھی ان میں شامل نہیں

ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "فامضوا إلى ذكر الله" پڑھا۔

٤٦١٥ : حدّثني عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ قالَ : حَدَّثَني سُلَيْمانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الجُمُعَةِ : «وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ» . قالَ : قُلْتُ : مَنْ هُمْ يا رَسُولَ ٱللهِ ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا ، وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ ، وَضَعَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ، ثُمَّ قالَ : (لَوْ كانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا ، لَنَالَهُ رِجالٌ ، أَوْ رَجُلٌ ، مِنْ هٰؤُلَاءِ) .

حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ : أَخْبَرَنِي ثَوْرٌ ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : (لَنَالَهُ رِجالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ) .

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۃ الجمعہ کی یہ آیتیں نازل ہوئیں: ''اور دوسروں کے لئے بھی ان میں سے جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے ہیں (حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہادی اور معلم ہیں)''، بیان کیا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دوسرے کون لوگ ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا، آخر یہی سوال تین مرتبہ کیا کہ مجلس میں حضرت سلیمان فارسی بھی تھے، آپ نے ان پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اگر ایمان ثریا پر بھی ہوگا پگر بھی ان کی قوم کے کچھ لوگ یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص اسے پالے گا، اور ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، انہیں ابوالغیث نے، انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ اسے پا لیں گے۔ اس روایت میں اظہار شک کے بغیر ''رجال'' کا لفظ موجود ہے۔

٣٧٤ - باب : «وَإِذَا رَأَوْا تِجارَةً أَوْ لَهْوًا» /١١/ .

٤٦١٦ : حدّثني حَفْصُ بْنُ عُمَرَ : حَدَّثَنَا خالِدُ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ ، وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جابِرِ بْنِ عَبدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : أَقْبَلَتْ عِيرٌ يَوْمَ الجُمُعَةِ ، وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَثَارَ النَّاسُ إِلَّا ٱثْنَيْ عَشَرَ رَجُلاً ، فَأَنْزَلَ ٱللهُ : «وَإِذَا رَأَوْا تِجارَةً أَوْ لَهْوًا ٱنْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قائِمًا» . [ر : ٨٩٤]

ترجمہ

حضرت ابوسفیان حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ جمعہ کے دن سامان تجارت لئے ہوئے اونٹ آئے، ہم اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے، انہیں دیکھ کر سوائے بارہ افراد کے سب لوگ ادھر ہی دوڑ پڑے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ’’بعض لوگوں نے جب بھی ایک سودے یا تماشے کی چیز کو دیکھا تو اس کی طرف دوڑتے ہوئے بکھر گئے‘‘۔

سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ .

٣٧٥ – باب : قَوْلُهُ : «إِذَا جاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ» . الآيَةَ /١/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ’’جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بے شک گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں...........‘‘ ’’لکاذبون‘‘ تک۔

٤٦١٧ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ رَجاءٍ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قالَ : كُنْتُ فِي غَزَاةٍ ، فَسَمِعْتُ عَبْدَ ٱللهِ بْنَ أُبَيٍّ يَقُولُ : لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ ٱللهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ ، وَلَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ . فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّي أَوْ لِعُمَرَ ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَدَعَانِي فَحَدَّثْتُهُ ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ إِلَى عَبْدِ ٱللهِ ٱبْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ ، فَحَلَفُوا ما قالُوا ، فَكَذَّبَنِي رَسُولُ ٱللهِ ﷺ وَصَدَّقَهُ ، فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ ، فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ ، فَقَالَ لِي عَمِّي : ما أَرَدْتَ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ وَمَقَتَكَ ؟ فَأَنْزَلَ ٱللهُ تَعَالَى : «إِذَا جاءَكَ الْمُنَافِقُونَ» . فَبَعَثَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَ فَقَالَ : (إِنَّ ٱللهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدُ) . [٤٦١٨ – ٤٦٢١]

ترجمہ

حضرت زید بن ارقمؓ کی روایت ہے کہ میں ایک غزوے میں تھا اور میں نے منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی کو کہتے سنا کہ جو لوگ رسول کے پاس جمع ہیں ان پر خرچ مت کرو، تاکہ وہ خود ہی منتشر ہو جائیں، اس نے یہ بھی کہا کہ اب اگر ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ میں نے اس کا ذکر اپنے چچا (سعد

بن عبادی انصاری) سے کیا، یا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (راوی کو شک ہے)۔انہوں نے اس کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا، آپ نے مجھے بلایا، میں نے تمام تفصیلات آپ کو سنا دیں، آپ نے عبداللہ بن ابی اوران کے ساتھیوں کو بلا بھیجا، انہوں نے قسم کھائی کہ انہوں نے اس قسم کی کوئی بات نہیں کی، اس پر آپ نے میری تکذیب فرما دی اوران کی تصدیق کی، مجھے اس واقعہ کا اتنا صدمہ ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا، پھر میں گھر بیٹھا رہا، میرے چچا نے کہا کہ میرا خیال یہ نہیں تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری تکذیب کر دیں گے اورتم پر ناراض ہوں گے، پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی: ''جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں......''۔اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلایا اوراس آیت کی تلاوت کی اورفرمایا: ''زید اللہ نے تمہاری تصدیق کر دی ہے''۔

٣٧٦ - باب : «اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً» /٢/ : يَجْتَنُّونَ بِهَا .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''ان لوگوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے ان باتوں پر جن کی وہ پردہ پوشی کرتے ہیں''۔

٤٦١٨ : حدّثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ قالَ : كُنْتُ مَعَ عَمِّي ، فَسَمِعْتُ عَبْدَ ٱللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ ٱبْنَ سَلُولَ يَقُولُ : لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ ٱللّٰهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا . وَقالَ أَيْضًا : لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّي ، فَذَكَرَ عَمِّي لِرَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ فَأَرْسَلَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ إِلَى عَبْدِ ٱللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ ، فَحَلَفُوا ما قالُوا ، فَصَدَّقَهُمْ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ وَكَذَّبَنِي ، فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ ، فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي ، فَأَنْزَلَ ٱللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : «إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ - إِلَى قَوْلِهِ - هُمُ ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ ٱللّٰهِ - إِلَى قَوْلِهِ - لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ» . فَأَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ ، ثُمَّ قالَ : (إِنَّ ٱللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ) . [ر : ٤٦١٧]

ترجمہ

حضرت زید بن ارقمؓ کی روایت ہے کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا، میں نے عبداللہ بن ابی بن سلول کو کہتے سنا کہ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں ان پر خرچ مت کرو، تا کہ وہ ان کے ہاں سے منتشر ہو جائیں اور یہ بھی کہا کہ ہم اگر مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا مغلوبوں کو وہاں سے نکال باہر کرے گا۔ میں نے اس کی بات چچا سے

آ کر کہی، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے عبداللہ بن ابی سلول اور ان کے ساتھیوں کو بلایا، انہوں نے قسم کھالی کہ ایسی کوئی باتیں انہوں نے نہیں کی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی تصدیق کی اور میری تکذیب فرمادی، مجھے اس حادثہ کا اتنا صدمہ پہنچا کہ ایسا کبھی نہیں پہنچا ہوگا، میں گھر کے اندر بیٹھ گیا، پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی: ''جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں'' ارشاد ''یہی لوگ تو کہتے ہیں جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس جمع ہیں ان پر خرچ مت کرو'' اور ارشاد ''غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا'' تب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلوایا اور میرے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کر دی۔

۳۷۷ - باب : «ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ» /۳/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''یہ اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ ایمان لے آئے، پھر کافر ہو گئے، سو ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی، پس اب یہ نہیں سمجھتے''۔

٤٦١٩ : حدّثنا آدَمُ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الحَكَمِ قالَ : سَمِعْتُ مُحمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قالَ : سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : لَمَّا قالَ عَبْدُ ٱللهِ بْنُ أُبَيٍّ : لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ ٱللهِ ، وَقالَ أَيْضًا : لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ ، أَخْبَرْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَلَامَنِي الْأَنْصارُ ، وَحَلَفَ عَبْدُ ٱللهِ بْنُ أُبَيٍّ ما قالَ ذٰلِكَ ، فَرَجَعْتُ إِلَى المَنْزِلِ فَنِمْتُ ، فَدَعَانِي رَسُولُ ٱللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ ، فَقَالَ : (إِنَّ ٱللهَ قَدْ صَدَّقَكَ) . وَنَزَلَ : «هُمُ ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا» . الآيَةَ . وَقالَ ٱبْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ٱبْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . [ر : ٤٦١٧]

ترجمہ

حضرت زید بن ارقمؓ کی روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ جو لوگ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرو اور یہ بھی کہا کہ اگر ہم مدینہ گئے تو وہاں کے غلبہ والے مغلوبوں کو نکال دیں گے، میں نے یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچائی، اس پر انصار نے مجھے ملامت کیا اور عبداللہ بن ابی بن سلول نے قسم کھالی کہ اس نے ایسی بات نہیں کی، پھر میں واپس گھر آ گیا اور سو گیا، اس کے بعد مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلب فرمایا، میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کر دی ہے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ ''وہ یہی لوگ ہیں جو

کہتے ہیں نہ خرچ کرو' آخر تک۔ ابن ابی زائدہ نے اعمش کے واسطے سے بیان کیا، ان سے عمرو نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے زید بن ارقم نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حوالے سے۔

٣٧٨ - باب : «وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ» /٤/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور جب آپ ان کو دیکھیں تو ان کے قد و قامت آپ کو خوشنما نظر آئیں گے اور اگر یہ بات کرنے لگیں اور آپ ان کی بات سننے لگیں گویا یہ لکڑیاں ہیں سہارے سے لگائی ہوئی، ہر غل پکار کو یہ اپنے اوپر سمجھتے ہیں، یہی لوگ (پورے) دشمن ہیں، پس آپ ان سے ہوشیار رہیں، اللہ ان کو غارت کرے، کیا پھرتے چلے جاتے ہیں''۔

٤٦٢٠ : حدّثنا عَمْرُو بْنُ خالِدٍ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قالَ : سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قالَ : خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ في سَفَرٍ أَصابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ أُبَيٍّ لِأَصْحَابِهِ : لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ . وَقالَ : لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ أُبَيٍّ فَسَأَلَهُ ، فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ ما فَعَلَ ، قالُوا : كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قالُوا شِدَّةٌ ، حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقِي فِي : «إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ» . فَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوَّوْا رُؤُوسَهُمْ . وَقَوْلُهُ : «خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ» . قالَ : كانُوا رِجالاً أَجْمَلَ شَيْءٍ .

[ر : ٤٦١٧]

ترجمہ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر (غزوۂ تبوک یا غزوۂ بنی المصطلق) میں تھے، جس میں لوگوں پر بڑے تنگ اوقات آئے تھے، (زادِ سفر کی کمی کی وجہ سے)۔ عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا تھا کہ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہیں ان پر کچھ خرچ مت کرو، تاکہ وہ آپ کے پاس سے منتشر ہو جائیں، اس نے یہ بھی کہا کہ ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال دے گا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی اطلاع دی تو آپ نے عبداللہ بن ابی بن سلول کو بلا بھیجا، اس نے بڑی قسمیں کھا کر کہا کہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی، لوگوں نے کہا کہ زید نے حضو صلی اللہ علیہ وسلم سے

جھوٹ بولا، لوگوں کی اس طرح کی باتوں سے میں بڑا دل گرفتہ ہوا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی: ''جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں......''، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا، تا کہ ان کے لئے مغفرت کی دعا کریں، لیکن انہوں نے سر پھیر لیے۔ زید نے کہا کہ اللہ کے ارشاد ''خشب مسندة''، ''سہارے سے لگائی ہوئی لکڑی'' ان کے لئے اس لئے کہا گیا کہ وہ بڑے خوبصورت اور اچھے قد و قامت کے تھے۔

٣٧٩ – باب : قَوْلُهُ : «وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ ٱللهِ لَوَّوْا رُؤُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ» /٥/ .

حَرَّكُوا ، ٱسْتَهْزَؤُوا بِالنَّبِيِّ ﷺ ، وَيُقْرَأُ بِالتَّخْفِيفِ مِنْ : لَوَيْتُ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے استغفار کریں تو وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں اور آپ انہیں دیکھیں گے کہ بے رخی کر رہے ہیں تکبر کرتے ہوئے''۔ (''لوّوا'' بمعنی ''حرّکوا'' ہے)، یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے استہزا کرتے ہیں۔ بعض نے اس کی قرأت بالتخفیف ''لَوَوا'' کی ہے۔

٤٦٢١ : حدّثنا عُبَيْدُ ٱللهِ بْنُ مُوسٰى : عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قالَ : كُنْتُ مَعَ عَمِّي ، فَسَمِعْتُ عَبْدَ ٱللهِ بْنَ أُبَيِّ ٱبْنَ سَلُولَ يَقُولُ : لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ ٱللهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا ، وَلَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّي ، فَذَكَرَ عَمِّي لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَدَعَانِي فَحَدَّثْتُهُ ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ ٱللهِ بْنِ أُبَيِّ وَأَصْحَابِهِ ، فَحَلَفُوا ما قالُوا ، وَكَذَّبَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَصَدَّقَهُمْ ، فَأَصَابَنِي غَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ ، فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي ، وَقالَ عَمِّي : ما أَرَدْتَ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَقَتَكَ ؟ فَأَنْزَلَ ٱللهُ تَعَالَى : «إِذَا جاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ ٱللهِ» . فَأَرْسَلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَهَا وَقالَ : (إِنَّ ٱللهَ قَدْ صَدَّقَكَ) . [ر : ٤٦١٧]

ترجمہ

حضرت زید بن ارقمؓ نے بتایا کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا، میں نے عبداللہ بن ابی بن سلول کو کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو، تا کہ وہ منتشر ہو جائیں اور اب اگر ہم مدینے لوٹیں گے تو جو غالب ہیں وہ مغلوبوں کو نکال باہر کریں گے۔ میں نے اس کا ذکر اپنے چچا سے کیا اور انہوں نے حضور صلی اللہ

علیہ وسلم سے کیا، آپ نے مجھے بلایا اور میں نے آپ کو پورا قصہ سنایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی بن سلول اور ان کے ساتھیوں کو بلایا، انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے قسم کھا کر کہا کہ ہم نے یہ نہیں کہا اور مجھے جھٹلایا، جب آپ نے ان کی تصدیق کردی تو مجھے اس کا اتنا صدمہ ہوا کہ پہلے کبھی کسی بات پر نہ ہوا ہوگا، میں اپنے گھر میں بیٹھ گیا، میرے چچا نے کہا ارے تجھے کیا پڑی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے جھٹلایا اور تم پر ناراض بھی ہوئے، پھر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ ''جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں آپ بے شک اللہ کے رسول ہیں''۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کردی۔

٣٨٠ – باب : قَوْلُهُ : «سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَهُمْ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ» /٦/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''ان کے لئے برابر ہے، خواہ آپ ان کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں، اللہ انہیں بہر حال نہیں بخشے گا، بے شک اللہ ایسے نافرمان لوگوں کو (توفیق) ہدایت نہیں دیتا''۔

٤٦٢٢ : حدّثنا عَلِيٌّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : قالَ عَمْرٌو : سَمِعْتُ جابرَ بْنَ عَبْدِ ٱللَّهِ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا قالَ : كُنَّا في غَزَاةٍ – قالَ سُفْيَانُ مَرَّةً : في جَيْشٍ – فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ : يَا لَلْأَنْصَارِ ، وَقالَ الْمُهَاجِرِيُّ : يَا لَلْمُهَاجِرِينَ ، فَسَمِعَ ذَاكَ رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ فَقَالَ : (ما بَالُ دَعْوَى جاهِلِيَّةٍ) . قالُوا : يَا رَسُولَ ٱللَّهِ ، كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصارِ ، فَقَالَ : (دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ) . فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عَبْدُ ٱللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ فَقَالَ : فَعَلُوهَا ، أَمَا وَٱللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ ٱللَّهِ ، دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (دَعْهُ ، لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ) . وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ، ثُمَّ إِنَّ الْمُهَاجِرِينَ كَثُرُوا بَعْدُ .

قالَ سُفْيَانُ : فَحَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو : قالَ عَمْرٌو : سَمِعْتُ جابِرًا : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ .

[ر : ٣٣٣٠]

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں تھے، سفیان نے ایک مرتبہ بجائے غزوے کے ''جیش'' (لشکر) کا لفظ کہا۔ مہاجرین کے ایک شخص نے انصار کے ایک شخص کو مار دیا، انصاری نے کہا: "یا للأنصار!" مہاجرین نے کہا: "یا للمھاجرین!". رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے سنا تو فرمایا: کیا قصہ ہے، یہ جاہلیت کی پکار کیسی ہے؟ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مار دیا۔ آپ نے فرمایا: اس طرح جاہلیت کی پکار کو چھوڑ و کہ یہ ایک نہایت ناگوار اور بری بات ہے۔ عبداللہ بن ابی نے یہ بات سنی تو کہا: اچھا، اب یہاں تک نوبت پہنچ گئی۔ خدا کی قسم! جب ہم مدینہ لوٹیں گے تو ہم میں سے غالب مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ اس کی اطلاع حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچ گئی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اجازت دیں، میں اس منافق کی گردن ماردوں۔ آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، آئندہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتا تھا۔ جب مہاجرین مدینہ منورہ واپس آئے تو انصار کی تعداد ان سے زیادہ تھی، لیکن بعد میں ان مہاجرین کی تعداد زیادہ ہوگئی تھی۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عمرو سے یاد کی، عمرو نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔

۳۸۱ – باب : قَوْلُهُ : «هُمُ ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ ٱللّٰهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّماوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ» /٧/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''یہی لوگ تو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس جمع تھے ان پر خرچ مت کرو، یہاں تک کہ وہ آپ سے منتشر ہو جائیں، حالانکہ اللہ ہی کے تو ہیں آسمان اور زمین کے خزانے، البتہ منافقین ہی نہیں سمجھتے''۔

٤٦٢٣ : حدّثنا إِسْماعِيلُ بْنُ عَبْدِ ٱللّٰهِ قالَ : حَدَّثَنِي إِسْماعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ قالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ ٱللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ : أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مالِكٍ يَقُولُ : حَزِنْتُ عَلَى مَنْ أُصِيبَ بِالحَرَّةِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ، وَبَلَغَهُ شِدَّةُ حُزْنِي ، يَذْكُرُ : أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ ٱللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : (اللّٰهُمَّ ٱغْفِرْ لِلْأَنْصارِ ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصارِ) . وَشَكَّ ٱبْنُ الْفَضْلِ في : (أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصارِ) . فَسَأَلَ أَنَسًا بَعْضُ مَنْ كانَ عِنْدَهُ ، فَقَالَ : هُوَ الَّذِي يَقُولُ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ : (هٰذَا ٱلَّذِي أَوْفَى اللّٰهُ لَهُ بِأُذُنِهِ) .

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ جو لوگ ''حرہ'' میں شہید کر دیئے گئے تھے، ان پر مجھے بڑا صدمہ ہوا۔ حضرت زید بن ارقمؓ کو میرے شدتِ غم کی اطلاع پہنچی تو انہوں نے مجھے لکھا کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور ان کے بیٹوں کی بھی مغفرت فرما۔ عبداللہ بن فضیل کو اس میں شک تھا کہ آپ نے انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کا بھی ذکر کیا تھا یا نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کی مجلس کے حاضرین میں سے کسی نے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ زید بن ارقم ہی وہ ہیں جن کے سلسلے کی اللہ تعالیٰ نے تصدیق کی تھی۔

تشریح

۶۳ھ میں یہ واقعہ پیش آیا تھا کہ مدینہ منورہ کے لوگوں نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا تھا، اس نے ایک عظیم فوج بھیجی جس نے وہاں پہنچ کر قتل عام کیا، انصار کی ایک بڑی تعداد اس حادثہ میں شہید ہوگئی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دنوں بصرہ میں تھے، جب آپ کو اطلاع ہوئی تو بہت رنجیدہ ہوئے۔

٣٨٢ – باب : قَوْلُهُ : «يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ» /٨/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اگر ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال دے گا، حالانکہ غلبہ تو بس اللہ ہی کا ہے اور اس کے پیغمبر کا اور ایمان والوں کا، البتہ منافقین علم نہیں رکھتے''۔

٤٦٢٤ : حدّثنا الحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قالَ : حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قالَ : سَمِعْتُ جابِرَ بْنَ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : كُنَّا فِي غَزَاةٍ ، فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ : يَالَلْأَنْصَارِ ، وَقالَ الْمُهَاجِرِيُّ : يَالَلْمُهَاجِرِينَ ، فَسَمَّعَهَا ٱللهُ رَسُولَهُ ﷺ ، قالَ : (مَا هٰذَا) . فَقَالُوا : كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ : يَالَلْأَنْصَارِ ، وَقالَ الْمُهَاجِرِيُّ : يَالَلْمُهَاجِرِينَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ) . قالَ جابِرٌ : وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَ ،

ثُمَّ كَثُرَ المُهَاجِرُونَ بَعْدُ . فَقَالَ عَبْدُ ٱللهِ بْنُ أُبَيٍّ : أَوَقَدْ فَعَلُوا ، وَٱللهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ : دَعْنِي يَا رَسولَ ٱللهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا المُنَافِقِ ، قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (دَعْهُ ، لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ) .

[ر : ٣٣٣٠]

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ہم ایک غزوے میں تھے، مہاجرین کے ایک فرد نے انصار کے ایک فرد کو مارا، انصار نے کہا: "یا للأنصار!" اور مہاجرین نے کہا: "یا للمہاجرین!". اللہ تعالیٰ نے یہ اپنے رسول کو بھی سنایا، آپ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مار دیا ہے، اس پر انصار نے کہا: "یا للأنصار!" اور مہاجرین نے کہا: "یا للمہاجرین!". حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس طرح کی پکار چھوڑ دو کہ یہ ایک نہایت ناگوار عمل ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو شروع میں انصار کی تعداد زیادہ تھی، لیکن بعد میں مہاجرین زیادہ ہو گئے تھے۔ عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا: اچھا اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی، خدا کی قسم! اب ہم مدینے لوٹے تو وہاں کے غالب مغلوبوں کو نکال باہر کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں، میں اس منافق کی گردن ماردوں۔ آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، آئندہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔

٣٨٣ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ التَّغَابُنِ .

«التَّغَابُنِ» /٩/ : غَبْنُ أَهْلِ الجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ . وقالَ عَلْقَمَةُ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ : «وَمَنْ يُؤْمِنْ بِٱللهِ يَهْدِ قَلْبَهُ» /١١/ : هُوَ الَّذِي إِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ رَضِيَ وَعَرَفَ أَنَّهَا مِنَ ٱللهِ .

ترجمہ

اور علقمہ نے کہا کہ آیت ''اور جو کوئی اللہ پر ایمان رکھتا ہے وہ اسے راہ دکھا دیتا ہے'' سے مراد وہ شخص ہے کہ اگر اس پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو اس پر راضی رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

٣٨٤ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الطَّلَاقِ .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «إِنِ ٱرْتَبْتُمْ» /٤/ : إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا : أَتَحِيضُ أَمْ لَا تَحِيضُ ، فَاللَّائِي قَعَدْنَ

عَنِ المَحِيضِ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ بَعْدُ : فَعِدَّتُهُنَّ ثَلاثَةُ أَشْهُرٍ . «وَبَالَ أَمْرِهَا» /٩/ : جَزَاءَ أَمْرِهَا .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے کہا: "وبال أمرها" سے "جزاء أمرها" مراد ہے، یعنی کام کا انجام۔

٤٦٢٥ : حدّثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ قالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمٌ : أَنَّ عَبْدَ ٱللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ : أَنَّهُ طَلَّقَ ٱمْرَأَتَهُ وَهِيَ حائِضٌ ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ثُمَّ قالَ : (لِيُرَاجِعْهَا ، ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا أَمَرَهُ ٱللهُ) . [٤٩٥٣ ، ٤٩٥٤ ، ٤٩٥٨ ، ٥٠٢٢ ، ٥٠٢٣ ، ٦٧٤١]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپ نے اپنی بیوی کو جب کہ وہ حائضہ تھی، طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر غصہ ہوئے اور فرمایا کہ وہ اپنی بیوی سے رجعت کر لے (لوٹالیں) اور اپنے ساتھ سابق کی طرح نکاح میں رکھیں، یہاں تک کہ ماہواری سے پاک ہوجائے، پھر ماہواری آئے اور پھر اس سے پاک ہو، اب اگر وہ طلاق دینا مناسب سمجھیں تو اس پاکی (طہر) کے زمانہ میں ان سے ہم بستری سے پہلے طلاق دے سکتے ہیں، پس یہی وقت ہے، جیسا کہ اللہ نے (مردوں کو) حکم دیا ہے کہ اس میں، یعنی طہر میں طلاق دے دیں۔

٣٨٥ – باب : «وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ ٱللهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا» /٤/ .

وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ : وَاحِدُهَا : ذَاتُ حَمْلٍ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور حمل والیوں کی میعاد ان کا حمل پیدا ہونا ہے اور جو کوئی اللہ سے تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس سے ہر کام میں آسانی کردے گا"۔ "أولات الأحمال" کا واحد "ذات الحمل" ہے۔

٤٦٢٦ : حدثنا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ يَحْيىٰ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ٱبْنِ عَبَّاسٍ ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهُ ، فَقَالَ : أَفْتِنِي فِي ٱمْرَأَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ؟ فَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : آخِرُ الْأَجَلَيْنِ ، قُلْتَ أَنَا : «وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ» . قالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : أَنَا مَعَ ٱبْنِ أَخِي ، يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ ، فَأَرْسَلَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ غُلَامَهُ كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا ، فَقَالَتْ : قُتِلَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ وَهِيَ حُبْلَى ، فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ، فَخُطِبَتْ ، فَأَنْكَحَهَا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ، وَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيمَنْ خَطَبَهَا . [٥٠١٢]

٤٦٢٦ م : وَقالَ سُلَيْمانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قالَ : كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى ، وَكَانَ أَصْحَابُهُ يُعَظِّمُونَهُ ، فَذَكَرَ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ ، فَحَدَّثْتُ بِحَدِيثِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الحَارِثِ عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قالَ فَضَمَّزَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِهِ ، قالَ مُحَمَّدٌ : فَفَطِنْتُ لَهُ ، فَقُلْتُ : إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَبْتُ عَلَى عَبْدِ ٱللهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ ، فَٱسْتَحْيَا وَقالَ : لٰكِنَّ عَمَّهُ لَمْ يَقُلْ ذَاكَ . فَلَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مالِكَ بْنَ عامِرٍ فَسَأَلْتُهُ ، فَذَهَبَ يُحَدِّثُنِي حَدِيثَ سُبَيْعَةَ ، فَقُلْتُ : هَلْ سَمِعْتَ عَنْ عَبْدِ ٱللهِ فِيهَا شَيْئًا ؟ فَقَالَ : كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ ٱللهِ ، فَقَالَ : أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ ، وَلَا تَجْعَلُونَ عَلَيْهَا الرُّخْصَةَ ؟ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ الطُّولَى : «وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ» . [ر : ٤٢٥٨]

ترجمہ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، آنے والے نے پوچھا کہ آپ مجھے اس عورت کے متعلق مسئلہ بتائیں جس نے اپنے شوہر کی وفات کے چالیس دن بعد بچہ جنا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: متوفی عنہا زوجہا کی عدت کی دو مدتوں میں جو مدت لمبی ہو اس کی رعایت کرے۔ ابوسلمہ نے بیان کیا: میں نے عرض کیا کہ قرآن میں تو ان کی مدت کا حکم یہ ہے کہ حمل والیوں کی میعاد ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہی تھا، آپ کی مراد ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے تھی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام کو ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا

یہی مسئلہ پوچھنے کے لئے۔ ام المؤمنین نے بتایا کہ سبیعہ اسلمیہ کے شوہر (سعد بن خولہ) شہید کردیئے گئے تھے، وہ اس وقت حاملہ تھیں، شوہر کی مدت کے چالیس دن کے بعد انہوں نے بچہ جنا، پھر ان کے پاس نکاح کا پیغام پہنچا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نکاح کردیا۔ ابو السنابل بھی ان کے پاس نکاح کا پیغام بھیجنے والوں میں تھے۔ سلیمان بن حرب اور ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد سیرین نے بیان کیا کہ میں ایک مجلس میں (جس میں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی تھے)، موجود تھا، ان کے شاگردان کی عظمت کرتے تھے، پھر انہوں نے دو میں سے آخر والی عدت کا ذکر کیا تو میں نے وہاں سبیعہ بنت الحارث کی حدیث عبداللہ بن عتبہ کے واسطے سے بیان کی، فرمایا کہ اس پر ان کے ایک شاگرد نے ہونٹوں سے سیٹی بجا کر مجھے تنبیہ کی، محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں سمجھ گیا اور کہا کہ عبداللہ بن عتبہ ابھی کوفہ میں موجود ہیں، اگر میں ان کی طرف بھی جھوٹ منسوب کرتا ہوں تو بڑی دیدہ دلیری کی بات ہوگی، مجھے تنبیہ کرنے والے شخص اس پر شرمندہ ہوگئے، اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے فرمایا: لیکن ان کے چچا تو یہ بات نہیں کہتے تھے۔ (ابن سیرین نے بیان کیا کہ) پھر میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا اور ان سے یہ مسئلہ پوچھا، وہ بھی سبیعہ والی روایت بیان کرنے لگے، لیکن میں نے ان سے کہا کہ آپ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس سلسلہ میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا: کیا تم اس پر (جس کے شوہر کا انتقال ہو رہا ہے) اور وہ حاملہ ہو، عدت کی مدت کو طول دے کر سختی کرنا چاہتے ہو اور رخصت اور سہولت دینے کے لئے تیار نہیں، حالانکہ اللہ نے سورۃ النساء القصریٰ (سورۂ طلاق) سورۃ النساء الطّولی (سورۂ بقرۃ) کے بعد نازل کی اور فرمایا کہ حمل والیوں کی میعاد ان کا حمل پیدا ہونا ہے۔

تشریح

حاملہ جس کا شوہر وفات پا جائے اس کی عدت میں اختلاف ہے۔ جمہور اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک یہی ہے کہ بچہ پیدا ہوتے ہی عدت پوری ہو جاتی ہے، اس کے بعد دوسرا نکاح کرسکتی ہے، حمل کی مدت طویل ہو یا قصیر، اس کو نہیں دیکھا جائے گا۔

سُورَةُ التَّحْرِيمِ.

٣٨٦ - باب : «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ ما أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ» /١/.

ترجمہ

''جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کیا ہے اسے آپ کیوں حرام کررہے ہیں اپنی بیوی کی خوشی حاصل کرنے کے لئے، اور اللہ بڑا مغفرت والا اور بڑا رحمت والا ہے''۔

٤٦٢٧ : حدّثنا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ يَحْيىٰ ، عَنِ ٱبْنِ حَكِيمٍ ، هُوَ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : أَنَّ ٱبْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمَا قالَ في الْحَرَامِ : يُكَفَّرُ . وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «لَقَدْ كانَ لَكُمْ في رَسُولِ ٱللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ» . [٤٩٦٥]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ اگر کسی نے اپنے اوپر کوئی چیز حرام کرلی تو اس کا کفارہ دینا ہوگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بے شک تمہارے لئے تمہارے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

٤٦٢٨ : حدّثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسىٰ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ٱبْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهَا قالَتْ : كانَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ يَشْرَبُ عَسَلاً عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، وَيَمْكُثُ عِنْدَهَا ، فَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ عَلَى : أَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلْتَقُلْ لَهُ : أَكَلْتَ مَغَافِيرَ ، إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ ، قالَ : (لَا ، وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَشْرَبُ عَسَلاً عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، فَلَنْ أَعُودَ لَهُ ، وَقَدْ حَلَفْتُ ، لَا تُخْبِرِي بِذٰلِكَ أَحَدًا) .

[٤٩٦٦ ، ٦٣١٣ ، وانظر : ٤٩١٨]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کے گھر میں شہد لیتے تھے اور وہاں ٹھہرتے تھے، پھر میرا اور حضرت حفصہ کا اس پر اتفاق ہوا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت زینب بنت جحش کے ہاں شہد پی کر آنے کے بعد داخل ہوں تو وہ کہے: کیا آپ نے پیاز کھائی ہے، آپ کے منہ سے پیاز کی بو آتی ہے۔ جب آپ تشریف لائے تو منصوبے کے مطابق کہا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدبو کو بہت ناپسند فرماتے تھے، آپ نے فرمایا: میں نے پیاز نہیں کھائی، البتہ زینب بنت جحش کے ہاں شہد پیا تھا، لیکن اب ہرگز نہیں پیوں گا، میں نے اس کی قسم کھالی ہے، لیکن تم کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرنا، اس پر

مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔

٣٨٧ - باب : «تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ» /١/ .

«قَدْ فَرَضَ ٱللهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَٱللهُ مَوْلَاكُمْ وَهوَ العَلِيمُ الحكِيمُ» /٢/ .

ترجمہ

''آپ اپنی بیویوں کی خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں، اللہ نے تمہارے لئے قسموں کا کھولنا مقرر کیا ہے''۔

٤٦٢٩ : حدّثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا سُلَيْمانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ يَحْيٰى ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ : أَنَّهُ سَمِعَ ٱبْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُما يُحَدِّثُ أَنَّهُ قالَ : مَكَثْتُ سَنَةً أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الخطَّابِ عَنْ آيَةٍ ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَهُ ، حَتَّى خَرَجَ حاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ ، عَدَلَ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ ، قالَ : فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ ، ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ ، مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَزْوَاجِهِ ، فَقَالَ : تِلْكَ حَفْصَةُ وَعائِشَةُ ، قالَ : فَقُلْتُ : وَٱللهِ إِنْ كُنْتُ لَأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ ، فَما أَسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَكَ ، قالَ : فَلَا تَفْعَلْ ، ما ظَنَنْتَ أَن عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَاسْأَلْنِي ، فَإِنْ كانَ لِي عِلْمٌ خَبَّرْتُكَ بِهِ ، قالَ : ثُمَّ قالَ عُمَرُ : وَٱللهِ إِنْ كُنَّا فِي الجَاهِلِيَّةِ ما نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا ، حَتَّى أَنْزَلَ ٱللهُ فِيهِنَّ ما أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ ما قَسَمَ ، قالَ : فَبَيْنَا أَنَا فِي أَمْرٍ أَتَأَمَّرُهُ إِذْ قالَتِ ٱمْرَأَتِي : لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا ، قالَ : فَقُلْتُ لَهَا : ما لَكِ وَلِمَا هَا هُنَا ، فِيمَا تَكَلُّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ ؟ فَقَالَتْ لِي : عَجَبًا لَكَ يَا ٱبْنَ الخَطَّابِ ، ما تُرِيدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ ، وَإِنَّ ٱبْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ ، فَقَامَ عُمَرُ ، فَأَخَذَ رِدَاءَهُ مَكانَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا : يَا بُنَيَّةُ إِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبانَ ؟ فَقالَتْ حَفْصَةُ : وَٱللهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ ، فَقُلْتُ : تَعْلَمِينَ أَنِّي أُحَذِّرُكِ عُقُوبَةَ ٱللهِ ، وَغَضَبَ رَسُولِهِ ﷺ ، يَا بُنَيَّةُ لَا تَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ إِيَّاهَا ، يُرِيدُ عائِشَةَ ، قالَ : ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى أُم سَلَمَةَ لِقَرَابَتِي مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : عَجَبًا لَكَ يَا ٱبْنَ الخَطَّابِ ، دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ ، حَتَّى تَبْتَغِيَ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ وَأَزْوَاجِهِ ، فَأَخَذَتْنِي وَٱللهِ أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ ما كُنْتُ أَجِدُ ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا . وَكانَ لِي صَاحِبٌ

مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غِبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ ، وَإِذَا غابَ كُنْتُ أَنَا آتِيهِ بِالْخَبَرِ ، وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ غَسَّانَ ، ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا ، فَقَدِ ٱمْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ ، فَإِذَا صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ ، فَقَالَ : ٱفْتَحْ ٱفْتَحْ ، فَقُلْتُ : جاءَ الْغَسَّانِيُّ ؟ فَقَالَ : بَلْ أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ ، ٱعْتَزَلَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ أَزْوَاجَهُ ، فَقُلْتُ : رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعائِشَةَ ، فَأَخَذْتُ ثَوْبِي فَأَخْرُجُ حَتَّى جِئْتُ ، فَإِذَا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ ، يَرْقَى عَلَيْهَا بِعَجَلَةٍ ، وَغُلَامٌ لِرَسُولِ ٱللهِ ﷺ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ ٱلدَّرَجَةِ ، فَقُلْتُ لَهُ : قُلْ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ ، فَأَذِنَ لِي ، قالَ عُمَرُ : فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ هٰذَا الحَدِيثَ ، فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ، وَإِنَّهُ لَعَلَى حَصِيرٍ ما بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ ، وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ ، وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَصْبُوبًا ، وَعِنْدَ رَأْسِهِ أَهَبٌ مُعَلَّقَةٌ ، فَرَأَيْتُ أَثَرَ الحَصِيرِ فِي جَنْبِهِ فَبَكَيْتُ ، فَقَالَ : (مَا يُبْكِيكَ) . فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنَّ كِسْرَى وَقَيْصَرَ فِيما هُما فِيهِ ، وَأَنْتَ رَسُولُ ٱللهِ ، فَقَالَ : (أَما تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ ٱلدُّنْيَا وَلَنَا الآخِرَةُ) . [ر : ٨٩]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آیت کے متعلق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھنے کیلئے میں ایک سال تک گومگوں میں مبتلا رہا، آپ کا اتنا رعب تھا کہ میں آپ سے نہ پوچھ سکا، آخر آپ حج کے لئے گئے تو میں آپ کے ساتھ ہولیا، واپسی میں جب ہم راستے میں تھے تو رفع حاجت کے لئے آپ پیلو کے درختوں میں گئے، فرمایا کہ میں آپ کے انتظار میں کھڑا رہا، جب آپ فارغ ہوکر آئے تب میں بھی آپ کے ساتھ آیا، اس وقت میں نے کہا: امیر المؤمنین! امہات المؤمنین میں وہ کون سی دو عورتیں ہیں، جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے منصوبہ بنایا تھا؟ آپ نے فرمایا: حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ فرمایا کہ میں نے عرض کی: بخدا میں یہ سوال کرنے کے لئے ایک سال سے ارادہ کررہا ہوں، لیکن آپ کے رعب کی وجہ سے پوچھنے کی ہمت نہیں ہورہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ایسا نہ کیا کرو، جس مسئلہ کے متعلق تمہارا خیال ہو کہ مجھے اس کا علم ہے تو پوچھ لیا کرو، اگر میرے پاس واقعی اس کا علم ہوا تو بتادیا کروں گا۔ فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ گواہ ہے کہ جاہلیت میں ہماری نظر میں عورتوں کی کوئی اہمیت نہ تھی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے

میں وہ احکام نازل کئے جو کرنے تھے، (یعنی ان کے ساتھ حسن معاشرت اور دوسرے حقوق کے متعلق)، اور ان کے حقوق مقرر کئے جو کرنے تھے۔ فرمایا کہ ایک دن میں کسی کام میں غور کر رہا تھا، میری بیوی نے کہا: بہتر ہے اگر تم اس معاملہ کو فلاں فلاں طرح کرو۔ میں نے کہا: تمہارا اس میں کیا کام؟ معاملہ مجھ سے متعلق ہے، تم اس میں دخل دینے والی کون ہوتی ہو؟ میری بیوی نے کہا: حیرت ہے تمہارے اس طرز عمل پر ابن خطاب، تم اپنی باتوں کا جواب برداشت نہیں کر سکتے، تمہاری لڑکی (حفصہ) تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب دیتی ہے، ایک دن تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غصہ کر دیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور اپنی چادر اوڑھ کر حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: بیٹی! کیا تم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتوں کا جواب دیتی ہو، یہاں تک کہ تم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دن بھر ناراض رکھا؟ حضرت حفصہ نے عرض کی: واللہ! ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب دیتے ہیں۔ (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا) کہ میں نے کہا: جان لو، تمہیں اللہ کی سزا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ناراضگی سے ڈراتا ہوں، بیٹی اُس کی وجہ سے دھوکہ میں نہ آجانا جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت حاصل کر لی ہے، آپ کا اشارہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف تھا، پھر میں وہاں سے نکل کر ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا، کیونکہ وہ بھی میری رشتہ دار تھیں، میں نے ان سے بھی گفتگو کی، انہوں نے کہا: حیرت ہے ابن خطاب، آپ ہر معاملے میں دخل اندازی کرتے ہیں اور آپ چاہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی ازواج کے معاملے میں دخل دیں، واللہ انہوں نے میری ایسی گرفت کی کہ میرے غصے کو توڑ کر رکھ دیا، میں ان کے گھر سے باہر نکل آیا، میرے ایک انصاری ساتھی تھے، جب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر نہ ہوتا تو مجلس کی تمام باتیں مجھ سے آکر بتایا کرتے تھے، اس زمانہ میں ہمیں غسان کے بادشاہ کی طرف سے خطرہ تھا، اطلاع ملی تھی کہ وہ ہم پر چڑھائی کا ارادہ کر رہا ہے، چنانچہ ہمارے دماغ میں ہر وقت یہی خطرہ منڈلاتا رہتا تھا، اچانک میرے انصاری ساتھی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا: کھولو، کھولو، میں نے کہا: معلوم ہوتا ہے غسانی آ گئے۔ انہوں نے کہا: بلکہ اس سے بھی اہم معاملہ درپیش ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ میں نے کہا: حفصہ اور عائشہ کی ناک غبار آلود ہو، چنانچہ میں نے اپنا کپڑا پہنا اور باہر نکل آیا، میں جب پہنچا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بالا خانے میں تشریف رکھتے تھے، جس پر سیڑھی سے چڑھا جاتا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک حبشی غلام سیڑھی کے سرے پر موجود

تھا، میں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرو کہ عمر بن خطاب آیا ہے اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے، پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر اپنا سارا واقعہ سنایا، جب میں ام سلمہ کی گفتگو پر پہنچا تو آپ نے تبسم فرمایا، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کی ایک چٹائی پر تشریف رکھتے تھے، آپ کے جسم مبارک اور اس چٹائی کے درمیان کوئی اور چیز نہیں تھی، آپ کے سر کے نیچے چمڑے کا ایک تکیہ تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، پاؤں کی طرف سلم کے پتوں کا ڈھیر تھا اور سر کی طرف مشکیزہ لٹک رہا تھا، میں نے چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو پر دیکھے تو رو پڑا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قیصریٰ وکسریٰ کو دنیا کا ہر طرح کا آرام وراحت حاصل ہے، حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ ان کے حصے میں دنیا ہے اور ہمارے حصے میں آخرت ہے۔

۳۸۸ – باب : «وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ ٱللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الخَبِيرُ» /٣/ .

فِيهِ عائِشَةُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . [ر : ٤٦٢٨]

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''اور نبی نے جب ایک بات اپنی بیوی سے چپکے سے فرمائی، پھر جب ان کی بیوی نے وہ بات کسی اور کو بتادی اور اللہ نے نبی کو اس کی خبر دی، تو نبی نے اس کا کچھ حصہ بتلا دیا اور کچھ کو ٹال گئے، پھر جب نبی نے بیوی کو یہ بات بتلادی تو وہ بولی: آپ کو کس نے اس کی خبر دی؟ آپ نے کہا: مجھے خبر دی علم رکھنے والے نے''۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک حدیث حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

٤٦٣٠ : حدّثنا عَلِيٌّ : حَدَّثَنَا سُفْيانُ : حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ قالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ قالَ : سَمِعْتُ ٱبْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، مَنِ المَرْأَتَانِ اللَّتانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ ٱللَّهِ ﷺ ؟ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قالَ : عائِشَةُ وَحَفْصَةُ . [ر : ٨٩]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھنے کا ارادہ کیا اور عرض کیا: امیر المؤمنین! وہ کون سی دو عورتیں تھیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے

میں منصوبہ بنایا تھا؟ ابھی میں نے اپنی بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ آپ نے فرمایا: عائشہ اور حفصہ (رضی اللہ عنہما)۔

٣٨٩ – باب : قَوْلُهُ : «إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا» /٤/ .

صَغَوْتُ وَأَصْغَيْتُ : مِلْتُ . «لِتَصْغَى» /الأنعام : ١١٣/ : لِتَمِيلَ .
«وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيرٌ» /٤/ : عَوْنٌ ، تَظَاهَرَا : تَعَاوَنَا .
وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ» /٦/ : أَوْصُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَأَدِّبُوهُمْ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''دونوں بیبیو! اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کرلو تو تمہارے دل اس طرف مائل ہو رہے ہیں''۔ ''صَغوتُ و أَصغیتُ'' میلان کے معنی میں آتے ہیں۔ ''لتصغیٰ'' کے معنی ہیں: تا کہ تم مائل ہو۔ اللہ کا ارشاد ہے: ''اور اگر نبی کے مقابلے میں تم کاروائیاں کرتی رہیں تو نبی کا رفیق تو اللہ ہے اور جبرائیل ہے اور نیک مسلمان ہیں اور ان کے علاوہ فرشتے مددگار ہیں''۔ ''ظھیر'' بمعنی مددگار، ایسے ہی ''تظاھرا'' ''تعاونا'' کے معنی میں ہے۔ امام مجاہدؒ نے فرمایا کہ ''قوا أنفسکم وأھلیکم'' کہ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اللہ سے تقویٰ کرنے کی وصیت کرو اور انہیں ادب سکھاؤ۔

٤٦٣١ : حدّثنا الْحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ ابْنَ حُنَيْنٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَمَكُثْتُ سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ لَهُ مَوْضِعًا ، حَتَّى خَرَجْتُ مَعَهُ حَاجًّا ، فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرَانَ ، ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهِ فَقَالَ : أَدْرِكْنِي بِالْوَضُوءِ ، فَأَدْرَكْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ ، فَجَعَلْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ ، وَرَأَيْتُ مَوْضِعًا ، فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ : مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ : عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ . [ر : ٨٩]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان دو عورتوں کے متعلق سوال کرنا چاہا جنہوں نے اپنے رسول کے لئے پلان بنایا تھا، ایک سال سے اس حیص بیص میں رہا اور مجھے کوئی موقعہ نہیں ملا، آخر آپ کے ساتھ حج کے لئے نکلا، واپسی میں جب ہم مقام ''ظھران'' میں تھے،

تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفع حاجت کے لئے گئے، فرمایا: میرے لئے وضو کا پانی لاؤ، میں ایک برتن میں پانی لایا اور آپ کو وضو کرانے لگا، مناسب موقعہ دیکھ کر میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! وہ دو عورتیں کون ہیں جنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پلان بنایا تھا؟ ابھی میں نے اپنی بات پوری بھی نہ کی تھی کہ آپ نے فرمایا: عائشہ اور حفصہ۔

٣٩٠ – باب : قَوْلُهُ : «عَسٰى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا» /٥/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''اور اگر نبی تمہیں طلاق دے دیں تو ان کا پروردگار تمہارے عوض انہیں تم سے بہتر بیویاں دے گا اسلام والیاں، ایمان والیاں، عبادت کرنے والیاں، روزہ رکھنے والیاں، شوہر دیدہ بھی اور کنواریاں بھی''۔

٤٦٣٢ : حدّثنا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ قالَ : قالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ في الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُنَّ : عَسٰى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ . [ر : ٣٩٣]

ترجمہ

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج آپ کو غیرت دلانے کے لئے مجتمع ہو گئیں، تو میں نے ان سے کہا: اگر نبی تمہیں طلاق دے دیں، تو ان کا پروردگار تمہارے عوض انہیں تم سے بہتر بیویاں دے گا، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔

٣٩١ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الْمُلْكِ : «تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ» /١/ .

التَّفَاوُتُ : الاخْتِلَافُ ، وَالتَّفَاوُتُ وَالتَّفَوُّتُ وَاحِدٌ . «تَمَيَّزُ» /٨/ : تَقَطَّعُ . «مَناكِبِهَا» /١٥/ : جَوَانِبِهَا . «تَدَّعُونَ» /٢٧/ : وَتَدْعُونَ وَاحِدٌ ، مِثْلُ تَذَّكَّرُونَ وَتَذْكُرُونَ . «وَيَقْبِضْنَ» /١٩/ : يَضْرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «صَافَّاتٍ» /١٩/ : بَسْطُ أَجْنِحَتِهِنَّ . «وَنُفُورٍ» /٢١/ : الْكُفُورُ .

''التفاوت'' بمعنی اختلافات۔ ''التفاوت'' اور ''التفوُّت'' دونوں ہم معنی ہیں۔ ''تمیز'' کا معنی ہے: ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے (غصے کی وجہ سے)۔ ''بمنا کبھا'' یعنی: اس کے اطراف۔ ''تَدْعُونَ'' اور ''تَدَّعُونَ'' دونوں کا معنی ایک ہے، جیسے: ''تَذْكُرون وتذَّكَّرون'' ہم معنی ہیں۔ ''یقبضن'' کا معنی ہے: پرندے پروں کو بند کرتے، کھولتے اور پھڑ پھڑاتے ہیں۔ امام

مجاہدؒ نے فرمایا کہ "صافَّات" سے مراد ان کا بازؤں کو پھیلانا ہے۔"نفور" "کفور" کے معنی میں ہے، یعنی حق سے بھاگنا۔

۳۹۲ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «نٓ وَالْقَلَمِ» /۱/ .

وَقالَ قَتَادَةُ : «حَرْدٍ» /۲۵/ : جِدٍّ فِي أَنْفُسِهِمْ .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «يَتَخَافَتُونَ» /۲۳/ : يَنْتَجُونَ السِّرَارَ وَالْكَلامَ الْخَفِيَّ . «لَضَالُّونَ» /۲٦/ : أَضْلَلْنَا مكانَ جَنَّتِنَا .

وَقالَ غَيْرُهُ : «كَالصَّرِيمِ» /۲۰/ : كالصُّبْحِ ٱنْصَرَمَ مِنَ اللَّيْلِ ، وَاللَّيْلِ ٱنْصَرَمَ مِنَ النَّهَارِ ، وَهُوَ أَيْضًا : كُلُّ رَمْلَةٍ ٱنْصَرَمَتْ مِنْ مُعْظَمِ الرَّمْلِ ، وَالصَّرِيمُ أَيْضًا المَصْرُومُ ، مِثْلُ : قَتِيلٍ وَمَقْتُولٍ .

ترجمہ

امام قتادہؒ فرماتے ہیں: "حــرد" کے معنی دل وجان سے کوشش کرنا ہے۔اس کے علاوہ قصد اور طے شدہ فیصلے کے لئے بھی مستعمل ہے اور منع کرنے اور نہ دینے کے لئے بھی بولا جاتا ہے، وہ کچھ نہ دینے کا فیصلہ کرتے ہوئے صبح سویرے جلدی جلدی وہاں گئے، جیسے وہ پھل توڑنے پر قادر ہیں۔"یتخــافتون" کا معنی ہے: رازداری اور آہستہ آہستہ باتیں کرنا۔ابن عباسؓ نے فرمایا:"إنا لضالون" کا معنی ہے: ہم اپنے باغ کی جگہ بھول گئے ہیں۔

ابن عباسؓ کے علاوہ مفسرین فرماتے ہیں کہ "صریم"صبح کو بھی کہتے ہیں،اس لئے کہ وہ رات سے منقطع ہوتی ہے، رات ختم ہوجاتی ہے تو صبح آتی ہے اور رات دن سے منقطع ہوتی ہے۔''صریم' ریت کا وہ حصہ جو تودے سے الگ ہوتا ہے اور صریم بمعنی مصروم ہے، (ہر معنی میں کٹنے اور علیحدہ ہونے کا مفہوم داخل ہے)، جیسے: "قتیل"یعنی "مقتول".

۳۹۳ – باب : «عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيمٍ» /۱۳/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے:''سخت مزاج ہے اور بدنسب بھی ہے''۔

٤٦٣٣ : حدّثنا مَحْمُودٌ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ ٱللهِ بْنُ مُوسٰى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا : «عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيمٍ» . قالَ : رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، لَهُ زَنَمَةٌ مِثْلُ زَنَمَةِ الشَّاةِ .

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت ''سخت مزاج ہے اور بدنسب بھی ہے'' کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت قریش کے ایک شخص کے متعلق نازل ہوئی، اس کی گردن میں ایک نشانی تھی، جس طرح بکری میں نشانی ہوتی ہے، (کہ بعض بکریوں میں کوئی عضو زیادہ ہوتا ہے)۔

٤٦٣٤ : حدّثنا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خالِدٍ قالَ : سَمِعْتُ حارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الخُزَاعِيَّ قالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : (أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الجَنَّةِ ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ . أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ : كُلُّ عُتُلٍّ ، جَوَّاظٍ ، مُسْتَكْبِرٍ) . [٥٧٢٣ ، ٦٢٨١]

ترجمہ

حضرت حارثہ بن وہب خزاعیؓ کی روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ کیا میں تمہیں اہل جنت کے متعلق نہ بتادوں، ہر کمزور اور عاجز شخص کہ اگر اللہ کے بھروسہ کسی بات پر اللہ کی قسم کھالے تو اللہ اسے ضرور پوری کردے، اور کیا میں تمہیں دوزخ کے متعلق نہ بتادوں، ہر بدخو، بوجھل جسم والا اور مغرور۔

٣٩٤ - باب : «يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ» /٤٢/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وہ دن یاد کرنے کے قابل ہے جب ساق کی تجلی فرمائی جائے گی''۔

٤٦٣٥ : حدّثنا آدَمُ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ خالِدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : (يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ ، وَيَبْقَى كُلُّ مَنْ كانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً ، فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ ، فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا) . [ر : ٤٣٠٥]

ترجمہ

حضرت ابوسعید کی روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ ہمارا رب قیامت کے دن اپنے ساق کی تجلی فرمائے گا، اس وقت ہر مومن مرد اور مومن عورت اس کے لئے سجدے میں گر جائے

گی، البتہ وہ باقی رہ جائیں گے جو دنیا میں دکھاوے اور شہرت کے لئے سجدہ کرتے تھے اور جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی پیٹھ تختہ ہو جائے گی (اور وہ سجدے کے لئے مڑ نہیں سکیں گے)۔

تشریح

یہ "متاشبہات" میں سے ہے، جس طرح "ید" اور "وجہ" کا لفظ آیا ہے، ان پر بلا کیف ایمان رکھنا چاہیے، جس طرح اللہ کی دیگر صفات پر ایمان ہے، جب اہل ریا و نفاق سجدے پر قادر نہ ہوں گے تو کفار کا اس پر قادر نہ ہونا بطریق اولیٰ معلوم ہو گیا۔

٣٩٥ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الحَاقَّةِ .

قَالَ ٱبْنُ جُبَيْرٍ : «حُسُومًا» /٧/ : مُتَتَابِعَةً . «عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ» /٢١/ : يُرِيدُ : فِيهَا الرِّضَا . «الْقَاضِيَةَ» /٢٧/ : المَوْتَةَ الْأُولَى الَّتِي مُتُّهَا لَمْ أُحْيَ بَعْدَهَا . «مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ» /٤٧/ : أَحَدٌ يَكُونُ لِلْجَمْعِ وَلِلْوَاحِدِ .

وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «الْوَتِينَ» /٤٦/ : نِيَاطُ الْقَلْبِ .

قَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «طَغَى» /١١/ : كَثُرَ ، وَيُقَالُ : «بِالطَّاغِيَةِ» /٥/ : بِطُغْيَانِهِمْ ، وَيُقَالُ : طَغَتْ عَلَى الخُزَّانِ كَمَا طَغَى المَاءُ عَلَى قَوْمِ نُوحٍ . وَ : «غِسْلِينٍ» /٣٦/ : مَا يَسِيلُ مِنْ صَدِيدِ أَهْلِ النَّارِ . وَقَالَ غَيْرُهُ : «مِنْ غِسْلِينٍ» كُلُّ شَيْءٍ غَسَلْتَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ غِسْلِينٌ ، فِعْلِينٌ مِنَ الْغَسْلِ ، مِنَ الْجُرْحِ وَالدَّبَرِ . «أَعْجَازُ نَخْلٍ» /٧/ : أُصُولُهَا . «بَاقِيَةٍ» /٨/ : بَقِيَّةٍ .

ترجمہ

ابن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ "حسوما" متواتر کے معنی ہے۔ "عيشة راضية" بمعنی مزے کی زندگی، یعنی ایسی زندگی جس میں رضا ہو۔ "القاضية" یعنی: وہ موت جو پہلے آئی تھی، کاش وہی فیصلہ کن ہوتی، میں اس کے بعد زندہ نہ ہوتا۔ "من أحد عنه حاجزين" لفظِ "احد" جمع اور واحد دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور "حاجزين" روکنے والوں کے معنی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "وتين" رگِ دل کو کہتے ہیں، جس کے کٹنے سے موت واقع ہوتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "طغى" "كثر" کے معنی میں ہے، یعنی پانی بہت چڑھ گیا۔ "بالطاغية" یعنی ان کی سرکشی اور کفر میں زیادتی کی وجہ سے کہا گیا، جیسا کہ کہا جاتا ہے: "طغت ......" یعنی ہوا قابو سے باہر ہو گئی، جیسا کہ پانی نوح علیہ السلام کی قوم کے لئے بے قابو ہو گیا تھا۔ "غسلين" کا معنی ہے: دوزخیوں کے زخموں سے نکلنے والی پیپ۔ ابن عباسؓ کے علاوہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جو کسی چیز کو دھونے سے نکلتی ہے (میل وغیرہ)، اسے "غسلين" کہتے

ہیں، یہاں مراد زخموں اور پشت سے نکلنے والی گندگی ہے۔"أعجاز" بمعنی "جڑیں" ہے۔"باقية" باقی کے معنی میں ہے۔

۳۹۶ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الْمَعَارِجِ «سَأَلَ سَائِلٌ» /١/ .

الْفَصِيلَةُ : أَصْغَرُ آبَائِهِ الْقُرْبَى ، إِلَيْهِ يَنْتَمِي مَنِ انْتَمَى . «لِلشَّوَى» /١٦/ : الْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَالْأَطْرَافُ ، وَجِلْدَةُ الرَّأْسِ يُقَالُ لَهَا شَوَاةٌ ، وَما كانَ غَيْرَ مَقْتَلٍ فَهُوَ شَوًى . وَالْعِزُونَ : الْحِلَقُ وَالجَمَاعَاتُ ، وَوَاحِدُهَا عِزَةٌ . «يُوفِضُونَ» /٤٣/ : الْإِيفَاضُ الْإِسْرَاعُ .

ترجمہ

"الفصيلة" اس کے آباء میں سب سے زیادہ وہ قریبی جس سے وہ جدا ہوا ہے اور جس کی طرف اس کی نسبت کی جاتی ہے۔"للشوىٰ" دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، اطراف بدن اور سر کا چمڑا سب کے لئے "شواة" کا لفظ استعمال ہوتا ہے، اور جسم انسانی کا ہر وہ حصہ جسے کاٹنے سے موت واقع نہیں ہوتی، اسے "شوى" کہتے ہے۔"عزين" بمعنی جماعتیں، اس کا واحد "عزة" ہے۔"يوفضون" کا معنی ہے: جلدی اور دوڑتے ہوئے جانا۔

۳۹۷ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ نُوحٍ : «إِنَّا أَرْسَلْنَا» /١/ .

«أَطْوَارًا» /١٤/ : طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا ، يُقَالُ : عَدَا طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ . وَالْكُبَّارُ أَشَدُّ مِنَ الْكِبَارِ ، وَكَذٰلِكَ جُمَّالٌ وَجَمِيلٌ لِأَنَّهَا أَشَدُّ مُبَالَغَةً ، وَكُبَّارٌ الْكَبِيرُ ، وَكُبَارًا أَيْضًا بِالتَّخْفِيفِ ، وَالْعَرَبُ تَقُولُ : رَجُلٌ حُسَّانٌ وَجُمَّالٌ ، وَحُسَانٌ ، مُخَفَّفٌ ، وَجُمَالٌ ، مُخَفَّفٌ . «دَيَّارًا» /٢٦/ : مِنْ دَوْرٍ ، وَلٰكِنَّهُ فَيْعَالٌ مِنَ الدَّوَرَان ، كَمَا قَرَأَ عُمَرُ : الحَيُّ الْقَيَّامُ . /البقرة: ٢٥٥/ : وَهِيَ مِنْ قُمْتُ ، وَقالَ غَيْرُهُ : «دَيَّارًا» أَحَدًا . «تَبَارًا» /٢٨/ : هَلَاكًا .

وَقالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : «مِدْرَارًا» /١١/ : يَتْبَعُ بَعْضُهُ بَعْضًا . «وَقَارًا» /١٣/ : عَظَمَةً .

ترجمہ

"أطوار" یعنی طرح طرح سے۔کہا جاتا ہے:"عدا طوره" یعنی اپنے مرتبہ سے تجاوز کر گیا۔"الكُبَّارُ" (تشدید کے ساتھ) میں "الكِبَارُ" (تخفیف کے ساتھ) کے مقابلہ میں شدت پائی جاتی ہے۔اسی طرح "جُمَّالٌ" (تشدید کے ساتھ) میں "جميل" (تخفیف کے ساتھ) کے مقابلے میں مبالغہ پایا جاتا ہے، یہی حال "كُبَّارٌ" اور "كُبَارٌ" (تخفیف سے) کا بھی ہے، دونوں کا معنی "بڑا اور عظیم" ہے۔ عرب بولتے ہیں:"رجل حُسَّان و جُمَّال" اس طرح تخفیف کے ساتھ "حُسان و جُمال" بھی۔"ديارا" "دور" سے مشتق ہے، لیکن یہ "فَيْعَال" کے وزن پر ہے، "فَعَّالٌ" کے وزن پر نہیں ہے،، ورنہ "دوّار" ہوتا، اصل میں "ديوار" تھا، واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کر دیا، یہ بالکل

ایسے ہی ہے جیسے حضرت عمرؓ نے "الحي القيّام" پڑھا ہے، یہ "قمت" سے مشتق ہے، لیکن "فعّال" اکے وزن پر نہیں ہے، بلکہ "فیعال" کے وزن پر ہے جو اصل میں "قیوام" تھا، اس سے "قیّام" بنالیا۔ ان کے غیر نے کہا کہ "دیّارا" کے معنی "أحد" ہیں، یعنی کسی کو۔ "تبار" بمعنی ہلاکت ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "مدرارا" کے معنی ہیں: ایک کے پیچھے دوسرا، (لگاتار، موسلا دھار بارش)۔ "وقارا" بمعنی عظمت و بڑائی۔

۳۹۸ – باب : «وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ» /۲۳/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: "تم (بالخصوص) ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو ہرگز نہ چھوڑنا"۔

٤٦٣٦ : حدّثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ ٱبْنِ جُرَيْجٍ . وَقَالَ عَطَاءٌ : عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمَا : صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ ، أَمَّا وُدٌّ : كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدُومَةِ الجَنْدَلِ ، وَأَمَّا سُوَاعٌ : كَانَتْ لِهُذَيْلٍ ، وَأَمَّا يَغُوثُ : فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ، ثمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ بِالجَوْفِ عِنْدَ سَبَأٍ ، وَأَمَّا يَعُوقُ : فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ ، وَأَمَّا نَسْرٌ : فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ ، لِآلِ ذِي الْكَلَاعِ ، أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ ، فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ : أَنِ ٱنْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمْ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ ، فَفَعَلُوا ، فَلَمْ تُعْبَدْ ، حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولٰئِكَ ، وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ .

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ جو بت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں پوجے جاتے تھے، بعد میں وہی عرب میں پوجے جانے لگے تھے۔ "ود" دومۃ الجندل میں بنی کلب کا بت تھا۔ "سواع" بنی ہذیل کا تھا۔ "یعوث" بنی مراد کا تھا جو بعد میں مراد کی شاخ بنی غطیف کا ہوگیا تھا، جو وادی جوف میں قوم سبا کے پاس رہتے تھے۔ "یعوق" بنی ہمدان کا بت تھا۔ "نسر" حمیر کا بت تھا جو ذوالکلاع کے آل میں تھے، یہ پانچوں نوح علیہ السلام کی قوم کے صالح افراد کے نام تھے، جن کی وفات ہوگئی تو شیطان نے ان کی قوم کے دل میں ڈال دیا کہ اپنی مجلسوں میں جہاں وہ بیٹھتے تھے، بت نصب کرلیں اور ان بتوں کے نام اپنے صالح افراد کے نام پر رکھ دیں، چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اس وقت ان بتوں کی عبادت نہیں ہوتی تھی، لیکن جب وہ لوگ بھی مر گئے، جنہوں نے بت نصب کئے تھے اور صورت حال کا علم لوگوں کو نہ رہا، تو ان کی بھی عبادت ہونے لگی۔

۳۹۹ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ (الْجِنِّ) : «قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ» /۱/ .

قَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «لِبَدًا» /۱۹/ : أَعْوَانًا .

ترجمہ

حضرت حسنؒ نے کہتے ہیں کہ "جد ربنا" کا معنی ہے: ہمارے رب کی بے نیازی۔ عکرمہؒ کہتے ہیں: ہمارے رب کا جلال، اورابراہیمؒ کہتے ہیں: ہمارے رب کا حکم۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: "لبدا" سے مراد اعوان و مددگار ہیں۔

٤٦٣٧ : حدّثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ قالَ : ٱنْطَلَقَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ في طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ، عامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكاظٍ ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ ، فَقَالُوا : ما لَكُمْ ؟ فَقالُوا : حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ ، قالَ : ما حالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا ما حَدَثَ ، فَٱضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا ، فَٱنْظُرُوا ما هٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَدَثَ . فَٱنْطَلَقُوا ، فَضَرَبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا ، يَنْظُرُونَ ما هٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي حالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ ، قالَ : فَٱنْطَلَقَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ بِنَخْلَةَ ، وَهْوَ عامِدٌ إِلَى سُوقِ عُكاظٍ ، وَهْوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ تَسَمَّعُوا لَهُ ، فَقَالُوا : هٰذَا الَّذِي حالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ ، فَهُنَالِكَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ ، فَقَالُوا : يَا قَوْمَنَا «إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا . يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا» . وَأَنْزَلَ ٱللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ : «قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ ٱسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ ٱلْجِنِّ» . وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ ٱلْجِنِّ . [ر : ٧٣٩]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ سوق عکاظ (مکہ اور طوائف کے درمیان ایک وادی ہے جہاں عربوں کا ایک مشہور میلہ لگتا تھا) کا قصد کیا، اس زمانے میں شیاطین تک آسمانوں کی خبریں پہنچنے میں رکاوٹ قائم کر دی گئی تھی اور ان پر شہاب ثاقب چھوڑے جاتے تھے، جب شیاطین اپنی قوم کے پاس لوٹ کر آئے تو ان کی قوم نے ان سے پوچھا کہ کیا بات ہوئی؟ انہوں نے بتایا: آسمان کی خبروں اور ہمارے درمیان رکاوٹ کر دی گئی ہے اور ہم پر شہاب ثاقب چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یقیناً آسمان کی خبروں اور تمہارے درمیان رکاوٹ قائم کرنے کی کوئی خاص بات (جیسے نبی کی بعثت) ہوگی، اس لئے زمین کے مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور پتہ لگاؤ کہ کون سی بات پیش آتی ہے، چنانچہ شیاطین مشرق و مغرب میں پھیل گئے،

تا کہ اس بات کا پتہ لگائیں کہ آسمان کی خبروں سے ان تک پہنچنے میں جو رکاوٹ پیدا کی گئی ہے وہ کس عظیم واقعہ کی بنا پر ہے۔ بیان کیا کہ جو شیاطین اس کھوج میں نکلے تھے، ان کا گروہ ''تہامہ'' کی طرف نکلا (جو مکہ معظّمہ سے ایک دن کی مسافت پر ہے)، جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوق عکاظ کی طرف جاتے ہوئے کھجور کے ایک باغ کے پاس ٹھہرے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت صحابہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے، جب شیاطین نے قرآن سنا تو اس کی طرف متوجہ ہو گئے، پھر انہوں نے کہا: یہی ہے وہ جس کی وجہ سے تمہارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ پیدا ہوتی ہے، اس کے بعد وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ آئے اور ان سے کہا: (جیسا کہ قرآن نے ان کا قول نقل کیا ہے) ''ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست بتلاتا ہے، سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے پروردگار کا شریک کسی کو نہ بنائیں گے''۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیتیں نازل کیں: ''آپ کہیے کہ میرے پاس وحی آئی اس بات کی کہ جنات کی ایک جماعت نے قرآن سنا'۔ یہی جنوں کا قول (جو اوپر بیان ہوا) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی ہوا تھا۔

تشریح

سوال یہ ہے کہ ارسال شہب کا تذکرہ تو دور جاہلیت کے اشعار میں بھی کیا جاتا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ بہت پرانا ہے، عہد نبوی کے ساتھ اس کو مختص کرنے کا کیا مطلب؟ اس کے جواب میں بعض حضرات کہتے ہیں کہ بعثت نبوی سے قبل اس میں شدت نہیں تھی، بعثت کے بعد اس میں شدت آ گئی یا کبھی کبھی ارسال شہب کا معاملہ ہوتا تھا، لیکن بعثت کے بعد مستقل ہو گیا۔ حضرت وہب بن منبہؒ کی روایت کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور تک شیاطین پر کوئی پابندی نہیں تھی اور آسمان پر جانے کی ان کو مطلقاً آزادی تھی، حضرت عیسیٰ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد اوپر چار آسمانوں پر ان کی رسائی موقوف ہو گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد نیچے کے تین آسمانوں پر بھی ان کا جانا موقوف کر دیا گیا۔

٤٠٠ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الْمُزَّمِّلِ .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «وَتَبَتَّلْ» /٨/ : أَخْلِصْ .

وَقَالَ الحَسَنُ : «أَنْكَالاً» /١٢/ : قُيُودًا . «مُنْفَطِرٌ بِهِ» /١٨/ : مُثْقَلَةٌ بِهِ .

وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «كَثِيبًا مَهِيلاً» /١٤/ : الرَّمْلُ السَّائِلُ . «وَبِيلاً» /١٦/ : شَدِيدًا .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے فرمایا: "تبتّل" کا معنی ہے: خالص اسی کے ہو جاؤ۔ امام حسنؒ نے فرمایا: أنـكـالاً" کا معنی ہے: بیڑیاں۔ "منفطر به" بمعنی بھاری اور ثقیل ہونا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ "كثيبا مهيلا" کا معنی ہے: ریگِ رواں، ریزہ ریزہ۔ "وبيلاً" بمعنی شدید، سخت۔

٤٠١ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الْمُدَّثِّرِ .

قالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «عَسِيرٌ» /٩/ : شَدِيدٌ . «قَسْوَرَةٍ» /٥١/ : رِكْزُ النَّاسِ وَأَصْوَاتُهُمْ ، وَقالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : الْأَسَدُ ، وَكُلُّ شَدِيدٍ قَسْوَرَةٌ وَقَسْوَرٌ . «مُسْتَنْفِرَةٌ» /٥١/ : نَافِرَةٌ مَذْعُورَةٌ .

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "عسير" کے معنی شدید اور سخت ہے۔ "قسورة" لوگوں کا شور وغل۔ حضرت ابو ہریرہؓ اس کے معنی "شیر" بتاتے ہیں اور ہر سخت چیز کو "قسورة" کہہ سکتے ہیں۔ "مستنفرة" بمعنی بھاگنے والے، ڈرے ہوئے۔

٤٦٣٨ : حدّثنا يَحْيَىٰ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ : سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَوَّلِ ما نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ ، قالَ : «يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ» . قُلْتُ : يَقُولُونَ : «ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ» . فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ : سَأَلْتُ جابِرَ بْنَ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا عَنْ ذٰلِكَ ، وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتَ ، فَقَالَ جابِرٌ : لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا ما حَدَّثَنَا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ، قالَ : (جاوَرْتُ بِحِرَاءٍ ، فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ ، فَنُودِيتُ ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا ، وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا ، وَنَظَرْتُ أَمامِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا ، وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا ، فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ : دَثِّرُونِي ، وَصُبُّوا عَلَيَّ ماءً بَارِدًا ، قالَ : فَدَثَّرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ ماءً بَارِدًا ، قالَ : فَنَزَلَتْ : «يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ . قُمْ فَأَنْذِرْ . وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ») . [ر : ٤]

ترجمہ

یحییٰ بن کثیر نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ آپ نے فرمایا: ﴿يا أيها المدثر﴾. میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں: ﴿اقرأ باسم ربك الذي خلق﴾

سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ ابوسلمہؒ نے اس پر کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے اس کے متعلق پوچھا تھا اور جو بات ابھی تم نے مجھ سے کہی تھی وہی میں نے ان سے کہی تھی، لیکن جابرؓ نے فرمایا تھا: میں تم سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، آپ نے فرمایا کہ میں غار حرا میں ایک مدت تک گوشہ نشین تھا، جب گوشہ نشینی کے ایام پورے کر کے یہاں سے اترا تو مجھے آواز دی گئی، میں نے اس آواز پر اپنے داہنے طرف دیکھا، ادھر کوئی چیز دکھائی نہیں دی، پھر سامنے دیکھا ادھر بھی کوئی چیز دکھائی نہیں دی، اب میں نے اپنا سر اوپر کی طرف اٹھایا تو مجھے ایک چیز دکھائی دی، پھر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اڑھادو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی بہاؤ۔ فرمایا کہ پھر انہوں نے مجھے کپڑا اڑھا دیا اور ٹھنڈا پانی مجھ پر دھارا۔ فرمایا: پھر فرمایا کہ پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''اے کپڑے میں لپٹنے والے! اٹھئے، پھر کافروں کو ڈرائیے اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے''۔

٤٠٢ – باب : «قُمْ فَأَنْذِرْ» /٢/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اٹھیے، پھر کافروں کو ڈرائیے''۔

٤٦٣٩ : حدّثني محمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُ قالَا : حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ ، عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِ ٱللّٰهِ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (جاوَرْتُ بِحِرَاءٍ) . مِثْلَ حَدِيثِ عُثْمانَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ . [ر : ٤]

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں غار حرا میں گوشہ نشین رہا۔ عثمان بن عمر کی حدیث کی طرح جو انہوں نے علی بن مبارک کے واسطے سے بیان کی۔

[ر : ٤]

٤٠٣ – باب : «وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ» /٣/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجئے''۔

٤٦٤٠ : حدّثنا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ : حَدَّثَنَا حَرْبٌ : حَدَّثَنَا يَحْيَى قالَ : سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ : أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ ؟ فَقَالَ : «يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ» . فَقُلْتُ : أُنْبِئْتُ أَنَّهُ : «اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ» . فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ : سَأَلْتُ جابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ : أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ ؟ فَقَالَ : «يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ» . فَقُلْتُ : أُنْبِئْتُ أَنَّهُ : «اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ» . فَقَالَ : لَا أُخْبِرُكَ إِلَّا بِمَا قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : (جاوَرْتُ فِي حِراءٍ ، فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوارِي هَبَطْتُ ، فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِيَ ، فَنُودِيتُ ، فَنَظَرْتُ أَمامِي وَخَلْفِي ، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمالِي ، فَإِذا هُوَ جالِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّماءِ وَالْأَرْضِ ، فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ : دَثِّرُونِي وَصُبُّوا عَلَيَّ ماءً بارِدًا ، وَأُنْزِلَ عَلَيَّ : «يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ . قُمْ فَأَنْذِرْ . وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ») . [ر : ٤]

ترجمہ

حضرت یحییٰؒ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ کہا: ﴿یا أیها المدثر﴾. میں نے کہا: مجھے معلوم ہوا کہ ﴿اقرأ باسم ربك الذي خلق﴾ سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تھا کہ قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی تو انہوں نے فرمایا تھا کہ ﴿یا أیها المدثر﴾ کہ ''اے کپڑے میں لپٹنے والے!''۔ میں نے ان سے یہی کہا تھا کہ مجھے تو معلوم ہوا ہے کہ ﴿اقرأ باسم ربك الذي خلق﴾ سب سے پہلے نازل ہوئی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ میں وہی خبر تمہیں دے رہا ہوں جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے غار حرا میں گوشہ نشینی اختیار کی، جب گوشہ نشینی کی مدت پوری کر چکا اور نیچے اتر کر وادی کے بیچ میں پہنچا، تو مجھے آواز دی گئی، میں نے اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھا تو مجھے دکھائی دیا کہ فرشتہ آسمان وزمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہے، پھر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اڑھا دو اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی دھار دو اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اے کپڑے میں لپٹنے والے! اٹھئے اور کافروں کو ڈرایئے اور اپنے پروردگار کی بڑھائی بیان کیجئے''۔

٤٠٤ – باب : «وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ» /٤/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے''۔

٤٦٤١ : حدّثنا يَحْيىٰ بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ . وَحَدَّثَنِي عَبْدُ ٱللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ٱبْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ ، فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ : (فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي ، إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي ، فَإِذَا المَلَكُ الَّذِي جاءَنِي بِحِرَاءٍ ، جالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ ٱلسَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا ، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ : زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي ، فَدَثَّرُونِي ، فَأَنْزَلَ ٱللهُ تَعَالَى : «يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ. إِلَى: وَالرُّجْزَ فَٱهْجُرْ»). قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ ، وَهِيَ الْأَوْثَانُ . [ر : ٤]

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان میں وحی کا سلسلہ رک جانے کا حال بیان کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی، میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو وہی فرشتہ موجود تھا جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا اور آسمان وزمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا، میں اس کے خوف سے گھبرا گیا، پھر میں گھر واپس آیا اور خدیجہ سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو، انہوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ﴿یاأیھاالمدثر﴾ سے ﴿والرجز فاھجر﴾ تک آیات نازل کیں، یہ نماز فرض کئے جانے سے پہلے نازل ہوئی تھیں۔

٤٠٥ – باب : قَوْلُهُ : «وَالرِّجْزَ فَٱهْجُرْ» /٥/ .

يُقَالُ : الرِّجْزُ وَالرِّجْسُ الْعَذَابُ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''اور بتوں سے الگ رہ''۔

''الرجز'' اور ''الرجس'' دونوں عذاب کے معنی میں ہیں۔

٤٦٤٢ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ : قالَ ٱبْنُ شِهَابٍ : سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قالَ : أَخْبَرَنِي جابِرُ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ ، يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ : (فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي ، سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ ، فَإِذَا المَلَكُ الَّذِي جاءَنِي بِحِرَاءٍ ، قاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ ، حَتَّى هَوَيْتُ

إِلَى الْأَرْضِ ، فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ : زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي ، فَزَمَّلُونِي ، فَأَنْزَلَ ٱللهُ تَعَالَى : «يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ. قُمْ فَأَنْذِرْ - إِلَى قَوْلِهِ - فَٱهْجُرْ» . - قالَ أَبُو سَلَمَةَ : وَالرِّجْزَ الْأَوْثَانَ - ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ) . [ر : ٤]

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ درمیان میں وحی کے سلسلہ کے رک جانے سے متعلق حدیث بیان کررہے تھے کہ میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے آواز سنی، میں نے نظر آسمان کی طرف اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ نظر آیا جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا، وہ کرسی پر آسمان وزمین کے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا، میں انہیں دیکھ کر اتنا گھبرایا کہ زمین پر گر پڑا، پھر میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اڑھادو، مجھے کپڑا اڑھادو، مجھے کپڑا اڑھادو، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں: ﴿یا أیھا المدثر﴾ تا ﴿فاھجر﴾ تک۔ ابوسلمہ نے بیان کیا: "الرجز" بمعنی بت ہے، پھر برابر وحی آتی رہی اور سلسلہ نہیں ٹوٹا۔

تشریح

سب سے پہلے نازل ہونے والی آیت کے بارے میں جمہور کی رائے یہ ہے کہ سورۂ علق کی ابتدائی پانچ آیات ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے یہ ہے کہ سب سے پہلے سورۂ مدثر نازل ہوئی، لیکن جمہور کے قول کو ترجیح اس لئے حاصل ہے کہ فرشتے نے کہا: "اقرأ"، آپ نے فرمایا: "ما أنا بقارئ". اگر اس سے پہلے سورۂ مدثر کا نزول ہوگیا ہوتا تو آپ "ما أنا بقارئ" کیوں فرماتے؟ بلکہ آپ تو اور آیت پڑھ لیتے، بعض نے یہ توجیہ کی کہ فترت کے بعد دوبارہ وحی کا نزول شروع ہوا تو سورۂ مدثر نازل ہوئی، اس اعتبار سے اس کو اولیت حاصل ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ سورۂ علق کی آیات کے نزول کے لئے کوئی سبب پیش نہیں آیا، جب کہ سبب پیش آنے کے بعد سب سے پہلے سورۂ مدثر نازل ہوئی، اس لئے اس کو "أول ما أنزل" کہا گیا۔

٤٠٦ - باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الْقِيَامَةِ .

وَقَوْلِهِ : «لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ» /١٦/ .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «سُدًى» /٣٦/ : هَمَلاً . «لِيَفْجُرَ أَمامَهُ» /٥/ : سَوْفَ أَتُوبُ ، سَوْفَ أَعْمَلُ . «لَا وَزَرَ» /١١/ : لَا حِصْنَ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''آپ اس کو (قرآن) جلدی جلدی لینے کے لئے اس پر زبان کو حرکت نہ دیں''۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: ''سدا'' کا معنی ہے: آزاد، بے قید۔ ''لیفجر أمامه'' یعنی ہمیشہ گناہ کرتا رہے اور کہتا رہے کہ جلدی ہی توبہ کرلوں گا، جلدی ہی اچھے اعمال کرلوں گا لیکن نہیں کرتا۔ ''لا وزر لا حصن'' یعنی کوئی پناہ گاہ نہیں۔

٤٦٤٣/٤٦٤٥ : حدّثنا الحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عائِشَةَ ، وَكانَ ثِقَةً ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : كانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ حَرَّكَ بِهِ لِسَانَهُ – وَوَصَفَ سُفْيَانُ – يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ ، فَأَنْزَلَ ٱللهُ : «لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ» . [ر : ٥]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ اس پر اپنی زبان مبارک ہلایا کرتے تھے۔ سفیان نے بیان کیا کہ اس ہلانے سے آپ کا مقصد یاد کرنا ہوتا تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ''آپ قرآن کو جلدی جلدی لینے کے لئے اس پر زبان نہ ہلایئے''۔

٤٠٧ – باب : «إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ» /١٧/ .

(٤٦٤٤) : حدّثنا عُبَيْدُ ٱللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عائِشَةَ : أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : «لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ» . قالَ : وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : كانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ ، فَقِيلَ لَهُ : «لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ» . يَخْشَى أَنْ يَنْفَلِتَ مِنْهُ ، «إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ» أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ ، «وَقُرْآنَهُ» أَنْ تَقْرَأَهُ ، «فَإِذَا قَرَأْنَاهُ» يَقُولُ : أُنْزِلَ عَلَيْهِ «فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ . ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ» أَنْ نُبَيِّنَهُ عَلَى لِسَانِكَ . [ر : ٥]

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیر سے حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''آپ قرآن کو لینے کے لئے زبان کو نہ ہلایئے'' کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ ہونٹ ہلاتے تھے، اس لئے آپ سے کہا گیا کہ آپ وحی پر اپنی زبان نہ

ہلائیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھول جانے کے خوف سے ایسا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بلاشبہ ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھوانا، یعنی ہم خود آپ کے دل میں اسے محفوظ کردیں گے اور اس کا پڑھوانا یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود اسے اپنی زبان سے پڑھ لیں گے۔

٤٠٨ – باب : قَوْلِهِ : «فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَٱتَّبِعْ قُرْآنَهُ» /١٨/ .

قالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : قَرَأْنَاهُ : بَيَّنَّاهُ ، فَٱتَّبِعْ : ٱعْمَلْ بِهِ .

ترجمہ

تو جب ہم اسے پڑھنے لگیں، مطلب یہ کہ جب وحی نازل ہونے لگے تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجئے، پھر اس کا بیان کرادینا ہمارے ذمہ ہے، یعنی ہم اس وحی کو آپ کے ذریعہ بیان کرادیں گے۔

(٤٦٤٥) : حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عائِشَةَ ، عَنْ سَعِيدِ ٱبْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ ، في قَوْلِهِ : «لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ» . قالَ : كانَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ ، وَكانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ ، وَكانَ يُعْرَفُ مِنْهُ ، فَأَنْزَلَ ٱللهُ الآيَةَ الَّتِي في : «لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ» ، «لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ . إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ» . قالَ : عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ في صَدْرِكَ ، «وَقُرْآنَهُ . فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَٱتَّبِعْ قُرْآنَهُ» فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَٱسْتَمِعْ ، «ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ» عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ . قالَ : فكانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ ، فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كما وَعَدَهُ ٱللهُ . [ر : ٥]

«أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى» /٣٤/ : تَوَعُّدٌ .

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''آپ اس کو جلدی جلدی لینے کے لئے اپنی زبان نہ ہلائیے'' کے متعلق فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ پر وحی نازل فرماتے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان اور ہونٹ ہلایا کرتے تھے (یاد کرنے کے لئے، جس کی وجہ سے آپ پر دہرا بار پڑتا تھا) اور آپ پر بہت سخت گزرتا، یہ آپ کے چہرے سے بھی ظاہر ہوتا تھا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے وہ آیت نازل کی جو سورۂ قیامہ میں ہے کہ آپ اس کو جلدی جلدی لینے کے لئے اس پر زبان نہ ہلائیں، یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کردینا اور اس کا پڑھوانا، پھر

جب ہم پڑھنے لگیں، تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجئے، یعنی جب ہم وحی نازل کریں تو آپ غور سے سنیں، پھر اس کا بیان کر دینا ہمارے ذمہ ہے، یعنی یہ بھی ہمارے ذمہ ہے کہ ہم اس کو آپ کی زبان سے لوگوں کے سامنے بیان کرا دیں۔ بیان کیا کہ چنانچہ اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر آتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جاتے اور جب چلے جاتے تو پڑھتے، جیسا کہ آپ سے اللہ نے وعدہ کیا تھا۔ ﴿أولى لك فأولى﴾ تہدید ہے۔

۴۰۹ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ (الْإِنْسَانِ ، الدَّهْرِ) : «هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ» /۱/ .

يُقَالُ مَعْنَاهُ : أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ ، وَهَلْ : تكُونُ جَحْدًا ، وَتكُونُ خَبَرًا ، وَهٰذَا مِنَ الْخَبَرِ ، يَقُولُ : كانَ شَيْئًا ، فَلَمْ يَكُنْ مَذْكُورًا ، وَذٰلِكَ مِنْ حِينَ خَلَقَهُ مِنْ طِينٍ إِلَى أَنْ يُنْفَخَ فِيهِ الرُّوحُ . «أَمْشَاجٍ» /۲/ : الْأَخْلَاطُ ، ماءُ الْمَرْأَةِ وَماءُ الرَّجُلِ ، ٱلدَّمُ وَالْعَلَقَةُ ، وَيُقَالُ إِذَا خُلِطَ : مَشِيجٌ كَقَوْلِكَ : خَلِيطٌ ، وَمَمْشُوجٌ مِثْلُ : مَخْلُوطٍ . وَيُقْرَأُ : «سَلَاسِلاً وَأَغْلَالاً» /٤/ : وَلَمْ يُجْرِ بَعْضُهُمْ . «مُسْتَطِيرًا» /۷/ : مُمْتَدًّا الْبَلَاءُ .

وَالْقَمْطَرِيرُ : الشَّدِيدُ ، يُقَالُ : يَوْمٌ قَمْطَرِيرٌ وَيَوْمٌ قُمَاطِرٌ ، وَالْعَبُوسُ وَالْقَمْطَرِيرُ وَالْقُمَاطِرُ وَالْعَصِيبُ : أَشَدُّ ما يَكُونُ مِنَ الْأَيَّامِ فِي الْبَلَاءِ .

وَقَالَ الْحَسَنُ : النَّضْرَةُ فِي الْوَجْهِ وَالسُّرُورُ فِي الْقَلْبِ .

وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «الْأَرَائِكِ» /۱۳/ : السُّرُر .

وَقَالَ الْبَرَاءُ : «وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا» /١٤/ : يَقْطُفُونَ كَيْفَ شَاؤُوا .

وَقَالَ مَعْمَرٌ : «أَسْرَهُمْ» /۲۸/ : شِدَّةُ الخَلْقِ ، وَكُلُّ شَيْءٍ شَدَدْتَهُ مِنْ قَتَبٍ وَغَبِيطٍ فَهُوَ مَأْسُورٌ .

ترجمہ

کہا گیا ہے کہ اس کا مفہوم ''أتىٰ على الإنسان'' ہے، کیونکہ ''ھل'' نفی کے لئے بھی آتا ہے اور خبر کے لئے بھی، آیت میں خبر کے لئے ہے۔ ارشاد کیا جاتا ہے کہ ''انسان کبھی ایک چیز تھا، لیکن قابل ذکر نہیں تھا'' یہ مٹی سے اس کی پیدائش کے بعد روح پھونکنے جانے تک کی مدت کا ذکر ہے۔ ''أمشاج'' بمعنی ملی ہوئی چیزیں ہے، یہاں اس سے مراد عورت اور مرد کا پانی ہے، پھر وہ خون ہوتا ہے، اس کے بعد (علقہ) خون بستہ ہوتا ہے، جب کوئی چیز کسی چیز سے مل جائے تو اس کے لئے ''مشیج'' کا لفظ استعمال کرتے ہیں، اسے ''خـلـیـط'' بھی کہہ سکتے ہیں اور ''مـمشـوج'' مثل

"مخلوط" کے ہے۔ بعض حضرات نے یوں پڑھا ہے: "سلاسلاً وأغلالاً" یعنی تنوین کے ساتھ، لیکن بعض حضرات اسے جائز نہیں سمجھتے۔ "مستطیرا" کا معنی ہے: اس دن کی آزمائش اور سختی پھیلی ہوئی ہوگی۔ "قمطریر" بمعنی سخت۔ عرب کہتے ہیں: "یوم قمطریرٌ، یوم قُماطرٌ" یعنی سخت مصیبت والا دن۔ "عبوس، قمطریر، قماطر اور عصیبٌ" چاروں کا ایک ہی معنی ہے، یعنی سخت سختی والا دن۔ معمر بن عبیدؒ نے فرمایا: "وشددنا أسرهم" کا معنی یہ ہے کہ ہم نے ان کی خلقت مضبوط کی ہے۔ ہر وہ چیز جو کجاوے اور پالان سے مضبوطی کے ساتھ باندھی جائے اسے "مأسور" کہتے ہیں۔

٤١٠ – باب : تَفْسِيرُ : سُورَةِ : «وَالْمُرْسَلَاتِ» .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «جِمَالَاتٌ» /٣٣/ : حِبَالٌ . «ٱرْكَعُوا» صَلُّوا «لَا يَرْكَعُونَ» /٤٨/ : لَا يُصَلُّونَ .

وَسُئِلَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «لَا يَنْطِقُونَ» /٣٥/ . «وَٱللَّهِ رَبِّنَا ما كُنَّا مُشْرِكِينَ» /الأنعام: ٢٣/ . «الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ» /يس: ٦٥/ . فَقَالَ : إِنَّهُ ذُو أَلْوَانٍ ، مَرَّةً يَنْطِقُونَ ، وَمَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے فرمایا: "جمالات" (جیم کے ضمہ اور کسریٰ کے ساتھ) بمعنی رسیاں۔ "ارکعوا" کا معنی ہے: نماز پڑھو۔ "لا یرکعون" کا معنی ہے: نماز نہیں پڑھتے۔ حضرت ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے ارشادات "لا ینطقون" "واللہ ربنا ما کنا مشرکین" اور "الیوم نختم علیٰ أفواههم" کے متعلق پوچھا (کہ ان میں تطبیق کی کیا صورت ہوگی) تو آپ نے فرمایا: یہ مختلف امور مختلف حالات میں ظاہر ہوں گے، ایک مرتبہ تو وہ بولیں گے (اور اپنے ہی خلاف شہادت دیں گے) اور دوسری حالت یہ پیش آئے گی کہ ان پر مہر لگادی جائے گی (اور وہ زبان سے کوئی بات نہیں نکال سکیں گے)۔

٤٦٤٦/٤٦٤٧ : حدّثني مَحْمُودٌ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ ٱللَّهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ ٱللَّهِ ﷺ ، وَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ : «وَالْمُرْسَلَاتِ» . وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ ، فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ ، فَٱبْتَدَرْنَاهَا ، فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا . فَقَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ : (وُقِيَتْ شَرَّكُمْ ، كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا) .

حدّثنا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ ٱللَّهِ : أَخْبَرَنَا يَحْيىٰ بْنُ آدَمَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَنْصُورٍ : بِهٰذَا .

وَعَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ : مِثْلَهُ .

وَتَابَعَهُ أَسْوَدُ بْنُ عامِرٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ . وَقالَ حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمانُ بْنُ قَرْمٍ ، عَنِ

الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ .

قَالَ يَحْيَىٰ بْنُ حَمَّادٍ : أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ .

وَقَالَ ٱبْنُ ٱسْحٰقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ .

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ پر سورۂ مرسلات نازل ہوئی تھی اور ہم اس کو آپ کے منہ سے حاصل کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک سانپ نکل آیا، ہم اس کی طرف بڑھے، لیکن وہ بچ نکلا اور اپنے سوراخ میں گھس گیا، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے محفوظ ہو گیا اور تم اس کے شر سے محفوظ رہے۔ اور ہم سے عبدہ بن عبداللہ نے از یحییٰ بن آدم از اسرائیل از منصور نے حدیث بیان کی اسی حدیث کی (اور سند سابق کے ساتھ)۔ دوسری سند: از اسرائیل از اعمش از ابراہیم از علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے۔ (۱) یحییٰ بن آدم کے ساتھ اس حدیث کو اسود بن عامر نے بھی اسرائیل سے روایت کیا ہے۔ (۲) حفص بن غیاث ابومعاویہ اور سلیمان بن قرم نے بحوالہ اعمش از ابراہیم از اسود روایت کیا ہے۔ (۳) یحییٰ بن حماد (امام بخاریؒ کے شیخ) کہتے ہیں: ہمیں ابوعوانہ نے بحوالہ مغیرہ بن مقسم از ابراہیم از علقمہ از عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت سنائی۔ (۴) محمد بن اسحاق نے اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن اسود سے روایت کیا، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔

(٤٦٤٧) : حدّثنا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ : قَالَ عَبْدُ ٱللَّهِ : بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ ٱللَّهِ ﷺ في غارٍ ، إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ : «وَالْمُرْسَلَاتِ» . فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيهِ ، وَإِنَّ فاهُ لَرَطْبٌ بِهَا ، إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ ، فَقَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ : (عَلَيْكُمُ ٱقْتُلُوهَا) . قالَ : فَٱبْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا ، قالَ : فَقَالَ : (وُقِيَتْ شَرَّكُمْ ، كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا) . [ر : ١٧٣٣]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی للہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۂ مرسلات نازل ہوئی، ہم نے آیت آپ کے منہ سے حاصل کی، اس وحی سے آپ کے دہن مبارک کی تازگی ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ (یعنی آیت کے نازل ہوتے ہی آپ سے سنی اور یاد کی) اتنے میں ایک سانپ نکلا،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے زندہ نہ چھوڑو، ہم اس کی طرف بڑھ گئے، لیکن وہ نکل گیا، اس پر آپ نے فرمایا: تم اس کے شر سے محفوظ رہے اور وہ تمہارے شر سے محفوظ رہا۔

٤١١ – باب : قَوْلُهُ : «إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ» /٣٢/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وہ انگارے برسائے گا بڑے بڑے محل جیسے''۔

٤٦٤٨ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عابِسٍ قالَ : سَمِعْتُ ٱبْنَ عَبَّاسٍ : «إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كالْقَصْرِ» . قالَ : كُنَّا نَرْفَعُ الخَشَبَ بِقِصَرٍ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ أَوْ أَقَلَّ ، فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ ، فَنُسَمِّيهِ الْقَصَرَ . [٤٦٤٩]

ترجمہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عابس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت ''وہ انگارے برسائے گا بڑے بڑے محل جیسے'' کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ہم تین ہاتھ کی لکڑیاں اٹھا کر رکھتے تھے، ایسا ہم جاڑوں کے لئے کرتے تھے، (تا کہ جلانے کے کام آوے) اور اس کا نام ہم ''قصر'' رکھتے تھے۔

تشریح

جہنم اتنی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکے گی جیسے بڑے بڑے محل ہوتے ہیں یا جہنم تین ہاتھ کے بقدر چنگاریاں پھینکے گی۔

٤١٢ – باب : قَوْلُهُ : «كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ» /٣٣/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''گویا وہ زرد زرد اونٹ ہیں''۔

٤٦٤٩ : حدّثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ : حَدَّثَنَا يَحْيىٰ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ٱبْنُ عابِسٍ : سَمِعْتُ ٱبْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمَا : «تَرْمِي بِشَرَرٍ» . كُنَّا نَعْمِدُ إِلَى الخَشَبَةِ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ أَوْ فَوْقَ ذٰلِكَ ، فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ ، فَنُسَمِّيهِ الْقَصَرَ . «كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ» حِبَالُ السُّفُنِ تُجْمَعُ حَتَّى تَكُونَ كَأَوْسَاطِ الرِّجالِ . [ر : ٤٦٤٨]

ترجمہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عابس کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے آیت ﴿إنها ترمي بشرر كالقصر﴾ کے متعلق فرمایا کہ ہم تین ہاتھ یا اس سے بھی بڑی لمبی لکڑیاں اٹھا کر جاڑوں کے لئے رکھ لیتے تھے، یعنی ایسی لکڑیوں کو "قصر" کہتے تھے۔ "کأنه جمالات صفر" سے مراد کشتیوں کی رسیاں ہیں جنہیں ایک دوسرے سے باندھ لیتے تھے، تاکہ محفوظ ہو جائے۔

٤١٣ - باب : قَوْلُهُ : «هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ» /٣٥/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "آج وہ دن ہے کہ اس میں وہ بول ہی نہ سکیں گے"۔

٤٦٥٠ : حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ في غارٍ ، إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ : «وَالْمُرْسَلَاتِ» . فَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا ، وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ ، وَإِنَّ فاهُ لَرَطْبٌ بِهَا ، إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (اقْتُلُوهَا) . فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (وُقِيَتْ شَرَّكُمْ ، كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا) .

قالَ عُمَرُ : حَفِظْتُهُ مِنْ أَبِي : في غارٍ بِمِنًى . [ر : ١٧٣٣]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر "والمرسلات" نازل ہوئی، پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تلاوت کی، اور میں نے اسے آپ ہی کے منہ سے حاصل کیا، وحی سے آپ کے منہ کی تازگی اس وقت بھی باقی تھی کہ اتنے میں ہماری طرف ایک سانپ اچھلا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسل نے فرمایا: اسے مار ڈالو، ہم اس کی طرف بڑھے، لیکن وہ بھاگ گیا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ وہ بھی تمہارے شر سے بچ نکلا جیسا کہ تم اس کے شر سے بچ گئے۔ عمر نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث اس طرح یاد کی کہ منیٰ کے غار میں۔

٤١٤ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ النَّبَأِ : «عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ» /١/ .

قالَ مُجاهِدٌ : «لَا يَرْجُونَ حِسَابًا» /٢٧/ : لَا يَخَافُونَهُ . «لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا» /٣٧/ : لَا يُكَلِّمُونَهُ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُمْ . «صَوَابًا» /٣٨/ : حَقًّا فِي ٱلدُّنْيَا وَعَمِلَ بِهِ . وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «وَهَّاجًا» /١٣/ : مُضِيئًا . «ثَجَّاجًا» /١٤/ : مُنْصَبًّا . «أَلْفَافًا» /١٦/ : مُلْتَفَّةً .

وَقَالَ غَيْرُهُ : «غَسَاقًا» /٢٥/ : غَسَقَتْ عَيْنُهُ ، وَيَغْسِقُ الجُرْحُ : يَسِيلُ ، كَأَنَّ الْغَسَاقَ وَالْغَسِيقَ وَاحِدٌ . «عَطَاءً حِسَابًا» /٣٦/ : جَزَاءً كافِيًا ، أَعْطَانِي ما أَحْسَبَنِي ، أَيْ كَفَانِي .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے فرمایا کہ "لا یرجون حسابا" کامفہوم یہ ہے کہ یہ لوگ حسابِ قیامت کا خوف ہی نہیں رکھتے تھے۔"لا یملکون منه خطابا" یعنی اللہ سے کوئی شخص بات نہیں کر سکے گا، بجز ان کے جنہیں اللہ اجازت دے۔ "صوابا" کامفہوم یہ ہے کہ جس نے دنیا میں سچی بات کہی تھی اور اس پر عمل کیا تھا۔ابن عباسؓ نے فرمایا: "وهاجا" کے معنی ہیں: روشن عطاء۔"ثجاجا" بمعنی اوپر سے نیچے کی طرف بہنے والا۔"ألفافا" کامعنی ہے: گنجان۔دیگر حضرات نے فرمایا: "غساقا" "غسقت عينه" سے نکلا ہے، یعنی اس کی آنکھ تاریک ہوگئی، اسی سے ہے: "يغسق الجرح" کہ زخم بہہ رہا ہے۔"غساق" اور "غسیق" دونوں کا ایک معنی ہے۔"عطاء حسابا" بمعنی پورا پورا بدلہ۔کہا جاتا ہے: "أعطاني ما أحسبني" کہ مجھ کو اتنا دیا کہ کافی ہوگیا۔

٤١٥ – باب : «يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا» /١٨/ : زُمَرًا .

٤٦٥١ : حدّثني محمَّدٌ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قالَ : قالَ رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ : (ما بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ) . قالَ : أَرْبَعُونَ يَوْمًا ؟ قالَ : أَبَيْتُ ، قالَ : أَرْبَعُونَ شَهْرًا ؟ قالَ : أَبَيْتُ ، قالَ : أَرْبَعُونَ سَنَةً ؟ قالَ : أَبَيْتُ . قالَ : (ثُمَّ يُنْزِلُ ٱللَّهُ مِنَ السَّماءِ ماءً ، فَيَنْبُتُونَ كما يَنْبُتُ الْبَقْلُ ، لَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى ، إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهْوَ عَجْبُ ٱلذَّنَبِ ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الخَلْقُ يَوْمَ الْقِيامَةِ) .

[ر : ٤٥٣٦]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ دو صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا: چالیس دن مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔شاگردوں نے پوچھا:

کیا چالیس سال مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا کہ پھر آسمان سے پانی برسائے گا، جس کی وجہ سے تمام مردے جی اٹھیں گے، جیسے سبزیاں پانی سے اگتی ہیں، اس وقت انسان کا ہر حصہ گل چکا ہوگا، سوائے ریڑھ کی ہڈی کے اور اسی سے قیامت میں تمام مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

٤١٦ - باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «وَالنَّازِعاتِ» .

«زَجْرَةٌ» /١٣/ : صَيْحَةٌ .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ» /٦/ : هِيَ الزَّلْزَلَةُ . «الآيَةَ الْكُبْرَى» /٢٠/ : عَصَاهُ وَيَدُهُ . «سَمْكَهَا» /٢٨/ : بَنَاهَا بغَيْرِ عَمَدٍ . «طَغَى» /١٧/ : عَصَى .

يُقَالُ : النَّاخِرَةُ وَالنَّخِرَةُ سَوَاءٌ ، مِثْلُ الطَّامِعِ وَالطَّمِعِ ، وَالْبَاخِلِ وَالْبَخِلِ . وَقالَ بَعْضُهُمْ : النَّخِرَةُ الْبَالِيَةُ ، وَالنَّاخِرَةُ : الْعَظْمُ الْمُجَوَّفُ الَّذِي تَمُرُّ فِيهِ الرِّيحُ فَيَنْخَرُ .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «الحَافِرَةِ» /١٠/ : إِلَى أَمْرِنَا الْأَوَّلِ ، إِلَى الحَيَاةِ .

وَقالَ غَيْرُهُ : «أَيَّانَ مُرْسَاهَا» /٤٢/ : مَتَى مُنْتَهَاهَا ، وَمُرْسَى السَّفِينَةِ حَيْثُ تَنْتَهِي .

«الرَّاجِفَةُ» /٦/ : النَّفْخَةُ الْأُولَى . «الرَّادِفَةُ» /٧/ : النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ .

ترجمہ

"زجرة" کا معنی زوردار آواز اور چیخ ہے۔ امام مجاہدؒ نے فرمایا: "ترجف الراجفة" سے مراد "زلزلہ" ہے اور "الآية الكبرىٰ" سے مراد آپ کا عصا اور آپ کا ہاتھ ہے۔ "الناخرة" اور "النخرة" دونوں ایک معنی میں استعمال ہوتے ہیں، جیسے "الطَّامع" اور "الطَّمِعُ" "الباخل اور "البخِلُ" ایک معنی میں استعمال ہوتے ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں: "النخرة" بمعنی بوسیدہ ہڈی ہے اور "الناخرة" اس کھوکھلی ہڈی کو کہتے ہیں جس سے اگر ہوا گزرے تو آواز پیدا ہو۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ "حافرة" سے مراد ہماری پہلی زندگی ہے۔ ان کے غیر نے کہا: "أيان مرساها" کا معنی یہ ہے کہ اس کی انتہا کہاں ہے۔ یہ ماخوذ ہے: "مرسی السفينة" سے، جہاں کشتی لنگر انداز ہوتی ہے۔ "الراجفة" سے مراد نفخۂ اولیٰ اور "الرادفة" سے مراد نفخۂ ثانیہ ہے۔

٤٦٥٢ : حدّثنا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ : حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمانَ : حَدَّثَنَا أَبُو حازِمٍ : حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ قالَ بِإِصْبَعَيْهِ هٰكَذَا ، بِالْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ : (بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ) . [٤٩٩٥ ، ٦١٣٨]

قَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «أَغْطَشَ» /٢٩/ : أَظْلَمَ . «الطَّامَّةُ» /٣٤/ : تَطُمُّ كُلَّ شَيْءٍ .

ترجمہ

حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کے قریب کی انگلی کے اشارے سے فرمارہے تھے کہ میری بعثت اس طرح ہوئی ہے کہ میرے اور قیامت کے درمیان صرف اتنا فاصلہ ہے۔ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ "أغطش" بمعنی اندھیرا ہے اور "الطامة" بمعنی جو ہر چیز پر چھا جائے۔

مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے از اول تا آخر وجود کی تشبیہ انگلیوں سے دی ہے، مراد یہ ہے کہ اکثر مدت گزر گئی اور جو کچھ مدت باقی رہ گئی ہے وہ اس مدت کے مقابلے میں بہت کم ہے جو گزر چکی۔

٤١٧ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «عَبَسَ» .

«عَبَسَ وَتَوَلَّى» /١/ : كَلَحَ وَأَعْرَضَ . وَقَالَ غَيْرُهُ : «مُطَهَّرَةٍ» /١٤/ : لَا يَمَسُّهَا إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ، وَهُمُ الْمَلَائِكَةُ ، وَهٰذَا مِثْلُ قَوْلِهِ : «فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا» /النازعات : ٥/ : جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ وَالصُّحُفَ مُطَهَّرَةً ، لِأَنَّ الصُّحُفَ يَقَعُ عَلَيْهَا التَّطْهِيرُ ، فَجُعِلَ التَّطْهِيرُ لِمَنْ حَمَلَهَا أَيْضًا .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : الغُلْبُ : الْمُلْتَفَّةُ ، وَالْأَبُّ : مَا يَأْكُلُ الْأَنْعَامُ . «سَفَرَةٍ» /١٥/ : الْمَلَائِكَةُ ، وَاحِدُهُمْ سَافِرٌ ، سَفَرْتُ : أَصْلَحْتُ بَيْنَهُمْ ، وَجُعِلَتِ الْمَلَائِكَةُ – إِذَا نَزَلَتْ بِوَحْيِ ٱللّٰهِ وَتَأْدِيبِهِ – كَالسَّفِيرِ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ . وَقَالَ غَيْرُهُ : «تَصَدَّى» /٦/ : تَغَافَلُ عَنْهُ . وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «لَمَّا يَقْضِ» /٢٣/ : لَا يَقْضِي أَحَدٌ ما أُمِرَ بِهِ . وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «تَرْهَقُهَا» /٤١/ : تَغْشَاهَا شِدَّةٌ . «مُسْفِرَةٌ» /٣٨/ : مُشْرِقَةٌ . «بِأَيْدِي سَفَرَةٍ» /١٥/ : وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : كَتَبَةٍ أَسْفَارًا ، كُتُبًا . «تَلَهَّى» /١٠/ : تَشَاغَلُ . يُقَالُ : وَاحِدُ الْأَسْفَارِ سِفْرٌ . «فَأَقْبَرَهُ» /٢١/ : يُقَالُ : أَقْبَرْتُ الرَّجُلَ جَعَلْتُ لَهُ قَبْرًا ، وَقَبَرْتُهُ دَفَنْتُهُ .

ترجمہ

"عبس" بمعنی وہ ترش رو ہوا اور "تولّیٰ" بمعنی اعراض کیا اور متوجہ نہ ہوا اور اس کے غیر نے کہا: "مطہرۃ" یعنی اسے سوائے پاکوں کے اور کوئی نہیں چھوتا، مراد فرشتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا﴾ کی طرح ہے کہ جیسے اس آیت میں تدبیر اصل صفت تو راکبین خیل، یعنی فرشتوں کی ہے، لیکن چونکہ وہ خیل ان فرشتوں کے حامل ہیں، اس لئے مجازاً خیل کو بھی مدبرات کہہ دیا گیا، یہاں بھی تطہیر اصلاً صحف کی صفت ہے، لیکن چونکہ ملائکہ حامین صحف ہیں، اس لئے تطہیر ان کی بھی صفت قرار پائی اور انہیں بھی مطہر کہا گیا۔ "الغلب" بمعنی گنجان باغ۔ "سفرۃ" سے مراد

فرشتے ہیں، اس کا واحد "سـافر" ہے۔ کہا جاتا ہے: "سفرت" یعنی میں نے ان میں صلح کرادی۔ وحی نازل کرنے اور اس کو انبیاء تک پہنچانے میں فرشتوں کو مثل سفیر کے قرار دیا جو قوموں میں صلح کراتا ہے۔ دیگر مفسرین کہتے ہیں: "تـصـدیٰ" کا ترجمہ تغافل ہے، (لیکن یہ ترجمہ درست نہیں، یہاں اس کے معنی توجہ نہ کرنے اور بے اعتنائی کے ہیں، تغافل "التلهّي" کی تفسیر ہے)۔ مجاہدؒ نے کہا: "لمّا يقض ما أمر" کا معنی یہ ہے کہ آدمی کو جس بات کا حکم دیا گیا تھا اس کو پورا پورا ادا نہیں کیا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: "ترهقها قترة" کا معنی ہے: اس پر شدت اور سختی چھائی ہوگی۔ "مسفرة" بمعنی روشن اور چمکدار۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: "سفرة" کے معنی لکھنے والے کے ہیں۔ اسی سے "أسفارا" کتابوں کے معنی میں ہے اور اس کا مفرد "سِفر" ہے۔ "تلهی" کا معنی ہے: غافل ہونا۔

٤٦٥٣ : حدَّثنا آدَمُ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قالَ : سَمِعْتُ زُرارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، وَهُوَ حافِظٌ لَهُ ، مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرامِ الْبَرَرَةِ ، وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ ، وَهُوَ يَتَعاهَدُهُ ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ ، فَلَهُ أَجْرانِ) .

ترجمہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کا حافظ بھی ہے مکرم نیک لکھنے والے (فرشتوں) جیسی ہے اور جو شخص قرآن مجید کو بار بار پڑھتا ہے اور وہ اس کے لئے دشوار ہے تو اسے دہرا اجر ملے گا۔

٤١٨ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ» . (التَّكْوِيرِ)

«انْكَدَرَتْ» /٢/ : انْتَثَرَتْ .

وَقالَ الحَسَنُ : «سُجِّرَتْ» /٦/ : ذَهَبَ ماؤُهَا فَلَا تَبْقَى قَطْرَةٌ ، وَقالَ مُجاهِدٌ : «المَسْجُورِ» /الطور : ٦/ : المَمْلُوءِ ، وَقالَ غَيْرُهُ : «سُجِّرَتْ» أَفْضَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ، فَصارَتْ بَحْرًا وَاحِدًا .

وَالخُنَّسُ : تَخْنِسُ فِي مَجْرَاهَا : تَرْجِعُ ، وَتَكْنِسُ : تَسْتَتِرُ كما تَكْنِسُ الظِّبَاءُ . «تَنَفَّسَ» /١٨/ : ارْتَفَعَ النَّهارُ . وَالظَّنِينُ المُتَّهَمُ ، وَالضَّنِينُ يَضِنُّ بِهِ .

وَقالَ عُمَرُ : «النُّفُوسُ زُوِّجَتْ» /٧/ : يُزَوَّجُ نَظِيرَهُ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ وَالنَّارِ ، ثُمَّ قَرَأَ : «احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ» /الصافات : ٢٢/ . «عَسْعَسَ» /١٧/ : أَدْبَرَ .

ترجمہ

"انکدرت" کا معنی ہے: گر جائیں گے، گر پڑیں گے۔ حضرت حسنؒ نے فرمایا: "سجرت" یعنی اس کا پانی جاتا رہا، یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی نہ رہا۔ مجاہدؒ نے فرمایا: "مسجور" کا معنی ہے: بھرا ہوا۔ دیگر حضرات نے کہا کہ "سجرت" کا مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے میں مل کر بڑا دریا بن گیا۔ "الخنس" جو پیچھے اپنی جگہ پر لوٹ آتے ہیں اور "الجوار" سے سیدھے چلنے والے فرشتے مراد ہیں اور "الکنس" سے وہ ستارے مراد ہیں جو ہرنی کی طرح چھپ جاتے ہیں۔ (تین صفات ستاروں کی مذکور ہیں، یہ بقول علامہ کرمانی سبع سیارات ہیں اور بقول علامہ قسطلانی ''زحل، مشتری، مریخ، زہیرا اور عطارد' مراد ہیں کہ کبھی تو مغرب سے مشرق کی طرف سیدھے چلتے ہیں، کبھی پھر اس راستے پر لوٹ آتے ہیں اور کبھی سورج کے پاس آ کر کئی دن تک غائب رہتے ہیں، جیسے ہرنی اپنی شاخوں سے بنائے ہوئے گھر میں چھپ جاتی ہے)۔ "تنفس" کے معنی ہیں: دن چڑھ جائے۔ "والظنین ......" کہ "ظنین" بمعنی متہم ہے، یعنی جس پر تہمت لگائی گئی ہو اور "ضنین" بمعنی بخیل۔ حضرت عمرؓ نے ﴿النفوس زوّجت﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ اہل جنت اور اہل جہنم میں سے ہر ایک آدمی کو اس کے ہم مثل سے جوڑ دیا جائے گا، پھر آپ نے سورۂ صافات کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿احشروا الذین ظلموا وأزواجهم ......﴾ کہ ملائکہ کو حکم ہوگا کہ جمع کرو ظالموں اور ان کے ہم مشربوں کو۔ ''عسعس'' یعنی واپس جانے لگے، پیٹھ پھیر کر جانے لگے۔

٤١٩ - باب: تَفْسِيرُ سُورَةِ: «إِذَا السَّمَاءُ ٱنْفَطَرَتْ». (الِانْفِطَارِ)

ٱنْفِطَارُهَا: ٱنْشِقَاقُهَا.
وَيُذْكَرُ عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ: «بُعْثِرَتْ» /٤/: يَخْرُجُ مَنْ فِيهَا مِنَ الْأَمْوَاتِ.
وَقالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ: «فُجِّرَتْ» /٣/: فاضَتْ.
وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ وَعاصِمٌ: «فَعَدَلَكَ» /٧/: بِالتَّخْفِيفِ، وَقَرَأَهُ أَهْلُ ٱلْحِجَازِ بِالتَّشْدِيدِ، وَأَرَادَ: مُعْتَدِلَ الخَلْقِ، وَمَنْ خَفَّفَ يَعْنِي: «فِي أَيِّ صُورَةٍ» /٨/: شَاءَ: إِمَّا حَسَنٌ، وَإِمَّا قَبِيحٌ، وَطَوِيلٌ أَوْ قَصِيرٌ.

ترجمہ

"انفطارها" یعنی اس کا پھٹنا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: "بعثرت" کا معنی ہے کہ جب مردوں کو زندہ کیا جائے گا۔ ربیع بن خثیمؒ نے فرمایا کہ "فجرت" بمعنی سمندر بہہ پڑیں گے۔ اعمشؒ اور عاصمؒ نے "فعدلك" تخفیف کے ساتھ

قراءت کیا ہے، لیکن اہل حجاز تشدید کے ساتھ قراءت کرتے ہیں اور معتدل الخلق مراد لیتے ہیں اور جو حضرات تخفیف سے پڑھتے ہیں وہ اس سے یہی مراد لیتے ہیں کہ اللہ نے جس صورت میں چاہا پیدا کیا، چھوٹی، بڑی، لمبی، پست۔

٤٢٠ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ» . (الْمُطَفِّفِين)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «رَانَ» /١٤/ : ثَبْتُ الخَطَايَا . «ثُوِّبَ» /٣٦/ : جُوزِيَ .
وَقَالَ غَيْرُهُ : المُطَفِّفُ لَا يُوَفِّي غَيْرَهُ . الرَّحِيقُ : الْخَمْرُ . «خِتَامُهُ مِسْكٌ» /٢٦/ : طِينَتُهُ .
التَّسْنِيمُ : يَعْلُو شَرَابَ أَهْلِ الجَنَّةِ . «يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ» /٦/ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے فرمایا کہ ''ران'' کا معنی گناہ ان کے دل پر جم گیا۔ ''ثُوِّبَ'' بمعنی سواب ان کو جزادی گئی۔ دیگر حضرات نے کہا کہ ''المطفف'' اسے کہتے ہیں جو پورا تول نہ کرے۔

٤٦٥٤ : حدّثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ : حَدَّثَنَا مَعْنٌ قالَ : حَدَّثَنِي مالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ : («يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ» . حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ) . [٦١٦٦]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دن لوگ دونوں جہانوں کے پالنے والے کے سامنے حساب دینے کے لئے کھڑے ہوں گے تو کانوں کی لو تک پسینہ میں ڈوب جائیں گے۔

٤٢١ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ» . (الِانْشِقَاقِ)

قَالَ مُجَاهِدٌ : «كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ» /الحاقة: ٢٥/ : يَأْخُذُ كِتَابَهُ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ . «أَذِنَتْ» /٢ ، ٥/ : سَمِعَتْ وَأَطَاعَتْ «لِرَبِّهَا» . «وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا» مِنَ الْمَوْتَى «وَتَخَلَّتْ» /٤/ : عَنْهُمْ . «وَسَقَ» /١٧/ : جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ . «ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ» /١٤/ : لَا يَرْجِعَ إِلَيْنَا .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے فرمایا: ''كتابه بشماله'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنا نامہ اعمال اپنی پیٹھ کے پیچھے سے لے گا۔ ''أذنت'' اپنے رب کی بات مانی۔ ''ألقت'' یعنی زمین اپنے مردوں کو نکالے گی۔ ''تخلت'' یعنی خالی ہو جائے گی۔ ''وسق'' یعنی رات چوپایوں کو جمع کر لیتی ہے کہ رات کو سب اپنے اپنے ٹھکانوں میں جمع ہو جاتے ہیں۔ ''ظن أن لن

یحور "یعنی گمان کیا کہ ہرگز ہماری طرف نہیں لوٹے گا۔

٤٢٢ - باب : «فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا» /٨/ .

٤٦٥٥ : حدّثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ : حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قالَ : سَمِعْتُ ٱبْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ : سَمِعْتُ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا قالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ .

حدّثنا سُلَيْمانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ٱبْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

حدّثنا مُسَدَّدٌ ، عَنْ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَبِي يُونُسَ حاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنِ ٱبْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا قالَتْ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ) . قالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، جَعَلَنِي ٱللهُ فِدَاءَكَ ، أَلَيْسَ يَقُولُ ٱللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ. فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا» . قالَ : (ذَاكَ الْعَرْضُ يُعْرَضُونَ ، وَمَنْ نُوقِشَ ٱلْحِسَابَ هَلَكَ) . [ر : ١٠٣]

ترجمہ

حضرت عثمان بن اسود کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو یونس حاتم بن ابی صغیرہ نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے قاسم نے، ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کا بھی قیامت کے دن حساب لیا گیا تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ مجھے آپ پر قربان کردے، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ جس کسی کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں ملے گا، سو اس سے آسان حساب لیا جائے گا (کہ آیت میں تو حساب پر بھی چھوٹ جانے کا ذکر ہے)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آیت میں جس حساب کا ذکر ہے وہ تو صرف پیشی ہوگی، پیش کئے جائیں گے اور چھوٹ جائیں گے، لیکن جس سے پوری طرح حساب لیا جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

٤٢٣ - باب : «لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ» /١٩/ .

٤٦٥٦ : حدّثنا سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ : أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ : أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ ،

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : «لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ» . حالاً بَعْدَ حالٍ ، قالَ:هٰذَا نَبِيُّكُمْ ﷺ .

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے:"لتركبن طبقاً عن طبق" کہ تم کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پہ پہنچنا ہے، میں مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہے کہ کامیابی آہستہ آہستہ ہوگی۔

٤٢٤ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الْبُرُوجِ .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «الْأُخْدُودِ» /٤/ : شَقٌّ فِي الْأَرْضِ . «فَتَنُوا» /١٠/ : عَذَّبُوا .

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «الْوَدُودُ» /١٤/ : الْحَبِيبُ . «الْمَجِيدُ» /١٥/ : الْكَرِيمُ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے فرمایا:"الأخدود" بمعنی خندق، زمین میں گڑھے۔"فتنوا" انہوں نے عذاب دیا۔

٤٢٥ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ الطَّارِقِ .

هُوَ النَّجْمُ ، وَمَا أَتَاكَ لَيْلاً فَهُوَ طَارِقٌ . «النَّجْمُ الثَّاقِبُ» /٣/ : الْمُضِيءُ ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «الثَّاقِبُ» الَّذِي يَتَوَهَّجُ .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «ذَاتِ الرَّجْعِ» /١١/ : سَحَابٌ يَرْجِعُ بالمَطَرِ . «ذَاتِ الصَّدْعِ» /١٢/ : تَتَصَدَّعُ بِالنَّبَاتِ .

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : «لَقَوْلٌ فَصْلٌ» /١٣/ : لَحَقٌّ . «لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ» /٤/ : إِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ "ذات الرجع" سے مراد وہ بادل ہے جو بارش لاتا ہے اور "ذات الصدع" سے مراد زمین جو سبزہ اگانے کے لئے پھٹ جاتی ہے۔

٤٢٦ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى» . (الْأَعْلَى)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «قَدَّرَ فَهَدَى» /٣/ : قَدَّرَ لِلْإِنْسَانِ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ ، وَهَدَى الْأَنْعَامَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «قَدَّرَ فَهَدَى» /٣/ : قَدَّرَ لِلْإِنْسَانِ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ ، وَهَدَى الْأَنْعَامَ لِمَرَاتِعِهَا . وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «غُثَاءً أَحْوَى» /٥/ : هَشِيمًا مُتَغَيِّرًا .

٤٦٥٧ : حدَّثنا عَبْدَانُ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ قالَ : أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَٱبْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ، فَجَعَلَا يُقْرِئَانِنَا الْقُرْآنَ ، ثُمَّ جاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ ، ثُمَّ جاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ ، ثُمَّ جاءَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهِ ، حَتَّى رَأَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُولُونَ : هٰذَا رَسُولُ ٱللّٰهِ قَدْ جاءَ ، فَمَا جاءَ حَتَّى قَرَأْتُ : «سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى» . فِي سُوَرٍ مِثْلِهَا . [ر : ٣٧٠٩]

ترجمہ

حضرت براء بن عازبؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مہاجر صحابہ میں سب سے پہلے ہمارے پاس مدینہ منورہ آنے والے حضرات معصب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن ام کلثوم تھے۔ مدینہ پہنچ کر ان حضرات نے ہمیں قرآن مجید پڑھانا شروع کیا، پھر عمار، بلال اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم آئے، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیس صحابہ ساتھ لے کر آئے۔ میں نے کبھی مدینہ والوں کو اتنا خوش اور مسرور نہیں دیکھا تھا، جتنا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر ہوئے تھے، بچیاں اور بچے بھی کہنے لگے تھے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، ہمارے ہاں تشریف لائے ہیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے ہی ﴿سبح اسم ربك الأعلىٰ﴾ اوراس جیسی سورتیں پڑھ لی تھیں۔

٤٢٧ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ» . (الْغَاشِيَةِ)

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ» /٣/ : النَّصَارَى .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «عَيْنٍ آنِيَةٍ» /٥/ : بَلَغَ إِنَاهَا وَحَانَ شُرْبُهَا . «حَمِيمٍ آنٍ» /الرحمن : ٤٤/ : بَلَغَ إِنَاهُ . «لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً» /١١/ : شَتْمًا .

وَيُقَالُ : الضَّرِيعُ : نَبْتٌ يُقَالُ لَهُ الشِّبْرِقُ ، يُسَمِّيهِ أَهْلُ ٱلْحِجَازِ الضَّرِيعَ إِذَا يَبِسَ ، وَهُوَ سُمٌّ . «بِمُسَيْطِرٍ» /٢٢/ : بِمُسَلَّطٍ ، وَيُقْرَأُ بِالصَّادِ وَالسِّينِ .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «إِيَابَهُمْ» /٢٥/ : مَرْجِعَهُمْ .

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ "عاملة ناصبة" سے مراد نصاریٰ ہیں، جس کا معنی ہے: محنت کرنے والے اور تھکے ہوئے۔ امام مجاہدؒ نے کہا: "عين آنية" سے مراد یہ ہے کہ اس کی گرمی انتہا کو پہنچ گئی اور اس کے پینے کا وقت آ پہنچا۔ "حميم آن" کا بھی یہی معنی ہے کہ اس کی گرمی حد کو پہنچ گئی۔ "لا تسمع فيها لاغية" کہ اس جنت میں کوئی لغو بات نہیں سنیں گے۔ "لاغية" سے گالم گلوچ مراد ہے۔ "الضريع" ایک قسم کی گھاس ہے جسے "شِبْرِقٌ" کہا جاتا ہے اور اہل حجاز اسے "الضريع" اس وقت کہتے ہیں جب وہ خشک ہو جاتی ہے اور وہ زہریلی ہوتی ہے۔ "بمسيطر" یعنی آپ ان پر مسلط نہیں ہیں۔ اس لفظ کو صاد اور سین دونوں کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا: "إيابهم" کا معنی ہے: ہمارے پاس ہی اس کا لوٹنا ہوگا۔

٤٢٨ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «وَالْفَجْرِ» . (الْفَجْرِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «الْوَتْرِ» /٣/ : اللهُ . «إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ» /٧/ : يَعْنِي الْقَدِيمَةَ ، وَالْعِمَادُ أَهْلُ عَمُودٍ لَا يُقِيمُونَ . «سَوْطَ عَذَابٍ» /١٣/ : الَّذِي عُذِّبُوا بِهِ . «أَكْلًا لَمًّا» /١٩/ : السَّفُّ . وَ «جَمًّا» /٢٠/ : الْكَثِيرُ .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ ، السَّمَاءُ شَفْعٌ ، وَالْوَتْرُ : اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى .

وَقَالَ غَيْرُهُ : «سَوْطَ عَذَابٍ» /١٣/ : كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ لِكُلِّ نَوْعٍ مِنَ الْعَذَابِ يَدْخُلُ فِيهِ السَّوْطُ . «لَبِالْمِرْصَادِ» /١٤/ : إِلَيْهِ الْمَصِيرُ . «تَحَاضُّونَ» /١٨/ : تُحَافِظُونَ ، وَ «تَحُضُّونَ» تَأْمُرُونَ بِإِطْعَامِهِ . «الْمُطْمَئِنَّةُ» /٢٧/ : الْمُصَدِّقَةُ بِالثَّوَابِ .

وَقَالَ الْحَسَنُ : «يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ» : إِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبْضَهَا اطْمَأَنَّتْ إِلَى اللهِ وَاطْمَأَنَّ اللهُ إِلَيْهَا ، وَرَضِيَتْ عَنِ اللهِ وَرَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، فَأَمَرَ بِقَبْضِ رُوحِهَا ، وَأَدْخَلَهَا اللهُ الْجَنَّةَ ، وَجَعَلَهُ مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ .

وَقَالَ غَيْرُهُ : «جَابُوا» /٩/ : نَقَبُوا ، مِنْ جِيبَ الْقَمِيصُ : قُطِعَ لَهُ جَيْبٌ ، يَجُوبُ الْفَلَاةَ يَقْطَعُهَا . «لَمًّا» /١٩/ : لَمَمْتُهُ أَجْمَعَ : أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهِ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے کہا کہ "الوتر" سے مراد اللہ ہے۔ "ارم ذات العماد" کا معنی ہے: قدیم عاد کی قوم۔ "عماد" خیمہ کو کہتے ہیں، مراد یہ ہے کہ وہ اہل خیام تھے، خیموں میں رہتے تھے جس میں عمود، یعنی ستونوں کا استعمال ہوتا ہے۔

"سوط عذاب" سے وہ چیز مراد ہے جس سے ان کو عذاب دیا جائے گا۔ "أكلا لمّا" یعنی سب سمیٹ کر کھا جانا۔ "حبا جـمـا" کے معنی ہے: بہت زیادہ محبت۔ امام مجاہدؒ نے کہا کہ جو چیز اللہ نے پیدا کی اس کا جوڑا بھی بنایا، (چنانچہ آسمان کا جوڑا زمین ہے)۔ "وتر" صرف خداوند عالم ہے۔ دیگر مفسرین کہتے ہیں: "صوط عذاب" اس کلمہ کا استعمال اہل عرب ہر طرح کے عذاب کے لئے کرتے تھے، جس میں کوڑے کے ذریعے بھی عذاب شامل تھا۔ "لبالمرصاد" یعنی سب نے اللہ کی طرف جانا ہے۔ "تَحَاضُّون" یعنی مسکین کو کھانا دینے کی حفاظت نہیں کرتے اور بعض حضرات نے "تَحُضُّونَ" پڑھا ہے، یعنی تم کھلانے کا حکم نہیں دیتے ہو۔ "المطمئنة": اللہ کے ثواب پر یقین رکھنے والا اور امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ "نفس مطمئنہ" وہ ہے کہ جب اللہ اس کو بلانا چاہے تو وہ اللہ کی طرف مطمئن ہو اور اللہ کو اس کی طرف سے اطمینان ہو، وہ اللہ سے راضی اور خوش ہوگا اور اللہ اس سے راضی اور خوش ہوگا، چنانچہ اللہ اس کی روح کے قبض کرنے کا حکم دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا اور اپنے صالح بندوں میں سے بنائے گا۔ دیگر حضرات نے فرمایا: "جابوا" کے معنی ہیں: سوراخ کرتے تھے، چھیدتے تھے۔ "جابوا" "جِيبَ القَمِيصُ" سے ماخوذ ہے، ایسا اس وقت کہتے ہیں جب کاٹ کر قمیص میں جیب لگائی جاتی ہے۔ "يجوب الفلاة" بمعنی وہ جنگل کو قطع کر رہا ہے۔ "لمّا": عرب کہتے ہیں: "لممته" کہ میں اس کے آخر تک پہنچ گیا، آ گیا، یعنی سارا تر کہ کھا جاتے ہو، ایک پیسہ نہیں چھوڑتے۔

٤٢٩ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «لَا أُقْسِمُ» . (الْبَلَدِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «وَأَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ» /٢/ : مَكَّةَ ، لَيْسَ عَلَيْكَ ما عَلَى النَّاسِ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ . «وَوَالِدٍ» آدَمَ «وَما وَلَدَ» /٣/ . «لُبَدًا» /٦/ : كَثِيرًا . وَ «النَّجْدَيْنِ» /١٠/ : الْخَيْرَ وَالشَّرَّ . «مَسْغَبَةٍ» /١٤/ : مَجَاعَةٍ . «مَتْرَبَةٍ» /١٦/ : السَّاقِطُ فِي التُّرَابِ ، يُقَالُ : «فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ» /١١/ : فَلَمْ يَقْتَحِمِ الْعَقَبَةَ فِي الدُّنْيَا ، ثُمَّ فَسَّرَ الْعَقَبَةَ فَقَالَ : «وَما أَدْرَاكَ ما الْعَقَبَةُ . فَكُّ رَقَبَةٍ . أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ» /١٢ – ١٤/ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ کہتے ہیں کہ "بهذ البلد" سے مکہ مراد ہے، یعنی آپ پر قتال حلال ہونے میں کوئی گناہ نہیں، جیسا کہ دوسرے لوگوں پر اس کا گناہ ہے۔ "والد وما ولد": قسم ہے باپ کی اور اولاد کی۔ "والد" سے حضرت آدم اور "وماولد" سے ان کی اولاد مراد ہے۔ "لُبداً" بہت سارا۔ "النجدين" کہ ان کو دونوں راستے "خیر وشر" کے بتلا دیئے۔ "مسغبة" فاقہ وبھوک۔ "متربة" بمعنی ایسی محتاجی جو مٹی میں گرادے۔ کہا جاتا ہے: "فلا اقتحم العقبة" کہ فلاں شخص گھاٹی سے نہیں گزرا (دین کے کاموں، اطاعت وعبادت کو گھاٹی کہا، اس لئے کہ نفس پر شاق ہیں)، اس نے دنیا میں گھاٹی نہیں

پھاندی، پھر ''عقبہ'' کی تفسیر کی کہ آپ کو معلوم ہے کہ گھاٹی کیا ہے؟ وہ گردن کو چھڑانا ہے یا کھانا کھلانا فاقہ کے دن میں۔

٤٣٠ - باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا» . (الشَّمْسِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : ضُحَاهَا : ضَوْؤُهَا . «إِذَا تَلَاهَا» /٢/ : تَبِعَهَا . وَ «طَحَاهَا» /٦/ : دَحَاهَا . «دَسَّاهَا» /١٠/ : أَغْوَاهَا . «فَأَلْهَمَهَا» /٨/ : عَرَّفَهَا الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ . «بِطَغْوَاهَا» /١١/ : بِمَعَاصِيهَا . «وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا» /١٥/ : عُقْبَى أَحَدٍ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے کہا: ''ضحیٰ''، بمعنی روشنی ہے۔ ''إذا تلاها'' کہ جب اس (سورج) کے پیچھے آئے۔ ''طحاها''، یعنی اس کو بچھایا۔ دسّٰها''، بمعنی جس نے اس کو دبا دیا، زبردستی داخل کر دیا۔ ''ألهمها''، یعنی شقاوت و سعادت دونوں کی پہچان کرادی۔ ''طغوها'' سے گناہ مراد ہیں۔ ''ولا یخاف عقبٰها'' کہ اللہ تعالیٰ کو کسی کے کام سے اندیشہ نہیں کہ کوئی اس سے بدلہ لے گا۔

٤٦٥٨ : حدّثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَبْدُ ٱللهِ بْنُ زَمْعَةَ : أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ ، وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَ ، فَقَالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : («إِذِ ٱنْبَعَثَ أَشْقَاهَا» : ٱنْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عارِمٌ ، مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ ، مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ) . وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ : (يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ يَجْلِدُ ٱمْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ، فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ) . ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ ، وَقَالَ : (لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ) .

وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ زَمْعَةَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ) . [ر : ٣١٩٧]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپ نے رسول اللہ سے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر کیا اور اس شخص کا بھی ذکر کیا جس نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ''إذ انبعث أشقاها'' کہ اس اونٹنی کو مارنے کے لئے ایک مفسد بدبخت جو اپنی قوم میں ابوزمعہ کی طرح طاقتور تھا اٹھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا بھی ذکر فرمایا (ان کے حقوق وغیرہ کا)، اور فرمایا: تم میں سے بعض اپنی بیویوں کو غلاموں کی طرح کوڑے مارتے ہیں، حالانکہ اسی دن کے ختم ہونے پر وہ ان سے ہم بستری

بھی کرتے ہیں، (یعنی عورتوں کے ساتھ اس طرح کا معاملہ صحیح نہیں)، پھر آپ نے انہیں ریاح خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ایک کام جو تم میں سے ہر شخص کرتا ہے، اس پر تم دوسروں پر کس طرح ہنستے ہو؟!! ابومعاویہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبداللہ بن زمعہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ بیان فرمائے کہ ابوزمعہ کی طرح جو حضرت زبیر بن عوام کا چچا تھا۔

٤٣١ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى» . (اللَّيْلِ)

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى» /٩/ : بِالْخَلَفِ .
وَقالَ مُجَاهِدٌ : «تردّى» /١١/ : ماتَ . وَ «تَلَظَّى» /١٤/ : تَوَهَّجُ ، وَقَرَأَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ : «تَتَلَظَّى» .

ترجمہ

ابن عباسؓ نے فرمایا کہ "وکذّب بالحسنیٰ" سے مراد یہ ہے کہ اسے یہ یقین نہیں کہ اللہ کی راہ میں جو خرچ کرے گا اس کا بدلہ اللہ دے گا۔ امام مجاہدؒ نے کہا کہ "تردیٰ" کے معنی ہیں: ہلاک ہوا۔ "تلظّی" کے معنی ہیں: بھڑکنا۔

٤٣٢ – باب : «وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى» /٢/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: "قسم ہے دن کی جب وہ چڑھ جائے"۔

٤٦٥٩ : حدّثنا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قالَ : دَخَلْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ ٱللهِ الشَّأْمَ ، فَسَمِعَ بِنَا أَبُو ٱلدَّرْدَاءِ فَأَتَانَا ، فَقَالَ : أَفِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ ؟ فَقُلْنَا : نَعَمْ . قالَ : فَأَيُّكُمْ أَقْرَأُ ؟ فَأَشَارُوا إِلَيَّ ، فَقَالَ : ٱقْرَأْ ، فَقَرَأْتُ : «وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى . وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى . وَٱلذَّكَرِ وَالْأُنْثَى» . قالَ : أَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِي صَاحِبِكَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قالَ : وَأَنَا سَمِعْتُهَا مِنْ فِي النَّبِيِّ ﷺ ، وَهٰؤُلَاءِ يَأْبَوْنَ عَلَيْنَا . [٤٦٦٠]

ترجمہ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند شاگردوں کے ساتھ شام پہنچا، ہمارے متعلق ابوالدرداء نے سنا تو وہ ہم سے ملنے تشریف لائے اور دریافت کیا کہ تم میں سے کوئی قرآن مجید کا

قاری بھی ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ دریافت فرمایا کہ سب سے اچھا قاری کون ہے؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا۔ آپ نے فرمایا: تلاوت کرو۔ میں نے "والیل إذا یغشیٰ والنھار إذا تجلیٰ والذکر والأنثیٰ" کی تلاوت کی۔ ابو درداء نے پوچھا: کیا تم نے خود یہ آیت اپنے صاحب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی اسی طرح سنی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ میں نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زبانی یہ آیت اسی طرح سنی ہے، لیکن شام والے ہماری بات نہیں مانتے، بلکہ اس کے بجائے (مشہور) قرأت "وماخلق الذکر والأنثیٰ" پڑھتے ہیں۔

٤٣٣ – باب : «وَمَا خَلَقَ ٱلذَّكَرَ وَٱلْأُنثَىٰٓ» /٣/ .

ترجمہ

''اور قسم ہے اس کی جس نے نر اور مادہ پیدا کیا''۔

٤٦٦٠ : حدّثنا عُمَرُ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قالَ : قَدِمَ أَصْحَابُ عَبْدِ ٱللهِ عَلَى أَبِي ٱلدَّرْدَاءِ ، فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ ، فَقَالَ : أَيُّكُمْ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ ٱللهِ ؟ قالَ : كُلُّنَا ، قالَ : فَأَيُّكُمْ أَحْفَظُ ؟ فَأَشَارُوا إِلَى عَلْقَمَةَ ، قالَ : كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ : «وَٱللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى» . قالَ عَلْقَمَةُ : «وَٱلذَّكَرِ وَالْأُنْثَىٰ» . قالَ : أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ هٰكَذَا ، وَهٰؤُلَاءِ يُرِيدُونَنِي عَلَى أَنْ أَقْرَأَ : «وَما خَلَقَ ٱلذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ» . وَٱللهِ لَا أُتَابِعُهُمْ . [ر : ٤٦٥٩]

ترجمہ

حضرت ابراہیم نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد حضرت ابوالدرداء کے پاس شام آئے، آپ نے انہیں تلاش کیا اور پالیا، پھر ان سے دریافت فرمایا کہ تم میں سے کون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت کے مطابق قراءت کرسکتا ہے؟ شاگردوں نے کہا کہ ہم سب کرسکتے ہیں، پھر دریافت فرمایا کہ کس کی قراءت زیادہ محفوظ ہے؟ سب نے حضرت علقمہ کی طرف اشارہ کیا۔ آپ نے فرمایا: انہیں "والیل إذا یغشیٰ" کی قراءت کرتے کس طرح سنا ہے؟ علقمہ نے کہا: "والذکر والأنثی" (بغیر ماخلق)۔ فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح قراءت کرتے سنا ہے، لیکن یہ لوگ اہل شام چاہتے ہیں کہ میں "وما خلق الذکر والأنثیٰ" پڑھوں، واللہ میں ان کی پیروی نہیں کروں گا۔

تشریح

”والذکر والأنثٰی“ والی قراءت منسوخ ہے، لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما دونوں کو اس کا علم نہیں تھا، اس لئے وہ ”والذکر والأنثٰی“ پڑھتے تھے۔

٤٣٤ – باب : قَوْلُهُ : «فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَٱتَّقَىٰ» /٥/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ”سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا“۔

٤٦٦١ : حدّثنا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فِي جِنَازَةٍ ، فَقَالَ : (ما مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ ، إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ) . فَقَالُوا : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، أَفَلَا نَتَّكِلُ ؟ فَقالَ : (ٱعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ . ثُمَّ قَرَأَ : «فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَٱتَّقَىٰ . وَصَدَّقَ بِالحُسْنَىٰ – إِلَى قَوْلِهِ – لِلْعُسْرَىٰ») . [ر : ١٢٩٦]

ترجمہ

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ”بقیع الغرقد“ (مدینہ منورہ کا مقبرہ) میں ایک جنازے کے سلسلہ میں تھے، آپ نے اس موقعہ پر فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا ٹھکانہ جنت یا جہنم میں نہ لکھا جا چکا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر کیوں نہ ہم اپنی اس تقدیر پر اعتماد کر لیں۔ آپ نے فرمایا کہ عمل کرتے رہو کہ ہر شخص کو اس کے عمل کی سہولت ملتی رہتی ہے، (جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے)، پھر آپ نے آیت ”سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا تا“ ”للعسریٰ“ تک تلاوت کی۔

٤٣٥ – باب : قَوْلِهِ : «وَصَدَّقَ بِالحُسْنَىٰ» /٦/ .

٤٦٦٢ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قالَ : كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَذَكَرَ الحَدِيثَ . [ر : ١٢٩٦]

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، پھر سابق حدیث بیان کی۔

٤٣٦ – باب : «فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى» /٧/ .

ترجمہ

''سو ہم اس کے لئے مصیبت کی چیز آسان کر دیں گے''۔

٤٦٦٣ : حدّثنا بِشْرُ بْنُ خالِدٍ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُلَيْمانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ كانَ فِي جَنَازَةٍ ، فَأَخَذَ عُودًا يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ ، فَقَالَ : (ما مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الجَنَّةِ) . قالُوا : يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ ، أَفَلَا نَتَّكِلُ ؟ قالَ : (ٱعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ . «فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَٱتَّقَىٰ . وَصَدَّقَ بِالحُسْنَى») . الآيَةَ .

قالَ شُعْبَةُ : وَحَدَّثَنِي بِهِ مَنْصُورٌ ، فَلَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمانَ . [ر : ١٢٩٦]

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں تھے، آپ نے ایک لکڑی اٹھائی اور اس سے زمین پر نشان بناتے ہوئے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا جنت یا جہنم میں ٹھکانہ نہ لکھا جا چکا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا پھر ہم اس پر بھروسہ نہ کریں۔ آپ نے فرمایا: عمل کرتے رہو کہ ہر شخص کو سہولت دی گئی ہے اُن اعمال کی جن کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے، پھر ان آیات کی تلاوت کی: ''سو جس نے دیا، اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچ سمجھا''، آخر آیت تک۔ شعبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے سابق حدیث منصور نے بیان کی اور انہوں نے بھی سلیمان اعمش کی حدیث کی موافقت کی۔

٤٣٧ – باب : «وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَٱسْتَغْنَىٰ» /٨/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہی برتی''۔

٤٦٦٤ : حدّثنا يَحْيىٰ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : (ما مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ) . فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ الله ، أَفَلَا نَتَّكِلُ ؟ قالَ : (لَا ، ٱعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ . ثُمَّ قَرَأَ : «فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَٱتَّقىٰ . وَصَدَّقَ بِالحُسْنَى . فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى – إِلَى قَوْلِهِ – فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى») . [ر : ١٢٩٦]

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا جنت اور جہنم کا ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر کیوں نہ ہم اپنی اس تقدیر پر بھروسہ کرلیں اور عمل چھوڑ دیں۔ فرمایا: نہیں عمل کرتے رہو، کیونکہ ہر شخص کو آسانی دی گئی ہے، اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت کی: ''سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اچھی بات کو سچا سمجھا، سو ہم اس کے لئے راحت کی چیز آسان کردیں گے''۔ ''فسنیسرہ للعسریٰ'' تک۔

٤٣٨ – باب : قَوْلُهُ : «وَكَذَّبَ بِالحُسْنَى» /٩/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور اچھی بات کو جھٹلایا''۔

٤٦٦٥ : حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ ، فَأَتَانَا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ، فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ ، وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ ، فَنَكَّسَ ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ، ثُمَّ قالَ : (ما مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ ، وَما مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ ، إِلَّا كُتِبَ مَكانُهَا مِنَ الجَنَّةِ وَالنَّارِ ، وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً) . قالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ ، فَمَنْ كانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى أَهْلِ السَّعَادَةِ ، وَمَنْ كانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ ؟ قالَ : (أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ . ثُمَّ قَرَأَ : «فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَٱتَّقىٰ . وَصَدَّقَ بِالحُسْنَى») . الآيَةَ . [ر : ١٢٩٦]

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ہم ''بقیع الغرقد'' میں ایک جنازے میں تھے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے، آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے چاروں طرف بیٹھ گئے، آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، آپ نے سر جھکایا، پھر چھڑی سے زمین پر نشان بنانے لگے، پھر فرمایا کہ تم میں کوئی شخص ایسا نہیں، کوئی پیدا ہونے والی جان ایسی نہیں جس کا جنت اور جہنم میں ٹھکانا نہ لکھا جا چکا ہو، یہ لکھا جا چکا ہے کہ کون سعید ہے اور کون بد بخت ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر کیا حرج ہے، اگر ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ کر لیں اور عمل چھوڑ دیں، ہم میں جو سعید و نیک ہوگا وہ نیکوکاروں سے جا ملے گا اور جو بد بخت ہوگا اور اس کے بدبختوں جیسے اعمال ہوں گے، تو وہ بدبختوں سے جا ملے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا: جو سعید ہوتے ہیں انہیں سعیدوں ہی جیسے اعمال کی توفیق اور سہولت ملتی ہے اور جو بد بخت ہوتے ہیں انہیں بدبختوں جیسے اعمال کی سہولت ہوتی ہے، پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی: ''سو جس نے دیا، اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچ جانا، سو ہم اس کے لئے راحت کی چیز آسان کر دیں گے''۔

٤٣٩ – باب : «فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى» /١٠/ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''سو ہم اس کے لئے مصیبت کی چیز آسان کر دیں گے''۔

٤٦٦٦ : حدّثنا آدَمُ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ قالَ : سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ قالَ : كانَ النَّبِيُّ ﷺ في جَنَازَةٍ ، فَأَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ الْأَرْضَ ، فَقَالَ : (ما مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ ، إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الجَنَّةِ) . قالُوا : يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ ، أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ ؟ قالَ : (ٱعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ ، أَمَّا مَنْ كانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ ، وَأَمَّا مَنْ كانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ . ثُمَّ قَرَأَ : «فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَٱتَّقَى . وَصَدَّقَ بِالحُسْنَى») . الآيَةَ . [ر : ١٢٩٦]

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ہم ایک جنازے کے ساتھ تھے، پھر آپ نے ایک چیز لی اور

پھر اس سے زمین پر نشان بنانے لگے اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا جنت یا جہنم میں ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا: پھر ہم کیوں نہ اپنی تقدیر پر بھروسہ کرلیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمل کرو کہ ہر شخص کو ان اعمال کے لئے سہولت اور توفیق دی جاتی ہے جن کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے، جو سعید اور نیک ہوگا، اسے نیکیوں کے عمل کی توفیق ہوتی ہے اور جو بدبخت ہوتا ہے اسے بدبختوں کے عمل کی توفیق ہوتی ہے، پھر آپ نے آیت ''سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا، اچھی بات کو سچا سمجھا، سو ہم اس کے لئے راحت کی چیز آسان کردیں گے'' آخر تک تلاوت کی۔

٤٤٠ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «وَالضُّحٰى» . (الضُّحٰى)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «إِذَا سَجٰى» /٣/ : ٱسْتَوَى ، وَقَالَ غَيْرُهُ : أَظْلَمَ وَسَكَنَ . «عائِلاً» /٨/ : ذُو عِيَالٍ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے کہا کہ ''سجیٰ'' کا معنی ہے: ''استوی'' یعنی جب رات دن کے برابر ہوجائے، اور دیگر حضرات نے کہا کہ ''سجیٰ'' کے معنی ہیں: ''أظلم و أسکن'' یعنی جب رات تاریک وساکن ہوجائے۔ ''عائلا'' کے معنی ہیں: عیال دار۔ یہ ابوعبیدہ کی تفسیر ہے، جمہور مفسرین ''عائلا'' کا معنی نادار اور فقیر بتاتے ہیں۔

٤٦٦٧ : حدّثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ : حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قالَ : سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : ٱشْتَكَى رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ، فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ، فَجَاءَتِ ٱمْرَأَةٌ فَقَالَتْ : يَا مُحَمَّدُ ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ ، لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا . فَأَنْزَلَ ٱللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَالضُّحٰى وَٱللَّيْلِ إِذَا سَجٰى . ما وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَما قَلَى» . [ر : ١٠٧٢]

ترجمہ

حضرت جندب بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوگئے اور دو یا تین راتوں کو تہجد کے لئے نہ اٹھ سکے، پھر ایک عورت (ابولہب کی بیوی ام جمیل) آئی اور کہنے لگی: اے محمد! میرا خیال ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے، دو یا تین راتوں سے میں دیکھ رہی ہوں کہ تمہارے پاس نہیں آیا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ ''قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جب وہ قرار پکڑے کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا اور

نہ آپ سے بیزار ہوا ہے''۔

٤٤١ – باب : قَوْلُهُ : «ما وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَما قَلَى» /٣/ .

تُقْرَأُ بِالتَّشْدِيدِ وَالتَّخْفِيفِ ، بِمَعْنًى وَاحِدٍ ، ما تَرَكَكَ رَبُّكَ ، وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : ما تَرَكَكَ وَما أَبْغَضَكَ .

ترجمہ

''ودعك''دال کی تشدید اور تخفیف دونوں کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے اور معنی ایک ہی ہیں، یعنی آپ کو چھوڑا نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مفہوم یہ ہے کہ نہ آپ کو چھوڑا ہے نہ آپ سے ناراض ہے۔

٤٦٦٨ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قالَ : سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ : قالَتِ ٱمْرَأَةٌ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، ما أُرَى صَاحِبَكَ إِلَّا أَبْطَأَكَ ، فَنَزَلَتْ : «ما وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَما قَلَى» . [ر : ١٠٧٢]

ترجمہ

حضرت اسود کی روایت ہے کہ میں نے حضرت جندب بجلی رضی للہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک عورت (ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی للہ تعالیٰ عنہ) نے کہا: یارسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ کے صاحب (جبریل) آپ کے پاس آنے میں دیر کرتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے نہ آپ سے بیزار ہوا ہے''۔

تشریح

پہلی روایت میں سوال کرنے والی عورت ابولہب کی بیوی ام جمیل اور دوسری روایت میں سوال کرنے والی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

٤٤٢ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «أَلَمْ نَشْرَحْ» . (الشَّرْحِ)

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «وِزْرَكَ» /٢/ : فِي الجَاهِلِيَّةِ . «أَنْقَضَ» /٣/ : أَثْقَلَ . «مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا» /٥ ، ٦/ : قالَ ٱبْنُ عُيَيْنَةَ : أَيْ مَعَ ذٰلِكَ الْعُسْرِ يُسْرًا آخَرَ ، كَقَوْلِهِ : «هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا

إِحْدَى الحُسْنَيَيْنِ» /التوبة : ٥٢/ : وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ .
وَقالَ مُجَاهِدٌ : «فَٱنْصَبْ» /٧/ : في حاجَتِكَ إِلَى رَبِّكَ . وَيُذْكَرُ عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : «أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ» /١/ : شَرَحَ ٱللهُ صَدْرَهُ لِلإِسْلَامِ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے کہا کہ "وزرك" سے غیر افضل کام مراد ہیں جو آپ سے نبوت سے پہلے صادر ہوئے، جنہیں یہاں "وزر" سے تعبیر کیا گیا۔ "أنقض" بمعنی بوجھل کردیا۔

"مع العسر یسرا": ابن عیینہؒ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مشکل کے ساتھ ایک اور آسانی ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ھل تربصون بنا إلا إحدی الحسنیین" میں مومنین کیلئے تعدد حسنیٰ کا ذکر ہے، ایسے ہی اس آیت میں بھی ایک تنگی کے ساتھ دو آسانیوں کا ذکر ہے۔

امام مجاہدؒ نے کہا کہ "فانصب" کے معنی ہیں: "اپنے رب سے اپنی حاجت میں محنت کیجئے"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے "ألم نشرح لك صدرك" کا مفہوم نقل کیا جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل اللہ نے اسلام کیلئے کھول دیا تھا۔

٤٤٣ - باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «وَالتِّينِ» . (التِّينِ)

وَقالَ مُجَاهِدٌ : هُوَ التِّينُ وَالزَّيْتُونُ الَّذِي يَأْكُلُ النَّاسُ . يُقَالُ : «فَمَا يُكَذِّبُكَ» /٧/ : فَمَا الَّذِي يُكَذِّبُكَ بِأَنَّ النَّاسَ يُدَانُونَ بِأَعْمَالِهِمْ ؟ كَأَنَّهُ قالَ : وَمَنْ يَقْدِرُ عَلَى تَكْذِيبِكَ بِالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ ؟.

ترجمہ

حضرت مجاہدؒ نے کہا کہ آیت میں وہی تین (انجیر) اور زیتون ذکر ہوئے ہیں جنہیں لوگ کھاتے ہیں۔ "فما یکذبك ......" یعنی کون سی چیز آپ سے اس کی تکذیب کرا رہی ہے کہ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ ملے گا، گویا مقصد کہنے کا یہ ہے کہ ثواب اور عقاب کے متعلق کون شخص آپ کی تکذیب پر قدرت رکھتا ہے، (پھر کیا وہ چیز جو آپ کی تکذیب پر آمادہ کرتی ہے، اس بارے میں لوگ اپنے اعمال کا بدلہ پائیں گے)۔

٤٦٦٩ : حدّثنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قالَ : أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قالَ : سَمِعْتُ الْبَرَاءَ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ في سَفَرٍ ، فَقَرَأَ في الْعِشاءِ في إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ .
«تَقْوِيمٍ» : الخَلْقِ . [ر : ۷۳۳]

ترجمہ

حضرت براء بن عازب کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو عشاء کی ایک رکعت میں ''سورۃ التین'' کی تلاوت کی۔''تقویم'' بمعنی بناوٹ ہے۔

٤٤٤ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ» . (الْعَلَقِ)

وَقالَ قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ عَتِيقٍ ، عَنِ الحَسَنِ قالَ : اكْتُبْ في الْمُصْحَفِ في أَوَّلِ الْإِمامِ : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ، وَاجْعَلْ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ خَطًّا . وَقالَ مُجاهِدٌ : «نَادِيَهُ» /۱۷/ : عَشِيرَتَهُ . «الزَّبَانِيَةَ» /۱۸/ : المَلَائِكَةَ . وَقالَ : «الرُّجْعَى» /۸/ : المَرْجِعُ . «لَنَسْفَعَنْ» /۱۵/ : قالَ : لَنَأْخُذَنْ ، وَلَنَسْفَعَنْ بِالنُّونِ ، وَهِيَ الخَفِيفَةُ ، سَفَعْتُ بِيَدِهِ : أَخَذْتُ .

ترجمہ

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ مصحف (قرآن مجید) میں سورۂ فاتحہ کے شروع میں ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' لکھو اور دو سورتوں میں امتیاز کے لئے صرف ایک خط کھینچ لیا کرو۔ (حسن بصریؒ کے قول میں شذوذ ہے)۔ امام مجاہد نے کہا: ''نادیه'' بمعنی قبیلہ ہے۔ ''الزبانیة'' سے فرشتے مراد ہیں۔ ''الرجعی'' بمعنی لوٹنا۔ ''لنسفعن'' پکڑنے کے معنی میں ہے کہ ہم ضرور پکڑیں گے۔ اس میں نون خفیفہ ہے۔ کہتے ہیں: ''سفعت بیده'' کہ میں نے اس کو ہاتھ سے پکڑا۔

۴٦۷۰ : حدّثنا يَحْيَىٰ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ .
حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ : أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ سَلْمُويَةُ قالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ قالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ : أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ : أَنَّ عائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قالَتْ : كانَ أَوَّلُ ما بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ في النَّوْمِ ، فَكانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الخَلَاءُ ، فَكانَ يَلْحَقُ بِغارِ حِرَاءٍ ، فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ – قالَ : وَالتَّحَنُّثُ التَّعَبُّدُ – اللَّيالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ ، وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ ، فَيَتَزَوَّدُ بِمِثْلِها ، حَتَّى

فَجِئَهُ الْحقُّ وَهوَ في غارِ حِراءٍ ، فَجاءَهُ المَلَكُ فَقالَ : ٱقْرَأْ ، فَقالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (ما أَنَا بِقَارِئٍ) . قالَ : (فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدَ ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقالَ : ٱقْرَأْ ، قُلْتُ : ما أَنَا بِقَارِئٍ ، فَأَخَذَنِي فَغطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجُهْدَ ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فقَالَ : ٱقْرَأْ ، قُلْتُ : ما أَنَا بِقَارِئٍ ، فَأَخَذَنِي فغطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجُهْدَ ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فقَالَ : «ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ . خلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ . ٱقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ . الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ» . الآيَاتِ إِلَى قَوْلِهِ : «عَلَّمَ الْإِنْسَانَ ما لَمْ يَعْلَمْ») . فَرَجعَ بِهَا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ تَرْجُفُ بَوادِرُهُ ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ ، فَقَالَ : (زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي) . فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ . قالَ لِخَدِيجَةَ : (أَيْ خَدِيجَةُ ، ما لِي ، لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي) . فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ ، قالَتْ خَدِيجَةُ : كَلَّا ، أَبْشِرْ ، فَوَٱللهِ لَا يُخْزِيكَ ٱللهُ أَبَدًا ، فَوَٱللهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ ، وَتَصْدُقُ الحَدِيثَ ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ ، وَتَكْسِبُ المَعْدُومَ ، وتَقْرِي الضَّيْفَ ، وَتُعِينُ عَلَى نَوائِبِ الْحَقِّ . فَٱنْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ ٱبْنَ نَوْفَلٍ ، وَهوَ ٱبْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا ، وَكانَ ٱمْرَأً تَنَصَّرَ فِي الجَاهِلِيَّةِ ، وَكانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ ، وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ ما شَاءَ ٱللهُ أَنْ يَكْتُبَ ، وَكانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ ، فَقَالَتْ خَدِيجَةُ : يَا ٱبْنَ عَمِّ ، ٱسْمَعْ مِنِ ٱبْنِ أَخِيكَ ، قالَ وَرَقَةُ : يَا ٱبْنَ أَخِي ، ماذَا تَرَى ؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَبَرَ ما رَأَى ، فَقَالَ وَرَقَةُ : هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى ، لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا ، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا ، ذَكَرَ حَرْفًا ، قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ) . قالَ وَرَقَةُ : نَعَمْ ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا أُوذِيَ ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ حَيًّا أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا . ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ ، وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً ، حَتَّى حَزِنَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ . [ر : ٣]

٤٦٧١ : قالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ : فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ : أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ ٱللهِ الْأَنْصارِيَّ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ، وَهوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ ، قالَ فِي حَدِيثِهِ : (بَيْنَا أَنَا أَمْشِي ، سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّماءِ ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي ، فَإِذَا المَلَكُ الَّذِي جاءَنِي بِحِراءٍ ، جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّماءِ وَالْأَرْضِ ، فَفَرِقْتُ مِنْهُ ، فَرَجَعْتُ ، فَقُلْتُ : زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي ، فَدَثَّرُوهُ ، فَأَنْزَلَ ٱللهُ تَعالَى : «يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ . قُمْ فَأَنْذِرْ . وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ . وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ . وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ» . – قالَ أَبُو سَلَمَةَ : وَهِيَ الْأَوْثَانُ الَّتِي كانَ أَهْلُ الجاهِلِيَّةِ يَعْبُدُونَ – قالَ : ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ) . [ر : ٤]

ترجمہ

حضرت عروہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے سچے خواب دکھائے جاتے تھے، چنانچہ آپ خواب میں جو چیز بھی دیکھ لیتے وہ سفیدہ صبح کی طرح ظاہر ہو جاتی، پھر آپ کے دل میں خلوت گزینی کی محبت ڈال دی گئی۔ اس دور میں آپ غار حرا میں تشریف لے جاتے اور آپ وہاں ''تحنث'' کرتے۔ حضرت عروہ نے کہا کہ ''تحنث'' سے مراد ہے: چند گنے چنے دنوں میں عبادت گزاری کرنا۔ آپ اس کے لئے اپنے گھر سے توشہ لے جایا کرتے تھے، (جتنے دن عبادت کے لئے آپ کو غار حرا کی تنہائی میں رہنا ہوتا، آپ حضرت خدیجہؓ کے ہاں دوبارہ تشریف لاتے اور اس طرح توشہ لے جاتے۔ بالآخر جب آپ غار حرا میں تھے کہ حق اچانک آپ کے سامنے آ گیا، چنانچہ فرشتہ (حضرت جبرائیل) آپ کے پاس آئے اور کہا کہ پڑھئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ بیان کیا کہ پھر مجھے فرشتے نے پکڑ لیا اور اتنا بھینچا کہ میں ہلکان ہو گیا، پھر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھئے، میں نے اس مرتبہ بھی یہ کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، انہوں نے پھر دوسری مرتبہ پکڑ کر اس طرح بھینچا کہ میں ہلکان ہو گیا اور چھوڑنے کے بعد کہا کہ پڑھئے، میں نے اس مرتبہ بھی یہی کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، انہوں نے تیسری مرتبہ اس طرح پکڑ کر بھینچا کہ میں ہلکان ہو گیا اور کہا کہ ''آپ پڑھئے اپنے پروردگار کے نام سے جس نے سب کو پیدا کیا، جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، آپ قرآن پڑھا کیجئے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے، جس نے قلم کے ذریعے تعلیم دی ہے'' سے ''علم الإنسان ما لم یعلم'' تک۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان پانچ آیتوں کو لے کر واپس تشریف لائے، خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سے آپ کا شانہ تھرتھرا رہا تھا۔ آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: مجھے چادر اڑھا دو، مجھے چادر اڑھا دو، مجھے چادر اڑھا دو، جب خوف اور گھبراہٹ آپ سے دور ہوئی تو آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ اب کیا ہوگا، مجھے تو اپنی جان کا خطرہ ہے، پھر آپ نے سارا واقعہ سنا دیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ہرگز نہیں، آپ کو بشارت ہو، خدا کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ خدا گواہ ہے کہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، ہمیشہ سچ بولتے ہیں، کمزور اور ناتواں کا بار اٹھاتے ہیں، جنہیں کہیں سے نہ ملتا ہو وہ آپ کے ہاں سے پا لیتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کے راستے میں پیش آنے والی مصیبتوں کو برداشت کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہؓ آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس آئیں، وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چچا اور آپ کے والد کے بھائی تھے، وہ زمانۂ جاہلیت میں ہی نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھ لیتے تھے، جس طرح اللہ نے چاہا انہوں نے انجیل بھی عربی میں لکھی تھی، وہ بہت بوڑھے ہو گئے

تھے اور نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت خدیجہؓ نے ان سے کہا کہ چچا! اپنے بھتیجے کا حال سنئے۔ ورقہ نے کہا: بیٹے! تم نے کیا دیکھا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا واقعہ سنایا جو کچھ بھی آپ نے دیکھا تھا۔ اس پر ورقہ نے کہا: یہی وہ ناموس (جبرائیل) ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تھے، کاش! میں تمہاری نبوت کے زمانے میں جوان اور توانا ہوتا! کاش میں اس وقت تک زندہ رہ جاؤں! پھر ورقہ نے کچھ اور کہا کہ جب آپ کی قوم آپ کو مکہ سے نکالے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا واقعی یہ لوگ مجھے یہاں سے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا: ہاں، جو دعوت آپ لے کر آئیں ہیں، اسے جو بھی لے کر آیا اسے تکلیف دی گئی، اگر میں آپ کی نبوت کے زمانہ میں زندہ رہ گیا تو میں ضرور آپ کی مدد کروں گا (بھرپور طریقہ پر)۔ اس کے بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور کچھ دنوں کے لئے وحی کا آنا بند ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے بند ہونے کی وجہ سے غمگین رہنے لگے۔ محمد بن شہاب نے حدیث بیان کی کہ انہیں ابوسلمہ نے خبر دی اور ان سے جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ وحی کے کچھ دنوں کے لئے رک جانے کا ذکر فرما رہے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں چل رہا تھا، میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی، میں نے نظر اٹھا کر دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا، آسمان وزمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے، میں ان سے بہت ڈرا اور میں نے گھر آ کر کہا: مجھے چادر اڑھاؤ، مجھے چادر اڑھاؤ، مجھے چادر اڑھاؤ، چنانچہ گھر والوں نے مجھے چادر اڑھا دی، پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اے کپڑے میں لپٹنے والے! اٹھیے، کافروں کو ڈرائیے اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے اور بتوں سے الگ رہیئے''۔ ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''الرجز'' سے جاہلیت کے بت مراد تھے، جن کی وہ پرستش کرتے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وحی کا سلسلہ جاری ہوا۔

٤٤٥ – باب : قَوْلُهُ : «خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ» /٢/ .

٤٦٧٢ : حدّثنا ٱبْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ : أَنَّ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا قالَتْ : أَوَّلُ ما بُدِئَ بِهِ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ ، فَجَاءَهُ المَلَكُ ، فَقَالَ : «ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ . خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ . ٱقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ» .

[٣ : ١]

ترجمہ

حضرت عروہ رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ پہلے جو پیغمبری کی نشانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر شروع ہوئی وہ یہ تھی کہ آپ اچھے اچھے خواب دیکھنے لگے، اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ﴿اقرأ باسم ربك الذي خلق خلق الإنسا ن من علق اقرأ

وربك الأكرم﴾.

٤٤٦ – باب : قَوْلُهُ : «اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ» /٣/ .

٤٦٧٣ : حدّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ (ح) وَقالَ اللَّيْثُ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ : قالَ مُحَمَّدٌ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ ، جاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ : «اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ . خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ . اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ . الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ» . [ر : ٣]

ترجمہ

حضرت ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عروہ رحمہ اللہ نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت نقل کی کہ انہوں نے فرمایا: پہلی جو پیغمبری کی نشانی آپ پر شروع ہوئی وہ سچے سچے خواب تھے، بعدازاں فرشتہ جبرائیل آپ کے پاس آیا، کہنے لگا: ﴿اقرأ باسم ربك الذي خلق خلق الإنسان من علق اقرأ وربك الأكرم الذي علم بالقلم﴾.

٤٤٧ – باب : «الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ» /٤/ .

٤٦٧٤ : حدّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قالَ : سَمِعْتُ عُرْوَةَ : قالَتْ عائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى خَدِيجَةَ ، فَقَالَ : (زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي) . فَذَكَرَ الحَدِيثَ . [ر : ٣]

ترجمہ

حضرت عروہؓ کہتے ہیں کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لوٹ کر گئے اور کہنے لگے: مجھے کپڑا اڑھادو، مجھے کپڑا اڑھادو، مجھے کپڑا اڑھادو، اور یہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری ہے۔

٤٤٨ – باب : «كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعَنْ بِالنَّاصِيَةِ . نَاصِيَةٍ كاذِبَةٍ خاطِئَةٍ» /١٥ ، ١٦/ .

٤٦٧٥ : حدّثنا يَحْيَى : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الجَزَرِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : قالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : قالَ أَبُو جَهْلٍ : لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَأَطَأَنَّ عَلَى عُنُقِهِ . فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : (لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذَتْهُ المَلَائِكَةُ) .

تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ خالِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ ٱللهِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ .

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ابوجہل کہنے لگا کہ اگر میں کعبے کے پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھوں تو میں ان کی گردن ہی کچل ڈالوں۔ یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا: اچھا، اگر وہ ایسا کرتا تو اس کو فرشتے پکڑ لیتے (اس کی بوٹی بوٹی جدا کر لیتے)۔ عبدالرزاق کے ساتھ اس حدیث کو عمرو بن خالد نے بھی عبیداللہ بن عمر دورقی سے، انہوں نے عبدالکریم سے روایت کیا ہے۔

٤٤٩ - باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ» . (الْقَدْرِ)

يُقَالُ : المَطْلَعُ : هُوَ الطُّلُوعُ ، وَالمَطْلِعُ : المَوْضِعُ الَّذِي يُطْلَعُ مِنْهُ . «أَنْزَلْنَاهُ» الْهَاءُ كِنَايَةٌ عَنِ الْقُرْآنِ ، «أَنْزَلْنَاهُ» مَخرَجَ الجَمِيعِ ، وَالْمُنْزِلُ هُوَ ٱللهُ ، وَالْعَرَبُ تُؤَكِّدُ فِعْلَ الْوَاحِدِ فَتَجْعَلُهُ بِلَفْظِ الجَمِيعِ ، لِيَكُونَ أَثْبَتَ وَأَوْكَدَ .

ترجمہ

”مطلَع“ لام کے فتحہ کے ساتھ، مصدر ہے اور ”طلوع“ کے معنی میں ہے اور لام کے کسرہ کے ساتھ وہ مقام جہاں سے سورج نکلے۔ ”إنا أنزلناه“ میں ضمیر ”ہ“ قرآن کی طرف راجع ہے، اگرچہ قرآن کا اوپر ذکر نہیں، مگر اس کی شان بڑھانے کے لئے اضمار قبل الذکر کیا ہے۔ ”أنزلنا“ صیغہ جمع متکلم ہے، حالانکہ اتارنے والا ایک ہی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ، مگر عربی زبان میں واحد کو تاکیدِ اثبات کے لئے بہ صیغہ جمع بھی لاتے ہیں۔

٤٥٠ - باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «لَمْ يَكُنْ» . (الْبَيِّنَةِ)

«مُنْفَكِّينَ» /١/ : زَائِلِينَ . «قَيِّمَةٌ» /٣/ : الْقَائِمَةُ . «دِينُ الْقَيِّمَةِ» /٥/ : أَضَافَ ٱلدِّينَ إِلَى الْمُؤَنَّثِ .

ترجمہ

”منفكين“ بمعنی چھوڑنے والے۔ ”قيمة“ بمعنی قائم اور مضبوط، حالانکہ دین مذکر ہے، لیکن اس کو مؤنث، یعنی ”قيمة“ کی طرف مضاف کیا، (تو یہاں دین ”ملة“ کے معنی میں ہے اور وہ بھی مؤنث ہے)۔

٤٦٧٦/٤٦٧٧ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : سَمِعْتُ قَتَادَةَ ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ . قالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُبَيٍّ : (إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ : «لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا») . قالَ : وَسَمَّانِي ؟ قالَ : (نَعَمْ) . فَبَكَى .

حدّثنا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُبَيٍّ : (إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ) . قالَ أُبَيٌّ : آللّٰهُ سَمَّانِي لَكَ ؟ قالَ : (اللّٰهُ سَمَّاكَ لِي) . فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي . قالَ قَتَادَةُ : فَأُنْبِئْتُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَيْهِ : «لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ» .

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھ کو "لم یکن الذین کفروا" کی سورت پڑھ کر سناؤں۔ ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا اللہ جل جلالہ نے میرا نام لے کر یہ فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت ابیؓ یہ سن کر رو دیئے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھ کو قرآن پڑھ کر سناؤں۔ حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ ناچیز کا نام لیا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اللہ نے تیرا نام لیا ہے۔ اس وقت حضرت ابی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ حضرت قتادہؒ کہتے ہیں کہ مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو "لم یکن ......" کی سورت سنائی۔

(٤٦٧٧) : حدّثنا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُنَادِي : حَدَّثَنَا رَوْحٌ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ ٱبْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ : أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ : (إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أُقْرِئَكَ الْقُرْآنَ) . قالَ : آللّٰهُ سَمَّانِي لَكَ ؟ قالَ : (نَعَمْ) . قالَ : وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ ؟ قالَ : (نَعَمْ) . فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ . [ر : ٣٥٩٨]

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعبؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں تجھ کو قرآن پڑھ کر سناؤں۔ حضرت ابیؓ نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام آپ سے لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ کے سامنے جو سارے جہاں کا مالک ہے میرا ذکر آیا۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔ یہ سن کر ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

٤٥١ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا» . (الزَّلْزَلَةِ)

قَوْلُهُ : «فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ» /٧/ . يُقَالُ : «أَوْحَى لَهَا» /٥/ : أَوْحَى إِلَيْهَا ، وَوَحَى لَهَا وَوَحَى إِلَيْهَا وَاحِدٌ .

"أوحى لها، أوحى إليها، وحىٰ لها، وحى إليها" سب کا ایک معنی ہے۔

٤٦٧٨ : حدّثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ : حَدَّثَنَا مالِكٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ : (الخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ : لِرَجُلٍ أَجْرٌ ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ ، فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ فِي المَرْجِ وَالرَّوْضَةِ ، كانَ لَهُ حَسَنَاتٍ ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ ، كانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ ، فَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ . وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ، وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا ، فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ . وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً ، فَهِيَ عَلَى ذٰلِكَ وِزْرٌ) . فَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الحُمُرِ ، قالَ : (ما أَنْزَلَ اللهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الآيَةَ الْفَاذَّةَ الجَامِعَةَ : «فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ . وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ») . [ر : ٢٢٤٢]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کا حال تین طرح پر ہے، کسی کے لئے تو گھوڑے باعث ثواب ہیں، کسی کے لئے معاف، کسی کے لئے عذاب ہوتے ہیں۔ جو جہاد کی نیت سے باندھے، اس کی رسی لمبی کرے، تاکہ وہ کسی چراہ گاہ یا باغ میں خوب چریں، ایسے شخص کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں، وہ اس رسی کی لمبائی کے مطابق اس باغ یا چراہ گاہ میں جہاں تر چرے، گھوڑے والے کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اگر کہیں اس نے رسی توڑ ڈالی اور ایک دو قدم کود گئے، اس کی ہر جست اور قدم پر اجر ملتا ہے، حتی کے سا کے پاؤں کے نشانات جو زمین پر پڑیں، جتنی وہ لید کریں، سب مالک کے لئے نیکیاں شمار ہوں گی۔ اسی طرح اگر وہ کہیں ندی میں جا کر پانی پی لیں، گو مالک کی نیت پانی پلانے کی نہ ہو جب بھی مالک کو اجر ہی اجر ملے گا، ایسے شخص کے لئے گھوڑا باندھنا نرا ثواب ہے، اور جس شخص نے اپنی ضرورت رفع کرنے یا روپیہ کمانے اور لوگوں سے سواری نہ مانگنے کی ضرورت نہ پڑنے کے لئے گھوڑا باندھا اور اللہ کا وہ حق جو گھوڑے کی گردن اور پشت پر ہے اس کو

ادا کیا، تو ایسے شخص کے لئے گھوڑے کی پرورش باعث پرورش بن جاتی ہے۔ (نہ ثواب ہے نہ عذاب)۔ اب رہا وہ شخص جو گھوڑے کو فخر جتانے، بڑھائی جتانے، لوگوں کو دکھانے اور مسلمانوں کو ستانے کے لئے باندھے ایسے شخص کے لئے گھوڑے عذاب ہیں۔ پھر کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: گدھوں کا کیا حکم ہے؟ (کیا وہ بھی گھوڑوں کی طرح ہیں)۔ آپ نے فرمایا: گدھوں کے باب میں کوئی خاص حکم مجھ پر نہیں اترا، مگر یہ اکیلی عام آیت گدھوں کو بھی شامل ہے: ﴿فمن یعمل ......﴾

٤٥٢ – باب : «وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ» /٨/ .

٤٦٧٩ : حدّثنا يَحْيَىٰ بْنُ سُلَيْمَانَ قالَ : حَدَّثَنِي ٱبْنُ وَهْبٍ قالَ : أَخْبَرَنِي مالِكٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ : سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الحُمُرِ ، فَقَالَ : (لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الآيَةُ الجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ : «فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ . وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ») . [ر : ٢٢٤٢]

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے گدھوں کے باب میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا: گدھوں کے باب میں کوئی خاص حکم مجھ پر نہیں اترا، مگر اکیلی عام آیت ان کو بھی شامل ہے: ﴿فمن یعل مثقال ذرة خیرا یره ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره﴾.

٤٥٣ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «وَالْعَادِيَاتِ» .

وَقالَ مُجَاهِدٌ : الْكَنُودُ : الْكَفُورُ . يُقَالُ : «فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا» /٤/ : رَفَعْنَ بِهِ غُبَارًا . «لِحُبِّ الْخَيْرِ» مِنْ أَجْلِ حُبِّ الْخَيْرِ «لَشَدِيدٌ» /٨/ : لَبَخِيلٌ ، وَيُقَالُ لِلْبَخِيلِ شَدِيدٌ . «حُصِّلَ» /١٠/ : مُيِّزَ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے کہا ہے کہ "کنود" بمعنی ناشکرا ہے۔ "فأثرن به نقعا" یعنی صبح کے وقت دھول اڑاتے ہیں، گرد اڑاتے ہیں۔ "لحب الخیر" یعنی مال کی محبت کی وجہ سے۔ "لشدید" بمعنی بخیل۔ بخیل کو شدید بھی کہتے ہیں۔ "حصّل" کا معنی ہے: جدا کیا جائے، یا جمع کیا جائے۔

٤٥٤ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «الْقَارِعَةُ» .

«كالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ» /٤/ : كَغَوْغَاءِ الجَرَادِ ، يَرْكَبُ بَعْضُهُ بَعْضًا ، كَذٰلِكَ النَّاسُ يَجُولُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ . «كالْعِهْنِ» /٨/ : كَأَلْوَانِ الْعِهْنِ ، وَقَرَأَ عَبْدُ ٱللهِ : كالصُّوفِ .

ترجمہ

"کالفراش المبثوث" یعنی جیسے ٹڈیاں ایک پر ایک چڑھ کر امنڈتی ہیں، اسی طرح آدمی بھی قیامت میں ایک دوسرے پر گرتے ہوں گے، کوئی ادھر جائے گا کوئی ادھر، کوئی ایک رخ نہیں ہوگا۔ "کالعھن" بمعنی اون کی طرح رنگ برنگ۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے یوں پڑھا ہے: "کالصوف النفوش" یعنی دھنی ہوئی اون کی طرح اڑتے پھریں گے، یعنی جیسے دھنیا اون یا روئی کو دھنک کر ایک ایک پھاہا کر کے اڑا دیتا ہے، اسی طرح پہاڑ متفرق ہو کر اڑ جائیں گے۔

٤٥٥ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «أَلْهَاكُمُ» . (التَّكَاثُرِ)

وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «التَّكَاثُرُ» /١/ : مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ .

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ "تکاثر" سے مال اور اولاد کا بہت ہونا مراد ہے۔

٤٥٦ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «وَالْعَصْرِ» . (الْعَصْرِ)

وَقَالَ يَحْيٰى : الْعَصْرُ : ٱلدَّهْرُ ، أَقْسَمَ بِهِ .

ترجمہ

یحییٰ بن زیاد نے کہا کہ "عصر" سے زمانہ مراد ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم کھائی۔

٤٥٧ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ» . (الْهُمَزَةِ)

«الحُطَمَةُ» /٤/ : ٱسْمُ النَّارِ ، مِثْلُ : «سَقَرَ» /القمر: ٤٨/ و /المدثر: ٢٦ ، ٢٧ ، ٤٢/ .
وَ : «لَظَى» /المعارج: ١٥/ .

ترجمہ

"الحطمة" دوزخ کا نام ہے، جیسے: "سقر" اور "لظی"۔

٤٥٨ - باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «أَلَمْ تَرَ» /الفيل: ١/ : أَلَمْ تَعْلَمْ .

قالَ مُجاهِدٌ : «أَبَابِيلَ» /٣/ : مُتَتَابِعَةً مُجْتَمِعَةً .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «مِنْ سِجِّيلٍ» /٤/ : هِيَ سَنْكِ وَكِلْ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے کہا: "أبابیل" یعنی پے در پے آنے والے، اکٹھا ہونے والے پرندے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: "من سجیل" (یہ فارسی معرب ہے، یعنی سنگ (پتھر) اور گل (مٹی) سے، گھنکر، کنکر ان کنکریوں کو کہتے ہیں جو تر مٹی کو آگ میں پکانے سے بنتی ہیں۔

تشریح

بعض نے کہا: سجیل سے مراد دفتر اور رجسٹر ہیں جس میں معذبین کے عذاب کی اقسام درج ہیں۔

(۲) بعض نے کہا کہ یہ آسمانِ دنیا کا نام ہے۔

(۳) بعض نے کہا کہ جہنم کی آگ پر پکائے گئے خاص قسم کے پتھر کا نام۔

(۴) اور بعض نے اس کا ترجمہ سخت اور شدید سے کیا ہے۔

٤٥٩ - باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ» . (قُرَيْشٍ)

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «لِإِيلَافِ» /١/ : أَلِفُوا ذٰلِكَ ، فَلَا يَشُقُّ عَلَيْهِمْ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ .

«وَآمَنَهُمْ» /٤/ : مِنْ كُلِّ عَدُوِّهِمْ فِي حَرَمِهِمْ .

قالَ ٱبْنُ عُيَيْنَةَ : لِإِيلَافِ : لِنِعْمَتِي عَلَى قُرَيْشٍ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے فرمایا کہ "لإيلاف قريش" کا مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگوں کا دل سفر میں لگا رہتا تھا، گرمی جاڑے کسی میں ان پر سفر کرنا بار نہیں ہوتا تھا۔ "وآمنهم" کہ ان کو حرم میں جگہ دے کر دشمنوں سے بے خوف کر دیا تھا۔ سفیان بن عیینہ نے کہا کہ "لإيلاف" کا معنی یہ ہے کہ قریش پر میرے احسان کی وجہ۔

تشریح

قریش سال میں تجارت کی وجہ سے دو سفر کرتے تھے، سردی میں یمن کی طرف اور گرمی میں شام کی طرف، کیونکہ مکہ میں غلہ وغیرہ پیدا نہیں ہوتا تھا، لہذا قریش تجارت کی غرض سے دو سفر کرتے تھے، بیت اللہ چونکہ مکہ میں ہے، اس لئے ان علاقوں کے جن کی طرف تجارت کی غرض سے جاتے تھے، ان کی عزت واحترام بھی کرتے تھے، تو یہاں اسی انعام کو یاد دلایا کہ اس گھر کی وجہ سے تمہیں امن اور سکون دیا، عزت تھی تو پھر کیوں اس گھر والے کی بندگی نہیں کرتے؟

٤٦٠ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «أَرَأَيْتَ» . (الْمَاعُونِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «يَدُعُّ» /٢/ : يَدْفَعُ عَنْ حَقِّهِ ، يُقَالُ : هُوَ مِنْ دَعَعْتُ . «يُدَعُّونَ» /الطور : ١٣/ : يُدْفَعُونَ . «سَاهُونَ» /٥/ : لَاهُونَ . «وَالْمَاعُونَ» /٧/ : الْمَعْرُوفَ كُلَّهُ ، وَقَالَ بَعْضُ الْعَرَبِ : الْمَاعُونُ : الْمَاءُ ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ : أَعْلَاهَا الزَّكَاةُ الْمَفْرُوضَةُ ، وَأَدْنَاهَا عَارِيَّةُ الْمَتَاعِ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے کہا کہ ''یَدُعُّ'' کا معنی ہے: دفع کرتا ہے، یعنی یتیم کو اس کا حق لینے نہیں دیتا۔ کہتے ہیں کہ یہ ''دَعَعْتُ'' سے نکلا ہے، اسی سے سورۂ طور میں ''یُدَعُّوْنَ'' ہے، یعنی جس دن دوزخ کی طرف لٹائے جائیں گے (دھکیلے جائیں گے)۔ ''ساھون'' بھولنے والے، غافل۔ ''ماعون'': کہتے ہیں کہ ہر مروت کے اچھے کام کو۔ بعض عرب کہتے ہیں: ماعون بمعنی پانی ہے۔ عکرمہؒ نے کہا کہ ''ماعون'' کا اعلیٰ درجہ فرض زکوۃ ادا کرنا ہے اور ادنی درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص کچھ مانگے تو دے، انکار نہ کرے۔

٤٦١ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ» . (الْكَوْثَرِ)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : «شَانِئَكَ» /٣/ : عَدُوَّكَ .

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''شانئك'' کا معنی ہے: تیرا دشمن۔ یہاں اس سے عاص بن وائل ابوجہل یا عقبہ مراد ہیں۔

٤٦٨٠ : حدَّثنا آدَمُ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِلَى السَّمَاءِ ، قَالَ : (أَتَيْتُ عَلَى نَهَرٍ ، حافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفًا ، فَقُلْتُ :

ما هٰذَا يَا جِبْرِيلُ ؟ قالَ : هٰذَا الْكَوْثَرُ) . [٦٢١٠]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے قصے میں فرمایا: میں ایک نہر پر پہنچا، اس کے دونوں کناروں پر خول دار موتیوں کے ڈیرے لگے ہوئے تھے۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا کہ یہ نہر کیسی ہے؟ انہوں نے کہا: ''کوثر'' ہے جو اللہ نے آپ کو دی ہے۔

٤٦٨١ : حدّثنا خالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكاهِلِيُّ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قالَ : سَأَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : «إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ» . قالَتْ : نَهَرٌ أُعْطِيَهُ نَبِيُّكُمْ ﷺ ، شاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ ، آنِيَتُهُ كَعَدَدِ النُّجُومِ .
رَوَاهُ زَكَرِيَّاءُ ، وَأَبُو الْأَحْوَصِ ، وَمُطَرِّفٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ .

ترجمہ

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ اللہ نے جو یہ فرمایا ہے: ﴿إنا أعطيناك الكوثر﴾ تو ''کوثر'' سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ ''کوثر'' ایک نہر ہے جو تمہارے پیغمبر کو ملی ہے، اس کے دونوں کناروں پر خولدار موتی کے ڈیرے ہیں، وہاں تاروں کی شمار میں کوزے (آبخورے) رکھے ہیں۔ اس کو زکریا ابوالاحوص اور مطرف نے ابواسحاق سے روایت کیا ہے۔

٤٦٨٢ : حدّثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ : حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قالَ فِي الْكَوْثَرِ : هُوَ الْخَيْرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ . قالَ أَبُو بِشْرٍ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الجَنَّةِ ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ : النَّهَرُ الذِي فِي الجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ . [٦٢٠٧]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ''کوثر'' سے وہ بھلائی مراد ہے جو اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی۔ ابوالبشر کہتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ ''کوثر'' ایک نہر کا نام ہے بہشت میں۔ سعید نے کہا: نہر جو بہشت میں ہے اسی بھلائی میں داخل ہے جو اللہ نے

آپ کو عنایت فرمائی۔

تشریح

''کوثر'' کے مصداق کے بارے میں مختلف اقوال ہیں:

بعض کہتے ہیں کہ ''کوثر'' ایک نہر ہے جو جنت میں ہے، جب کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس سے ''خیر'' مراد ہے۔ علامہ عینی رحمتہ اللہ علیہ نے نہر کی جو تفسیر حدیث میں ہے اسی کو راجح قرار دیا، لیکن راجح یہ ہے کہ اس لفظ کے تحت ہر قسم کی دینی اور دنیوی دولتیں، حسی اور معنوی نعمتیں داخل ہیں، جو آپ کو یا آپ کے طفیل امت کو ملنے والی تھیں اور اس میں ایک بہت بڑی نعمت حوض کوثر ہے جس کے پانی سے آپ اپنی امت کو محشر میں سیراب فرمائیں گے۔

٤٦٢ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «قُلْ يَا أَيُّهَا الْكافِرُونَ» . (الْكَافِرُونَ)

يُقَالُ : «لَكُمْ دِينُكُمْ» الْكُفْرُ «وَلِيَ دِينِ» /٦/ : الْإِسْلَامُ ، وَلَمْ يَقُلْ دِينِي ، لِأَنَّ الآيَاتِ بِالنُّونِ ، فَحُذِفَتِ الْيَاءُ ، كما قالَ : «يَهْدِينِ» /الشعراء : ٧٨/ : وَ «يَشْفِينِ» /الشعراء : ٨٠/ .
وَقالَ غَيْرُهُ : «لَا أَعْبُدُ ما تَعْبُدُونَ» /٢/ : الآنَ ، وَلَا أُجِيبُكُمْ فِيما بَقِيَ مِنْ عُمْرِي . «وَلَا أَنْتُمْ عابِدُونَ ما أَعْبُدُ» /٣ ، ٥/ : وَهُمُ الَّذِينَ قالَ : «وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا» /المائدة : ٦٤ ، ٦٨/ .

ترجمہ

"يقال: "لكم دينكم ولي دين" یعنی تم کو کفر مبارک رہے۔ "ديني" نہیں کہا، کیونکہ اس سورت کی آیتیں نونی ہیں، اس لئے یائے متکلم گرادی، جیسے: "يهدين، "يشفين" ہے۔ دیگر حضرات نے کہا: "لا أعبد ما تعبدون" معنی یہ ہے کہ میں اس وقت بھی جس کو تم پوجتے ہو نہیں پوجتا اور نہ ساری عمر اس کو پوجوں گا، نہ تم اس خدا کو پوجنے والے ہو جس کو میں پوجتا ہوں۔ یہ خطاب ان کافروں کے حق میں ہے جن کے حق میں اللہ نے فرمایا: "وليزيدن كثيراً منهم ما أنزل إليك من ربك طغيانا كفراً" کہ ایسے لوگ ہدایت پر آنے والے نہیں۔

٤٦٣ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «إِذَا جاءَ نَصْرُ اللهِ» . (النَّصْرِ)

٤٦٨٣/٤٦٨٤ : حدّثنا الحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قالَتْ : ما صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةً

بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ : «إِذَا جَاءَ نَصْرُ ٱللهِ وَالْفَتْحُ» . إِلَّا يَقُولُ فِيهَا : (سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ ، اللَّهُمَّ ٱغْفِرْ لِي) .

ترجمہ

حضرت مسروقؒ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ جب "إذا جاء نصر الله والفتح" اتری تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز میں یوں کہا کرتے تھے: سبحانك ربنا وبحمدك، اللّهم اغفرلي".

(٤٦٨٤) : حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا قالَتْ : كانَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ : (سُبْحَانَكَ ٱللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ ، اللَّهُمَّ ٱغْفِرْ لِي) . يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ . [ر : ٧٦١]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں بکثرت کہا کرتے تھے: "سبحانك اللّهم ربنا وبحمدك، اللّهم اغفرلي". آپ قرآن میں جو حکم دیا گیا ہے: "فسبح بحمد ربك واستغفر" اس کی تعمیل کرتے۔

٤٦٤ - باب : قَوْلُهُ : «وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ ٱللهِ أَفْوَاجًا» /٢/ .

٤٦٨٥ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ ٱبْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ سَأَلَهُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : «إِذَا جَاءَ نَصْرُ ٱللهِ وَالْفَتْحُ» . قالُوا : فَتْحُ الْمَدَائِنِ وَالْقُصُورِ ، قالَ : ما تَقُولُ يَا ٱبْنَ عَبَّاس ؟ قالَ : أَجَلٌ ، أَوْ مَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ ، نُعِيَتْ لَهُ نَفْسُهُ . [ر : ٣٤٢٨]

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیرؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے پوچھا: یہ جو اللہ نے فرمایا ہے: "إذا جاء نصر الله والفتح" تو "فتح" سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ شہروں اور مکانوں کا فتح ہونا، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا: اے ابن عباس! تو کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا: اس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات مراد ہے، یا یہ ایک مثال ہے، گویا آپ کی وفات کی خبر دی گئی۔

٤٦٥ - باب : قَوْلُهُ : «فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَٱسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كانَ تَوَّابًا» /٣/ .

تَوَّابٌ عَلَى الْعِبَادِ ، وَالتَّوَّابُ مِنَ النَّاسِ التَّائِبُ مِنَ ٱلذَّنْبِ .

ترجمہ

"تواب" کا معنی بندوں کی توبہ قبول کرنے والا، آدمیوں میں ''ثواب'' اس کو کہیں گے جو گناہوں سے توبہ کرے۔

٤٦٨٦ : حدّثنا مُوسٰى بْنُ إِسْماعِيلَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ قالَ : كانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ ، فَكَأَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ ، فَقَالَ : لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ ؟ فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ ، فَدَعَاهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُمْ ، فَمَا رُئِيتُ أَنَّهُ دَعاني يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ ، قالَ : ما تَقُولُونَ فِي قَوْلِ ٱللّٰهِ تَعَالَى : «إِذَا جاءَ نَصْرُ ٱللّٰهِ وَالْفَتْحُ» . فَقَالَ بَعْضُهُمْ : أُمِرْنَا نَحْمَدُ ٱللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا ، وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ، فَقَالَ لِي : أَكَذَاكَ تَقُولُ يَا ٱبْنَ عَبَّاسٍ ؟ فَقُلْتُ : لَا ، قالَ : فَمَا تَقُولُ ؟ قُلْتُ : هُوَ أَجَلُ رَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ أَعْلَمَهُ لَهُ ، قالَ : « إِذَا جاءَ نَصْرُ ٱللّٰهِ وَالْفَتْحُ» . وَذٰلِكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ . «فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَٱسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كانَ تَوَّابًا» . فَقَالَ عُمَرُ : ما أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُولُ . [ر : ٣٤٢٨]

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیرؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ کو بدر میں جو صحابہ بوڑھے بوڑھے موجود تھے، ان کے ساتھ بلا لیتے تھے، بعض کو یہ ناگوار گزرا، کہنے لگے: آپ ان کو ہمارے ساتھ کیوں بلا لیتے ہیں، ہمارے بھی بیٹے ان کے برابر موجود ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم اس کی وجہ جانتے ہو۔ ایک روز ایسا ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بوڑھے صحابہ کو بلایا، مجھ کو بھی ان کے ساتھ بلا لیا، میں سمجھتا ہوں کہ اس روز اس لئے بلایا کہ میرا علم جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ چکے ہیں، وہ لوگوں کو بھی دکھلائیں، خیر جب ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا کہ تم لوگ کیا سمجھتے ہو، اللہ تعالیٰ کے اس قول: ''إذا جاء نصر الله والفتح'' سے کیا مراد ہے؟ بعضوں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہمیں فتح حاصل ہو تو ہم اس کی تعریف کریں اور اس سے بخشش مانگیں، اور بعض خاموش رہے، کچھ جواب نہیں دیا، اس کے بعد مجھ سے کہا: اے ابن عباس! کیا تم بھی یہی کہتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، اس میں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا

اشارہ ہے، اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آگاہ کر دیا کہ اب تمہاری وفات کا وقت آپہنچا ہے، یعنی اللہ کی مدد آ پہنچی، مکہ فتح ہو گیا، یہی تمہاری وفات کی نشانی ہے، اب تم اللہ کی تعریف کرو، اس سے بخشش مانگو، وہ بڑا بخشنے والا ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں بھی یہی سمجھتا ہوں جو تم سمجھتے ہو۔

٤٦٦ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ» . (الْمَسَدِ)

«وَتَبَّ» /١/ : خَسِرَ . «تَبَابٌ» /غافر : ٣٧/ : خُسْرَانٌ . «تَتْبِيب» /هود : ١٠١/ : تَدْمِيرٌ .

ترجمہ

"تبَّ" کا معنی ہے: اس نے نقصان اٹھایا۔ "تبات" کا معنی ہے: تباہی۔ "تتبیب" بمعنی تباہ۔

لفظ "تباب" سورۂ مومن میں ہے: ﴿وما كيد فرعون إلا في تباب﴾ "اور فرعون کی ہر تدبیر غارت ہی گئی"۔ "تتبیب" سورۂ ھود میں ہے: ﴿وما زادهم غير تتبيب﴾ "اور انہوں نے ہلاکت کے سوا کوئی فائدہ نہیں دیا"۔ "تبَّت" کی مناسبت سے ان دونوں لفظوں کا ذکر کیا گیا۔

٤٦٨٧ : حدّثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ : حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : «وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ» . وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ، خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا ، فَهَتَفَ : (يَا صَبَاحَاهْ) . فَقَالُوا : مَنْ هٰذَا ، فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ ، فَقَالَ : (أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلاً تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الجَبَلِ ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ) . قَالُوا : ما جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا ، قالَ : (فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ) . قالَ أَبُو لَهَبٍ : تَبًّا لَكَ ، ما جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهٰذَا ، ثُمَّ قَامَ . فَنَزَلَتْ : «تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ» . وَقَدْ تَبَّ . هٰكَذَا قَرَأَهَا الْأَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ .
[ر : ١٣٣٠]

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب سورۂ شعراء کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وأنذر عشيرتك الأقربين، ورهطك منهم المخلصين﴾ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے باہر نکلے۔ "صفا" پہاڑ پر چڑھے، وہاں پکارا: اے لوگو! ہوشیار ہو جاؤ۔ مکہ والے کہنے لگے: یہ کون ہے؟

وہ سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: بتاؤ تو سہی، اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ دشمن سوار اس پہاڑ کے تلے سے نکلنے والے ہیں تو تم میری بات سچ مانو گے؟ انہوں نے کہا: بے شک، کیونکہ ہم نے آج تک کبھی آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے نہیں دیکھا، (چنانچہ اسی وجہ سے آپ کو صادق وامین کا لقب دے رکھا تھا)۔ آپ نے فرمایا: پھر تم میری بات سنو، میں تم کو آگے آنے والے (قیامت کے) سخت عذاب سے ڈراتا ہوں۔ یہ سن کر ابولہب کہنے لگا: تو تباہ ہو، تو نے ہم کو اس لئے جمع کیا تھا۔ آخر آپ اٹھ کھڑے ہوئے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری: "تبت يدا أبي لهب وتب وقد تبّ". اعمشؒ نے جس دن اس حدیث کی روایت کی اس دن "وقد تب" بھی پڑھا۔

٤٦٧ – باب: قَوْلُهُ: «وَتَبَّ. ما أَغْنَى عَنْهُ مالُهُ وَما كَسَبَ» /٢، ٣/.

٤٦٨٨: حدّثنا محمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ، فَصَعِدَ إِلَى الجَبَلِ فَنَادَى: (يَا صَبَاحَاهْ). فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ، فَقَالَ: (أَرَأَيْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُصَبِّحُكُمْ أَوْ مُمَسِّيكُمْ، أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونَنِي). قالُوا: نَعَمْ، قالَ: (فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ). فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: «تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ». إِلَى آخِرِهَا. [ر: ١٣٣٠]

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطحاء، یعنی مکہ کی پتھریلی زمین کی طرف نکلے اور پہاڑ پر چڑھ گئے۔ آپ نے پکارا: اے لوگو! ہوشیار ہو جاؤ۔ یہ سن کر قریش کے لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: بتلاؤ تو سہی کہ اگر میں تم سے کہوں کہ دشمن صبح کو یا شام کو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو تم میری بات سچ سمجھو گے؟ انہوں نے کہا: بے شک۔ آپ نے فرمایا: تو میں تم کو آگے سے (دوزخ) سخت عذاب سے ڈراتا ہوں۔ اس پر ابولہب کہنے لگا: تیری خرابی ہو، کیا تو نے ہم کو اس کام کے لئے جمع کیا تھا۔ اس وقت اللہ نے یہ آیت اتاری: ﴿تبت يدا أبي لهب﴾ اخیر تک۔

٤٦٨ – باب: قَوْلُهُ: «سَيَصْلَى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ» /٣/.

٤٦٨٩: حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: قالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ، أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا،

فَنَزَلَتْ : «تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ» . [ر : ١٣٣٠]

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ابولہب کہنے لگا: ارے تیری خرابی ہو، تو نے ہم کو اس بات کے لئے جمع کیا تھا۔

٤٦٩ - باب : «وَٱمْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الحَطَبِ» /٤/ .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «حَمَّالَةَ الحَطَبِ» /٤/ : تَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ . «فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ» /٥/ : يُقَالُ : مِنْ مَسَدٍ : لِيفِ المُقْلِ ، وَهِيَ السِّلْسِلَةُ الَّتِي فِي النَّارِ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے کہا: "حما لة الحطب" بمعنی چغل خور ہے۔ "في جيدها حبل من مسد" "مسد" سے مراد درخت کی چھال کی رسی ہے۔ بعضوں نے کہا ہے: دوزخ کی رسی مراد ہے۔

تشریح

ابولہب کی بیوی ام جمیل مالدار ہونے کے باوجود انتہائی بخیل تھی، جنگل سے خود لکڑیاں چن چن کر لایا کرتی تھی اور کانٹے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے میں ڈال دیا کرتی تھی۔ ایک دن لکڑیاں وہ اپنی کمر پر رکھ کر لا رہی تھی اور رسی اپنی پیشانی سے باندھ رکھی تھی، ستانے کے لئے راستے میں بیٹھ گئی، فرشتہ پیچھے سے آیا، اس نے وہ لکڑیاں کھینچیں تو رسی اس کی پیشانی سے سرک کر گلے میں آ گئی اور گلا گھٹ جانے سے وہ مرگئی۔ قرآن نے اسے "حما لة الحطب" کہا۔ "مقل" درخت ''گوگل'' کو کہتے ہیں جو کھجور کے درخت کے مشابہ ہوتا ہے، یا لوہے کی وہ زنجیر مراد ہے جو جہنم میں اس کے گلے میں پڑے گی، لیکن تعارض نہیں، دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔

٤٧٠ - باب : تَفْسِيرُ قَوْلِهِ : «قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ» . (الْإِخْلَاصِ)

يُقَالُ : لَا يُنَوَّنُ «أَحَدٌ» أَيْ وَاحِدٌ .

ترجمہ

''أحد''، پر تنوین نہیں پڑھی جائے گی، (بلکہ دال کو ساکن پڑھنا چاہیے)۔ احد کا معنی ہے: ایک۔

٤٦٩٠ : حدّثنا أَبُو الْيَمَانِ : حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ : حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (قالَ ٱللَّهُ : كَذَّبَنِي ٱبْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ ، وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ ، فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ : لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي ، وَلَيْسَ أَوَّلُ الخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ ، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ : ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ وَلَدًا وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ ، لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفْأً أَحَدٌ) . [ر : ٣٠٢١]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: آدمی نے مجھے جھٹلایا، اس کو یہ لائق نہیں تھا اور مجھ کو گالی دی، اس کو یہ نہیں چاہیے تھا۔ جھٹلایا یہ کہ وہ کہتا ہے: میں اس کو دوبارہ پیدا نہیں کروں گا، حالانکہ دوبارہ پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے زیادہ مشکل نہیں ہے۔ اور گالی دینا یہ ہے کہ (معاذ اللہ) کہتا ہے کہ اللہ کی اولاد ہے، حالانکہ میں تو اکیلا ہوں، بے نیاز، نہ مجھ کو کسی نے جنا ہے اور نہ میں نے کسی کو جنا ہے، میرے تو جوڑ کا کوئی دوسرا ہے ہی نہیں۔

٤٧١ - باب : قَوْلُهُ : «ٱللَّهُ الصَّمَدُ» /٢/ .

وَالْعَرَبُ تُسَمِّي أَشْرَافَهَا الصَّمَدَ ، قالَ أَبُو وَائِلٍ : هُوَ السَّيِّدُ الَّذِي ٱنْتَهٰى سُودَدُهُ .

ترجمہ

عرب لوگ سرادر اور شریف کو ''صـــمـــد'' کہتے ہیں۔ ابووائل شقیق بن سلمہ نے کہا: ''صمد'' سب سے بڑے سردار کو کہتے ہیں۔

٤٦٩١ : حدّثنا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قالَ : وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ : قالَ رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ : (كَذَّبَنِي ٱبْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ ، وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ ، أَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ : إِنِّي لَنْ أُعِيدَهُ كَمَا بَدَأْتُهُ ، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ : ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ وَلَدًا ، وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُؤًا أَحَدٌ . «لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ . وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ») .

كُفُؤًا وَكَفِيئًا وَكِفَاءً وَاحِدٌ . [ر : ٣٠٢١]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: آدمی نے مجھے

جھٹلایا ہے، اس کو یہ زیبا نہ تھا کہ مجھ کو گالی دیتا، اس کو یہ مناسب نہ تھا۔ جھٹلانا تو یہ ہے کہ کہتا ہے: میں اس کو دوبارہ زندہ نہ کرسکوں گا، جیسے شروع میں میں نے اسے پیدا کیا تھا۔ گالی دینا یہ ہے کہ کہتا ہے: اللہ کی اولاد ہے، حالانکہ میں تو بے نیاز بادشاہ ہوں، نہ مجھ کو کسی نے جنا ہے، نہ میں نے کسی کو جنا ہے، نہ میرے جوڑ کا کوئی دوسرا ہے۔ ”لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً أحد“ کی تفسیر ”كفوا كفيئا وكِفَاءً“ سب کے ایک معنی ہیں، یعنی برابر والا، جوڑ۔

تشریح

حافظ ابن تیمیہؒ نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص دو مرتبہ نازل ہوئی، ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں جب مشرکین نے آکر آپ سے کہا تھا کہ اپنے رب کا نسب نامہ بیان کیجئے، اور اس کے بعد مدینہ منورہ میں یہود نے یہی سوال آپ سے کیا تھا، اس وقت یہ دوبارہ اتری۔ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ ایک ہی مرتبہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی، لیکن جب یہود نے مدینہ منورہ میں آکر یہ سوال کیا تو حضرت جبرائیل نے آکر بتادیا کہ ”قل هو الله أحد“ پڑھ لیجئے۔

٤٧٢ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ» . (الْفَلَقِ)

وَقالَ مُجَاهِدٌ : «غَاسِقٍ» اللَّيْلِ «إِذَا وَقَبَ» /٣/ : غُرُوبُ الشَّمْسِ . يُقَالُ : أَبْيَنُ مِنْ فَرَقِ وَفَلَقِ الصُّبْحِ . «وَقَبَ» إِذَا دَخَلَ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَأَظْلَمَ .

ترجمہ

امام مجاہدؒ نے کہا ہے کہ ”غاسق“ سے مراد رات ہے۔ ”إذا وقب“ کہ جب سورج ڈوب جائے۔ ”فرق“ اور ”فلق“ کا ایک معنی ہے، کہتے ہیں: یہ بات فرق صبح یا فلق صبح سے زیادہ روشن ہے۔ عرب لوگ ”وقب“ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی چیز بالکل کسی دوسری چیز میں گھس جائے اور اندھیرا چھا جائے۔

٤٦٩٢ : حدَّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عاصِمٍ وَعَبْدَةَ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قالَ : سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ فَقَالَ : (قِيلَ لِي فَقُلْتُ) . فَنَحْنُ نَقُولُ كما قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ . [٤٦٩٣]

ترجمہ

حضرت زید بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے معوذتین کے بارے میں پوچھا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن میں داخل ہیں یا نہیں؟ انہوں نے کہا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا، آپ نے فرمایا

کہ جبرائیل علیہ السلام کی زبان پر مجھ کو حکم ہوا کہ یوں کہے: "قل أعوذ برب الفلق قل أعوذ برب الناس" ہم وہی کہتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

تشریح

یعنی آپ نے ان کو وحی متلو بنایا اور قرآن کا جزء قرار دیا تو ہم بھی اسے وحی متلو کہتے ہیں اور قرآن کا جزء سمجھتے ہیں۔

٤٧٣ – باب : تَفْسِيرُ سُورَةِ : «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ» . (النَّاسِ)

وَيُذْكَرُ عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : «الْوَسْوَاسِ» /٤/ : إِذَا وُلِدَ خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ ، فَإِذَا ذُكِرَ ٱللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَهَبَ ، وَإِذَا لَمْ يُذْكَرِ ٱللّٰهُ ثَبَتَ عَلَى قَلْبِهِ .

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے: ''وسواس'' کا مطلب یہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو کونچا لگاتا ہے، اگر اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو بھاگ جاتا ہے، ورنہ بچہ کے دل میں جم جاتا ہے۔

٤٦٩٣ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللّٰهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ ، عَنْ زِرِّ ٱبْنِ حُبَيْشٍ . وَحَدَّثَنَا عاصِمٌ ، عَنْ زِرٍّ قالَ : سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ : قُلْتُ : يَا أَبَا الْمُنْذِرِ ، إِنَّ أَخَاكَ ٱبْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا ؟ فَقَالَ أُبَيٌّ : سَأَلْتُ رَسُولَ ٱللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِي : (قِيلَ لِي فَقُلْتُ) . قالَ : فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قالَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ . [ر : ٤٦٩٢]

ترجمہ

حضرت زید بن وہب کی روایت ہے کہ میں حضرت ابی بن کعب (ابو المنذر) سے پوچھا: ابو المنذر! تمہارے بھائی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے کہتے ہیں کہ (معوذتین قرآن میں داخل نہیں)۔ انہوں نے کہا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا، آپ نے فرمایا: مجھے (جبرائیل کی زبان پر) یوں کہا گیا تو میں نے ایسا کہہ دیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ پس ہم وہی کہتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

تشریح

''معوذتین'' کے کلام اللہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں اور اس کے قرآن ہونے پر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا اجماع ہے اور آج تک تواتر سے ثابت ہے، البتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مختلف آراء

ہیں کہ وہ اس کو قرآن کا جز مانتے ہیں یا نہیں، چنانچہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے یہ ہے کہ ان کے نازل کرنے کا مقصد رقیہ اور علاج ہے۔ معلوم نہیں تلاوت کی غرض سے اتاری گئی ہیں یا نہیں، اس لئے ان کو مصحف میں درج کرنے میں احتیاط کرتے تھے، باقی قرآن میں شامل ہونے کا انکار نہیں کرتے تھے، البتہ مصحف میں لکھنے کے وہ منکر تھے، لیکن امام نووی اور ابن حزم ظاہری اور فخر الدین رازی وغیرہ علماء نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اس قول کی نسبت کو ہی باطل قرار دیا ہے، چنانچہ امام نووی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "وما نقل عن ابن مسعود باطل ليس بصحيح" اس لئے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی میں ہر سال ماہ رمضان میں تراویح پڑھتے تھے اور امام اس میں معوذتین پڑھتا تھا، لیکن آپ اعتراض نہیں کرتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆☆

☆☆

☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

٦٩ - كتاب فضائل القرآن

امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب التفسیر کے بعد کتاب فضائل القرآن کو ذکر فرمایا ہے، دونوں میں مناسبت بالکل ظاہر ہے، قرآن کریم کی بعض سورتوں اور خاص آیات کے متعلق جو فضائل وارد ہوئے ہیں دوسری صدی ہجری میں جب خلق قرآن کا مسئلہ اٹھا اور جمہور اہلسنت نے معتزلہ کے رد میں کلام اللہ کے غیر مخلوق ہونے کی عقیدہ کی وضاحت کی تو اس وقت یہ مسئلہ سامنے آیا، چنانچہ قاضی ابوبکر باقلانی احمد بن کلاب اور متاخرین شوافع کا مذہب یہ ہے کہ قرآن کریم میں تفاضل اس وجہ سے نہیں کہ ایک حصے کو افضل قرار دیا جائے تو مفضل علیہ کے ناقص ہونے کا ایہام ہوتا ہے اور قرآن تو ہر قسم کے نقص سے بری ہے، جن سورتوں کو یا آیات کو افضل یا اعظم کہا گیا ہے اس کا مطلب یا تو یہ ہے کہ نفسِ فضیلت اور نفس عظمت بیان کرنا مقصود ہے، کسی کے مقابلے میں افضل اور اعظم ہونا مراد نہیں، اور یا ثواب یا جزا کے اعتبار سے افضل اور بہتر ہے اور ثواب کے اعتبار سے تفاضل میں کسی کا اختلاف نہیں۔

دوسرا مسلک جمہور امت کا ہے کہ قرآن کریم کا بعض بعض سے افضل ہے، ان حضرات کا استدلال ان نصوص سے ہے جن میں مختلف آیات وسورتوں کی فضیلت وعظمت اور خاص اہمیت بیان کی گئی ہے، یہ کہنا کہ مفضل علیہ کے نقص کا ایہام لازم آتا ہے یہ کوئی وزنی دلیل نہیں، اس لئے اس کا مطلب قطعاً یہ نہیں ہوتا کہ ایک افضل ہے تو دوسرا ناقص، بعض انبیاء دوسرے بعض انبیاء سے افضل ہیں، لیکن یہ مطلب نہیں کہ مفضل علیہ میں کمی کوتاہی پائی جاتی ہے۔

١ - باب : كَيْفَ نُزُولُ الْوَحْيِ ، وَأَوَّلُ ما نَزَلَ .

قالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : الْمُهَيْمِنُ : الْأَمِينُ ، الْقُرْآنُ أَمِينٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ .

ترجمہ

وحی کا نزول کس طرح ہوا اور سب سے پہلے کون سی آیت نازل ہوئی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ "مھیمن" "أمین" کے معنی میں ہے، قرآن اپنے سے پہلے ہر کتاب سماوی کا امین ہے۔

تشریح

"مھیـــمـــن" کے کئی معانی بیان کئے گئے ہیں، ہر معنی کے اعتبار سے قرآن کریم کا کتب سابقہ کے لئے "مھیمن" ہونا صحیح ہے، اللہ کی جو امانت تورات اور انجیل وغیرہ کتب سماویہ میں ودیعت کی گئی تھی وہ مع شئے زائد قرآن میں محفوظ ہیں اور بعض فروعی چیزیں ان کتابوں میں یا اس مخصوص مخاطبین کے حسب حال تھیں ان کو قرآن نے منسوخ کر دیا اور جو حقائق ناتمام تھیں ان کی تکمیل فرمادی۔

٤٦٩٤ : حدّثنا عُبَيْدُ ٱللّٰهِ بْنُ مُوسٰى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ يَحْيٰى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قالَ : أَخْبَرَتْنِي عائِشَةُ وَٱبْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمْ قالَا : لَبِثَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ . [ر : ٤١٩٥]

ترجمہ

حضرت ابوسلمہؓ نے بیان کیا کہ انہیں حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ نے خبر دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں دس سال تک قرآن نازل ہوتا رہا اور مدینہ میں بھی آپ پر دس سال تک قرآن نازل ہوتا رہا۔

٤٦٩٥ : حدّثنا مُوسٰى بْنُ إِسْماعِيلَ : حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قالَ : سَمِعْتُ أَبِي ، عَنْ أَبِي عُثْمانَ قالَ : أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ ، فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُمِّ سَلَمَةَ : (مَنْ هٰذَا) . أَوْ كما قالَ ، قالَتْ : هٰذَا دِحْيَةُ ، فَلَمَّا قامَ ، قالَتْ : وَٱللّٰهِ ما حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ النَّبِيِّ ﷺ يُخْبِرُ خَبَرَ جِبْرِيلَ ، أَوْ كما قالَ . قالَ أَبِي : قُلْتُ لِأَبِي عُثْمانَ : مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا ؟ قالَ : مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ . [ر : ٣٤٣٥]

ترجمہ

ابوعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بات کرنے لگے۔ اس وقت ام المؤمنین حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے پاس موجود تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: یہ کون تھے؟ یا اس طرح کے الفاظ آپ نے فرمائے۔ ام المومنینؓ نے کہا کہ دحیۃ الکلبی ہیں۔ جب آپ کھڑے ہوگئے، ام سلمہ نے بیان کیا خدا گواہ ہے، اس وقت بھی میں انہیں دحیۃ الکلبی ہی سمجھتی رہی، بالآخر جب میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا جس میں آپ نے جبرائیل کی خبر سنائی، تب مجھے

حقیقت حال معلوم ہوئی، یا اس طرح کے الفاظ بیان کئے۔ معتمر نے بیان کیا کہ میرے والد سلیمان نے کہا، میں نے ابوعثمان سے کہا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی تھی، انہوں نے بتایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

تشریح

خطبہ کس چیز کے متعلق تھا؟ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں کوئی واضح روایت تو مجھے نہیں ملی، البتہ اس کا امکان ہے کہ جبرائیل نے بنوقریظہ کی طرف جانے کا جو حکم دیا تھا وہ مراد ہو، اس لئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ انہوں نے سواری کی حالت میں حضو صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص سے بات کرتا دیکھا، فارغ ہونے کے بعد آپ سے پوچھا گیا: یہ کون تھے؟ یا آپ نے فرمایا کہ یہ کس طرح تھے تو فرمانے لگیں: دحیہ کی طرح، تب آپ نے فرمایا کہ یہ جبرائیل تھے، جنہوں نے مجھے بنوقریظہ کی طرف جانے کا حکم دیا ہے، لیکن علامہ عینیؒ نے اس پر رد کیا اور فرمایا کہ اس حدیث میں ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے پاس تھیں، جبکہ اس روایت میں حضرت عائشہ کا ذکر ہے اور راوی بھی دونوں کے مختلف ہیں۔ تیسری بات یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو سواری کی حالت میں باہر باتیں کرتے ہوئے دیکھا، جبکہ ام سلمہ نے آپ کو گھر میں دیکھا تھا، اس لئے بنوقریظہ کا واقعہ معلوم نہیں ہوسکتا، لیکن تطبیق یوں ہوسکتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں نے دیکھا ہو، ایک نے گھر میں، دوسری نے گھر سے باہر۔

٤٦٩٦ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (ما مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ ما مِثْلُه آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ ، وَإِنَّمَا كانَ الَّذِي أُوتِيتُهُ وَحْيًا أَوْحاهُ ٱللهُ إِلَيَّ ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ) .

[٦٨٤٦]

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کو ایسے ہی معجزے عطا کئے گئے جو ان کے زمانے کے مطابق ہوں کہ انہیں دیکھ کر لوگ ان پر ایمان لائیں اور مجھے جو معجزہ دیا گیا وہ وحی قرآن ہے، جو اللہ نے مجھ پر نازل کی ہے، اس لئے مجھے امید ہے کہ میں تمام انبیاء میں متبعین کی حیثیت سے سب سے بڑھ کر رہوں گا۔

تشریح

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث کا ایک مطلب یہ ہے کہ ہر نبی کو جو معجزہ عطا کیا گیا اس جیسا معجزہ ان سے پہلے انبیاء کو بھی عطا کیا جاتا رہا، لیکن میرا اعظیم معجزہ قرآن کریم ہے، یہ ایک ایسا معجزہ ہے جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دیا گیا، اس لئے قیامت کے دن میری امت کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ دوسرے انبیاء کو جو معجزے عطا کئے گئے لوگ انہیں جادو اور سحر سمجھنے لگے، لیکن جو معجزہ مجھے دیا گیا اس میں اس طرح کا گمان نہیں کیا جاسکتا۔

تیسرا مطلب یہ ہے کہ دوسرے انبیاء کے معجزے ان کے جانے کے بعد ختم ہوئے، لیکن میرا معجزہ قرآن کریم کا مشاہدہ قیامت تک ہر شخص کرسکتا ہے۔

٤٦٩٧ : حدّثنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ صَالِحِ ٱبْنِ كَيْسَانَ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ قالَ : أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مالِكٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ : أَنَّ ٱللهَ تَعالَى تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ الْوَحْيَ قَبْلَ وَفاتِهِ ، حَتَّى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ ما كانَ الْوَحْيُ ، ثمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ بَعْدُ .

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے اللہ تعالیٰ نے ان پر پے در پے وحی نازل فرمائی، یہاں تک کہ آپ کو اٹھالیا، یعنی وفات سے کچھ عرصہ قبل سے لے کر وفات تک کا جو عرصہ ہے، اس میں وحی الٰہی تواتر کے ساتھ نازل ہوتی رہی، اس زمانہ میں وحی باقی تمام زمانوں سے زیادہ رہی، پھر اس کے بعد آپ کی وفات ہوگئی۔

٤٦٩٨ : حدّثنا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قالَ : سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ : ٱشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ ، فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ ، فَأَتَتْهُ ٱمْرَأَةٌ فَقالَتْ : يَا محمَّدُ ، ما أُرَى شَيْطَانَكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ ، فَأَنْزَلَ ٱللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَالضُّحَى. وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى . ما وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَما قَلَى» . [ر : ١٠٧٢]

ترجمہ

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ایک رات یا دو راتیں تہجد

کے لئے نہ اٹھ سکے تو ایک عورت آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں سمجھتی ہوں کہ آپ کے شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے، (آپ سے خفا ہو گیا ہے)، چنانچہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی:
﴿والضحى والليل إذا سجىٰ ما ودعك ربك وما قلىٰ﴾.

تشریح

امام بخاری نے نزول وحی کا باب باندھا ہے، جب کہ آغاز میں "كيف كان بدء الوحي" گزر گیا۔ علماء کہتے ہیں کہ اس باب میں قرآن مجید کی وہ آیات بتلانی مقصود ہیں جو سب سے پہلے نازل ہوئی تھیں اور آغاز کتاب میں وحی کی کیفیت اور وحی کی شرائط بیان کرنی مقصود ہیں اور یہ کہ اس باب میں مطلقاً قرآن مجید کے نزول کی کیفیت بیان کرنی مقصود ہے اور آغاز میں قرآن مجید کی نزول کی کیفیت بیان کرنی مقصود تھی۔

٢ - باب : نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ .

«قُرْآنًا عَرَبِيًّا» /يوسف: ٢/. «بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ» /الشعراء: ١٩٥/.

قرآن قریش کے محاورے پر عربی زبان میں نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قرآناً عربياً﴾ ﴿بلسان عربي مبين﴾. قرآن کریم کو عربی زبان میں نازل کیا۔ ایک جگہ فرمایا: ﴿إنا أنزلنا قرآناً عربياً﴾، اور دوسری جگہ فرمایا: ﴿بلسان عربي مبين﴾ جو غیر عربی الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں، جیسے ابراہیم، موسیٰ تو وہ عربی میں بھی استعمال ہوئے ہیں، ان کو غیر عربی کہنا درست نہیں، جبکہ بعض کہتے ہیں کہ وہ اصلاً عربی زبان میں داخل نہ تھے، لیکن دوسری زبانوں کے ساتھ مخلوط معاشرت کی وجہ سے وہ عربی میں اس طرح داخل ہو گئے کہ وہ عربی الفاظ بن گئے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں غیر عربی الفاظ استعمال ہوئے ہیں، لیکن اس سے قرآن کی عربیت پر کچھ فرق نہیں پڑتا۔ غیر عربی کلمات جو قرآن میں استعمال ہوئے ہیں، علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ نے ستائیس الفاظ بتائے ہیں۔ حافظ ابن حجر نے ان پر چوبیس الفاظ کا اضافہ کیا ہے، جبکہ علامہ سیوطی نے ان پر ساٹھ سے زیادہ کا اضافہ کیا ہے۔

٤٦٩٩ : حدّثنا أَبُو الْيَمَانِ : حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مالِكٍ قالَ : فَأَمَرَ عُثْمَانُ : زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ ، وَعَبْدَ ٱللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ٱبْنَ الحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، أَنْ يَنْسَخُوا مَا في الْمَصَاحِفِ ، وَقَالَ لَهُمْ : إِذَا ٱخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ في عَرَبِيَّةٍ مِنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ ، فَٱكْتُبُوهَا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ ، فَإِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ بِلِسَانِهِمْ ، فَفَعَلُوا . [ر : ٣٣١٥]

ترجمہ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ قرآن کی آیات کو مصحفوں میں لکھوائیں، حضرت عثمان نے یہ بھی کہا کہ اگر تم میں اور زید بن ثابت میں (جو مدینہ کے رہنے والے تھے) عربی محاورہ کا اختلاف ہو تو قریش کا محاورہ لکھوائیں، اس لئے کہ قرآن انہی کی زبان میں نازل ہوا ہے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

٤٧٠٠ : حدّثنا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ : حَدَّثَنَا عَطَاءٌ . وَقالَ مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ ٱبْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ٱبْنِ جُرَيْجٍ قالَ : أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ : أَنَّ يَعْلَى كانَ يَقُولُ : لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ ٱللهِ ﷺ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ ، فَلَمَّا كانَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ ، عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ عَلَيْهِ ، وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، إِذْ جاءَهُ رَجُلٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ ما تَضَمَّخَ بِطِيبٍ ؟ فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً ، فَجَاءَهُ الْوَحْيُ ، فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى : أَنْ تَعَالَ ، فَجاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ ، فَإِذَا هُوَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ ، يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ ، فَقَالَ : (أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا) . فَٱلْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : (أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَٱغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَٱنْزِعْهَا ، ثُمَّ ٱصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ) . [ر : ١٤٦٣]

ترجمہ

حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ کاش میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ ایک بار مقام ''جعرانہ'' میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرماتھے، آپ کے اوپر سائے کے لئے ایک کپڑا تان دیا گیا، آپ کے ساتھ کئی صحابہ کرام بھی تھے، اتنے میں ایک شخص آیا، خوشبو میں لتھڑا ہوا، کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ کیا فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص خوشبو لگا کر، جبہ پہن کر احرام باندھے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئے، دیکھتے رہے، اتنے میں آپ پر وحی آنا شروع ہوئی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشارے سے حضرت یعلی کو بلایا، وہ آئے اور کپڑے کے اندر سر ڈال کر دیکھنے لگے، کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کا چہرہ انور سرخ ہو گیا ہے اور خراٹے کی سی آواز نکل رہی ہے، ایک گھڑی تک یہی حال رہا، جب یہ حالت ختم ہوئی تو آپ نے پوچھا: وہ شخص کہاں ہے جو احرام کا مسئلہ ابھی پوچھتا تھا، اسے تلاش کرلاؤ، چنانچہ اسے آپ کی خدمت میں لایا گیا، آپ نے فرمایا کہ خوشبو جو

تیرے بدن کولگ گئی ہے اسے تین بار دھوڈالو اور جبہ اتار دے اور پھر عمرہ اس طرح بجالا جیسے حج کرتا ہے۔

تشریح

علامہ قسطلانی رحمہ اللہ حدیث کی ترجمۃ الباب کے ساتھ مناسبت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وحی بالقرآن اور وحی بالسنۃ دونوں کی شان اور دونوں کی زبان ایک ہی ہے۔

۳ – باب : جَمْعِ الْقُرْآنِ .

قرآن کے جمع کرنے کا بیان

قرآن کریم اللہ کی آخری کتاب ہے جس کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے، چنانچہ قرآن کریم کو انسانوں کے سینوں میں محفوظ کرنے کا انتظام کیا اور اس کے نزول کے لئے ایسی قوم کو منتخب فرمایا جو غضب کا حافظہ رکھتے ہیں، سینکڑوں اشعار کا قصیدہ ایک مرتبہ سن لیتے تو ان کے سینوں میں نقش ہو جاتا، قرآن کے نزول کے وقت آپ کسی کاتب کو بلا کر اسے لکھوا دیتے جو اسے لوگوں کے سامنے لاتا، ایسے صحابہ کی تعداد چالیس تھی جو اس فریضہ کی ادائیگی پر مامور تھے، لیکن آپ کے زمانہ میں کسی مصحف کی شکل میں نہیں تھا، بلکہ سفید چمڑے یا سفید پتھر کی تراشی ہوئی تختیوں پر یا لکڑی کی تختیوں پر لکھ دیا جاتا تھا۔

لیکن اس زمانے میں قرآن کو ایک مصحف میں اس لئے جمع نہیں کیا گیا کہ اس وقت نسخ کا سلسلہ بھی جاری تھا، ناسخ اور منسوخ دونوں کو لکھا جاتا اور بعد میں منسوخ کو نکالنا اور ناسخ کو برقرار رکھنے کا عمل مناسب نہ تھا۔ نیز ترتیبِ نزول احوال اور واقعات کے مطابق تھی اور آیات سورت کی ترتیبِ مضامین کے اعتبار سے تھی، اگر عہد نبوی میں قرآن کتابی صورت میں مرتب کیا جاتا تو جدید نازل شدہ آیات کو ان کی مناسب سور و آیات سے ملانے میں دشواری ہوتی، لیکن عہد صدیقی میں حالات بدل گئے، قرآن کا نزول مکمل ہو گیا، حالات اس کے متقاضی تھے کہ قرآن کو ایک مصحف میں جمع کیا جائے۔ تو ان کے دور میں جو مصحف تیار کیا گیا، وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہا، آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہا اور پھر حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس منتقل ہوا، اس میں قرآنی آیات تو مرتب تھیں، لیکن سورتیں غیر مرتب تھیں، اس میں ساتوں حروف جمع تھے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں جمع کیا گیا۔ چونکہ اسلام سرزمین عرب سے نکل کر روم اور ارد گرد کے دیگر ممالک تک پھیل گیا تھا، اسلام میں داخل ہونے والے قرآن کریم سیکھنے لگے، قرأتوں کے اختلاف کی وجہ سے عام مسلمانوں میں فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہونے لگا

تو ضرورت اس بات کی پڑی کہ قرآن کریم کے ایسے نسخے عالم اسلام میں پھیلائے اور عام کئے جائیں جن میں اختلاف نہ ہو، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درج ذیل خصوصیات کا حامل نسخہ تیار کیا اور اس کو عام کیا، اس میں سورتیں بھی مرتب تھیں، وہی چیز اس میں درج تھی جس کے قرآن ہونے کا قطعی یقین ہو۔

٤٧٠١ : حدّثنا مُوسَى بْنُ إِسْماعِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ : أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ قالَ : أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ ، مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ ، فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ عِنْدَهُ ، قالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ : إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ : إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ ٱسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ ، وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالمَوَاطِنِ ، فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ . قُلْتُ لِعُمَرَ : كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ ؟ قالَ عُمَرُ : هٰذَا وَٱللّٰهِ خَيْرٌ ، فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ ٱللّٰهُ صَدْرِي لِذٰلِكَ ، وَرَأَيْتُ فِي ذٰلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ . قالَ زَيْدٌ : قالَ أَبُو بَكْرٍ : إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ ، وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ ، فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَٱجْمَعْهُ . فَوَٱللّٰهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ ٱلْجِبَالِ ما كانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ . قُلْتُ : كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ ٱللّٰهِ ؟ قالَ : هُوَ وَٱللّٰهِ خَيْرٌ ، فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ ٱللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعمَرَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمَا ، فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ العُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجالِ ، حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ ، لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ : «لَقَدْ جاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ ما عَنِتُّمْ» . حَتَّى خاتِمَةِ بَرَاءَةَ ، فَكانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ ٱللّٰهُ ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ . [ر : ٤٤٠٢]

ترجمہ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے فوراً بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روز مجھے پیغام بھیج کر بلوایا، میں ان کے پاس پہنچا تو وہاں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ ابھی عمر نے آکر مجھ سے یہ بات کہی ہے کہ جنگ یمامہ میں قرآن کریم کے حفاظ کی ایک بہت بڑی جماعت شہید ہوگئی، اگر مختلف مقامات پر قرآن کریم کے حفاظ اسی طرح شہید ہوتے رہے تو مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں قرآن کریم کا ایک بڑا حصہ ناپید نہ ہو جائے، لہذا میری رائے یہ ہے کہ آپ اپنے حکم سے قرآن کریم کے جمع

کرنے کا کام شروع کر دیں۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جو کام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ہم کیسے کریں؟ عمر نے جواب دیا: خدا کی قسم! یہ کام خیر ہی خیر ہے، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے بار بار یہی کہتے رہے، یہاں تک کہ مجھے بھی اس پر شرح صدر ہوا اور اب میری رائے بھی یہی ہے جو حضرت عمر کی ہے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ تم نوجوان اور سمجھدار آدمی ہو، ہمیں تمہارے بارے میں کوئی بدگمانی نہیں ہے، تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کتابتِ وحی کا کام بھی کرتے رہے ہو، لہٰذا تم قرآن کریم کی آیتوں کو تلاش کر کے انہیں جمع کر دو۔ حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! یہ حضرات اگر مجھے کوئی پہاڑ ڈھونے کا حکم دیتے تو مجھ پر اتنا بوجھ نہ ہوتا جتنا جمع قرآن کے کام کا ہوا، میں نے ان سے کہا کہ آپ وہ کام کیسے کر رہے ہیں جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! یہ کام خیر ہی خیر ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے بار بار کہتے رہے، یہاں تک کہ اللہ نے میرا سینہ بھی اسی رائے کے لئے کھول دیا جو حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کی رائے تھی، چنانچہ میں نے قرآنی آیات کو تلاش کرنا شروع کیا اور کھجور کی شاخ، پتھر کی تختیوں اور لوگوں کے سینوں سے قرآن کریم کو جمع کیا، یہاں تک میں نے سورۂ توبہ کی آخری آیت صرف ابوخزیمہ انصاریؓ کے پاس پائی (لوگوں کو زبانی تو یاد تھی، لیکن لکھی کسی کے پاس نہ تھی، سوائے ابوخزیمہ کے)، یعنی یہ آیت ﴿لقد جاء کم رسول من أنفسکم عزیز علیه ما عنتم﴾ آخر سورت تک، پھر یہ مصحف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات تک ان کے پاس رہا، ان کے بعد حضرت عمر کے پاس رہا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا۔ (حضرت عثمان نے منگوا کر اس کی نقلیں لکھوا کر تمام ممالک میں بھیجیں)۔

٤٧٠٢ : حدّثنا مُوسٰى : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ شِهَابٍ : أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ : أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ ٱلْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ ، وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّأْمِ فِي فَتْحِ إِرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ ٱخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ ، ٱخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى . فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ : أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ ، فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ ، فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، وَعَبْدَ ٱللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ٱبْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ : إِذَا ٱخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَٱكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ ، فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ ، فَفَعَلُوا ، حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ ، وَأَرْسَلَ إِلَى

كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا ، وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ .

قالَ ٱبْنُ شِهَابٍ : وَأَخْبَرَنِي خارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ : سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قالَ : فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ ، قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ ٱللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا ، فَٱلْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ : «مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجالٌ صَدَقُوا ما عاهَدُوا ٱللّٰهَ عَلَيْهِ» . فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ . [ر: ٢٦٥٢ ، ٣٣١٥ ، ٤٤٠٢]

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفۃ الیمان حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، وہ شام اور عراق کے مسلمانوں کے ساتھ آرمینیہ اور آزربائیجان فتح کرنے لئے جنگ میں مصروف تھے، حضرت حذیفہ اس سے گھبرا گئے کہ ان لوگوں نے قرآن کی قرأت میں اختلاف کرنا شروع کر دیا ہے اور حضرت عثمان سے کہنے لگے: (خدا کے واسطے) اے امیر المؤمنین! قبل اس کے کہ مسلمان یہود و نصاریٰ کی طرح قرآن میں اختلاف کرنے لگیں، اس امت کے اہم مسئلہ کا ادراک فرمائیں۔ یہ سن کر حضرت عثمان نے ام المؤمنین حضرت حفصہؓ کو کہلا بھیجا کہ اپنا مصحف ہمارے پاس بھیج دیجئے، ہم اس کی نقل کرا کے آپ کے پاس بھیج دیں گے۔ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فوراً بھیج دیا، حضرت عثمان نے زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر، سعید بن عاص اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو حکم دیا، انہوں نے اسے نقل کیا، حضرت عثمان نے تینوں قریشوں سے کہہ دیا (عبداللہ، سعید اور عبدالرحمٰن) کہ اگر کہیں تم میں اور حضرت زید بن ثابت انصاری کی قرأت میں اختلاف ہو جائے تو قریش کے محاورے کے مطابق لکھنا، کیوں کہ قرآن انہی کے محاورے میں نازل ہوا ہے۔ بہر حال انہوں نے ایسا ہی کیا، جب مصحفوں کو تیار کر چکے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مصحف انہیں واپس کر دیا اور اس کی نقلیں ایک ایک ہر ایک ملک میں بھیج دیں، اس کے علاوہ جتنے الگ الگ ورقوں اور پرچوں میں لکھا ہوا لوگوں کے پاس تھا سب کو جلا دینے کا حکم دیا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھ سے خارجہ بن زید بن ثابت نے بیان کیا، انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ جس زمانے میں ہم مصحف لکھا کرتے تھے، اس وقت سورۂ احزاب کی ایک آیت کا پتہ نہ چل سکا اور میں نے یہ آیت بار بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنا تھا، آخر ہم نے اس کی تلاش شروع کی، وہ ہمیں حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس لکھی ہوئی ملی، وہ آیت یہ ہے: ﴿من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا

اللہ علیہ﴾ ہم نے اسے سورۂ احزاب میں شامل کر دیا۔

٤ - باب : كاتِبِ النَّبِيِّ ﷺ .

کاتبینِ قرآن

٤٧٠٣ : حدّثنا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ : أَنَّ ٱبْنَ السَّبَّاقِ قالَ : إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قالَ : أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ قالَ : إِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ ، فَٱتَّبِعِ الْقُرْآنَ ، فَتَتَبَّعْتُ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصارِيِّ ، لَمْ أَجِدْهُما مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ : «لَقَدْ جاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ ما عَنِتُّمْ» . إِلَى آخِرِهِ . [ر : ٤٤٠٢]

ترجمہ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ کو بلا بھیجا، فرمانے لگے کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرآن لکھا کرتے تھے، اب بھی تم ہی قرآن کی تلاش کرو، میں نے تلاش کیا اور (جمع کیا) یہاں تک کہ سورۂ توبہ کی آخری آیت﴿لقد جاء کم رسول من أنفسکم﴾ آخر توبہ تک، مجھے ابوخزیمہ انصاری کے سوا اور کسی کے پاس نہیں ملی۔

٤٧٠٤ : حدّثنا عُبَيْدُ ٱللّٰهِ بْنُ مُوسَىٰ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ قالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : «لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ ٱللّٰهِ» . قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (ٱدْعُ لِي زَيْدًا ، وَلْيَجِيءْ بِاللَّوْحِ وَٱلدَّوَاةِ وَالْكَتِفِ ، أَوِ : الْكَتِفِ وَٱلدَّوَاةِ) . ثُمَّ قالَ : (ٱكْتُبْ : «لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ») . وَخَلْفَ ظَهْرِ النَّبِيِّ ﷺ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَىٰ ، قالَ : يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنِي ، فَإِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ؟ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا : «لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ ٱللّٰهِ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ» . [ر : ٢٦٧٦]

ترجمہ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:﴿لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاھدون فی سبیل اللہ﴾ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ زید بن ثابت کو بلا لو، ان سے

کہو کہ تختی دوات اور کندھے کی ہڈی لے کر آئیں، (غرض وہ یہ چیزیں لے کر حاضر ہوئے) آپ نے فرمایا: لکھو: ﴿لایستوی القاعدون من المؤمنین﴾ آخر تک، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عمرو بن ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو نابینا تھے، بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ میں تو نابینا آدمی ہوں (جہاد میں جانہیں سکتا)، اب مجھے مجاہدین کا درجہ ملے گا یا نہیں؟ اس وقت یہ آیت اس طرح نازل ہوئی: ﴿لایستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولیٰ الضرر والمجاهدون في سبيل الله﴾ (گویا "غیر أولی الضرر" کا لفظ بڑھا دیا گیا)۔

٥ – باب : أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ .

قرآن سات طرح پر اترا ہے

٤٧٠٥ : حدّثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ قالَ : حَدَّثَنِي عُبَيْدُ ٱللهِ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : أَنَّ ٱبْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ قالَ : (أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ ، فَرَاجَعْتُهُ ، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ وَيَزِيدُنِي ، حَتَّى ٱنْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ) . [ر : ٣٠٤٧]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے (پہلے) عرب کے ایک ہی محاورے پر قرآن پڑھایا۔ میں نے ان سے کہا: (اس میں بہت دقت ہوگی) میں برابر ان سے کہتا رہا کہ دیگر محاوروں میں بھی پڑھنے کی اجازت دیجئے، یہاں تک کہ سات محاوروں کی اجازت ملی۔

٤٧٠٦ : حدّثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ قالَ : حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ : أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ : أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، فَٱسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ ، فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ، فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ ، فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ ، فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ : مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ ؟ قالَ : أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ، فَقُلْتُ : كَذَبْتَ ، فَإِنَّ رَسُولَ

اَللّٰهِ ﷺ قَدْ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ ما قَرَأْتَ ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقُلْتُ : إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : (أَرْسِلْهُ ، اقْرَأْ يَا هِشَامُ) . فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : (كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ) . ثُمَّ قَالَ : (اقْرَأْ يَا عُمَرُ) . فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : (كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ ، إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ) . [ر : ۲۲۸۷]

ترجمہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ہشام بن حکیم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورۂ فرقان پڑھتے سنا، میں سنتا رہا، دیکھا تو وہ کئی طرزوں میں پڑھ رہے ہیں، جن طرزوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سورت نہیں پڑھائی تھی، میں تو عینِ نماز کی حالت میں ان پر حملہ کرتا، لیکن نماز سے فراغت تک میں نے صبر کیا، جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے چادر ان کے گلے میں ڈال دی، میں نے پوچھا: یہ سورت تمہیں کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ میں نے کہا: جھوٹ بولتے ہو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھے یہ سورت اور طرز پر پڑھائی ہے، (تمہیں اس کے خلاف کیسے پڑھا سکتے ہیں)، آخر میں انہیں گھسیٹتا ہوا دربارِ رسالت میں لایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ سورۂ فرقان کسی اور طرز پر پڑھتے ہیں جس طرز پر آپ نے مجھے نہیں پڑھائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اچھا! ہشام کو چھوڑ دو، پھر ان سے فرمایا: ہشام اب پڑھو، انہوں نے اس طرز پر پڑھا جس طرز پر میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا، جب وہ فارغ ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے (اس نے صحیح پڑھا)، پھر مجھ سے فرمایا: عمر! تم پڑھو، (میں نے اس طرز پر پڑھی جس پر آپ نے مجھے سکھائی تھی)، جب میں پڑھ چکا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اسی طرح نازل ہوئی ہے (تو نے بھی صحیح پڑھا)، پھر فرمایا: ''یہ قرآن سات محاوروں پر نازل ہوا ہے، جو محاورہ تم پر آسان ہو اس طرح پڑھو''۔

٦ – باب : تَأْلِيفِ الْقُرْآنِ .

سورتوں یا آیتوں کی ترتیب کا بیان

امام بخاریؒ کے اس ترجمہ اور اس سے ماقبل ''باب جمع القرآن'' کے ترجمہ میں کوئی فرق نہیں، لیکن ''باب جمع القرآن'' کے ترجمہ میں امام بخاریؒ نے قرآنی آیات اور سورتوں کو مطلقاً جمع کرنا بیان کیا ہے اور اس ترجمہ میں امام

بخاریؒ سورتوں کی ترتیب کو بیان کرنا چاہتے ہیں اور یہ کہ سورتوں کو ترتیب وار مصحف میں جمع کیا گیا ہے۔ اس بات پر تو اتفاق ہے کہ قرآن مجید کی آیات کی ترتیب توقیفی ہے، البتہ سورتوں کی ترتیب کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ جمہور کی رائے یہ ہے کہ قرآن کی سورتوں کی ترتیب صحابہ کرام کے اجتہاد سے قائم ہوئی ہے، جبکہ بعض کا کہنا یہ ہے کہ جس طرح آیتوں کی ترتیب توقیفی ہے، اسی طرح سورتوں کی ترتیب بھی توقیفی ہے، اس میں اجتہاد کا دخل نہیں۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ بہت ساری سورتوں کی ترتیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں معلوم ہوگئی تھی، جیسے سبع الحوال، حوامیم اور مفصل۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ انفال اور سورۂ براءۃ کی ترتیب قائم کی ہے۔

٤٧٠٧ : حدّثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَىٰ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ : أَنَّ ٱبْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قالَ : وَأَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكٍ قالَ : إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهَا إِذْ جاءَهَا عِرَاقِيٌّ فَقَالَ : أَيُّ الْكَفَنِ خَيْرٌ؟ قالَتْ : وَيْحَكَ وَما يَضُرُّكَ . قالَ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرِينِي مُصْحَفَكِ ، قالَتْ : لِمَ ؟ قالَ : لَعَلِّي أُوَلِّفُ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ ، فَإِنَّهُ يُقْرَأُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ ، قالَتْ : وَما يَضُرُّكَ أَيَّهُ قَرَأْتَ قَبْلُ ، إِنَّمَا نَزَلَ أَوَّلَ ما نَزَلَ مِنْهُ سُورَةٌ مِنَ الْمُفَصَّلِ ، فِيهَا ذِكْرُ الجَنَّةِ وَالنَّارِ ، حَتَّى إِذَا ثَابَ النَّاسُ إِلَى الْإِسْلَامِ نَزَلَ الحَلَالُ وَالحَرَامُ ، وَلَوْ نَزَلَ أَوَّلَ شَيْءٍ : لَا تَشْرَبُوا الخَمْرَ ، لَقَالُوا : لَا نَدَعُ الخَمْرَ أَبَدًا ، وَلَوْ نَزَلَ : لَا تَزْنُوا ، لَقَالُوا : لَا نَدَعُ الزِّنَا أَبَدًا ، لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلَى محمَّدٍ ﷺ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ : «بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ» . وَما نَزَلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالنِّسَاءِ إِلَّا وَأَنَا عِنْدَهُ ، قالَ : فَأَخْرَجَتْ لَهُ الْمُصْحَفَ ، فَأَمْلَتْ عَلَيْهِ آيَ السُّورَةِ . [ر : ٤٥٩٥]

ترجمہ

حضرت یوسف بن مالک کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ایک عراقی آ کر پوچھنے لگا: کفن کیسا ہونا چاہیے؟ (بہتر کفن کونسا ہے)، انہوں نے کہا: افسوس ہے تم پر! اس سے کیا مطلب ہے، کسی کا بھی کفن ہو، تجھے کیا نقصان ہوگا؟ پھر اس نے کہا: ام المؤمنین! ذرا اپنا مصحف تو مجھے دیکھائے۔ انہوں نے کہا: کیوں؟ (کیا ضرورت ہے)۔ اس نے کہا: میں آپ کا مصحف دیکھ کر سورتوں کی ترتیب معلوم کرلوں گا، کیونکہ بعض لوگ اسے بے ترتیب پڑھتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: پھر اس میں کیا قباحت ہے؟ جو سورت چاہے پہلے پڑھو، جو چاہے بعد میں پڑھو۔ اگر ترتیبِ نزول دیکھنے کا ارادہ ہے تو پہلے مفصل کی ایک سورت نازل ہوئی جس

میں بہشت اور دوزخ کا ذکر ہے۔ جب لوگوں کا دل اسلام کی طرف مائل ہو گیا (اصلاحِ عقائد ہو چکی) تو حلال وحرام کے عقائد نازل ہوئے، اگر کہیں آغاز اسلام میں یہ حکم نازل ہوتا کہ شراب مت پیو تو لوگ کہتے ہم تو کبھی شراب پینا نہیں چھوڑیں گے، اگر شروع میں ہی یہ حکم نازل ہوتا کہ زنا مت کرو، تو لوگ کہتے زنا ہم کبھی بھی نہیں چھوڑیں گے۔ اس کے بجائے مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت جب میں بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی، یہ آیت نازل ہوئی: ﴿بل الساعة موعدهم والساعة أدهىٰ وأمر﴾ ،لیکن سورۂ بقرہ اور سورۂ نساء (جن میں احکام ہیں) اس وقت نازل ہوئی جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی۔ فرمایا کہ پھر آپ نے اس عراقی کیلئے مصحف نکالا اور ہر سورت کی آیت کی تفصیل لکھوائی۔

٤٧٠٨ : حدّثنا آدَمُ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ : سَمِعْتُ ٱبْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ : فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ وَطٰهَ وَالْأَنْبِيَاءِ : إِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ ، وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي . [ر : ٤٤٣١]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ مریم، سورۂ کہف، سورۂ طٰہٰ اور سورۂ انبیاء کے متعلق فرمایا کہ پانچ سورتیں سب سے عمدہ ہیں، جو ابتداء میں نازل ہوئی تھیں اور ان کا نزول ابتدا ہی میں ہوا تھا، (لیکن اس کے باوجود ترتیب کے اعتبار سے یہ مؤخر ہیں)۔

تشریح

"عتاق" "عتیق" کی جمع ہے، بمعنی عمدہ چیز۔ "أول" "أول" کی جمع ہے۔ "تلاد" قدیم وموروثی مال۔

٤٧٠٩ : حدّثنا أَبُو الْوَلِيدِ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحٰقَ : سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : تَعَلَّمْتُ : «سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى» . قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ النَّبِيُّ ﷺ . [ر : ٣٧٠٩]

ترجمہ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں نے سورۂ اعلیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ آنے سے پہلے ہی سیکھ لی تھی۔

تشریح

سورۂ اعلیٰ ابتدائی نازل ہونے والی سورتوں میں سے ہے، لیکن مصحف عثمانی میں آخری پارہ میں ہے، معلوم ہوا

کہ سورتوں کی ترتیب نزول کی ترتیب سے مختلف ہے۔

۴۷۱۰ : حدّثنا عَبْدَانُ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ قالَ : قالَ عَبْدُ ٱللّٰهِ : قَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَؤُهُنَّ ٱثْنَيْنِ ٱثْنَيْنِ في كُلِّ رَكْعَةٍ . فَقَامَ عَبْدُ ٱللّٰهِ وَدَخَلَ مَعْهُ عَلْقَمَةُ ، وَخَرجَ عَلْقَمَةُ فَسأَلْنَاهُ ، فَقَالَ : عِشْرُونَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ المفَصَّلِ ، عَلَى تَأْلِيفِ ٱبْنِ مَسْعُودٍ ، آخِرُهُنَّ الحَوَامِيمُ ، حٰم ٱلدُّخان ، وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ . [ر : ۷٤۲]

ترجمہ

حضرت شقیق بن سلمہؒ کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں ان مماثل سورتوں کو جانتا ہوں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک رکعت میں دو دو کر کے پڑھتے تھے، پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مجلس سے کھڑے ہوئے اور گھر چلے گئے، علقمہ بھی آپ کے ساتھ اندر گئے، جب علقمہ باہر نکلے تو ہم نے ان سے پوچھا (انہی سورتوں کے متعلق کہ یہ کون سی ہیں؟)۔ آپ نے بیان کیا: یہ مفصلات کی ابتدائی بیس سورتیں ہیں (مصحف ابن مسعود کے مطابق) جن کے آخر میں حوامیم، یعنی: سورۃ الدخان اور عم یتسائلون ہیں۔

تشریح

''نظائر'' سے مراد وہ سورتیں ہیں جو مضمون کی طوالت واختصار کے اعتبار سے ایک دوسرے کے مشابہ ہیں، اس روایت سے یہ معلوم ہوا کہ مصحف عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصحف عثمانی کی ترتیب کے خلاف تھا۔

۷ – باب : كَانَ جِبْرِيلُ يَعْرِضُ الْقُرْآنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ .

وَقالَ مَسْرُوقٌ ، عَنْ عائِشَةَ ، عَنْ فاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ : أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ : (أَنَّ جِبْرِيلَ كانَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ ، وَإِنَّهُ عارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي) . [ر : ۳٤۲٦]

حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کا ورد کرتے تھے، اور مسروق نے بیان کیا کہ ان سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ مجھ سے فاطمہ نے بیان کیا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے بتایا کہ جبرائیل علیہ السلام مجھ سے ہر سال قرآن مجید کا دور کرتے تھے، اس سال انہوں نے مجھ سے دو بار دور کیا ہے، میرا خیال یہ ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میری مدتِ حیات پوری ہوگئی ہے۔

٤٧١١ : حدّثنا يَحْيىٰ بْنُ قَزَعَةَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ ٱللهِ ٱبْنِ عَبْدِ ٱللهِ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : كانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ ، وَأَجْوَدُ ما يَكُونُ في شَهْرِ رَمَضَانَ ، لِأَنَّ جِبْرِيلَ كانَ يَلْقَاهُ في كُلِّ لَيْلَةٍ في شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ ، يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ الْقُرْآنَ ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ ، كانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ . [ر : ٦]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خیر کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت کی تو کوئی حد وانتہا نہیں تھی، کیونکہ رمضان کے مہینوں میں جبرائیل علیہ السلام آپ سے ہر رات آکر ملتے تھے، یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ ختم ہوجاتا، آپ ان راتوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کریم کا دور کرتے تھے، جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملتے تو اس زمانہ میں آپ تیز ہوا سے بھی بڑھ کر سخی ہوجاتے تھے۔

٤٧١٢ : حدّثنا خالِدُ بْنُ يَزِيدَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ : كانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنَ كُلَّ عامٍ مَرَّةً ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ في الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ ، وَكانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عامٍ عَشْرًا ، فَٱعْتَكَفَ عِشْرِينَ في الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ . [ر : ١٩٣٩ ، ٣٠٤٨]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے، لیکن جس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو مرتبہ دور کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دس دن اعتکاف کرتے تھے، لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

٨ – باب : الْقُرَّاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ .

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابہ جو قرآن مجید کے قرأت میں امتیاز رکھتے تھے۔

٤٧١٣ : حدّثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ :

ذَكَرَ عَبْدُ ٱللهِ بْنُ عَمْرٍو عَبْدَ ٱللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ : لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : (خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ ، مِنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، وَسَالِمٍ ، وَمُعَاذٍ ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ) .
[ر : ۳۵٤۸]

ترجمہ

حضرت مسروق نے کہا کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس وقت سے اس کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی ہے جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ قرآن مجید کو چار اصحاب سے حاصل کرو: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

٤٧١٤ : حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ : حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ : خَطَبَنَا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ : وَٱللهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ ٱللهِ ﷺ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً ، وَٱللهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ أَنِّي مِنْ أَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ ٱللهِ وَما أَنَا بِخَيْرِهِمْ .
قَالَ شَقِيقٌ : فَجَلَسْتُ فِي ٱلْحِلَقِ أَسْمَعُ ما يَقُولُونَ ، فَمَا سَمِعْتُ رَادًّا يَقُولُ غَيْرَ ذٰلِكَ .

ترجمہ

حضرت شقیق نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ اللہ گواہ ہے کہ میں نے تقریباً ستر سورتیں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سن کر حاصل کی ہیں۔ اللہ گواہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ قرآن کو جاننے والا ہوں، حالانکہ میں ان سے افضل اور بہتر نہیں ہوں۔ شقیق نے بیان کیا کہ پھر میں مجلس میں بیٹھا تھا کہ صحابہ کی رائے سن سکوں کہ وہ ان کے متعلق کیا کہتے ہیں، لیکن میں نے کسی سے اس کی تردید نہیں سنی۔

٤٧١٥ : حدّثني مُحمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : كُنَّا بِحِمْصَ ، فَقَرَأَ ٱبْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ ، فَقَالَ رَجُلٌ : ما هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ، قَالَ : قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ فَقَالَ : (أَحْسَنْتَ) . وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الخَمْرِ ، فَقَالَ : أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ ٱللهِ وَتَشْرَبَ الخَمْرَ ؟ فَضَرَبَهُ الحَدَّ .

ترجمہ

حضرت علقمہ نے بیان کیا کہ ہم ''حمص'' میں تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ یوسف پڑھی تو ایک شخص بولا کہ اس طرح نازل نہیں ہوئی تھی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کی تلاوت کی تھی اور آپ نے میری قرأت کی تحسین فرمائی تھی۔ آپ نے محسوس کیا کہ اس کے منہ سے شراب کی بو آرہی ہے تو فرمایا کہ اللہ کی کتاب کے متعلق کذب بیانی اور شراب نوشی جیسے گناہ ایک ساتھ کرتا ہے، پھر آپ نے اس پر حد جاری کروائی۔

تشریح

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس شخص کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تکذیبِ کتاب کرتے ہوئے پکڑا، لیکن اس کی تکفیر نہیں کی، نہ اس کو قتل کرنے کا حکم دیا، کیوں؟ یا تو جہالت کی وجہ سے اس کو معذور قرار دیا، یا اس لئے کہ ناواقفیت کی وجہ سے تکذیب کر رہا تھا، دانستہ تکذیب مقصد نہ تھا، اس لئے اس کو غیر مکلّف سمجھا۔

٤٧١٦ : حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ : حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قالَ : قالَ عَبْدُ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ : وَٱللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ ، ما أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مِنْ كِتَابِ ٱللهِ : إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ ، وَلَا أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ ٱللهِ ، إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَا أُنْزِلَتْ ، وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي بِكِتَابِ ٱللهِ ، تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ ، لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ .

ترجمہ

حضرت مسروق کی روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کتاب اللہ کی جو سورت بھی نازل ہوئی اس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور کتاب اللہ کی جو آیت بھی نازل ہوئی مجھے معلوم ہے کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی اور اگر مجھے معلوم پڑ جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا علم رکھتا ہے اور اونٹ ہی مجھے اس کے پاس پہنچا سکتے ہیں، (یعنی دور کی مسافت ہے) تب بھی میں اس کے پاس پہنچوں گا اور اس سے علم حاصل کروں گا۔

٤٧١٨/٤٧١٧ : حدّثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مالِكٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ : مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ؟ قالَ : أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصارِ : أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَأَبُو زَيْدٍ .

تَابَعَهُ الْفَضْلُ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ ثُمَامَةَ ، عَنْ أَنَسٍ .

ترجمہ

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن مجید کن حضرات نے جمع کیا تھا؟ آپ نے فرمایا: چار اصحاب نے اور چاروں انصاری تھے: ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اس روایت کی متابعت فضل نے حسین بن واقد کے واسطے سے کی، انہوں نے ثمامہ سے اور ثمامہ نے حضرت انس سے۔

(٤٧١٨) : حدّثنا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ : حَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ وَثُمَامَةُ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قالَ : ماتَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ يَجْمَعِ الْقُرْآنَ غَيْرُ أَرْبَعَةٍ : أَبُو ٱلدَّرْدَاءِ ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَأَبُو زَيْدٍ . قالَ : وَنَحْنُ وَرِثْنَاهُ . [ر : ٣٥٩٩]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک قرآن مجید کو چار اصحاب کے سوا اور کسی نے جمع نہیں کیا تھا۔ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابوزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ابوزید کے وارث ہم ہوئے ہیں۔

٤٧١٩ : حدّثنا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ : أَخْبَرَنَا يَحْيَىٰ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ قالَ : قالَ عُمَرُ : أُبَيٌّ أَقْرَؤُنَا ، وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ لَحنِ أُبَيٍّ ، وَأُبَيٌّ يَقُولُ : أَخَذْتُهُ مِنْ فِي رَسُولِ ٱللهِ ﷺ فَلَا أَتْرُكُهُ لِشَيْءٍ . قالَ ٱللهُ تَعَالَى : «ما نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا» . [ر : ٤٢١١]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علیؓ ہم میں سے سب سے اچھے قاضی ہیں اور ابی بن کعبؓ ہم میں سب سے اچھے قاری ہیں، اس کے باوجود ہم ابی کی قرأت چھوڑ دیتے ہیں (اگر کسی آیت کی تلاوت منسوخ ہوگئی ہو)، حالانکہ وہ کہتے ہیں: میں نے اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دہن سے حاصل کیا ہے، میں کسی اور وجہ سے نہیں چھوڑتا، (بلکہ چھوڑنے کی وجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

ہوتا ہے کہ آیت منسوخ ہوگئی ہے)، اللہ نے خود فرمایا ہے: ''ہم کسی آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں یا اسے بھلا دیتے ہیں تو یا اس سے بہتر لاتے ہیں یا اس کے مثل''۔

٩ - باب : فَضْلِ فاتِحَةِ الْكِتَابِ .

٤٧٢٠ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قالَ : حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عاصِمٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قالَ : كُنْتُ أُصَلِّي ، فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ أُجِبْهُ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي ، قالَ : (أَلَمْ يَقُلِ ٱللهُ : «ٱسْتَجِيبُوا لِلهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعاكُمْ» . ثُمَّ قالَ : أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ) . فَأَخَذَ بِيَدِي ، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنَّكَ قُلْتَ : (لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ) . قالَ : («الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» . هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي ، وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ) . [ر : ٤٢٠٤]

ترجمہ

ابوسعید کی روایت ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، میں نے آپ کو کوئی جواب نہیں دیا، (فارغ ہوکر) میں نے کہا: یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ جب بھی اللہ اور اس کے رسول تمہیں پکاریں تو جواب جلدی دو۔ فرمایا: میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک سورت بتلاؤں گا جو قرآن کریم کی تمام سورتوں سے افضل ہے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، جب ہم باہر نکلنے لگے تو میں نے درخواست کی: یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں قرآن کی سب سے زیادہ افضل سورت بتلاؤں گا، آپ نے فرمایا: وہ سورت ''الحمد للہ رب العالمین'' ہے، اسی کا نام ''سبع مثانی'' اور ''قرآن عظیم'' ہے، جو مجھے دی گئی ہے۔

٤٧٢١ : حدّثني محمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا وَهْبٌ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَعْبَدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ قالَ : كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا ، فَجَاءَتْ جارِيَةٌ فَقَالَتْ : إِنَّ سَيِّدَ الحَيِّ سَلِيمٌ ، وَإِنَّ نَفَرَنَا غُيَّبٌ ، فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ ما كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ ، فَرَقَاهُ فَبَرَأَ ، فَأَمَرَ لَهُ بِثَلَاثِينَ شَاةً ، وَسَقَانَا لَبَنًا ، فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ : أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً ، أَوْ كُنْتَ تَرْقِي ؟ قالَ : لَا ، ما رَقَيْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْكِتَابِ ، قُلْنَا : لَا تُحْدِثُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ ، أَوْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : (وَما كانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا

رُقْيَةٌ ؟ اَقْسِمُوا وَاَضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ) .

وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ : حَدَّثَنَا محمَّدُ بْنُ سِيرِينَ : حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ بِهٰذَا . [ر : ۲۱۵۶]

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدری کی روایت ہے کہ ہم سفر میں ایک مقام پر مقیم تھے، ایک لونڈی نے آ کر کہا کہ اس قوم کے سردار کو سانپ نے کاٹ لیا ہے اور ہماری آبادی کے لوگ موجود نہیں ہیں۔ کیا تم میں کوئی منتر پڑھنے والا ہے؟ چنانچہ اس کے ہمراہ ہم میں سے ایک شخص گیا جس کو ہم جانتے تھے کہ وہ منتر نہیں پڑھ سکتا، اس نے جا کر اس پر منتر پڑھا، وہ شخص اچھا ہو گیا، اس نے ہمیں تیس بکریاں دیں اور ہمیں دودھ پلایا، جب وہ واپس ہوا تو ہم نے اس سے پوچھا: کیا تو منتر اچھی طرح جانتا ہے یا تو منتر کرتا ہے؟ (راوی کو شک ہے)، اس نے جواب دیا: میں نے کبھی منتر نہیں پڑھا، میں نے صرف ''فاتحہ'' پڑھ کر دم کی، پھر ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اس کے متعلق ہم پوچھیں گے، مدینہ پہنچ کر ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، آپ نے فرمایا: ''تمہیں کس چیز سے شبہ ہوا کہ یہ منتر ہے، اس مال کو تم بانٹو اور مجھے بھی حصہ دو''۔ ابو معمر کہتے ہیں کہ ہم سے عبدالوارث نے، انہوں نے ہشام سے اور ہشام نے محمد بن سیرین سے اور انہوں نے معبد بن سیرین سے اور انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے اس کو روایت کیا۔

۱۰ - باب : فَضْلُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ .

سورۂ بقرۃ کی فضیلت کا بیان

٤٧٢٢ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : (مَنْ قَرَأَ بِالآيَتَيْنِ) .

وحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (مَنْ قَرَأَ بِالآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ) . [ر : ۳۷۸٦]

٤٧٢٣ : وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ محمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ ، فَأَتَانِي آتٍ ، فَجَعَلَ يَحْثُو

مِنَ الطَّعَامِ ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ : لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ - فَقَصَّ الحَدِيثَ - فَقَالَ : إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ، لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ حافِظٌ ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ . وَقالَ النَّبِيُّ ﷺ : (صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ، ذَاكَ شَيْطَانٌ) . [ر : ٢١٨٧]

ترجمہ

حضرت ابو مسعود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص سورۂ بقرۃ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھ لے تو وہ اس کے لئے کافی ہیں۔عثمان بن ہشیم کہتے ہیں کہ ہم سے عوف نے یہ حدیث بیان کی، وہ محمد بن سیرین سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے صدقہ کی نگرانی پر مقرر کیا تھا، ایک شخص اس سے لپ بھر کر لے جانے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا۔اس کے بعد پوری حدیث بیان کی، پھر اس نے کہا کہ جب اپنے بستر پر آرام کرو تو پوری آیت الکرسی پڑھ لیا کرو، اس سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے پاس نہ بیٹھے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے، لیکن وہ خود جھوٹا ہے اور فرمایا: وہ کہنے والا شیطان تھا۔

١١ - باب : فَضْلُ سُورَةِ الْكَهْفِ .

سورۂ کہف کی فضیلت

٤٧٢٤ : حدّثنا عَمْرُو بْنُ خالِدٍ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قالَ : كانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ ، وَإِلَى جانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ ، فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو ، وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : (تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ) . [ر : ٣٤١٨]

ترجمہ

حضرت براء سے روایت ہے کہ ایک شخص سورۂ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے ایک طرف گھوڑا رسیوں سے بندھا ہوا تھا، اس شخص پر بادل چھا گیا اور وہ بادل اس کے قریب آنے لگا تو گھوڑا بدکنے لگا، صبح کو جب حضور صلی اللہ علیہ

وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ سکینہ تھا جو قرآن کے باعث اترا تھا''۔ سکینہ، یعنی فرشتہ۔

١٢ - باب : فَضْلُ سُورَةِ الْفَتْحِ .

سورۂ فتح کی فضیلت

٤٧٢٥ : حدّثنا إِسْماعِيلُ قالَ : حَدَّثَنِي مالِكٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ كانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ ، وَعُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلاً ، فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ، فَقالَ عُمَرُ : ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ ، نَزَرْتَ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ ثَلاثَ مَرَّاتٍ ، كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُجِيبُكَ ، قالَ عُمَرُ : فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي حَتَّى كُنْتُ أَمامَ النَّاسِ ، وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ ، فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي ، قالَ : فَقُلْتُ : لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ ، قالَ : فَجِئْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : (لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ) . ثُمَّ قَرَأَ : «إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا» [ر : ٣٩٤٣]

ترجمہ

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں رات کے وقت چل رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے کچھ پوچھا، آپ نے جواب نہیں دیا، پھر پوچھا، پھر جواب نہیں دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے پوچھا، آپ نے کچھ جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دل میں کہا: اے عمر! تیری ماں تجھ پر روئے تو نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار سوال کیا، لیکن آپ نے ایک بار بھی جواب نہیں دیا، شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے اونٹ کو ہٹا کر لوگوں سے آگے بڑھ گیا اور میں ڈر رہا تھا کہ میرے حق میں قرآن کی کوئی آیت نازل نہ ہو جائے، میں تھوڑی دیر بھی ٹھہرنے نہ پایا تھا کہ میں نے سنا کہ کوئی مجھے پکار رہا ہے، میں ڈر گیا کہ کہیں میرے بارے میں قرآن نہ اترا ہو، پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر سلام کیا، آپ نے فرمایا کہ آج کی رات مجھ پر ایک سورت اتری ہے جو مجھے سب دنیا و مافیہا سے زیادہ پسند ہے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿إنا فتحنا لك فتحاً مبينا﴾ پڑھی۔

١٣ – باب : فَضْلُ : «قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ» .

فِيهِ عَمْرَةُ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . [ر : ٦٩٤٠]

سورۂ اخلاص کی فضیلت، اس باب میں حضرت عمرہ کی حدیث بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

٤٧٢٦/٤٧٢٧ : حدّثنا عَبْدُ ٱللَّهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ : أَنَّ رَجُلاً سَمِعَ رَجُلاً يَقْرَأُ : «قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ» . يُرَدِّدُهَا ، فَلَمَّا أَصْبَحَ جاءَ إِلَى رَسُولِ ٱللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ ، وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقالُّهَا ، فَقَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ : (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ) .

وَزَادَ أَبُو مَعْمَرٍ : حَدَّثَنَا إِسْماعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ مالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ٱبْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخدْرِيِّ : أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ : أَنَّ رَجُلاً قامَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، يَقْرَأُ مِنَ السَّحَرِ : «قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ» . لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ ، نَحْوَهُ .

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی کو ﴿قل هو الله أحد﴾ بار بار پڑھتے ہوئے سنا، صبح کو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیان کیا، وہ شخص ﴿قل هو الله أحد﴾ کو چھوٹی سورت ہونے کی وجہ سے کمتر جانتا تھے تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، یہ ﴿قل هو الله أحد﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ ابومعمر نے مزید بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن جعفر نے، ان سے مالک بن انس نے اور ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ نے ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ مجھے میرے بھائی قتادہ بن نعمان نے خبر دی کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پچھلی رات سے اٹھ کر سورۂ اخلاص پڑھنے لگا اور اس کے علاوہ کچھ نہ پڑھا، جب صبح ہوئی تو اس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔

تشریح

سورۂ اخلاص کو ''ثلث قرآن'' کے مساوی قرار دینے میں مختلف وجوہ بیان کی گئی ہے اور علامہ ابن تیمیہ نے

جس کو احسن قرار دیا ہے وہ یہ کہ قرآن کے ایک ثلث میں احکام ہیں، دوسرے ثلث میں وعد و وعید اور تیسرے ثلث میں اسماء وصفات پائے جاتے ہیں اور سورۂ اخلاص اس تیسری صورت پر مشتمل ہے، اس لئے اس کو "ثلث قرآن" کہا جاتا ہے۔

ابن جوزی فرماتے ہیں کہ اللہ کی معرفت تین طرح کی ہے، ذات کی معرفت، صفات کی معرفت اور افعال کی معرفت، اور سورۃ اخلاص چونکہ ذات کی معرفت پر مشتمل ہے، اس لئے اس کو "ثلث قرآن" کہا جاتا ہے۔ سورۂ اخلاص کی تلاوت کا ثواب اس لحاظ سے ثلث قرآن کی تلاوت کے مساوی ہے کہ اس کے مضامین قرآن میں سے ایک قسم پر مشتمل ہیں تو جو ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتا ہے تو ایک ثلث کا ثواب ملے گا، دوسری مرتبہ پڑھتا ہے تو اسی ثلث کا ثواب ملتا ہے، بقیہ دو مضامین کا ثواب سورۂ اخلاص کے پڑھنے سے حاصل نہیں ہوگا۔

(٤٧٢٧) : حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَالضَّحَّاكُ الْمَشْرِقِيُّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخدْرِيِّ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ : (أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ) . فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقالوا : أَيُّنَا يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ ٱللَّهِ ؟ فَقَالَ : (ٱللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ) .

قالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ : عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُرْسَلٌ ، وَعَنِ الضَّحَّاكِ الْمَشْرِقِيِّ مُسْنَدٌ . [٦٢٦٧ ، ٦٩٣٩]

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: "تم میں سے کوئی تہائی قرآن پڑھنے سے رات بھر عاجز ہو جاتا ہے"، تو ان لوگوں کو یہ مشکل معلوم ہوا، کہنے لگے: یا رسول اللہ! اتنی طاقت کس میں ہے؟ تو آپ نے فرمایا: سورۂ اخلاص جس میں اللہ واحد کی صفات درج ہیں تہائی قرآن کے برابر ہے۔

فربری کہتے ہیں: میں نے ابوجعفر محمد بن ابوحاتم کاتبِ بخاری سے سنا ہے، ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ابراہیم سے "مرسل" ہے اور ضحاک مشرقی سے "مسند" کے طور پر بیان کی۔

١٤ - باب : فَضْلِ الْمُعَوِّذَاتِ .

معوذات کی فضیلت

٤٧٢٩/٤٧٢٨ : حدّثنا عَبْدُ ٱللَّهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُولَ ٱللَّهِ ﷺ كانَ إِذَا ٱشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ

وَيَنْفُثُ ، فَلَمَّا اَشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ ، وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ رَجاءَ بَرَكَتِهَا .

ترجمہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہو گئے تو معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے اور جب بیماری زیادہ بڑھ گئی تو انہی سورتوں کو میں آپ پر پڑھتی اور آپ کے ہاتھوں کو برکت کی امید کرتے ہوئے آپ پر پھیرتی تھی۔

(٤٧٢٩) : حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ ، جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا ، فَقَرَأَ فِيهِمَا : «قُلْ هُوَ ٱللهُ أَحَدٌ» . وَ «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ» . وَ «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ» . ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا ما ٱسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ ، وَما أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . [ر : ٤١٧٥]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آرام فرماتے تو روزانہ رات کو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر ان پر "قل هو الله أحد" "قل أعوذ برب الفلق" اور "قل أعوذ برب الناس" پڑھ کر دم کرتے اور اپنا ہاتھ اپنے بدن پر پھیر لیتے، اس کے بعد اپنے اوپر کے جسم پر جہاں تک ہاتھ پہنچتا ہاتھ پھیرتے، اور یہ فعل آپ تین بار کرتے تھے۔

١٥ – باب : نُزُولِ السَّكِينَةِ وَالمَلَائِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ .

بوقت قرأت سکینہ اور نزول ملائکہ کا بیان

٤٧٣٠ : وَقالَ اللَّيْثُ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قالَ : بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ ، وَفَرَسُهُ مَرْبُوطٌ عِنْدَهُ ، إِذْ جالَتِ الْفَرَسُ ، فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ ، فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ ، فَسَكَتَ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ، ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ ، فَٱنْصَرَفَ ، وَكانَ ٱبْنُهُ يَحْيىٰ قَرِيبًا مِنْهَا ، فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ ، فَلَمَّا ٱجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى ما يَرَاهَا ، فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ فَقالَ : (ٱقْرَأْ يا ٱبْنَ حُضَيْرٍ ، ٱقْرَأْ يا ٱبْنَ حُضَيْرٍ) .

قالَ : فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ ٱللهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيٰى ، وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَٱنْصَرَفْتُ إِلَيْهِ ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ ، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ المَصَابِيحِ ، فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا ، قالَ : (وَتَدْرِي ما ذَاكَ) . قالَ : لَا ، قالَ : (تِلْكَ المَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا ، لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ) .

قالَ ٱبْنُ الْهَادِ : وَحَدَّثَنِي هٰذَا الحَدِيثَ عَبْدُ ٱللهِ بْنُ خَبَّابٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ .

ترجمہ

محمد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ اسید بن حضیر ایک رات سورۂ بقرۃ پڑھ رہے تھے اور گھوڑا ان کے پاس بندھا ہوا تھا، اچانک گھوڑا ابد کنے لگا، وہ چپ ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا، پھر وہ پڑھنے لگے تو گھوڑا ابد کنے لگا، پھر وہ خاموش ہو گئے، تو وہ ٹھہر گیا، وہ پڑھنے لگے گھوڑا ابد کنے لگا، اس کے بعد وہ رک گئے، چونکہ ان کا بیٹا یحیٰی ان کے قریب سو رہا تھا، انہیں ڈر ہوا کہ گھوڑا اسے کچل نہ دے، جب انہوں نے اپنے لڑکے کو وہاں سے ہٹا دیا اور آسمان کی طرف نظر دوڑائی تو آسمان دکھائی نہ دیا، بلکہ ایک ابر جس میں روشنیاں چمک رہی تھیں، اوپر کو اٹھتا نظر آیا، صبح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر پورا قصہ بیان کیا، آپ نے فرمایا: اے ابن حضیر! تم برابر پڑھتے رہتے تو اچھا تھا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یحیٰی گھوڑے کے قریب تھا، مجھے ڈر لگا کہیں یحیٰی کو گھوڑا کچل نہ ڈالے، اس لئے میں یحیٰی کی طرف متوجہ ہو گیا، پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا، ایک عجیب چھتری تھی جس میں چراغ لگے ہوئے تھے، پھر جب میں باہر نکل آیا تو وہ مجھے نظر آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھے معلوم ہے وہ کیا تھا؟'' ابن حضیر نے فرمایا: مجھے تو معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ فرشتے تھے جو تیری آواز سن کر تیرے پاس آ گئے تھے، اگر تو صبح تک پڑھتا تو لوگ انہیں صاف دیکھتے''۔ ابن الحاد کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ حدیث عبداللہ بن خباب نے ابوسعید خدری سے بیان کی، جس کو اسید بن حضیر نے نقل کیا۔

١٦ - بَاب : مَنْ قالَ : لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ ﷺ إِلَّا مَا بَيْنَ ٱلدَّفَّتَيْنِ .

قرآن مجید کی جلد کے درمیان جو کچھ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے علاوہ کچھ نہ چھوڑنے کا بیان، یعنی قرآن ہی ترکہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

٤٧٣١ : حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قالَ : دَخَلْتُ

أَنَا وَشَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ عَلَى ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا ، فَقَالَ لَهُ شَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ : أَتَرَكَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ شَيْءٍ؟ قالَ : ما تَرَكَ إِلَّا ما بَيْنَ ٱلدَّفَّتَيْنِ . قالَ : وَدَخَلْنَا عَلَى محمَّدِ بْنِ الحَنَفِيَّةِ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ : ما تَرَكَ إِلَّا ما بَيْنَ ٱلدَّفَّتَيْنِ .

ترجمہ

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ میں اور شداد بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے۔ ان سے شداد بن معقل نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لکھی ہوئی چیزیں بھی چھوڑی ہیں؟ وہ بولے: جلدِ قرآن ے درمیان جو کلام الٰہی ہے صرف وہی چھوڑا ہے، پھر ہم محمد بن حنفیہ کے پاس گئے، ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ قرآن مجید کی جلد کے درمیان جو کچھ ہے اس کے علاوہ آپ نے کچھ بھی نہیں چھوڑا۔

تشریح

امام بخاریؒ روافض کی تردید کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بہت سی آیتیں ساقط کردیں۔ امام بخاریؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رشتہ دار عبداللہ بن عباس اور اسی طرح ان کے صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت نقل کرکے روافض کی تردید کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم "مـا بيـن الدفتين" چھوڑ کر تشریف لے گئے ہیں، آپ کے بعد اس میں نہ کسی کا اضافہ ہوا نہ کمی۔

١٧ - باب : فَضلِ الْقُرْآنِ عَلَى سائِرِ الْكَلَامِ .

قرآن کریم کی سب کلاموں پر فضیلت

٤٧٣٢ : حدّثنا هُدْبَةُ بْنُ خالِدٍ أَبُو خالِدٍ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ : حَدَّثَنَا قَتادَةُ : حَدَّثَنَا أَنَسُ ٱبْنُ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كالْأُتْرُجَّةِ ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ . وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كالتَّمْرَةِ ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ . وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ ، طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا) . [٤٧٧٢ ، ٥١١١ ، ٧١٢١]

ترجمہ

حضرت ابوموسیٰ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال سنگترہ کی سی ہے، اس کا مزہ بھی عمدہ اور خوشبو بھی عمدہ، قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال اس کھجور کی مانند ہے جس کا مزہ تو اچھا ہے، لیکن خوشبو نہیں، اور اس فاسق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے گل ریحان کی طرح ہے کہ خوشبو اس کی اچھی اور مزہ کچھ نہیں اور اس فاسق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ہے اندرائن کے پھل کی سی ہے جس کا مزہ بھی کڑوا اور بو بھی خراب۔

٤٧٣٣ : حدّثنا مُسَدَّدٌ ، عَنْ يَحْيىٰ ، عَنْ سُفْيَانَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ ٱللهِ بْنُ دِينَارٍ قالَ : سَمِعْتُ ٱبْنَ عُمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ ، كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ ، وَمَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى ، كَمَثَلِ رَجُلٍ ٱسْتَعْمَلَ عُمَّالاً ، فَقَالَ : مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ ، فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ ، فَقَالَ : مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى الْعَصْرِ ، فَعَمِلَتِ النَّصَارَى ، ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى المَغْرِبِ بِقِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ ، قالُوا : نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلاً وَأَقَلُّ عَطَاءً ، قالَ : هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ ؟ قالُوا : لَا ، قالَ : فَذَاكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ شِئْتُ) . [ر : ٥٣٢]

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری عمر گزشتہ لوگوں کی عمروں کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے نماز عصر اور غروب آفتاب کا وقت، اور یہود و نصاریٰ کے مقابلہ میں تمہاری مثال ایسی ہے جیسا ایک مزدور کو اجرت پر رکھے اور کہے: کون ہے جو دوپہر تک ایک قیراط پر میرا کام کرے، چنانچہ یہود نے اپنے ذمے وہ کام لے کر دوپہر تک کیا، پھر اس نے کہا: کوئی ہے جو میرا کام دوپہر سے عصر تک ایک قیراط پر کر دے تو وہ کام نصاریٰ نے کیا، پھر تم عصر سے مغرب تک دو دو قیراط پر کام کر رہے ہو۔ یہود و نصاریٰ نے کہا: ہمارا کام بہت ہے اور مزدوری بہت تھوڑی ہے، اس شخص نے کہا: کیا میں نے تمہارا حق مارا ہے؟ وہ بولے: نہیں، پھر اس نے کہا: یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں اس کو دوں۔

١٨ – باب : الْوَصِيَّةِ بِكِتَابِ ٱللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

قرآن کی وصیت پر عمل کرنے کا بیان

تشریح

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی امارت یا خلافت کی وصیت نہیں کی البتہ قرآن کریم کی ظاہری اور معنوی وصیت فرمائی اور یہ کہ اس کے احکام کی اتباع کی جائے، اس کے اوپر عمل کیا جائے، اس کے نواہی سے اجتناب کیا جائے۔

''وصاۃ'' وصیت کے معنی میں ہے اور مصدر ہے۔

٤٧٣٤ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا مالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ : حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ ٱللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى : آوْصَى النَّبِيُّ ﷺ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقُلْتُ : كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ ، أُمِرُوا بِهَا وَلَمْ يُوصِ ؟ قالَ : أَوْصَى بِكِتَابِ ٱللّٰهِ . [ر : ٢٥٨٩]

ترجمہ

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا: کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وصیت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ میں نے کہا: پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیوں فرض ہے؟ ہم لوگوں کو تو حکم دیا گیا ہے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہیں کی۔ انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی ہے۔

١٩ – باب : (.. مَن لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ) .[ر : ٧٠٨٩]

وَقَوْلُهُ تَعَالَى : «أَوَ لَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ» /العنكبوت : ٥١/ .

کسی شخص کا قرآن سے بے پرواہ ہونے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ کیا انہیں یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے تجھ پر کتاب اتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔

تشریح

''استغناء بالقرآن'' کے کئی مطالب ہیں (١) جو آدمی قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اسے گزری ہوئی امتوں

کے حالات واقعات کی تحقیق میں مشغول نہیں ہونا چاہیے، قرآن کریم اس کے لئے کافی ہونا چاہیے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن کو سیکھنے کے بعد دنیا سے استغناء حاصل نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔ تیسرا مطلب یہ ہے کہ جو قرآن کے ساتھ شوق اور شغل نہ رکھے وہ ہمارے طریق پر نہیں ہے، ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں، جبکہ بعض کے نزدیک اس کے درد اور حزن کے ساتھ پڑھنا مراد ہے۔

٤٧٣٦/٤٧٣٥ : حدّثنا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ قالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كانَ يَقُولُ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (لَمْ يَأْذَنِ ٱللهُ لِشَيْءٍ ما أَذِنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ) . وَقالَ صَاحِبٌ لَهُ : يُرِيدُ يَجْهَرُ بِهِ .

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ متوجہ ہو کر کسی چیز کو نہیں سنتے جتنا جتنا قرآن کو متوجہ ہو کر سنتے ہیں، جب اسے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمدہ تلاوت سے پڑھتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ کے ایک دوست نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی مراد حدیث کے لفظ "یتغنی" سے جہر کے ساتھ پڑھنا مراد ہے۔

(٤٧٣٦) : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (ما أَذِنَ ٱللهُ لِشَيْءٍ ما أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ) . قالَ سُفْيَانُ : تَفْسِيرُهُ : يَسْتَغْنِي بِهِ . [٧٠٤٤ ، ٧٠٨٩ ، ٧١٠٥]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کی سماعت اتنی توجہ سے نہیں فرماتے جتنی توجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن سنتے ہیں جب وہ اسے خوش الحانی کے ساتھ پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ سفیان کہتے ہیں: "تغني" کا معنی "یستغنی" ہے، یعنی خوش الحانی سے پڑھنا مراد ہے۔

٢٠ – باب : ٱغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْآنِ .

قرآن پڑھنے والے پر رشک کا بیان

٤٧٣٧ : حدّثنا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ :

أَنَّ عَبْدَ ٱللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمَا قالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ ٱللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : (لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى ٱثْنَتَيْنِ : رَجُلٍ آتَاهُ ٱللّٰهُ الْكِتَابَ وَقامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ ، وَرَجُلٍ أَعْطَاهُ ٱللّٰهُ مَالاً فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ) . [٧٠٩١]

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمایا کرتے تھے: صرف دو شخصوں پر رشک ہوسکتا ہے، ایک تو وہ شخص جسے اللہ نے قرآن دیا ہے، وہ رات کو بھی اس کو پڑھتا رہتا ہے (دن کو بھی)، دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے (حلال) مال دیا ہے، وہ رات دن ضرورت مندوں پر خرچ کرتا ہے۔

٤٧٣٨ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا رَوْحٌ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُلَيْمانَ : سَمِعْتُ ذَكْوَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ ٱللّٰهِ ﷺ قالَ : (لَا حَسَدَ إِلَّا في ٱثْنَتَيْنِ : رَجُلٍ عَلَّمَهُ ٱللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ ، فَسَمِعَهُ جارٌ لَهُ فَقَالَ : لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ ما أُوتِيَ فُلَانٌ ، فَعَمِلْتُ مِثْلَ ما يَعْمَلُ ، وَرَجُلٍ آتَاهُ ٱللّٰهُ مالاً فَهُوَ يُهْلِكُهُ في الْحَقِّ ، فَقَالَ رَجُلٌ : لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ ما أُوتِيَ فُلَانٌ ، فَعَمِلْتُ مِثْلَ ما يَعْمَلُ) . [٦٨٠٥ ، ٧٠٩٠]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمیوں پر فقط رشک ہوسکتا ہے، ایک تو اس آدمی پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا، وہ رات دن اسے پڑھتا رہتا ہے، اس کا ہمسایہ اس پر یوں رشک کرسکتا ہے کہ کاش مجھے بھی اس کی طرح قرآن یاد ہوتا تو میں بھی اس طرح پڑھتا رہتا۔ دوسرا اس شخص پر (رشک ہوسکتا ہے) جسے اللہ تعالیٰ نے (حلال) مال عنایت فرمایا، وہ اسے اچھے کاموں میں خرچ کرتا رہتا ہے، اس پر کوئی شخص یوں کرسکتا ہے کہ کاش مجھے بھی ایسی دولت ملتی، میں بھی اس طرح خرچ کرتا (اچھے اور خدمت خلق کے کاموں میں خرچ کرتا رہتا)۔

تشریح

یعنی اگر حسد جائز اور مستحب ہوتا تو مذکورہ دو آدمیوں کے ساتھ کرنا چاہیے تھا، یا مطلب یہ ہے کہ حسد مجازاً مطلقاً غبطہ اور رشک کے معنی میں ہے کہ قابل رشک مذکورہ دو آدمی ہیں۔

٢١ - باب : خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ .

جو شخص قرآن سیکھتا یا سکھاتا ہے وہ سب سے بہتر ہے

٤٧٤٠/٤٧٣٩ : حدّثنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قالَ : أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ : سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ) . قالَ : وَأَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتَّى كانَ الحَجَّاجُ ، قالَ : وَذَاكَ الذِي أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هٰذَا .

ترجمہ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے، جو قرآن سیکھتا اور سیکھاتا ہے۔ سعد بن عبیدہ کہتے ہیں کہ ابوعبدالرحمٰن سلمٰی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں لوگوں کو قرآن پڑھایا، ان کا یہ سلسلہ حجاج بن یوسف کے زمانہ تک قائم رہا۔ ابوعبدالرحمٰن کہا کرتے تھے: میں اس حدیث کی وجہ سے (تعلیم دینے کے لئے) بیٹھا ہوا ہوں (دوسرا کوئی کام نہیں کرتا)۔

تشریح

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابتدائی دور اور حجاج بن یوسف کے آخری دور کے درمیان تین ماہ کم ۷۲ سال کا فاصلہ ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آخری دور اور حجاج بن یوسف کے ابتدائی دور کے درمیان ۳۸ سال کا فاصلہ ہے۔

(٤٧٤٠) : حدّثنا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ) .

ترجمہ

عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سیکھائے"۔

٤٧٤١ : حدّثنا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَبِي حازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قالَ :

أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ اَمْرَأَةٌ فَقَالَتْ : إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ ، فَقَالَ : (ما لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حاجَةٍ) . فَقَالَ رَجُلٌ : زَوِّجْنِيهَا ، قالَ : (أَعْطِهَا ثَوْبًا) . قالَ : لَا أَجِدُ ، قالَ : (أَعْطِهَا وَلَوْ خاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ) . فَاَعْتَلَّ لَهُ ، فَقَالَ : (ما مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ) . قالَ : كَذَا وَكَذَا ، قالَ : (فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ) . [ر : ۲۱۸٦]

ترجمہ

سہل بن سعد کہتے ہیں کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، عرض کیا: میں نے اپنا نفس خدا اور رسول کے نام پر بخش دیا ہے (اللہ کے رسول جس طرح چاہیں مجھ سے خدمت لیں)۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تو اس کی ضرورت نہیں۔ ایک صحابی نے فرمایا: یارسول اللہ! اس کا عقد میرے ساتھ کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا: اسے ایک جوڑا (کپڑوں کا بطور مہر) دے دو۔ عرض کیا: میرے پاس تو کپڑے نہیں۔ آپ نے فرمایا: کوئی چیز (حق مہر) دے دو، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ اس نے اس سے بھی معذرت ظاہر کی (یہ بھی مجھے میسر نہیں)۔ آپ نے فرمایا: اچھا تجھے قرآن کچھ یاد ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ آپ نے فرمایا: اچھا انہی سورتوں کے عوض میں نے اس عورت کا نکاح تجھ سے کر دیا۔

تشریح

"اعتلَّ" کے معنی غمگین ہوا، یعنی کوئی چیز نہ پانے کی وجہ سے وہ غمگین ہوا۔

۲۲ - باب : الْقِرَاءَةِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ .

قرآن کریم بغیر دیکھے زبانی حفظ پڑھنے کی فضیلت

٤٧٤٢ : حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ : أَنَّ اَمْرَأَةً جاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ، ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا ، فَقَالَ : (هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ) . فَقَالَ : لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قالَ : (اَذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا) . فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ : لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ما وَجَدْتُ شَيْئًا ، قالَ : (اَنْظُرْ وَلَوْ خاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ) . فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ : لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ

اَللهِ وَلَا خاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ ، وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي – قالَ سَهْلٌ : ما لَهُ رِدَاءٌ – فَلَهَا نِصْفُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اَللهِ ﷺ : (ما تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ ، إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ) . فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ، ثُمَّ قامَ فَرَآهُ رَسُولُ اَللهِ ﷺ مُوَلِّيًا ، فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ ، فَلَمَّا جاءَ قَالَ : (ماذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ) . قالَ : مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا ، عَدَّهَا ، قَالَ : (أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ) . قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : (اَذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ) . [ر : ۲۱۸۶]

ترجمہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، حضرت میں نے اپنا نفس آپ کے لئے بخش دیا ہے، آپ نے اسے دیکھ کر اپنی آنکھیں نیچی کر لیں، جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی، چنانچہ ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی: اگر آپ کو اس عورت کی خواہش نہیں تو اس کا عقد میرے ساتھ کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا: تیرے پاس دینے کو کچھ نہیں، جا اپنے عزیزوں کے پاس، کچھ تلاش کر کے تو لے آ، وہ گئے اور خالی ہاتھ لوٹ آئے، عرض کیا: یا رسول اللہ! خدا کی قسم! مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ آپ نے فرمایا: جا دیکھ، اور نہیں تو لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی، وہ گئے، پھر خالی ہاتھ لوٹ آئے، کہنے لگے: یا رسول اللہ! مجھے تو لوہے کی انگوٹھی بھی نہ مل سکی، البتہ یہ تہہ بند (جسے میں باندھے ہوئے ہوں) میرے پاس ہے، میں اسے بطور مہر دے دوں گا۔ سہل کہتے ہیں: اس شخص کے پاس چادر بھی نہ تھی، کہنے لگا: یہی لونگی آدھی پھاڑ کر اسے مہر دوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لونگی کیا کام آئے گی؟! اگر تو اسے پہنے تو عورت ننگی رہے گی وہ پہنے تو تو ننگا رہے گا۔ یہ سن کر وہ مرد بھی بیٹھ گیا، کچھ دیر تک خاموش ناامید بیٹھا رہا، اس کے بعد کھڑا ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا وہ پیٹھ موڑ کر جا رہا تھا، آپ نے حکم دیا، وہ پھر بلایا گیا، وہ آیا تو آپ نے فرمایا: تجھے کچھ قرآن بھی یاد ہے؟ تو کہنے لگا: ہاں، فلاں فلاں سورت یاد ہے، کئی سورتیں اس نے شمار کیں۔ آپ نے فرمایا: کیا حفظ ہیں؟ عرض کی: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا تو میں نے یہ عورت اس قرآن کے عوض تیرے نکاح میں دے دی جو تجھے یاد ہے۔

۲۳ – باب : اَسْتِذْكارِ الْقُرْآنِ وَتَعَاهُدِهِ .

قرآن کو ہمیشہ پڑھتے اور یاد کرتے رہنا

۴۷۴۳ : حدّثنا عَبْدُ اَللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ

اَللّٰهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اَللّٰهِ ﷺ قالَ : (إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ : إِنْ عاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا ، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ) .

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن جسے یاد ہو یا مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرتا ہو اس کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کے مالک جیسی ہے، اگر وہ اس کی حفاظت کرے گا تو اس کے پاس رہے گا، اگر بے خبر ہو جائے گا تو وہ اونٹ گم ہو جائے گا''۔

٤٧٤٤/٤٧٤٥ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اَللّٰهِ قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (بِئْسَ ما لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ : نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ ، بَلْ نُسِّيَ ، وَٱسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ ، فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجالِ مِنَ النَّعَمِ) .

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی آیت بھول جاؤ تو اسے یوں نہ کہو کہ میں بھول گیا، بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ مجھے بھلا دی گئی، اور قرآن پڑھتے رہا کرو، کیونکہ قرآن آدمی کے سینے سے اونٹوں سے بھی زیادہ جلدی نکل بھاگتا ہے''۔

(٤٧٤٥) : حدّثنا عُثْمانُ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ مِثْلَهُ . تَابَعَهُ بِشْرٌ عَنِ ٱبْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ . وَتَابَعَهُ ٱبْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدَةَ ، عَنْ شَقِيقٍ : سَمِعْتُ عَبْدَ اَللّٰهِ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ . [٤٧٥٢]

ترجمہ

از عثمان از جریر از منصور سے مذکورہ بالا حدیث مروی ہے، محمد بن عرعرہ کے ساتھ اس حدیث کو بشر بن عبداللہ نے بھی مبارک سے، انہوں نے شعبہ سے روایت کیا ہے۔ محمد بن عرعرہ کے ساتھ اس حدیث کو ابن جریج نے بھی عبدہ سے، انہوں نے شقیق بن سلمہ سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

٤٧٤٦ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسامَةَ ، عَنْ بُرَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسٰى ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (تَعاهَدُوا الْقُرْآنَ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ

الْإِبِلِ مِنْ عُقُلِهَا) .

ترجمہ

حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن کو ہمیشہ پڑھتے رہو۔ قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، قرآن اس سے بھی جلدی نکل بھاگتا ہے جتنا جلدی اونٹ رسی توڑ کر بھاگ جاتا ہے''۔

٢٤ – باب : الْقِرَاءَةِ عَلَى ٱلدَّابَّةِ .

سواری پر قرآن پڑھنا

٤٧٤٧ : حدّثنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو إِيَاسٍ قالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ ٱللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ، وَهْوَ يَقْرَأُ عَلَى رَاحِلَتِهِ سُورَةَ الْفَتْحِ . [ر : ٤٠٣١]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مفضل کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سواری پر بیٹھے سورۂ فتح پڑھ رہے تھے۔

٢٥ – باب : تَعْلِيمِ الصِّبْيَانِ الْقُرْآنَ .

بچوں کو تعلیم القرآن دینا

٤٧٤٩/٤٧٤٨ : حدّثني مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قالَ : إِنَّ الَّذِي تَدْعُونَهُ الْمُفَصَّلَ هُوَ الْمُحْكَمُ . قالَ : وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : تُوُفِّيَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ، وَأَنَا ٱبْنُ عَشْرِ سِنِينَ وَقَدْ قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ .

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ قرآن کے جس حصے کو تم مفصل کہتے ہو وہ ''محکم'' ہے۔ مزید کہتے ہیں کہ ابن

عباس کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وصال پایا، میں اس وقت دس برس کا تھا اور ''محکم'' پڑھ چکا تھا۔

(٤٧٤٩) : حدّثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ : أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا : جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، فَقُلْتُ لَهُ : وَمَا الْمُحْكَمُ ؟ قالَ : الْمُفَصَّلُ .

ترجمہ

حضرت ابن عباس سے مروی ہے، انہوں نے کہا: محکم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یاد کر لیا تھا۔ ابوبشر کہتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا: محکم کیا ہے؟ انہوں نے کہا: مفصّل۔

٢٦ - باب : نِسْيَانِ الْقُرْآنِ ، وَهَلْ يَقُولُ : نَسِيتُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا ؟.

وَقَوْلِ ٱللهِ تَعَالَى : «سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَى . إِلَّا ما شَاءَ ٱللهُ» /الأعلى: ٦ ، ٧/.

قرآن بھول جانے کا بیان

اور کیا یہ کہنا درست ہے کہ نہیں، میں فلاں آیت بھول گیا؟ اللہ تعالیٰ سورۂ اعلیٰ میں فرماتے ہیں: ''ہم تجھے پڑھا دیں گے تو نہیں بھولے گا''۔

٤٧٥١/٤٧٥٠ : حدّثنا رَبِيعُ بْنُ يَحْيَى : حَدَّثَنَا زَائِدَةُ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا قالَتْ : سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً يَقْرَأُ فِي المَسْجِدِ فَقَالَ : (يَرْحَمُهُ ٱللهُ ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً ، مِنْ سُورَةِ كَذَا) .

حدّثنا محمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ : حَدَّثَنَا عِيسَى ، عَنْ هِشَامٍ ، وَقالَ : (أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا) .

تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَعَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ .

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو مسجد میں قرآن پڑھتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: ''اس پر اللہ رحم کرے، اس نے مجھے فلاں فلاں سورتوں کی فلاں آیتیں یاد دلا دیں''۔ از محمد بن عبید بن میمون از عیسیٰ از ہشام یہی حدیث مروی ہے، اس میں اتنا زیادہ ہے: ''جنہیں میں فلاں سورت سے بھول گیا تھا''۔ محمد

بن عبید کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مسہر اور عبدہ نے بھی ہشام سے روایت کیا ہے۔

(٤٧٥١) : حدّثنا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجاءٍ ، هُوَ أَبُو الْوَلِيدِ الْهَرَوِيُّ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ قالَتْ : سَمِعَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ رَجُلاً يَقْرَأُ فِي سُورَةٍ بِاللَّيْلِ فَقَالَ : (يَرْحَمُهُ ٱللهُ ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً ، كُنْتُ أُنْسِيتُهَا مِن سُورَةِ كَذَا وَكَذَا) . [ر : ٢٥١٢]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص عبداللہ بن یزید کو رات کو ایک سورت پڑھتے سنا تو فرمایا: ''اس شخص پر اللہ رحم کرے، اس نے مجھے فلاں فلاں سورت کی فلاں فلاں آیت یاد دلا دی جسے میں بھلا دیا گیا تھا''۔

٤٧٥٢ : حدّثنا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ ، يَقُولُ : نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ) . [ر : ٤٧٤٤]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کہنا بری بات ہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا، اس کے بجائے یوں کہنا چاہیے کہ وہ بھلا دیا گیا''۔

٢٧ – باب : مَنْ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَقُولَ : سُورَةُ الْبَقَرَةِ ، وَسُورَةُ كَذَا وَكَذَا .

سورۃ بقرہ یا فلاں سورۃ کہنے میں کوئی قباحت نہیں

٤٧٥٣ : حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (الآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ) . [ر : ٣٧٨٦]

ترجمہ

حضرت ابو مسعود انصاری کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ بقرۃ کی آخری دو آیتیں (آمـن

الرسول سے آخر تک) جو شخص رات کے وقت پڑھ لے اس کے لئے کافی ہوں گی۔

٤٧٥٤ : حدّثنا أَبُو الْيَمانِ : أَخْبَرَنا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، عَنْ حَدِيثِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقارِيِّ : أَنَّهُما سَمِعا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : سَمِعْتُ هِشامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقانِ فِي حَياةِ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، فَٱسْتَمَعْتُ لِقِراءَتِهِ ، فَإِذا هُوَ يَقْرَؤُها عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ ، لَمْ يُقْرِئْنِيها رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ، فَكِدْتُ أُساوِرُهُ فِي الصَّلاةِ ، فَٱنْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ ، فَقُلْتُ : مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ ؟ قالَ : أَقْرَأَنِيها رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ، فَقُلْتُ لَهُ : كَذَبْتَ ، فَوَٱللهِ إِنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ ، فَٱنْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ أَقُودُهُ ، فَقُلْتُ : يا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنِّي سَمِعْتُ هٰذا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيها ، وَإِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقانِ ، فَقالَ : (يا هِشامُ ٱقْرَأْها) . فَقَرَأَها الْقِراءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ ، فَقالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (هٰكَذا أُنْزِلَتْ) . ثُمَّ قالَ : (ٱقْرَأْ يا عُمَرُ) . فَقَرَأْتُها الَّتِي أَقْرَأَنِيها ، فَقالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (هٰكَذا أُنْزِلَتْ) . ثُمَّ قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، فَٱقْرَؤُوا ما تَيَسَّرَ مِنْهُ) .

[ر : ٢٢٨٧]

ترجمہ

حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے سنا، میں نے کان لگا کر ان کی قرأت سنی تو معلوم ہوا کہ وہ اسے ایسی قرأتوں سے پڑھتے ہیں جو مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پڑھائی تھی، قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر بیٹھتا، مگر میں خاموش رہا، جب انہوں نے سلام پھیرا، تو میں نے چادر ان کے گلے میں لپیٹی، تا کہ وہ چلے نہ جائیں، میں نے پوچھا: تمہیں یہ سورت جو ابھی میں نے پڑھتے سنا ہے کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا: تم جھوٹ کہتے ہو، خدا کی قسم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھے یہ سورت پڑھائی ہے (تم اس کے خلاف پڑھتے ہو)۔ آخر میں نے انہیں کھینچتا ہوا بارگاہِ رسالت میں حاضر کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! ہشام کو میں نے سنا وہ سورۂ فرقان کو ایسی قرأتوں کے ساتھ پڑھتا ہے جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائی اور یہ سورت تو خود آپ نے مجھے پڑھائی ہے۔ آپ نے ہشام سے فرمایا: ہشام پڑھو، انہوں نے پھر اس طرح پڑھا جس طرح میں نے انہیں پڑھتے سنا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے، پھر آپ نے مجھے فرمایا: عمر اب تم پڑھو، میں نے اس طرح

پڑھی جس آپ نے مجھے پڑھائی تھی، آپ نے فرمایا: یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے، پھر فرمایا: دیکھو قرآن سات قرأتوں پر نازل ہوا ہے جو تم آسانی سے پڑھ سکو، پڑھو۔

٤٧٥٥ : حدّثنا بِشْرُ بْنُ آدَمَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا قالَتْ : سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ قارِئًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فِي المَسْجِدِ ، فَقَالَ : (يَرْحَمُهُ ٱللهُ ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً ، أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا) . [ر : ٢٥١٢]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو مسجد میں ایک قرآن پڑھنے والے کی آواز سنی تو فرمانے لگے: ''اللہ اس پر رحم کرے، اس نے مجھے کئی آیتیں یاد دلا دیں جو میں فلاں سورت میں بھول گیا تھا''۔

٢٨ - باب : التَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ .

وَقَوْلِهِ تَعَالَى : «وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً» /المزمل : ٤/. وَقَوْلِهِ : «وَقُرْآناً فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ» /الإسراء : ١٠٦/.

وَما يُكْرَهُ أَنْ يُهَذَّ كَهَذِّ الشِّعْرِ .

«يُفْرَقُ» /الدخان : ٤/ : يُفَصَّلُ . قالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : فَرَقْنَاهُ : فَصَّلْنَاهُ .

قرآن کو صاف صاف اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

(یعنی: ادائیگی مخارج کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت)

اللہ تعالیٰ نے سورۂ مزمل میں فرمایا: قرآن ترتیل سے پڑھو (ہر حرف اچھی طرح نکال کر اطمینان کے ساتھ) اور سورۂ بنی اسرائیل میں ہے، فرمایا: ہم نے قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے اس لئے بھیجا کہ تو ٹھہر ٹھہر کر لوگوں کو پڑھ کر سنائے اور یہ کہ قرآن کو اشعار کی طرح جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔ ''یُفْرَقُ'' بمعنی ''یُفَصَّلُ'' ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''فرقناہ'' بمعنی ''فصلناہ''، یعنی ہم نے اسے کئی حصے کر کے اتارا ہے۔

٤٧٥٦ : حدّثنا أَبُو النُّعْمَانِ : حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ : حَدَّثَنَا وَاصِلٌ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ قالَ : غَدَوْنَا عَلَى عَبْدِ ٱللهِ ، فَقَالَ رَجُلٌ : قَرَأْتُ المُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ ، فَقَالَ : هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ ، إِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الْقِرَاءَةَ ، وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقُرَنَاءَ الَّتِي كانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ النَّبِيُّ ﷺ ،

ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ ، وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حٰمٓ . [ر : ٧٤٢]

ترجمہ

حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ ایک دن ہم صبح سویرے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے۔ایک شخص کہنے لگا: میں نے تو گزشتہ رات مفصل سورتیں ساری پڑھ لیں، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: جیسے اشعار جلدی جلدی پڑھتے ہیں ویسے پڑھ لی ہوں گی؟ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت سن چکے ہیں اور مجھے وہ نظائر یاد ہیں (طویل اور مختصر سورتوں کی) جن کی تلاوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے، اٹھارہ سورتیں مفصل کی ہوئیں اور دو سورتیں حم کی۔ (یعنی جن سورتوں کے ابتداء میں حم ہے)۔

٤٧٥٧ : حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُوسٰى بْنِ أَبِي عائِشَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمَا : في قَوْلِهِ : «لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ» . قالَ : كانَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ ، وَكانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ ، فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ ، وَكانَ يُعْرَفُ مِنْهُ ، فَأَنْزَلَ ٱللّٰهُ الآيَةَ الَّتِي في : «لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ» : «لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ . إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ » فَإِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ في صَدْرِكَ « وَقُرْآنَهُ . فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَٱتَّبِعْ قُرْآنَهُ» : فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَٱسْتَمِعْ . «ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ» . قالَ : إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ . قالَ : وَكانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ ، فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كما وَعَدَهُ ٱللّٰهُ . [ر : ٥]

ترجمہ

حضرت ابن عباس آیت ﴿لا تحرك لسانك لتعجل به﴾ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ جب جبرائیل امین وحی لے کر نازل ہوتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان اور ہونٹ ہلایا کرتے تھے، اس کی وجہ سے آپ کو وحی لینے میں بہت بار پڑھتا تھا اور یہ آپ کے چہرے سے بھی محسوس ہوتا تھا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت جو سورۂ قیامت میں ﴿لا تحرك لسانك لتعجل به﴾ نازل کی کہ آپ قرآن کو جلدی جلدی لینے کے لئے اس پر اپنی زبان نہ ہلائیں، ہمارے ذمہ ہے اس کو جمع کرنا اور پڑھوانا، سو جب ہم اس کو پڑھنے لگیں تو آپ اس کے تابع ہو جائیں، پھر آپ کی زبان سے بیان کر دینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ان آیات کے نزول کے بعد جب جبرائیل امین آپ کے پاس وحی لے کر آتے تو آپ سر جھکا دیتے، جب جبرائیل امین چلے جاتے تو پڑھتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا۔

٢٩ - باب : مَدِّ الْقِرَاءَةِ .

قرآن کریم پڑھنے میں مدّ کرنا

٤٧٥٨/٤٧٥٩ : حدّثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حازِمٍ الْأَزْدِيُّ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : كانَ يَمُدُّ مَدًّا .

ترجمہ

حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت قرآن کا طریقہ دریافت کیا تو کہا کہ آپ مدّ کے ساتھ پڑھتے تھے، (یعنی الفاظ کو کھینچ کھینچ کر پڑھتے تھے جن سے مدّ ہوتا تھا)۔

(٤٧٥٩) : حدّثنا عَمْرُو بْنُ عاصِمٍ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ قالَ : سُئِلَ أَنَسٌ : كَيْفَ كانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ ؟ فَقَالَ : كانَتْ مَدًّا ، ثُمَّ قَرَأَ : «بِسْمِ ٱللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ» ، يَمُدُّ بِبِسْمِ ٱللَّهِ ، وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ ، وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ .

ترجمہ

حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کیسی تھی؟ آپ نے بیان کیا کہ مدّ کے ساتھ، پھر آپ نے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھا اور کہا کہ "بسم اللہ" میں لفظِ اللہ کی لام کو مدّ کے ساتھ پڑھتے، الرحمٰن کو مد کے ساتھ اور الرحیم کو مدّ کے ساتھ پڑھتے۔

٣٠ - باب : التَّرْجِيعِ .

قرأت کے وقت حلق میں آواز گھمانا

٤٧٦٠ : حدّثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ قالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ ٱللَّهِ ٱبْنَ مُغَفَّلٍ قالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ ، أَوْ جَمَلِهِ ، وَهِيَ تَسِيرُ بِهِ ، وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ ، أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ ، قِرَاءَةً لَيِّنَةً ، يَقْرَأُ وَهُوَ يُرَجِّعُ . [ر : ٤٠٣١]

ترجمہ

حضرت ابوالیاس نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن مفضل سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کو دیکھا، آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار ہو کر سورۂ فتح پڑھ رہے تھے یا اس کا کچھ حصہ پڑھ رہے تھے، اونٹنی آپ کو لے کر چل رہی تھی، آپ نرمی کے ساتھ قرأت کرتے تھے اور آواز حلق میں گھماتے تھے۔

٣١ – باب : حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ .

خوش الحانی کے ساتھ قرأت

٤٧٦١ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بَكْرٍ : حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى ٱلْحِمَّانِيُّ : حَدَّثَنَا بُرَيْدُ ٱبْنُ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ لَهُ : (يَا أَبَا مُوسَى ، لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْماراً مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ) .

ترجمہ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''اے ابوموسیٰ! تجھے آل داؤد کی خوش الحانی سے کچھ حصہ عطا ہوا ہے''۔

٣٢ – باب : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْمَعَ الْقُرْآنَ مِنْ غَيْرِهِ .

جس نے قرآن مجید کو دوسرے سے سننا پسند کیا

٤٧٦٢ : حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ : حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنِ الْأَعْمَشِ قالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : قالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ : (ٱقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ) . قُلْتُ : آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ ؟ قالَ : (إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي) . [ر : ٤٣٠٦]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: (قرآن تو پڑھ کر سنا): میں نے عرض کیا کہ میں آپ کو قرآن سناؤں، آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''میں دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں''۔

٣٣ – باب : قَوْلِ الْمُقْرِئِ لِلْقَارِئِ : حَسْبُكَ .

٤٧٦٣ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قالَ : قالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ : (ٱقْرَأْ عَلَيَّ) . قُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ،

آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ ؟ قالَ : (نَعَمْ) . فَقَرَأْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ ، حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى هٰذِهِ الآيَةِ : «فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا» . قالَ : (حَسْبُكَ الْآنَ) . فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ . [ر : ٤٣٠٦]

قرآن مجید پڑھانے والے کو پڑھنے والے سے کہنا کہ بس کرو

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قرآن مجید سناؤ۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں پڑھ کر سناؤں؟! آپ پر تو قرآن نازل ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں سناؤ، چنانچہ میں نے سورۂ نساء پڑھی، جب میں آیت ﴿فکیف إذا جئنا من کل أمة بشهيد وجئنا بك علی هؤلاء شهيداً﴾ پر پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ اب بس کرو، میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

٣٤ - باب : فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآن .

وَقَوْلُ ٱللهِ تَعَالَى : «فَٱقْرَؤُوا ما تَيَسَّرَ مِنْهُ» /المزمل : ٢٠/ .

کتنی مدت میں قرآن مجید مکمل کرنا چاہیے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''پڑھو جو کچھ بھی اس میں سے آسان ہو''۔

٤٧٦٤ : حدّثنا عَلِيٌّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : قالَ لِي ٱبْنُ شُبْرُمَةَ : نَظَرْتُ كَمْ يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الْقُرْآنِ ، فَلَمْ أَجِدْ سُورَةً أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ ، فَقُلْتُ : لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقْرَأَ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ . قَالَ عَلِيٌّ : قالَ سُفْيَانُ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ : أَخْبَرَهُ عَلْقَمَةُ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، وَلَقِيتُهُ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ : (أَنَّ مَنْ قَرَأَ بِالآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ) . [ر : ٣٧٨٦]

ترجمہ

حضرت علی بن مدینی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے، ان سے ابن شبرمہ نے (جو کوفہ کے قاضی تھے) بیان کیا کہ میں نے غور کیا کہ کتنا قرآن پڑھنا کافی ہوسکتا ہے، پھر میں نے دیکھا کہ ایک سورت میں تین آیتوں سے کم نہیں ہے، اس لئے میں نے یہ رائے قائم کی ہے کہ کسی کے لئے تین آیتوں سے کم پڑھنا مناسب نہیں ہے۔ علی بن مدینی نے بیان

کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہیں منصور نے خبر دی، انہیں ابراہیم نے، انہیں عبدالرحمٰن بن یزید نے، انہیں علقمہ نے اور انہیں ابن مسعود نے، علقمہ نے بیان کیا کہ میں نے آپ سے ملاقات کی تو آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے سورۂ بقرۃ کی آخری دو سورتیں رات میں پڑھ لیں وہ اس کے لئے کافی ہیں''۔

٤٧٦٥/٤٧٦٦ : حدّثنا مُوسٰى : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ عَمْرٍو قالَ : أَنْكَحَنِي أَبِي ٱمْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ ، فَكانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا ، فَتَقُولُ : نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ ، لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا ، وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُذْ أَتَيْنَاهُ ، فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ، ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : (الْقَنِي بِهِ) . فَلَقِيتُهُ بَعْدُ ، فَقَالَ : (كَيْفَ تَصُومُ) . قُلْتُ : كُلَّ يَوْمٍ ، قالَ : (وَكَيْفَ تَخْتِمُ) . قُلْتُ : كُلَّ لَيْلَةٍ ، قالَ : (صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً ، وَٱقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ) . قالَ : قُلْتُ : أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ، قالَ : (صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الجُمُعَةِ) . قُلْتُ : أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ، قالَ : (أَفْطِرْ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا) . قالَ : قُلْتُ : أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ، قالَ : (صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ ، صَوْمَ دَاوُدَ ، صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ ، وَٱقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً) . فَلَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، وَذَاكَ أَنِّي كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ ، فَكانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ السُّبْعَ مِنَ الْقُرْآنِ بِالنَّهَارِ ، وَٱلَّذِي يَقْرَؤُهُ يَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ ، لِيَكُونَ أَخَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَ أَيَّامًا ، وَأَحْصٰى وَصَامَ أَيَّامًا مِثْلَهُنَّ ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتْرُكَ شَيْئًا فارَقَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ .

قالَ أَبُو عَبْدِ ٱللهِ : وَقالَ بَعْضُهُمْ : فِي ثَلَاثٍ وَفِي خَمْسٍ ، وَأَكْثَرُهُمْ عَلَى سَبْعٍ .

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میرے والد نے بڑے خاندان کی ایک عورت سے میرا نکاح کر دیا اور ہمیشہ اس کی خبر گیری کرتے رہتے، اس کے خاوند کو پوچھتے رہتے (یعنی میرا)، کہو: تمہارے خاوند سے کیسی گزرتی ہے؟ اور وہ کہتی: میرا خاوند بہت اچھا نیک آدمی ہے، البتہ جب سے ہم یہاں آئے انہوں نے اب تک ہمارے بستر پر قدم بھی نہیں رکھا اور نہ ہمارا حال معلوم کیا، جب بہت دن اس طرح ہو گئے تو والد نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے اس کی ملاقات کراؤ، چنانچہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، آپ نے فرمایا: روزہ کس طرح رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: روزانہ۔ فرمایا: قرآن مجید کس طرح ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا:

ہر رات۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھو اور قرآن ایک مہینہ میں ختم کرو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے تو اس سے زیادہ ہمت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دو دن بلا روزے سے رہو، ایک دن روزے سے۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سے زیادہ ہمت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ روزہ رکھو جو سب سے افضل ہے، یعنی داؤد علیہ السلام کا روزہ، ایک دن روزہ رکھو ایک دن افطار کرو، اور قرآن مجید سات دن میں ختم کرو۔ آپ فرماتے: کاش میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت قبول کر لی ہوتی، کیونکہ اب میں بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہوں، چنانچہ آپ اپنے گھر کے کسی فرد کو قرآن کا ساتواں حصہ سنا دیتے تھے، جتنا قرآن آپ رات میں پڑھتے اسے پہلے دن میں سنا لیتے، تاکہ رات کے وقت آسانی سے پڑھ سکیں اور جب (قوت ختم ہو جاتی اور نڈھال ہو جاتے) قوت حاصل کرنا چاہتے تو کئی دن روزہ نہ رکھتے، پھر ان دنوں کو شمار کرتے، پھر اتنے ہی دن ایک ساتھ روزہ رکھتے، کیونکہ آپ کو یہ پسند نہیں تھے کہ جس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد کر لیا ہے اس کو چھوڑیں۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے تین دن میں ختم قرآن کا ذکر کیا ہے اور بعض نے پانچ دن میں، لیکن اکثر نے سات دن میں ختم کی روایت کی ہے۔

(٤٧٦٦) : حدّثنا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ عَمْرٍو : قالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ : (في كَمْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ) .

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تو کتنے دن میں قرآن ختم کیا کرتا ہے۔

(٤٧٦٧) : حدّثني إِسْحٰقُ : أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ ٱللهِ بْنُ مُوسٰى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قالَ : وَأَحْسِبُنِي قالَ : سَمِعْتُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ عَمْرٍو قالَ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (اَقْرَإِ الْقُرْآنَ في شَهْرٍ) . قُلْتُ : إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً ، حَتَّى قالَ : (فَاقْرَأْهُ في سَبْعٍ ، وَلَا تَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ) . [ر : ١٠٧٩]

ترجمہ

یحییٰ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ شاید میں نے خود یہ حدیث ابوسلمہ سے سنی ہے، بہرکیف ابوسلمہ نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''ہر مہینہ میں قرآن کا ایک ختم کیا کرو۔ میں نے فرمایا کہ مجھے تو زیادہ ہمت ہے! فرمایا: اچھا، سات راتوں میں ختم کیا کرو، اس سے زیادہ مت پڑھو''۔

٣٥ - باب : الْبُكاءِ عِنْدَ قِراءَةِ الْقُرْآنِ .

قرآن پڑھتے وقت رونا

٤٧٦٨/٤٧٦٩ : حدّثنا صَدَقَةُ : أَخْبَرَنَا يَحْيىٰ ، عَنْ سُفْيانَ ، عَنْ سُلَيْمانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ : قالَ يَحْيىٰ : بَعْضُ الحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ .
وَحَدَّثَنا مُسَدَّدٌ ، عَنْ يَحْيىٰ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ . قالَ الْأَعْمَشُ : وَبَعْضُ الحَدِيثِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الضُّحىٰ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ قالَ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (ٱقْرَأْ عَلَيَّ) . قالَ : قُلْتُ : أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ ؟ قالَ : (إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي) . قالَ : فَقَرَأْتُ النِّساءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ : «فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا» . قالَ لِي : (كُفَّ ، أَوْ أَمْسِكْ) . فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفانِ .

ترجمہ

یحییٰ کہتے ہیں: اس حدیث کا ایک حصہ حضرت عمرو بن مروہ سے منقول ہے کہ مجھ سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا۔ دوسری سند از مسدد از یحییٰ از سفیان از اعمش از ابراہیم از عبیدہ از عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ منقول ہے۔ اعمش کہتے ہیں: میں نے اس حدیث کا ایک ٹکڑا تو خود ابراہیم سے سنا اور ایک ٹکڑا اس حدیث کا مجھ سے عمرو بن مروہ نے نقل کیا، انہوں نے ابراہیم سے۔ سفیان ثوری نے اس حدیث کو اپنے والد سے بھی روایت کیا، جیسے اعمش سے روایت کیا، انہوں نے ابوالضحیٰ سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے، انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: قرآن پڑھ کر سنا، میں نے عرض کیا: بھلا آپ کو کیا سناؤں!! آپ پر تو قرآن اترا ہے (آپ سے بہتر کون پڑھ سکتا ہے)۔ آپ نے فرمایا: مجھے دوسرے سے سننا اچھا لگتا ہے، تب میں نے سورۂ نساء پڑھنا شروع کی، جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيداً﴾ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "كُفَّ" فرمایا، یا "أمسك". راوی کو اس میں شک ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

(٤٧٦٩) : حدّثنا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : قالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ : (ٱقْرَأْ عَلَيَّ) . قُلْتُ : أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ ؟ قالَ : (إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي) . [ر : ٤٣٠٦]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی: میں سناؤں!! آپ پر تو قرآن نازل ہوا۔ آپ نے فرمایا: ''میں دوسروں سے سننا پسند کرتا ہوں''۔

٣٦ – باب : إِثْمُ مَنْ راءىٰ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ ، أَوْ تَأَكَّلَ بِهِ ، أَوْ فَخَرَ بِهِ .

جس نے دکھلاوے، دنیا کمانے یا فخر کے طور پر قرآن پڑھا

٤٧٧٠ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ : قالَ عَلِيٌّ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : (يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمانِ قَوْمٌ ، حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) . [ر : ٣٤١٥]

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں کچھ نوجوان اور کم عقل لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو پوری مخلوق کے کلاموں سے افضل کلام، یعنی حدیث یا آیت پڑھیں گے، (یہ لوگ نہایت عمدہ اور چیدہ باتیں کریں گے)، لیکن اسلام سے وہ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر شکار کو یاد کر کے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کرو، کیونکہ ان کا قتل قیامت میں اس شخص کے لئے باعث ثواب ہوگا جو انہیں قتل کرے گا۔

٤٧٧١ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ ٱبْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ يَقُولُ : (يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ ، وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ ، وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ ، وَيَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ ٱلدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا ، وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا يَرَى شَيْئًا ، وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا ، وَيَتَمَارَى فِي الْفُوقِ) . [ر : ٣٤١٤]

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ کچھ لوگ تم میں ایسے پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں کم تر سمجھو گے، ان کے روزوں کے مقابلے میں تم اپنے روزے اور ان کے عمل کے مقابلے میں تمہیں اپنے عمل حقیر اور معمولی نظر آئیں گے، وہ قرآن مجید کی تلاوت بھی کریں گے، لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو یاد کر کے نکل جاتا ہے، وہ بھی اتنی صفائی کے ساتھ کہ تیر انداز تیر کے پھل بھی دیکھتا ہے تو اس میں بھی شکار کا خون وغیرہ کوئی اثر نظر نہیں آتا، اس کے اوپر (لکڑی) کو دیکھتا ہے، وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا، تیر کے پر پر دیکھتا ہے، وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا، البتہ سوفار دیکھ کر شک ہوتا ہے کہ کچھ لگا ہے۔

تشریح

یعنی جس طرح تیر شکار کو لگتے ہی باہر نکل جاتا ہے وہی حال ان لوگوں کا ہوگا کہ اسلام میں آتے ہی توقف کئے بغیر باہر ہو جائیں گے اور جس طرح تیر میں خون وغیر کا بھی کوئی اثر محسوس نہیں ہوتا وہی حال ان کی تلاوت قرآن کا ہوگا، بے فائدہ، بے اثر۔ ''سوفار'' تیر کے منہ کو کہتے ہیں۔ ''نَصلٌ'' پیکان۔ ''قِدحٌ'' تیر۔ پیکان اور ریش کا درمیانی ڈنڈا۔

٤٧٧٢ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيىٰ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ ، عَنْ أَبِي مُوسىٰ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (المُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كالأُتْرُجَّةِ ، طَعْمُها طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ . وَالمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كالتَّمْرَةِ ، طَعْمُها طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا . وَمَثَلُ المُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كالرَّيْحانَةِ ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ . وَمَثَلُ المُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كالحَنْظَلَةِ ، طَعْمُهَا مُرٌّ ، أَوْ خَبِيثٌ ، وَرِيحُهَا مُرٌّ) . [ر : ٤٧٣٢]

ترجمہ

حضرت انس بن مالک اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مومن قرآن پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال سنگترہ کی ہے کہ مزہ اور خوشبو دونوں اچھے اور لذیذ، اور وہ مومن جو قرآن پڑھتا نہیں، صرف اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی ہے جس کا مزہ تو عمدہ ہے، لیکن خوشبو کے بغیر، اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ریحان کی ہے جس میں خوشبو تو ہوتی ہے، لیکن مزہ کڑوا، اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا ہے اس کی مثال اندرائن کی ہے جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔ راوی کو شک ہے کہ لفظ ''مُـــرٌّ'' ہے، یا

"خبیث" اور اس کی بو میں خرابی ہوتی ہے۔

٣٧ - باب : (اقْرَؤوا الْقُرْآنَ ما ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ) .

قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک دل لگا رہے

٤٧٧٣/٤٧٧٤ : حدّثنا أَبو النُّعْمانِ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الجَوْنِيِّ ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (اقْرَؤوا الْقُرْآنَ ما ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ) .

ترجمہ

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے، جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کر دو"۔

(٤٧٧٤) : حدّثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ : حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الجَوْنِيِّ ، عَنْ جُنْدُبٍ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (اقْرَؤوا الْقُرْآنَ ما ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ) .

تَابَعَهُ الحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ . وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبَانُ .

وَقالَ غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ : سَمِعْتُ جُنْدُبًا ، قَوْلَهُ .

وَقالَ ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَوْلَهُ ، وَجُنْدَبٌ أَصَحُّ وَأَكْثَرُ . [٦٩٣٠ ، ٦٩٣١]

ترجمہ

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے، جب جی اچاٹ ہو جائے تو پڑھنا بند کر دو۔ اس روایت کی متابعت حارث بن عبید اور سعید بن زید نے ابوعمران کے حوالے سے کی اور حماد بن سلمہ اور ابان نے اپنی روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں دیا، اور غندر نے بیان کیا، انہوں نے شعبہ سے، شعبہ نے ابوعمران سے اور انہوں نے جندب سے ان کا قول نقل

کیا، انہوں نے اس روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں دیا، اور ابن عون نے بیان کیا ابو عمران سے، انہوں نے عبداللہ بن صامت سے، انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا قول روایت کیا، (اس روایت میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں ہے) اور جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سنداً زیادہ صحیح ہے اور کثرت طرق میں بھی بڑھی ہوئی ہے۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ مذکورہ روایت میں اختلاف ہے کہ موقوف ہے یا مرفوع؟ اگر مرفوع ہے تو حضرت جندب کے مسندات میں شمار کی جائے گی اور اگر موقوف ہے تو پھر دو قول ایک یہ کہ موقوف علی جندب ہے دوسرا یہ کہ موقوف علی عمر ہے۔ امام بخاریؒ نے ''موقوف علیٰ جندب'' کو ترجیح دی ہے۔

٤٧٧٥ : حدّثنا سُلَيْمانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ : أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً يَقْرَأُ آيَةً ، سمِعَ النَّبِيَّ ﷺ خِلَافَهَا ، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ ، فَٱنْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : (كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ ، فَٱقْرَءَا) . أَكْبَرُ عِلْمِي قالَ : (فَإِنَّ مَنْ كانَ قَبْلَكُمْ ٱخْتَلَفُوا فَأُهْلِكُوا) . [ر : ٢٢٧٩]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک صاحب کو ایک آیت پڑھتے سنا، وہی آیت انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف سنی تھی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں صحیح ہو (اس لئے اپنے اپنے طریقوں کے مطابق پڑھو)۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میرا غالب گمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اختلاف اور نزاع مت کرو، تم سے پہلی امتوں نے اختلاف کیا اسی وجہ سے اللہ پاک نے انہیں ہلاک کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٧٠ - كتاب النكاح

١ - باب : التَّرْغِيبُ في النِّكاحِ .

لِقَوْلِهِ تَعَالَى : «فَٱنْكِحُوا ما طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ» /النساء: ٣/.

نکاح کی ترغیب، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ’’جو عورتیں تمہیں پسند ہیں ان سے نکاح کرو‘‘۔

٤٧٧٦ : حدّثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ : أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مالِكٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : جاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ ، يَسْأَلُونَ عَنْ عِبادَةِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا ، فَقَالُوا : وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ ؟ قَدْ غَفَرَ ٱللّٰهُ لَهُ ما تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَما تَأَخَّرَ ، قالَ أَحَدُهُمْ : أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا ، وَقالَ آخَرُ : أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ ، وَقالَ آخَرُ : أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا ، فَجاءَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ فَقالَ : (أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا ؟ أَمَا وَٱللّٰهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ ، لٰكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي) .

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عمر اور عثمان بن مظعون) تین حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے، جب انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور پھر کہنے لگے کہ ہمارا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مقابلہ!! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کردی گئی ہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ آج سے رات بھر نماز پڑھا کروں گا، دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں کروں گا، تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے کنارہ کشی اختیار کرلوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

لائے اوران سے پوچھا گیا کہ کیا تم نے یہ باتیں کی ہیں؟ اللہ گواہ ہے کہ میں اللہ سے تم سے زیادہ ڈرنے والا ہوں، اس لئے کہ تم سے زیادہ میرے اندر تقویٰ ہے، لیکن اگر میں روزہ رکھتا ہوں تو بغیر روزے کے بھی رہتا ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

٤٧٧٧ : حدّثنا عَلِيٌّ : سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ : أَنَّهُ سَأَلَ عائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : «وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا ما طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ ما مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا» . قالَتْ : يَا ٱبْنَ أُخْتِي ، الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا ، فَيَرْغَبُ فِي مالِهَا وَجَمَالِهَا ، يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا ، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فَيُكْمِلُوا الصَّدَاقَ ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ . [ر : ٢٣٦٢]

ترجمہ

حضرت عروہ نے خبر دی، انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق پوچھا: ''اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کرسکو گے تو جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کرو، خواہ دو دو سے، خواہ تین تین سے، خواہ چار چار سے، لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم انصاف نہیں کرسکو گے تو پھر ایک ہی پر بس کرو یا اس لونڈی پر جو تمہاری ملک میں ہو، اس صورت میں زیادتی نہ ہونے کی توقع قریب تر ہے''۔
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: بیٹے آیت میں ایسی یتیم لڑکی کا ذکر ہے جو اپنے ولی کے زیر پرورش ہو، وہ لڑکی کے مال اور اس کے حسن کی وجہ سے اس کی طرف مائل ہو اور اس سے معمولی مہر پر شادی کرنا چاہتا ہو، تو اس آیت میں ایسی لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ہاں! اگر اس کے ساتھ انصاف کرسکتا ہو اور پورا مہر ادا کرنے کا ارادہ ہو تو اجازت ہے، ورنہ ایسے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ اپنی زیر پرورش یتیم لڑکیوں کے سوا دوسری لڑکیوں سے شادی کرلیں۔

٢ – باب : قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ :
(مَنِ ٱسْتَطَاعَ مِنكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ) .
وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَا أَرَبَ لَهُ فِي النِّكَاحِ .

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے جو نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اسے نکاح کرلینا چاہیے، کیونکہ

یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور کیا ایسا شخص بھی نکاح کرسکتا ہے جسے اس کی ضرورت نہ ہو۔

٤٧٧٨ : حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قالَ : كُنْتُ مَعَ عَبْدِ ٱللهِ ، فَلَقِيَهُ عُثْمانُ بِمِنًى ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، إِنَّ لِي إِلَيْكَ حاجَةً ، فَخَلَوَا ، فَقَالَ عُثْمانُ : هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ في أَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ ما كُنْتَ تَعْهَدُ ؟ فلَمَّا رَأَى عَبْدُ ٱللهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حاجَةٌ إِلَى هٰذَا أَشَارَ إِلَيَّ ، فَقَالَ : يَا عَلْقَمَةُ ، فَٱنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ ، وَهْوَ يَقُولُ : أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ ، لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ : (يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ، مَنِ ٱسْتَطَاعَ مِنكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجاءٌ) . [ر : ١٨٠٦]

ترجمہ

حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعود کے ساتھ تھا، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ منیٰ میں ان سے ملے اور کہنے لگے: ابوعبدالرحمٰن! مجھے تم سے کچھ کہنا ہے، پھر دونوں حضرات تنہائی میں چلے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ منظور کرلیں گے کہ ہم آپ کا نکاح کسی کنواری لڑکی سے کردیں جو آپ کو گزرے ہوئے ایام یاد دلادے؟ چونکہ عبداللہ اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے، اس لئے آپ نے مجھے اشارہ کیا اور نام لے کر آواز دی، علقمہ کہتے ہیں کہ جب میں ان کی خدمت میں پہنچا تو فرمارہے تھے کہ اگر آپ کا یہ مشورہ ہے تو ہم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: اے نوجوانو! تم میں سے جو نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اسے نکاح کرلینا چاہیے، کیونکہ یہ خواہش نفسانی میں کمی کی باعث ہے۔

٣ - باب : مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ .

جو نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے روزہ رکھنا چاہیے

٤٧٧٩ : حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قالَ : حَدَّثَنِي عُمَارَةُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قالَ : دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَلَى عَبْدِ ٱللهِ ، فَقَالَ عَبْدُ ٱللهِ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ شَبَابًا لَا نَجِدُ شَيْئًا ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ، مَنِ ٱسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجاءٌ) . [ر : ١٨٠٦]

ترجمہ

عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ میں علقمہ اور اسود کے ساتھ عبداللہ بن مسعود کے پاس گیا، وہ کہنے لگے: جب ہم جوان تھے اور ہمارے پاس کچھ مال نہ تھا (کہ شادی کرسکیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوانو! جو تم میں نکاح کی قوت رکھتا ہے نکاح کرے، اس لئے کہ نکاح کے بعد دوسری عورتوں سے نگاہ نیچی رکھنے والا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جو کوئی نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ روزہ رکھے، کیونکہ یہ اس کے لئے خواہشات نفسانی میں کمی باعث ہوگا۔

٤ - باب : كَثْرَةِ النِّسَاءِ .

کئی بیویاں رکھنا

٤٧٨٠ : حدّثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ : أَنَّ ٱبْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قالَ : أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قالَ : حَضَرْنَا مَعَ ٱبْنِ عَبَّاسٍ جِنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ ، فَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : هٰذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ ﷺ ، فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا وَٱرْفُقُوا ، فَإِنَّهُ كانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعٌ ، كانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ .

ترجمہ

حضرت عطاء بن ابی رباح نے فرمایا کہ ہم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنازہ میں شریک تھے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں، جب تم ان کے جنازہ کو اٹھاؤ تو زور زور سے حرکت نہ دینا، بلکہ آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ جنازے کو لے کر چلنا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نو بیویاں تھیں، آٹھ کے لئے آپ نے باری مقرر کر رکھی تھی، ایک کے لئے باری نہیں تھی۔

تشریح

ازواج مطہرات میں سے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دی تھی، کیونکہ آپ بوڑھی ہوگئی تھی، اس کے علاوہ آپ کی وفات کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا، حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا موجود تھیں۔

٤٧٨١ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ ، وَلَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ .
وَقالَ لِي خَلِيفَةُ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ : أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . [ر : ٢٦٥]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک ہی رات میں انہی تمام بیویوں کے پاس گئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

٤٧٨٢ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ الحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ رَقَبَةَ ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قالَ : قالَ لِي ٱبْنُ عَبَّاسٍ : هَلْ تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ : لَا ، قالَ : فَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً .

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا: تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ شادی کرلو، کیونکہ اس امت میں بہتر وہ شخص ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں۔

تعدد ازواج کی حکمت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں۔ اس کی ایک حکمت یہ تھی کہ بہت سے احکامِ اسلام مردوں کی طرح عورتوں سے بھی متعلق ہیں، مرد سے متعلق عورت کی نجی زندگی کے حالات، احکام وتعلیمات کی وضاحت اور ان کی اشاعت کے لئے تعدّدِ ازواج کا ہونا ضروری ہے۔ اس طرح مختلف قبائل کی عورتوں سے شادی کرنے سے ان قبائل کا رجحان اسلام کی طرف ہونے لگا، تو یہ شادیاں اسلام کی اشاعت میں معاون ثابت ہوئیں۔

٥ - باب : مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا لِتَزْوِيجِ امْرَأَةٍ فَلَهُ مَا نَوَى .

جو شخص ہجرت یا کوئی اور نیک کام نکاح کرنے کی غرض سے کرے تو اسے نیت کے مطابق بدلہ ملے گا

٤٧٨٣ : حدّثنا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ : حَدَّثَنَا مالِكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (الْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ ما نَوَى ، فَمَنْ كانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى ٱللَّهِ وَرَسُولِهِ ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى ٱللَّهِ وَرَسُولِهِ ﷺ ، وَمَنْ كانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا ، أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى ما هَاجَرَ إِلَيْهِ) . [ر : ١]

ترجمہ

حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمل کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے، اس لئے جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہوگی اس کی ہجرت کا اجر اس کے مطابق ملے گا اور جو دنیا کمانے یا نکاح کی نیت سے ہجرت کرے اس کی ہجرت کا اجر انہیں کاموں کے بدلے ملے گا، (یعنی اس صورت میں ثواب نہیں ملے گا)۔

٦ - باب : تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ الَّذِي مَعَهُ الْقُرْآنُ وَالْإِسْلَامُ .

فِيهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . [ر : ٢١٨٦]

تنگدست کا نکاح کرا دینا جس کے پاس اسلام اور قرآن کے سوا کچھ نہیں

اس باب میں سعد بن سہل کی روایت ہے۔

٤٧٨٤ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا يحْيَى : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قالَ : حَدَّثَنِي قَيْسٌ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قالَ : كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ ٱللَّهِ ، أَلَا نَسْتَخْصِي ؟ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ . [ر : ٤٣٣٩]

ترجمہ

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے، ہمارے ساتھ

بیویاں نہیں تھیں، اس لئے ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنے آپ کو خصی کیوں نہ کریں؟! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

تشریح

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے پاس نان نفقہ کا انتظام نہیں تھا، اس لئے بیویاں بھی نہیں تھیں، اس لئے ہم نے چاہا کہ خصی ہو جائیں، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خصی ہونے کی اجازت نہیں دی۔

٧ – باب : قَوْلِ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ : اُنْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ شِئْتَ حَتَّى أَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا . رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ . [ر : ١٩٤٣]

کسی شخص کا اپنے بھائی کے لئے یہ کہنا کہ میری جس بیوی کو بھی چاہو گے میں تمہارے لئے اسے طلاق دے دوں گا۔ اس کی روایت عبدالرحمٰن بن عوف سے بھی ہے۔

٤٧٨٥ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ ٱبْنَ مالِكٍ قالَ : قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ ، فَآخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ ، وَعِنْدَ الْأَنْصَارِيِّ ٱمْرَأَتَانِ ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمالَهُ ، فَقَالَ : بَارَكَ ٱللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمالِكَ ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ ، فَأَتَى السُّوقَ ، فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَشَيْئًا مِنْ سَمْنٍ ، فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ ، فَقَالَ : (مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ) . فَقَالَ : تَزَوَّجْتُ أَنْصَارِيَّةً ، قالَ : (فَمَا سُقْتَ إِلَيْهَا) . قالَ : وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ ، قالَ : (أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ) . [ر : ١٩٤٤]

ترجمہ

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنا دیا۔ سعد بن ربیع کی دو بیویاں تھیں، انہوں نے عبدالرحمٰن سے کہا: وہ ان کے اہل (بیوی) اور مال میں سے آدھا لے لیں۔ اس پر عبدالرحمٰن نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور مال میں برکت دے، مجھے تم بازار کا راستہ بتا دو، چنانچہ بازار آئے، یہاں پنیر اور گھی کا کچھ نفع کمایا، چند دن بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر زرد رنگ کی چکناہٹ کا اثر دیکھ کر دریافت فرمایا کہ عبدالرحمٰن یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ انہیں مہر کیا دیا؟

عرض کیا: ایک گھٹلی برابر سونا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو''۔

تشریح

''أقط'': پنیر۔ ''وضر'' خاص قسم کی خوشبو۔ ''مَهْيَمْ'': تیرا کیا حال ہے؟ ''سُقْتُ'': کھینچنے کے معنی میں ہے۔ ''وزن نواۃ'' کا مصداق پانچ درہم کے برابر سونا ہے۔

٨ - باب : ما يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ .

عبادت کے لئے نکاح سے گریز کرنا اور اپنے آپ کو خصی بنانا مکروہ ہے

٤٧٨٦ : حدّثنا أَحْمَدُ بْنَ يُونُسَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ : أَخْبَرَنَا ٱبْنُ شِهَابٍ : سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ : رَدَّ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا .

حدّثنا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ : أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ : لَقَدْ رَدَّ ذٰلِكَ - يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ ، وَلَوْ أَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلَ لَاخْتَصَيْنَا .

ترجمہ

حضرت سعید بن مسیّب کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ''تبتُّل'' (عبادت کے لئے نکاح نہ کرنا) کی زندگی سے منع فرمایا تھا۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اجازت دے دیتے تو ہم بھی اپنی شہوانی خواہشات کو دبا دیتے۔

ہم نے ابوالیمان سے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زید نے بیان کیا، انہیں سعید بن المسیب نے خبر دی اور انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''تبتل'' کی اجازت نہیں دی تھی، یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو اس کی اجازت نہیں دی تھی، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ''تبتل'' کی اجازت دیتے تو ہم بھی اپنی شہوانی خواہشات کو دبا دیتے۔

٤٧٨٧ : حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ قالَ : قالَ عَبْدُ ٱللهِ : كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ ، فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي ؟ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ،

ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ ما أَحَلَّ ٱللهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ ٱللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ» . [ر : ٤٣٣٩]

٤٧٨٨ : وَقالَ أَصْبَغُ : أَخْبَرَنِي ٱبْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ ، وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ ، وَلَا أَجِدُ ما أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ ، فَسَكَتَ عَنِّي ، ثم قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَسَكَتَ عَنِّي ، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَسَكَتَ عَنِّي ، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ : فَٱخْتَصِ عَلَى ذٰلِكَ أَوْ ذَرْ) .

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے کیا کرتے تھے اور ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا، اس لئے ہم نے عرض کی کہ ہم اپنے آپ کو خصی کیوں نہ کرالیں، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کر دیا، پھر اس کی اجازت دے دی کہ ہم کسی عورت سے ایک کپڑے پر (ایک مدت کے لئے) نکاح کرلیں۔ آپ نے ہمیں قرآن مجید کی ایک آیت پڑھ کر سنادی کہ ''اے ایمان والو! وہ پاکیزہ چیزیں مت حرام کرو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو نہیں پسند فرماتے''۔ اصبغ نے بیان کیا، مجھے ابن وہب نے خبر دی، انہیں یونس بن یزید نے، انہیں ابن شہاب نے، انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یارسول اللہ! میں جوان ہوں اور مجھے اپنے پر زنا کا خوف رہتا ہے، میرے پاس کوئی چیز ایسی بھی نہیں جس پر میں کسی عورت سے شادی کرلوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری بات سن کر خاموش رہے، دوبارہ میں نے اپنی یہی بات دہرائی، لیکن آپ خاموش رہے، تیسری بار عرض کی، آپ پھر بھی خاموش رہے، میں نے چوتھی مرتبہ عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! جو کچھ تم کروگے اسے لوح محفوظ میں لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے، خواہ تم خصی ہو جاؤ، یا باز رہو۔

تشریح

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روزے کا حکم اس لئے نہیں دیا، کیونکہ وہ پہلے ہی سے کثیر الصیام تھے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ سوال انہوں نے کسی غزوے کے موقع پر کیا ہو، جس میں نفلی روزہ رکھنا کمزوری اور ضعف کا باعث بنتا ہے۔

٩ - باب : نِكاحِ الْأَبْكَارِ .

کنواری عورتوں سے نکاح کرنا

وَقالَ ٱبْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ : قالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ لِعَائِشَةَ : لَمْ يَنْكِحِ النَّبِيُّ ﷺ بِكْرًا غَيْرَكِ .
[ر : ٤٤٧٦]

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے آپ کے اور کسی کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی۔

٤٧٨٩ : حدّثنا إِسْماعِيلُ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ قالَ : حَدَّثَنِي أَخِي ، عَنْ سُلَيْمانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا قالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِيًا وَفِيهِ شَجَرَةٌ قَدْ أُكِلَ مِنْهَا ، وَوَجَدْتَ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا ، في أَيِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِيرَكَ ؟ قالَ : (في الَّتِي لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا) . تَعْنِي أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا .

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ کسی جنگل میں تشریف لے جائیں اور اس میں ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کھایا جا چکا ہو اور ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کچھ بھی نہ کھایا ہو تو آپ اپنے اونٹ ان درختوں میں سے کس درخت پر چرائیں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس درخت میں سے جس میں سے ابھی چرایا نہیں گیا۔ آپ کا اشارہ اس کی طرف تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سوا کسی کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی۔

٤٧٩٠ : حدّثنا عُبَيْدُ بْنُ إِسْماعِيلَ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ قالَتْ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ ، إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ في سَرَقَةِ حَرِيرٍ ، فَيَقُولُ : هٰذِهِ ٱمْرَأَتُكَ ، فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ ، فَأَقُولُ : إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ ٱللهِ يُمْضِهِ) . [ر : ٣٦٨٢]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے خواب میں دو مرتبہ تم

دکھائی گئی، ایک شخص تمہاری صورت ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے ہے اور کہتا ہے: یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے ریشمی کپڑے کو کھولا تو اس میں تم تھی۔ میں نے خیال کیا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو ایسا ہی کرے گا۔

١٠ - باب : تَزْوِيجِ الثَّيِّبَاتِ .

وَقالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ : قالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ : (لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ) .
[ر : ٤٨١٣]

بیاہی عورتیں سے نکاح۔ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اپنی بیٹیاں اور بہنیں مجھ سے نکاح کے لئے مت پیش کیا کرو۔

٤٧٩٢/٤٧٩١ : حدّثنا أَبُو النُّعْمَانِ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ : حَدَّثَنَا سَيَّارٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِ ٱللهِ قالَ : قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَزْوَةٍ ، فَتَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي ، فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كانَتْ مَعَهُ ، فَٱنْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ ما أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : (ما يُعْجِلُكَ) . قُلْتُ : كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ ، قالَ : (أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا) . قُلْتُ : ثَيِّبًا ، قالَ : (فَهَلَّا جارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ) . قالَ : فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ ، قالَ : (أَمْهِلُوا ، حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلاً - أَيْ عِشَاءً - لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ) .

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے سے واپس ہو رہے تھے، میں اپنے ایک سست اونٹ پر جلدی جانے کی کوشش کر رہا تھا، اتنے میں پیچھے سے ایک سوار آملا اور اپنا نیزہ میرے اونٹ کو چبھو دیا، جس کی وجہ سے میرا اونٹ ایسا اچھا چل پڑا، جیسا کسی عمدہ اونٹ کی چال تم نے دیکھی ہوگی، اچانک حضور صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے، آپ نے دریافت فرمایا: اتنی جلدی کیوں کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی: میری نئی شادی ہوئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کنواری سے یا شادی شدہ سے؟ میں نے عرض کی: شادی شدہ سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کنواری سے کیوں نہ کی، تم اس سے کھیل کود کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی (حضرت جابر بھی کنوارے تھے)۔ فرمایا کہ پھر جب ہم مدینے میں داخل ہونے والے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ، رات ہو جائے تب داخل ہونا، تا کہ پراگندہ بالوں والی کنگھا کر دے اور جن کے شوہر موجود نہیں تھے وہ اپنے زیر ناف بال صاف کرلیں۔

تشریح

اس حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا رک جاؤ اور رات کے وقت گھر میں داخل ہونا اور اس کے بعد ایک حدیث آرہی ہے، اس میں ہے:" لا یطرق أحدکم إحلیه لیلاً" کہ گھر والوں کے پاس رات کو نہیں آنا چاہیے، تو دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ ممانعت اس وقت ہے جب آدمی اچانک آئے اور گھر والوں کو پہلے سے آمد کی اطلاع نہ ہو اور اگر اطلاع ہو تو پھر رات میں آنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔"تمتشط"بمعنی کنگی کرنا۔"شعثة"پراگندہ بال والی۔ "تستحد"لوہے کو استعمال کرنا زیر ناف بال ہٹانے کے لئے۔"المغیبة"وہ عورت جس کا شوہر غائب ہو۔

(٤٧٩٢) : حدّثنا آدمُ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : حَدَّثَنَا مُحارِبٌ قالَ : سَمِعْتُ جابرَ بْنَ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : تَزَوَّجْتُ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (ما تَزَوَّجْتَ) . فَقُلْتُ : تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا ، فَقَالَ : (ما لَكَ وَلِلْعَذَارَى وَلِعَابِهَا) . فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، فَقَالَ عَمْرٌو : سَمِعْتُ جابِرَ بْنَ عَبْدِ ٱللهِ يَقُولُ : قالَ لِي رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (هَلَّا جارِيَةً تُلاعِبُهَا وَتُلاعِبُكَ) . [ر : ٤٣٢]

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت ہے کہ میں نے شادی کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کس سے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کی: ایک شادی شدہ عورت سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے کنواری سے اور اس کے کھیل سے رغبت نہیں۔

محارب نے بیان کیا کہ پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد عمرو بن دینار سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا ہے، مجھ سے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس طرح بیان کیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم نے کسی کنواری سے شادی کیوں نہ کی، تم بھی اس کے ساتھ کھیل کود کرتے وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی۔

١١ - باب : تَزْوِيجِ الصِّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ .

کم عمر کی زیادہ عمر والے سے شادی

٤٧٩٣ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عِرَاكٍ ، عَنْ عُرْوَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ عائِشَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : إِنَّمَا أَنَا أَخُوكَ ، فَقَالَ : (أَنْتَ

أَخِي فِي دِينِ ٱللهِ وَكِتَابِهِ ، وَهِيَ لِي حَلَالٌ) .

ترجمہ

حضرت عروہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے عرض کی کہ میں آپ کا بھائی ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے دین اور اس کی کتاب کے مطابق تم میرے بھائی ہو اور عائشہ میرے لئے حلال ہے۔

۱۲ - باب : إِلَى مَنْ يَنْكِحُ ، وَأَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ ، وَما يُسْتَحَبُّ أَنْ يَتَخَيَّرَ لِنُطَفِهِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ .

کس سے نکاح کیا جائے اور کون سی عورت بہتر ہے اور کس عورت کو اپنی نسل کے لئے اپنی بیوی بنانا مستحب ہے

٤٧٩٤ : حدّثنا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ : حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ) . [ر : ٣٢٥١]

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹ پر سوار ہونے والی عرب عورتوں میں بہترین عورت قریش کی صالح عورت ہے، اپنے بچے سے بہت زیادہ محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال میں عمدہ نگران۔

تشریح

یہ ان عورتوں کی باہمی فضیلت کا بیان ہے جو اونٹ پر سواری کرتی ہیں، عرب کی ان عورتوں میں قریش کی عورتیں بہتر ہیں یا قریش کو زمانہ کے اعتبار سے ''خیر نساء'' کہا گیا ہے۔

١٣ - باب : اتِّخَاذِ السَّرَارِيِّ ، وَمَنْ أَعْتَقَ جارِيَتَهُ ثُمَّ تزوَّجَهَا .

باندیوں کو ہم بستری کے لئے منتخب کرنا اور اس شخص کا ثواب جس نے باندی کو آزاد کیا اور پھر اس سے شادی کر لی

٤٧٩٥ : حدّثنا مُوسى بْنُ إِسْماعِيلَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيُّ : حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قالَ : حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قالَ : قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : (أَيُّمَا رَجُلٍ كانَتْ عِنْدَهُ وَلِيدَةٌ ، فعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ، وَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا ، ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ . وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِي فَلَهُ أَجْرَانِ . وَأَيُّمَا مَمْلُوكٍ أَدَّى حَقَّ مَوَالِيهِ وَحَقَّ رَبِّهِ فَلَهُ أَجْرَانِ) .

قالَ الشَّعْبِيُّ : خُذْهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ ، قَدْ كانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيما دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ .

وَقالَ أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : (أَعْتَقَهَا ثُمَّ أَصْدَقَهَا) . [ر : ٩٧]

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس باندی ہو وہ اسے تعلیم دے اور خوب اچھی طرح دے، اسے ادب سکھائے اور پوری نرمی اور لگن کے ساتھ سکھائے، اس کے بعد اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اسے دوہرا ثواب ملتا ہے اور اہل کتاب میں سے جو شخص بھی اپنے نبی پر ایمان رکھتا ہو اور پھر مجھ پر بھی ایمان لائے اسے دوہرا ثواب ملتا ہے اور جو غلام اپنے آقا کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اور اپنے رب کے حقوق بھی ادا کرے اسے بھی دوہرا ثواب ملتا ہے۔ شعبی نے اپنے شاگرد کو یہ حدیث سنانے کے بعد فرمایا کہ بغیر کسی مشقت و محنت کے اسے سیکھ لو، اس سے پہلے کے طالب علموں کو اس کے لئے مدینہ تک کا سفر کرنا پڑتا تھا۔ ابوبکر نے بیان کیا، ان سے ابوحصین نے، ان سے ابوبردہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس شخص نے باندی کو آزاد کیا (نکاح کرنے کے لئے) اور یہی آزادی اس کا مہر رکھا۔

تشریح

اوپر موسیٰ بن اسماعیل کی روایت میں "ثم أعتقها وتزوجها" کے الفاظ ہیں، یعنی اس کو آزاد کر دے اور اس

سے شادی کرلے، اور ابوبکر کی روایت میں ہے: "أعتقها ثمَّ أصدقها" کہ اس کو آزاد کردے، پھر اس کا مہر ادا کردے۔ اس میں مہر دینے کی تصریح ہے، پہلی روایت سے ظاہراً یہ مفہوم ہورہا ہے کہ آزادی اور عتق کو ہی مہر قرار دیا گیا، لیکن اس روایت میں تصریح کردی گئی کہ عتق کے ساتھ ساتھ اس کو مہر بھی دے دے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

٤٧٩٦ : حدّثنا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قالَ : أَخْبَرَنِي ٱبْنُ وَهْبٍ قالَ : أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حازِمٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ .

حَدَّثَنَا سُلَيْمانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : (لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ : بَيْنَمَا إِبْرَاهِيمُ مَرَّ بِجَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ – فَذَكَرَ الحَدِيثَ – فَأَعْطَاهَا هَاجَرَ ، قالَتْ : كَفَّ ٱللّٰهُ يَدَ الْكافِرِ وَأَخْدَمَنِي آجَرَ). قالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ . [ر : ٢١٠٤]

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے، ان سے ابوہریرہ نے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے تین مرتبہ کے سوا کبھی ذومعنی بات نہیں نکلی۔ ایک مرتبہ آپ ایک ظالم بادشاہ کی سلطنت سے گزرے، آپ کے ساتھ آپ کی بیوی حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں، پھر پوری حدیث بیان کی کہ بادشاہ سے آپ نے سارہ سے متعلق یہ کہا کہ وہ آپ کی بہن (دینی بہن) ہیں، اس بادشاہ نے پھر سارہ کو حضرت ہاجرہ دے دی تھیں۔ حضرت سارہ نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کے ہاتھ کو ہلاک کردیا اور آخر کار (حضرت ہاجرہ) کو میری خدمت کے لئے دلوایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا، یہی ہاجرہ تمہاری ماں ہے اے آسمان کے پانی کے بیٹو! (یعنی اہل عرب)۔

تشریح

"فتلك أمكم يا بني ماء السماء" یہ جملہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ہاجرہ کے متعلق اہل عرب سے خطاب کرکے فرمایا، کیونکہ حضرت اسماعیل حضرت ہاجرہ کے بطن سے تھے اور عرب اسماعیل کی اولاد ہیں، مطلب یہ ہے کہ تم تو اپنے کو عظیم سمجھتے ہو، جبکہ تمہاری ماں باندی تھی اور چونکہ حضرت اسماعیل کا نسب بالکل پاک تھا، اس لئے "بنو ماء السماء" کہا کہ جس طرح آسمان کا پانی ہر قسم کی آلودگی سے پاک ہوتا ہے اہل عرب کی نسل بھی پاک اور طاہر ہے۔

٤٧٩٧ : حدّثنا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ قالَ : أَقامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ ، فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ ، أُمِرَ بِالْأَنْطَاعِ ، فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ ، فكَانَتْ وَلِيمَتَهُ ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ : إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ ، أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ ، فَقَالُوا : إِنْ حَجَبَهَا فَهْيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهْيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ ، فَلَمَّا ٱرْتَحَلَ وَطَّى لَهَا خَلْفَهُ ، وَمَدَّ ٱلْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ . [ر : ٣٦٤]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن تک قیام کیا اور یہیں امیر المؤمنین صفیہ بنت حیی کے ساتھ خلوت کی، پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ کی دعوت دی، اس دعوت میں نہ روٹی تھی نہ گوشت تھا، دسترخوان بچھانے کا حکم ہوا اور اس میں کھجور پنیر اور گھی رکھ دیا گیا، یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔ بعض مسلمانوں نے پوچھا کہ صفیہ امہات المؤمنین میں سے ہیں (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا ہے) یا باندی کی حیثیت سے آپ نے ان کے ساتھ خلوت کی؟ اس پر کچھ لوگوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے پردے کا انتظام کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ امہات المؤمنین میں سے ہیں اور اگر پردے کا اہتمام نہ کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ باندی کی حیثیت سے ہیں، پھر جب کوچ کا وقت ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے اپنی سواری پر بیٹھنے کے لئے جگہ بنائی اور آپ کے لئے پردہ ڈالا گیا، تاکہ لوگوں کو نظر نہ آئیں۔

١٤ - باب : مَنْ جَعَلَ عِتْقَ الْأَمَةِ صَدَاقَهَا .

جس نے باندی کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا

٤٧٩٨ : حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَسُولَ ٱللّٰهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا . [ر : ٣٦٤]

ترجمہ

حضرت انس کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

تشریح

باندی کی آزادی کو مہر بنانے میں فقہا کا اختلاف ہے۔ امام احمد بن حنبل اور قاضی ابو یوسف آزادی کو مہر بنانا جائز سمجھتے ہیں، جبکہ ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ آزادی کو مہر بنانا جائز نہیں۔ حدیث تو حنابلہ کا مستدل ہے، جب کہ ائمہ ثلاثہ کہتے ہیں کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں داخل ہے اور آپ کے بعد کسی کے لئے جائز نہیں، جب کہ حافظ ابن حجر نے فرمایا کہ جب آزادی بشرط نکاح ہو تو باندی کی قیمت مہر شمار ہوا کرتی ہے۔

١٥ - باب : تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ .

لِقَوْلِهِ تَعَالَى : «إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ ٱللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ» /النور: ٣٢/ .

تنگ دست کا نکاح کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اگر وہ تنگدست ہے تو اللہ انہیں مالدار کر دے گا''۔

٤٧٩٩ : حدّثنا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حازِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قالَ : جاءَتِ ٱمْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ ٱللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللَّهِ ، جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي ، قالَ : فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ، ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ ٱللَّهِ ، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا ، فَقَالَ : (وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ) . قالَ : لَا وَٱللَّهِ يَا رَسُولَ ٱللَّهِ ، فَقَالَ : (ٱذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَٱنْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا) . فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ : لَا وَٱللَّهِ ما وَجَدْتُ شَيْئًا ، فَقَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ : (ٱنْظُرْ وَلَوْ خاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ) . فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ : لَا وَٱللَّهِ يَا رَسُولَ ٱللَّهِ وَلَا خاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ ، وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي - قالَ سَهْلٌ : ما لَهُ رِدَاءٌ - فَلَهَا نِصْفُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ : (ما تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ ، إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ) . فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قامَ ، فَرَآهُ رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ مُوَلِّيًا ، فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ ، فَلَمَّا جاءَ قالَ : (ماذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ) . قالَ : مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا ، عَدَّدَهَا ، فَقَالَ : (تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ) . قالَ : نَعَمْ ، قالَ : (ٱذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ) . [ر : ٢١٨٦]

ترجمہ

حضرت سہل بن سعد ساعدی کی روایت ہے کہ ایک خاتون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو آپ کے لئے وقف کرنے کے لئے حاضر ہوئی ہوں، آپ نے اوپر سے نیچے تک اسے دیکھا، پھر سر جھکا یا، اس نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے کوئی فیصلہ نہیں کیا تو بیٹھ گئیں، اس کے بعد آپ کے صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو ان کی ضرورت نہیں تو میرا نکاح ان سے کر دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں، اللہ گواہ ہے یارسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھر جاؤ اور دیکھو، ہوسکتا ہے تمہیں کوئی چیز مل جائے، وہ گئے اور واپس آ گئے اور عرض کی: اللہ گواہ ہے کہ میں نے کچھ نہیں پایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھ لو، اگر لوہے کی ایک انگوٹھی بھی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آ گئے اور عرض کی: اللہ گواہ ہے یارسول اللہ! میرے پاس لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں، البتہ میرے پاس ایک تہہ بند ہے انہیں اس میں سے آدھا دیجئے۔ حضرت سہل نے بیان کیا کہ ان کے پاس ایک چادر بھی نہیں تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اس ایک تہبند کے ساتھ کیا کرے گی؟! اگر تم اسے پہنو گے تو ان کے لئے اس میں سے کچھ نہیں بچے گا، اگر وہ پہنے گی تو تمہارے لئے کچھ نہیں بچے گا۔ اس کے بعد وہ صحابی بیٹھ گئے، کافی دیر بیٹھنے کے بعد جب کھڑے ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا کہ وہ واپس جا رہے ہیں، آپ نے انہیں بلوایا، جب وہ آئے تو آپ نے دریافت فرمایا: تمہیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں، انہوں نے گن گن کر بتائیں تو آپ نے پوچھا: کیا تم انہیں یاد سے پڑھ سکتے ہو؟ عرض کی: جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر جاؤ، میں نے اسے تمہارے نکاح میں دیا اس قرآن کی وجہ سے جو تمہارے پاس ہے۔

تشریح

حدیث شوافع کی دلیل ہے، اس لئے کہ وہ قرآن کی تعلیم کو مہر بنانے کے لئے جائز قرار دیتے ہیں، جب کہ جمہور اور احناف تعلیم قرآن کو مہر بنانا جائز اس لئے نہیں سمجھتے کہ اللہ نے مہر کے لئے فرمایا: "أن تبتغوا بأموالكم" جس کا مطلب یہ ہے کہ مال متقوم ہونا چاہئے اور جو مال نہ ہو تو وہ مہر نہیں بن سکتا اور تعلیم القرآن بھی مہر نہیں، اس لئے اس کو مہر نہیں بنایا جائے گا۔ حدیث باب کے بارے میں کہا جائے گا کہ یہ تو اس صحابی کی خصوصیت ہے، اور یا پھر "بما معك من القرآن" میں باء عوض کی نہیں، بلکہ سببیت کے لئے ہے، یعنی اہل قرآن ہونے کی وجہ سے تم پر مہر معجّل واجب نہیں، البتہ مہر مؤجل قواعد کے مطابق واجب ہوگا۔

١٦ - باب : اَلْأَكْفَاءِ فِي ٱلدِّينِ .

وَقَوْلُهُ : «وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ المَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا» /الفرقان : ٥٤/ .

نکاح کے سلسلے میں دین میں مشارکت ومماثلت مطلوب ہے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا، پھر اس کو ددھیال اور سسرال میں تقسیم کیا''۔

٤٨٠٠ : حدّثنا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا : أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ ، وَكانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، تَبَنَّى سَالِمًا ، وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ، وَهْوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصارِ ، كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ ﷺ زَيْدًا ، وَكانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلاً في الْجَاهِلِيَّةِ دَعاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيراثِهِ ، حَتَّى أَنْزَلَ ٱللهُ : «ٱدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ - إِلَى قَوْلِهِ - وَمَوالِيكُمْ» . فَرُدُّوا إِلَى آبائِهِمْ ، فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كانَ مَوْلًى وَأَخًا في ٱلدِّينِ ، فَجاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ ٱبْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعامِرِيِّ - وَهْيَ ٱمْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ - النَّبِيَّ ﷺ فَقالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللهِ إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا ، وَقَدْ أَنْزَلَ ٱللهُ فِيهِ ما قَدْ عَلِمْتَ .. فَذَكَرَ الحَدِيثَ . [ر : ٣٧٧٨]

ترجمہ

حضرت عروۃ بن زبیر کی روایت ہے اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن شمس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، جوان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شرکت کی تھی، حضرت سالم کو لے پالک بنایا اور پھر ان کا نکاح اپنی بھتیجی (ہند بنت الولید بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کر دیا، حضرت سالم ایک انصاری خاتون کے آزاد کردہ غلام تھے، جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (جو آپ ہی کے آزاد کردہ غلام تھے) اپنا لے پالک بنایا تھے۔ دور جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی کسی کو لے پالک بنا لیتا، تو لوگ اسے اس کی طرف نسبت کر کے بلاتے تھے اور لے پالک اس کی میراث میں بھی حصہ لیتا، آخر جب یہ آیت اتری کہ انہیں ان کے آباء کی طرف نسبت کر بلاؤ: ﴿ادعوهم لآباء هم ... مواليكم﴾ تک، تو لوگ انہیں آباء کی طرف منسوب کرنے لگے، جن کے باپ کا علم نہ ہوتا، اسے مولا اور دینی بھائی کہا جاتا، پھر سہلہ بنت سہل بنت عمرو القرشی ثم العامری رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ! ہم تو سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے ہیں جیسا کہ آپ کو علم ہے، اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی، پھر ابوالیمان نے پوری حدیث بیان کی۔

٤٨٠١ : حدّثنا عُبَيْدُ بْنُ إِسْماعِيلَ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ قالَتْ : دَخَلَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ لَهَا : (لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الحَجَّ) . قالَتْ : وَٱللهِ لَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً ، فَقَالَ لَهَا : (حُجِّي وَٱشْتَرِطِي ، قُولِي : اللَّهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي) . وَكانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ.

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیر کے پاس گئے اور ان سے فرمایا: شاید تمہارا ارادہ حج کا ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ گواہ ہے، میرا مرض شدید ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ پھر بھی حج کر سکتی ہو، البتہ شرط لگا لینا کہ جب مناسک حج کی ادائیگی دشوار ہو جائے گی تو حلال ہو جاؤ گی، یہ کہہ دینا کہ اے اللہ! میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی جب آپ مجھے (مرض کی وجہ سے) روک لیں گے۔ ضباعہ مقداد بن اسود کے نکاح میں تھیں۔

تشریح

احرام کے وقت شرط لگانے میں ائمہ مجتہدین کا اختلاف ہے۔ احناف اور مالکیہ ایسی شرط کا کوئی اعتبار نہیں کرتے۔ امام شافعی اور حنابلہ اس طرح کی شرط حدیث باب کی وجہ سے جائز سمجھتے ہیں، جبکہ احناف اسے حضرت ضباعہ بنت زبیر کی خصوصیت سمجھتے ہیں۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ کفاءۃ فی الدین تو معتبر ہے، جبکہ کفاءۃ فی النسب غیر معتبر ہے، اس لئے کہ ان دونوں روایتوں میں قریشی عورتوں کا غیر قریشی مردوں سے نکاح کا ذکر ہے۔

٤٨٠٢ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ ، عَنْ عُبَيْدِ ٱللهِ قالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (تُنْكَحُ المَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ : لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا ، فَٱظْفَرْ بِذَاتِ ٱلدِّينِ ، تَرِبَتْ يَدَاكَ) .

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سے نکاح چار چیزوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے، اس کے مال، اس کے خاندانی شرافت، اس کی خوبصورتی اور اس کے دین کی وجہ سے اور تم

دین دار عورت سے نکاح کرو، تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

تشریح

"تربت يداك" یہ جملہ فقر سے کنایہ کا ہے اور بد دعا کے طور پر استعمال ہوتا ہے، اس کی شرط محذوف ہے: أي: "إن لم تظفر بذات الدين تربت يداك".

٤٨٠٣ : حدّثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ أَبِي حازِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَهْلٍ قالَ : مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ فَقَالَ : (ما تَقُولُونَ فِي هٰذَا) . قالُوا : حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ ، وَإِنْ قالَ أَنْ يُسْتَمَعَ . قالَ : ثُمَّ سَكَتَ ، فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ، فَقَالَ : (ما تَقُولُونَ فِي هٰذَا) . قالُوا : حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ ، وَإِنْ قالَ أَنْ لَا يُسْتَمَعَ . فَقَالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (هٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا) . [٦٠٨٢]

ترجمہ

حضرت سہل بن سعد کی روایت ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے دریافت کیا: ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ یہ اس لائق ہیں کہ اگر نکاح کا پیغام بھیجیں تو ان سے نکاح کیا جائے، اگر کسی سے سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جائے، اگر کوئی بات کہیں تو غور سے سنا جائے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خاموش رہے، پھر ایک دوسرے شخص گزرے جو مسلمانوں کے فقیر اور غریب لوگوں میں شمار کئے جاتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یہ اس قابل ہیں کہ اگر نکاح کا پیغام بھیجیں تو قبول نہ کیا جائے، اگر کسی سے سفارش کریں تو سفارش قبول نہ کی جائے، اگر کوئی بات کہیں تو بات نہ سنی جائے۔ آپ نے فرمایا: "یہ شخص (فقیر و محتاج) دنیا بھر کے اس جیسوں سے بہتر ہے"۔

١٧ – باب : الْأَكْفَاءِ فِي الْمَالِ وَتَزْوِيجِ الْمُقِلِّ الْمُثْرِيَةَ .

مال میں برابری اور غریب کا مالدار عورت سے نکاح کرنے کا بیان

٤٨٠٤ : حدّثني يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ قالَ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ : أَنَّهُ سَأَلَ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا : «وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي ٱلْيَتَامَى» . قالَتْ : يَا ٱبْنَ أُخْتِي ، هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تكُونُ في حَجْرِ وَلِيِّهَا ، فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمالِهَا ، وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ صَدَاقَهَا ، فَنُهُوا عَنْ نِكاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ ، وَأُمِرُوا بِنِكاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ .
قالَتْ : وَٱسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فَأَنْزَلَ ٱللهُ : «وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ – إِلَى – وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ» . فَأَنْزَلَ ٱللهُ لَهُمْ : أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا فِي إِكْمالِ الصَّدَاقِ ، وَإِذَا كانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ ، تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ ، قالَتْ : فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا ، فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا ، إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى فِي الصَّدَاقِ . [ر : ٢٣٦٢]

ترجمہ

حضرت عروہ نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آیت ''اگر تمہیں خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں تم انصاف نہ کرسکو گے'' کے متعلق سوال کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''بیٹے اس آیت میں اس یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور اس کا ولی اس کی خوبصورتی اور مال کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ ہو اور اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو، لیکن اس کے مہر میں بھی کمی کرنے کا ارادہ ہو، ایسے ولی کو اپنے زیر پرورش یتیم لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے، البتہ اُس صورت میں نکاح کرنے کی اجازت ہے جب وہ اس کا مہر پورا ادا کرنے کے سلسلے میں انصاف سے کام لے۔ آیت میں ایسے ولیوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی زیر پرورش لڑکی کے سوا اور کسی سے نکاح کریں''۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت ﴿ويستفتونك في النساء﴾ ﴿وترغبون أن تنكحوهن﴾ تک نازل کی، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکی اگر خوبصورت اور مال دار ہو تو اس کا ولی بھی اس کے ساتھ نکاح میں اور اس کے نسب میں رغبت رکھا کرتا ہے اور مہر پورا ادا کرتا ہے، لیکن اگر اس میں حسن کی بھی کمی ہو اور مال دار بھی نہ ہو تو

پھر اس کی طرف رغبت نہیں رکھتے اور وہ اسے چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جس طرح یتیم لڑکیوں کے ولی انہیں اس وقت چھوڑ دیتے ہیں، جب کہ ان کی طرف کوئی میلان خاطر نہ ہو، اسی طرح انہیں اس کی بھی اجازت نہیں کہ اگر ان کی طرف میلان خاطر ہو تو نکاح کر لیں، سوا اس کے کہ وہ ان یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے سلسلے میں بھی پورا پورا حق ان کو دیں۔

تشریح

احناف اور حنابلہ کفاءۃ فی المال کا اعتبار کرتے ہیں، جب کہ امام مالک اسے غیر معتبر سمجھتے ہیں۔ کفاءۃ فی المال کا مطلب یہ ہے کہ آدمی نفقہ اور مہر دونوں پر قادر ہو اور ایک کفائت فی الیسار والغنی ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام محمد مالداری اور غنا کا بھی اعتبار کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ اگر بیوی مالدار ہے اور مرد کے پاس مال کم ہے تو یہ بات تفوق اور تعلي کا سبب بنتی ہے تو ازدواجی زندگی کامیاب نہیں رہتی۔

١٨ – باب : ما يُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ المَرْأَةِ .

وَقَوْلِهِ تَعَالَى : «إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ» /التغابن: ١٤/ .

عورت کی نحوست سے پرہیز کے متعلق

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "بلاشبہ تمہاری بیویوں اور تمہارے بچوں میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں"۔

٤٨٠٥/٤٨٠٦ : حدّثنا إِسْماعِيلُ قالَ : حَدَّثَنِي مالِكٌ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ٱبْنَيْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ قالَ : (الشُّؤْمُ فِي المَرْأَةِ ، وَٱلدَّارِ ، وَالْفَرَسِ) .

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نحوست گھوڑے میں، گھر میں اور عورت میں ہو سکتی ہے"۔

(٤٨٠٦) : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ٱبْنِ عُمَرَ قالَ : ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (إِنْ كانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي ٱلدَّارِ ، وَالمَرْأَةِ ، وَالْفَرَسِ) . [ر : ١٩٩٣]

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نحوست کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''نحوست اگر کسی چیز میں ہوتی ہے تو وہ گھر، عورت اور گھوڑا ہے''۔

٤٨٠٧ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنْ أَبِي حازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ قالَ : (إِنْ كانَ في شَيْءٍ فَفِي الفَرَسِ وَالمَرْأَةِ وَالمَسْكَنِ) . [ر : ٢٧٠٤]

ترجمہ

حضرت سہل بن سعد ساعدی کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہے''۔

٤٨٠٨ : حدّثنا آدَمُ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُلَيْمانَ التَّيْمِيِّ قالَ : سَمِعْتُ أَبَا عُثْمانَ النَّهْدِيَّ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (ما تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجالِ مِنَ النِّسَاءِ) .

ترجمہ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے بڑھ کر نقصان دہ اور کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔

تشریح

ان روایات پر اشکال ہوتا ہے کہ ایک دوسری صحیح حدیث میں ہے: ''لا عدوی ولا طیرۃ'' اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدشگونی سے منع فرمایا ہے اور یہاں عورت، گھر اور گھوڑے سے متعلق بدفالی اور بدشگونی کا تذکرہ ہے، یوں بظاہر دونوں قسم کی روایات میں تعارض ہے۔ اس کے جواب میں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حدیثیں قرآن کی آیت: ﴿ما أصاب من مصیبة﴾ سے منسوخ ہیں۔ بعض نے کہا کہ کلام حرف شرط کے ساتھ ہے، مطلب یہ ہے کہ شوم اور نحوست اگر کسی چیز میں ہوسکتی تو ان تین میں ہوتی، لیکن ان تینوں میں اس کا تصور نہیں۔ ''شوم'' کا ایک معنی موافقت اور دوسرا نحوست ہے، یہاں پہلا معنی مراد ہے، جب کہ دوسری حدیث میں دوسرا معنی، ''شوم دار'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ تنگ ہو، اس کے پڑوسی اچھے نہ ہوں یا آب وہوا خراب ہو۔ ''شوم مرأۃ'' سے مراد اس کی اولاد نہ ہو، زبان دراز ہو، عفت کا خیال نہ رکھتی ہو، اور ''شوم فرس'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ جہاد میں کام نہ آئے سرکش ہو یا اس کی قیمت زیادہ ہو۔

١٩ - باب : الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ .

٤٨٠٩ : حدّثنا عَبْدُ ٱللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهَا قالَتْ : كانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ : عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ ، وَقالَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ : (الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ) . وَدَخَلَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ ، فَقَالَ : (أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ) . فَقِيلَ : لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ ، وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ . قالَ : (هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ) . [٤٩٧٥ ، ٥١١٤]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت بریرہ کے ساتھ شریعت کے تین مسائل وابستہ ہیں، انہیں آزاد کیا گیا اور پھر اختیار دیا گیا (کہ اگر چاہیں تو اپنے شوہر سے جن کے نکاح میں وہ غلامی کے زمانہ میں تھیں، نکاح فسخ کرسکتی ہیں)، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حضرت بریرہ کے ولاء کے بارے میں) کہ ولاء آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتی ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے تو ایک ہانڈی گوشت کی چولہے پر تھی اور پھر آپ کے لئے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر دریافت فرمایا: (چولہے پر) ہانڈی (گوشت کی) بھی تو میں نے دیکھی تھی؟! عرض کی کہ وہ ہانڈی اس گوشت کی تھی جو بریرہ کو صدقہ ملا، آپ تو صدقہ نہیں کھاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ان کے لئے صدقہ تھا اور ہمارے لئے ہدیہ ہے''۔

تشریح

شادی شدہ باندی کی آزادی کے بعد اگر اس کا شوہر غلام ہے تو بالاتفاق اس کو شوہر کے پاس رہنے یا نہ رہنے کا اختیار ہوتا ہے، لیکن اگر اس کا شوہر آزاد ہو تو کیا یہ اختیار اس کو حاصل ہوگا یا نہیں؟ ائمہ ثلاثہ کہتے ہیں کہ اس کو اختیارِ عتق حاصل نہیں ہوگا، جبکہ احناف اس صورت میں بھی خیارِ عتق کے قائل ہیں۔ استدلال میں دونوں فریق حضرت بریرہ کا واقعہ پیش کرتے ہیں، جس کے بارے میں بعض روایات میں ہے کہ حضرت بریرہ کا شوہر مغیث آزاد تھا اور بعض میں ہے کہ غلام تھا۔ آزادی والی روایات احناف کی دلیل ہیں، جبکہ غلامی والی روایات ائمہ ثلاثہ کی مستدل ہے۔ حضرت ابن عباس کی روایت میں غلام ہونے کی تصریح ہے، ائمہ ثلاثہ اسی روایت کو ترجیح دیتے ہیں، جب کہ حضرت عائشہ کی روایت میں اختلاف ہے، بعض میں آزادی، بعض میں غلامی کی تصریح ہے۔ ائمہ ثلاثہ نے حضرت ابن عباس کی روایت کو ترجیح دی ہے، جب کہ احناف کا کہنا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کو اس لئے ترجیح دی جائے گی کہ وہ

صاحبِ قصہ ہیں اور ابن عباس اس وقت کم عمر تھے، جہاں تک عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کے اختلاف کا تعلق ہے تو دراصل یہ اختلاف حضرت عروہ اور قاسم بن محمد کی روایتوں میں ہے، ''اسود عن عائشہ'' کی روایت میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور اس میں حضرت بریرہ کی آزادی کی تصریح ہے، لہذا بقیہ دونوں روایتیں تعارض کی وجہ سے ساقط ہوگئیں، ''اسود عن عائشہ'' والی روایت معمول بہا ہے۔ نیز احناف یہ بھی کہتے ہیں کہ جن روایات میں ''عبداً'' کا لفظ ہے وہ وہم راوی کے اعتبار سے ہے، کیونکہ حضرت مغیث پہلے غلام تھے، پھر آزاد کردیئے گئے، ''كان عبداً في حالة وحراً في حالة أخرى'' اس طرح ان روایتوں میں تعارض بھی ختم ہوجائے گا۔

٢٠ – باب : لَا يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ .

لِقَوْلِهِ تَعَالَى : «مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ» /النساء: ٢/ : وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلَاثَ أَوْ رُبَاعَ .

وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ : «أُولِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ» /فاطر: ١/ : يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلَاثَ أَوْ رُبَاعَ .

چار سے زیادہ عورتیں نکاح میں نہیں رکھی جاسکتیں

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''دو دو، تین تین اور چار چار''۔ حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ دو دو، تین تین، چار چار۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ﴿أولي أجنحة مثنىٰ وثلاث و رباع﴾ میں واوَ بمعنی ''أوْ'' ہے۔

٤٨١٠ : حدّثنا مُحَمَّدٌ : أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ : «وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى» . قالَتْ : الْيَتِيمَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهْوَ وَلِيُّهَا ، فَيَتَزَوَّجُهَا عَلَى مالِهَا ، وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا ، وَلَا يَعْدِلُ فِي مالِهَا ، فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهَا ، مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ . [ر : ٢٣٦٢]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کرسکو'' کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد یتیم لڑکی ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو، ولی اس سے مال کی وجہ سے شادی کرنا چاہے، مگر اس کے حقوق کی ادائیگی اور حسنِ معاملت نہ کرنا چاہتا ہو اور نہ اس کے مال کے بارے میں انصاف کا معاملہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ اس کے سوا ان عورتوں سے شادی کرے جو اسے پسند

ہوں، دودو، تین تین یا چار چار سے۔

٢١ – باب : «وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ» /النساء : ٢٣/ . وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ ما يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ .

''اورتمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے''۔رضاعت سے وہ تمام چیزیں حرام ہوجاتی ہیں جونسب سے حرام ہوتی ہیں۔

٤٨١١ : حدّثنا إِسْماعِيلُ قالَ : حَدَّثَنِي مالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : أَنَّ عائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهَا : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ كانَ عِنْدَهَا ، وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ ، قالَتْ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ ، فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ : (أُرَاهُ فُلَانًا) . لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ ، قالَتْ عائِشَةُ : لَوْ كانَ فُلَانٌ حَيًّا – لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ – دَخَلَ عَلَيَّ ؟ فَقالَ : (نَعَمْ ، الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ ما تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ) . [ر : ٢٥٠٣]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف فرما تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سنا کہ کوئی ام المؤمنین حضرت حفصہؓ کے گھر کے اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ میں عرض کی: یارسول اللہ! یہ شخص آپ کے گھر آنے کی اجازت چاہتا ہے۔آپ نے فرمایا: میرا خیال ہے یہ فلاں شخص ہے۔ آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ایک رضاعی چچا کا نام لیا۔اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ فلاں میرے رضاعی چچا تھے، اگر زندہ ہوتے تو کیا میرے ہاں آجا سکتے تھے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، رضاعت ان تمام چیزوں کوحرام کر دیتی ہے جنہیں نسب حرام کرتا ہے۔

تشریح

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دو رضاعی چچا تھے، ایک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رضاعی بھائی تھے، ان کا انتقال ہو چکا تھا، یہاں وہی مراد ہیں۔ دوسرے چچا یہ حضرت عائشہ کے رضاعی بھائی کے نسبی بھائی تھے، وہ زندہ تھے، جن کا ذکر اگلی حدیث میں ہے۔

٤٨١٢ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيىٰ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ قالَ : قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : أَلَا تَتَزَوَّجُ ٱبْنَةَ حَمْزَةَ ؟ قالَ : (إِنَّها ٱبْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ) .
وَقالَ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : سَمِعْتُ قَتَادَةَ : سَمِعْتُ جابِرَ بْنَ زَيْدٍ : مِثْلَهُ .
[ر : ٢٥٠٢]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے۔ بشر بن عمر نے بیان کیا کہ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی اور انہوں نے قتادہ سے سنا اور انہوں نے اسی طرح حضرت جابر بن زید سے سنا۔

تشریح

یہ بات حضرت علی نے آپ سے کہی، یا تو انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے رضاعی بھائی ہیں اور یہ بھی ممکن ہے معلوم تو ہو، لیکن آپ کے لئے خصوصیت ان کے ذہن میں ہو۔

٤٨١٣ : حدّثنا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ : أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ : أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا : أَنَّهَا قالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، ٱنْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ ، فَقَالَ : (أَوَ تُحِبِّينَ ذٰلِكِ) . فَقُلْتُ : نَعَمْ ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ ، وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (إِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِي) . قُلْتُ : فَإِنَّا نُحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ ؟ قالَ : (بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ) . قُلْتُ : نَعَمْ ، فَقَالَ : (لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي ما حَلَّتْ لِي ، إِنَّهَا لَٱبْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ) .
قالَ عُرْوَةُ : وَثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِأَبِي لَهَبٍ ، كانَ أَبُو لَهَبٍ أَعْتَقَهَا ، فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ ، فَلَمَّا ماتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ ، قالَ لَهُ : ماذَا لَقِيتَ ؟ قالَ أَبُو لَهَبٍ : لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هٰذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ . [٤٨١٧ ، ٤٨١٨ ، ٤٨٣١ ، ٥٠٥٧]

ترجمہ

حضرت ام حبیبہ بنت سفیان کی روایت ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ!

میری بہن ابوسفیان کی لڑکی سے نکاح کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم پسند کرو گی (کہ تمہاری سوکن تمہاری بہن ہو)۔ میں نے عرض کی: تنہا آپ کے نکاح میں اب بھی نہیں ہوں اور سب سے زیادہ مجھے عزیز وہ شخص ہے جو بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن کو بھی شریک کرے۔ آپ نے فرمایا کہ میرے لئے یہ (دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا) جائز نہیں ہے۔ میں نے عرض کی: سنا گیا ہے کہ آپ ابوسلمہ کی صاحبزادی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہارا اشارہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ کی لڑکی کی طرف ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لئے حلال نہیں ہوسکتی تھی، وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا، تم لوگ میرے لئے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو مت پیش کیا کرو۔ حضرت عروہ نے بیان کیا کہ ثویبہ ابولہب کی کنیز تھی، ابولہب نے انہیں آزاد کر دیا تھا اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔ ابولہب کی موت کے بعد اسے ان کے ایک رشتہ دار (عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے خواب میں دیکھا کہ برے حال میں ہے، خواب میں ہی ان سے پوچھا کہ کیسی گزری؟ ابولہب نے کہا: تم لوگوں سے جدا ہونے کے بعد میں نے کوئی خیر نہیں دیکھی، صرف اس انگلی کے ذریعہ سراب کر دیا جاتا ہے، کیونکہ میں نے اس کے اشارے سے ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

تشریح

قرآن میں ہے کہ کافروں کو ان کا عمل آخرت میں فائدہ نہ دے گا، تو حدیث کا آخری حصہ "غیر أني سقیت" حضرت عروہ نے مرسلاً نقل کیا ہے، اس لئے اس کا اعتبار نہیں اور یہ کہ خواب حجت نہیں، اور تیسرا یہ کہ ابولہب کی خصوصیت بھی ہوسکتی ہے۔

۲۲ – باب : مَنْ قالَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ .

لِقَوْلِهِ تَعَالَى : «حَوْلَيْنِ كامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ» /البقرة : ۲۳۳/ .

وَما يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيرِهِ .

جنہوں نے کہا کہ دو سال کے بعد رضاعت کا اعتبار نہیں ہوتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''دو پورے سال اس شخص کے لئے ہے جو چاہتا ہو رضاعت پوری کرے''۔ رضاعت کم ہو جب بھی حرمت ثابت ہوتی ہے اور زیادہ ہو جب بھی۔

تشریح

ا۔ مدتِ رضاعت میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور صاحبین رحمہم اللہ کے ہاں

مدتِ رضاعت دو سال ہے۔ امام زفرؒ کے ہاں مدتِ رضاعت تین سال ہے۔ امام مالکؒ کے ہاں مدتِ رضاعت دو سال اور اتنی مدت جس میں بچہ غذا کا عادی ہو جائے۔ امام ابوحنیفہؒ کے ہاں اڑھائی سال ہے۔ جمہور نے ﴿والوالدات یرضعن أولادهن حولین کاملین﴾ سے اور ﴿وفصاله ثلثون شهرا﴾ سے استدلال کیا ہے کہ جب حمل کی اقل مدت چھ ماہ ہے تو فصال کے لئے دو سال آگئے۔ امام صاحب کا استدلال اس طرح ہے کہ حمل سے مراد ''حمل علی الایدی'' ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مدتِ رضاعت اڑھائی سال ہے، جو عادتاً بچہ کو گود میں اٹھانے کا بھی زمانہ ہے۔

۲۔ کتنی مدت میں دودھ پینے سے حرمتِ رضاعت ثابت ہوتی ہے؟ (۱) امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام احمد کے ہاں مطلقِ رضاعت سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے، خواہ ایک گھونٹ ہو۔

(۲) امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ پانچ رضعات سے حرمت ثابت ہوتی ہے، اس سے کم میں نہیں۔ (۳) داؤد ظاہری کے ہاں حرمت کم سے کم تین رضعات میں ثابت ہوتی ہے۔ امام شافعیؒ کی دلیل حضرت عائشہؓ کی روایت ہے: ''کان فیما أنزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات'' جس میں پانچ رضعات کا ذکر ہے۔ داؤد ظاہری کی دلیل ہے: ''تحرم الرضعة والرضعتان'' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم تین رضعات کا ہونا ضروری ہے، لیکن احناف کی دلیل قرآن کریم کی آیت ﴿وأمهاتكم اللاتي أرضعنكم﴾ ہے جو کہ مطلق ہے، مقدار کی کوئی قید نہیں، جہاں کوئی قید ہے وہ منسوخ ہے، لہذا مطلق رضاعت موجبِ حرمت ہے۔

٤٨١٤ : حدّثنا أَبُو الْوَلِيدِ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْأَشْعَثِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ ، فَكَأَنَّهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ ، كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ ، فَقَالَتْ : إِنَّه أَخِي ، فَقَالَ : (انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ) . [ر : ٢٥٠٤]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے ہاں ایک مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا اور ایسا محسوس ہوا کہ آپ نے اسے پسند نہیں کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے بھائیوں کے معاملے میں احتیاط سے کام لیا کرو، رضاعت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب دودھ ہی غذا ہو''۔

تشریح

بعض کے نزدیک حالتِ کبر میں رضاعت ثابت ہوتی ہے، لیکن جمہور کے نزدیک رضاعت حولین کے بعد ثابت نہیں ہوتی، اس لئے کہ آپ نے فرمایا: رضاعت وہی محرم ہوگی جو بھوک کو مٹادے۔ حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصوصیت تھی کہ ان کو بڑے ہونے کے بعد دودھ پلایا گیا۔

٢٣ – باب : لَبَنِ الْفَحْلِ .

رضاعت کا تعلق شوہر سے ہے

٤٨١٥ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ يُوسُفَ . أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عائِشَةَ : أَنَّ أَفْلَحَ أَخا أَبِي الْقُعَيْسِ جاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا ، وَهْوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ ، بَعْدَ أَنْ نَزَلَ ٱلْحِجَابُ ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ ، فَلَمَّا جاءَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ ، فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ . [ر : ٢٥٠١]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ابوقعیس کے بھائی افلح نے ان کے ہاں اندر آنے کی اجازت چاہی، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چچا تھے، (یہ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے ان کو اندر آنے کی اجازت نہیں دی، پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے ان کے ساتھ اپنے طرزِ عمل کو بیان کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو۔

تشریح

ائمہ اربعہ اور جمہور اس پر متفق ہیں کہ جس طرح رضیع کے لئے مرضعہ حرام ہوتی ہے، اسی طرح اس کا شوہر بھی حرام ہوجاتا ہے، اس لئے کہ دودھ کا سبب زوج اور زوجہ دونوں کا نطفہ ہے تو حرمت بھی دونوں کے ساتھ متعلق ہے۔

٢٤ – باب : شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ .

دودھ پلانے والی کی شہادت

٤٨١٦ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا إِسْماعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ ، عَنْ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ ، لٰكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ ، قَالَ : تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ، فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ ، فَقَالَتْ : أَرْضَعْتُكُمَا ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ ، فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ ، فَقَالَتْ لِي : إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا ، وَهِيَ كَاذِبَةٌ ، فَأَعْرَضَ عَنِّي ، فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ ، قُلْتُ : إِنَّهَا كَاذِبَةٌ ، قَالَ : (كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا ، دَعْهَا عَنْكَ) . وَأَشَارَ إِسْمَاعِيلُ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى ، يَحْكِي أَيُّوبَ . [ر : ۸۸]

ترجمہ

حضرت عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا، پھر ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی: میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے فلاں بنت فلاں سے نکاح کیا ہے، اس کے بعد ہمارے ہاں ایک عورت آئی اور کہنے لگی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، حالانکہ وہ جھوٹی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرۂ مبارک پھیر دیا، پھر میں آپ کے سامنے آیا اور عرض کی: وہ جھوٹی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس (تمہاری بیوی) سے کیسا معاملہ بنے گا، جب کہ ایک حبشن دعویٰ کرتی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، اپنی بیوی کو اپنے سے الگ کردو۔ (حدیث کے راوی) اسماعیل نے اپنی شہادت اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا کہ ایوب نے اس طرح اشارہ کر کے اس موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بتایا تھا۔

تشریح

حرمت رضاعت کیلئے امام مالک کے ہاں دو عورتوں کی شہادت کافی ہے۔ امام شافعی کے نزدیک چار عورتوں کی ہونی چاہیے۔ احناف کے نزدیک رضاعت میں بھی شہادت کا عام قانون چلے گا، دو مرد یا ایک مرد، دو عورتیں۔ امام احمد و اسحٰق کے ہاں ایک عورت کی گواہی قبول ہے، جس طرح اس حدیث میں آیا ہے، لیکن جمہور کہتے ہیں کہ ممکن ہے آپ کو وحی کے ذریعہ یقین ہو گیا ہو کہ واقعی اس عورت نے دودھ پلایا تھا، اس لئے چھوڑنے کا حکم فرمایا، یا چھوڑنے کا حکم احتیاط اور تورع کی بنا پر تھا، اگرچہ شرعاً اس سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی، لیکن شک تو پیدا ہو ہی گیا۔

۲۵ - باب : مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ وَمَا يَحْرُمُ .

جو عورتیں حلال ہیں اور جو حرام ہیں

وَقَوْلِهِ تَعَالَى : «حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ

الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ - إِلَى آخِرِ الآيَتَيْنِ إِلَى قَوْلِهِ - إِنَّ ٱللَّهَ كانَ عَلِيمًا حَكِيمًا» /النساء: ۲۳ ، ۲٤/ .

وَقالَ أَنَسٌ : «وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ» ذَوَاتُ الْأَزْوَاجِ الحَرَائِرُ حَرامٌ «إِلَّا ما مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ» لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَنْزِعَ الرَّجُلُ جارِيَتَهُ مِنْ عَبْدِهِ . وَقالَ : «وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ» /البقرة: ۲۲۱/ .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : ما زادَ عَلَى أَرْبَعٍ فَهُوَ حَرامٌ ، كَأُمِّهِ وَٱبْنَتِهِ وَأُخْتِهِ .

وَقالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ : حَدَّثَنِي حَبِيبٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ ، وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ . ثُمَّ قَرَأَ : «حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ» . الآيَةَ .

وَجَمَعَ عَبْدُ ٱللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ ٱبْنَةِ عَلِيٍّ وَٱمْرَأَةِ عَلِيٍّ ، وَقالَ ٱبْنُ سِيرِينَ : لَا بَأْسَ بِهِ ، وَكَرِهَهُ الحَسَنُ مَرَّةً ، ثُمَّ قالَ : لَا بَأْسَ بِهِ .

وَجَمَعَ الحَسَنُ بْنُ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَيْنَ ٱبْنَتَيْ عَمٍّ فِي لَيْلَةٍ ، وَكَرِهَهُ جابِرُ بْنُ زَيْدٍ لِلْقَطِيعَةِ ، وَلَيْسَ فِيهِ تَحْرِيمٌ ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى : «وَأُحِلَّ لَكُمْ ما وَرَاءَ ذٰلِكُمْ» /النساء: ۲٤/ .

وَقالَ عِكْرِمَةُ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : إِذَا زَنَى بِأُخْتِ ٱمْرَأَتِهِ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ ٱمْرَأَتُهُ .

وَيُرْوَى عَنْ يَحْيَىٰ الْكِنْدِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَأَبِي جَعْفَرٍ : فِيمَنْ يَلْعَبُ بِالصَّبِيِّ : إِنْ أَدْخَلَهُ فِيهِ فَلَا يَتَزَوَّجَنَّ أُمَّهُ ، وَيَحْيَىٰ هٰذَا غَيْرُ مَعْرُوفٍ ، وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ .

وَقالَ عِكْرِمَةُ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : إِذَا زَنَى بِهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ ٱمْرَأَتُهُ ، وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي نَصْرٍ : أَنَّ ٱبْنَ عَبَّاسٍ حَرَّمَهُ ، وَأَبُو نَصْرٍ هٰذَا لَمْ يُعْرَفْ بِسَمَاعِهِ مِنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ .

وَيُرْوَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، وَجابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَالحَسَنِ ، وَبَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ : تَحْرُمُ عَلَيْهِ .

وَقالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : لَا تَحْرُمُ حَتَّى يُلْزِقَ بِالْأَرْضِ ، يَعْنِي يُجَامِعَ . وَجَوَّزَهُ ٱبْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ ، وَقالَ الزُّهْرِيُّ : قالَ عَلِيٌّ : لَا تَحْرُمُ ، وَهٰذَا مُرْسَلٌ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں اور تمہاری لڑکیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری

پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور تمہارے بھائی کی لڑکیاں اور تمہاری بہن کی لڑکیاں'' ....الخ

حضرت انس بن مالک نے بیان کیا: ﴿والمحصنٰت من النساء﴾ سے مراد شوہر والی عورتیں ہیں جو آزاد ہوں۔ حرام ہے ان سے نکاح، سوائے اس صورت کے کہ ان کے شوہر انہیں طلاق دے دیں یا مر جائیں اور ان کی عدت گزر جائے۔ ''باندیاں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ حضرت انسؓ جمہور کے برخلاف اسے جائز سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی باندی کو جو اس کے غلام کے نکاح میں ہو، اس سے جدا کر دے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ چار بیویوں سے زیادہ حرام ہیں، جیسے اس کی ماں، اس کی بیٹی، اس کی بہنیں اس پر حرام ہوئیں۔ اور ہم سے احمد بن حنبل نے بیان کیا کہ ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نسب کے رشتے سے سات طرح کی عورتیں حرام ہیں اور سسرال کے رشتے سے بھی سات طرح کی عورتیں حرام ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی کہ ''حرام کر دی گئی ہیں تم پر تمہاری مائیں، آخر تک۔ عبداللہ بن جعفر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور آپ کی بیوی کو (آپ کے انتقال کے بعد) ایک ساتھ اپنے نکاح میں رکھا تھا (صاحبزادی دوسری بیوی سے تھی)۔ ابن سعید نے فرمایا: ایسی صورت میں کوئی مضائقہ نہیں، اور حسن بن حسن بن علی نے دو چچا زاد بہنوں کو ایک رات اپنے نکاح میں جمع کیا تھا، لیکن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس صورت کو ناپسند فرمایا، کیونکہ اس صورت میں قطع صلہ رحمی کا اندیشہ ہے، اگرچہ یہ صورتیں حرام نہیں، کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے: (مذکورہ) محرمات کے سوا تمہارے لئے حلال کر دی گئی ہیں''۔ حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس کے حوالے سے بیان کیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کی بہن سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوتی، اور یحییٰ کندی سے روایت ہے کہ شعبی اور ابو جعفر نے فرمایا کہ کوئی شخص اگر کسی لڑکے سے اغلام کرے تو اس کی ماں کے ساتھ ہرگز نکاح نہ کرے۔ یہ یحییٰ راویٔ حدیث غیر معروف (بحیثیتِ عدالت ہے) اور ان کی روایت کی کوئی روایت متابعت بھی نہیں کرتی، اور عکرمہ نے ابن عباس کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ کسی نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوئی، لیکن ابو النضر کے واسطے سے بیان کیا جاتا ہے کہ ابن عباس نے ایسی صورت میں بیوی کو اس شخص پر حرام کر دیا تھا، ان ابو النضر کا ابن عباس سے سماع غیر معروف ہے، اور عمران بن حصین، حسن بصری اور بعض اہل عراق سے مروی ہے کہ ان حضرت نے فرمایا کہ مذکورہ بالا صورت میں جب کسی شخص نے بیوی کی ماں سے زنا کر دیا تو اس کی بیوی کا نکاح اس پر حرام ہو جاتا ہے، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسے شخص کی بیوی اس پر اس وقت تک حرام نہیں ہوگی جب تک وہ اس کی ماں سے واقعی ہم بستری نہ کرے۔

ابن مسیّب، عروہ اور زہری نے صورت مذکورہ میں اپنی بیوی کے ساتھ تعلق باقی رکھنے کو جائز قرار دیا ہے۔ زہری نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی بیوی کا اس کے ساتھ رہنا حرام نہیں ہوگا۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

تشریح

اگر کسی کے پاس باندی تھی اور غلام کے ساتھ باندی کا نکاح کر دیا تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خیال ہے کہ اس صورت میں مولیٰ کو حق حاصل ہے کہ وہ اس باندی کو غلام سے نکاح کرانے کے باوجود واپس لے لے اور خود وطی کرنے کے لئے استعمال کر لے، اس لئے ﴿وما ملکت أیمانکم﴾ میں شامل ہے اور قرآن اس کو حلال کہتا ہے۔ نیز کہتے ہیں کہ اگر کسی نے شادی شدہ باندی خریدی تو یہ بیع ہی اس باندی کے لئے بمنزلہ طلاق ہوگی، اس لئے ہم بستری کر سکتا ہے، لیکن جمہور علماء اس کو جائز نہیں سمجھتے۔

نسب سے سات عورتیں: امہات، بنات، اخوات، عمات، خالات، بنات الاخ، بنات الاخت، اور رضاعت سے بھی سات عورتیں: امہات رضاعیہ، اخوات رضاعیہ، بیویوں کی مائیں، بیویوں کی بیٹیاں، بیٹوں کی بیویاں، دو بہنوں کو جمع کرنا شامل ہے۔ نیز جمہور کے ہاں لواطت سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔ احناف کے ہاں ساس سے زنا کرنے سے بیوی حرام ہو جائے گی، بلکہ صرف مس بالشہوۃ کی وجہ سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

٢٦ - باب : «**وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ**» /النساء: ٢٣/ .

وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : ٱلدُّخُولُ وَالْمَسِيسُ وَاللِّمَاسُ هُوَ ٱلْجِمَاعُ .

وَمَنْ قَالَ : بَنَاتُ وَلَدِهَا مِنْ بَنَاتِهِ فِي التَّحْرِيمِ .

لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِأُمِّ حَبِيبَةَ : (لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ) . وَكَذٰلِكَ حَلَائِلُ وَلَدِ الْأَبْنَاءِ هُنَّ حَلَائِلُ الْأَبْنَاءِ .

وَهَلْ تُسَمَّى الرَّبِيبَةَ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِهِ .

وَدَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَبِيبَةً لَهُ إِلَى مَنْ يَكْفُلُهَا ، وَسَمَّى النَّبِيُّ ﷺ ٱبْنَ ٱبْنَتِهِ ٱبْنًا . [ر : ٣٥٣٦]

ترجمہ

''اور تمہاری بیویوں کی بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں اور جو تمہاری ان بیویوں سے ہوں جن سے تم نے صحبت کی''۔ ابن عباس نے فرمایا: دخول، مسیس اور مساس سے ''جماع'' مراد ہے، اور جنہوں نے کہا ہے کہ بیوی کی لڑکے کی لڑکیاں بھی حرام ہوتی ہیں، شوہر کی لڑکیوں کی طرح ہیں، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہؓ سے فرمایا تھا کہ تم لوگ میرے لئے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو مت پیش کرو، اس طرح پوتوں کی بیویاں، بیٹوں کی بیویوں کی طرح

ہیں، اور کیا ایسی لڑکیوں کو بھی ربیبہ کہا جا سکتا ہے جو اپنی ماں کے شوہر کی پرورش میں نہ ہوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک ربیبہ کو کفالت کے لئے کسی شخص کے حوالے کیا تھا، آپ نے اپنے ایک نواسے حسن بن علی کو بیٹا کہا تھا۔

تشریح

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جس ربیبہ کا یہاں ذکر ہے، اس کا نام زینب ہے، جو ام سلمہ کی بیٹی تھیں، آپ نے نوفل اشجعی کے حوالہ کی تھی۔

٤٨١٧ : حدّثنا الحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ ؟ قالَ : (فَأَفْعَلُ ماذَا) . قُلْتُ : تَنْكِحُ ، قالَ : (أَتُحِبِّينَ) . قُلْتُ : لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ ، وَأَحَبُّ منْ شَرِكَنِي فِيكَ أُخْتِي ، قالَ : (إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي) . قُلْتُ : بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ ، قالَ : (ٱبْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ) . قُلْتُ : نَعَمْ ، قالَ : (لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي ما حَلَّتْ لِي ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ) .

وَقالَ اللَّيْثُ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ : دُرَّةُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ . [ر : ٤٨١٣]

ترجمہ

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! ابوسفیان کی صاحبزادی کی طرف آپ کا کچھ میلان ہے؟ آپ نے فرمایا: پھر میں اس کے ساتھ کیا کروں گا؟ میں نے عرض کی: اس سے آپ نکاح کر لیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اسے پسند کرو گی؟ میں نے عرض کی: میں تو کوئی تنہا نہیں ہوں، (بلکہ میری دوسری سوکنیں بھی ہیں) اور میں اپنی بہن کے لئے یہ پسند کرتی ہوں کہ میرے ساتھ وہ بھی آپ کے تعلق میں شریک ہو جائے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں، (کیونکہ دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں نہیں رکھا جا سکتا)۔ میں نے عرض کی: مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی لڑکی کے پاس؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اگر وہ میری ربیبہ (بیوی کے سابق شوہر سے لڑکی) نہ ہوتی جب بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی، مجھے اور اس کے والد کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ تم لوگ میرے لئے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا کرو۔ لیث نے بیان کیا کہ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہ ان (ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی بیٹی کا نام ''درہ بنت ابی سلمہ'' تھا۔

۲۷ – باب : «وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا ما قَدْ سَلَفَ» /النساء: ۲۳/ .

اورتم پر حرام ہے کہ ایک ساتھ دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرو، سوائے اس کے جو پہلے گزر چکا وہ معاف ہے

۴۸۱۸ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ : أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ : أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ : أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، ٱنْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ ، قالَ : (وَتُحِبِّينَ) . قُلْتُ : نَعَمْ ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ ، وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (إِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِي) . قُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، فَوَٱللهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ ، قالَ : (بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ) . فَقُلْتُ : نَعَمْ ، قالَ : (فَوَٱللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِي ما حَلَّتْ لِي ، إِنَّهَا لَٱبْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ) . [ر : ۴۸۱۳]

ترجمہ

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بہن (عزہ) بنت ابوسفیان سے آپ نکاح کرلیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور تمہیں بھی پسند ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ کوئی میں تنہا تو نہیں ہوں اور میری خواہش ہے آپ کی بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن بھی شریک ہوجائے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ میرے لئے حلال نہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ گواہ ہے اس طرح کی باتیں سننے میں آتی ہیں کہ آپ ابوسلمہ کی صاحبزادی درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ام سلمہ کی لڑکی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا اللہ گواہ ہے، اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی میرے لئے حلال نہیں تھی، کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے، مجھے اور ابوسلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا۔ تم لوگ میرے لئے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا کرو۔

۲۸ – باب : لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا .

بیوی کی بھتیجی سے عقد نکاح حرام ہے

۴۸۲۱/۴۸۱۹ : حدّثنا عَبْدَانُ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ ٱللهِ : أَخْبَرَنَا عاصِمٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : سَمِعَ

جابِرًا رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : نَهٰى رَسُولُ ٱللهِ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ المَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خالَتِهَا .
وَقالَ دَاوُدُ وَٱبْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسی عورت سے نکاح کرنے سے منع فرمایا تھا جس کی پھوپھی یا خالہ اس کے نکاح میں ہو۔ اور داؤد اور ابن عون نے شعبی کے واسطے سے بیان کیا اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

(٤٨٢٠) : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ قالَ : (لَا يُجْمَعُ بَيْنَ المَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا ، وَلَا بَيْنَ المَرْأَةِ وَخالَتِهَا) .

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کیا جائے“۔

(٤٨٢١) : حدّثنا عَبْدَانُ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ ٱللهِ قالَ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ : أَنهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : نَهٰى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ المَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا ، وَالمَرْأَةُ وَخالَتُهَا . فَنُرَى خالَةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ المَنْزِلَةِ ، لِأَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عائِشَةَ قالَتْ : حَرِّمُوا مِنَ الرضَاعَةِ ما يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ .

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع کیا جائے۔ اور زہری نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ عورت کے باپ کی خالہ بھی (حرام ہونے میں) اس درجہ میں ہے، کیونکہ عروہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ رضاعت سے بھی ان تمام رشتوں کو حرام کرو جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔

۲۹ – باب : الشِّغَارِ .

آنٹے سانٹے سے نکاح

٤٨٢٢ : حدّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ . وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الآخَرُ ابْنَتَهُ ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ . [٦٥٥٩]

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا۔ شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط پر کرے کہ دوسرا شخص اس سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دے گا اور دونوں کے درمیان مہر کا معاملہ نہ ہو۔

٣٠ – باب : هَلْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَحَدٍ .

کیا کوئی عورت کسی کے لئے اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے؟

٤٨٢٣ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ : حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ قالَ : كانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ مِنَ اللَّائِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَتْ عائِشَةُ : أَمَا تَسْتَحِي المَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ ، فَلَمَّا نَزَلَتْ : «تُرْجِئُ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ» . قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ما أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ .

رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ المُؤَدِّبُ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَعَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ ، يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ . [ر : ٤٥١٠]

ترجمہ

حضرت ہشام نے اپنے والد سے بیان کیا کہ خولہ بنت حکیم ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کیا۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک عورت اپنے آپ کو کسی مرد کو ہبہ کرتے شرماتی نہیں، پھر آپ پر ﴿ترجي من تشاء منهن﴾ نازل ہوئی تو میں نے کہا: یارسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ

آپ کا رب آپ کی رضا کے معاملے میں جلدی کرتا ہے۔اس کی روایت ابوسعید مؤدب اور محمد بن بشر اور عبدہ نے ہشام سے کی، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔ بعض نے اپنی روایت میں دوسرے کی روایت کے مقابلے میں اضافے کے ساتھ بیان کیا۔

٣١ – باب : نِكَاحِ الْمُحْرِمِ .

حالت احرام میں نکاح

٤٨٢٤ : حدّثنا مالِكُ بْنُ إِسْماعِيلَ : أَخْبَرَنَا ٱبْنُ عُيَيْنَةَ : أَخْبَرَنَا عَمْرٌو : حَدَّثَنَا جابِرُ بْنُ زَيْدٍ قالَ : أَنْبَأَنَا ٱبْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا : تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ . [ر : ١٧٤٠]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور اس وقت آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

٣٢ – باب : نَهْيِ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ عَنْ نِكاحِ المُتْعَةِ آخِرًا .

آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ سے منع فرمایا تھا

٤٨٢٥ : حدّثنا مالِكُ بْنُ إِسْماعِيلَ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ عُيَيْنَةَ : أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ : أَخْبَرَنِي الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، وَأَخُوهُ عَبْدُ ٱللهِ ، عَنْ أَبِيهِمَا : أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ لِٱبْنِ عَبَّاسٍ : إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ المُتْعَةِ ، وَعَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ ، زَمَنَ خَيْبَرَ . [ر : ٣٩٧٩]

ترجمہ

حضرت زہری کہتے ہیں کہ مجھے حسن بن محمد بن علی اور ان کے بھائی عبداللہ نے اپنے والد (محمد بن الحنفیہ) کے واسطے سے خبر دی کہ حضرت علی نے حضرت ابن عباس سے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ اور پالتو گدھے کے گوشت سے جنگ خیبر میں منع فرمایا تھا۔

٤٨٢٦ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قالَ : سَمِعْتُ ٱبْنَ عَبَّاسٍ : يُسْأَلُ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَرَخَّصَ ، فَقَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ : إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الحَالِ

الشَّدِيدِ ، وَفِي النِّسَاءِ قِلَّةٌ ؟ أَوْ نَحْوَهُ ، فَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : نَعَمْ .

ترجمہ

حضرت ابوحمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، آپ سے عورتوں کے ساتھ نکاح متعہ کرنے کے متعلق پوچھا گیا تھا تو آپ نے اس کی اجازت دی، پھر آپ کے ایک مولیٰ نے آپ سے پوچھا کہ اس کی اجازت سخت مجبوری یا عورتوں کی کمی یا اس جیسی صورتوں میں ہوگی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہاں۔

٤٨٢٧ : حدّثنا عَلِيٌّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : قالَ عَمْرٌو ، عَنِ الحَسَنِ بْنِ مَحمَّدٍ ، عَنْ جابِرِ ٱبْنِ عَبْدِ ٱللهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قالَا : كُنَّا فِي جَيْشٍ ، فَأَتَانَا رَسُولُ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ فَقَالَ : إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا ، فَٱسْتَمْتِعُوا .

وَقالَ ٱبْنُ أَبِي ذِئْبٍ : حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ : (أَيُّمَا رَجُلٍ وَٱمْرَأَةٍ تَوافَقَا ، فَعِشْرَةُ ما بَيْنَهُمَا ثَلَاثُ لَيَالٍ ، فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا ، أَوْ يَتَتَارَكَا تَتَارَكَا) . فَمَا أَدْرِي أَشَيْءٌ كانَ لَنَا خاصَّةً ، أَمْ لِلنَّاسِ عامَّةً .

قالَ أَبُو عَبْدِ ٱللهِ : وَبَيَّنَهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ .

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہ اور سلمہ بن اکوع نے بیان کیا کہ ہم لشکر میں تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تمہیں متعہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے، اس لئے تم نکاح متعہ کر سکتے ہو، اور ابن ابی ذئب نے بیان کیا کہ مجھ سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مرد اور عورت ایک ساتھ رہنے پر متفق ہو جائیں اور کوئی مدت متعین نہ کریں تو اسے تین دن تک ساتھ رہنے پر محمول کیا جائے گا اور اگر تین دن سے زیادہ اس پر اتفاق رکھنا چاہیں تو انہیں اس کی اجازت ہے۔ حضرت سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں: مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ حکم صرف ہمارے (صحابہ کے) لئے تھا، یا تمام لوگوں کے لئے۔ ابوعبداللہ (امام بخاری) فرماتے ہیں کہ اس کا حکم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کر دیا کہ یہ منسوخ ہو چکا ہے۔

حرمت متعہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عفیف اور پاکدامن رہنے کی تلقین کی ہے اور بیوی اور باندی سے شہوت رانی کی اجازت دی ہے: ﴿إلا علی أزواجهم أو ما ملكت أيمانهم﴾، پہلے متعہ حلال تھا، اس کی حرمت کے اعلان کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ غزوۂ خیبر، غزوۂ اوطاس، فتح مکہ، بعض حضرات نے تطبیق دی ہے کہ خیبر میں تحریم ہوئی، پھر فتح مکہ کے موقعہ پر رخصت ہوئی، اس کے بعد ہمیشہ کے لئے تحریم ہوئی یا خیبر کے موقعہ پر تحریم ہوئی، لیکن اضطراری حالت میں اس کی اجازت تھی یا خیبر کے موقعہ پر تحریم ابدی کر دی گئی تھی، لیکن بعض لوگوں کو خیبر کے موقعہ پر تحریم کا علم نہ ہوا، اس لئے اس کے بعد ہر اجتماع میں حرمت کا اعلان ہوتا رہا، جس نے جب سنا اس کے مطابق نقل کیا۔

٣٣ – باب : عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ .

عورت کا اپنے آپ کو کسی صالح مرد کے لئے پیش کرنا

٤٨٢٨ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ : حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قالَ : سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ ، وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ ، قالَ أَنَسٌ : جاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا ، قالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَكَ بِي حاجَةٌ ؟ فَقالَتْ بِنْتُ أَنَسٍ : ما أَقَلَّ حَيَاءَهَا ، وَاسَوْأَتَاهْ وَاسَوْأَتَاهْ ، قالَ : هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ ، رَغِبَتْ فِي النَّبِيِّ ﷺ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا . [٥٧٧٢]

ترجمہ

حضرت ثابت بنانی کہتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا اور ان کے پاس ان کی صاحبزادی بھی تھیں۔ حضرت انس نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیش کرنے کی غرض سے حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ اس پر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی بولیں کہ وہ کیسی بے حیا عورت تھی، ہائے بے شرمی، ہائے بے شرمی!! حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: وہ تم سے بہتر تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انہیں توجہ تھی، اس لئے اپنے آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیش کیا۔

٤٨٢٩ . حدّثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ : حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قالَ : حَدَّثَنِي أَبُو حازِمٍ ، عَنْ سَهْلٍ : أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ زَوِّجْنِيهَا ، فَقَالَ : (ما عِنْدَكَ) . قالَ : ما عِنْدِي شَيْءٌ ، قالَ : (اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ) .

فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ ، فَقَالَ : لَا وَٱللهِ ما وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ ، وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي وَلَهَا نِصْفُهُ ، قالَ سَهْلٌ وما لَهُ رِداءٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (وَما تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ ، إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ) . فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قامَ ، فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَعاهُ أَوْ دُعِيَ لَهُ ، فَقَالَ لَهُ : (ماذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ) . فَقَالَ : مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا ، لِسُوَرٍ يُعَدِّدُهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (أَمْلَكْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ) .
[ر : ۲۱۸٦]

ترجمہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنے آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیش کیا، پھر ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ آپ نے دریافت کیا: تمہارے پاس (مہر) کے لئے کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور تلاش کرو، خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی مل جائے (وہ گئے اور واپس آ گئے) اور عرض کی: اللہ گواہ ہے، میں نے کوئی چیز نہیں پائی، مجھے لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی، البتہ یہ میرا تہبند میرے پاس ہے، اس کا آدھا انہیں دیجئے۔ حضرت سہل نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی (کرتے کی جگہ اوڑھنے کے لئے) نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا: وہ تمہارے اس تہبند کا کیا کرے گی!!! اگر یہ اسے پہن لے گی تو تمہارے لئے اس میں سے کچھ نہیں بچے گا اور اگر تم پہنو گے تو اس کے لئے کچھ نہیں بچے گا، پھر وہ بیٹھ گئے، دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اٹھ کر جانے لگے، آپ نے انہیں دیکھا اور بلایا، یا انہیں بلایا گیا (راوی کو ان الفاظ میں شک تھا)، پھر آپ نے ان سے پوچھا: تمہارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے؟ انہوں نے عرض کی: مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں، چند سورتیں انہوں نے گنائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے تمہارے نکاح میں انہیں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمہیں یاد ہے۔

۳٤ – باب : عَرْضِ الْإِنْسَانِ ٱبْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ .

کسی انسان کا اپنی بیٹی یا بہن کا اہل خیر کے لئے پیش کرنا

٤٨٣٠ : حدّثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ قالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ ٱللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ

السَّهْمِيِّ ، وَكانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ ، فَقَالَ : سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ : قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا . قالَ عُمَرُ : فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ ، فَقُلْتُ : إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ ، فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ، وَكُنْتُ أَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ : لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا ؟ قالَ عُمَرُ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قالَ أَبُو بَكْرٍ : فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيما عَرَضْتَ عَلَيَّ ، إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ ذَكَرَهَا ، فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَبِلْتُهَا . [ر : ۳۷۸۳]

ترجمہ

حضرت سالم بن عبداللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عمر بن خطاب کے متعلق سنا کہ جب آپ کی صاحبزادی حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا (اپنے شوہر) خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی وجہ سے بیوہ ہوگئیں اور خنیس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی۔ حضرت عمر بن خطاب نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمان بن عفان کے پاس آیا اور آپ کے لئے حفصہ کو پیش کیا، انہوں نے کہا: میں اس معاملے میں غور کروں گا۔ میں نے کچھ دنوں تک انتظار کیا، پھر مجھ سے انہوں نے ملاقات کی اور کہا کہ میں اس فیصلہ پر پہنچا ہوں کہ آجکل نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا، پھر میں حضرت ابوبکر صدیق سے ملا اور کہا کہ آپ پسند کریں تو میں آپ کی شادی حفصہ سے کر دوں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش رہے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا، ان کے اس طرز عمل پر مجھے عثمان کے معاملے سے بھی زیادہ رنج ہوا، کچھ دنوں تک میں خاموش رہا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا اور میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شادی کر دی۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے ملے اور کہا کہ جب تم نے حفصہ کا معاملہ میرے سامنے پیش کیا تھا، اس پر میرے طرز عمل سے تجھے تکلیف پہنچی ہوگی کہ میں نے تمہیں اس کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ حضرت عمر نے بیان کیا میں نے کہا کہ ہاں ہوئی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم نے جو کچھ میرے سامنے رکھا تھا، میں نے اس کا جواب صرف تب نہیں دیا کہ میرے علم میں تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کا ذکر کیا ہے

اور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشا نہیں کرنا چاہتا تھا، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ دیتے تو میں حفصہ کو قبول کر لیتا۔

٤٨٣١ : حدّثنا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مالِكٍ : أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ : أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قالَتْ لِرَسُولِ ٱللهِ ﷺ : إِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ ، فَقَالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (أَعَلَى أُمِّ سَلَمَةَ ؟ لَوْ لَمْ أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ ما حَلَّتْ لِي ، إِنَّ أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ) . [ر : ٤٨١٣]

ترجمہ

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا میں اس سے اس کے باوجود نکاح کرسکتا ہوں، جب کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا میرے نکاح میں ہے، اور اگر میں ام سلمہ سے نکاح نہ کئے ہوتا جب بھی وہ میرے لئے حلال نہ تھی، اس کے والد (ابوسلمہ) میرے رضاعی بھائی ہیں۔

٣٥ – باب : قَوْلِ ٱللهِ جَلَّ وَعَزَّ : «وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيما عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ ٱللهُ – الآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ – غَفُورٌ حَلِيمٌ» /البقرة: ٢٣٥/ .

أَكْنَنْتُمْ : أَضْمَرْتُمْ ، وَكُلُّ شَيْءٍ صُنْتَهُ وَأَضْمَرْتَهُ فَهُوَ مَكْنُونٌ .

وَقالَ لِي طَلْقٌ : حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجاهِدٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : «فِيما عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ» . يَقُولُ : إِنِّي أُرِيدُ التَّزْوِيجَ ، وَلَوَدِدْتُ أَنَّهُ تَيَسَّرَ لِي ٱمْرَأَةٌ صَالِحَةٌ .

وَقالَ الْقَاسِمُ : يَقُولُ إِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيمَةٌ ، وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ ، وَإِنَّ ٱللهَ لَسَائِقٌ إِلَيْكِ خَيْرًا ، أَوْ نَحْوَ هٰذَا .

وَقالَ عَطَاءٌ : يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوحُ ، يَقُولُ : إِنَّ لِي حاجَةً ، وَأَبْشِرِي ، وَأَنْتِ بِحَمْدِ ٱللهِ نَافِقَةٌ . وَتَقُولُ هِيَ : قَدْ أَسْمَعُ ما تَقُولُ ، وَلَا تَعِدُ شَيْئًا ، وَلَا يُوَاعِدُ وَلِيُّهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا ، وَإِنْ وَاعَدَتْ رَجُلًا فِي عِدَّتِهَا ، ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدُ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا .

وَقالَ الْحَسَنُ : «لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا» : الزِّنَا .

وَيُذْكَرُ عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : «حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ» : تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''اور تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم زیر عدت عورتوں کو پیغام نکاح کے بارے میں کوئی بات

اشارۃ کہو یا یہ (ارادہ) اپنے دلوں میں ہی پوشیدہ رکھو، اللہ تعالیٰ کو علم ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد "غفور حلیم" تک۔
"أكننتم" بمعنی "أضمرتم" ہے۔ جس چیز کی حفاظت کی جائے اور اسے چھپایا جائے وہ "مکنون" کہلاتی ہے۔ حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت ﴿فیما عرضتم﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ کوئی شخص کسی عورت سے (جو عدت میں ہو کہے) کہ میرا ارادہ نکاح کا ہے اور میری خواہش ہے کہ مجھے کوئی صالح عورت مل جائے۔
اور قاسم نے فرمایا کہ تعریض یہ ہے کہ معتدہ عورت سے کہے کہ تم میری نظر میں شریف ہو اور میرا میلان تمہاری طرف ہے، اللہ تجھے بھلائی پہنچائے، یا اس طرح کے جملے۔

عطاء نے فرمایا: تعریض و کنایہ سے کہے، صاف صاف نہ کہے، مثلاً کہے کہ مجھے ضرورت ہے اور تمہیں بشارت ہو اور تم اللہ کے فضل سے کھری ہو اور عورت اس کے جواب میں نہ کہے کہ تمہاری بات میں نے سن لی ہے (بصراحت) کوئی وعدہ نہ کرے، ایسی عورت کا ولی بھی اس کے علم کے بغیر کوئی وعدہ نہ کرے اور اگر عورت نے زمانہ عدت میں کسی مرد سے نکاح کا وعدہ کر دیا اور پھر بعد میں اس سے نکاح کیا تو دونوں میں تفریق نہیں کرائی جائے گی، (بلکہ نکاح صحیح ہوگا)
حسن نے فرمایا کہ ﴿ولا تواعدوهن سراً﴾ سے مراد "زنا" ہے۔

حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ "الكتاب أجله" سے مراد عدت کا پورا کرنا ہے۔

٣٦ – باب : النَّظَرِ إِلَى المَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ .

شادی سے پہلے عورت کو دیکھنا

٤٨٣٢ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهَا قالَتْ : قالَ لِي رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ : (رَأَيْتُكِ فِي المَنَامِ ، يَجِيءُ بِكِ المَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ ، فَقَالَ لِي : هٰذِهِ ٱمْرَأَتُكَ ، فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ ، فَقُلْتُ : إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ ٱللَّهِ يُمْضِهِ) . [ر : ٣٦٨٢]

ترجمہ

حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (نکاح سے پہلے) میں نے تمہیں خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ (جبرائیل) ریشم کے ایک ٹکڑے میں تمہیں لے آیا اور مجھ سے کہا کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ میں نے اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو وہ تم تھی۔ میں نے کہا: اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے خود ہی پورا کرے گا۔

٤٨٣٣ : حدّثنا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ، عَنْ أَبِي حازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ : أَنَّ ٱمْرَأَةً جاءَتْ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ، ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ ، فَلَمَّا رَأَتِ المَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ : أَيْ رَسُولَ ٱللهِ ، إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا ، فَقَالَ : (هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ) . قالَ : لَا وَٱللهِ يَا رَسُولَ ٱللهِ ، قالَ : (ٱذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَٱنْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا) . فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ : لَا وَٱللهِ يَا رَسُولَ ٱللهِ ما وَجَدْتُ شَيْئًا ، قالَ : (ٱنْظُرْ وَلَوْ خاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ) . فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ : لَا وَٱللهِ يَا رَسُولَ ٱللهِ ، وَلَا خاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ ، وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي – قالَ سَهْلٌ : ما لَهُ رِدَاءٌ – فَلَهَا نِصْفُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (ما تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ ؟ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ) . فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ، ثُمَّ قامَ ، فَرَآهُ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ ، فَلَمَّا جاءَ قالَ : (ماذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ) . قالَ : مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا ، عَدَّدَهَا ، قالَ : (أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ) . قالَ : نَعَمْ ، قالَ : (ٱذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ) . [ر : ٢١٨٦]

ترجمہ

حضرت سہل بن سعد کی روایت ہے کہ ایک خاتون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو ہبہ کرنے آئی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا، نظر اٹھا کر دیکھا، پھر نظر نیچی کر لی اور سر کو جھکالیا، جب خاتون نے دیکھا کہ آپ نے ان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا، تو وہ بیٹھ گئی، اس کے بعد صحابہ میں سے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں یارسول اللہ! اللہ گواہ ہے۔ آپ نے فرمایا: اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کچھ مل جائے، وہ گئے اور واپس آ کر عرض کی: یارسول اللہ! مجھے لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی، البتہ یہ میرا تہبند ہے۔ حضرت سہل نے کہا: ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی (اس صحابی نے کہا کہ) ان خاتون کو اس میں سے آدھا عنایت کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تہبند کا کیا کرے گی!! اگر تم پہنو گے تو اس کے لئے اس میں کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر وہ پہنے گی تو تمہارے پاس کچھ نہیں بچے گا۔ اس کے بعد وہ صحابی بیٹھ گئے اور دیر تک بیٹھے رہے پھر کھڑے ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس جاتے ہوئے دیکھا تو انہیں بلانے کے لئے فرمایا، انہیں بلایا گیا، جب وہ آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس قرآن مجید کتنا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں، انہوں نے ان سورتوں کو گنایا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم ان سورتوں کو زبانی پڑھ سکتے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ میں نے اس عورت کو تمہارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دے دیا جو تمہارے پاس ہے۔

تشریح

جمہور کے نزدیک مخطوبہ کے چہرے اور کفین کو دیکھنا جائز ہے، جبکہ بعض حضرات مخطوبہ کو دیکھنا جائز نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں کہ اس میں اور اجنبیہ میں کوئی فرق نہیں۔ امام مالک مخطوبہ کو دیکھنا اُس کی اجازت کے ساتھ جائز سمجھتے ہیں، جب کہ جمہور مطلقاً جائز کہتے ہیں اور مخطوبہ کو اجنبیہ پر قیاس کرنا صحیح نہیں۔

٣٧ – باب : مَنْ قالَ : لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ .

لِقَوْلِ ٱللهِ تَعَالَى : «فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ» /البقرة: ٢٣٢/ . فَدَخَلَ فِيهِ الثَّيِّبُ ، وَكَذٰلِكَ الْبِكْرُ . وَقالَ : «وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا» /البقرة: ٢٢١/ . وَقالَ : «وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ» /النور: ٣٢/ .

جن حضرات نے کہا کہ عورت کا نکاح ولی کے بغیر جائز نہیں

بوجہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ’’جب تم عورتوں کو طلاق دے دو، پھر وہ اپنی عدت پوری کرلیں، پس انہیں روکے مت رکھو، اس میں بیاہی او کنواری دونوں طرح کی عورتیں شامل ہیں‘‘۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ’’عورتوں کا نکاح مشرکین سے مت کرو، یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں‘‘۔ اور ارشاد ہے: ’’اپنے میں سے رانڈوں اور بیواؤں کا نکاح کراؤ‘‘۔

تشریح

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عورت اپنے یا کسی کے نکاح کا ایجاب قبول کرے (جسے ’’عبارات النساء‘‘ کہا جاتا ہے) تو نکاح منعقد نہیں ہوگا، جب کہ احناف کے نزدیک منعقد ہوجاتا ہے۔ ائمہ ثلاثہ ﴿أنكحوا الأيامى منكم﴾ سے استدلال کرتے ہیں کہ وہ خاتون جس کا شوہر نہ ہو، چھوٹی ہو یا بڑی، باکرہ ہو یا ثیبہ، آیت میں اولیا کو خطاب ہے، جب کہ احناف بھی قرآن کی آیت پیش کرتے ہیں: ﴿فلا جناح عليكم فيما فعلن في أنفسهن بالمعروف﴾ اگر نکاح میں ان کی عبادات کا اعتبار نہ ہوتا تو وہ عقد بھی نہ کرسکتیں اور ان کی طرف نکاح کی نسبت بھی نہ کی جاتی۔ احناف ان کی دلیل کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ ولی کے قول کی ضرورت ہے، عرف وعادت کی بنا پر اولیاء کو خطاب کیا گیا، اس لئے کہ عورتوں کا مردوں کی محفلوں میں آنا ٹھیک نہیں ہوتا تو مستحب یہ ہے کہ نکاح کی ذمہ داری

عورتوں کی اجازت سے مردوں کے حوالے کی جائے۔

٤٨٣٤ : قالَ يَحْيىٰ بْنُ سُلَيْمانَ : حَدَّثَنا ٱبْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُونُسَ .

وَحدَّثَنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ : حَدَّثَنا عَنْبَسَةُ : حَدَّثَنا يُونُسُ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ قالَ : أَخْبَرَني عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ : أَنَّ عائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ : أَنَّ النِّكاحَ في الجَاهِلِيَّةِ كانَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ : فَنِكاحٌ مِنْهَا نِكاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ : يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ أَوِ ٱبْنَتَهُ ، فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا . وَنِكاحٌ آخَرُ : كانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِٱمْرَأَتِهِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا : أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَٱسْتَبْضِعِي مِنْهُ ، وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا أَبَدًا ، حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ ، فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ ، وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ ، فكانَ هٰذَا النِّكاحُ نِكاحَ الاسْتِبْضَاعِ . وَنِكاحٌ آخَرُ : يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ ما دُونَ الْعَشَرَةِ ، فَيَدْخُلُونَ عَلَى المَرْأَةِ ، كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا ، فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ ، وَمَرَّ عَلَيْهَا لَيَالٍ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا ، أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ ، حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا ، تَقُولُ لَهُمْ : قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ ، فَهُوَ ٱبْنُكَ يَا فُلَانُ ، تُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ بِٱسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمْتَنِعَ مِنْهُ الرَّجُلُ . وَنِكاحُ الرَّابِعِ : يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ ، فَيَدْخُلُونَ عَلَى المَرْأَةِ ، لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جاءَهَا ، وَهُنَّ الْبَغَايَا ، كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا ، فَمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ ، فَإِذَا حَمَلَتْ إِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا ، وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ، ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ ، فَٱلْتَاطَ بِهِ ، وَدُعِيَ ٱبْنَهُ ، لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذٰلِكَ ، فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ ﷺ بِالْحَقِّ ، هَدَمَ نِكاحَ الجاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ .

ترجمہ

حضرت عروہ بن زبیر کی روایت ہے کہ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ زمانۂ جاہلیت میں نکاح چار طرح سے ہوتے تھے: (۱) صورت تو یہی تھی جیسے آج کل لوگ کرتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے شخص کے پاس اس کی زیر پرورش لڑکی یا اس کی بیٹی کے نکاح کا پیغام بھیجتا اور اس کا مہر دے کر اس سے نکاح کرتا ہے۔ (۲) دوسرا نکاح یہ تھا کہ کوئی شوہر اپنی بیوی سے جب وہ حیض سے پاک ہو جاتی تو کہتا کہ فلاں شخص کے پاس (جو اشراف میں سے ہوتا) چلی جاؤ اور اس سے صحبت رکھو، اس مدت میں شوہر اس سے جدا رہتا اور اسے چھوتا بھی نہیں، پھر جب دوسرے مرد سے اس کا حمل ظاہر ہو جاتا، جس سے وہ عارضی طور پر صحبت کرتی رہتی تو حمل کے بعد اس کا

شوہر اگر چاہتا تو اس سے صحبت کرتا، ایسا اس لئے کرتے تھے، تا کہ ان کا لڑکا اچھی نسل سے پیدا ہو، یہ نکاح ''نکاح استبضاع'' کہلاتا تھا۔ (۳) نکاح کی ایک قسم یہ تھی کہ چند افراد جن کی تعداد دس سے کم ہوتی، کسی ایک عورت کے پاس آنا جانا رکھتے اور اس سے صحبت رکھتے، جب وہ عورت حاملہ ہو جاتی اور بچہ جنتی تو وضع حمل پر چند دن کے بعد اپنے تمام آشناؤں کو بلاتی، اس وقت ان میں سے کوئی انکار نہیں کر سکتا تھا سب اس کے پاس جمع ہوتے وہ کہتی جو تمہارا معاملہ تھا تمہیں معلوم ہے اور اب یہ بچہ جنا ہے، تو اے فلاں! یہ بچہ تمہارا ہے۔ وہ جس کا نام لیتی، بچہ اس کا سمجھا جاتا اور وہ شخص اس سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ (۴) چوتھا نکاح یہ تھا کہ بہت سے لوگ کسی عورت کے پاس آیا جایا کرتے تھے، عورت اپنے پاس کسی بھی آنے والے کو روکتی نہیں تھی، یہ ''کسبیاں'' ہوتی تھیں، اس طرح کی عورتیں اپنے دروازوں پر جھنڈے لگائے رہتی تھیں، جو نشانی سمجھی جاتی تھی، جو بھی چاہتا ان کے پاس جاتا، اس طرح کی عورت جب حاملہ ہو جاتی اور بچہ جنتی تو اس کے پاس آنے جانے والے سب جمع ہوتے اور کسی قافیہ شناس کو بلاتے اور بچہ کی ناک نقشہ جس سے ملتا جلتا ہوتا اس عورت کے لڑکے کو اس کے ساتھ منسوب کر دیتے اور وہ بچہ اسی کا ہو جاتا اور اس کا بیٹا کہا جاتا، اس سے کوئی انکار نہیں کرتا تھا، پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ مبعوث ہوئے تو آپ نے جاہلیت کے تمام نکاحوں کو باطل قرار دیا، صرف اس نکاح کو باقی رکھا جس کے مطابق آج کل لوگوں کا عمل ہے۔

٤٨٣٥ : حدّثنا يَحْيىٰ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ : «وَما يُتْلَى عَلَيْكُمْ في الْكِتَابِ في يَتَامىٰ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ ما كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ» . قالَتْ : هٰذَا في الْيَتِيمَةِ الَّتِي تكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ ، لَعَلَّهَا أَنْ تكُونَ شَرِيكَتَهُ في مالِهِ ، وَهُوَ أَوْلَى بِهَا ، فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَنْكِحَهَا ، فَيَعْضُلَهَا لِمَالِهَا ، وَلَا يُنْكِحَهَا غَيْرَهُ ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَشْرَكَهُ أَحَدٌ في مالِهَا . [ر : ٢٣٦٢]

ترجمہ

حضرت عروۃ کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آیت ''(وہ آیات بھی) جو کتاب کے اندر ان یتیم لڑکیوں کے باب میں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جنہیں تم وہ نہیں دیتے ہو جو ان کے لئے مقرر ہو چکا ہے اور ان سے نکاح کی بھی رغبت رکھتے ہو'' ایسی یتیم لڑکیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو کسی شخص کی پرورش میں ہو، اب ممکن ہے کہ وہ لڑکی مال و جائیداد میں اس ولی کے ساتھ شریک ہو اور وہی (ولی) لڑکی کا زیادہ حق دار بھی ہے، لیکن وہ اس

سے نکاح نہیں کرنا چاہتا، البتہ اس کے مال کی وجہ سے اسے روکے رکھتا ہے اور کسی دوسرے سے بھی اس کی شادی نہیں ہونے دیتا، کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا اس کے مال میں شریک ہو، (لڑکی کے واسطے)۔

تشریح

امام بخاریؒ اس حدیث سے ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوسکتا، وگرنہ یتیمہ اپنا نکاح کر لیتی، لیکن بعض اوقات ولی رکاوٹ بن جاتا ہے، اس لئے یہ فرمایا۔ اگر رکاوٹ نہ بنے تو آپ دیکھیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی بھتیجی کا نکاح اس کے والد کی عدم موجودگی میں کرایا۔

٤٨٣٦ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ محمَّدٍ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمٌ : أَنَّ ٱبْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ : أَنَّ عُمَرَ ، حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنِ ٱبْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ ، تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ ، فَقَال عُمَرُ : لَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ : إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ ، فَقَالَ : سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ : بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا ، قالَ عُمَرُ : فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ : إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ . [ر : ٣٧٨٣]

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ جب حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابن حذافہ سہمی سے بیوہ ہوئیں، ابن حذافہ نبی کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب میں سے تھے اور بدر کی جنگ میں شریک تھے، آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور انہیں پیشکش کی اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کردوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں اس معاملہ میں غور کروں گا، چند دن میں نے انتظار کیا، اس کے بعد وہ مجھ سے ملے اور کہا: میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ابھی نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، ان سے کہا: اگر آپ چاہیں تو حفصہ کا نکاح آپ سے کردوں۔

٤٨٣٧ : حدّثنا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الحَسَنِ : «فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ» . قالَ : حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ : أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ ، قالَ : زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ، حَتَّى إِذَا ٱنْقَضَتْ عِدَّتُهَا جاءَ يَخْطُبُهَا ، فَقُلْتُ لَهُ : زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ

وَأَكْرَمْتُكَ ، فَطَلَّقْتَهَا ، ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا ، لَا وَٱللهِ لَا تَعُودُ إِلَيْكَ أَبَدًا . وَكَانَ رَجُلاً لَا بَأْسَ بِهِ ، وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ ، فَأَنْزَلَ ٱللهُ هٰذِهِ الآيَةَ : «فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ» . فَقُلْتُ : الآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ ٱللهِ ، قالَ : فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ . [ر : ٤٢٥٥]

ترجمہ

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴿ فلا تعضلوهن ﴾ کی تفسیر کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ یہ آیت میرے بارے میں ہی نازل ہوئی تھی، میں نے اپنی ایک بہن کا نکاح ایک شخص سے کر دیا تھا، اس نے میری بہن کو طلاق دے دی، لیکن جب عدت پوری ہوئی تو وہ شخص میری بہن سے پھر نکاح کا پیغام لے کر آیا، میں نے کہا کہ میں نے اپنی بہن کا نکاح تم سے کیا، اسے تمہاری بیوی بنایا اور تمہیں عزت دی، لیکن تم نے اسے طلاق دے دی اور پھر نکاح کا پیغام لے کر آئے ہو۔ ہرگز نہیں، خدا کی قسم! میں اب میں تمہیں کبھی اسے نہیں دوں گا، وہ شخص بذات خود بھی مناسب تھا اور عورت بھی اس کے ہاں واپس جانا چاہتی تھی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ''تم عورتوں کو روکو مت''۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اب میں کر دوں گا۔ بیان کیا کہ پھر انہوں نے اپنی بہن کی شادی اس شخص سے کر دی۔

٣٨ - باب : إِذَا كانَ الْوَلِيُّ هُوَ الخَاطِبَ .

وَخَطَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ٱمْرَأَةً هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِهَا ، فَأَمَرَ رَجُلاً فَزَوَّجَهُ .
وَقالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِأُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ قَارِظٍ : أَتَجْعَلِينَ أَمْرَكِ إِلَيَّ ؟ قالَتْ : نَعَمْ ، فَقَالَ : قَدْ تَزَوَّجْتُكِ .
وَقالَ عَطَاءٌ : لِيُشْهِدْ أَنِّي قَدْ نَكَحْتُكِ ، أَوْ لِيَأْمُرْ رَجُلاً مِنْ عَشِيرَتِهَا .
وَقالَ سَهْلٌ : قالَتِ ٱمْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ : أَهَبُ لَكَ نَفْسِي ، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا . [ر : ٤٨٣٣]

جب ولی خود نکاح کرنا چاہے

ترجمہ

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا، آپ اس خاتون کے زیادہ حق دار تھے، چنانچہ آپ نے ایک صاحب سے کہا تو انہوں نے آپ کا نکاح پڑھایا، اور عبدالرحمٰن بن عوف نے ام حکیم بنت قارظ سے

کہا: کیا تم اپنا معاملہ میرے حوالے کرتی ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے فرمایا: پھر میں نے تم سے نکاح کیا۔ حضرت عطاء نے فرمایا: (ایسی صورت میں) کسی کو گواہ بنالینا چاہیے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا یا اس کے خاندان کے کسی فرد سے کہنا چاہیے کہ (وہ نکاح کرادے)۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ ایک خاتون نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کرتی ہوں، پھر ایک صحابی نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔

٤٨٣٨ : حدّثنا ٱبْنُ سَلَامٍ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا في قَوْلِهِ : «وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ ٱللهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ» . إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، قالَتْ : هِيَ ٱلْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ الرَّجُلِ ، قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مالِهِ ، فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا ، وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ ، فَيَدْخُلَ عَلَيْهِ فِي مالِهِ ، فَيَحْبِسَهَا ، فَنَهَاهُمُ ٱللهُ عَنْ ذٰلِكَ . [ر : ٢٣٦٢]

ترجمہ

حضرت ہشام کے والد کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آیت ''اور لوگ آپ سے عورتوں کے متعلق مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں تمہیں مسئلہ بتاتا ہے''۔ آخر آیت تک، کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی، جو کسی مرد کی پرورش میں ہو، وہ مرد اس کے مال میں بھی شریک ہو اور خود اس سے نکاح بھی نہ کرنا چاہتا ہو اور اس کا نکاح کسی دوسرے سے کرنا پسند نہ کرتا ہو کہ کہیں دوسرا شخص اس کے مال میں دخیل نہ بن جائے، اسی غرض سے وہ لڑکی کو روکے رکھے اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس سے منع کیا ہے۔

٤٨٣٩ : حدّثنا أَحْمَدُ بْنُ المِقْدَامِ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمانَ : حَدَّثَنَا أَبُو حازِمٍ : حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ جُلُوسًا ، فَجَاءَتْهُ ٱمْرَأَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ ، فَخَفَّضَ فِيهَا النَّظَرَ وَرَفَعَهُ ، فَلَمْ يُرِدْهَا ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ : زَوِّجْنِيهَا يَا رَسُولَ ٱللهِ ، قالَ : (أَعِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ) . قالَ : ما عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ ، قالَ : (وَلَا خاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ) . قالَ : وَلَا خاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ ، وَلٰكِنْ أَشُقُّ بُرْدَتِي هٰذِهِ فَأُعْطِيهَا النِّصْفَ ، وَآخُذُ النِّصْفَ ، قالَ : (لَا ، هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ) . قالَ : نَعَمْ ، قالَ : (ٱذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ) .
[ر : ٢١٨٦]

ترجمہ

حضرت سہل بن سعید کی روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خاتون

آئیں اور اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیش کیا، آپ نے انہیں نظر نیچی اور اوپر کر کے دیکھا اور کوئی جواب نہیں دیا، پھر آپ کے صحابہ میں سے ایک صحابی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کرا دیجئے، آپ نے دریافت فرمایا: تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں؟ انہوں نے عرض کی: ایک لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں، البتہ میں اپنی چادر پھاڑ کر آدھی دے دوں گا اور آدھی خود رکھوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں تمہارے پاس کچھ قرآن بھی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر جاؤ، میں نے تمہارا نکاح ان سے قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے پاس ہے''۔

٣٩ – باب : إِنْكَاحِ الرَّجُلِ وُلْدَهُ الصِّغَارَ .

لِقَوْلِهِ تَعَالَى : «وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ» /الطلاق : ٤/ . فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ قَبْلَ الْبُلُوغِ .

کسی شخص کا اپنے چھوٹے بچوں کا نکاح کرنا

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''(عدت کے سلسلے میں) وہ عورتیں جنہیں ابھی حیض نہ آتا ہو''۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بالغ ہونے سے پہلے کی عدت تین ماہ رکھی ہے۔

تشریح

امام بخاری رحمہ اللہ بتانا چاہتے ہیں آیت میں کم سنی کی وجہ سے جنہیں حیض نہ آتا ہو ان کی عدت کا ذکر ہے جو نکاح اور طلاق کے بعد ہوتا ہے۔

٤٨٤٠ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ، وَأُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ ، وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا . [ر : ٣٦٨١]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی، نو سال کی عمر میں رخصت ہو کر آپ کے پاس آئیں اور نو سال تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہیں۔

٤٠ – باب : تَزْوِيجِ الْأَبِ ابْنَتَهُ مِنَ الْإِمَامِ .

وَقَالَ عُمَرُ : خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ حَفْصَةَ فَأَنْكَحْتُهُ . [ر : ٣٧٨٣]

باپ کا اپنی بیٹی کا نکاح امام سے کرنا

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کا پیغام نکاح میرے پاس بھیجا اور میں نے ان کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا۔

٤٨٤١ : حدّثنا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ، وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ .
قَالَ هِشَامٌ : وَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا كانَتْ عِنْدَهُ تِسْعَ سِنِينَ . [ر : ٣٦٨١]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی، رخصت کر کے لائے تو عمر نو سال تھی۔ ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نو سال تک رہیں۔

٤١ – باب : السُّلْطَانُ وَلِيٌّ .

لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ : (زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ) .

سلطان بھی ولی ہے

بوجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے (ایک خاتون سے) اس ارشاد کے کہ ''میں نے تمہارا نکاح اس سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے پاس ہے''۔

٤٨٤٢ : حدّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنْ أَبِي حازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قالَ : جاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ : إِنِّي وَهَبْتُ مِنْكَ نَفْسِي ، فَقَامَتْ طَوِيلاً ، فَقَالَ رَجُلٌ : زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حاجَةٌ ، قالَ : (هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا) . قالَ : ما عِنْدِي إِلَّا إِزارِي ، فَقَالَ : (إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا إِزارَ لَكَ ، فَالْتَمِسْ شَيْئًا) . فَقَالَ: ما أَجِدُ شَيْئًا ، فَقَالَ : (الْتَمِسْ وَلَوْ خاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ) . فَلَمْ يَجِدْ ، فَقَالَ : (أَمَعَكَ مِنَ

الْقُرْآنِ شَيْءٌ) . قالَ : نَعَمْ ، سُورَةُ كَذَا ، وَسُورَةُ كَذَا ، لِسُوَرٍ سَمَّاهَا ، فَقَالَ : (زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ) . [ر : ۲۱۸٦]

ترجمہ

حضرت سہل بن سعد کی روایت ہے کہ ایک خاتون رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا کہ میں اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کرتی ہوں، پھر وہ دیر تک کھڑی رہیں، اس کے بعد ایک صاحب نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ان کی ضرورت نہ ہو تو ان کا نکاح مجھ سے فرمادیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تمہارے پاس انہیں مہر میں دینے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے عرض کی: میرے پاس اس تہبند کے علاوہ کچھ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اپنا تہبند انہیں دو گے تو تمہارے پاس پہننے کے لئے کچھ نہیں رہے گا، کوئی اور چیز تلاش کرلو۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ تو تلاش کرلو، ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی، انہیں وہ بھی نہیں ملی، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ تمہارے پاس کچھ قرآن مجید ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں، فلاں فلاں سورتیں ہیں۔ ان سورتوں کا انہوں نے نام لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ہم نے تمہارا نکاح اس خاتون سے ان سورتوں کی وجہ سے کیا جو تمہارے پاس ہیں۔

٤٢ – باب : لَا يُنْكِحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلَّا بِرِضَاهَا .

باپ یا کوئی دوسرا کنواری یا بیاہی عورت کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر نہ کرے

٤٨٤٣ : حدّثنا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ : أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ : (لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ) . قالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَكَيْفَ إِذْنُهَا ؟ قالَ : (أَنْ تَسْكُتَ) . [٦٥٦٧ ، ٦٥٦٩]

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غیر کنواری لڑکی کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لے لی جائے اور کنواری لڑکی کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ مل جائے''۔ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کنواری کی اجازت کی کیا صورت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ''اس کی صورت یہ ہے کہ وہ خاموش رہے، (جب بھی اس کی اجازت سمجھی جائے)''۔

٤٨٤٤ : حدّثنا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ قالَ : أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ، عَنِ ٱبْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى عائِشَةَ ، عَنْ عائِشَةَ أَنَّهَا قالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي ؟ قالَ : (رِضَاهَا صَمْتُهَا) . [٦٥٤٧ ، ٦٥٧٠]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کنوری لڑکی (کہتے ہوئے) شرماتی ہے۔آپ نے فرمایا:''اس کا خاموش رہ جانا اس کی مرضی سمجھی جاسکتی ہے''۔

تشریح

اس مسئلہ کو ولایتِ اجبار کا مسئلہ کہتے ہیں۔عورت پر ولایت اجبار کا مدار احناف کے نزدیک ''صغر'' ہے، جبکہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک بکارت ہے۔صغیرہ باکرہ پر بالاتفاق ولایتِ اجبار ہوگی، جبکہ کبیرہ ثیبہ پر ولایت اجبار بالاتفاق نہیں ہوگی، اور صغیرہ ثیبہ پر احناف کے نزدیک ولایتِ اجبار ہوگی اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک نہیں ہوگی، کبیرہ باکرہ پر احناف کے نزدیک نہیں، جبکہ ائمہ ثلاثہ کے ہاں ہوگا۔

ائمہ ثلاثہ بعض احادیث کے مفہوم مخالف سے استدلال کرتے ہیں:''لا ینکح الثیب حتیٰ تتامر'' اور ''الأیم أحق بنفسها''، جب کہ احناف مفہوم مخالف کا اعتبار نہیں کرتے اور حدیث میں ہے:''لا ینکح البکر حتی تستأذن''، اور باکرہ سے مراد بالغہ ہے، اس لئے کہ نابالغہ کا اذن معتبر نہیں۔

٤٣ - باب : إِذَا زَوَّجَ ٱبْنَتَهُ وَهِيَ كارِهَةٌ فَنِكاحُهُ مَرْدُودٌ .

اگر کسی نے اپنی بیٹی کا نکاح جبراً کر دیا تو اس کا نکاح ناجائز ہے

٤٨٤٥ : حدّثنا إِسْمَاعِيلُ قالَ : حَدَّثَنِي مالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ٱبْنَيْ يَزِيدَ بْنِ جارِيَةَ ، عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصارِيَّةِ : أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهْيَ ثَيِّبٌ فكَرِهَتْ ذٰلِكَ ، فَأَتَتْ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ فَرَدَّ نِكاحَهُ .

حدّثنا إِسْحٰقُ : أَخْبَرَنَا يَزِيدُ : أَخْبَرَنَا يَحْيٰى : أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ : أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ٱبْنَ يَزِيدَ وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُ : أَنَّ رَجُلاً يُدْعَى خِذَامًا أَنْكَحَ ٱبْنَةً لَهُ ، نَحْوَهُ .

[٦٥٤٦ ، ٦٥٦٨]

ترجمہ

حضرت خنساء بنت حزام انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا تھا، وہ ثیبہ تھیں، انہیں نکاح منظور نہیں تھا، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نکاح کو ناجائز قرار دیا۔ حضرت اسحٰق کہتے ہیں کہ ان کو یزید نے خبر دی، انہیں یحییٰ نے خبر دی، ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن یزید اور مجمع بن یزید نے حدیث بیان کی کہ خزامہ نامی ایک صحابی نے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا تھا، سابق حدیث کی طرح۔

٤٤ – باب : تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ .

لِقَوْلِهِ : «وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا» /النساء: ٢/. وَإِذَا قالَ لِلْوَلِيِّ : زَوِّجْنِي فُلَانَةَ ، فَمَكَثَ سَاعَةً ، أَوْ قالَ : ما مَعَكَ ؟ فَقَالَ : مَعِي كَذَا وَكَذَا ، أَوْ لَبِثَا ، ثُمَّ قالَ : زَوَّجْتُكَهَا ، فَهُوَ جائِزٌ . فِيهِ سَهْلٌ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . [ر : ٢١٨٦]

یتیم لڑکی کا نکاح

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں: ''اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے، تو ان کا نکاح کر دو''۔ اور جب کسی نے ولی سے کہا کہ فلاں سے میرا نکاح کر دو، اس پر ولی تھوڑی دیر خاموش رہا (اور پھر قبول کر لیا) یا یہ کہا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرے پاس فلاں فلاں چیز ہے، یا دونوں خاموش رہے، پھر ولی نے کہا کہ میں نے تمہارا نکاح کیا، تو یہ جائز ہے۔ اس باب میں حضرت سہل کی روایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

٤٨٤٦ : حدَّثنا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ . وَقالَ اللَّيْثُ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ : أَنَّهُ سَأَلَ عائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قالَ لَهَا : يَا أُمَّتَاهْ : «وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى – إِلَى – ما مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ» . قَالَتْ عائِشَةُ : يَا ابْنَ أُخْتِي ، هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا ، فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمالِهَا ، وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا ، فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ ، قالَتْ عائِشَةُ : اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ :

«وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ – إِلَى – وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ» . فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي هٰذِهِ الآيَةِ : أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ ، وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ المَالِ وَالجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ ، قَالَتْ : فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا ، فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا ، إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ . [ر : ٢٣٦٢]

ترجمہ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا: یا ام المؤمنین! اس آیت: ''اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کرسکو گے'' سے ''ما ملکت'' ''تک'' میں کیا حکم نازل ہوا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے بھانجے! اس آیت میں یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا ہے، جو ولی کی پرورش میں ہو اور ولی کو اس کے حسن اور مال کی وجہ سے اس کی طرف توجہ ہو اور وہ اس کا مہر کم کر کے اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو تو ایسے لوگوں کو ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنے سے روکا گیا ہے، سوائے اس صورت کے کہ وہ ان کے مہر کے بارے میں انصاف کریں، اور اگر انصاف نہیں کر سکتے تو انہیں اس کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ نے آیت ''لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں'' سے ''وترغبون'' تک نازل کی، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکیاں جب صاحب مال اور صاحب جمال ہوتی ہیں تو ان کے ولی ان سے نکاح کرنے، ان کے نسب اور ان کے مہر کے معاملے میں دلچسپی رکھتے ہیں، لیکن مال اور جمال کی کمی کی وجہ سے وہ انہیں پسند نہ ہوں تو انہیں چھوڑ دیتے ہیں، تو جیسے یہ لوگ ان لڑکیوں کو بے رغبتی کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں، ایسے ہی ان کے لئے ان لڑکیوں سے رغبت کی صورت میں بھی نکاح جائز نہیں، اِلا یہ کہ ان کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے سلسلے میں ان کا پورا پورا حق ادا کریں، تب ان سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

٤٥ – باب : إِذَا قَالَ الخَاطِبُ لِلْوَلِيِّ : زَوِّجْنِي فُلَانَةَ ، فَقَالَ : قَدْ زَوَّجْتُكَ بِكَذَا وَكَذَا جَازَ النِّكَاحُ ، وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لِلزَّوْجِ : أَرَضِيتَ أَوْ قَبِلْتَ .

اگر منگیتر ولی سے یہ کہے کہ فلاں سے میرا نکاح کر دو اور ولی کہے کہ میں نے تمہارا نکاح اس سے اتنے میں کیا تو یہ نکاح جائز ہے، خواہ وہ شوہر سے یہ نہ پوچھے کہ تم اس پر راضی ہو یا تم نے قبول کیا۔

٤٨٤٧ : حدّثنا أَبُو النُّعْمَانِ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ ٱمْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا ، فَقَالَ : (ما لِي الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حاجَةٍ) . فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ زَوِّجْنِيهَا ، قالَ : (ما عِنْدَكَ) . قالَ : ما عِنْدِي شَيْءٌ ، قالَ : (أَعْطِهَا وَلَوْ خاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ) . قالَ : ما عِنْدِي شَيْءٌ ، قالَ : (فَمَا عِنْدَكَ مِنَ الْقُرْآنِ) . قالَ : كَذَا وَكَذَا ، قالَ : (فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ) . [ر : ٢١٨٦]

ترجمہ

حضرت سہل فرماتے ہیں کہ ایک خاتون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے اب عورتوں کی ضرورت نہیں۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کردیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا: اس عورت کو کچھ دو، خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی۔ انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے پوچھا: تمہارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے؟ عرض کی: فلاں فلاں سورتیں۔ آپ نے فرمایا: میں نے انہیں تمہارے نکاح میں دیا اس قرآن کے عوض جو تمہارے پاس محفوظ ہے۔

تشریح

امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ ولی سے یہ کہنا کہ میرا نکاح فلاں سے کردو تو یہی جملہ کافی ہے، اگر بعد میں قبول نہ کرے تو کوئی حرج نہیں، جس طرح واہبہ کے معاملے میں صحابی نے درخواست کی، آپ نے قبول کردی اور اس پر قبولیت کا ذکر نہیں کیا۔

٤٦ – باب : لَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَعَ .

کسی کا پیغام نکاح پہنچ جانے کے بعد کسی اور کا پیغام نہیں بھیجنا چاہیے، یہاں تک کہ وہ اس عورت سے نکاح کر دے یا ارادہ بدل دے۔

٤٨٤٨ : حدّثنا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ جُرَيْجٍ قالَ : سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ : أَنَّ ٱبْنَ عُمَرَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمَا كانَ يَقُولُ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ ، وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ ، حَتَّى يَتْرُكَ الخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الخَاطِبُ . [ر : ٢٠٣٢]

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ ہم کسی کے بھاؤ پر بھاؤ لگائیں اور کسی شخص کے اپنے دینی بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجنا چاہیے، یہاں تک کہ پیغام نکاح بھیجنے والا پہلے ارادہ بدل دے یا اس کو پیغام بھیجنے کی اجازت دے دے۔

٤٨٤٩ : حدَّثنا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ الْأَعْرَجِ قالَ : قالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الحَدِيثِ ، وَلَا تَجَسَّسُوا ، وَلَا تَحَسَّسُوا ، وَلَا تَبَاغَضُوا ، وَكُونُوا إِخْوَانًا ، وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ) . [٥٧١٧ ، ٥٧١٩ ، ٦٣٤٥]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بدگمانی سے بچتے رہو اور بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور لوگوں کے رازوں کو نہ کریدا کرو اور نہ لوگوں کی نجی گفتگو کو کان لگا کر سنو، آپس میں دشمنی پیدا نہ کرو، بھائی بھائی بن کر رہو اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام نہ بھیجے، یہاں تک کہ وہ نکاح کر دے یا چھوڑ دے۔

٤٧ – باب : تَفْسِيرِ تَرْكِ ٱلْخِطْبَةِ .

پیغام نکاح نہ دینے کی وضاحت

٤٨٥٠ : حدَّثنا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ ٱللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ ، حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ ، قالَ عُمَرُ : لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ : إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ : إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيما عَرَضْتَ ، إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ قَدْ ذَكَرَهَا ، فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا .

تَابَعَهُ يُونُسُ ، وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ، وَٱبْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ . [ر : ٣٧٨٣]

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ جب حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیوہ ہوگئیں، تو میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کردوں۔ کچھ دن بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکاح کا پیغام بھیجا، اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے ملے اور کہا کہ آپ نے جو صورت میرے سامنے رکھی تھی، اس کا جواب میں نے صرف اس وجہ سے نہیں دیا تھا، کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر کیا ہے، میں نہیں چاہتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا راز کھولوں۔ ہاں! اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چھوڑ دیتے تو میں انہیں قبول کر لیتا۔

اس روایت کی متابعت یونس، موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق نے زہری کے واسطے سے کی ہے۔

تشریح

امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ مذکورہ واقعہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار کر دیا تھا، اگرچہ خاطب اور ولی کے درمیان بات ابھی طے نہیں ہوئی تھی اور پیغام بھی نہیں بھیجا گیا تھا، ابھی صرف ارادۂ خیال تھا، اس کے باوجود سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دینے سے انکار کر دیا تھا، تو جس صورت میں پیغام نکاح بھیج دیا گیا ہو، اس میں بطریق اولیٰ خطبہ نہیں بھیجنا چاہیے۔

٤٨ – باب : الخُطْبَةِ .

خطبہ

٤٨٥١ : حدّثنا قَبِيصَةُ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قالَ : سَمِعْتُ ٱبْنَ عُمَرَ يَقُولُ : جاءَ رَجُلَانِ مِنَ المَشْرِقِ فَخَطَبَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا) . [٥٤٣٤]

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ دو افراد مدینہ کی مشرق کی طرف سے آئے اور خطبہ دیا (تقریر کی)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بعض تقریروں میں جادو ہوتا ہے''۔

٤٩ – باب : ضَرْبِ ٱلدُّفِّ في النِّكاحِ وَالْوَلِيمَةِ .

نکاح اور ولیمہ میں دف بجانا

٤٨٥٢ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ : حَدَّثَنَا خالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قالَ : قالَتِ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْراءَ : جاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ حِينَ بُنِيَ عَلَيَّ ، فَجَلَسَ عَلَى فِراشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي ، فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا ، يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبائِي يَوْمَ بَدْرٍ ، إِذْ قالَتْ إِحْدَاهُنَّ : وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ ما في غَدٍ ، فَقَالَ : (دَعِي هٰذِهِ ، وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ) . [ر : ٣٧٨٠]

ترجمہ

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جب میں دلہن بنا کر بٹھائی گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے، میرے بستر پر بیٹھے، اسی طرح جیسے تم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو، پھر ہمارے ہاں کی کچھ لڑکیاں دف بجانے لگیں اور میرے باپ اور چچا جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے کا مرثیہ پڑھنے لگیں، اتنے میں ایک لڑکی نے پڑھا: ''اور ہم سب میں ایک نبی ہیں جو سب باتوں کی خبر رکھتا ہیں، جو کچھ کل ہونے والا ہے''۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ چھوڑ دو، اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھی وہ پڑھو''۔

٥٠ – باب : قَوْلِ ٱللهِ تَعَالَى : «وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً» /النساء : ٤/ . وَكَثْرَةِ المَهْرِ ، وَأَدْنَى ما يَجُوزُ مِنَ الصَّداقِ .

وَقَوْلِهِ تَعَالَى : «وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا» /النساء: ٢٠/ . وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ : «أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً» /البقرة: ٢٣٦/ .

وَقالَ سَهْلٌ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (وَلَوْ خاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ) . [ر : ٢١٨٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور عورتوں کو ان کا مہر خوش دلی سے دو''۔

مہر زیادہ رکھنا اور کم از کم مہر کتنا جائز ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اگر تم ان میں سے کسی کو مہر بہت زیادہ دو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو''۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''یا تم نے ان کے لئے کچھ مہر کے طور پر مقرر کیا ہو اور

حضرت سہل نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی۔

تشریح

اکثر مہر کی کوئی مقدار معین نہیں، جتنا رکھ لے ادائیگی کرنی ہوگی، البتہ اقل مہر میں اختلاف ہے۔ امام شافعی، امام اسحٰق اور امام احمد کے ہاں اقل کی کوئی تحدید نہیں۔ امام مالک کے ہاں اقل مہر ربع دینار ہیں۔ امام ابوحنیفہ کے ہاں اقل مہر دس درہم ہے۔ شوافع وحنابلہ اُس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس میں ”ولو خاتما من حديد“ کہ اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ جب کہ احناف حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں جس میں ”لا مهر لأقل من عشرة دراهم“ ہے، اور اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اثر بھی ہے۔ ان کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ اس میں مہر معجّل کا ذکر ہے، پورے مہر کا ذکر نہیں، اس لئے کہ عرب میں رواج تھا کہ مہر معجّل کے بغیر رخصتی نہیں کرتے تھے، جبکہ بعض کہتے ہیں کہ ابتداء اسلام میں مہر کی اقل مقدار کم تھی، پھر آہستہ آہستہ زیادہ ہوتی رہی، لوہے کی انگوٹھی مہر بن سکتی تھی، پھر ربع دینار ہوگئی، اس طرح بڑھتے بڑھتے دس درہم پر استقراء ہوئی۔

٤٨٥٣ : حدّثنا سُلَيْمانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ ٱمْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ ، فَرَأَى النَّبِيُّ ﷺ بَشَاشَةَ الْعُرْسِ ، فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ : إِنِّي تَزَوَّجْتُ ٱمْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ .
وَعَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ ، تَزَوَّجَ ٱمْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ .

[١٩٤٤ ، ٠ ،٦]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے ایک گٹھلی کے برابر (سونے کے مہر) پر نکاح کیا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی بشاشت ان میں دیکھی تو ان سے پوچھا، انہوں نے عرض کی: میں نے عورت سے ایک گٹھلی کے برابر (سونے) پر نکاح کیا ہے اور حضرت قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت اس طرح نقل کی کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے برابر سونے پر نکاح کیا تھا، (سونے کی تصریح کے ساتھ)

L ۱ ۱٦٦ .

٥١ – باب : التَّزْوِيجِ عَلَى الْقُرْآنِ وَبِغَيْرِ صَدَاقٍ .

قرآن مجید پر نکاح کرنا اور بلا مہر نکاح کرنا

٤٨٥٤ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : سَمِعْتُ أَبَا حازِمٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ سَهْلَ ٱبْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ : إِنِّي لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ ، إِذْ قَامَتْ ٱمْرَأَةٌ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ ، إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ ، فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ ، فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ، ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ ، إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ ، فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ ، فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ، ثُمَّ قَامَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ : إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ ، فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ أَنْكِحْنِيهَا ، قَالَ : (هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ) . قَالَ : لَا ، قَالَ : (ٱذْهَبْ فَٱطْلُبْ وَلَوْ خاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ) . فَذَهَبَ فَطَلَبَ ، ثُمَّ جاءَ فَقَالَ : ما وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ ، فَقَالَ : (هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ) . قالَ : مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا ، قالَ : (ٱذْهَبْ فَقَدْ أَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ) . [ر : ٢١٨٦]

ترجمہ

حضرت سہل بن سعد الساعدی کی روایت ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، اتنے میں ایک خاتون کھڑی ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کرتی ہوں، آپ جو چاہیں کریں۔ آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا، پھر کھڑی ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے آپ کو آپ کے لئے ہبہ کرتی ہوں۔ اس بار بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تیسری بار کھڑی ہوئی اور عرض کیا کہ انہوں نے اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو چاہیں کریں۔ اس کے بعد پھر ایک صحابی نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ آپ نے دریافت فرمایا: تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور تلاش کرو، اگر چہ ایک لوہے کی انگوٹھی بھی مل جائے۔ وہ گئے اور تلاش کیا، پھر واپس آ کر عرض کیا: میں نے کچھ نہیں پایا، لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی، البتہ میں اپنی چادر پھاڑ کر آدھی دے دوں گا اور آدھی خود رکھوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں، تمہارے پاس کچھ بھی قرآن ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں میرے پاس فلاں فلاں سورتیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر جاؤ، میں نے تمہارا نکاح ان سے قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے پاس محفوظ ہے۔

تشریح

اس پر سب کا اتفاق ہے کہ مہر کے ذکر کے بغیر نکاح درست نہیں یہ تو صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی، لیکن اگر کسی نے اس طرح کر دیا تو اس کا نکاح ہوگا یا نہیں؟ احناف وحنابلہ کے ہاں نکاح منعقد ہو جائے گا اور مہر مثل آئے گا، جب کہ بعض شوافع نکاح کے منعقد ہونے کا بھی انکار کرتے ہیں۔

٥٢ – باب : الْمَهْرِ بِالْعُرُوضِ وَخاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ .

سامان اور اسباب اور لوہے کی انگوٹھی مہر میں

٤٨٥٥ : حدّثنا يَحْيىٰ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ لِرَجُلٍ : (تَزَوَّجْ وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ) . [ر : ٢١٨٦]

ترجمہ

حضرت سہل بن سعد کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمایا: ''نکاح کرو، خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی پر ہی ہو''۔

٥٣ – باب : الشُّرُوطِ فِي النِّكاحِ .

وَقالَ عُمَرُ : مَقَاطِعُ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ .

وَقالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ ، قالَ : (حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي ، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي) . [ر : ٣٥٢٣]

نکاح کے وقت کی شرطیں

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حقوق کے ختم کے وقت بھی شرائط کا لحاظ رکھا جائے اور حضرت مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف کی اور خوب کی، فرمایا: ''جو بات انہوں نے مجھ سے کہی سچ کہی، جو وعدہ کیا پورا کیا''۔

٤٨٥٦ : حدّثنا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ : حَدَّثَنَا لَيْثٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ عُقْبَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (أَحَقُّ ما أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ

ما ٱسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ). [ر : ۲۵۷۲]

ترجمہ

حضرت عقبہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تمام شرطوں میں وہ شرطیں سب سے زیادہ پوری کی جانے کی مستحق ہیں جن کے ذریعہ تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا (یعنی نکاح کی شرطیں)''۔

تشریح

مثلاً شوہر بیوی کو شریعت کے مطابق رکھے گا، اس کا پورا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ دوسری قسم وہ شرط جس کا پورا کرنا بالکل ضروری نہیں ہوتا، مثلاً پہلی بیوی کو طلاق دے دو۔ تیسری قسم وہ شرط جس میں طرفین میں سے کسی کا فائدہ ہو، جمہور کے نزدیک یہ بھی غیر معتبر ہے۔ روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر کی طرف اشارہ کیا جس کا نام تھا ابوالعاص بن ربیع تھا، یہ غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے خلاف لڑ رہے تھے کہ گرفتار کر لئے گئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رہا کرایا اور شرط لگادی کے زینب کو مدینہ بھیج دو، چنانچہ انہوں نے حسب وعدہ بھیجا، پھر انہوں نے اسلام قبول کیا اور فتح مکہ سے پہلے ہجرت کی، حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوبارہ ان کے پاس آئیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں ان کا انتقال ہوا۔

٥٤ – باب : الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ .

وَقالَ ٱبْنُ مَسْعُودٍ : لَا تَشْتَرِطِ المَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا .

وہ شرطیں جو نکاح میں جائز نہیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنے بہن کی طلاق کی شرط نہ لگائے۔

٤٨٥٧ : حدّثنا عُبَيْدُ ٱللّٰهِ بْنُ مُوسٰى ، عَنْ زَكَرِيَّاءَ ، هُوَ ٱبْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (لَا يَحِلُّ لِٱمْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا ، لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا ، فَإِنَّمَا لَهَا ما قُدِّرَ لَهَا) . [٦٢٢٧]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ اس لئے کرے، تا کہ اس کی جگہ اپنے لئے خالی کرائے، کیونکہ اسے وہی ملے گا جو

اس کے مقدر میں ہوگا۔

٥٥ - باب : الصُّفْرَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ .

وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . [ر : ١٩٤٣]

شادی کرنے والے کے لئے زرد رنگ

اس کی روایت عبدالرحمٰن بن عوف نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

٤٨٥٨ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ أَنَسِ ٱبْنِ مالِكٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ : أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ ، جاءَ إِلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ ، فَسَأَلَهُ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ٱمْرَأَةً مِنَ الْأَنْصارِ ، قالَ : (كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا) قالَ : زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ ، قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ) . [ر : ١٩٤٤]

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو ان کے اوپر زرد رنگ کا نشان تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے انصار کی ایک خاتون سے نکاح کیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اسے مہر کتنا دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ایک گھٹلی کے برابر سونا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

تشریح

علماء لکھتے ہیں کہ اس زردی سے مراد ''خلوق'' ہے جو ایک مرکب خوشبو ہوتی ہے، اس میں زعفران بھی شامل ہوتی ہے، جس کا استعمال مرد کے لئے جائز نہیں تو یا تو یہ واقعہ تحریم سے پہلے کا ہے، یا خلوق ان کی بیوی نے استعمال کی تھی اور بغیر ارادے کے عبدالرحمٰن کے کپڑوں پر لگ گئی، یا انتہائی کم مقدار میں تھی جو معاف ہے۔

٤٨٥٩ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيٰى ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ قالَ : أَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ بِزَيْنَبَ فَأَوْسَعَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ، فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُ إِذَا تَزَوَّجَ ، فَأَتَى حُجَرَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَدْعُو وَيَدْعُونَ لَهُ ، ثُمَّ ٱنْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ فَرَجَعَ ، لَا أَدْرِي : آخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ بِخُرُوجِهِمَا .

[ر : ٤٥١٣]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش سے نکاح پر دعوت ولیمہ کی اور مسلمانوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا، (کھانے کے بعد) حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے، جیسا کہ نکاح کے بعد آپ کا دستور تھا، پھر آپ امہات المؤمنین کے حجروں میں تشریف لے گئے، آپ نے ان کے لئے دعا کی اور انہوں نے آپ کے لئے دعا کی، پھر آپ واپس تشریف لائے تو (مدعو حضرات میں سے) دو صحابہ کو دیکھا، وہ اس گھر میں جہاں دعوت تھی بیٹھے ہوئے تھے، اس لئے آپ پھر واپس تشریف لے گئے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے پوری طرح یاد نہیں کہ پھر میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ ان دونوں کے جانے کی خبر دی، یا کسی اور نہ دی۔

٥٦ – باب : كَيْفَ يُدْعٰى لِلْمُتَزَوِّجِ .

دولہا کو کس طرح دعا دی جائے

٤٨٦٠ : حدّثنا سُلَيْمانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، هُوَ ٱبْنُ زَيْدٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ ، قالَ : (ما هٰذَا) . قالَ : إِنِّي تَزَوَّجْتُ ٱمْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ ، قالَ : (بَارَكَ ٱللهُ لَكَ ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ) . [ر : ١٩٤٤]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ پر زرد رنگ کا نشان دیکھا تو دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے مہر پر نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تمہیں برکت دے، دعوت ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

٥٧ – باب : ٱلدُّعاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي يُهْدِينَ الْعَرُوسَ وَلِلْعَرُوسِ .

دلہن کا بناؤ سنگھار کرنے والی عورتوں اور دلہن کو دعا

٤٨٦١ : حدّثنا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا : تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ ، فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي ٱلدَّارَ ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ ، فَقُلْنَ : عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ ، وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ . [ر : ٣٦٨١]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی تو میری والدہ میرے پاس آئیں اور مجھے گھر کے اندر لے گئیں۔ اندر قبیلہ انصار کی عورتیں موجود تھیں، انہوں نے (دلہن کے ساتھ موجود عورتوں سے کہا) ''خیر و برکت کے ساتھ اور اچھے نصیب کے ساتھ''۔

تشریح

''یھدین''، یعنی رہنمائی کرنا، باب افعال سے ہدیہ دینا، اور دلہن کو سنوار کر دولہا کو پیش کرنا کے معنی آتے ہیں۔

٥٨ - باب : مَنْ أَحَبَّ الْبِنَاءَ قَبْلَ الْغَزْوِ .

جس نے غزوے سے پہلے دلہن کے پاس جانا پسند کیا

٤٨٦٢ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ : لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ ٱمْرَأَةٍ ، وَهْوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا ، وَلَمْ يَبْنِ بِهَا) . [ر : ٢٩٥٦]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ انبیاء میں سے ایک نبی نے غزوہ کیا اور غزوے سے پہلے اپنی قوم سے کہا میرے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ چلے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہوا اور ابھی اس کے پاس خلوت میں نہ گیا ہو، جب کہ اس کے ساتھ خلوت رکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

٥٩ - باب : مَنْ بَنَى بِٱمْرَأَةٍ ، وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ .

جس نے نو سال کی عمر میں بیوی کے ساتھ خلوت کی

٤٨٦٣ : حدّثنا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ : تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ عائِشَةَ وَهِيَ ٱبْنَةُ سِتٍّ سِنِينَ ، وَبَنَى بِهَا وَهِيَ ٱبْنَةُ تِسْعٍ ، وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا . [ر : ٣٦٨١]

ترجمہ

حضرت عروہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی اور جب ان کے ساتھ خلوت کی تو ان کی عمر نو سال تھی اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نو سال تک رہیں۔

٦٠ – باب : الْبِنَاءِ فِي السَّفَرِ .

٤٨٦٤ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ قالَ : أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا ، يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ ، فَمَا كانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ ، أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ ، فكانَتْ وَلِيمَتَهُ ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ : إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ ، أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ ، فَقَالُوا : إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّى لَهَا خَلْفَهُ ، وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ . [ر : ٣٦٤]

سفر میں دلہن کے ساتھ خلوت کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اور خیبر کے راستے میں تین دن تک قیام کیا اور وہاں ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حیی کے ساتھ خلوت کی۔ میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ پر بلایا، لیکن اس دعوت میں روٹی اور گوشت نہیں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا گیا اور یہی آپ کا ولیمہ تھا۔ مسلمانوں نے (صفیہؓ سے متعلق کہا) کہ امہات المؤمنین میں سے ہیں، یا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کنیز ہی رکھا، (کیونکہ آپ بھی جنگ خیبر کے قیدیوں میں سے تھیں)۔ اس پر بعض حضرات نے کہا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے پردے کا اہتمام کریں تو پھر وہ امہات المؤمنین میں سے ہوں گی اور آپ ان کے لئے پردہ نہ کرائیں تو مطلب یہ ہے کہ کنیز کی حیثیت سے ہیں، چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے اپنی سواری پر پیچھے جگہ بنوائی اور لوگوں کے اور ان کے درمیان پردہ ڈلوایا۔

٦١ – باب : الْبِنَاءِ بِالنَّهَارِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَلَا نِيرَانٍ .

٤٨٦٥ : حدّثني فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قالَتْ : تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ ، فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ ، فَلَمْ يَرُعْنِي

إِلَّا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ضُحًى . [ر : ٣٦٨١]

دن کے وقت دلہن کے پاس جانا سواری اور روشنی کے اہتمام کے بغیر

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی، میری والدہ میرے پاس آئیں اور مجھے ایک گھر میں داخل کر دیا، پھر مجھے کسی چیز نے خوفزدہ نہیں کیا، سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم (کی آمد) نے، یہ چاشت کا وقت تھا۔

٦٢ - باب : الْأَنْمَاطِ وَنَحْوِهَا لِلنِّسَاءِ .

مخمل کے بچھونے اور اس جیسی چیزیں عورتوں کے لئے

٤٨٦٦ : حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جابِرِ ٱبْنِ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (هَلِ ٱتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا) . قُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ ؟ قالَ : (إِنَّهَا سَتَكُونُ) . [ر : ٣٤٣٢]

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جب انہوں نے شادی کی فرمایا: تم نے جھالردار چادریں بھی لے لیں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے پاس جھالردار چادریں کہاں؟ آپ نے فرمایا کہ جلدی ہی ہو جائیں گی۔

تشریح

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں جھالردار پردہ آپ نے چاک فرمایا، اس لئے کہ وہ تصویروں والا تھا۔

٦٣ - باب : النِّسْوَةِ اللَّاتِي يُهْدِينَ المَرْأَةَ إِلَى زَوْجِهَا .

وہ عورتیں جو دلہن کا بناؤ سنگھار کر کے شوہر کے پاس پہنچاتی ہیں

٤٨٦٧ : حدّثنا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ : حَدَّثَنَا محمَّدُ بْنُ سَابِقٍ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ : أَنَّهَا زَفَّتِ ٱمْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَقَالَ نَبِيُّ ٱللهِ ﷺ : (يَا عائِشَةُ ، ما كانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ ؟ فَإِنَّ الْأَنْصارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ) .

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ انہوں نے ایک یتیم لڑکی کی شادی ایک انصاری سے کی، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! تمہارے پاس دف بجانے والا نہیں ہے، انصار ''دف'' کو پسند کرتے ہیں''۔

٦٤ - باب : الْهَدِيَّةِ لِلْعَرُوسِ .

دولہا یا دولہن کو تحفہ دینا

٤٨٦٨ : وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، وَٱسْمُهُ الجَعْدُ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ قالَ : مَرَّ بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفاعَةَ ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : كانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ قالَ : كانَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ ، فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ : لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ ٱللهِ ﷺ هَدِيَّةً ، فَقُلْتُ لَهَا : ٱفْعَلِي ، فَعَمَدَتْ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ ، فَٱتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ ، فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِي إِلَيْهِ ، فَٱنْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ ، فَقَالَ لِي : (ضَعْهَا) . ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ : (ٱدْعُ لِي رِجالاً - سَمَّاهُمْ - وَٱدْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ) . قالَ : فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي ، فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غاصٌّ بِأَهْلِهِ ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِهَا ما شَاءَ ٱللهُ ، ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ ، وَيَقُولُ لَهُمْ : (ٱذْكُرُوا ٱسْمَ ٱللهِ ، وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ) . قالَ : حَتَّى تَصَدَّعُوا كُلُّهُمْ عَنْهَا ، فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ ، وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُونَ ، قالَ : وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَ الحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ ، فَقُلْتُ : إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا ، فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ ، وَأَرْخَى السِّتْرَ وَإِنِّي لَفِي الحُجْرَةِ ، وَهُوَ يَقُولُ : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَٱدْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَٱنْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذٰلِكُمْ كانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَٱللهُ لا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ» .

قالَ أَبُو عُثْمَانَ : قالَ أَنَسٌ : إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ . [ر : ٤٥١٣]

ترجمہ

ابراہیم نے بیان کیا، ان سے ابوعثمان نے (ان کا نام ''جعد'' ہے)۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بصرہ کی مسجد ''بنی رفاعہ'' میں ہمارے پاس سے گزرے تو میں نے سنا، وہ بیان کررہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے ہوتا (ام انس بن مالک) تو آپ ان کے پاس جاتے اور ان کو سلام کرتے۔ پھر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش کے دولہا بنے تو مجھ سے ام سلیم نے کہا: کیوں نہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ہدیہ دیں؟ میں نے کہا: ضرور، چنانچہ کھجور، پنیر اور گھی کا ملیدہ بنا کر ایک ہانڈی میں میرے ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا، میں اسے لے کر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اسے رکھ دو، پھر مجھ سے چند افراد کا نام لے کر فرمایا کہ انہیں بلاؤ اور تمہیں جو بھی مل جائے اسے بلا لاؤ۔ فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق کیا، جب میں واپس آیا تو آپ کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا، میں نے دیکھا کہ آپ اپنا ہاتھ اس ملیدہ پر رکھے ہوئے ہیں اور اللہ نے جو چاہا آپ نے پڑھا، اس کے بعد دس دس آدمیوں کو وہ ملیدہ کھانے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلانے لگے، آپ ان سے فرماتے جاتے تھے کہ پہلے اللہ کا نام پڑھ لو اور ہر شخص اپنی طرف سے کھائے۔ فرمایا کہ تمام لوگ کھا کر الگ ہوگئے، جسے جانا تھا وہ چلا گیا اور کچھ لوگ گھر ہی میں باتیں کرتے رہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے ان کے گھر ٹھہرے رہنے کی وجہ سے بڑی تکلیف محسوس ہورہی تھی، کیونکہ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف تھی، پھر آپ ازواج مطہرات کے حجروں کی طرف چلے گئے، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گیا اور آپ سے کہا: لوگ جاچکے ہیں، آپ واپس تشریف لائے اور گھر میں داخل ہوکر پردہ ڈال دیا۔ میں اس وقت حجرہ میں ہی موجود تھا، آپ اس وقت اس آیت کی تلاوت کررہے تھے: ''اے ایمان والو! نبی کے گھر مت جایا کرو، بجز اس وقت کے کہ جب تمہیں کھانے کے لئے آنے کی اجازت دی جائے اور اس وقت بھی ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو، البتہ جب تم کو بلایا جائے تب جایا کرو اور باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھا کرو، اس سے نبی کو ناگواری ہوتی ہے، سو وہ تمہارا شرم ولحاظ کر کے تم سے کچھ نہیں کہتے اور اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا''۔ ابوعثمان کہتے ہیں کہ حضرت انس نے کہا: میں نے دس سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے۔

تشریح

اس روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور، پنیر اور گھی کا ملیدہ لوگوں کو کھلایا، جبکہ دوسری روایت میں ہے آپ نے گوشت روٹی لوگوں کو کھلائی تھی؟ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ دونوں میں جمع ممکن ہے کہ پہلے آپ نے

روٹی سے تواضع کی ہو اور وہ لوگ جو پہلے آئے تھے وہ روٹی اور گوشت کھانے کے بعد چلے گئے اور جو کھانے کے بعد بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے، ان کے لئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''خیس'' لے کر آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مزید لوگوں کو بلانے کے لئے بھیجا اور انہوں نے آکر وہ ملیدہ کھایا، لہذا دونوں روایات میں کوئی تعارض نہیں۔

٦٥ – باب : اَسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعَرُوسِ وَغَيْرِهَا .

دلہن کے لئے کپڑے اور زیور مستعار لینا

٤٨٦٩ : حدّثني عُبَيْدُ بْنُ إِسْماعِيلَ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهَا : أَنَّهَا ٱسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ في طَلَبِهَا ، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ ، فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ ، فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ : جَزَاكِ ٱللَّهُ خَيْرًا ، فَوَٱللَّهِ ما نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ ، إِلَّا جَعَلَ ٱللَّهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا ، وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً . [ر : ٣٢٧]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو ہار مانگا تھا وہ گم ہو گیا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کی تلاش کے لئے بھیجا تو نماز کا وقت آ گیا (پانی نہ ہونے کی وجہ سے) انہوں نے نماز بے وضو پڑھی، جب آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو تیمّم کی آیت اتری۔ حضرت اسید بن حضیر نے کہا: اے عائشہ! اللہ آپ کو جزائے خیر دے، خدا کی قسم! جب بھی آپ پر کوئی حادثہ ہوا خدا نے آپ ہی کو نجات دی، بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس سے برکت وسہولت نصیب ہوئی۔

٦٦ – باب : ما يَقُولُ الرَّجُلِ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ .

جب میاں اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا پڑھے

٤٨٧٠ : حدّثنا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ : بِٱسْمِ ٱللَّهِ ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ ما رَزَقْتَنَا ، ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا في ذٰلِكَ ، أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا) . [ر : ١٤١]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس آئے تو ''بسم اللہ'' پڑھے اور یہ دعا کہے:

''اللّٰھم جنبني الشیطان ......'' کہ اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ اور جو اولاد ہمیں عطا کر، اس کو شیطان سے دور رکھ، تو ان کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا اسے شیطان نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

تشریح

جمہور کے ہاں یہ دعا ''کشفِ عورت'' سے پہلے پڑھنی چاہیے اور مطلب یہ ہے کہ یہ دعا اگر پڑھی گئی تو اولاد صالح ہوگی اور وہ نیک کاموں میں اپنی زندگی صرف کرنے والی ہوگی۔

٦٧ – باب : الْوَلِيمَةُ حَقٌّ .

وَقالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ : قالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ : (أَوْلِمْ وَلَوْ بِشاةٍ) . [ر : ١٩٤٣]

ولیمہ کرنا ضروری ہے

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ولیمہ کرو، چاہے ایک بکری کا ہو''۔

٤٨٧١ : حدّثنا يَحْيىٰ بْنُ بُكَيْرٍ قالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ قالَ : أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مالِكٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّهُ كانَ ٱبْنَ عَشْرِ سِنِينَ ، مَقْدَمَ رَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ المَدِينَةَ ، فَكانَ أُمَّهَاتِي يُوَاظِبْنَنِي عَلَى خِدْمَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ ، وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا ٱبْنُ عِشْرِينَ سَنَةً ، فَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ ٱلْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ ، وَكانَ أَوَّلَ ما أُنْزِلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ : أَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ بِها عَرُوسًا ، فَدَعا الْقَوْمَ فَأَصابُوا مِنَ الطَّعَامِ ، ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِنْهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَأَطَالُوا الْمُكْثَ ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَخَرَجَ ، وَخَرَجْتُ مَعَهُ لِكَيْ يَخْرُجُوا ، فَمَشَى النَّبِيُّ ﷺ وَمَشَيْتُ ، حَتَّى جاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عائِشَةَ ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَقُومُوا ، فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَجَعْتُ مَعَهُ ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عائِشَةَ وَظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ ، فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسِّتْرِ ، وَأُنْزِلَ

اَلْحِجَابُ . [ر : ٤٥١٣]

ترجمہ

حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے، اس وقت میری عمر دس سال تھی، میری ماں مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کا ہمیشہ حکم دیتی تھی، میں نے دس سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور جب آپ کا وصال ہوا تو میں بیس برس کا تھا۔ حجاب کے بارے میں جو آیت نازل ہوئی اس سے خوب واقف ہوں اور اول شان نزول آیتِ حجاب شبِ زفاف زینب بنت جحش ہے، جب صبح کو زینب بنت جحش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دلہن بنیں تو آپ نے اپنی قوم کو بلا کر کھانا کھلایا، اکثر تو چلے گئے، مگر ان میں سے کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے رہے اور انہوں نے بڑی دیر لگائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر باہر چلے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ اس خیال سے چلا گیا کہ شاید یہ لوگ چلے جائیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ٹہلتے رہے، جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کے پاس آئے تو خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے اور آپ کے ساتھ میں بھی آیا، جب آپ زینب کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ لوگ ابھی بیٹھے ہیں، گئے نہیں، تو پھر آپ الٹے آئے اور میں بھی آیا، جب ہم حضرت عائشہؓ کی چوکھٹ کے پاس پہنچے اور گمان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے، پھر تشریف لائے، آپ کے ساتھ میں بھی تھا، معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال دیا اور تب ہی پردے کی آیت نازل ہوئی۔

تشریح

جمہور کے نزدیک ولیمہ مسنون ہے۔ ”أولـــم“ میں امر کا صیغہ استحباب اور ندب کے لئے ہے، البتہ عقد سے لے کر بعد الدخول کسی بھی وقت ولیمہ کیا جا سکتا ہے۔

٦٨ – باب : الْوَلِيمَةِ وَلَوْ بِشَاةٍ .

ولیمہ کریں، اگرچہ ایک بکری ہی ہو

٤٨٧٢ : حدّثنا عَلِيٌّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قالَ : حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ : أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ ، وَتَزَوَّجَ ٱمْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ : (كَمْ أَصْدَقْتَهَا) . قالَ : وَزْنَ نَواةٍ مِنْ ذَهَبٍ .

وَعَنْ حُمَيْدٍ : سَمِعْتُ أَنَسًا قالَ : لَمَّا قَدِمُوا المَدِينَةَ ، نَزَلَ المُهاجِرُونَ عَلَى الأَنْصارِ ، فَنزَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ ، فَقَالَ : أُقاسِمُكَ مالِي ، وَأَنْزِلُ لَكَ عَنْ إِحْدَى امْرَأَتَيَّ ، قالَ : بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ في أَهْلِكَ وَمالِكَ ، فَخَرَجَ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَ وَاشْتَرَى ، فَأَصَابَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ ، فَتَزَوَّجَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ) . [ر : ١٩٤٤]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ جب عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک انصاری عورت سے شادی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کتنا مہر دیا؟ وہ بولے: ایک گٹھلی کھجور کے وزن کے برابر سونا دیا تھا۔ حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، جب مہاجر مدینہ آئے تو انصار کے گھروں میں اترے۔ عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ربیع کے گھر اترے۔ انہوں نے کہا: اے بھائی عبدالرحمٰن بن عوف! میں تجھے اپنا مال دیتا ہوں اور اپنی ایک بیوی کو طلاق دے کر تجھ سے شادی کر دیتا ہوں۔ عبدالرحمٰن بولے: آپ کا مال اور بیویاں اللہ آپ کو مبارک کرے۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن نے بازار جا کر خرید و فروخت شروع کر دی، کچھ گھی اور پنیر حاصل کی، پھر شادی کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ولیمہ کر، اگر چہ بکری ہی ہو''۔

٤٨٧٣ : حدّثنا سُلَيْمانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ قالَ : ما أَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسائِهِ ما أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ ، أَوْلَمَ بِشَاةٍ . [ر : ٤٥١٣]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کے برابر کسی بیوی کا ولیمہ نہیں کھلایا، کیونکہ ایک بکری کا ولیمہ تھا۔

٤٨٧٤ : حدّثنا مُسَدَّدٌ ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا ، وَأَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ . [ر : ٣٦٤]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے نکاح کر لیا اور انہیں آزاد کرنا ہی مہر قرار دیا اور ان کے ولیمہ میں ملیدہ کھلایا۔

٤٨٧٥ : حدّثنا مالكُ بْنُ إسْماعِيلَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ بَيانٍ قالَ : سَمِعْتُ أَنسًا يَقُولُ : بَنَى النَّبِيُّ ﷺ بِٱمْرَأَةٍ ، فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجالاً إِلَى الطَّعَامِ . [ر : ٤٥١٣]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خلوت کی تو مجھے بھیجا، میں نے جا کر لوگوں کو کھانے کے لئے بلا لایا۔

٦٩ - باب : مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ .

کسی بیوی کا کسی بیوی سے زیادہ ولیمہ کرنا

٤٨٧٦ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ ثابتٍ قالَ : ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ : ما رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ ما أَوْلَمَ عَلَيْهَا ، أَوْلَمَ بِشَاةٍ . [ر : ٤٥١٣]

ترجمہ

حضرت ثابت نے بیان کیا کہ حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کا تذکرہ ان کے سامنے آیا، فرمانے لگے کہ جس قدر زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف کیا، اتنا میں نے کسی بیوی کے ولیمہ میں کرتے ہوئے نہیں دیکھا، ایک بکری کا ولیمہ کیا تھا۔

٧٠ - باب : مَنْ أَوْلَمَ بِأَقَلَّ مِنْ شَاةٍ .

ایک بکری سے کم ولیمہ کرنا

٤٨٧٧ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قالَتْ : أَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ .

ترجمہ

حضرت منصور بن صفیہ نے اپنی ماں صفیہ بنت شیبہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں کا ولیمہ چار سیر جو میں ہی کر دیا تھا۔

٧١ - باب : حَقِّ إِجابَةِ الْوَلِيمَةِ وَالدَّعْوَةِ ، وَمَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوَهُ .
وَلَمْ يُوَقِّتِ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ .

دعوتِ ولیمہ قبول کرنا

اگر سات دن تک کوئی دعوت ولیمہ کھلائے (تو جائز ہے)، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کو ایک دن میں یا دو دن میں موقت نہیں فرمایا۔

٤٨٧٨ : حدّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ : (إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا) . [٤٨٨٤]

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی تمہیں دعوت ولیمہ کے لئے بلائے تو ضرور جاؤ۔

٤٨٧٩ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ ، عَنْ سُفْيَانَ قالَ : حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ أَبِي موسَىٰ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (فُكُّوا الْعَانِيَ ، وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ) . [ر : ٢٨٨١]

ترجمہ

حضرت ابوموسیٰ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیدیوں کو قید سے چھڑاؤ، لوگوں کی دعوت قبول کرو اور بیماروں کی عیادت کرو۔

تشریح

جمہور کہتے ہیں کہ ولیمہ پہلے دن کرنا مسنون، دوسرے دن کرنا جائز اور تیسرے دن کرنا مکروہ ہے، جب کہ امام مالک کے ہاں ولیمہ سات دن تک کیا جا سکتا ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ حفصہ بنت سیرین کی شادی پر سات دن ولیمہ کیا گیا، جب کہ جمہور کہتے ہیں کہ وہاں لوگ زیادہ تھے، اس لئے انہیں سات دنوں میں تقسیم کر دیا تھا، ہر دن مختلف لوگ آ کر ولیمہ کھاتے، ایسی صورت میں تین دن سے زیادہ کا جواز ہے۔

٤٨٨٠ : حدّثنا الحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنِ الْأَشْعَثِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ٱبْنِ سُوَيْدٍ : قالَ الْبَرَاءُ بْنُ عازِبٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا : أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ : أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ المَرِيضِ ، وَٱتِّبَاعِ ٱلجَنَازَةِ ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ ، وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَصْرِ المظْلُومِ ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ ، وَإِجَابَةِ ٱلدَّاعِي . وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ ٱلذَّهَبِ ، وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ ، وَعَنِ المَيَاثِرِ ، وَالْقِسِّيَّةِ ، وَالْإِسْتَبْرَقِ ، وَٱلدِّيبَاجِ .

تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ ، وَالشَّيْبَانِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ : فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ . [ر : ١١٨٢]

ترجمہ

حضرت براء بن عازب کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا: بیمار کی عیادت، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب، قسم کو پورا کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، سلام کو پھیلانا اور دعوت قبول کرنا، ان سب چیزوں کا آپ نے ہمیں حکم دیا اور ان چیزوں سے منع فرمایا: سونے کی انگوٹھی، چاندی کے برتن، ریشمی گدے جو سوار گھوڑے پر ڈالتے ہیں، ریشمی پرچہ جات، (کتان) استبرق کے عمدہ ریشمی کپڑے۔ ابوالاحوص کی ابوعوانہ اور شیبانی نے لفظ ''افشاء السلام'' میں متابعت کی۔

٤٨٨١ : حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حازِمٍ ، عَنْ أَبِي حازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قالَ : دَعا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ فِي عُرْسِهِ ، وَكَانَتِ ٱمْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خادِمَهُمْ ، وَهِيَ الْعَرُوسُ ، قالَ سَهْلٌ : تَدْرُونَ ما سَقَتْ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ ؟ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ ، فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ . [٤٨٨٧ ، ٤٨٨٨ ، ٥٢٦٩ ، ٥٢٧٥ ، ٦٣٠٧]

ترجمہ

حضرت سہل بن سعد نے کہا کہ ابواسید ساعدی نے اپنی شادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی، ابواسید کی دلہن اس دن مہمانوں کی خدمت کر رہی تھی۔ حضرت سہل نے کہا: تمہیں معلوم ہے اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کھلایا تھا؟ آپ کے واسطے اس (زوجۂ ابواسید) نے کھجور بھگو رکھی تھیں، آپ جب کھا چکے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلا دیں۔

٧٢ – باب : مَنْ تَرَكَ ٱلدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى ٱللهَ وَرَسُولَهُ .

جس شخص نے دعوت قبول کی اور دعوت میں شرکت نہ کی تو اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔

۴۸۸۲ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كانَ يَقُولُ : شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ ، يُدْعٰى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ ، وَمَنْ تَرَكَ ٱلدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصٰى ٱللهَ تَعَالٰى وَرَسُولَهُ ﷺ .

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ جس ولیمہ میں امراء کی دعوت ہو اور غرباء نہ بلائے جائیں، وہ کھانا سب سے زیادہ برا ہے، اور جو شخص دعوت ولیمہ کو چھوڑ دے، گویا اس نے اللہ اور اس کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۷۳ – باب : مَنْ أجَابَ إِلَى كُرَاعٍ .

جس نے سری پائے کی دعوت قبول کی

۴۸۸۳ : حدّثنا عَبْدَانُ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ) .
[ر : ۲٤۲۹]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر سری پائے کے کھانے کی دعوت مجھے دی جائے، تو میں قبول کرلوں گا اور اگر یہ سب چیزیں میرے پاس ہدیہ بھیجی جائیں، تو میں ان کو لے لوں گا''۔

۷٤ – باب : إِجَابَةِ ٱلدَّاعِي فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِهِ .

شادی وغیرہ میں دعوت قبول کرنا

۴۸۸٤ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا الحجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قالَ : قالَ ٱبْنُ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِي مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ قالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ ٱللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (أَجِيبُوا هٰذِهِ ٱلدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا) .

قالَ : وَكانَ عَبْدُ ٱللهِ يَأْتِي ٱلدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ . [ر : ٤٨٧٨]

ترجمہ

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دعوت (یعنی ولیمہ) کے لئے جب کوئی تمہیں بلائے، تو قبول کرلو۔ حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ شادی وغیرہ کی دعوتوں میں روزہ دار ہونے کے باوجود چلے جاتے تھے۔

٧٥ – باب : ذَهَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى الْعُرْسِ .

دعوت ولیمہ میں عورتوں اور بچوں کو لے جانا

٤٨٨٥ : حدّثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ المُبَارَكِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ٱبْنُ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ قالَ : أَبْصَرَ النَّبِيُّ ﷺ نِساءً وَصِبْيَانًا مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ ، فَقَامَ مُمْتَنًّا فَقَالَ : (اللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ) . [ر : ٣٥٧٤]

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ انصار کی عورتوں اور بچوں کو ولیمہ سے آتے دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کے باعث ٹھہر گئے اور فرمایا: خدایا! تم لوگ مجھے اور آدمیوں سے زیادہ محبوب ہو۔

٧٦ – باب : هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا في ٱلدَّعْوَةِ .

کیا دعوت میں کوئی بری بات دیکھے تو لوٹ آئے

وَرَأَى ٱبْنُ مَسْعُودٍ صُورَةً في ٱلْبَيْتِ فَرَجَعَ . وَدَعا ٱبْنُ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ ، فَرَأَى في البَيْتِ سِتْرًا عَلَى ٱلجِدَارِ ، فَقَالَ ٱبْنُ عُمَرَ : غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ ، فَقالَ : مَنْ كُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَى عَلَيْكَ ، وَٱللّٰهِ لَا أَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا ، فَرَجَعَ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مکان میں تصویر دیکھ کر لوٹ آئے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ابوایوب کو بلایا تھا، انہوں نے دیوار پر تصویر دیکھی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: اس میں ہم پر عورتیں غالب آگئیں۔ حضرت ابوایوب نے کہا کہ جن لوگوں پر مجھے اس کا خوف تھا وہ بہت ہیں، مگر تم پر مجھے اندیشہ نہ تھا، بخدا! میں کھانا نہ کھاؤں گا، پھر واپس لوٹ آئے۔

تشریح

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوایوب انصاری کو دعوت دی، وہ جب ان کے گھر آئے تو دیوار پر ایک پردہ دیکھا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معذرت کے طور پر کہا: اس سلسلہ میں ہم پر عورتیں غالب آ گئیں اور یہ پردہ لٹکا دیا۔ حضرت ابوایوب انصاری نے فرمایا: مجھے لوگوں کے بارے میں اس کا اندیشہ تو تھا، مگر تم بھی اس طرح کے معاملے میں عورتوں سے مغلوب ہو جاؤ گے، مجھے کا اندیشہ نہیں تھا۔ واللہ! میں تمہارا کھانا نہیں کھاؤں گا اور واپس چلے گئے۔

٤٨٨٦ : حدّثنا إِسْماعِيلُ قالَ : حَدَّثَني مالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ : أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ، ماذَا أَذْنَبْتُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : (ما بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ) . قالَتْ : فَقُلْتُ : اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : (إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَيُقَالُ لَهُمْ : أَحْيُوا ما خَلَقْتُمْ . وَقالَ : إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ) . [ر : ١٩٩٩]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے تکیے خریدے تھے جن پر تصویریں تھیں۔ آپ ان تصویروں کو دیکھ کر دروازے پر رک گئے اور اندر نہ آئے۔ میں نے آپ کے چہرے پر کراہت کو محسوس کیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں (آپ فرمائیں)، مجھ سے جو گناہ سرزد ہوا ہو تو آپ نے فرمایا کہ یہ تکیے کیسے ہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: میں نے یہ تکیے اس لئے خریدے ہیں کہ آپ ان پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں۔ آپ نے فرمایا: تصویر والے کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور سرزنش کے طور پر یہ کہا جائے گا کہ تم نے جو کچھ یہ کیا ہے، اس کو زندہ کرو۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے"۔

٧٧ – باب : قِيَامِ الْمَرْأَةِ عَلَى الرِّجالِ فِي الْعُرْسِ وَخِدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ .

٤٨٨٧ : حدّثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ : حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قالَ : حَدَّثَني أَبُو حازِمٍ ، عَنْ سَهْلٍ قالَ : لَمَّا عَرَّسَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ دَعا النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ ، فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا

وَلَا قَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ إِلَّا ٱمْرَأَتُهُ أُمُّ أُسَيْدٍ ، بَلَّتْ تَمَرَاتٍ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنَ اللَّيْلِ ، فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ لَهُ فَسَقَتْهُ ، تُتْحِفُهُ بِذٰلِكَ . [ر : ٤٨٨١]

نئی دلہن کا ولیمہ میں مہمان مردوں کی خدمت کرنا

ترجمہ

حضرت سہل کی روایت ہے کہ جب ابو اسید ساعدی نے شادی کا کھانا کھلایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو دعوت دی، اس موقعہ پر کھانا ان کی دلہن ام اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی نے تیار کیا اور انہوں نے ہی سب کے سامنے کھانا رکھا، انہوں نے پتھر کے ایک پیالے میں رات کے وقت کھجوریں بھگودیں تھیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو انہوں نے ہی اس کا شربت بنایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پینے کے لئے پیش کیا۔

٧٨ - باب : النَّقِيعِ وَالشَّرَابِ الَّذِي لَا يُسْكِرُ فِي الْعُرْسِ .

٤٨٨٨ : حدّثنا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ ، عَنْ أَبِي حازِمٍ قالَ : سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ : أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعا النَّبِيَّ ﷺ لِعُرْسِهِ ، فَكانَتِ ٱمْرَأَتُهُ خادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ ، وَهْيَ الْعَرُوسُ - فَقالَتْ ، أَوْ - قالَ : أَتَدْرُونَ ما أَنْقَعَتْ لِرَسُولِ ٱللهِ ﷺ ؟ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ . [ر : ٤٨٨١]

شادی کے موقع پر نقیع اور غیر مسکر شراب سے تواضع کرنا

ترجمہ

ابوحازم نے کہا کہ میں نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی کے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی، اس دن ان کی بیوی ہی سب کی خدمت کر رہی تھیں، حالانکہ وہ دلہن تھیں۔ ام اسید نے کہا، یا حضرت سہل نے کہا (راوی کو شک ہے) کہ تمہیں معلوم ہے، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ میں نے ایک بڑے پیالہ میں رات کے وقت سے آپ کے لئے کھجور کا شربت تیار کیا تھا۔

٧٩ - باب : الْمُدَارَاةِ مَعَ النِّسَاءِ ، وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ : (إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ)

٤٨٨٩ : حدّثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ قالَ : حَدَّثَنِي مالِكٌ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ قالَ : (الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ ، إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا ،

وَإِنِ ٱسْتَمْتَعْتَ بِهَا ٱسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ﴾ . [ر : ٣١٥٣]

عورتوں کی خاطر داری اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عورتیں پسلی کی طرح ہیں

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت پسلی کی طرح ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ لو گے، اگر اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو گے تو اس کی ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی فائدہ حاصل کر لو گے۔

٨٠ - باب : الْوَصَاةِ بِالنِّسَاءِ .

عورتوں کے بارے میں وصیت

٤٨٩٠ : حدّثنا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ : حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي حازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (مَنْ كانَ يُؤْمِنُ بِٱللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جارَهُ ، وَٱسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا ، فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ ، فَٱسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا) .

[ر : ٣١٥٣]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، تو وہ پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے، اور میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں بھی سب سے ٹیڑھا اس کا اوپر کا حصہ ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ ڈالو گے، اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی، اس لئے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے معاملہ کی وصیت کرتا ہوں۔

٤٨٩١ : حدّثنا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ٱبْنِ عُمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : كُنَّا نَتَّقِي الْكَلَامَ وَالِانْبِساطَ إِلَى نِسَائِنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ، هَيْبَةَ أَنْ يُنْزَلَ فِينَا شَيْءٌ ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ تَكَلَّمْنَا وَٱنْبَسَطْنَا .

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اپنی بیویوں کے ساتھ گفتگو اور بہت زیادہ خوش طبعی سے اس وجہ سے پرہیز کرتے تھے کہ کہیں ہمارے بارے میں کوئی حکم نہ نازل ہو جائے، پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ہم نے ان سے خوب کھل کر گفتگو کی، (خوش طبعی کی)۔

٨١ - باب : «قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا» /التحريم : ٦/ .

خود کو اور اپنے بیوی بچوں کو آگ سے بچاؤ

٤٨٩٢ : حدّثنا أَبُو النُّعْمَانِ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُم مَسْؤُولٌ ، فَالْإِمامُ رَاعٍ وَهْوَ مَسْؤُولٌ ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهْوَ مَسْؤُولٌ . وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهْيَ مَسْؤُولَةٌ ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ) . [ر : ٨٥٣]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے (اس کی رعیت کے بارے میں) سوال ہوگا، جو امام نگران ہے اس سے سوال ہوگا، مرد اپنی بیوی بچوں کا نگران ہے اور اس سے انہی کے بارے میں سوال ہوگا، عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اس سے اسی سے متعلق سوال ہوگا، غلام اپنے سردار کے مال کا نگران ہے اس سے بھی سوال ہوگا، ہاں پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت (زیر نگرانی چیز) کے بارے میں۔

٨٢ - باب : حُسْنِ المَعَاشَرَةِ مَعَ الْأَهْلِ .

بیوی کے ساتھ حسن معاشرہ

٤٨٩٣ : حدّثنا سُلَيْمانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قالَا : أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عائِشَةَ قالَتْ : جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ ٱمْرَأَةً ، فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا ، قالَتِ الْأُولَى :

زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ ، عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ : لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ . قَالَتِ الثَّانِيَةُ : زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ ، إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ . قَالَتِ الثَّالِثَةُ : زَوْجِي الْعَشَنَّقُ ، إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ . قَالَتِ الرَّابِعَةُ : زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ ، لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ ، وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ . قَالَتِ الْخَامِسَةُ : زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ ، وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ ، وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ . قَالَتِ السَّادِسَةُ : زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ ، وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ ، وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ ، وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ . قَالَتِ السَّابِعَةُ : زَوْجِي غَيَايَاءُ ، أَوْ عَيَايَاءُ ، طَبَاقَاءُ ، كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ ، شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ . قَالَتِ الثَّامِنَةُ : زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ ، وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ . قَالَتِ التَّاسِعَةُ : زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ ، طَوِيلُ النِّجَادِ ، عَظِيمُ الرَّمَادِ ، قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ . قَالَتِ الْعَاشِرَةُ : زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ ، مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ ، لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ ، قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ ، وَإِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ ، أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ . قَالَتْ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ : زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ ، فَمَا أَبُو زَرْعٍ ، أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ ، وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ ، وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي ، وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ ، فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ ، وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ ، فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ ، وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ ، وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ . أُمُّ أَبِي زَرْعٍ ، فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ ، عُكُومُهَا رَدَاحٌ ، وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ . ابْنُ أَبِي زَرْعٍ ، فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ ، مَضْجِعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ ، وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ . بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ ، فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ ، طَوْعُ أَبِيهَا ، وَطَوْعُ أُمِّهَا ، وَمِلْءُ كِسَائِهَا ، وَغَيْظُ جَارَتِهَا . جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ ، فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ ، لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا ، وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا ، وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا . قَالَتْ : خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ ، فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ ، يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ ، فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا ، فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا ، رَكِبَ شَرِيًّا ، وَأَخَذَ خَطِّيًّا ، وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا ، وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا ، وَقَالَ : كُلِي أُمَّ زَرْعٍ ، وَمِيرِي أَهْلَكِ ، قَالَتْ : فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ ، مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ .

قَالَتْ عَائِشَةُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : (كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ) .

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ گیارہ عورتیں ایک ساتھ بیٹھیں اور خوب پختہ عہد و پیمان

کیئے کہ اپنے اپنے شوہروں کی کوئی بات نہیں چھپائیں گی۔ سب سے پہلی عورت نے کہا کہ میرا شوہر ایک لاغر اونٹ کا گوشت ہے اور وہ بھی پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا، نہ راستہ ہی آسان ہے کہ اس پر چڑھا جائے، نہ گوشت بھی فربہ اور عمدہ ہے کہ اسے وہاں سے لانے کی زحمت گوارا کی جائے۔ دوسری نے کہا: میں اپنے شوہر کی باتیں نہ پھیلاؤں گی، مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اسے چھوڑ نہ بیٹھوں، البتہ اگر اس کا تذکرہ کروں گی تو اس کے چھپے ہوئے عیوب سے بھی پردہ اٹھاؤں گی۔ تیسری نے کہا: میرا شوہر لمبا تڑنگا ہے، اگر بات کروں تو طلاق ملتی ہے۔ اگر خاموش رہوں تو معلق رہتی ہوں۔ چوتھی نے کہا: میرا شوہر ''تہامہ'' کی رات کی طرح معتدل ہے، نہ زیادہ گرم نہ بہت ٹھنڈا، نہ اس سے خوف ہے نہ اکتاہٹ۔ پانچویں نے کہا: میرا شوہر ایسا ہے کہ جب گھر آتا ہے تو چیتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے اور جو کچھ گھر میں ہوتا ہے اس کی باز پرس نہیں کرتا۔ چھٹی نے کہا: میرا شوہر جب کھانے پر آتا ہے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور جب پینے پر آتا ہے تو بوند نہیں چھوڑتا اور لیٹتا ہے تو تنہا ہی کپڑا اپنے اوپر لپیٹ لیتا ہے، ادھر ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا، کہ دکھ درد معلوم کر لے۔ ساتویں نے کہا کہ میرا شوہر گمراہ ہے کہ عاجز سینہ سے دبانے والا تمام دنیا کے عیوب اس میں موجود ہیں، سر پھوڑے یا زخمی کر دے یا دونوں ہی کر گزرے۔ آٹھویں نے کہا: میرے شوہر کا چھونا خرگوش کے چھونے کی طرح ہے، اس کی خوشبو ارنب (ایک گھاس) کی خوشبو کی طرح ہے۔ نویں نے کہا: میرا شوہر اونچے ستونوں والا، لمبی نیام والا، بہت زیادہ دینے والا (سخی) ہے، اس کا گھر دارالمشورہ کے قریب ہے۔ دسویں نے کہا: میرے شوہر کا نام ''مالک'' ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ مالک کون ہے؟ وہ ان تمام تعریفوں سے بلند و بالا ہے جو ذہن میں آسکیں، اس کے اونٹ اپنی تھان پر بہت ہوتے ہیں، لیکن صبح کو چراگاہ میں جانے والے کم اور جب وہ باجے کی آواز سن لیتے ہیں تو یقین کر لیتے ہیں کہ اب انہیں مہمانوں کے لئے ذبح کیا جائے گا۔ گیارھویں نے کہا: میرا شوہر ''ابوزرع'' ہے، اس نے میرے کانوں کو زیور سے بوجھل کر دیا ہے اور میرے بازوؤں کو چربی سے بھر دیا ہے، میرا اس قدر لاڈ کیا کہ میں خوش ہی خوش ہوں، مجھے اس نے چند بکریوں کے مالک کے گھرانہ میں کھڑا پایا اور پھر مجھے ایسے گھرانہ میں لایا جو گھوڑوں اور کجاوے کی آواز والا تھا، جہاں کٹی ہوئی کھیتی کو گاہنے والے اور اناج کو صاف کرنے والے (سب ہی موجود) تھے، اس کے ہاں میں بولتی تو کوئی تھکاوٹ والا نہ تھا اور سوتی تو صبح کر دیتی، پانی پیتی تو نہایت اطمینان سے پیتی اور ابوزرع کی ماں! تو اس کی کیا خوبیاں بیان کروں، اس کا توشہ بھرا رہتا تھا اور اس کا گھر خوب کشادہ تھا اور ''ابوزرع'' کا بیٹا! میں اس کے اوصاف کیا بیان کروں، اس کے سونے کی جگہ کھجور کی ہری شاخ سے دوشاخہ نکلنے کی جگہ جیسی تھی، (یعنی چھریرے جسم کا تھا) اور بکری کے چار ماہ کے بچے کا دودھ اس کا پیٹ بھر دیتا تھا، (یعنی کہ اس کی خوراک بہت ہی کم تھی) اور ابوزرع کی بیٹی! تو اس کی

کیا خوبیاں گناؤں، اپنے باپ کی بڑی ہی فرمانبردار (اتنی فربہ موٹی کہ) چادر اس کے جسم سے بھر جاتی، اپنی سوکن کے لئے حسد اور غصے کا باعث، اور ابوزرع کی کنیز تو وہ بھی خوبیوں کی مالک تھی، ہماری باتوں کو پھیلاتی نہیں تھی، رکھی ہوئی چیزوں میں سے کچھ نہ نکالتی تھی، نہ ہمارا گھر گھاس بھوس سے بھرتی تھی۔ اس نے بیان کیا کہ ایک دن ابوزرع ایسے وقت باہر نکلا کہ دودھ کے برتن بلوے جا چکے تھے، باہر اس نے ایک عورت کو دیکھا، اس کے ساتھ دو بچے تھے، جو اس کی کوکھ کے نیچے دو اناروں سے کھیل رہے تھے، چنانچہ اس نے مجھے طلاق دے دی اور اس سے نکاح کرلیا، پھر میں نے اس کے بعد ایک شریف سے نکاح کیا، جو تیز گھوڑوں پر سوار ہوتا تھا اور ہاتھ میں خطی نیزہ رکھتا تھا، وہ میرے لئے بہت سے مویشی لایا اور ہر ایک میں سے ایک ایک جوڑا لیا اور کہا کہ ام زرع خود بھی اس میں سے کھاؤ اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی دو۔ اس نے کہا کہ جو کچھ اس نے مجھے دیا تھا اگر میں سب جمع کردوں تو بھی ابوزرع کے چھوٹے برتن کے برابر نہیں ہوسکتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسے ام زرع کے لئے ابوزرع تھا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللّٰهِ : قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ : وَلَا تُعَشِّشُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا .
قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللّٰهِ : وَقَالَ بَعْضُهُمْ : فَأَتَقَمَّحُ ، بِالمِيمِ ، وَهٰذَا أَصَحُّ .

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سعید بن سلمہ نے ہشام کے واسطے سے "ولا تُعَشِّشُ بیتنا تعشیشا" بیان کیا۔

ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے "فأتقمَّحُ" میم کے ساتھ بیان کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

٤٨٩٤ : حدّثنا عَبْدُ ٱللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عائِشَةَ قالَتْ : كانَ الحَبَشُ يَلْعبُونَ بِحِرَابِهِمْ ، فَسَتَرَنِي رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَنْظُرُ ، فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَنْصَرِفُ ، فَاقْدُرُوا قَدْرَ الجَارِيَةِ الحَدِيثَةِ السِّنِّ ، تَسْمَعُ اللَّهْوَ . [ر : ٤٤٣]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ فوجی نیزہ کے کھیل کے مظاہرہ کرتے تھے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم مبارک سے میرے لئے پردہ کیا اور میں وہ مظاہرہ دیکھتی رہی۔ میں نے اسے دیر تک دیکھا اور خود ہی اکتا کر لوٹ آئی۔ تم خود اندازہ کرو کہ ایک نوعمر لڑکی جب کھیل سنتی ہے (تو کتنی دیر تک اس میں دلچسپی لے سکتی ہے)۔

٨٣ - باب : مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ٱبْنَتَهُ لِحَالِ زَوْجِهَا .

کسی شخص کا اپنی بیٹی کو اس کے شوہر کے بارے میں نصیحت

٤٨٩٥ : حدّثنا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ ٱللهِ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ عَنِ المَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ ، اللَّتَيْنِ قالَ ٱللهُ تَعَالَى : «إِنْ تَتُوبَا إِلَى ٱللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا» . حَتَّى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهُ ، وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِإِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ ، ثُمَّ جاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ المَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ ، اللَّتَانِ قالَ ٱللهُ تَعَالَى : «إِنْ تَتُوبَا إِلَى ٱللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا» ؟ قالَ : وَاعَجَبًا لَكَ يَا ٱبْنَ عَبَّاسٍ ، هُما عائِشَةُ وَحَفْصَةُ ، ثُمَّ ٱسْتَقْبَلَ عُمَرُ الحَدِيثَ يَسُوقُهُ قالَ : كُنْتُ أَنَا وَجارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ ، وَهُمْ مِنْ عَوَالِي المَدِينَةِ ، وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا ، فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا حَدَثَ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ أَوْ غَيْرِهِ ، وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ ، فَصَخِبْتُ عَلَى ٱمْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي ، فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي ، قالَتْ : وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ ؟ فَوَٱللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ ، وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ ، فَأَفْزَعَنِي ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهَا : قَدْ خابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ ، ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي ، فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا : أَيْ حَفْصَةُ ، أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ ﷺ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ ؟ قالَتْ : نَعَمْ ، فَقُلْتُ : قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ ، أَفَتَأْمَنِينَ أَنْ يَغْضَبَ ٱللهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ فَتَهْلِكِي ؟ لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ ﷺ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ ، وَسَلِينِي ما بَدَا لَكِ ، وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كانَتْ جارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، يُرِيدُ عائِشَةَ . قالَ عُمَرُ : وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِغَزْوِنَا ، فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ ، فَرَجَعَ إِلَيْنَا عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا ، وَقالَ : أَثَمَّ هُوَ ؟ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : قَدْ حَدَثَ الْيَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ ، قُلْتُ : ما هُوَ ، أَجاءَ غَسَّانُ ؟ قالَ : لَا ، بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَهْوَلُ ، طَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ ، فَقُلْتُ : خابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ ، قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هٰذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ ، فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي ، فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ

ﷺ ، فَدخلَ النَّبيُّ ﷺ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتزَلَ فِيهَا ، وَدَخلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي ، فَقُلْتُ : ما يُبْكِيكِ أَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ هٰذا ، أَطَلَّقَكُنَّ النَّبِيُّ ﷺ ؟ قالَتْ : لَا أَدْرِي ، هَا هُو ذَا مُعْتزِلٌ فِي المَشْرُبَةِ ، فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ إِلَى الْمِنْبرِ ، فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ ، فَجَلَستُ مَعهُمْ قَلِيلاً ، ثُمَّ غَلَبَنِي ما أَجِدُ فَجِئْتُ المَشْرُبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ ، فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهُ أَسْوَدَ : اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ ، فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ رجعَ . فَقَالَ : كَلَّمْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ ، فَانْصَرَفْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ المِنْبَرِ ، ثُمَّ غَلَبَنِي ما أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ : اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ ، فَدخَلَ ثُمَّ رجعَ فَقَالَ : قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصمَتَ ، فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ، ثُمَّ غَلَبَنِي ما أَجِدُ ، فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ : اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ ، فَدخَلَ ثُمَّ رجعَ إِلَيَّ فَقَالَ : قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصرِفًا ، قالَ : إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي ، فَقَالَ : قَدْ أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمالِ حَصِيرٍ ، لَيسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ ، قَدْ أَثَّرَ الرِّمالُ بِجَنْبِهِ ، مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قائِمٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ ؟ فَرفَعَ إِلَيَّ بَصرَهُ فَقَالَ : (لَا) . فَقُلْتُ : اللهُ أَكبَرُ ، ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قائِمٌ أَسْتَأْنِسُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ ، فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ ، ثُمَّ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا : لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كانَتْ جارَتُكِ أَوضَأَ مِنْكِ وَأَحبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، يُرِيدُ عائِشَةَ ، فَتَبسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ تَبسُّمَةً أُخْرَى ، فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ ، فَرفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ ، فَوَاللهِ ما رَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصرَ ، غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ فَلْيُوسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ ، فَإِنَّ فارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا ، وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللهَ ، فَجلَسَ النَّبِيُّ ﷺ وَكانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ : (أَوَ فِي هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الخطَّابِ ، إِنَّ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوا طَيِّباتِهِمْ فِي الحيَاةِ الدُّنْيَا) . فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ اسْتَغْفِرْ لِي ، فَاعْتزَلَ النَّبِيُّ ﷺ نِساءَهُ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عائِشَةَ تِسعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ، وَكانَ قالَ : (ما أَنَا بِداخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا) . مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عاتَبهُ اللهُ ، فَلَمَّا مَضَتْ تِسعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخلَ عَلَى عائِشَةَ فَبدَأَ بِهَا ، فَقَالَتْ لَهُ عائِشَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا ، وَإِنَّمَا أَصْبحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا ، فَقَالَ : (الشَّهْرُ تِسعٌ وَعِشْرُونَ) . فكانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ

تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ، قالَتْ عائِشَةُ : ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ تَعالَى آيَةَ التَّخْيِيرِ ، فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسائِهِ فَاخْتَرْتُهُ ، ثُمَّ خَيَّرَ نِساءَهُ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ ما قالَتْ عائِشَةُ . [ر : ٨٩]

ترجمہ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بہت دنوں تک میرے دل میں یہ خواہش رہی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو بیویوں کے متعلق پوچھوں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی: ﴿إن تتو با إلى الله قد صغت قلوبكما﴾. ایک مرتبہ آپ نے حج کیا اور آپ کے ساتھ میں نے بھی حج کیا، ایک جگہ جب وہ راستے سے ہٹے (قضاء حاجت کے لئے) تو میں ایک برتن میں پانی لے کر ان کے ساتھ راستے سے ہٹ گیا، پھر آپ نے قضاء حاجت کی اور واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا، پھر آپ نے وضو کیا، میں نے اس وقت آپ سے پوچھا کہ اے امیر المؤمنین! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے وہ بیویاں کون ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ یہ ارشاد فرمایا کہ ﴿إن تتو با إلى الله قد صغت قلوبكما﴾. حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ابن عباس! تم پر حیرت ہے، وہ عائشہ اور حفصہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفصیل کے ساتھ حدیث بیان کرنی شروع کی۔ آپ نے فرمایا: میں اور میرے ایک انصار پڑوسی جو بنو امیہ بن زید سے تعلق رکھتے تھے اور عوالی مدینہ میں رہتے تھے، ہم نے عوالی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے باری مقرر کر رکھی تھی، ایک دن وہ حاضری دیتے تھے اور ایک دن میں حاضری دیتا تھا، جب میں حاضر ہوتا تو اس دن کی تمام خبریں جو وحی وغیرہ سے متعلق تھیں، لاتا اور اپنے پڑوسی سے بیان کرتا اور جس دن وہ حاضر ہوئے تو وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ہم خاندان قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے، لیکن جب انصار کے ہاں ہجرت کر کے آئے تو یہ لوگ ایسے تھے کہ عورتوں سے مغلوب تھے، ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا طریقہ سیکھنا شروع کیا، ایک دن میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا، میں نے اس کے اس طرح جواب دینے پر ناگواری کا اظہار کیا تو اس نے کہا: میرا جواب دینا تمہیں برا کیوں لگا ہے۔ خدا کی قسم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہیں اور بعض تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دن رات تک الگ رہتی ہیں۔ میں اس بات پر کانپ اٹھا اور کہا کہ ان سے جس نے بھی یہ معاملہ بیان کیا وہ نامراد ہوگی، پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے (یعنی تیاری کی) اور مدینہ کی طرف روانہ ہوا، پھر میں (ام المؤمنین) حضرت حفصہ کے گھر گیا (جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں) اور میں نے ان سے کہا: اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایک دن رات تک غصہ رہتی ہے؟ انہوں نے

کہا: جی ہاں (ایسا ہو جاتا ہے)۔ میں نے کہا: پھر تم نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا اور نامراد ہوئی، کیا تمہیں اس پر کوئی خوف نہیں رہتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے کی وجہ سے اللہ تم پر غصہ ہو اور پھر تم بھی تنہا ہی ہو جاؤ گی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبات نہ کیا کرو، نہ کسی معاملہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیا کرو، نہ آپ کو چھوڑا کرو، اگر کچھ ضرورت ہو تو مجھ سے مانگ لیا کرو، تمہاری سوکن جو تم سے زیادہ خوبصورت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ عزیز ہے، ان کی وجہ سے تم کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا، آپ کا اشارہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم تھا کہ ''ملک غسان'' ہم پر حملہ کے لئے فوجی تیاریاں کر رہا تھا، میرے انصاری ساتھی اپنی باری پر مدینہ منورہ گئے ہوئے تھے، وہ رات گئے واپس ہوئے اور میرے دروازے پر زور زور سے دستک دی، کہا: عمر گھر میں ہیں؟ میں گھبرا کر باہر نکلا تو کہا کہ آج تو بڑا حادثہ ہو گیا ہے، میں نے کہا: کیا بات ہوئی؟ کیا غسانی چڑھ آئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں اس بھی بڑا اور اس سے بھی زیادہ خوف ناک ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی۔ میں نے کہا: حفصہ تم خاسر و نامراد ہوئی، مجھے تو اس طرح کا خطرہ لگا ہی رہتا تھا کہ اس طرح کا حادثہ جلدی ہوگا، میں نے اپنے کپڑے جمع کئے (یعنی تیاری کی) اور مدینہ کے لئے روانہ ہو گیا، میں نے فجر کی نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی، نماز کے بعد آپ اپنے بالا خانے میں چلے گئے اور وہاں تنہائی اختیار کر لی، میں حفصہ کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھی، میں نے کہا: اب روتی کیا ہو، میں نے تمہیں پہلے ہی متنبہ کر دیا تھا، کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بالا خانے میں تنہا تشریف رکھتے ہیں، میں وہاں سے نکلا اور منبر کے پاس آیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ارد گرد کچھ صحابہ موجود تھے، ان میں سے بعض رو رہے تھے، تھوڑی دیر میں ان کے ساتھ بیٹھا، اس کے بعد میرا غم مجھ پر غالب آ گیا، میں اس بالا خانے کے پاس آیا جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حبشی غلام سے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر کے اندر آنے کے لئے اجازت لے لو، غلام اندر آ گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کر کے واپس آیا اور اس نے کہا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرض کی اور آپ سے ذکر کیا، لیکن آپ خاموش رہے، چنانچہ میں چلا آیا اور ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے، پھر میرا غم مجھ پر غالب آیا اور میں نے آ کر غلام سے کہا: میرے لئے اجازت طلب کرو، غلام اندر گیا اور واپس آ کر کہا میں نے آپ کا ذکر کیا ہے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، میں وہاں سے واپس آ رہا تھا کہ غلام نے مجھے پکارا اور کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت دے دی ہے، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اس بان کی چارپائی پر جس سے چٹائی

بنی جاتی ہے، بیٹھے ہوئے تھے، اس پر کوئی بستر بھی نہیں تھا، بان کے نشانات سے آپ کے پہلو پر نشان بنے ہوئے تھے، جس تکیہ پر آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اس میں چھال بھری ہوئی تھی، میں نے آپ کو سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور کہا نہیں، میں خوشی کی وجہ سے کہہ اٹھا: اللہ اکبر! پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنے کے لئے کہا: یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے، ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے تھے، پھر جب ہم مدینہ آئے تو یہاں کی عورتیں غالب تھیں، آپ اس پر مسکرا دیئے، پھر میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے، میں حفصہ کے پاس ایک مرتبہ گیا تھا اور ان سے کہہ آیا تھا کہ اپنی سوکن کی وجہ سے جو تم سے زیادہ خوبصورت ہے اور تم سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عزیز ہے، دھوکہ میں مت رہنا، آپ کا اشارہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف تھا، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ مسکرا دیئے، میں نے آپ کو مسکراتے دیکھا تو بیٹھ گیا، پھر نظر اٹھا کر آپ کے گھر کا جائزہ لیا، خدا گواہ ہے، میں نے آپ کے گھر میں کوئی چیز نہیں دیکھی جس پر نظر رکتی، سوائے تین چمڑوں کے (جو وہاں موجود تھے)۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ آپ کی امت کو فراخی عطا کردے، فارس اور روم کو وسعت حاصل ہے اور انہیں دنیا دی گئی ہے، حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک ٹیک لگائے ہوئے تھے، لیکن اب سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: ابن خطاب! تمہاری نظر میں بھی یہ چیزیں اہمیت رکھتی ہیں، یہ تو وہ لوگ ہیں جنہیں جو بھلائی ملنی تھی سب دنیا میں مل گئی۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کیجئے، (کہ میں نے دنیاوی شان و شوکت کے متعلق یہ خیال دل میں رکھا)، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو انتیس دن الگ رکھا کہ حفصہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا راز عائشہ سے کہہ دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک مہینہ تک میں اپنی ازواج کے پاس نہ جاؤں گا، کیونکہ جب اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر عتاب کیا تو آپ کو اس کا بہت رنج ہوا اور آپ نے ازواج سے الگ رہنے کا فیصلہ کیا، پھر جب انتیسویں کی رات گزر گئی تو آپ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور عائشہ سے ابتدا کی۔ عائشہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ایک مہینہ تک ہمارے ہاں تشریف نہیں لائیں گے اور ابھی تو انتیس دن ہی گزرے، میں تو ایک ایک دن گن رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: یہ مہینہ انتیس کا ہے، وہ مہینہ انتیس کا تھا۔ عائشہ نے بیان کیا: پھر اللہ تعالیٰ نے وہ آیت (جس میں ازواج کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے یا الگ ہونے کا اختیار دیا گیا) نازل کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج میں سے سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے اللہ کی وحی کا ذکر کیا تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی پسند کیا، اس کے بعد آپ نے تمام

ازواج کو اختیار دیا، تمام نے وہی کیا جو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہہ چکی تھیں۔

٨٤ – باب : صَوْمِ المَرْأَةِ بِإِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا .

شوہر کی اجازت سے عورت کا نفلی روزہ رکھنا

٤٨٩٦ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ ٱللهِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : (لَا تَصُومُ المَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ) . [٤٨٩٩]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر شوہر موجود ہے تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے''۔

تشریح

اگر شوہر سفر پر ہے یا اس طرح بیمار ہے کہ استمتاع نہیں کرسکتا، ایسی صورت میں وہ روزہ رکھ سکتی ہے، اگر سفر سے واپس آیا، عورت روزے سے ہو تو اس روزے کو توڑ سکتا ہے۔

٨٥ – باب : إِذَا بَاتَتِ المَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا .

جب عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ ہو کر رات گزارے

٤٨٩٨/٤٨٩٧ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سُلَيْمانَ ، عَنْ أَبِي حازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (إِذَا دَعَا الرَّجُلُ ٱمْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ ، فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ ، لَعَنَتْهَا المَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ) .

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب شوہر اپنی بیوی کو بستر پر بلائے تو وہ آنے سے ناراضگی کی وجہ سے انکار کردے، تو فرشتہ صبح تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں''۔

(٤٨٩٨) : حدّثنا محمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (إِذَا بَاتَتِ المَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا ، لَعَنَتْهَا المَلَائِكَةُ

حَتَّى تَرْجِعَ) . [ر : ٣٠٦٥]

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر عورت اپنے شوہر سے ناراضگی کی وجہ سے اس سے الگ تھلگ رات گزارتی ہے تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت بھیجتے ہیں جب تک وہ اپنے عمل سے باز نہ آئے''۔

٨٦ - باب : لَا تَأْذَنُ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا لِأَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ .

عورت اپنے شوہر کے گھر میں آنے کی کسی کو اس کی مرضی کے بغیر اجازت نہ دے

٤٨٩٩ : حدّثنا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ : حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ : (لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ ، وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ، وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدَّى إِلَيْهِ شَطْرُهُ) . وَرَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ أَيْضًا عَنْ مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ . [ر : ٤٨٩٦]

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو اجازت نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھے اور عورت کسی اور کو اس کی مرضی کے بغیر اس کے گھر میں آنے کی اجازت نہ دے اور عورت جو کچھ بھی اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی صریح اجازت کے بغیر (حسب دستور اور سلیقہ سے) خرچ کرے گی تو اسے بھی آدھا ثواب ملے گا۔ اس حدیث کی روایت ابوالزناد نے موسیٰ کے واسطے سے کی کہ ان سے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا اور اس میں روزے کا بھی ذکر ہے۔

باب

٤٩٠٠ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ ، فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ ، وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ

مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ» . [٦١٨١]

ترجمہ

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں میں اکثریت غریبوں کی تھی، مالدار جنت کے دروازے پر (حساب کے لئے) روک دیئے گئے تھے، البتہ جہنم والوں کو جہنم میں جانے کا حکم دے دیا گیا تھا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی اکثریت عورتوں کی تھی۔

٨٧ – باب : كُفْرَانِ الْعَشِيرِ وَهُوَ الزَّوْجُ ، وَهُوَ الخَلِيطُ ، مِنَ الْمُعَاشَرَةِ .

فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

عشیر کی ناشکری

''عشیر'' سے مراد شوہر ہے، ساتھی کے معنی میں ہے، معاشرہ سے مشتق ہے، اور اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہے۔

٤٩٠١ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قالَ : خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، فَصَلَّى رَسُولُ ٱللهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً ، ثُمَّ رَفَعَ ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً ، وَهْوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً ، وَهْوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ سَجَدَ ، ثُمَّ قامَ ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً ، وَهْوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً ، وَهْوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَفَعَ ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً ، وَهْوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً ، وَهْوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَفَعَ ، ثُمَّ سَجَدَ ، ثُمَّ ٱنْصَرَفَ ، وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ : «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ ٱللهِ ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَٱذْكُرُوا ٱللهَ» . قالُوا : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هٰذَا ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ ؟ فَقَالَ : «إِنِّي رَأَيْتُ الجَنَّةَ ، أَوْ أُرِيتُ الجَنَّةَ ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا ، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ ما بَقِيَتِ ٱلدُّنْيَا ، وَرَأَيْتُ النَّارَ ، فَلَمْ أَرَ كالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ» . قالُوا : لِمَ يَا رَسُولَ ٱللهِ ؟ قالَ : «بِكُفْرِهِنَّ» . قِيلَ : يَكْفُرْنَ بِٱللهِ ؟

قالَ : (يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ ٱلدَّهْرَ ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا ، قالَتْ : ما رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ) . [ر : ٢٩]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کے ساتھ اس کی نماز پڑھی، آپ نے بہت طویل قیام کیا، اتنا کہ سورۂ بقرۃ پڑھی جا سکے، پھر رکوع کیا، رکوع سے سر اٹھا کر بہت دیر تک قیام کیا، یہ قیام پہلے قیام سے کچھ کم تھا، پھر آپ نے دوسرا طویل رکوع کیا، یہ رکوع طوالت میں پہلے رکوع سے کچھ کم تھا، پھر دوبارہ قیام کیا اور بہت دیر تک حالت قیام میں رہے، یہ قیام پہلی رکعت کے قیام سے کچھ کم تھا، پھر رکوع کیا، یہ رکوع پہلے رکوع سے کچھ کم طویل تھا، پھر سر اٹھایا اور سجدے میں لے گئے، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو گرہن ختم ہو چکا تھا، اس کے بعد آپ نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان میں گرہن کسی کی موت یا کسی کی حیات کی وجہ سے نہیں ہوتا، اس لئے تم گرہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ سے بڑھ کر کوئی چیز لی، پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تھی (یا آپ نے فرمایا، راوی کو شک ہے) مجھے دکھائی گئی تھی، میں نے اس کا خوشہ توڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا اور اگر میں اسے توڑ دیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے، اور میں نے دوزخ دیکھی، آج کا اس سے زیادہ ہیبت ناک منظر میں کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا: اس میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ناشکری کرتی ہیں۔ کسی نے کہا: کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں یہ اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور اس کے احسان کا انکار کرتی ہیں، اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ زندگی بھر احسان کا معاملہ کرو، پھر بھی تمہارے سے کوئی چیز اس کو ناگوار خاطر ہو گی تو کہہ دے گی کہ میں نے تو تم سے کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔

٤٩٠٢ : حدّثنا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ أَبِي رَجاءٍ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (اَطَّلَعْتُ فِي الجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ ، وَاَطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ) .

تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَسَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ . [ر : ٣٠٦٩]

ترجمہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس کے اکثر رہنے والے غریب لوگ تھے اور میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اس کی اکثر رہنے والی عورتیں تھیں۔ اس روایت کی متابعت ابوایوب اور مسلم بن زکریا نے کی۔

٨٨ - باب : (لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ) .

تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے

قالَهُ أَبُو جُحَيْفَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . [ر : ١٨٦٧]

اس کی روایت ابوجحیفہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی۔

٤٩٠٣ : حدّثنا مُحَمدُ بْنُ مُقَاتِلٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ ٱللهِ : أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قالَ : حَدَّثَنِي يَحْيٰ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قالَ : حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ ٱللهِ بْنُ عَمْرِو ٱبْنِ الْعَاصِ قالَ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (يَا عَبْدَ ٱللهِ ، أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ) . قُلْتُ : بَلَى يَا رَسُولَ ٱللهِ ، قالَ : (فَلَا تفعَلْ ، صُمْ وَأَفْطِرْ ، وَقُمْ وَنَمْ ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا) . [ر : ١٠٧٩]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبداللہ کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم روزانہ دن میں روزے رکھتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو، روزے بھی رکھو، بلا روزے کے بھی رہو، رات میں عبادت بھی کرو اور سو بھی، کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔

٨٩ - باب : الْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا .

بیوی اپنے گھر کی نگران ہے

٤٩٠٤ : حدّثنا عَبْدَانُ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ ٱللهِ : أَخْبَرَنَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ

ٱبْنِ عُمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ، وَالْأَمِيرُ رَاعٍ ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ) . [ر : ۸۵۳]

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک نگران ہے، ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، امیر (حاکم) نگران ہے، مرد اپنے گھر والوں پر نگران ہے، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں پر نگران ہے، تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا''۔

۹۰ - باب : قَوْلِ ٱللهِ تَعَالَى : «الرِّجالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ ٱللهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ - إِلَى قَوْلِهِ - إِنَّ ٱللهَ كانَ عَلِيًّا كَبِيرًا» /النساء: ٣٤/ .

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مرد عورتوں کے سر دھرے ہیں اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے: ''بے شک اللہ تعالیٰ بڑی رحمت اور عظمت والا ہے''۔

٤٩٠٥ : حدّثنا خالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ : حَدَّثَنَا سُلَيْمانُ قالَ : حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : آلَى رَسُولُ ٱللهِ ﷺ مِنْ نِسائِهِ شَهْرًا ، وَقَعَدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ ، فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ ، فَقِيلَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنَّكَ آلَيْتَ عَلَى شَهْرٍ ؟ قالَ : (إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ) . [ر : ۳۷۱]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینہ تک علیحدگی رکھی اور اپنے ایک بالا خانے میں قیام کیا، پھر آپ انتیس دن بعد تشریف لائے تو کہا گیا: یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینہ کے لئے عہد کیا تھا؟! آپ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس کا ہے۔

۹۱ - باب : هِجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ نِساءَهُ فِي غَيْرِ بُيُوتِهِنَّ .

وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَفَعَهُ : (غَيْرَ أَنْ لَا تَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ) . وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ .

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج مطہرات سے علیحدگی اور ان کے حجروں سے الگ ایک دوسری جگہ قیام۔

حضرت معاویہ بن حیدہ سے منقول ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے تھے کہ اپنی بیوی سے اظہار ناراضگی کے لئے اگر الگ رہتا ہے تو گھر میں رہتے ہوئے الگ رہنا چاہیے، لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

٤٩٠٦ : حدّثنا أَبُو عاصِمٍ ، عَنِ ٱبْنِ جُرَيْجٍ . وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ ٱللهِ : أَخْبَرَنَا ٱبْنُ جُرَيْجٍ قالَ : أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ صَيْفِيّ : أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الحَارِثِ أَخْبَرَهُ : أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَفَ لَا يَدْخُلُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا ، فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ أَوْ رَاحَ ، فَقِيلَ لَهُ : يَا نَبِيَّ ٱللهِ ، حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا ؟ قالَ : (إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا) . [ر : ١٨١١]

ترجمہ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک واقعہ کی وجہ سے قسم کھائی کہ اپنی بعض ازواج کے ہاں ایک مہینہ تک نہیں جائیں گے، پھر جب انتیس دن گزر گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس صبح کے وقت یا شام کے وقت گئے، آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک نہیں آئیں گے؟! آپ نے فرمایا: مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔

٤٩٠٧ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ : حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ قالَ : تَذَاكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الضُّحٰى فَقَالَ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ عَبَّاسٍ قالَ : أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِينَ ، عِنْدَ كُلِّ ٱمْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا ، فَخَرَجْتُ إِلَى المَسْجِدِ ، فَإِذَا هُوَ مَلْآنُ مِنَ النَّاسِ ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ ، فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ لَهُ ، فَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ، ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ، ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ، فَنَادَاهُ ، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ ؟ فَقَالَ : (لَا ، وَلٰكِنْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا) . فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ .

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک دن صبح ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رو رہی تھیں، ہر زوجہ مطہرہ کے پاس ان کے گھر والے موجود تھے، میں مسجد کی طرف گیا تو وہ بھی لوگوں سے بھری ہوئی تھی، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اوپر گئے، آپ اس وقت ایک کمرے میں تشریف رکھتے تھے، انہوں نے سلام کیا، لیکن کسی نے جواب نہیں دیا، پھر سلام کیا، اس

مرتبہ بھی کسی نے جواب نہیں دیا، تو آواز دی، (بعد میں اجازت ملنے پر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور عرض کیا: کیا آپ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ایک مہینہ تک ان سے الگ رہنے کی قسم کھائی ہے، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انتیس دن الگ رہے اور پھر اپنی ازواج کے پاس گئے۔

٩٢ – باب : ما يُكْرَهُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ .

وَقَوْلِ ٱللَّهِ : «وَٱضْرِبُوهُنَّ» /النساء : ٣٤/ : أيْ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ .

عورتوں کو مارنا ناپسندیدہ ہے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور انہیں اتنا ہی مارو جوان کے لئے اذیت دہ نہ ہو''۔

٤٩٠٨ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ ٱبْنِ زَمْعَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ ٱمْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ، ثُمَّ يُجَامِعُهَا في آخِرِ الْيَوْمِ) . [ر : ٣١٩٧]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں کوئی شخص اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح نہ مارے کہ پھر دوسرے دن اس سے ہم بستر ہوگا''۔

٩٣ – باب : لَا تُطِيعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا في مَعْصِيَةٍ .

عورت گناہ میں اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرے

٤٩٠٩ : حدّثنا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنِ الحَسَنِ ، هُوَ ٱبْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ ، عَنْ عائِشَةَ : أَنَّ ٱمْرَأَةً مِنَ الْأَنْصارِ زَوَّجَتِ ٱبْنَتَهَا ، فَتَمَعَّطَ شَعَرُ رَأْسِهَا ، فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ ، فَقَالَتْ : إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ في شَعَرِهَا ، فَقَالَ : (لَا ، إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ) . [٥٥٩٠]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی، اس

کے بعد لڑکی کے سر کے بال بیماری کی وجہ سے اڑ گئے، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کے شوہر نے کہا ہے: اپنے بالوں کے ساتھ دوسرے بال جوڑ دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ ''مصنوعی بال سر پر لگانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے''۔

٩٤ – باب : «وَإِنِ ٱمْرَأَةٌ خافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا» /النساء: ١٢٨/

٤٩١٠ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهَا : «وَإِنِ ٱمْرَأَةٌ خافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا» . قالَتْ : هِيَ المَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا ، فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا ، تَقُولُ لَهُ : أَمْسِكْنِي وَلَا تُطَلِّقْنِي ، ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيْرِي ، فَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالْقِسْمَةِ لِي ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى : «فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَصَّالَحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ» . [ر : ٢٣١٨]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آیت ''اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے نفرت اور اعراض کا خوف محسوس کرے'' کے متعلق فرمایا کہ آیت میں ایسی عورتوں کا بیان ہے جو کسی مرد کے پاس ہوں اور مرد اسے زیادہ نہ بلاتا ہو، بلکہ اسے طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو اور اس کے بجائے دوسری عورت سے شادی کرنا چاہتا ہو، لیکن اس کی موجودہ بیوی اس سے کہے کہ مجھے اپنے ساتھ ہی رکھو اور طلاق نہ دو، تم میرے سوا کسی اور سے شادی کر سکتے ہو، میرے خرچ سے بھی تم آزاد ہو اور تم پر باری کی بھی کوئی پابندی نہیں تو اسی کا ذکر اللہ کے اس ارشاد میں ہے کہ ''پس ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ آپس میں صلح کریں اور صلح بہر حال بہتر ہے''۔

٩٥ – باب : الْعَزْلِ .

عزل کا حکم

٤٩١١ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ٱبْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جابِرٍ قالَ : كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ .

حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللّٰهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : قالَ عَمْرٌو : أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ : سَمِعَ جابِرًا رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ قالَ : كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ .

وَعَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جابِرٍ قالَ : كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ .

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم عزل کیا کرتے تھے، اور ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، اور انہیں عطاء نے خبر دی، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب قرآن نازل ہو رہا تھا ہم ''عزل'' کرتے تھے۔

٤٩١٢ : حدّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ : حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ، عَنْ مالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ قالَ : أَصَبْنَا سَبْيًا ، فَكُنَّا نَعْزِلُ ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ : (أَوَ إِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ – قالَهَا ثَلاثًا – ما مِنْ نَسَمَةٍ كائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كائِنَةٌ) . [ر : ٢١١٦]

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک غزوے میں ہمیں قیدی عورتیں ملیں اور ہم نے ان سے عزل کیا، پھر ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت فرمایا تو آپ نے فرمایا کہ واقعی تم ایسا کرتے ہو؟ تین مرتبہ آپ نے فرمایا، پھر آپ نے فرمایا: ''قیامت تک جو روح پیدا ہونی ہے اپنے وقت پر پیدا ہو کر رہے گی''۔

تشریح

''عزل'' کہتے ہیں: جماع کے وقت انزال شرمگاہ سے باہر کرنے کو۔ جمہور محدثین جائز سمجھتے ہیں اور بعض اس کو کراہت تنزیہی پر محمول کرتے ہیں، جب کہ اہل ظواہر اس کو حرام سمجھتے ہیں، اس لئے کہ حضرت جذامہ بنت وہب اسدی کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ''ذلك الوأد الخفي'' یہ زندہ درگور کرنا کہا ہے، لیکن جمہور اس روایت کو منسوخ سمجھتے ہیں، آزاد عورت کی اجازت کے بغیر عزل جائز نہیں اور باندی سے بالاتفاق بغیر اجازت کے عزل کیا جاسکتا ہے، پھر باندی جب کسی کے نکاح میں ہو تو اجازت جمہور کے نزدیک آقا سے لی جائیگی، جب کہ صاحبین کا کہنا ہے کہ باندی ہی سے اجازت لی جائے گی، قرآن کے نزول کے وقت عزل ہوتا تھا، لیکن حرمت نازل نہیں ہوئی جس سے پتہ چلا کہ عزل جائز ہے۔

٩٦ - باب : الْقُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا .

سفر کے ارادے کے وقت اپنی کئی بیویوں سے انتخاب کے لئے قرعہ اندازی

٤٩١٣ : حدّثنا أَبو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قالَ : حَدَّثَنِي ٱبْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسائِهِ ، فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ ، وَكانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عائِشَةَ يَتَحَدَّثُ ، فَقالَتْ حَفْصَةُ : أَلَا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ ، تَنْظُرِينَ وَأَنْظرُ ؟ فَقالَتْ : بَلَى ، فَرَكِبَتْ ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى جَمَلِ عائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا ، وَٱفْتَقَدَتْهُ عائِشَةُ ، فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ : يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي ، وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا .

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے لئے قرعہ ڈالتے۔ ایک مرتبہ قرعہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام نکلا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت معمولاً چلتے وقت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلتے، ایک مرتبہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ آج رات کیوں نہ تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر، تاکہ تم بھی نئے مناظر دیکھ سکو اور میں بھی۔ انہوں نے یہ تجویز قبول کر لی اور ایک دوسرے کے اونٹ پر سوار ہو گئیں، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اونٹ کے پاس تشریف لائے، اس وقت اس پر حفصہ رضی اللہ عنہا تشریف فرما تھیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کیا اور پھر چلتے گئے، جب پڑاؤ ہوا تو آپ کو معلوم ہوا کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس میں نہیں ہیں، اس غلطی پر عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اتنا رنج ہوا کہ جب لوگ سواریوں سے اتر گئے تو ام المؤمنین اپنے پاؤں اذخر گھاس میں (جس میں زہریلے کیڑے بکثرت رہتے تھے) ڈال دیئے اور دعا کرنے لگیں: میرے رب! مجھ پر بچھو یا سانپ مسلط کر دے جو مجھے ڈس لے، مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی غلطی کی معذرت کے لئے کچھ کہہ سکوں۔

۹۷ – باب : الْمَرْأَةُ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا ، وَكَيْفَ يَقْسِمُ ذٰلِكَ .

عورت اپنے شوہر کی باری اپنی سوکن کو دے سکتی ہے اس کی تقسیم کس طرح کی جائے

٤٩١٤ : حدّثنا مالِكُ بْنُ إِسْماعِيلَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ : أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَها لِعائِشَةَ ، وَكانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ .

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کے ہاں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باری کے دن اور حضرت سودہ کی باری کے دن رہتے تھے۔

تشریح

تقسیم کا طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں یہ تھا کہ آپ نے ہر ایک کے لئے ایک دن اور ایک رات مقرر کی تھی، لیکن اس سے زیادہ دو دو اور تین تین راتوں کے حساب سے باری لگانے کی گنجائش اور جواز ہے۔

۹۸ – باب : الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ .

بیویوں کے درمیان انصاف

«وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ – إِلَى قَوْلِهِ – وَاسِعًا حَكِيمًا» /النساء: ۱۲۹ ، ۱۳۰/ .

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''تم اگر اپنی متعدد بیویوں میں انصاف نہ کر سکو تو ایک ہی عورت سے شادی کرو، ارشاد'' ''واسعا حکیما'' تک ہے۔

تشریح

جن چیزوں میں اختیار ہے، جیسے: نان ونفقہ، سکنی وغیرہ عدل ومساوات ان چیزوں میں واجب ہے۔ غیر اختیاری چیزوں کے برابری میں انسان مکلّف نہیں، شریعت نے چار بیویوں کو بیک وقت اپنے نکاح میں رکھنے کی اجازت دی ہے، لیکن ساتھ ہی اس پر عدم رضا کا بھی اظہار کر دیا، کیونکہ عام حالت میں کئی بیویوں کے درمیان عدل

وانصاف رکھنا مشکل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت اس لئے بھی تھی کہ وہ انصاف رکھ سکتے تھے، لیکن عام لوگوں کے لئے چار میں انصاف رکھنا دشوار ہے۔

٩٩ - باب : إِذَا تزوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ .

جب شادی شدہ عورت کے بعد کسی کنواری لڑکی سے شادی کرے

٤٩١٥ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا بِشْرٌ : حَدَّثَنَا خالِدٌ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ – وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ – وَلٰكِنْ قالَ : السُّنَّةُ إِذَا تزوَّجَ الْبِكْرَ أَقامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقامَ عِنْدَهَا ثَلاثًا . [٤٩١٦]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ (راویٔ حدیث ابوقلابہ یا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ) اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والی حدیث ارشاد فرمائی، بیان کیا کہ دستور یہ ہے کہ جب کنواری سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک رہنا چاہیے اور جب شادی شدہ سے شادی کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک رہنا چاہیے۔

١٠٠ - باب : إِذَا تزوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ .

کنواری کے بعد کسی شادی شدہ عورت سے شادی کی

٤٩١٦ : حدّثنا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ : حَدَّثَنَا أَبو أُسامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَخالِدٌ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قالَ : مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ ، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ .

قالَ أَبو قِلَابَةَ : وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ : إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ .

وَقالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ وَخالِدٍ ، قالَ خالِدٌ : وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ . [ر : ٤٩١٥]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ دستور یہ ہے کہ جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ بیوی کی موجودگی میں کسی کنواری عورت سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک قیام کرے اور پھر باری مقرر کرے، جب کسی کنواری بیوی کی موجودگی میں پہلے سے شادی شدہ عورت سے نکاح کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک قیام کرے اور پھر باری مقرر کرے۔ ابوقلابہ نے بیان کیا: اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی، اور عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں ایوب اور خالد نے کہا کہ میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس نے یہ روایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کی۔

تشریح

احناف کے ہاں مساوات بین الازواج واجب ہے، ثیبہ، باکرہ، قدیمہ میں کوئی فرق نہیں، جب کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک باکرہ کے ساتھ نکاح کرنے میں سات دن اور ثیبہ کے ساتھ نکاح کرنے میں تین دن زائد ہوں گے اور پھر باری شروع ہوگی۔ احناف ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا تو آپ نے ان کے پاس تین دن قیام کیا، پھر جب آپ دوسری ازواج کے پاس جانے لگے تو ام سلمہ نے آپ کا کرتہ پکڑ لیا، آپ نے فرمایا: اگر چاہوں تو سات دن آپ کے پاس رکوں تو اتنے ہی دن ان کے پاس رکنا پڑے گا اور اگر چاہوں تو تین دن آپ کے پاس رکوں تو اتنے ہی دن ان کے پاس رکنا پڑے گا۔ ام سلمہ نے سمجھا کہ اگر سات دن میرے پاس رہیں گے تو پھر دوبارہ میری باری بہت دیر سے آئے گی، اس لئے آپ نے کہا کہ آپ تین دن ہی رکیں، معلوم ہوا کہ خصوصیت کچھ نہیں۔

جمہور کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے پاس اگر سات دن رہوں گا تو پھر دوسری تمام ازواج کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا، اگر میں تمہارے پاس تین دن رہتا ہوں چونکہ تم نئی ہو، اس لئے میں دوسری ازواج کے پاس تین تین دن نہیں رہوں گا، ایک ایک دن رہ کر تمہارے پاس آجاؤں گا، دوسری مرتبہ میں تمہارا اتنا ہی حق ہوگا جتنا کہ دوسری ازواج کا ہے۔

١٠١ – باب : مَنْ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ .

٤٩١٧ : حدّثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ : أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ : أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ ،

وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ . [ر : ٢٦٥]

تمام بیویوں کے ساتھ ایک غسل کے ساتھ جماع کرنا

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس گئے، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نو بیویاں تھیں۔

تشریح

حج کے لئے احرام سے پہلے آپ نے تمام ازواج کے ساتھ رات کا وقت گزارا۔ امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ جماع کے لئے مستقل غسل واجب نہیں، بلکہ غسل کے بغیر مختلف بیویوں سے جماع کرسکتا ہے۔

١٠٢ – باب : دُخُولِ الرَّجُلِ عَلَى نِسَائِهِ فِي الْيَوْمِ .

مرد کا اپنی بیویوں کے پاس دن کو جانا

٤٩١٨ : حدّثنا فَرْوَةُ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا : كانَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ إِذَا ٱنْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ ، فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ ، فَٱحْتَبَسَ أَكْثَرَ ما كانَ يَحْتَبِسُ .

[٤٩٦٧ ، ٥١١٥ ، ٥٢٧٧ ، ٥٢٩١ ، ٥٣٥٨ ، ٦٥٧١ ، وانظر : ٤٦٢٨]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز سے فارغ ہو کر اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور کسی کے قریب بھی بیٹھتے تھے، ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں گئے اور معمول سے زیادہ ٹھہرے۔

١٠٣ – باب : إِذَا ٱسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَّ لَهُ .

٤٩١٩ : حدّثنا إِسْماعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنِي سُلَيْمانُ بْنُ بِلَالٍ : قالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ كانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي ماتَ فِيهِ :

(أَيْنَ أَنَا غدًا ؟ أَيْنَ أَنَا غدًا) . يُرِيدُ يَوْمَ عائِشَةَ ، فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكونُ حَيْثُ شَاءَ ، فَكانَ في بَيْتِ عائِشَةَ حَتَّى ماتَ عِنْدَهَا ، قالَتْ عائِشَةُ : فَمَاتَ في الْيَوْمِ الَّذِي كانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ في بَيْتِي ، فَقَبَضَهُ ٱللهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي ، وَخالَطَ رِيقُهُ رِيقِي . [ر : ٨٥٠]

جب مرد بیماری کے دوران ایک بیوی کے ہاں گزارنے کیلئے دوسری بیویوں سے اجازت لے اور اسے اس کی اجازت دی جائے

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جس مرض میں وفات ہوئی اس میں آپ پوچھا کرتے تھے کہ کل میری باری کس کے ہاں ہے۔ آپ کو حضرت عائشہ کی باری کا انتظار تھا، چنانچہ آپ کی تمام ازواج نے آپ کو اس کی اجازت دے دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جہاں چاہیں بیماری کے دن گزاریں، آپ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آ گئے اور یہیں آپ کی وفات ہوئی، جو میری باری کا دن تھا۔ اللہ نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاں بلایا تو آپ کا سر مبارک میرے سینہ پر تھا اور آپ کا لعاب دہن میرے لعاب دہن سے ملا ہوا۔

١٠٤ - باب : حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ أَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ .

مرد کا اپنی بعض بیوی کے ساتھ بعض کے مقابلے میں زیادہ لگاؤ

٤٩٢٠ : حدّثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا سُلَيْمانُ ، عَنْ يَحْيىٰ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ : سَمِعَ ٱبْنَ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمْ : دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ : يَا بُنَيَّةُ ، لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ إِيَّاهَا . يُرِيدُ عائِشَةَ ، فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ فَتَبَسَّمَ . [ر : ٨٩]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں گئے اور ان سے کہا: بیٹی! اپنی اس سوکن کو دیکھ کر دھوکہ میں نہ آ جانا جسے اپنے حسن پر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ناز ہے۔ آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف تھا (حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا) کہ پھر میں

نے یہی بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرائی تو آپ مسکرا دیئے۔

١٠٥ - باب : المُتَشَبِّع بِمَا لَمْ يَنَلْ ، وَما يُنْهى مِنِ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ .

جو چیز حاصل نہ ہو اس پر فخر کرنا، سوکن کے سامنے اپنے ساتھ شوہر کے متعلق کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے کی ممانعت

٤٩٢١ : حدّثنا سُلَيْمانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فاطِمَةَ ، عَنْ أَسْماءَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

حَدَّثَني محمَّدُ بْنُ المُثَنَّى : حَدَّثَنَا يَحْيىٰ ، عَنْ هِشَامٍ : حَدَّثَتْني فاطِمَةُ ، عَنْ أَسْماءَ : أَنَّ امْرَأَةً قالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ لِي ضَرَّةً ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِيني ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : (المُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ) .

ترجمہ

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت کہ ایک خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے، اگر اپنے شوہر کی طرف سے ان چیزوں کے حاصل ہونے کی بھی داستانیں اسے سناؤں جو حقیقت میں میرا شوہر مجھے نہیں دیتا ہے، تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو چیز حاصل نہ ہو اس پر فخر کرنے والا اس شخص جیسا ہے جو جھوٹ کا دہرا کپڑا پہنے ہوئے ہے (یعنی سر سے پاؤں تک جھوٹا ہے)''۔

١٠٦ - باب : الْغَيْرَةِ .

غیرت کا بیان

وَقَالَ وَرَّادٌ ، عَنِ المُغِيرَةِ : قالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ : لَوْ رَأَيْتُ رَجُلاً مَعَ امْرَأَتي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ ، لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي) .
[ر : ٦٣٧٣]

ترجمہ

ورّاد نے مغیرہ کے واسطے سے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ

کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو اسے اپنی سیدھی تلوار سے قتل کرڈالوں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے۔ یقیناً میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

٤٩٢٢ : حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (ما مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ ٱللهِ ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ ، وَما أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ المَدْحُ مِنَ ٱللهِ) . [ر : ٤٣٥٨]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت منداور کوئی نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے بدکاریوں کو حرام قرار دیا ہے اور اللہ سے زیادہ کوئی اپنی تعریف پسند کرنے والا نہیں۔

٤٩٢٣ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ، عَنْ مالِكٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ قالَ : (يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ، ما أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ ٱللهِ أَنْ يَرَى عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ تَزْنِي ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ، لَوْ تَعْلَمُونَ ما أَعْلَمُ ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا) . [ر : ٩٩٧]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے امت محمدیہ! اللہ سے بڑھ کر اور کوئی غیرت مند نہیں کہ وہ اپنے بندے یا بندی کو زنا کرتے ہوئے دیکھے۔ اے امت محمدیہ! اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

٤٩٢٥/٤٩٢٤ : حدّثنا مُوسَى بْنُ إِسْماعِيلَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ : أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ أَسْماءَ : أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ يَقُولُ : (لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ ٱللهِ) .

وَعَنْ يَحْيَىٰ : أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ : أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ : أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ .

ترجمہ

حضرت اسماء کی روایت ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ اللہ سے زیادہ غیرت منداور کوئی نہیں، اور یحییٰ سے روایت ہے کہ ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ

وسلم سے سنا۔

(٤٩٢٥) : حدّثنا أَبُو نُعَيْم : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ يَحْيىٰ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ : أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قالَ : (إِنَّ ٱللّٰهَ يَغارُ ، وَغَيْرَةُ ٱللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ ما حَرَّمَ ٱللّٰهُ) .

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور اس وقت آتی ہے جب کوئی مؤمن بندہ وہ کام کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔

٤٩٢٦ : حدّثنا مَحْمُودٌ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمَا قالَتْ : تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ ، وَما لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ ، وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهِ ، فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ ، وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ ، وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ ، وَكَانَ يَخْبِزُ جارَاتٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ ، وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ ، وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ عَلَى رَأْسِي ، وَهْيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ ، فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي ، فَلَقِيتُ رَسُولَ ٱللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَدَعَانِي ثُمَّ قالَ : (إِخْ إِخْ). لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ ، فَٱسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ ، وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكانَ أَغْيَرَ النَّاسِ ، فَعَرَفَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ أَنِّي قَدِ ٱسْتَحْيَيْتُ فَمَضَىٰ ، فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ : لَقِيَنِي رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى ، وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ ، فَٱسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ ، فَقَالَ : وَٱللّٰهِ لَحَمْلُكِ النَّوَى كانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ ، قالَتْ : حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ يَكْفِينِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ ، فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي . [ر : ٢٩٨٢]

ترجمہ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس ایک اونٹ اور ایک گھوڑے کے سوا روئے زمین پر کوئی مال، کوئی غلام، کوئی چیز نہ تھی، میں ان کا گھوڑا چراتی، پانی پلاتی، ان کا ڈول سیتی اور آٹا گوندھتی، میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی، انصار کی کچھ لڑکیاں میری روٹی پکا جاتیں، یہ بڑی سچی اور باوفا عورتیں تھیں، حضرت زبیر کی وہ زمین جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دی تھی اس سے میں اپنے سر پر کھجور کی گٹھلیاں گھر لایا کرتی تھی، یہ زمین میرے گھر سے تہائی فرسخ دور تھی، ایک روز میں آرہی تھی اور گٹھلیاں میرے

سر پر تھیں کہ راستے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوگئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبیلہ انصار کے کئی افراد تھے، آپ نے مجھے بلایا (پھر اپنے اونٹ کو بٹھانے کے لیے) رخ کیا، آپ چاہتے تھے کہ مجھے اپنی سواری پر پیچھے سوار کریں، لیکن مجھے مردوں کے ساتھ چلنے میں غیرت آئی اور حضرت زبیر کی غیرت کا بھی خیال آیا، زبیر بڑے ہی غیرت مند تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی سمجھ گئے کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں، اس لئے آپ آگے بڑھ گئے، پھر میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی اور بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی تھی، میرے سر پر گٹھلیاں تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چند صحابہ بھی تھے، آپ نے اپنا اونٹ مجھے بٹھانے کیلئے بٹھایا، لیکن مجھے اس سے شرم آئی اور تمہاری غیرت کا بھی خیال آیا۔ اس پر حضرت زبیر نے کہا: بخدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہارے سر پر گٹھلیوں کا بوجھ دیکھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ مجھے گراں ہے۔ بیان کیا کہ آخر اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غلام بھیج دیا، جس نے گھوڑے کی رکھوالی وغیرہ سے مجھے چھٹکارا دیا، جیسے انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

٤٩٢٧ : حدّثنا عَلِيٌّ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ قالَ : كانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ ، فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِهَا يَدَ الخَادِمِ ، فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَٱنْفَلَقَتْ ، فَجَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كانَ فِي الصَّحْفَةِ ، وَيَقُولُ : (غارَتْ أُمُّكُمْ) . ثُمَّ حَبَسَ الخَادِمَ حَتَّى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا ، فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا ، وَأَمْسَكَ المَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ . [ر : ٢٣٤٩]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے ہاں تشریف رکھتے تھے، اس وقت ایک زوجہ مطہرہ (حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے آپ کے کھانے کے برتن میں کچھ چیز بھیجی، جن کے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے خادم کے ہاتھ پر غصہ سے مارا جس کی وجہ سے برتن گر کر ٹوٹ گیا، آپ نے برتن کے ٹکڑے جمع کئے اور جو کھانا اس میں تھا اسے بھی جمع کرنے لگے اور خادم سے فرمایا کہ تمہاری ماں کو غیرت آگئی ہے۔ اس کے بعد خادم کو روکے رکھا، آخر جن کے گھر میں وہ برتن ٹوٹا تھا ان کی طرف سے نیا برتن منگوایا گیا اور آپ نے وہ نیا برتن اس زوجہ مطہرہ کو واپس کر دیا جن کا برتن توڑ دیا گیا تھا اور ٹوٹا ہوا برتن ان کے ہاں رکھ دیا تھا جن کے گھر میں وہ ٹوٹا تھا۔

٤٩٢٨ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ : حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عُبَيْدِ ٱللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ ٱبْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (دَخَلْتُ الجَنَّةَ ، أَوْ أَتَيْتُ الجَنَّةَ ، فَأَبْصَرْتُ قَصْرًا ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هٰذَا ؟ قالُوا : لِعُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي إِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ) . قالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ ٱللهِ ، أَوَ عَلَيْكَ أَغارُ ؟! . [ر : ٣٤٧٦]

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا، یا آپ نے فرمایا: میں جنت میں گیا، وہاں میں نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ عمر بن خطاب کا ہے۔ میں نے چاہا کہ اس کے اندر جاؤں، لیکن رک گیا، کیونکہ تمہاری غیرت مجھے معلوم تھی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، اے اللہ کے نبی! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

٤٩٢٩ : حدّثنا عَبْدَانُ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ ٱللهِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : أَخْبَرَنِي ٱبْنُ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ : بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ جُلُوسٌ ، فَقَالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الجَنَّةِ ، فَإِذَا ٱمْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جانِبِ قَصْرٍ ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هٰذَا ؟ قالُوا : هٰذَا لِعُمَرَ ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا) . فَبَكَى عُمَرُ وَهْوَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ قالَ : أَوَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ ٱللهِ أَغارُ ؟! . [ر : ٣٠٧٠]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواب میں میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا، وہاں میں نے دیکھا کہ ایک محل کے کنارے ایک عورت وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتے نے کہا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے۔ میں اس کی غیرت کا خیال کر کے چلا آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس وقت مجلس میں ہی موجود تھے اس پر رو دیئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا؟

۱۰۷ – باب : غَيْرَةِ النِّسَاءِ وَوَجْدِهِنَّ .

عورتوں کی غیرت اوران کی ناراضگی

٤٩٣٠ : حدّثنا عُبَيْدُ بْنُ إِسْماعِيلَ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا قالَتْ : قالَ لِي رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً ، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى) . قالَتْ : فَقُلْتُ : مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ : (أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً ، فَإِنَّكِ تَقُولِينَ : لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ ، وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى ، قُلْتِ : لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ) . قالَتْ : قُلْتُ : أَجَلْ وَٱللهِ يَا رَسُولَ ٱللهِ ، ما أَهْجُرُ إِلَّا ٱسْمَكَ . [٥٧٢٨]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں خوب اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم کب مجھ سے خوش اور کب مجھ سے ناراض ہوتی ہو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی: آپ یہ بات کس طرح سمجھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو، تو کہتی ہو: نہیں محمد کے رب کی قسم، اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہوتو کہتی ہو: نہیں ابراہیم کے رب کی قسم۔ فرمایا کہ میں نے عرض کیا: خدا گواہ ہے یا رسول اللہ! میں صرف آپ کے نام کا ہی ذکر چھوڑتی ہوں، قلبی تعلق اس وقت بھی باقی رہتا ہے۔

٤٩٣١ : حدّثني أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجاءٍ : حَدَّثَنَا النَّضْرُ ، عَنْ هِشَامٍ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ عائِشَةَ أَنَّهَا قالَتْ : ما غِرْتُ عَلَى ٱمْرَأَةٍ لِرَسُولِ ٱللهِ ﷺ كما غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ ، لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ إِيَّاهَا وَثَنَائِهِ عَلَيْهَا ، وَقَدْ أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَهَا فِي الجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ . [ر : ٣٦٠٥]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مجھے کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں آتی تھی جتنی ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر آتی تھی، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر بکثرت کیا کرتے تھے اور ان کی تعریف کرتے تھے اور آپ پر وحی کی گئی کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ان کے موتی کے گھر کی بشارت دے دیں۔

١٠٨ – باب : ذَبِّ الرَّجُلِ عَنِ ٱبْنَتِهِ فِي الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ .

غیرت کے معاملے میں کسی شخص کا اپنی بیٹی کی طرف سے مدافعت کرنا اور اس کیلئے انصاف کا مطالبہ کرنا

٤٩٣٢ : حدّثنا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنِ ٱبْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ يَقُولُ وَهْوَ عَلَى الْمِنْبَرِ : (إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ٱسْتَأْذَنُوا في أَنْ يُنْكِحُوا ٱبْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ، فَلَا آذَنُ ، ثُمَّ لَا آذَنُ ، ثُمَّ لَا آذَنُ ، إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ٱبْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ٱبْنَتِي وَيَنْكِحَ ٱبْنَتَهُمْ ، فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي ، يُرِيبُنِي ما أَرَابَهَا ، وَيُؤْذِينِي ما آذَاهَا) . هٰكَذَا قالَ . [ر : ٨٨٤]

ترجمہ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ منبر پر فرما رہے تھے کہ بنو ہاشم بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے، لیکن میں انہیں اجازت نہیں دوں گا، البتہ اگر حضرت علی بن طالب میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں تو میں اس میں رکاوٹ نہیں بنوں گا، کیونکہ فاطمہ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، جو چیز اس کیلئے ناگوار ہے وہ میرے لئے بھی باعث ناگواری ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اس سے مجھے بھی تکلیف پہنچتی ہے۔

١٠٩ – باب : يَقِلُّ الرِّجالُ وَيَكْثُرُ النِّساءُ .

وَقالَ أَبُو مُوسٰى ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : (وَتَرَى الرَّجُلَ الْوَاحِدَ ، يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ ٱمْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ ، مِنْ قِلَّةِ الرِّجالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ) . [ر : ١٣٤٨]

مرد کم ہو جائیں عوتیں زیادہ ہو جائیں گی۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حضرت موسیٰ نے بیان کیا کہ تم دیکھو گے کہ ایک مرد کے پیچھے چالیس عورتیں اس کی خوشامد کرتی پھریں گی، کیونکہ مرد کم ہوں گے، عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔

٤٩٣٣ : حدّثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الحَوْضِيُّ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي : سَمِعْتُ

رَسُولَ ٱللهِ ﷺ يَقُولُ : (إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ ، وَيَكْثُرَ الجَهْلُ ، وَيَكْثُرَ الزِّنَا ، وَيَكْثُرَ شُرْبُ الخَمْرِ ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ ، حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ ٱمْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ) .
[ر : ٨٠]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں تم سے وہ حدیث بیان کروں گا جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، میرے سواتم سے یہ حدیث کوئی اور نہیں بیان کرے گا۔ میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت بڑھ جائے گی، زنا بڑھ جائے گا اور لوگ شراب پینے لگیں گے، مرد کم ہوجائیں گے، عورتوں کی تعداد زیادہ ہوجائے گی، حالت یہ ہوجائے گی کہ پچاس عورتوں پر ایک مرد رہ جائے گا۔

١١٠ - باب : لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِٱمْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ ، وَٱلدُّخُولُ عَلَى الْمُغِيبَةِ .

محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے، اور ایسی عورت کے پاس جانا جس کا شوہر موجود نہ ہو۔

٤٩٣٤ : حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا لَيْثٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عامِرٍ : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ قالَ : (إِيَّاكُمْ وَٱلدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ) . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، أَفَرَأَيْتَ الحَمْوَ ؟ قالَ : (الحَمْوُ المَوْتُ) .

ترجمہ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں میں جانے سے بچتے رہو، اس پر قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دیور کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے، وہ اپنی بھاوج کے سامنے جاسکتا ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا: دیور تو موت ہے۔

٤٩٣٥ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا عَمْرٌو ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِٱمْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ) . فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، ٱمْرَأَتِي خَرَجَتْ حاجَّةً ، وَٱكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا ، قالَ : (ٱرْجِعْ ،

فَحُجَّ مَعَ ٱمْرَأَتِكَ) . [ر : ١٧٦٣]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیوی حج کرنے گئی ہے اور میرا نام فلاں غزوے میں لکھا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر تم واپس جاؤ، اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

١١١ – باب : ما يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالمَرْأَةِ عِنْدَ النَّاسِ .

لوگوں کی موجودگی میں ایک طرف کسی اجنبی عورت سے کسی مرد کی گفتگو جائز ہے

٤٩٣٦ : حدّثنا مُحمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ هِشَامٍ قالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مالِكٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : جاءَتِ ٱمْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصارِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَخَلَا بِهَا ، فَقَالَ : (وَٱللهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ) . [ر : ٣٥٧٥]

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ قبیلہ انصار کی ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے ایک طرف مجلس سے اتنے فاصلے پر کہ اہل مجلس ان کی بات نہ سن سکیں گفتگو کی، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ تم لوگ (انصار) مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو۔

١١٢ – باب : ما يُنْهَى مِنْ دُخُولِ المُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى المَرْأَةِ .

عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مردوں کا کسی عورت کے پاس جانا منوع ہے

٤٩٣٧ : حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ ، فَقَالَ المُخَنَّثُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ : إِنْ فَتَحَ ٱللهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا ، أَدُلُّكَ عَلَى ٱبْنَةِ غَيْلَانَ ، فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمانٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (لَا يَدْخُلَنَّ هٰذا عَلَيْكُنَّ) . [ر : ٤٠٦٩]

ترجمہ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف رکھتے تھے، گھر میں ایک مخنث بھی تھا، اس مخنث نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ بن امیہ سے کہا کہ اگر کل اللہ نے تمہیں طائف پر فتح فرمادی، تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا، کیونکہ وہ سامنے آتی ہے تو موٹاپے کی وجہ سے اس کی چار شکنیں بڑی ہوتی ہیں اور جب پیچھے اٹھتی ہے تو آٹھ ہوجاتی ہیں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اب یہ مخنث تمہارے پاس نہ آیا کرے۔

١١٣ - باب : نَظَرِ الْمَرْأَةِ إِلَى الحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ .

جب تہمت کا خوف نہ ہو تو کسی عورت کا اہل حبش اور دوسرے اجنبیوں کو دیکھنا

٤٩٣٨ : حدّثنا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الحَنْظَلِيُّ ، عَنْ عِيسى ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قالَتْ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي المَسْجِدِ ، حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَسْأَمُ ، فَاقْدُرُوا قَدْرَ الجَارِيَةِ الحَدِيثَةِ السِّنِّ ، الحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ . [ر : ٤٤٣]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے اپنی چادر پردہ کئے ہوئے ہیں، میں حبشہ کے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں (جنگی) کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے، آخر میں خود ہی اکتا گئی۔ تم خود ہی اندازہ لگا سکتے ہو کہ ایک نوعمر لڑکی جو کھیل کود کی شائق ہو، کتنی دیر اس میں دلچسپی لے سکتی ہے اور آپ اتنی دیر تک کھڑے عائشہ کے لئے پردہ کئے رہے۔

١١٤ - باب : خُرُوجِ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ .

عورتوں کا اپنی ضرورتوں کے لئے باہر جانا

٤٩٣٩ : حدّثنا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ قالَتْ : خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلاً ، فَرَآهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا ، فَقَالَ : إِنَّكِ وَاللّٰهِ

يَا سَوْدَةُ ما تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا ، فَرَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ ، وَهْوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشَّى ، وَإِنَّ فِي يَدِهِ لَعَرْقًا ، فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ ، فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ : (قَدْ أَذِنَ اللّٰهُ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ) .
[ر : ١٤٦]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا رات کے وقت باہر نکلیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں دیکھ لیا اور پہچان لیا اور کہا: بخدا! سودہ، تم ہم سے چھپ نہیں سکتی، (اگرچہ پردہ کئے ہوئے ہو، جب بھی ہم پہچان سکتے ہیں)، جب سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا واپس آئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آپ میرے حجرے میں شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے، آپ کے ہاتھ میں گوشت کی ایک ہڈی تھی، اس وقت آپ پر وحی نازل ہونی شروع ہوئی اور جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ نے فرمایا: ”تمہیں اجازت دی گئی ہے تم اپنی ضروریات کے لئے باہر جا سکتی ہو“۔

١١٥ – باب : اَسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ .

مسجد وغیرہ میں جانے کے لئے عورت کا اپنے شوہر سے اجازت لینا

٤٩٤٠ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : (إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا) . [ر : ٨٢٧]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کے لئے اجازت مانگے تو اسے نہ روکو“۔

١١٦ – باب : ما يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرَّضَاعِ .

رضاعت کے رشتے میں عورتوں کے پاس جانا اور انہیں دیکھنا جائز ہے

٤٩٤١ : حدّثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قالَتْ : جاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ ،

حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ ، فَجَاءَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ : (إِنَّهُ عَمُّكِ ، فَأْذَنِي لَهُ) . قالَتْ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ ، وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ ، قالَتْ : فَقَالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (إِنَّهُ عَمُّكِ ، فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ) . قالَتْ عائِشَةُ : وَذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا ٱلْحِجَابُ . قالَتْ عائِشَةُ : يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ ما يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ . [ر : ۲۵۰۱]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ میرے رضاعی چچا آئے اور میرے پاس اندر آنے کی اجازت چاہی، لیکن میں نے کہا کہ جب تک میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں، اجازت نہیں دے سکتی، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا: وہ تمہارے چچا ہیں، انہیں اندر بلالو۔ میں نے اس پر کہا: یا رسول اللہ! عورت نے مجھے دودھ پلایا تھا، کسی مرد نے تھوڑا ہی پلایا تھا!! آپ نے فرمایا: ہیں تو وہ تمہارے چچا ہی (رضاعی)، اس لئے وہ تمہارے پاس آسکتے ہیں۔ یہ واقعہ ہمارے اوپر پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نسب سے جو چیزیں حرام ہوتی ہیں رضاعت سے بھی حرام ہوتی ہیں''۔

۱۱۷ - باب : لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا .

کوئی عورت کسی دوسری عورت سے ملنے کے بعد اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے

۴۹۴۲/۴۹۴۳ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ ، فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا) .

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی عورت کسی دوسری عورت سے ملنے کے بعد اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے، گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے''۔

(۴۹۴۳) : حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قالَ : حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ ٱللهِ قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ ، فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا) .

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی عورت کسی عورت سے ملنے کے بعد اس کا حلیہ اپنے شوہر سے بیان نہ کرے، گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے''۔

١١٨ – باب : قَوْلِ الرَّجُلِ : لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي .

کسی مرد کا یہ کہنا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا

٤٩٤٤ : حدّثني مَحْمُودٌ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ ٱبْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ : (قالَ سُلَيْمانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ ٱمْرَأَةٍ ، تَلِدُ كُلُّ ٱمْرَأَةٍ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ ٱللهِ ، فَقَالَ لَهُ المَلَكُ : قُلْ إِنْ شَاءَ ٱللهُ ، فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ ، فَأَطَافَ بِهِنَّ ، وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا ٱمْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ .) قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (لَوْ قالَ : إِنْ شَاءَ ٱللهُ لَمْ يَحْنَثْ ، وَكانَ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ) . [ر : ٣٢٤٢]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ سلیمان بن داؤد نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی سو بیویوں کے پاس جاؤں گا اور اس قربت کے نتیجہ میں ہر عورت ایک بچہ جنے گی، جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا۔ فرشتہ نے ان سے کہا کہ انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ لیجئے، لیکن آپ نے نہیں کہا اور بھول گے، چنانچہ آپ تمام بیویوں کے پاس گئے، ایک کے سوا کسی کے ہاں بچہ پیدا نہیں ہوا اور اس کے ہاں بھی آدھا بچہ پیدا ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ لیا ہوتا تو حانث نہ ہوتے اور ان کی خواہش پوری کرنے کی امید زیادہ ہوتی۔

١١٩ – باب : لَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلاً إِذَا أَطَالَ الْغَيْبَةَ ، مَخَافَةَ أَنْ يُخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ .

طویل سفر کے بعد کوئی شخص رات کے وقت بغیر اطلاع کے نہ آئے

ممکن ہے اس طرح سے اسے اہل خانہ پر خیانت کا شبہ ہو جائے یا ان کے عیوب کی ٹوہ میں لگ جائے۔

٤٩٤٥/٤٩٤٦ : حدّثنا آدَمُ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قالَ : سَمِعْتُ جابِرَ بْنَ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قَالَ : كانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا .

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت کسی شخص کو اپنے گھر (سفر سے اچانک) آنے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا تھا۔

(٤٩٤٦) : حدّثنا محمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ : أَخْبَرَنَا عاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّهُ سَمِعَ جابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ : قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : (إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلاً) . [ر : ١٧٠٧]

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص زیادہ دنوں تک اپنے گھر سے دور رہا ہو تو اپنے گھر اسے رات کے وقت نہ آنا چاہیے۔

تشریح

حدیث کا مطلب ہے کہ آدمی رات کے وقت اپنے گھر اس اندیشہ سے نہ آئے کہ کہیں وہ انہیں خیانت کی طرف منسوب کرنے لگے، یا ان کی لغزشوں کو تلاش کرنے لگے یا عورت سے مطلوبہ صفائی اور تزئین نہ ملے اور نفرت کا باعث بن جائے۔

١٢٠ - باب : طَلَبِ الْوَلَدِ .

بچہ کی خواہش

٤٩٤٧/٤٩٤٨ : حدّثنا مُسَدَّدٌ ، عَنْ هُشَيْمٍ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جابِرٍ قالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ في غَزْوَةٍ ، فَلَمَّا قَفَلْنَا ، تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ قَطُوفٍ ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ ، قالَ : (ما يُعْجِلُكَ) . قُلْتُ : إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ ، قالَ : (فَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا) . قُلْتُ : بَلْ ثَيِّبًا ، قالَ : (فَهَلَّا جارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ) . قالَ : فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ ، فَقَالَ : (أَمْهِلُوا ، حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلاً - أَيْ عِشَاءً - لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ ، وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ) .

قالَ : وَحَدَّثَنِي الثِّقَةُ : أَنَّهُ قالَ في هٰذَا الحَدِيثِ : (الْكَيْسَ الْكَيْسَ يَا جابِرُ) . يَعْنِي الْوَلَدَ .

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے میں تھا، جب ہم واپس ہورہے تھے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز کرنے کی کوشش کررہا تھا، اتنے میں میرے پیچھے ایک سوار تیزی سے میرے قریب آئے، میں نے مڑ کر دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: اتنی جلدی کیوں کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی: میری شادی ابھی نئی ہوئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنواری عورت سے شادی کی ہے یا بیاہی سے؟ میں نے عرض کی بیاہی سے۔ آپ نے فرمایا: کنواری سے کیوں نہ کی؟ تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی۔ فرمایا: پھر ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے چاہا کہ ہم شہر میں داخل ہوجائیں، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جاؤ، رات ہو جائے تب داخل ہونا، تاکہ تمہاری آمد لوگوں کے علم میں آجائے اور تمہاری بیویوں میں جو پراگندہ بال ہیں وہ کنگھی کرلیں اور زیر ناف بال صاف کرلیں۔

ہشیم نے بیان کیا کہ ہم سے ایک ثقہ راوی نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: "الكيس الكيس يا جابر"۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ اس سے بچہ کی طرف تھا کہ دانائی یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ہمبستری کا مقصد قضاء شہوت نہ ہو، بلکہ بچہ کی پیدائش بھی ہو۔

(٤٩٤٨) : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ : حَدَّثَنَا محمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ : (إِذَا دَخَلْتَ لَيْلاً ، فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ ، حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ ، وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ) . قالَ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (فَعَلَيْكَ بِالْكَيْسِ الْكَيْسِ) .

تَابَعَهُ عُبَيْدُ ٱللهِ ، عَنْ وَهْبٍ ، عَنْ جابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : فِي الْكَيْسِ . [ر : ٤٣٢]

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوۂ تبوک سے واپسی کے وقت) فرمایا کہ جب رات کے وقت تم مدینہ پہنچو تو اس وقت تک اپنے گھروں میں نہ جانا جب تک ان کی بیویاں (جو مدینہ میں موجود نہیں تھے) اپنے زیر ناف صاف کرلیں اور جن کے بال پراگندہ ہیں وہ کنگا کرلیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہارے لئے ضروری ہے کہ دانائی کا راستہ اختیار کرلو۔ اس روایت کی متابعت عبیداللہ نے وہب کے واسطے سے کی، ان سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

"الکیس" کے ذکر سے کی ہے۔

١٢١ - باب : تَسْتَحِدُّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطُ الشَّعِثَةُ .

جس کا شوہر گھر پر نہ رہا ہو، جب وہ واپس آ رہا ہو تو موئے زیر ناف صاف کر لینا چاہیے اور کنگھا کر لینا چاہیے

٤٩٤٩ : حدّثني يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ : أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ ٱبْنِ عَبْدِ ٱللهِ قالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ في غَزْوَةٍ ، فَلَمَّا قَفَلْنَا ، كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ ، تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي ، فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ ، فَسَارَ بَعِيرِي كَأَحْسَنِ ما أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ ، فَٱلْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ ، قالَ : (أَتَزَوَّجْتَ) . قُلْتُ : نَعَمْ ، قالَ : (أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا) . قالَ : قُلْتُ : بَلْ ثَيِّبًا ، قالَ : (فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ) . قالَ : فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ ، فَقَالَ : (أَمْهِلُوا ، حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلاً - أَيْ عِشَاءً - لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ ، وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ) .

[ر : ٤٣٢]

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے میں تھے واپس ہوتے ہوئے جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے سست اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا، پیچھے سے آنے والے ایک صاحب نے میرے قریب پہنچ کر میرے اونٹ کو ایک چھڑی سے جوان کے پاس تھی مارا، اس سے اونٹ بڑی اچھی چال چلنے لگا، جیسا کہ تمہیں اچھے اونٹوں کی چال کا تجربہ ہوگا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری شادی نئی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ پوچھا: کنواری سے یا بیاہی سے؟ میں نے عرض کی کہ بیاہی سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنواری سے کیوں نہیں کی، تم اس کے ساتھ کھیلا کرتے وہ تمہارے ساتھ کھیلا کرتی۔ عرض کی کہ پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو شہر میں داخل ہونے لگے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ٹھہرو، رات ہو جائے، پھر داخل ہونا، تاکہ پراگندہ بال عورت کنگھا کر لے اور جس کا شوہر موجود نہ رہا ہو، تو وہ زیر ناف بال صاف کر لے"۔

۱۲۲ - باب : «وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ - إِلَى قَوْلِهِ - لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ»

/النور: ۳۱/ .

اور عورتیں اپنی زینت اپنے شوہروں کے سوا کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿لم يظهروا على عورات النساء﴾ تک۔

٤٩٥٠ : حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حازِمٍ قالَ : اَخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَسأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ ، وَكانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ ، فَقَالَ : وَما بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ، كانَتْ فاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ ٱلدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ ، وَعَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ عَلَى تُرْسِهِ ، فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَحُرِّقَ ، فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ . [ر : ٢٤٠]

ترجمہ

حضرت ابو حازم نے بیان کیا کہ اس سلسلہ میں لوگوں کی رائے میں اختلاف تھا کہ جنگ احد کے موقعہ پر (جب چہرۂ مبارک زخمی ہو گیا تھا) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کون سی دوا استعمال کی گئی تھی، پھر لوگوں نے سہل بن سعد ساعدی سے سوال کیا، آپ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری صحابی تھے جو مدینہ منورہ میں موجود تھے، آپ نے فرمایا: اب کوئی بھی شخص ایسا زندہ نہیں جو اس واقعہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہو، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چہرہ مبارک سے خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لا رہے تھے، پھر ایک چٹائی جلائی گئی اور اسے آپ کے زخموں پر لگایا گیا۔

تشریح

امام بخاری رحمہ اللہ بتانا چاہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے چہرے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ظاہر کیا، جس سے یہ ظاہر ہوا کہ عورت زینت کے مواقع کو شوہر، اپنے بیٹے اور والد کے سامنے ظاہر کرسکتی ہے۔

۱۲۳ - باب : «وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ» /النور: ٥٨/ .

اور وہ بچے جو ابھی بلوغ کو نہیں پہنچے

٤٩٥١ : حدّثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ ٱللهِ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ٱبْنِ عابِسٍ : سَمِعْتُ ٱبْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُما سَأَلَهُ رَجُلٌ : شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ الْعِيدَ ، أَضْحًى أَوْ فِطْرًا ؟ قالَ : نَعَمْ ، وَلَوْلَا مَكانِي مِنْهُ ما شَهِدْتُهُ ، يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ ، قالَ : خَرَجَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ ، فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ ، يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ ، ثُمَّ ٱرْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ . [ر : ٩٨]

ترجمہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عابس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، آپ سے ایک شخص نے یہ سوال کیا تھا کہ آپ بقرہ عید یا عید الفطر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں۔ اگر مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب حاصل نہ ہوتا تو میں ایسے موقعہ پر حاضر نہیں ہوسکتا تھا، آپ کا اشارہ اس زمانے میں اپنے بچپن کی طرف تھا۔ فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور لوگوں کے ساتھ عید کی نماز پڑھی اور اس کے بعد خطبہ دیا، (آپ نے اذان واقامت کا ذکر نہیں کیا)، پھر آپ عورتوں کے پاس آئے اور انہیں وعظ ونصیحت کی اور انہیں صدقہ کا حکم دیا، میں نے انہیں دیکھا کہ پھر وہ اپنے کانوں اور گلوں کی طرف ہاتھ بڑھا بڑھا کر (اپنے زیورات) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دینے لگیں، اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے۔

تشریح

امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ نابالغ بچے عورتوں کے پاس آجا سکتے ہیں، جس طرح حضرت ابن عباس بچپن میں آجایا کرتے تھے۔

١٢٤ - باب : قَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ : هَلْ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ ؟ وَطَعْنِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ فِي الخَاصِرَةِ عِنْدَ العِتَابِ .

کیا ایک آدمی دوسرے کو یہ کہہ سکتا ہے کہ تم نے رات کو اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کی ہے کسی شخص کا اپنی بیٹی کی کوکھ میں غصہ کی وجہ سے مارنا

٤٩٥٢ : حدّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ قَالَتْ : عاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ ، وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خاصِرَتِي ، فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكانُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي . [ر : ٣٢٧]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ آپ کے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے غصہ ہوئے اور میری کوکھ میں کچوکے لگانے لگے اور میں حرکت بھی اس وجہ سے نہ کر سکی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر موجود تھا اور آپ آرام فرما رہے تھے۔

تشریح

ترجمۃ الباب کے دوسرے جملے کے لئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ذکر کی گئی، لیکن پہلے جملے سے امام بخاریؒ خاموش کیوں ہیں؟ علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ پہلا مسئلہ بخاری اکثر نسخوں میں نہیں ہے، اس لئے اس کی بھی حدیث ذکر نہیں کی، جب کہ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ پہلا مسئلہ امام بخاریؒ نے حدیث سے قیاس کے ذریعے ثابت کیا ہے کہ اس وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ران پر سر مبارک رکھا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں ان کو آنے سے منع نہیں کیا، تو اس سے اعراض کے متعلق سوال کا جواب بطریق اولیٰ معلوم ہو جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷۱ - کتاب الطلاق

قَوْلُ ٱللّٰهِ تَعَالَى : «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ» /الطلاق : ١/ . «أَحْصَيْنَاهُ» /يس : ١٢/ : حَفِظْنَاهُ وَعَدَدْنَاهُ .

وَطَلَاقُ السُّنَّةِ : أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ ، وَيُشْهِدَ شَاهِدَيْنِ .

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے نبی! آپ اپنی امت کو بتائیں کہ جب تم طلاق دو عورتوں کو تو ان کی عدت کا وقت شروع ہونے پر طلاق دو اور عدت شمار کرتے رہو''۔ ''أحصینا'' کا معنی ہے، یعنی ہم نے اسے یاد کیا اور شمار کرتے ہیں۔ ''طلاق سنت'' یہ ہے کہ ایسے طہر میں طلاق دے جس میں ہم بستری نہ کی ہو اور اس پر دو گواہ مقرر کرے۔

تشریح

ائمہ ثلاثہ کے ہاں یہ طلاق سنت ہے جسے امام بخاری نے ذکر کیا۔ احناف طلاق سنت کی ''دو'' صورتیں سمجھتے ہیں، ایک تو یہ کہ ایسے طہر میں طلاق دی جائے جس میں جماع نہ کیا ہو اور اس کے بعد عدت گزرنے کے لئے عورت کو چھوڑ دیا جائے اور دوسری صورت یہ ہے کہ آدمی ایک طہر میں ایک طلاق دے، دوسرے طہر میں دوسری اور تیسرے طہر میں تیسری طلاق دے، پہلی صورت طلاق احسن جبکہ دوسری طلاق حسن کی ہے، جب کہ جمہور صرف پہلی صورت کو ہی سنت طلاق سمجھتے ہیں۔

٤٩٥٣ : حدَّثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ ٱللّٰهِ قالَ : حَدَّثَنِي مالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللّٰهِ ٱبْنِ عُمَرَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمَا : أَنَّهُ طَلَّقَ ٱمْرَأَتَهُ وَهِيَ حائِضٌ ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ ، فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَسُولَ ٱللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ : (مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ ٱللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ) . [ر : ٤٦٢٥]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

زمانے میں طلاق دی جب کہ وہ حائضہ تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: عمر! اس سے کہو کہ اپنی بیوی سے رجعت کرلے اور اپنے نکاح میں باقی رکھے، جب حیض بند ہوجائے اور پھر حیض آئے، پھر بند ہوجائے، تب اگر چاہے تو اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں رکھے اور اگر چاہے تو طلاق دے دے، لیکن طلاق اُس طہر میں بیوی سے ہم بستری سے پہلے ہونی چاہیے، یہی (طہر) کی وہ مدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

تشریح

ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اس بیوی کے نام کے بارے میں امام نووی نے آمنہ بنت غفار، جب کہ بعض نے آمنہ بنت عمار اور کسی روایت میں نوار آیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آمنہ نام ہوگا اور نوار لقب۔

حیض کی حالت میں طلاق دینے کے بعد مراجعت کا حکم اکثر کے نزدیک وجوبی ہے، اس لئے کہ امر کا صیغہ استعمال ہوا ہے، جب کہ امام شافعی کے ہاں استحبابی ہے، پھر جس حیض میں طلاق دی ہے اس کے متصل طہر میں طلاق نہیں دے گا، بلکہ اس کے بعد حیض آئے گا، پھر دوسرا طہر آئے گا تو پھر طلاق دے سکے گا، یعنی جس طہر میں طلاق دی ہے اس کے متصل طہر میں نہیں، بلکہ اگلے طہر کا انتظار کرے اور یہ انتظار واجب ہے۔ یہ حدیث شوافع اور احناف کا مستدل ہے۔

١ - باب : إِذَا طُلِّقَتِ الحَائِضُ يُعْتَدُّ بذٰلِكَ الطَّلَاقِ .

اگر حائض کو طلاق دے دی جائے گی تو یہ طلاق بھی صحیح ہوئی

٤٩٥٤ : حدّثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قالَ : سَمِعْتُ ٱبْنَ عُمَرَ قالَ : طَلَّقَ ٱبْنُ عُمَرَ ٱمْرَأَتَهُ وَهِيَ حائِضٌ ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : (لِيُرَاجِعْهَا) . قُلْتُ : تُحْتَسَبُ ؟ قالَ : فَمَهْ ؟

وَعَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يُونسَ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ٱبْنِ عُمَرَ قالَ : (مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا) . قُلْتُ : تُحْتَسَبُ ؟ قالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَٱسْتَحْمَقَ .

وَقالَ أَبُو مَعْمَرٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ٱبْنِ عُمَرَ قالَ : حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيقَةٍ . [ر : ٤٦٢٥]

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چاہیے کہ رجعت کر لے۔ حضرت انس بن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ طلاق طلاق سمجھی جائے گی؟ آپ نے فرمایا کہ تو اور کیا سمجھی جائے گی؟ قتادہؒ نے بیان کیا، ان سے یونس بن جہر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا: اسے کہو کہ رجوع کرے۔ یونس بن جہر نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ کیا یہ طلاق طلاق سمجھی جائے گی؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا: اگر کوئی شخص شریعت کا حکم بجالانے سے عاجز ہے اور حماقت کرتا ہے تو اس کا کیا علاج ہے، کیا اس کی وجہ سے شریعت کا حکم بدل جائے گا؟ ابو معمر نے بیان کیا، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابن عمر نے بیان کیا کہ میری یہ طلاق جو میں نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو دی تھی، ایک طلاق شمار کی گئی۔

تشریح

اگر حیض میں عورت کو طلاق دی گئی تو اس طلاق کا اعتبار کیا جائے گا۔ امام بخاری نے واضح فیصلہ کیا ہے اور جمہور کا یہی مسلک ہے۔ حافظ ابن تیمیہ، ابن قیم، علامہ ابن حزم اور روافض کا مذہب یہ ہے کہ حیض میں طلاق کا اعتبار نہیں، طلاق واقع نہیں ہوگی۔ ان کی دلیل ابو داؤد کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عبداللہ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہے اور آخر میں "ولم یرھا شیئا" سے پتہ چلتا ہے کہ حیض میں طلاق معتبر نہیں، لیکن جمہور اس "لم یرھا شیئا" کے اضافہ کو راوی حدیث ابو الزبیر کا تفرد سمجھتے ہیں اور بشرط صحت یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ "لم یرھا شیئا مستقیما لکونھا لم تقع علیٰ السنة" یعنی حیض کے زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دینے کو صحیح اقدام نہیں سمجھا۔ مولانا خلیل احمد سہارنپوری نے فرمایا کہ "لم یرھا شیئا" میں ضمیر رجعت کی طرف لوٹائی جاسکتی ہے، کہ طلاق سے رجوع کرنے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ممنوع نہیں سمجھا۔

أرء يت إن عجز واستحمق

اس جملہ کا ایک مطلب یہ ہے کہ اگر ابن عمر صحیح طریقہ پر طلاق دینے سے عاجز ہو گئے اور انہوں نے حیض کی حالت میں طلاق دے کر حماقت کا ارتکاب کیا ہے، تو کیا طلاق بھی واقع نہیں ہوگی اور کیا اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا؟

ظاہر ہے کہ کیا جائے گا۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بیوی کی طرف رجوع کرنے سے عاجز ہو جاتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل نہ کر کے حماقت کا ارتکاب کرتا تو طلاق واقع نہ ہوتی، ظاہر ہے پھر بھی طلاق واقع ہو جاتی، یا مطلب یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نہ کوئی عاجز ہے، نہ اس نے کوئی حماقت میں ایسا کیا، وہ بچہ یا مجنون تو نہیں، اس صورت میں "إن" نافیہ ہے، پہلی صورت میں "إن عجز" شرط ہے، "ألا يقع الطلاق" جزاء ہے۔

٢ - باب : مَنْ طَلَّقَ ، وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ ٱمْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ .

جس نے طلاق دی، اور کیا مرد اپنی بیوی کو اس کے سامنے طلاق دے سکتا ہے

ترجمۃ الباب کے پہلے جز کے بارے میں علامہ عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تقدیری عبارت نکالنے کے بغیر یہ کلام غیر مفید ہے اور تقدیری عبارت یہ ہوگی: "هذا باب في بيان حكم من طلق امرته هل يباح له ذلك" کیا طلاق دینا مباح ہے؟ جواب محذوف ہے کہ "نعم" جی ہاں طلاق دینا جائز ہے اور دوسرے جز کا مطلب یہ ہے کہ کیا بالمشافہ طلاق دی جاسکتی ہے۔

٤٩٥٥ : حدّثنا الحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ : حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ : أَيُّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ ٱسْتَعَاذَتْ مِنْهُ ؟ قالَ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا : أَنَّ ٱبْنَةَ الجَوْنِ ، لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ وَدَنَا مِنْهَا قالَتْ : أَعُوذُ بِٱللهِ مِنْكَ ، فَقَالَ لَهَا : (لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ ، ٱلْحَقِي بِأَهْلِكِ) .

قالَ أَبُو عَبْدِ ٱللهِ : رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ : أَنَّ عائِشَةَ قالَتْ .

ترجمہ

حضرت اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی بیوی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابنۃ الجون جب نکاح کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں لائی گئی اور آپ ان کے پاس گئے تو غلط فہمی میں انہوں نے یہ کہہ دیا کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تم نے بہت بڑی چیز سے پناہ مانگی ہے، اپنے گھر چلی جاؤ، یہ طلاق سے کنایہ ہے۔ ابو عبداللہ نے کہا کہ اس کی روایت حجاج بن منیع نے کی اور ان سے ان کے دادا نے، ان سے زہری نے، انہیں عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ نے بیان کیا۔

٤٩٥٦/٤٩٥٧ : حدّثنا أَبُو نُعَيْم : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَسِيلٍ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ قالَ : خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى ٱنْطَلَقْنَا إِلَى حائِطٍ يُقَالُ لَهُ : الشَّوْطُ ، حَتَّى ٱنْتَهَيْنَا إِلَى حائِطَيْنِ ، فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (ٱجْلِسُوا هَا هُنَا) . وَدَخَلَ ، وَقَدْ أُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ ، فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَخْلٍ فِي بَيْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاحِيلَ ، وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قالَ : (هَبِي نَفْسَكِ لِي) . قالَتْ : وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ ؟ قالَ : فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ ، فَقَالَتْ : أَعُوذُ بِٱللّٰهِ مِنْكَ ، فَقَالَ : (قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ) . ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ : (يَا أَبَا أُسَيْدٍ ، ٱكْسُهَا رَازِقِيَّتَيْنِ ، وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا) .

ترجمہ

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے اور ایک باغ میں پہنچے جس کا نام ''شوط'' تھا، جب ہم باغ کی دو دیواروں کے درمیان پہنچے تو بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہیں بیٹھو، پھر آپ باغ میں گئے، جونیہ لائی جا چکی تھی اور انہیں کھجور کے باغ کے ایک گھر میں جو امیمہ بنت نعمان بن شراحیل کا گھر تھا اتارا گیا تھا، اس کے ساتھ ایک دایہ بھی اس کی دیکھ بھال کے لئے تھی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے اور فرمایا کہ اپنے آپ کو میرے حوالے کر دو، تو انہوں نے کہا (بدبختی اور بدنصیبی کی وجہ سے) کیا کوئی شہزادی خود کو کسی عام آدمی کے حوالے کر سکتی ہے؟ فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مطمئن کرنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھا کر ان کے اوپر رکھا، تو انہوں نے کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اسی سے پناہ مانگی جس سے مانگی جاتی ہے اور اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: (ابو اسید) اسے دو ''رازقیہ'' کپڑے پہنا کر اس کے گھر پہنچا آؤ۔

(٤٩٥٧) : وَقالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّيْسَابُورِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي أُسَيْدٍ قالَا : تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيلَ ، فَلَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا ، فَكَأَنَّهَا كَرِهَتْ ذٰلِكَ ، فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُجَهِّزَهَا وَيَكْسُوهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ .

حدّثنا عَبْدُ ٱللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا . [ر : ٥٣١٤]

ترجمہ

اور حسین بن ابو الولید نیسا پوری نے بیان کیا کہ ان سے عبدالرحمٰن نے، ان سے سہل نے، ان سے ان کے والد سہل بن سعد اور ابو اسید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا، پھر جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں لائی گئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے انہوں نے ناپسند کیا، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو اسید سے فرمایا کہ ان کا سامان کر دیں اور ''رازقیہ'' کے دو کپڑے انہیں پہننے کے لئے دے دیں۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن ابی الوزیر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے حمزہ نے، ان سے ان کے والد اور عباس بن سہل بن سعد نے، ان سے عباس کے والد سہل بن سعد نے اسی طرح۔

تشریح

ابو اسید فرماتے ہیں کہ نعمان بن الجون کندی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسلام قبول کرنے آیا اور کہا کہ کیا میں اپنی بیٹی جو عرب کی حسین ترین عورت ہے اس سے آپ کی شادی نہ کرادوں؟ آپ نے حامی بھری اور شادی کر لی۔ اس کو لانے کے لئے ابو اسید کو بھیجا گیا، ابو اسید نے اس کو ''بنوں عدہ'' کے باغ میں رافع کے گھر میں اسے اتارا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی، لیکن بخاری کی روایت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مذکورہ خاتون اس نکاح پر راضی نہیں تھی اور آپ کو اس کی ناراضگی کا علم نہیں تھا، جب آپ اس کے قریب گئے تو اس نے ناراضگی کا اظہار کیا، آپ نے متعہ کے طور پر دو رازقی کپڑے اسے دیئے اور طلاق دیتے ہوئے اس کو رخصت کیا، وہ عورت اس نکاح پر کیوں راضی نہیں تھی؟ حدیث میں تو اس کا ذکر نہیں، لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رتبے، مقام اور عظمت کا علم نہیں تھا۔ ابن سعد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اسماء بنت النعمان بن ابی الجون جب لائی گئی تو وہ بہت حسین تھی، حضرت عائشہ اور حفصہ اس کو بنانے اور سنوارنے کے لئے آئیں، انہیں ڈر ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے شادی ہوگئی تو آپ کی پوری توجہ اس کی طرف ہو جائے گی، اس لئے اس کو ورغلا کر ان دونوں میں سے کسی ایک نے کہا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے قریب آئیں تو تم ''أعوذ باللہ منك'' کہنا، کیونکہ اس وقت ان کو یہ جملہ اچھا لگتا ہے تو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب گئے تو اس نے مذکورہ جملہ کہا، جس کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے طلاق دے دی، جب بعد میں آپ کو صورت حال کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا: ''إنهن صواحب یوسف و کیدهن عظیم'' عورت بعد میں پچھتاتی رہ گئی، جب کہ بعض روایات میں ہے کہ اس نے ابو اسید سے پوچھا کہ اب میں کیا

کروں؟ ابواسید نے کہا کہ گھر میں باپردہ رہو، کوئی تیرے ساتھ نکاح کی امید نہ رکھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں انتقال کر گئیں۔ ایک روایت میں ہے کہ اس نے مہاجر بن امیہ سے شادی کی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے سزا دینے کا ارادہ کیا، لیکن اس نے کہا: "واللہ ما ضرب علی حجاب ولا سمیت بأم المؤمنین" بخدا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں نہیں آئی اور نہ مجھے ام المؤمنین کا لقب ملا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سزا دینے کا ارادہ ترک کر دیا۔

٤٩٥٨ : حدّثنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ : حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قالَ : قُلْتُ لِٱبْنِ عُمَرَ : رَجُلٌ طَلَّقَ ٱمْرَأَتَهُ وَهْيَ حائِضٌ ؟ فَقَالَ : تَعْرِفُ ٱبْنَ عُمَرَ ، إِنَّ ٱبْنَ عُمَرَ طَلَّقَ ٱمْرَأَتَهُ وَهْيَ حائِضٌ ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ، فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا ، قُلْتُ : فَهَلْ عَدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا ؟ قالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَٱسْتَحْمَقَ . [ر : ٤٦٢٥]

ترجمہ

حضرت یونس بن جبیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی جب وہ حائضہ تھی، اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کیا تم ابن عمر کو جانتے ہو؟ ابن عمر نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی تھی جب وہ حائضہ تھی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق پوچھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی سے اس وقت رجعت کریں، پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو اس وقت ابن عمر چاہیں تو طلاق دے دیں۔ میں نے عرض کیا: کیا اسے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق شمار کیا تھا؟ ابن عمر نے فرمایا: اگر کوئی عاجز ہے اور حماقت کا ثبوت دیتا ہے، تو اس کا کیا علاج ہے؟

٣ - باب : مَنْ أَجازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ .

جس نے تین طلاقوں کی اجازت دی

لِقَوْلِ ٱللهِ تَعالَى : «الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ» /البقرة: ٢٢٩/ .
وَقالَ ٱبْنُ الزُّبَيْرِ فِي مَرِيضٍ طَلَّقَ : لَا أَرَى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوتَتُهُ .
وَقالَ الشَّعْبِيُّ : تَرِثُهُ ، وَقالَ ٱبْنُ شُبْرُمَةَ : تَزَوَّجُ إِذَا ٱنْقَضَتِ الْعِدَّةُ ؟ قالَ : نَعَمْ ، قالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ ماتَ الزَّوْجُ الآخَرُ ؟ فَرَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ ''طلاق تو دو ہی بار کی ہے، اس کے بعد یا تو رکھ لینا ہے قاعدے کے مطابق یا پھر خوش عنوانی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ ابن زبیر نے ایک مریض کے بارے میں جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی، فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ جسے قطعی طلاق دے دی گئی ہے وہ اپنے شوہر کی وارث ہوگی۔ شعبی نے فرمایا کہ وارث ہوگی۔ اس پر ابن شبرمہ نے فرمایا کہ کیا عدت پوری کر کے وہ کسی دوسرے شخص سے شادی بھی کرسکتی ہے؟ شعبی نے کہا: ہاں عدت پوری ہونے کے بعد شادی کرسکتی ہے۔ ابن شبرمہ نے کہا کہ اگر اس کا دوسرا شوہر بھی مر جائے، پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ کیونکہ ایسی صورت میں بیوی بیک وقت دو شوہروں کی وارث ہوگی، چنانچہ شعبی نے اپنی اس رائے سے رجوع کرلیا۔

تشریح

یہاں دو مسئلے ہیں۔

۱۔ کیا ایک ساتھ تین طلاق دینا جائز ہے؟ امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے ہاں جائز نہیں۔ امام شافعی کے ہاں حرام نہیں۔ مستحب تو یہی ہے کہ تین طلاق ایک طہر میں جمع نہ کی جائیں۔ ان کا استدلال حضرت عویمر العجلانی کا وہ قصہ ہے کہ عویمر نے تین طلاقیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دی تھیں، آپ نے نکیر نہیں فرمائی، جب کہ احناف اور مالکیہ اپنے مذہب پر محمود بن لبید کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس آدمی کے بارے میں علم ہوا جس نے تین طلاقیں اپنی بیوی کو ایک ساتھ دیں تھیں تو آپ غصہ ہوئے اور فرمایا: ''أيلعب بكتاب الله وأنا بين أظهركم'' کیا تم میری موجودگی میں کتاب اللہ سے کھیلتے ہو؟ جہاں تک عویمر العجلانی کے قصہ کا تعلق ہے، تو وہاں فرقت ''لعان'' کی وجہ سے ہو رہی تھی، اس لئے آپ نے نکیر نہیں فرمائی، اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کی ممانعت سے پہلے کا واقعہ ہو۔

۲۔ کیا تین طلاقیں ایک شمار ہوں گی؟ اگر کوئی اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک مجلس میں ایک کلمہ کیساتھ دے دے، تو اہل ظواہر کا مسلک یہ ہے کہ اس سے صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوگی، جب کہ روافض کا مذہب یہ ہے کہ اس سے کچھ بھی واقع نہیں ہوتا، جمہور اور ائمہ اربعہ کے ہاں تین واقع ہو جائیں گی۔ اہل ظواہر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے استدلال کیا ہے: ''قال ابن عباس: أتعلم إنما كانت الثلاث تجعل واحدة على عهد النبي وأبي بكر وسنتين من خلافة عمر. فقال ابن عباس: نعم''. اس حدیث میں یہ صراحت ہے کہ تین طلاقیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں ایک شمار ہوتی تھی، پھر

حضرت عمر نے انہیں تین قرار دیا۔

دوسرا استدلال رکانہ کا واقعہ ہے۔ رکانہ نے ایک مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تم نے کیسے طلاق دی؟ "قال: طلقتها ثلاثا. قال: فقال في مجلس واحد؟ قال: نعم. قال: فإنما تلك واحدة فارجعها إن شئت، فراجعها" آپ نے فرمایا: یہ تو ایک ہے، اگر چاہو تو رجوع کرلو تو اس نے رجعت کرلی۔

جمہور کے دلائل

۱۔امام بخاریؒ نے ایک روایت نقل کی ہے جس میں ہے: "فطلقها ثلاثا قبل أن يامره رسول الله صلى الله عليه وسلم". دوسری روایت میں ہے: "إن رفاعة طلقني فبتَّ طلاقي" اور تیسری روایت میں ہے: "طلقني آخر ثلاث تطليقات".

۲۔حضرت حسن بن علی نے اپنی ایک بیوی کو طلاق دی، بعد میں افسوس ہوا اور فرمانے لگے: "حدثني أبي أنه سمع جدي: أيما رجل طلق امرأته ثلاثا أو ثلاثا مبهمة لم تحل حتى تنكح زوجاً غيره فراجعتها".

۳۔حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دیں۔ اس کے بیٹے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ نے فرمایا: "بانت بثلاث على غير ألسنته وتسعمائة وسبعة وتسعون أثم في عنقه" تین واقع ہوگئیں اور ۹۹۷ اس کی گردن پر گناہ ہیں۔

اہل ظواہر کے جوابات

پہلے استدلال کا جواب یہ ہے کہ ثلاث کو واحد قرار دیا جانا غیر مدخول بہا کے لئے تھا، لیکن یہ تب ہوگا جب اکیلے اکیلے "أنت طالق أنت طالق أنت طالق" کہہ دے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر تین بار الفاظِ طلاق کہے اور اس کا مقصد تاکید ہو، تاسیس نہ ہو، تو ایسی صورت میں بھی ایک طلاق واقع ہوئی۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تین طلاق ایک ہوتی تھی، یعنی بالعموم اس دور میں لوگ ایک ایک طلاق دے دیتے تھے، پھر حضرت عمر کے دور میں لوگ تین طلاق دینے لگے، حضرت عمر نے تین کے واقع ہونے کا اعلان کیا۔ دوسرے استدلال کا جواب یہ ہے کہ رکانہ نے "أنت طالق البتة" کہہ کر ایک کی نیت کی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرما کر دوبارہ نکاح کا حکم دیا، رجوع سے نکاح کرنا مراد ہے، یہ تصریح بھی ہے کہ رکانہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی تھی: "والله ما أردت إلا واحدة" کہ میری نیت ایک کی تھی اور یہ تو مسلم ہے کہ عہد نبوی میں تین طلاقیں دینے کی صورت

میں اگر کوئی شخص ایک ہی طلاق مراد لینے کا دعویٰ کرتا تو اس کی بات قضاءً قبول کی جاتی۔

٤٩٥٩ : حدّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ : أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ : أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جاءَ إِلَى عاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ ، فَقَالَ لَهُ : يَا عاصِمُ ، أَرَأَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً ، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ ؟ سَلْ لِي يَا عاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، فَسَأَلَ عاصِمٌ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعابَهَا ، حَتَّى كَبُرَ عَلَى عاصِمٍ ما سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَلَمَّا رَجَعَ عاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ ، جاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ : يَا عاصِمُ ، ماذَا قالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ؟ فَقَالَ عاصِمٌ : لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا ، قَالَ عُوَيْمِرٌ : وَاللهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا ، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ وَسْطَ النَّاسِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً ، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : (قَدْ أَنْزَلَ اللهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا) . قالَ سَهْلٌ : فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَلَمَّا فَرَغَا قالَ عُوَيْمِرٌ : كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا ، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ، قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ .

قالَ ابْنُ شِهَابٍ : فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ . [ر : ٤١٣]

ترجمہ

حضرت سہل بن سعد الساعدی کی روایت ہے کہ عویمر العجلانی عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور ان سے کہا: اے عاصم! تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھے تو کیا وہ اسے قتل کر سکتا ہے؟ لیکن پھر تم (شرعی قانون کی رو سے) شوہر کو قتل کرو گے یا پھر وہ کیا کرے گا؟ عاصم میرے لئے یہ مسئلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیجئے۔ عاصم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا تو آپ نے ان سوالات کو ناپسند فرمایا اور اس سلسلہ میں عاصم پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات کا بہت برا اثر پڑا اور جب آپ واپس اپنے گھر آئے تو عویمر نے آکر آپ سے پوچھا: بتائیے عاصم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ عاصم نے اس پر فرمایا: تم نے میرے ساتھ کوئی اچھی بات نہیں کی، (کہ اس طرح کا سوال حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کرایا) جو سوال تم نے پوچھا تھا، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ عویمر نے کہا: بخدا میں یہ مسئلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر باز نہیں آؤں گا، چنانچہ وہ

روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے، آپ لوگوں کے درمیان میں تشریف رکھتے تھے۔ عویمر نے عرض کیا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو پا لیتا ہے تو وہ اسے قتل کر دے، لیکن اس صورت میں آپ اسے قتل کر دیں گے یا پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی، اس لئے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاؤ۔ حضرت سہل نے بیان کیا، پھر دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا، لوگوں کے ساتھ میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت موجود تھا، لعان سے دونوں فارغ ہوئے تو عویمر نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کے بعد میں بھی اسے اپنے پاس رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں جھوٹا ہوں، چنانچہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ ابن شہاب فرماتے ہیں کہ پھر لعان کرنے والوں کے لئے یہی طریقہ جاری ہو گیا۔

تشریح

حضرت عویمر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تین طلاقیں دیں، لیکن آپ نے کوئی نکیر نہیں فرمائی جس سے معلوم ہوا کہ بیک وقت تین طلاقیں دینا جائز ہے۔

۴۹۶۰/۴۹۶۱ : حدَّثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ قالَ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ : أَنَّ عائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ : أَنَّ ٱمْرَأَةَ رِفاعَةَ الْقُرَظِيِّ جاءَتْ إِلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ فَقالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنَّ رِفاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي ، وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيَّ ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ ، قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفاعَةَ ؟ لَا ، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ) .

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! رفاعہ نے مجھے طلاق دے دی اور طلاق بھی قطعی، پھر میں نے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا، لیکن اس کے پاس تو کپڑے کے پلو جیسا ہے، (یعنی اس میں رجولیت نہیں ہے)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غالباً تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو، لیکن ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اپنے موجودہ شوہر کا مزہ نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لے۔

(٤٩٦١) : حدّثني محمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا يَحْيىٰ ، عَنْ عُبَيْدِ ٱللهِ قالَ : حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ٱبْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عائِشَةَ : أَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ ٱمْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ، فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ : أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ ؟ قالَ : (لَا ، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ) . [ر : ٢٤٩٦]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں، اس کی بیوی نے دوسری شادی کر لی، پھر دوسرے شوہر نے بھی ہمبستری سے پہلے اسے طلاق دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ پہلا شوہر اب ان کے لئے حلال ہے (کہ ان سے دوبارہ شادی کر لیں)؟ آپ نے فرمایا: نہیں، یہاں تک کہ شوہر ثانی اس کا مزہ چکھے جیسا کہ پہلے نے چکھا ہے۔

٤ - باب : مَنْ خَيَّرَ أَزْوَاجَهُ .

وَقَوْلِ ٱللهِ تَعَالَى : «قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الحَيَاةَ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلاً» /الأحزاب : ٢٨/ .

ترجمہ

جس نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''آپ اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ متاع (دنیوی) دے دلا کر خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں''۔

٤٩٦٢ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب إلخ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ملا کہ اپنی بیویوں کو اختیار دیں تو آپ نے اس کی ابتدا مجھ سے کی اور فرمایا: میں تمہارے سامنے ایک بات پیش کر رہا ہوں، لہذا جلدی نہ کرنا، اپنے ماں باپ سے مشورہ کرنا۔ آپ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ جانتے تھے کہ میرے گھر والے آپ سے الگ ہونے کا مشورہ نہیں دیں گے۔ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''اگر تم دنیا کی زندگی چاہتی ہو......''۔ ''اجر عظیم'' تک۔ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: کیا اس بارے میں میں اپنے والدین سے مشورہ کروں گی؟ میں تو بس اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور آخرت کو چاہتی ہوں۔ فرماتی ہیں: پھر دوسری ازواج مطہرات نے بھی وہی جواب دیا جو میں نے دیا تھا۔

تشریح

امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ عورت نے شوہر کو اختیار کر لیا تو طلاق واقع نہیں ہوگی اور اگر اپنے آپ کو اختیار کیا تو امام مالک کے نزدیک تین، احناف کے نزدیک ایک اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ایک طلاق رجعی واقع ہوجائے گی۔

٤٩٦٣/٤٩٦٢ : حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ : حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهَا قالَتْ : خَيَّرَنَا رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ ، فَٱخْتَرْنَا ٱللَّهَ وَرَسُولَهُ ، فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا .

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا اور ہم نے اللہ اور اس کے رسول ہی کو پسند کیا تھا، لیکن اس کا ہمارے حق میں کوئی شمار طلاق میں نہیں ہوا تھا۔

(٤٩٦٣) : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيىٰ ، عَنْ إِسْماعِيلَ : حَدَّثَنَا عامِرٌ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قالَ : سَأَلْتُ عائِشَةَ عَنِ الْخِيَرَةِ ، فَقَالَتْ : خَيَّرَنَا النَّبِيُّ ﷺ ، أَفَكَانَ طَلَاقًا ؟
قالَ مَسْرُوقٌ : لَا أُبَالِي أَخَيَّرْتُهَا وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً ، بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي .

ترجمہ

حضرت مسروق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ''اختیار'' کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا تو کیا محض یہ اختیار طلاق بن جاتا؟ مسروق نے کہا: اگر اختیار دینے کے بعد میری بیوی مجھے پسند کر لیتی ہے تو پھر اس کی کوئی حیثیت نہیں، چاہے میں ایک مرتبہ اختیار دوں یا سو مرتبہ، طلاق نہیں ہوتی۔

٥ - باب : إِذَا قالَ : فارَقْتُكِ ، أَوْ سَرَّحْتُكِ ، أَوِ الخَلِيَّةُ ، أَوِ الْبَرِيَّةُ ، أَوْ ما عُنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ ، فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ .

وقَوْلُ ٱللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلاً» /الأحزاب : ٤٩/ . وَقالَ : «وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلاً» /الأحزاب : ٢٨/ .

وَقالَ : «فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ» /البقرة : ٢٢٩/ . وَقالَ : «أَوْ فارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ» /الطلاق : ٢/ .

وَقالَتْ عائِشَةُ : قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ . [ر : ٤٥٠٧]

ترجمہ

جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا: میں نے تجھے جدا کیا، یا میں نے تمہیں رخصت کیا، یا "الخلية" یا "البرية"، یا اس طرح کا کوئی لفظ استعمال کیا، جس سے طلاق مراد لی جاسکتی ہے تو طلاق اس کی نیت پر موقوف ہوگی۔ اللہ کا ارشاد ہے: ''اور انہیں خوبی کے ساتھ رخصت کرو'' اور اس کے بعد ارشاد ہے: ''اور یا تو رکھ لینا قاعدے کے مطابق یا خوش عنوانی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے''، اور حضرت عائشہؓ نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب معلوم تھا کہ میرے والدین آپ سے جدا ہونے کا مشورہ دے ہی نہیں سکتے۔

تشریح

طلاق صریح کیلئے احناف کے ہاں ایک ہی لفظ طلاق ہے، جبکہ امام شافعی کے ہاں طلاق، فراق، سراح تین لفظ ہیں، لیکن امام بخاریؒ فراق اور سراح کو صریح میں شمار نہیں کرتے، اس لئے کہ جس طرح یہ دونوں لفظ طلاق کے معنی میں استعمال ہوتے، اسی طرح غیر طلاق کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں، اسی لئے ان الفاظ کے استعمال میں نیت کا اعتبار ہوگا، اگر نیت ہے تو واقع ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔ کنایات سے طلاق کے وقوع کے لئے نیت ضروری ہے، لیکن دلالۃ الحال بھی اگر اس بات کے لئے قرینہ بنتی ہے کہ یہاں طلاق کا واقع کرنا مقصود تھا تو اس وقت بھی طلاق واقع ہو جائے گی، جیسے غضب وغصہ کی حالت میں، بامذاکرۂ طلاق یا بیوی نے طلاق کا مطالبہ کیا تو ایسی صورت میں اگر کنایہ کا لفظ استعمال کیا جائے گا تو اس سے طلاق واقع ہو جائے گی، پھر کنایہ کی دو قسمیں ہیں۔ تین الفاظ تو ایسے ہیں ان سے صرف طلاق رجعی واقع ہو جاتی ہے اور وہ یہ ہیں: "اعتدي، استبرئي رحمك، أنت واحدة"۔ دوسری قسم ان کے علاوہ دوسرے الفاظ کنایات کی ہے، ان سے ایک طلاق بائن واقع ہوگی، اگر کسی نے اس سے تین کی نیت کی تو تین واقع ہوگی اور اگر دو کی نیت کی تو ایک واقع ہوگی۔

٦ - باب : مَنْ قالَ لِامْرَأَتِهِ : أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ .

وَقالَ الحَسَنُ : نِيَّتُهُ .

وقالَ أَهْلُ الْعِلْمِ : إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ ، فَسَمَّوْهُ حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ ، وَلَيْسَ هٰذَا كَالَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعَامَ ، لِأَنَّهُ لَا يُقَالُ لِلطَّعَامِ الْحِلِّ حَرَامٌ ، وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ حَرَامٌ .

وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا : لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ .

وَقَالَ اللَّيْثُ ، عَنْ نَافِعٍ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ : لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَنِي بِهٰذَا ، فَإِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا حَرُمَتْ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ .

جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے

حسن بصری نے فرمایا: اس صورت میں عمل اس کی نیت پر ہوگا، اور اہل علم نے کہا ہے: جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی، تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی، یہاں طلاق اور فراق کے الفاظ کے ذریعے سے ''حرام'' کیا ہے، لیکن یہ صورت اس وقت نہیں چلے گی جب کوئی شخص کسی حلال کھانے کو اپنے اوپر حرام کرے، کیونکہ کسی حلال کھانے کو اپنے اوپر حرام نہیں کیا جاسکتا، البتہ مطلقہ عورت کے لئے کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے سابقہ شوہر پر حرام ہے، اللہ تعالیٰ نے تین طلاق کی صورت میں فرمایا ہے: ''یہاں تک کہ وہ عورت اس کے سوا دوسرے مرد سے نکاح کرے''۔ اور لیث نے نافع کے واسطے سے بیان کیا، کہ ابن عمر سے اگر ایسے شخص کا مسئلہ پوچھا جاتا، جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہوتی، تو وہ فرماتے ہیں کہ کیوں ناں تم نے ایک یا دو طلاق دی، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا حکم دیا تھا، اگر تم نے تین طلاق دی ہیں تو اب تمہاری بیوی تم پر حرام قطعی ہے، یہاں تک کہ تمہارے سوا کوئی دوسرا مرد اس سے نکاح کرے، پھر وہ بھی طلاق دے تو تمہارے لئے اس سے نکاح جائز ہوگا۔

تشریح

احناف کے ہاں اگر کوئی اپنی بیوی سے "أنت علي حرام" کہہ دے اور ایلاء، ظہار، ایک طلاق بائن، یا تین طلاق کی نیت کرے تو نیت معتبر سمجھی جائے گی اور جس چیز کی نیت کی وہ واقع ہو جائے گی، اگر اس نے دو طلاقوں کی نیت کی تو وہ واقع نہیں ہوتیں، اور اگر کسی چیز کی نیت نہیں کی تو متاخرین کے قول کے مطابق ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور مقدمین احناف کے نزدیک ایلاء ہوگا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کہنے والے نے طلاق کی نیت کی تو طلاق واقع ہو جائے گی، وگرنہ کفارۂ یمین دینا پڑے گا۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اگر مدخول بہا ہے، تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی اور نیت کا اعتبار نہیں ہوگا، اگر غیر مدخول بہا ہے تو شوہر کی نیت پر فیصلہ ہوگا۔ امام احمد بن حنبلؒ کے ہاں اگر کہنے والے نے کچھ نیت نہیں کی یا طلاق کی نیت کی تو ظہار ہوگا۔ امام بخاریؒ نے حسن بصریؒ کا اثر نقل کر کے بتایا ہے کہ نیت کا اعتبار کیا جائے گا اور یہی احناف اور شوافع کا مسلک ہے، اسی طرح تحریم مرأۃ تو مؤثر، لیکن تحریم طعام غیر موثر ہے۔ احناف اور حنابلہ کے ہاں تحریم طعام میں یمین واجب ہے، جبکہ امام شافعی ''ہذا الطعام علی حرام'' کے جملے کو لغو سمجھتے ہیں اور حضرت

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ ایک اور دو طلاق پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رجوع کا حکم دیا ہے، لیکن تین طلاقیں دینے پر عورت حرام ہو جائے گی، یہاں تک کہ دوسرے سے نکاح نہ کر لے۔

٤٩٦٤ : حدّثنا محمدٌ : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ قالَتْ : طَلَّقَ رَجُلٌ ٱمْرَأَتَهُ ، فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا ، وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ ، فَلَمْ تَصِلْ مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ تُرِيدُهُ ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي ، وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِي ، وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ ، فَلَمْ يَقْرَبْنِي إِلَّا هَنَةً وَاحِدَةً ، لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلَى شَيْءٍ ، فَأَحِلُّ لِزَوْجِي الْأَوَّلِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ : (لَا تَحِلِّينَ لِزَوْجِكِ الْأَوَّلِ حَتَّى يَذُوقَ الآخَرُ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ) . [ر : ٢٤٩٦]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی، پھر ایک دوسرے شخص سے ان کی بیوی نے نکاح کیا، لیکن انہوں نے بھی اسے طلاق دے دی، اس دوسرے شخص کے پاس کپڑے کے پلو کی طرح تھا، (یعنی وہ نامرد تھے)، چنانچہ اس دوسرے شوہر سے جو چاہتی تھیں انہیں کچھ بھی نہ ملا، اس لئے انہوں نے جلدی طلاق دے دی، پھر وہ خاتون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تھی، پھر میں نے ایک دوسرے شخص سے شادی کی، وہ تنہائی میں میرے پاس آئے، لیکن ان کے پاس ایک کپڑے کے پلو کی طرح کے سوا کچھ نہیں ہے، اس لئے وہ میرے پاس صرف ایک مرتبہ آئے اور اس میں بھی مجھے ان سے کچھ نہیں ملا، تو کیا میرے پہلے شوہر میرے لئے حلال ہو جائیں گے اگر میں ان سے شادی کر لوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا پہلا شوہر اس وقت تک تمہارے لئے حلال نہیں ہو سکتا جب تک تمہارا دوسرا شوہر تمہارا مزہ نہ چکھ لیں اور تم اس کا مزہ نہ چکھ لو۔

٧ - باب : «لِمَ تُحَرِّمُ ما أَحَلَّ ٱللّٰهُ لَكَ» /التحريم : ١/ .

آپ کیوں وہ چیز حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی ہے

٤٩٦٥ : حدّثني الحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ : سَمِعَ الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، عَنْ يَحْيَىٰ ٱبْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ : أَنَّهُ سَمِعَ ٱبْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : إِذَا حَرَّمَ ٱمْرَأَتَهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ . وَقَالَ : «لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ» . [ر : ٤٦٢٧]

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کیا، تو یہ کوئی چیز نہیں، اور فرمایا تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ ہے۔

تشریح

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس میں نہ طلاق، نہ یمین کچھ بھی واقع نہ ہوگا، بلکہ کلام لغو ہے۔ اسوۂ حسنہ سے ماریہ قبطیہ کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے اوپر حرام کردیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لم تحرم ما أحل الله لك﴾. اس سے استدلال کرکے ابن عباس فرماتے ہیں کہ "لا تحرم امرأة" موثر نہیں۔

٤٩٦٦ : حدّثني الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ : حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ، عَنِ ٱبْنِ جُرَيْجٍ قالَ : زَعَمَ عَطاءٌ : أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلاً ، فَتواصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ : أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ : إِنِّي أَجِدُ مِنكَ رِيحَ مَغَافِيرَ ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ ، فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُما فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ ، فَقَالَ : (لَا ، بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، وَلَنْ أَعُودَ لَهُ) . فَنَزَلَتْ : «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تحرِّمُ ما أَحَلَّ ٱللهُ لَكَ - إِلَى - إِنْ تَتُوبَا إِلَى ٱللهِ» . لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ : «وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ» . لِقَوْلِهِ : (بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً) . [ر : ٤٦٢٨]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش کے ہاں ٹھہرتے تھے اور ان کے ہاں شہد تناول فرماتے تھے چنانچہ میں نے اور حفصہ نے آپس میں یہ طے کیا کہ (زینب کے ہاں سے اٹھ کر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے جس کے ہاں بھی تشریف لائیں تو آپ سے یہ کہا جائے کہ آپ کے منہ سے (مغافیر) ایک خاص قسم کا گوند کی بو آتی ہے، کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد ہم میں سے ایک کے ہاں تشریف لائے، تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بات کہی، آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ میں نے زینب بنت جحش کے ہاں شہد پیا ہے، اب دوبارہ نہیں پیوں گا، کیونکہ آپ اسے پسند نہیں فرماتے تھے (کہ دہن مبارک سے اس طرح کی بو آئے)، اس پر یہ آیت نازل ہوئی: "اے نبی! آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی ہے"۔ ﴿إن تتوبا إلى الله﴾ سے مراد حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ ہیں۔ "وإذ أسر النبي

إلى بعض أزواجه" سے اشارہ اسی قول کی طرف ہے، کہ بلکہ میں نے شہد پیا ہے۔

٤٩٦٧ : حدثنا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا قالَتْ : كانَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ ، وَكانَ إِذَا ٱنْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ ، فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ ، فَٱحْتَبَسَ أَكْثَرَ ما كانَ يَحْتَبِسُ ، فَغِرْتُ ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقِيلَ لِي : أَهْدَتْ لَهَا ٱمْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ ، فَسَقَتِ النَّبِيَّ ﷺ مِنْهُ شَرْبَةً ، فَقُلْتُ : أَما وَٱللهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ ، فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ : إِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ ، فَإِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُولِي : أَكَلْتَ مَغَافِيرَ ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ : لَا ، فَقُولِي لَهُ : ما هٰذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ : سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ ، فقُولِي لَهُ : جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ ، وَسَأَقُولُ ذٰلِكَ ، وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ . قالَتْ : تَقُولُ سَوْدَةُ : فَوَٱللهِ ما هُوَ إِلَّا أَنْ قامَ عَلَى الْبَابِ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِيَهُ بِمَا أَمَرْتِنِي بِهِ فَرَقًا مِنْكِ ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قالَتْ لَهُ سَوْدَةُ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ ؟ قالَ : (لَا) . قالَتْ : فَمَا هٰذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ ؟ قالَ : (سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ) . فَقَالَتْ : جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ ، فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذٰلِكَ ، فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قالَتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ ؟ قالَ : (لَا حاجَةَ لِي فِيهِ) . قالَتْ : تَقُولُ سَوْدَةُ : وَٱللهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ ، قُلْتُ لَهَا : ٱسْكُتِي . [ر : ٤٩١٨]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور میٹھی چیز پسند کرتے تھے، آپ جب عصر کی نماز سے فارغ ہوکر گھر آتے تو اپنی ازواج کے پاس تشریف لاتے تھے اور بعض سے قریب بھی ہوتے تھے۔ ایک دن آپ حفصہ بنت عمر کے پاس گئے اور معمول سے زیادہ وہاں ٹھہرے، مجھے اس پر غیرت آئی اور میں نے اس کے متعلق پوچھا تو معلوم ہوا کہ ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کسی خاتون نے شہد کا ڈبہ دیا ہے اور انہوں نے اس کا شربت آپ کے لئے پیش کیا ہے۔ میں نے اپنے جی میں کہا: خدا کی قسم! ہم اب اس کا توڑ کریں گی، پھر میں نے ام المؤمنین سودہ بنت زمعہ سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے قریب آئیں گے اور جب قریب آئیں تو کہنا ہے کہ کیا آپ نے مغافیر کھا رکھا ہے؟ ظاہر ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے جواب میں انکار کریں گے، اس وقت کہنا: یہ بو کیسی ہے جو آپ کے منہ میں محسوس کر رہی ہوں؟ اس پر آپ فرمائیں گے کہ حفصہ نے شہد کا شربت مجھے پلایا ہے، تم کہنا: غالباً

اس شہد کی مکھی نے مغافیر کے درخت کا عرق چوسا ہوگا، میں بھی یہی کہوں گی اور صفیہ تم بھی کہنا۔ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ حضرت سودہ کہتی تھیں کہ بخدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم جونہی دروازے پر آ کھڑے ہوئے تو تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات کہوں جو تم نے مجھ سے کہی ہے، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سودہ کے ہاں تشریف لے گئے، تو انہوں نے کہا: یارسول اللہ آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، تو انہوں نے کہا: پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے محسوس کرتی ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے، اس پر سودہ بولیں کہ اس شہد کی مکھی نے مغافیر کے درخت کا عرق چوسا ہوگا۔ جب میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے بھی یہی بات کہی، اس کے بعد صفیہ کے ہاں گئے، انہوں نے بھی اس کو دہرایا، اس کے بعد حفصہ کے ہاں گئے، انہوں نے کہا: یارسول اللہ وہ شہد پھر نوش فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ عائشہ نے بیان کیا: اس پر سودہ بولیں، واللہ! ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روکنے میں کامیاب ہوگئے۔ میں نے کہا: ابھی چپ رہو۔

تشریح

پہلی روایت بتاتی ہے کہ آپ نے حضرت زینب کے ہاں شہد استعمال فرمایا اور آخری روایت میں ہے کہ آپ نے حفصہ کے ہاں استعمال فرمایا تھا، بعض نے اس کو تعدد واقعات پر محمول کیا ہے، لیکن محققین نے پہلی روایت کو ترجیح دی ہے۔

٨ – باب : لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ .

وَقَوْلُ ٱللهِ تَعَالَى : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلاً» /الأحزاب : ٤٩/ .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : جَعَلَ ٱللهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ النِّكَاحِ .

وَيُرْوَى فِي ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَعُبَيْدِ ٱللهِ بْنِ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَأَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، وَشُرَيْحٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَالقَاسِمِ ، وَسَالِمٍ ، وَطَاوُسٍ ، وَالحَسَنِ وَعِكْرِمَةَ ، وَعَطَاءٍ ، وَعامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، وَجابِرِ ٱبْنِ زَيْدٍ ، وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، وَسُلَيْمانَ بْنِ يَسَارٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَعَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، وَالشَّعْبِيِّ : أَنَّهَا لَا تَطْلُقُ .

نکاح سے پہلے طلاق نہیں

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو، پھر تم انہیں طلاق دے دو،

قبل اس کے کہ تم نے ان کو ہاتھ لگایا ہو، تو تمہارے لئے ان کے بارے میں کوئی عدت نہیں، جسے تم شمار کرنے لگو تو انہیں کچھ مال دے دو اور انہیں خوبی کے ساتھ رخصت کر دو''۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے اور اس سلسلہ میں حضرت علی، حضرت سعید بن المسیب، حضرت عروہ بن زبیر، حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابان بن عثمان، حضرت علی بن حسین، شریح، سعید بن جبیر، قاسم، سالم، طاؤس، حسن، عکرمہ، عطاء، عامر بن سعد، جابر بن زید، نافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن لعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبدالرحمٰن، عمرو بن حرم اور شعبی سے روایت منقول ہے کہ مذکورہ بالا صورت میں عورت کو طلاق نہیں ہوئی۔

تشریح

اس پر اتفاق ہے کہ اگر کسی اجنبیہ سے یہ کہا جائے: ''أنت طالق'' تو طلاق واقع نہیں ہوگی، اس لئے کہ ''لا طلاق قبل النكاح'' البتہ اگر طلاق کو ملک یا سبب کے ساتھ ملحق کر دے، مثلاً یہ کہے: ''إذا زوجت فلانة فهي طالق'' تو احناف کہتے ہیں کہ تعلیق درست ہے اور نکاح کے بعد طلاق واقع ہو جائے گی اور شوافع کے ہاں یہ تعلیق لغو ہے اور زواج کے بعد طلاق واقع نہیں ہوگی اور یہی جلیل القدر صحابہ و تابعین کا مذہب ہے۔

٩ – باب: إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَهُوَ مُكْرَهٌ: هٰذِهِ أُخْتِي، فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ.

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِسَارَةَ: هٰذِهِ أُخْتِي، وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ).
[ر: ٢١٠٤]

ترجمہ

اگر کسی نے دوسرے کے جبر پر اپنی بیوی کے لئے کہا: یہ میری لئے بہن ہے تو اس سے کچھ نہیں ہوتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کے متعلق ظالم بادشاہ کے سامنے کہا تھا کہ یہ میری بہن ہے، آپ کی مراد یہ تھی کہ اللہ کی بارگاہ میں، یعنی دینی حیثیت سے ہم سب بہن بھائی ہیں۔

تشریح

امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بیوی کو ہر حال میں اخت کہنا مکروہ نہیں ہے، جب بلا ضرورت کہا جائے تو مکروہ ہے، جس طرح حضرت ابراہیم نے اپنی بیوی کو مجبوری کی وجہ سے ''اخت'' کہا تھا۔

١٠ - باب : الطَّلَاقِ فِي الْإِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ ، وَالسَّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ وَأَمْرِهِما وَالْغَلَطِ وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ وَالشِّرْكِ وَغَيْرِهِ .

لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ : (الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ ، وَلِكُلِّ امْرِئٍ ما نَوَى) . [ر : ١]
وَتَلَا الشَّعْبِيُّ : «لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا» /البقرة : ٢٨٦/ .

وَما لَا يَجُوزُ مِنْ إِقْرَارِ الْمُوَسْوِسِ .

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلَّذِي أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ : (أَبِكَ جُنُونٌ) . [ر : ٤٩٦٩]
وَقَالَ عَلِيٌّ : بَقَرَ حَمْزَةُ خَوَاصِرَ شَارِفَيَّ ، فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ ، فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ ، ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ : هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي ، فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ ، فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ . [ر : ٣٧٨١]

زبردستی کی طلاق کا حکم

زبردستی، جبرا، نشہ میں، یا جنون میں طلاق دینا، بھول کر طلاق دینا، یا شرکیہ کلمہ کہنا، یا بھول کر شرکیہ کام کرنا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ ''اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو وہ ملتا ہے جس کی وہ نیت کرے''۔ امام شعبیؒ نے اس آیت کی تلاوت کی: ''اے اللہ! ہماری پکڑ نہ کرنا اگر ہم سے بھول چوک ہوگئی''۔ اور یہ کہ مجنون کا اقرار جائز نہیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے جس نے زنا کا اپنے لئے خود اقرار کیا تھا، فرمایا تھا: تمہیں جنون تو نہیں؟! حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ حضرت حمزہؓ نے حالت نشہ میں حرمت شرب سے پہلے میری دو اونٹنیوں کے کوہان چیر دیئے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ کی سرزنش کے لئے تشریف لائے، تو دیکھا ان کی آنکھیں نشہ سے سرخ ہو رہی ہیں، پھر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم لوگ میرے باپ کے غلام ہو، اس کے سوا اور تمہاری کیا حیثیت ہے، آپ سمجھ گئے کہ اس وقت یہ نشہ میں مدہوش ہیں، اس لئے آپ باہر نکل آئے۔

تشریح

''اغلاق'' کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں، بعض نے جنون، جب کہ بعض نے ایک ساتھ تین طلاق کو ''اغلاق'' کہا ہے، جب کہ بعض نے اس کی تفسیر ''اکراہ'' سے کی ہے، امام احمد اور امام ابوداؤد نے اس کی تفسیر ''غضب'' اور ''غصے'' سے کی ہے، جب کہ اس اغلاق سے مطلقاً غضب مراد نہیں ہے، بلکہ وہ غضب اور غصہ مراد ہے جس سے عقل جاتی رہتی ہے اور اس کو اپنی بات کا سرے سے شعور ہی نہ ہو۔ غصہ کی ایک قسم وہ ہے جس میں شعور ہو، جو کہا جائے وہ سمجھ رہا ہے، اس

سے بالاتفاق طلاق واقع ہوجائے گی۔غصہ کی ایک اور قسم ہے کہ غصہ میں استحکام اور شدت آ گئی،لیکن عقل بالکلیہ زائل نہیں ہوتی، تاہم غصے کی وجہ سے وہ اپنی نیت کے مطابق کام نہیں کرسکتا اور ایسی حالت کی زیادتی چونکہ نیت کے مطابق نہیں ہوتی، اس لئے اس پر بعد میں پشیمانی اور افسوس رہتا ہے۔ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ اس صورت میں طلاق واقع نہ ہونا راجح ہے اور علامہ شامی کے نزدیک طلاق واقع ہوجائے گی، علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ لفظ ''اغلاق'' مفہوم میں اکراہ،غضب،جنون اور ہر وہ امر شامل ہے،جس کی وجہ سے انسان کے ہوش وحواس اور عقل سلامت نہ رہے۔

وَقَالَ عُثْمَانُ : لَيْسَ لِمَجْنُونٍ وَلَا لِسَكْرَانَ طَلَاقٌ .

وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ .

وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ : لَا يَجُوزُ طَلَاقُ الْمُوَسْوِسِ .

وَقَالَ عَطَاءٌ : إِذَا بَدَا بِالطَّلَاقِ فَلَهُ شَرْطُهُ .

وَقَالَ نَافِعٌ : طَلَّقَ رَجُلٌ ٱمْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ إِنْ خَرَجَتْ ، فَقَالَ ٱبْنُ عُمَرَ : إِنْ خَرَجَتْ فَقَدْ بُتَّتْ مِنْهُ ، وَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ .

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ : فِيمَنْ قَالَ : إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا فَٱمْرَأَتِي طَالِقٌ ثَلَاثًا : يُسْأَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ بِتِلْكَ الْيَمِينِ ؟ فَإِنْ سَمَّى أَجَلاً أَرَادَهُ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ ، جُعِلَ ذٰلِكَ فِي دِينِهِ وَأَمَانَتِهِ .

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : إِنْ قَالَ : لَا حَاجَةَ لِي فِيكِ ، نِيَّتُهُ ، وَطَلَاقُ كُلِّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ .

وَقَالَ قَتَادَةُ : إِذَا قَالَ : إِذَا حَمَلْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا ، يَغْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً ، فَإِنِ ٱسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَقَدْ بَانَتْ .

وَقَالَ الحَسَنُ : إِذَا قَالَ : ٱلْحَقِي بِأَهْلِكِ ، نِيَّتُهُ .

وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : الطَّلَاقُ عَنْ وَطَرٍ ، وَالْعَتَاقُ ما أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ ٱللّٰهِ .

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ : إِنْ قَالَ : ما أَنْتِ بِٱمْرَأَتِي ، نِيَّتُهُ ، وَإِنْ نَوَى طَلَاقًا فَهُوَ ما نَوَى .

وَقَالَ عَلِيٌّ : أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ القَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ : عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ .

وَقَالَ عَلِيٌّ : وَكُلُّ الطَّلَاقِ جائِزٌ ، إِلَّا طَلَاقَ المَعْتُوهِ .

وقال عثمان ليس لمجنون

حضرت عثمان بن عفانؓ نے فرمایا: جسے جنون ہو اور نشہ کی حالت میں ہو اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: جو نشہ میں ہو اور جس پر جبر کیا گیا ہو، اس کی طلاق جائز نہیں۔ حضرت عطاء نے فرمایا: اگر کسی نے طلاق سے ابتدا کی اور شرط بعد میں بیان کی، اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ نافع نے کہا: اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر وہ باہر نکلی تو اسے طلاق بائن ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عمر نے اس کا جواب دیا کہ اس کے بعد اگر بیوی باہر نکل جاتی ہے تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی، لیکن اگر نہیں نکلی تو کچھ نہیں ہوگا۔ زہری نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جس نے کہا کہ اگر میں فلاں فلاں کام نہ کروں تو میری بیوی پر تین طلاق، فرمایا کہ ایسے شخص سے اس کی وضاحت کرائی جائے گی جو اس نے کہا اور اس قسم کے وقت اس کی نیت کیا تھی، اگر اس نے کوئی مدت خاص کی تعیین کی جس کی اس نے نیت کی تھی اور قسم کھاتے وقت جو اس کے دل میں تھی، (اور فلاں کام اس مدت میں کروں گا) اور یہ اس کی دین اور امانت پر چھوڑ دیا جائے گا اور اس کی بات مان لی جائے گی۔

حضرت ابراہیم نخعیؒ نے فرمایا: اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے، تو اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا اور ہر قوم کی طلاق کا اعتبار ان کی زبان کے متعلق ہوگا۔ حضرت قتادہؒ نے کہا کہ جب کسی نے کہا کہ جب تجھے حمل ٹھہرے تو تجھے تین طلاق تو شوہر کو ہر طہر میں ایک مرتبہ ہم بستری کرنی چاہیے، پھر جب اس کا حمل ظاہر ہو جائے گا تو شوہر سے جدا ہو جائے گی، اور حسن نے فرمایا: جب شوہر نے اپنی بیوی سے کہا: جاؤ اپنے گھر والوں کے ساتھ رہو تو اس کی نیت کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طلاق کسی وجہ یا ضرورت سے ہوتی ہے، اور غلام کی آزادی اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ زہری نے کہا: جب کسی شخص نے کہا: تم میری بیوی نہیں ہو، تو اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا، اگر اس نے طلاق کی نیت کی ہے تو اس کی نیت صحیح ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تین طرح کے لوگ مرفوع القلم ہیں، مجنون یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو جائے، بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے، سونے والا، یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔ سلمانؓ نے کہا: مخبوط الحواس کے سواء ہر طلاق جائز ہے۔

تشریح

''مکرہ'' کی طلاق کے بارے میں احناف کا مسلک یہ ہے کہ مکرہ کی طلاق واقع ہو جائے گی، جب کہ ائمہ ثلاثہ کا مسلک یہ ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوگی۔ احناف کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے: ''کل

الطلاق جائز إلا طلاق المعتوه المغلوب على عقله".

کہ معتوہ کے علاوہ ہر بالغ کی طلاق واقع ہوجاتی ہے، جس میں مکرہ بھی شامل ہے۔ اسی طرح صفوان ابن عمران العطائی کی روایت ہے کہ ایک آدمی سو رہا تھا، اس کی بیوی چھری لے کر اس کے سینہ پر بیٹھ گئی اور کہا کہ مجھے تین طلاق دے دو یا تو میں تمہیں ذبح کردوں گی: "فطلقها ثم أتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكره له ذلك فقال لا قيلولة في الطلاق".

ائمہ ثلاثہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت جس میں اغلاق بمعنی اکراہ ہے، کا مطلب یہ ہوگا کہ اکراہ کی حالت میں طلاق نہیں۔ "نیز رفع عن أمتي الخطاء" کو بھی ائمہ ثلاثہ عموم پر رکھتے ہیں اور اسے طلاق کو بھی شامل فرماتے ہیں۔ احناف حدیثِ اغلاق کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اغلاق کا معنی اکراہ متعین نہیں، بلکہ اس میں دیگر معانی کا بھی احتمال ہے، "إذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال" اور "رفع" سے رفع حکم الاخرۃ مراد ہے، نہ کہ رفع کا حکم دینا جیسا کہ قتل خطا میں دیت بالاتفاق واجب ہوتی ہے، لیکن گناہ نہیں ہوتا، یہ حدیث اکراہ علی الکفر پر محمول ہے، اگر جبراً کسی سے کلمات کفر کہلا دئے جائیں تو اس سے کافر نہیں ہوگا۔

طلاق السکران

"طلاق سکران" کے بارے میں بھی فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ سکران کی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ امام شافعیؒ کے اقوال مختلف ہیں، ایک قول کے مطابق واقع ہوجاتی ہے اور دوسرے قول کے مطابق واقع نہیں ہوتی۔ عدم وقوع کے قائلین "والمغلوب على عقله" کو عطف مغایرت پر محمول کرتے ہیں، اس کی تفسیر سکران سے کرتے ہیں اور اس سے عدم وقوع طلاق پر استدلال کرتے ہیں، لیکن دوسرے احتمال کے ہوتے ہوئے یہ استدلال صحیح نہیں، جب کہ دوسرا استدلال قوی بھی ہے، کیونکہ بعض روایات بغیر واؤ کے ہیں: "كل طلاق جائز إلا طلاق المعتوه المغلوب على عقله" تو یہاں واؤ نہیں، لہذا عطف تفسیری ہے۔

٤٩٦٨ : حدّثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (إِنَّ ٱللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي ما حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا ، ما لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ) .

قالَ قَتَادَةُ : إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ . [ر : ٢٣٩١]

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو خیالات وتصورات کی حد تک معاف کیا ہے، جب تک کہ اس پر عمل نہ کرے یا اسے زبان سے ادا نہ کرے، (پھر وہ گناہ ہیں)۔ حضرت قتادہ نے فرمایا: اگر کسی نے اپنے دل میں طلاق دی تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

٤٩٦٩ : حدّثنا أَصْبَغُ : أَخْبَرَنَا ٱبْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ جابِرٍ : أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهْوَ فِي المَسْجِدِ فَقالَ : إِنَّهُ قَدْ زَنَى ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، فَتَنَحَّى لِشِقِّهِ الَّذِي أَعْرَضَ ، فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ، فَدَعَاهُ فَقالَ : (هَلْ بِكَ جُنُونٌ ؟ هَلْ أُحْصِنْتَ) . قالَ : نَعَمْ ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ بِالمُصَلَّى ، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ ٱلْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أُدْرِكَ بِالحَرَّةِ فَقُتِلَ . [٦٤٢٩ ، ٦٤٣٤ ، وانظر : ٤٩٧٠]

ترجمہ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہیں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دی کہ قبیلہ اسلم کے ایک شخص مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ انہوں نے زنا کرلیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض کیا، پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ گئے اور دوبارہ زنا کا اقرار کیا، پھر انہوں نے اپنے اوپر چار مرتبہ شہادت دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مخاطب کیا اور دریافت فرمایا: تم پاگل تو نہیں، کیا تم نے واقعی زنا کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے انہیں عیدگاہ پر رجم کرنے کا حکم دیا، جب انہیں پتھر لگا تو بھاگنے لگے، لیکن انہیں ''حرہ'' کے پاس پکڑ لیا گیا اور جان سے مار دیا گیا۔

٤٩٧٠ : حدّثنا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ : أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قالَ : أَتَى رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ وَهْوَ فِي المَسْجِدِ ، فَنَادَاهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنَّ الآخِرَ قَدْ زَنَى ، يَعْنِي نَفْسَهُ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنَّ الآخِرَ قَدْ زَنَى ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ ، فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، فَتَنَحَّى لَهُ الرَّابِعَةَ ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ : (هَلْ بِكَ جُنُونٌ) . قالَ : لَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (ٱذْهَبُوا بِهِ فَٱرْجُمُوهُ) . وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ .

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصارِيَّ قالَ : كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ ، فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى بِالْمَدِينَةِ ، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجارَةُ جَمَزَ ، حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ ، فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى ماتَ . [٦٤٣٠ ، ٦٤٣٩ ، ٦٧٤٧ ، وانظر : ٤٩٦٩]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کے ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے، انہوں نے آپ کو مخاطب کر کے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے ان سے اعراض کیا، لیکن وہ آپ کے سامنے اس رخ کی طرف آگئے جدھر آپ کا چہرۂ مبارک تھا، پھر یہی عرض کیا، آپ نے پھر اعراض کیا، لیکن وہ پھر آپ کے رخ کے سامنے آگئے جدھر آپ نے اعراض کیا اور دوبارہ یہی عرض کیا، پھر جب چوتھی مرتبہ آپ کے سامنے ہوئے اور اپنے اوپر چار مرتبہ زنا کی شہادت دی تو آپ نے فرمایا: کیا تم پاگل ہو؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے صحابہ سے فرمایا: انہیں لے جاؤ اور سنگسار کرو، کیونکہ وہ شادی شدہ تھے۔ زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سننے والے ایک شخص نے خبر دی کہ آپ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اس صحابی کو سنگسار کیا، ہم نے انہیں مدینہ منورہ کی عیدگاہ میں سنگسار کیا تھا، جب ان پر پتھر پڑا تو وہ بھاگنے لگے، لیکن ہم نے انہیں حرہ میں پکڑ لیا اور انہیں سنگسار کیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

١١ - باب : الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ .

خلع اور اس میں طلاق کی کیا صورت ہوگی؟

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى : «وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَنْ لَا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ - إِلَى قَوْلِهِ - الظَّالِمُونَ» /البقرة: ٢٢٩/ .

وَأَجازَ عُمَرُ الخُلْعَ دُونَ السُّلْطَانِ .

وَأَجَازَ عُثْمانُ الخُلْعَ دُونَ عِقَاصِ رَأْسِهَا .

وَقالَ طَاوُسٌ : «إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَنْ لَا يُقِيما حُدُودَ اللّٰهِ» . فِيما افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي العِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ ، وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ السُّفَهاءِ : لَا يَحِلُّ حَتَّى تَقُولَ لَا أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ .

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم جو مہر اپنی بیویوں کو دے چکے ہو، اس میں سے کچھ بھی

واپس لو، سوائے اس صورت میں کہ جب زوجین آپس میں اِس چیز کا خوف محسوس کریں کہ وہ ایک ساتھ رہ کر اللہ کی حدود قائم نہیں رکھ سکتے''۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاکم کی عدالت میں حاضری کے بغیر نجی طور پر بھی خلع کو جائز رکھا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے خلع کو اس صورت میں بھی جائز قرار دیا ہے جب عورت اپنے سر کی چوٹی کو چھوٹا کرے، (یعنی خلع میں اپنے شوہر سے پیچھا چھڑانے کے لئے اسے اپنا سارا سامان دے دے)۔ طاؤسؒ نے فرمایا: سوائے اس صورت کے جب کہ زوجین اس کا خوف محسوس کریں کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے، سے مراد وہ فرائض اور حدود ہیں جو اللہ تعالیٰ نے دونوں میاں بیوی پر معاملات اور معاشرت کے سلسلہ میں ضروری قرار دیئے ہیں۔ ابن طاؤسؒ نے بیان کیا، طاؤس نے کوئی کم عقلوں والی بات نہیں کہی کہ جب تک بیوی اپنے شوہر سے یہ نہ کہے کہ میں تمہاری وجہ سے جنابت کا غسل نہیں کروں گی، اس وقت تک خلع جائز نہیں۔

تشریح

''خلع'' کے معنی ہیں: اتارنا، چونکہ میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں، اب اس کو اتارتے ہیں، اس لئے اس کو ''خلع'' کہتے ہیں۔ اصطلاحِ شرع میں شوہر بیوی کو کسی چیز کے عوض چھوڑ دے اور زوجیت سے نکال دے۔ ظاہر یہ کے نزدیک خلع ''طلاق رجعی'' کے حکم میں ہے، نئے نکاح کے بغیر شوہر بیوی سے رجوع کر سکتا ہے۔ احناف، مالکیہ اور جمہور کی رائے یہ ہے کہ خلع سے ایک طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور نئے نکاح ہی کی صورت میں اس کے لئے حلال ہوگی، جب کہ امام احمد و اسحٰق خلع کو فسخ نکاح سمجھتے ہیں، پھر جمہور کے ہاں خلع میں بادشاہ اور قاضی کی شرط نہیں، ان کے بغیر بھی خلع صحیح ہو سکتا ہے۔ حضرت عثمانؓ کے ہاں بالوں کی چوٹیوں کے علاوہ خلع میں دوسرا سارا مال دینے کو جائز قرار دیا ہے۔ مالکیہ اور شوافع کے نزدیک شوہر اپنے دیئے ہوئے مال سے زیادہ طلب کر سکتا ہے۔ امام احمد و اسحٰق کے ہاں زائد لینا جائز نہیں۔ احناف کے ہاں اگر نشوز عورت کی طرف سے ہو تو زیادہ مال لے سکتا ہے اور اگر ایذا مرد کی طرف سے ہو اور اسی بناء پر خلع کی نوبت آ رہی ہے، تو اس صورت میں زیادہ مال لینا مکروہ ہے۔

حضرت حسن بصریؒ اور امام شعبیؒ کا مذہب یہ ہے کہ جب تک عورت نافرمانی اور جماع کرنے سے انکار نہ کرے اس وقت تک خلع کرنا درست نہیں۔ ابن طاؤسؒ نے اس کو رد کیا اور فرمایا کہ طاؤس کا یہ مذہب نہیں، جماع کا انکار نہ کرنے کے باوجود اگر رہن سہن کے حوالے سے ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں مناسبت نہ ہو رہی ہو، تو بھی ''خلع'' کیا جا سکتا ہے۔

۴۹۷۱/۴۹۷۳ : حدّثنا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ : حَدَّثَنَا خالِدٌ ،

عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ ٱمْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ ، ما أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ ، وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ ، فَقَالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ) . قالَتْ : نَعَمْ ، قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (ٱقْبَلِ الحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطلِيقَةً) . قالَ أَبُو عَبْدِ ٱللهِ : لَا يُتَابَعُ فِيهِ عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ .

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ثابت بن قیسؓ کی بیوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا: یا رسول اللہ! مجھے اپنے شوہر کے اخلاق اور دین کے اعتبار سے کوئی شکایت نہیں، البتہ میں اسلام میں کفر کو پسند نہیں کرتی، (کیونکہ ان کے ساتھ رہ کر ان کے حقوق زوجیت کو ادا نہیں کر سکتی)۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم اپنا باغ (جو انہوں نے مہر میں دیا تھا) واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے حضرت ثابت سے فرمایا: باغ قبول کر دو اور ان کو طلاق دے دو۔

(٤٩٧٢) : حدّثنا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ : حَدَّثَنَا خالِدٌ ، عَنْ خالِدٍ الحَذَّاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : أَنَّ أُخْتَ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ أُبَيٍّ : بِهٰذَا ، وَقالَ : (تَرُدِّينَ حَدِيقَتَهُ) . قالَتْ : نَعَمْ ، فَرَدَّتْهَا ، وَأَمَرَهُ يُطَلِّقُهَا .

وَقالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ، عَنْ خالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : (وَطَلِّقْهَا) .

وَعَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قالَ : جاءَتِ ٱمْرَأَةُ ثَابِتِ ٱبْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنِّي لَا أَعْتِبُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ ، وَلٰكِنِّي لَا أُطِيقُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ) . قالَتْ : نَعَمْ .

ترجمہ

عبداللہ بن ابی کی بہن (جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے یہ حدیث بیان کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تم ان کا باغ واپس کر دو گی؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں کر دوں گی، چنانچہ انہوں نے باغ واپس کر دیا اور انہوں نے اس کے شوہر کو حکم دیا کہ انہیں طلاق دے دیں، اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا کہ ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس روایت میں بیان کیا کہ ان کے شوہر نے انہیں طلاق دے دی، اور ابی تمیمہ کی روایت ہے، ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس نے کہ ثابت بن قیس کی بیوی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہوئی اورعرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ثابت کے دہن اور اس کے اخلاق سے تو کوئی شکایت نہیں، لیکن میں انہیں برداشت نہیں کرسکتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا: پھر کیا تم اس کا باغ واپس کرتی ہوں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

(٤٩٧٣) : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ : حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حازِمٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : جاءَتِ ٱمْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، ما أَنْقِمُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ ، إِلَّا أَنِّي أَخافُ الْكُفْرَ ، فَقَالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ) . فَقَالَتْ : نَعَمْ ، فَرَدَّتْ عَلَيْهِ ، وَأَمَرَهُ فَفَارَقَهَا .

حدّثنا سُلَيْمانُ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : أَنَّ جَمِيلَةَ ، فَذَكَرَ الحَدِيثَ .

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ثابت بن شماس کی بیوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! ثابت کے دین اور ان کے اخلاق کی مجھے کوئی شکایت نہیں، لیکن مجھے کفر کا خطرہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا تم ان کا باغ جو انہوں نے مہر میں دیا تھا واپس کرسکتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ چنانچہ انہوں نے وہ باغ واپس کردیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ثابت نے انہیں جدا کردیا۔

......ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے کہ جمیلہ (ثابت کی بیوی)، پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔

تشریح

”ولكن أكره الكفر في الإسلام“ کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ثابت کے اخلاق اور حسن سلوک کے ساتھ پیش آنے کے باوجود میں ان کی طرف مائل نہیں ہوسکتی اور نفرت کرتی ہوں، مسلمان ہونے کی حیثیت سے مجھے یہ ناشکری پسند نہیں، یا مطلب یہ ہے کہ ان کے ساتھ نفرت کی شدت کی وجہ سے نکاح فسخ کرنے کے لئے مجھے کفر اور ارتداد میں پڑنے کا خطرہ ہے اور مجھے یہ پسند نہیں، یا مطلب یہ ہے کہ اسلام لانے کے بعد تعلیمات اسلام کے خلاف عمل کرنا پسند نہیں۔

١٢ – باب : الشِّقَاقُ ، وَهَلْ يُشِيرُ بِالْخُلْعِ عِنْدَ الضَّرُورَةِ .

اختلافات اور کیا حاکم یا ولی ضرورت کے وقت خلع کا مشورہ دے سکتا ہے

وَقَوْلِهِ تَعَالَى : «وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا» الآيَةَ /النساء: ٣٥/ .

اور اللہ کا ارشاد ہے: ''اور اگر تم کو زوجین کے درمیان اختلاف کا خدشہ ہو، تو اس کے گھر والوں میں سے ایک کو حکم بھیجو''۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''خبیرا'' تک۔

٤٩٧٤ : حدّثنا أَبُو الْوَلِيدِ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : (إِنَّ بَنِي الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَنْكِحَ عَلِيٌّ ابْنَتَهُمْ ، فَلَا آذَنُ) . [ر : ٨٨٤]

ترجمہ

حضرت مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ بنی مغیرہ نے اس کی اجازت مانگی ہے کہ حضرت علی سے وہ اپنی بیٹی کا نکاح کریں، لیکن میں انہیں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔

تشریح

چونکہ حضرت فاطمہؓ اس نکاح پر راضی نہیں تھیں اور اگر حضرت علی نکاح کر لیتے تو اندیشہ ان کے آپس میں اختلاف کا تھا، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو نکاح سے منع کر کے متوقع اختلاف کو ختم کر دیا۔

١٣ – باب : لَا يَكُونُ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقًا .

لونڈی کی بیع سے طلاق واقع نہیں ہوتی

٤٩٧٥ : حدّثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ : إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : (الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ) . وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ ،

فَقَالَ : (أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ) . قالُوا : بَلَى ، وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ ، وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ . قالَ : (عَلَيْهَا صَدَقَةٌ ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ) . [ر : ٤٨٠٩]

ترجمہ

حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا سے دین کی تین سنتیں قائم ہوئیں۔اول یہ کہ ان کو آزاد کیا گیا اور پھر ان کو شوہر کے بارے میں اختیار دیا گیا، (کہ چاہیں تو ان کے نکاح میں رہیں، وگرنہ الگ ہو جائیں)۔ دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کے بارے میں فرمایا: ولاء اسی سے قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے، اور تیسرا یہ کہ ایک مرتبہ آپ گھر تشریف لائے تو ہانڈی میں گوشت پک رہا تھا، پھر کھانے کے لئے آپ کے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ہانڈی میں گوشت پک رہا تھا؟ عرض کیا: جی ہاں، لیکن وہ گوشت حضرت بریرہ کو صدقہ میں ملا اور آپ صدقہ نہیں کھاتے۔آپ نے فرمایا: وہ ان کے لئے صدقہ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

تشریح

جمہور کے ہاں شادی شدہ باندی کو اگر مالک فروخت کر دے تو اس کی یہ بیع طلاق شمار نہیں ہوگی، امام بخاری نے جمہور کی تائید کی ہے۔

١٤ – باب : خِيَارِ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ .

غلام کے نکاح میں لونڈی کا اختیار

٤٩٧٦/٤٩٧٨ : حدّثنا أَبُو الْوَلِيدِ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ : رَأَيْتُهُ عَبْدًا ، يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ .

ترجمہ

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ میں نے انہیں غلام دیکھا تھا تو آپ کی مراد حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت مغیث تھے۔

(٤٩٧٧) : حدّثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ : ذَاكَ مُغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ ، يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ ، يَبْكِي عَلَيْهَا .

ترجمہ

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ مغیث بنی فلاں کے غلام تھے۔ آپ کا اشارہ حضرت بریرہ کے شوہر کی طرف تھا، گویا اس وقت بھی میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ کی گلیوں میں وہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پیچھے روتے پھر رہے تھے، کیونکہ بریرہ ان کے نکاح میں نہیں رہنا چاہتی تھیں۔

(٤٩٧٨) : حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمَا قالَ : كانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ ، يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ ، عَبْدًا لِبَنِي فُلَانٍ ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سِكَكِ المَدِينَةِ . [٤٩٧٩]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بریرہ کے شوہر ایک حبشی غلام تھے، ان کا نام مغیث تھا، وہ بنی فلاں کے غلام تھے، جیسے وہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں بریرہ کے پیچھے پیچھے پھر رہے تھے۔

''خیار العتق'' کا مسئلہ ''کتاب النکاح'' میں ''باب الحرۃ تحت العبد'' کے ضمن میں گزر گیا۔

١٥ - باب : شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ .

بریرہ کے شوہر کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش

٤٩٧٩ : حدّثنا مُحَمَّدٌ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ : حَدَّثَنَا خالِدٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبَّاسٍ : (يَا عَبَّاسُ ، أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ ، وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا) . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (لَوْ رَاجَعْتِهِ) . قالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ تَأْمُرُنِي ؟ قالَ : (إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ) . قالَتْ : لَا حاجَةَ لِي فِيهِ . [ر : ٤٩٧٦]

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بریرہ کے شوہر غلام تھے اور ان کا نام مغیث تھا، جیسے اب بھی وہ منظر میرے سامنے ہے، جب وہ بریرہ کے پیچھے روتے پھر رہے تھے اور آنسوؤں سے ان کی داڑھی تر ہو رہی تھی۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ سے فرمایا: عباس! کیا تمہیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث

سے نفرت پر حیرت نہیں ہوتی؟!! آخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ سے فرمایا: کاش تم ان کے بارے میں اپنا فیصلہ بدل دیتی، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے اس کا حکم دے رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں صرف سفارش کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں۔

٤٩٨٠ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ رَجاءٍ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ : أَنَّ عائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ ، فَأَبَى مَوَالِيهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : (ٱشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ) . وَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمٍ ، فَقِيلَ : إِنَّ هٰذَا ما تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ ، فَقَالَ : (هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ) .

حدّثنا آدَمُ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، وَزَادَ : فَخُيِّرَتْ مِنْ زَوْجِهَا . [ر : ٤٤٤]

ترجمہ

حضرت عائشہ نے حضرت بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا، لیکن ان کے مالکوں نے کہا: وہ اسی شرط پر انہیں بیچ سکتے ہیں کہ ولاء (آزادی کے بعد) ان ہی سے قائم ہوگی۔ حضرت عائشہؓ نے جب اس کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا: انہیں خرید کر آزاد کردو، ولاء تو اسی کے ساتھ قائم ہوسکتی ہے جو اسے آزاد کردے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوشت لایا گیا، پھر کہا گیا کہ یہ گوشت بریرہ کو صدقہ کیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ان کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ ہم نے آدم سے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے اور اس روایت میں یہ اضافہ کیا گیا کہ آزادی کے بعد انہیں شوہر کے متعلق اختیار دیا گیا کہ چاہیں تو ان کے ساتھ رہیں، چاہیں تو ان سے اپنا نکاح فسخ کردیں۔

١٦ - باب : قَوْلِ ٱللهِ تَعَالَى : «وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ» /البقرة : ٢٢١/ .

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں اور یقیناً مومنہ لونڈی مشرکہ عورت سے بہتر ہے، خواہ وہ تمہیں پسند ہی کیوں نہ ہو''۔

٤٩٨١ : حدّثنا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا لَيْثٌ ، عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ ٱبْنَ عُمَرَ كانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكاحِ النَّصْرَانِيَّةِ وَالْيَهُودِيَّةِ قالَ : إِنَّ ٱللهَ حَرَّمَ الْمُشْرِكَاتِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ، وَلَا أَعْلَمُ مِنَ الْإِشْرَاكِ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنْ أَنْ تَقُولَ الْمَرْأَةُ : رَبُّهَا عِيسَى ، وَهُوَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِ ٱللهِ .

ترجمہ

حضرت نافع کہتے ہیں: اگر ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہودیہ یا نصرانیہ کے نکاح کے متعلق سوال کیا جاتا تو فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرک عورت سے نکاح مومنوں کے لئے حرام قرار دیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی شرک ہوگا کہ ایک عورت یہ کہے کہ اس کا رب عیسیٰ ہے، درانحالیکہ وہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے تھے۔

تشریح

جمہور علماء کے نزدیک کتابیہ کے ساتھ ایک مسلمان کا نکاح کرنا جائز ہے۔ ان کی دلیل "والمحصنات من الذين أوتوا الكتاب" سے ہے، آیت عام ہے، لیکن "ولا تنكحو المشركات" نے اس میں تخصیص کردی۔

لیکن حضرت ابن عمر کے نزدیک سورۂ مائدہ کی آیت سورۃ البقرۃ یعنی ترجمۃ الباب کی آیت سے منسوخ ہے، جمہور اس کو "دعویٰ نسخ بلا دلیل" سمجھتے ہیں۔

١٧ - باب : نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ وَعِدَّتِهِنَّ .

اسلام قبول کرنے والی مشرک عورتوں سے نکاح اور ان کی عدت

٤٩٨٢ : حدّثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ ٱبْنِ جُرَيْجٍ . وَقالَ عَطَاءٌ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : كانَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ والْمُؤْمِنِينَ : كَانُوا مُشْرِكِي أَهْلِ حَرْبٍ ، يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ ، وَمُشْرِكِي أَهْلِ عَهْدٍ ، لَا يُقَاتِلُهُمْ وَلَا يُقَاتِلُونَهُ ، وَكانَ إِذَا هَاجَرَتِ ٱمْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الحَرْبِ لَمْ تُخْطَبْ حَتَّى تَحِيضَ وَتَطْهُرَ ، فَإِذَا طَهُرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ ، فَإِنْ هَاجَرَ زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَنْكِحَ رُدَّتْ إِلَيْهِ ، وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَمَةٌ فَهُمَا حُرَّانِ ، وَلَهُمَا ما لِلْمُهَاجِرِينَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْل حَدِيثِ مُجَاهِدٍ : وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ أَهْلِ الْعَهْدِ لَمْ يُرَدُّوا ، وَرُدَّتْ أَثْمَانُهُمْ .

وَقالَ عَطَاءٌ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : كانَتْ قَرِيبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ ، فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ . وَكانَتْ أُمُّ الحَكَمِ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ الْفِهْرِيِّ ، فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ .

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کے لئے مشرک دو طرح

کے تھے، ایک مشرکین اہل حرب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے جنگ کرتے تھے، دوسرے معاہد مشرکین، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے جنگ نہیں کرتے تھے، اور اہل حرب کی کوئی عورت جب اسلام قبول کرنے کے بعد ہجرت کرکے مدینہ آتی تو اسے پیغام نکاح نہ دیا جاتا، یہاں تک کہ اسے حیض آتا اور وہ پھر اس سے پاک ہوتی، پھر جب پاک ہوجاتی تو نکاح جائز ہوجاتا، پھر اگر ان (ایسی عورتوں) کے شوہر بھی ان عورتوں کے کسی دوسرے شخص سے نکاح سے قبل ہجرت کرکے آجاتے، تو یہ انہی کو ملتیں، اگر مشرکین میں سے کوئی غلام یا کنیز بعد الاسلام ہجرت کرتی، تو وہ آزاد سمجھے جاتے، ان کے وہی حقوق ہوتے جو مہاجرین کے ہوتے تھے، پھر عطا نے معاہد مشرکین کے سلسلہ میں مجاہد کی حدیث کی طرح سے صورت حال بیان کی کہ اگر معاہد مشرکین کی کوئی غلام یا کنیز ہجرت کرکے آجاتی تو انہیں ان کے مالک مشرکین کو واپس نہ کیا جاتا، البتہ ان کی جو قیمت ہوتی وہ واپس کی جاتی، اور عطا نے ابن عباسؓ کے واسطے سے بیان کیا کہ قریبہ بنت ابی امیہ حضرت عمر بن خطاب کے نکاح میں تھیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشرکین سے نکاح کی مخالفت کی آیت کے بعد انہیں طلاق دے دی، تو معاویہ بن ابی سفیان نے ان سے نکاح کرلیا، اور ام الحکم بنت ابی سفیان عیاض بن غنم فہری کے نکاح میں تھیں، اس وقت انہوں نے انہیں طلاق دی تو وہ مدینہ ہجرت کرکے آگئیں اور عبداللہ بن سفیان ثقفی نے ان سے نکاح کرلیا۔

تشریح

مشرکہ عورت جب مسلمان ہوجائے تو عدت گزرنے کے بعد اس کے ساتھ مسلمان کا نکاح جائز ہے۔ احناف کے نزدیک استبراء بحیضۃ یعنی ایک حیض کافی ہوگا، جب کہ جمہور کے نزدیک اس کی عدت آزاد عورت کی طرح تین طہر ہے۔ امام بخاریؒ امام ابوحنیفہؒ کی تائید کررہے ہیں۔ حدیث کی مناسبت ترجمۃ الباب سے یہ ہے کہ قریبہ اور ام الحکم مشرک تھیں، پھر انہوں نے اسلام قبول کیا تو ان کا نکاح، حضرت معاویہ اور عیاض سے ہوا۔

۱۸ – باب : إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ ٱلذِّمِّيِّ أَوِ الْحَرْبِيِّ .

جب مشرک یا نصرانی عورت جو معاہد مشرک یا حربی مشرک کے نکاح میں ہو اسلام لائے

وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ ، عَنْ خالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ .

وَقَالَ دَاوُدُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ : سُئِلَ عَطَاءٌ : عَنِ ٱمْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ أَسْلَمَتْ ، ثُمَّ أَسْلَمَ زَوْجُهَا في الْعِدَّةِ ، أَهِيَ ٱمْرَأَتُهُ ؟ قالَ : لَا ، إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ وَصَدَاقٍ .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : إِذَا أَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ يَتَزَوَّجُهَا .
وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : «لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ» /الممتحنة: ١٠/ .
وَقَالَ الحَسَنُ وَقَتَادَةُ : فِي مَجُوسِيَّيْنِ أَسْلَمَا : هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا ، وَإِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَأَبَى الآخَرُ بَانَتْ ، لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا .
وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : امْرَأَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ جَاءَتْ إِلَى الْمُسْلِمِينَ ، أَيُعَاوَضُ زَوْجُهَا مِنْهَا ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى : «وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا» /الممتحنة: ١٠/ . قَالَ : لَا ، إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ .
وَقَالَ مُجَاهِدٌ : هٰذَا كُلُّهُ فِي صُلْحٍ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ .

ترجمہ

اور عبدالوارث نے بیان کیا، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباسؓ نے کہ اگر کوئی نصرانی عورت اپنے شوہر سے تھوڑی دیر پہلے بھی اسلام لائے تو وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے، اور داؤد نے بیان کیا کہ ان سے ابراہیم الصائغ نے عطا سے ایسی عورت کے متعلق پوچھا جو معاہد قوم سے تعلق رکھتی ہو اور اسلام قبول کرلے، پھر اس کے بعد اس کا شوہر بھی اس کی عدت کے زمانے میں اسلام لے آئے تو کیا وہی اس کی بیوی سمجھی جائے گی، فرمایا کہ نہیں، البتہ اگر وہ نیا نکاح کرنا چاہے نئے مہر کے ساتھ تو کرسکتا ہے۔ مجاہد نے بیان کیا کہ بیوی کے اسلام لانے کے بعد اس کا شوہر اس کی عدت کے زمانے ہی میں اسلام لائے تو اس سے نکاح کرلینا چاہیے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہ مومن عورتیں مشرک مردوں کے لئے حلال ہیں اور نہ مشرک مرد مومن عورتوں کے لئے حلال ہیں، اور حسن وقتادہ نے دو مجوسیوں کے بارے میں پوچھا (جو میاں بیوی تھے) اور اسلام لائے تھے، فرمایا: وہ دونوں اپنے نکاح پر باقی ہیں، ان میں سے اگر کوئی اپنے ساتھی سے اسلام میں سبقت کر جائے اور دوسرا انکار کردے تو عورت شوہر سے جدا ہو جاتی ہے اور شوہر اسے حاصل نہیں کرسکتا (سوائے نکاح جدید کے)، اور ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطا سے پوچھا کہ مشرکین کی کوئی عورت اسلام قبول کرنے کے بعد مسلمانوں کے پاس آئے تو کیا مشرک شوہر کو اس کا مہر واپس کیا جائے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''انہیں وہ واپس کردو جو انہوں نے خرچ کیا''؟ عطا نے فرمایا کہ نہیں، یہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور معاہد مشرکین کے درمیان تھا، اور مجاہد نے فرمایا: یہ سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان باہمی صلح کی وجہ سے تھا۔

تشریح

اگر زوجین کافر ہوں اور عورت شوہر سے پہلے مسلمان ہو جائے تو حضرت ابن عباسؓ اور عطاء بن ابی رباحؒ فرماتے ہیں کہ دونوں کا نکاح فسخ ہو جائے گا، جب کہ ائمہ ثلاثہ کا کہنا ہے کہ عدت کے ختم ہونے تک نکاح باقی رہے گا اور عدت ختم ہونے پر نکاح ٹوٹ جائے گا، اور احناف کا کہنا یہ ہے کہ عورت کے اسلام لانے کی صورت میں مرد پر اسلام پیش کیا جائے گا، اگر اس نے اسلام قبول کر لیا تو نکاح برقرار رہے گا اور اگر انکار کیا تو دونوں میں فرقت آجائے گی، یہ تو تب جب دونوں دارالاسلام میں ہوں، اگر دونوں دارالحرب میں ہوں اور عورت دارالاسلام کی طرف ہجرت کرے تو تباین دارین کی وجہ سے فرقت واقع ہو جائے گی اور اگر عورت دارالحرب میں ہی ہے، تو اس صورت میں عورت انقضاء عدت تک شوہر کے عقد میں رہے گی اور عدت ختم ہونے پر نکاح ٹوٹ جائے گا۔

٤٩٨٣ : حدّثنا ٱبْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ . وَقالَ إِبْرَاهِيمُ ٱبْنُ الْمُنْذِرِ : حَدَّثَنِي ٱبْنُ وَهْبٍ : حَدَّثَنِي يُونُسُ : قالَ ٱبْنُ شِهَابٍ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ : أَنَّ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهَا ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قالَتْ : كانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَمْتَحِنُهُنَّ بِقَوْلِ ٱللّٰهِ تَعالَى : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَٱمْتَحِنُوهُنَّ» . إِلَى آخِرِ الآيَةِ . قالَتْ عائِشَةُ : فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ ، فَكانَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قالَ لَهُنَّ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ : (ٱنْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ) . لَا وَٱللّٰهِ ما مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ يَدَ ٱمْرَأَةٍ قَطُّ ، غَيْرَ أَنَّهُ بَايَعَهُنَّ بِالْكَلَامِ ، وَٱللّٰهِ ما أَخَذَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ ٱللّٰهُ ، يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ : (قَدْ بَايَعْتُكُنَّ) . كَلَامًا . [ر : ٤٦٠٩]

ترجمہ

حضرت عروہ بن زبیر کی روایت ہے کہ ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مؤمن عورتیں جب ہجرت کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم انہیں آزماتے تھے، بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے، جب مومن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو انہیں آزماؤ'' آخر آیت تک۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر ان ہجرت کرنے والی مؤمن عورتوں میں سے جو اس شرط کا اقرار کر لیتی تھی جس کا ذکر اس سورۂ ممتحنہ میں ہے کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گی تو وہ اس آزمائش میں پوری سمجھی جاتی تھی، چنانچہ جب وہ اس کا اپنی زبان سے اقرار کر لیتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے کہ اب جاؤ، میں نے تم

سے عہد لیا ہے، ہر گز نہیں، واللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد لیتے وقت کسی عورت کا ہاتھ کبھی نہیں چھوا، آپ ان سے صرف زبان سے عہد لیتے۔ واللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے صرف انہی چیزوں کا عہد لیا جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، عہد لینے کے بعد آپ ان سے فرماتے کہ میں نے تم سے عہد لیا، صرف زبان سے کہتے، (ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں)۔

١٩ – باب : قَوْلِ ٱللهِ تَعَالَى : «لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فاؤُوا فَإِنَّ ٱللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ . وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ ٱللهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ» /البقرة: ٢٢٦ ، ٢٢٧/ .

فَإِنْ فَاؤُوا : رَجَعُوا .

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''جو لوگ اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں، انہیں چار مہینوں تک ٹھہرے رہنا چاہیے'' اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''إن الله سميع عليم'' تک۔ ''فاء وا'' بمعنی رجوع کرنے کے ہیں۔

٤٩٨٤ : حدّثنا إِسْماعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ، عَنْ أَخِيهِ ، عَنْ سُلَيْمانَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ : أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مالِكٍ يَقُولُ : آلَى رَسُولُ ٱللهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ ، وَكانَتِ ٱنْفَكَّتْ رِجْلُهُ ، فَأَقامَ في مَشْرُبَةٍ لَهُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، آلَيْتَ شَهْرًا ؟ فَقَالَ : (الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ) . [ر : ٣٧١]

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے ایلاء کیا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں موچ آ گئی تھی، اس لئے آپ نے بالا خانے میں انتیس دن قیام فرمایا، پھر وہاں سے اترے۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! آپ نے ایک مہینہ کا ایلا کیا تھا، آپ نے فرمایا: یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

٤٩٨٥ : حدّثنا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ ٱبْنَ عُمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُما كانَ يَقُولُ في الْإِيلَاءِ الَّذِي سَمَّى ٱللهُ : لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَ الْأَجَلِ إِلَّا أَنْ يُمْسِكَ بِالمَعْرُوفِ أَوْ يَعْزِمَ الطَّلَاقَ كَمَا أَمَرَ ٱللهُ عَزَّ وَجَلَّ .

وَقالَ لِي إِسْماعِيلُ : حَدَّثَنِي مالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ٱبْنِ عُمَرَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ : يُوقَفُ حَتَّى يُطَلِّقَ ، وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يُطَلِّقَ .

وَيُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ : عُثْمانَ ، وَعَلِيٍّ ، وَأَبِي ٱلدَّرْدَاءِ ، وَعائِشَةَ ، وَٱثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا ، مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ .

ترجمہ

حضرت ابن عمر اس ایلاء کے متعلق جس کا ذکر اللہ نے کیا ہے، فرماتے تھے کہ مدت پوری ہونے کے بعد کسی کے لئے جائز نہیں، سوائے اس کے کہ قاعدے کے مطابق اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی روکے یا پھر طلاق کا ارادہ کرے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا''۔ اور مجھ سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر نے کہ جب چار مہینے گزر جائیں تو اسے قاضی کے سامنے پیش کیا جائے، یہاں تک کہ وہ طلاق دے دے اور طلاق اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک طلاق دی نہ جائے، اور اس کی روایت حضرت عثمان، حضرت علی، ابودا ؤدا ور حضرت عائشہ اور بارہ دوسرے صحابی سے بھی کی جاتی ہے۔

تشریح

''ایلاء'' قسم کھانے کے معنی میں ہے اور شرعی اصطلاح میں احناف کے ہاں ایلاء چار ماہ یا اس سے زیادہ مدت کے لیے بیوی کے پاس جانے سے قسم کھا کر رک جانا، جب کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک ایلاء کے لئے چار ماہ سے زیادہ مدت ضروری ہے، وگرنہ ایلاء نہیں ہوگا۔ ایلاء کرنے والے نے اگر چار ماہ کے اندر رجوع کر دیا، تو اسے کفارۂ یمین ادا کرنا ہوگا، اگر رجوع نہیں کیا تو چار ماہ کے بعد خود بخود ایک طلاق پڑ جائے گی۔ ائمہ ثلاثہ کہتے ہیں کہ خود بخود طلاق نہیں پڑے گی، بلکہ قاضی کے پاس جانا ہوگا، جو اسے رجوع کرنے یا طلاق دینے کا حکم دے گا۔ امام بخاری کا رجحان ائمہ ثلاثہ کے مسلک کی طرف ہے کہ خود بخود طلاق واقع نہیں ہوگی، بلکہ قاضی کے سامنے جانا ہوگا یہ مذہب بارہ صحابہ سے منقول ہے، البتہ حضرت عثمان، حضرت علی اور ابن عمر سے حنفیہ کے مسلک کی تائید میں آثار منقول ہیں۔

٢٠ – باب : حُكْمِ المَفْقُودِ فِي أَهْلِهِ وَمالِهِ .

مفقود الخبر کا حکم اس کی بیوی اور مال کے بارے میں

وَقالَ ٱبْنُ الْمُسَيَّبِ : إِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ تَرَبَّصُ ٱمْرَأَتُهُ سَنَةً .

وَٱشْتَرَى ٱبْنُ مَسْعُودٍ جارِيَةً ، وَٱلْتَمَسَ صَاحِبَهَا سَنَةً ، فَلَمْ يَجِدْهُ ، وَفُقِدَ ، فَأَخَذَ يُعْطِي ٱلدِّرْهَمَ وَٱلدِّرْهَمَيْنِ ، وَقالَ : اللَّهُمَّ عَنْ فُلَانٍ ، فَإِنْ أَتَى فُلَانٌ فَلِي وَعَلَيَّ ، وَقالَ : هٰكَذَا فَٱفْعَلوا بِاللُّقَطَةِ .

وَقالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَسِيرِ يُعْلَمُ مَكانُهُ : لَا تَتَزَوَّجُ ٱمْرَأَتُهُ ، وَلَا يُقْسَمُ مالُهُ ، فَإِذَا ٱنْقَطَعَ

خَبَرُهُ فَسُنَّتُهُ سُنَّةُ الْمَفْقُودِ .

ترجمہ

ابن مسیّبؒ نے فرمایا کہ جنگ کے وقت کوئی آدمی صف سے گم ہوگیا تو اس کی بیوی کو ایک سال انتظار کرنا چاہیے اور پھر اس کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ایک کنیز خریدی، (اصل مالک قیمت لئے بغیر چلا گیا اور گم ہوگیا) تو آپ نے اس کے پہلے مالک کو ایک سال تک تلاش کیا، پھر جب وہ نہیں ملا تو غریبوں کو اس میں سے ایک ایک دو دو درہم دینے لگے اور آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! یہ فلاں کی طرف سے ہے، جو اس کا پہلا مالک تھا اور اس کی قیمت لئے بغیر کہیں گم ہوگیا تھا، پھر اگر وہ آنے کے بعد اس صدقہ سے انکار کرے گا تو اس کا ثواب مجھے ملے گا اور کنیز کی قیمت کی ادائیگی مجھ پر واجب ہوگی۔ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ اس طرح تم لقطہ (کوئی چیز جو راستے میں پڑی کسی کو مل جائے) کے ساتھ کیا کروگے۔ زہری نے ایسے قیدی کے بارے میں جس کی جائے قیام معلوم ہو، کہا کہ اس کی بیوی دوسرا نکاح نہ کرے اور نہ اس کا مال تقسیم کرے، پھر اس کی خبر ملنی بند ہوجائے تو اس کا معاملہ بھی مفقود الخبر کی طرح ہوجاتا ہے۔

تشریح

مفقود وہ آدمی ہے جو لاپتہ ہوجائے اور اس کے بارے میں کسی کو علم نہ ہو، تو اس کے اہل اور مال کے بارے میں احناف اور شوافع کا کہنا ہے کہ اس کے مال اور اہل دونوں میں تصرف اس وقت تک موقوف رہے گا، جب تک اس کی وفات کا علم نہ ہوجائے یا اس سے ہم عمر اور اقران مرنہ جائیں۔ مالکیہ کہتے ہیں کہ اس مفقود کے معاملے کو حاکم کے سامنے پیش کیا جائے گا، حاکم تلاش کرے گا، نہ ملنے کی صورت میں بیوی چار سال انتظار کرے گی، اس کے بعد اس کی بیوی کے "متوفی عنہا زوجہا" ہونے کا فیصلہ کیا جائے گا، اس کے بعد چار ماہ دس دن عدت گزارے گی اور اس کے بعد کسی دوسرے سے نکاح کرے گی اور اس کے مال میں وراثت تب تک جاری ہوگی جب تک اتنی مدت نہ گزر جائے، جس میں مفقود کے مرجانے کا یقین ہوجائے اور اس مدت کے بارے میں ستر، اسی، نوے، اور سو سال کے مختلف اقوال ہیں۔ حنابلہ عام مفقود کی مدت مقرر کرنے کے قائل نہیں، البتہ میدان جنگ یا سمندری سفر میں گم ہوجانے والے کے لئے مدت مقرر کی جائے گی، جس طرح مالکیہ نے چار سال مقرر کی۔ آجکل علماء احناف امام مالک کے مسلک پر فتویٰ دیتے ہیں۔

٤٩٨٦ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ ، فَقَالَ : (خُذْهَا ، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ

أَوْ لِلذِّئْبِ) . وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ ، فَغَضِبَ وَٱحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ ، وَقَالَ : (ما لَكَ وَلَهَا ، مَعَهَا ٱلْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ ، تَشْرَبُ الْمَاءَ ، وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ ، حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا) . وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ ، فَقَالَ : (ٱعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ، وَعَرِّفْهَا سَنَةً ، فَإِنْ جاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا ، وَإِلَّا فَٱخْلِطْهَا بِمَالِكَ) .

قالَ سُفْيَانُ : فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قالَ سُفْيَانُ : وَلَمْ أَحْفَظْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هٰذَا . فَقُلْتُ : أَرَأَيْتَ حَدِيثَ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ فِي أَمْرِ الضَّالَّةِ ، هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خالِدٍ ؟ قالَ : نَعَمْ . قالَ يَحْيٰى : وَيَقُولُ رَبِيعَةُ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خالِدٍ . قالَ سُفْيَانُ : فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَقُلْتُ لَهُ . [ر : ۹۱]

ترجمہ

حضرت یزید مولی المنبعث کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ بکری کے بارے میں پوچھا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پکڑلو، کیونکہ یا تمہاری ہوگی یا تمہارے کسی بھائی کی یا پھر بھیڑئے کی اگر جنگلوں میں پھرتی رہی، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ اونٹ کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ غصہ ہو گئے اور غصہ کی وجہ سے دونوں رخسار سرخ ہو گئے، آپ نے فرمایا: تمہیں اس سے کیا غرض؟ اس کے پاس مضبوط کھر ہے، جس کی وجہ سے چلنے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی، اس کے پاس مشکیزہ ہے جس سے پانی پیتا رہے گا اور درخت کے پتے کھاتا رہے گا، یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالے گا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کی رسی کا (جس سے وہ بندھا ہے) اور اس کے ظرف کا (جس میں وہ رکھا ہے) اعلان کرو، اور اس کا ایک سال تک اعلان کرو، پھر اگر کوئی ایسا شخص آجائے جو اسے پہچانتا ہو اور اس کا مالک ہو تو دے دو، ورنہ اسے اپنے مال کے ساتھ ملالو۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے ملا اور مجھے ان سے اس کے سوا اور کوئی چیز محفوظ نہیں ہے، میں نے ان سے پوچھا تھا کہ گمشدہ چیزوں کے بارے میں منبعث کے مولیٰ کی حدیث کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے، کیا وہ زید بن خالد سے ہے؟ سفیان نے بیان کیا: ہاں یحییٰ نے بیان کیا کہ ربیعہ نے منبعث کے مولیٰ یزید کے واسطے سے بیان کیا اور انہوں نے زید بن خالد سے۔ سفیان نے بیان کیا کہ پھر میں نے براہ راست ربیعہ سے ملاقات کی اور ان سے اس کے متعلق پوچھا۔

۲۱ - باب : الظِّهَارِ .

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى : «قَدْ سَمِعَ ٱللهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا - إِلَى قَوْلِهِ - فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا» /المجادلة : ١ - ٤/ .

وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ : أَنَّهُ سَأَلَ ٱبْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ الْعَبْدِ ، فَقَالَ : نَحْوُ ظِهَارِ الحُرِّ ، قَالَ مالِكٌ : وَصِيَامُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ .

وَقَالَ الحَسَنُ بْنُ الحُرِّ : ظِهَارُ الحُرِّ وَالْعَبْدِ ، مِنَ الحُرَّةِ والْأَمَةِ ، سَوَاءٌ .

وَقَالَ عِكْرِمَةُ : إِنْ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ ، إِنَّمَا الظِّهَارُ مِنَ النِّسَاءِ .

وَفِي الْعَرَبِيَّةِ «لِمَا قالُوا» : أَيْ فِيما قالُوا ، وَفِي نَقْضِ ما قالُوا ، وَهٰذَا أَوْلَى ، لِأَنَّ ٱللهَ لَمْ يَدُلَّ عَلَى المُنْكَرِ وَقَوْلِ الزُّور .

ظہار

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے متعلق بحث کرتی ہے'' آیت﴿ فمن لم یستطع ﴾تک۔ مجھ سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے ابن شہاب سے غلام کے ظہار کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس کا ظہار بھی آزاد کے ظہار کی طرح ہوگا۔ مالک نے فرمایا: غلام روزے رکھے گا؟ حسن بن حر نے فرمایا: آزاد مرد اور غلام کا ظہار آزاد عورت یا کنیز سے یکساں ہے۔ عکرمہ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی کنیز سے ظہار کرے، تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی، ظہار اپنی بیویوں سے ہوتا ہے اور یہی زیادہ بہتر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی منکر جھوٹ کی بات کا حکم نہیں دیا۔

تشریح

''ظہار'' ظہر سے ہے، پشت کے معنی میں ہے۔ ظہار کا مطلب کوئی آدمی اپنی بیوی کو محرمات میں سے کسی ایسے عضو کے ساتھ تشبیہ دے جس کو دیکھنا اس کے لئے ممنوع ہے اور اگر ایسے عضو کے ساتھ تشبیہ دی جس کی طرف دیکھنا جائز ہے تو ظہار نہیں ہوگا۔ احناف کے ہاں ماں یا کسی بھی عورت کے ذکر سے ظہار ہوگا جس کے ساتھ انسان کی حرمت ابدی ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ظہار صرف ماں کے ذکر کرنے کی صورت میں متحقق ہوگا۔ مالکیہ کے نزدیک اجنبیہ کا ذکر کیا تو بھی ظہار ہوگا، جیسے یوں کہا: ''أنت علي كظهر زينب''. ظہار کا حکم یہ ہے کہ جب تک کفارہ ادا نہ کرے اس وقت تک بیوی سے جماع اور دواعی جماع دونوں حرام ہیں۔ کفارہ یہ ہے کہ غلام آزاد کرے، وگرنہ دو ماہ پے در پے روزے رکھے، یا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ آزاد اور غلام کا ظہار ایک طرح ہی ہے، کوئی فرق نہیں، اس طرح حر اور عبد کے کفارہ میں بھی کوئی فرق نہیں، بیوی حرہ ہو یا باندی اس میں بھی کوئی فرق نہیں، ظہار بیوی سے ہوتا ہے، لیکن امام مالک کے ہاں مولی اپنی باندی سے بھی کرسکتا ہے، لیکن قرآن میں﴿یظاھرون من نسائھم﴾آیا ہے، جب کہ لونڈی ''نسائھم'' میں داخل نہیں۔

٢٢ – باب : الْإِشَارَةِ فِي الطَّلَاقِ وَالْأُمُورِ .

طلاق اور دوسرے امور میں اشارہ

وَقالَ ٱبْنُ عُمَرَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (لَا يُعَذِّبُ ٱللّٰهُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا) . فَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ . [ر : ١٢٤٢]

وَقالَ كَعْبُ بْنُ مالِكٍ : أَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ أَيْ : (خُذِ النِّصْفَ) . [ر : ٢٢٨٦]

وَقالَتْ أَسْمَاءُ : صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ في الْكُسُوفِ ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ : ما شَأْنُ النَّاسِ ؟ وَهِيَ تُصَلِّي ، فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى الشَّمْسِ ، فَقُلْتُ : آيَةٌ ؟ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا : أَنْ نَعَمْ . [ر : ١٠٠٥]

وَقالَ أَنَسٌ : أَوْمَأَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ . [ر : ٦٤٩]

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : أَوْمَأَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ : (لَا حَرَجَ) . [ر : ٨٤]

وَقالَ أَبُو قَتَادَةَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ في الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ : (آحَدٌ مِنْكُمْ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا ، أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا) . قالُوا : لَا ، قالَ : (فَكُلُوا) . [ر : ١٧٢٨]

ترجمہ

ابن عمر نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو پر عذاب نہیں دے گا، لیکن (زبان کی طرف ااشارہ کرتے ہوئے کہا کہ) اس کی وجہ سے عذاب دے گا، (نوحہ عذاب الٰہی کا باعث ہے)۔ اور حضرت کعب بن مالک نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قرض کے سلسلہ میں جو میرا ایک شخص پر تھا، میری طرف اشارہ کیا کہ آدھا لے لو اور آدھا چھوڑ دو۔ حضرت اسماء کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسوف کی نماز پڑھ رہے تھے، (میں پہنچی اور) عائشہ سے پوچھا کہ لوگ کیا کر رہے ہیں، عائشہ بھی نماز پڑھ رہی تھیں، اس لئے انہوں نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا کہ یہ سورج گرہن کی نماز ہے، میں نے کہا: کیا یہ کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے اشارہ سے بتایا کہ ہاں۔ حضرت انس نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کوئی حرج نہیں اور ابوقتادہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے شکار کے بارے میں فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے شکاری کو شکار مارنے کو کہا تھا، یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس کا گوشت کھاؤ۔

تشریح

اگر اشارہ مفید اور اپنے مفہوم پر دال ہو تو وہ طلاق اور دوسرے معاملے میں معتبر ہے، (نذر، طلاق، بیع، ہبہ) اور گونگے کا اشارہ بمنزلہ کلام ہے اور معتبر ہے، البتہ حدود میں اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔ اگر قادر علی الکلام ہے، نہ گونگا، نہ زبان کی بندش ہوئی ہے، تو اس کا اشارہ صرف چار امور میں کفر، اسلام، نسب، اور افتاء میں معتبر ہوگا۔

٤٩٨٧ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا أَبُو عامِرٍ ، عَبْدُ المَلِكِ بْنُ عَمْرٍو : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ، عَنْ خالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ قالَ : طَافَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ عَلَى بَعِيرِهِ ، وَكانَ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ ، أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَبَّرَ . وَقالَتْ زَيْنَبُ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (فُتِحَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ) . وَعَقَدَ تِسْعِينَ . [ر: ١٥٣٠]

ترجمہ

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا، اپنے اونٹ پر سوار ہو کر اور جب بھی آپ اپنے رکن پر آئے تو اس کی طرف اشارہ کر کے تکبیر کہی، اور زینب بنت جحش نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یاجوج ماجوج کے سد میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے اور آپ نے اپنی انگلیوں سے نوے کا عدد بنایا۔

٤٩٨٨ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ ٱبْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ : قالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ : (فِي الْجُمُعَةِ ساعَةٌ ، لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قائِمٌ يُصَلِّي ، يَسْأَلُ ٱللهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ) . وَقالَ بِيَدِهِ ، وَوَضَعَ أُنْمُلَتَهُ عَلَى بَطْنِ الْوُسْطَى وَٱلْخِنْصِرِ ، قُلْنَا : يُزَهِّدُهَا . [ر : ٨٩٣]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ میں ایک ساعت آتی ہے جو مسلمان بھی اس وقت کھڑا نماز پڑھ رہا ہوگا اور اللہ سے کوئی چیز مانگے گا تو اللہ ضرور دے گا، آپ نے اس ساعت کی وضاحت کرتے ہوئے دست مبارک سے اشارہ کیا اور اپنی انگلیوں کو درمیانی انگلی اور چھوٹی انگلی کے بیچ میں رکھا، جس سے ہم نے سمجھا کہ آپ اس ساعت کے بہت مختصر ہونے کا بتا رہے ہیں۔

٤٩٨٩ : حدّثنا الْأُوَيْسِيُّ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الحَجَّاجِ ، عَنْ هِشَامِ

ٱبْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ قالَ : عَدَا يَهُودِيٌّ في عَهْدِ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ عَلَى جارِيَةٍ ، فَأَخَذَ أَوْضاحًا كانَتْ عَلَيْهَا ، وَرَضَخَ رَأْسَها ، فَأَتَى بِهَا أَهْلُهَا رَسُولَ ٱللهِ ﷺ وَهْيَ في آخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ أُصْمِتَتْ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (مَنْ قَتَلَكِ ؟ فُلانٌ) . لِغَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا ، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا : أَنْ لَا ، قالَ : فَقَالَ لِرَجُلٍ آخرَ غَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا ، فَأَشَارَتْ : أَنْ لَا ، فَقَالَ : (فَفُلَانٌ) . لِقَاتِلِهَا ، فَأَشَارَتْ : أَنْ نَعَمْ ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ . [ر : ٢٢٨٢]

ترجمہ

اویسی نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ بن حجاج نے، ان سے ہشام بن زید نے، ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک یہودی نے ایک لڑکی پر ظلم کیا، اس کے چاندی کے زیورات جو پہنے ہوئے تھے چھین لئے اور اس کا سر کچل دیا، لڑکی کے گھر والے اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے، اس کی زندگی کی آخری رمق باقی تھی اور وہ بول نہیں سکتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہیں کس نے مارا ہے؟ انہوں نے اس واقعہ سے غیر متعلق شخص کا نام لیا تھا، اس لئے اس نے اپنے سر کے اشارے سے کہا کہ نہیں اور بیان کیا کہ پھر آپ نے دوسرے شخص کا نام لیا، وہ بھی غیر متعلق تھے تو لڑکی نے سر کے اشارے سے کہا کہ نہیں، پھر آپ نے دریافت فرمایا: فلاں نے تمہیں مارا ہے؟ تو اس لڑکی نے سر کے اشارے سے ہاں کہا، اس کے بعد اس یہودی نے بھی جرم کا اعتراف کر دیا تو آپ نے اس کے لئے حکم دیا تو اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچل دیا گیا۔

تشریح

احناف قصاص میں اشارہ کا اعتبار نہیں کرتے۔ اس حدیث میں جو ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف لڑکی کے اشارے سے اس یہودی کا سر نہیں کچلا، بلکہ اس نے اعتراف کیا تھا۔ نیز احناف قصاص میں مماثلت کے بھی قائل نہیں، اس لئے کہ حدیث میں "لاقود إلا بالسيف" ہے اور حدیثِ باب کا واقعہ ابتداء اسلام کا ہے۔

٤٩٩٠ : حدّثنا قَبِيصَةُ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ٱبْنِ عمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : (الْفِتْنَةُ مِنْ هَا هُنَا) . وَأَشَارَ إِلَى المَشْرِقِ . [ر : ٢٩٣٧]

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ فتنہ

ادھر سے اٹھے گا اور مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

٤٩٩١ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قالَ : كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، قالَ لِرَجُلٍ : (ٱنْزِلْ فَٱجْدَحْ لِي) . قالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ لَوْ أَمْسَيْتَ ، ثُمَّ قالَ : (ٱنْزِلْ فَٱجْدَحْ) . قالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ لَوْ أَمْسَيْتَ ، إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا ، ثُمَّ قالَ : (ٱنْزِلْ فَٱجْدَحْ) . فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ ، فَشَرِبَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ ، ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى المَشْرِقِ ، فَقَالَ : (إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا ، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ) . [ر : ١٨٣٩]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کی روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، جب سورج ڈوب گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے فرمایا کہ اتر کر میرے ستو گھول دو، (کیونکہ روزے سے تھے)۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اندھیرا ہونے دیں تو بہتر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اترو اور ستو گھول دو۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر اندھیرا ہونے دیں تو بہتر ہے، ابھی دن باقی ہے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اترو اور ستو گھول دو، آخر تیسری مرتبہ کہنے پر انہوں نے اتر کر ستو گھول دیا، آپ نے پیا اور ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ شام ادھر سے آرہی ہے، تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔

٤٩٩٢ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ سُلَيْمانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمانَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ - أَوْ قالَ أَذَانُهُ - مِنْ سَحُورِهِ ، فَإِنَّمَا يُنَادِي - أَوْ قالَ يُؤَذِّنُ - لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ - كَأَنَّهُ يَعْنِي - الصُّبْحَ أَوِ الْفَجْرَ) . وَأَظْهَرَ يَزِيدُ يَدَيْهِ ، ثُمَّ مَدَّ إِحْدَاهُما مِنَ الْأُخْرَى . [ر : ٥٩٦]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کو سحری کھانے سے بلال کی پکار نہ روکے، یا آپ نے فرمایا: ان کی اذان، کیونکہ وہ پکارتے ہیں، یا فرمایا: اذان دیتے ہیں، تاکہ اس وقت نماز پڑھنے والا آرام کے لئے نماز پڑھنے سے کرنے سے رک جائے، اس کا اعلان مقصود نہیں ہوتا کہ صبح

صادق ہوگئی، اس وقت یزید بن زریع نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے صبح کاذب کی صورت بتانے کے لئے، پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر پھیلایا صبح صادق کی صورت کے اظہار کے لئے۔

٤٩٩٣ : وَقالَ اللَّيْثُ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ : قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : (مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ ، مِنْ لَدُنْ ثَدْيَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا ، فَأَمَّا الْمُنْفِقُ : فَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مادَّتْ عَلَى جِلْدِهِ ، حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ . وَأَمَّا الْبَخِيلُ : فَلَا يُرِيدُ يُنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا ، فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ) . وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِلَى حَلْقِهِ . [ر : ١٣٧٥]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخیل اور سخی کی مثال دو ایسے افراد جیسی ہے، جن پر لوہے کی دو زریں سینے سے گردن تک ہیں، سخی جب بھی کوئی چیز خرچ کرتا ہے، تو زرہ اس کے چمڑے پر ڈھیلی ہو جاتی ہے اور اس کے پاؤں کی انگلیوں تک پہنچ جاتی ہے اور پھیل کر اتنی بڑھ جاتی ہے کہ اس کے نشان قدم کو مٹاتی جاتی ہے، لیکن بخیل جب بھی خرچ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ چمٹ جاتا ہے، وہ اسے ڈھیلا کرنا چاہتا ہے، لیکن وہ ڈھیلا نہیں ہوتا، اس وقت آپ نے اپنی انگلی سے حلق کی طرف اشارہ کیا۔

٢٣ - باب : اللِّعَانِ .

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى : «وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ - إِلَى قَوْلِهِ - مِنَ الصَّادِقِينَ» /النور: ٦ - ٩/ .

فَإِذَا قَذَفَ الْأَخْرَسُ امْرَأَتَهُ ، بِكِتَابَةٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ بِإِيمَاءٍ مَعْرُوفٍ ، فَهُوَ كَالْمُتَكَلِّمِ ، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ أَجَازَ الْإِشَارَةَ فِي الْفَرَائِضِ ، وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِلْمِ ، وَقالَ اللهُ تَعَالَى : «فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا» /مريم: ٢٩/ . وَقالَ الضَّحَّاكُ : «إِلَّا رَمْزًا» /آل عمران: ٤١/ : إِشَارَةً .

وَقالَ بَعْضُ النَّاسِ : لَا حَدَّ وَلَا لِعَانَ ، ثُمَّ زَعَمَ : أَنَّ الطَّلَاقَ بِكِتَابٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ جائِزٌ ، وَلَيْسَ بَيْنَ الطَّلَاقِ وَالْقَذْفِ فَرْقٌ . فَإِنْ قالَ : الْقَذْفُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِكَلَامٍ ، قِيلَ لَهُ : كَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِكَلَامٍ ، وَإِلَّا بَطَلَ الطَّلَاقُ وَالْقَذْفُ ، وَكَذٰلِكَ الْعِتْقُ ، وَكَذٰلِكَ

الْأَصَمُّ يُلَاعِنُ .

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ : إِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ ، فَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ ، تَبِينُ مِنْهُ بِإِشَارَتِهِ .

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : الْأَخْرَسُ إِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِيَدِهِ لَزِمَهُ .

وَقَالَ حَمَّادٌ : الْأَخْرَسُ وَالْأَصَمُّ إِنْ قَالَ بِرَأْسِهِ ، أَيْ أَشَارَ كُلٌّ مِنْهُمَا بِرَأْسِهِ ، جَازَ .

لعان کا بیان

اللہ کا ارشاد ہے: ''اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس ان کی ذات کے سوا گواہ موجود نہ ہیں'' ''من الصادقین'' تک۔ اگر گونگا اپنی بیوی پر لکھ کر اشارے سے یا کسی مخصوص اشارے سے تہمت لگائے تو اس کی حیثیت بولنے والے کی سی ہے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرائض میں اشارہ کو جائز قرار دیا ہے اور یہی بعض اہل حجاز اور دوسرے اہل علم کا قول ہے، اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور مریم نے ان کی (عیسیٰ) کی طرف اشارہ کیا تو لوگوں نے کہا ہم اس سے کس طرح گفتگو کر سکتے ہیں جو ابھی گہوارہ میں بچہ ہے؟!'' اور ضحاک نے کہا: ''إلا رمزا''. بعض لوگوں نے کہا: اشارہ سے حد اور لعان نہیں ہوسکتی، جب کہ وہ یہ مانتے ہیں کہ طلاق کتابت، اشارہ اور ایماء سے ہوسکتی ہے، حالانکہ طلاق اور تہمت میں کوئی فرق نہیں، اگر وہ اس تہمت کے مدعی ہوں تو تہمت صرف کلام ہی کے ذریعے مانی جائے گی، تو پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہی صورت طلاق میں بھی ہونی چاہیے، ورنہ طلاق اور تہمت اگر اشارہ سے ہو تو سب کو باطل کرنا چاہیے، اور اشارہ سے غلام کی آزادی کا بھی یہی حشر ہوگا اور یہی صورت لعان کرنے والے گونگے کے ساتھ پیش آئے گی، اور شعبی اور قتادہ نے بیان کیا کہ جب کسی شخص نے بیوی سے کہا: تجھے طلاق ہے اور انگلیوں سے اشارہ کیا تو وہ مطلقہ بائنہ ہو جائے گی۔ ابراہیم نے کہا کہ گونگا اگر اپنے ہاتھ سے لکھے تو وہ بھی پڑ جاتی ہے۔ حماد نے کہا: گونگے اور بہرے سر سے اشارہ کریں تو جائز ہے۔ لعان کا معنی ''دھتکارنا'' اور ''دور کرنا'' ہے۔ اصطلاح میں ''شهادات موكدات بالأيمان'' کہ احناف کے نزدیک لعان کے لئے شہادت کی اہلیت شرط ہے اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک یمین کی اہلیت لعان کے لئے شرط ہے۔

تشریح

احناف کے نزدیک گونگے کا اشارہ مفہمہ معتبر ہے، لیکن قذف میں نہیں۔ امام بخاریؒ طلاق اور قذف کے درمیان اس فرق کو درست نہیں سمجھتے، ان کا خیال ہے کہ اشارہ یا دونوں میں معتبر ہونا چاہیے یا دونوں میں غیر معتبر، لیکن احناف نے فرق اس سے کیا ہے کہ طلاق کا تعلق احکام سے ہے اور لعان کا تعلق حدود سے ہے اور حدود تو شبہات سے

ساقط ہو جاتے ہیں اور لعان شوہر کے حق میں حد قذف کے قائم مقام، جب کہ بیوی کے حق میں حد زنا کے قائم مقام ہوتا ہے اور یہ طے ہے کہ اشارہ اور امر خواہ کتنا ہی واضح نہ ہو، لیکن احتمال پھر بھی اس میں باقی رہتا ہے، جس کی وجہ سے شبہ آسکتا ہے، اس لئے احناف حدود میں اشارے کا اعتبار نہیں کرتے۔

٤٩٩٤ : حدّثنا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ : أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ ٱبْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ) . قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ ٱللهِ ، قالَ : (بَنُو النَّجَّارِ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو الحَارِثِ بْنِ الخَزْرَجِ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ) . ثُمَّ قالَ بِيَدِهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ، ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كالرَّامِي بِيَدِهِ ، ثُمَّ قالَ : (وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ) . [ر : ٣٥٧٨]

ترجمہ

حضرت انس بن مالک انصاری کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بتاؤں کہ بنی انصار کا سب سے بہتر گھرانہ کون سا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ضرور بتائیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ بنونجار کا، اس کے بعد اس کا مرتبہ جو اس سے قریب ہیں، یعنی بنوعبد الاشہل، اس کے بعد وہ ہیں جو ان سے قریب ہیں بنی الحارث بن الخزرج، اس کے بعد وہ ہیں جو ان سے قریب ہیں بنوساعدہ، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اپنی مٹھی بند کی، پھر اسے اس طرح کھولا جیسے کوئی اپنے ہاتھ کی چیز کو پھینکتا ہے، پھر فرمایا کہ انصار کے ہر گھرانہ میں خیر ہے۔

٤٩٩٥ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : قالَ أَبُو حازِمٍ : سَمِعْتُهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ، صَاحِبِ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ يَقُولُ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ ، أَوْ : كَهَاتَيْنِ) . وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى . [ر : ٤٦٥٢]

ترجمہ

حضرت سہل بن سعد ساعدی کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بعثت قیامت سے اتنے قریب ہے جیسے اس کی (شہادت انگلی کے بیچ کی انگلی سے) یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (راوی کو شک ہے) جیسے یہ دونوں انگلیاں آپ نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو ملا کر بتایا۔

٤٩٩٦ : حدّثنا آدَمُ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ : سَمِعْتُ ٱبْنَ عُمَرَ يَقُولُ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا) . يَعْنِي : ثَلَاثِينَ ، ثُمَّ قالَ : (وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا

وَهٰكَذَا) . يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ ، يَقُولُ : مَرَّةً ثَلَاثِينَ ، وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ . [ر : ١٨٠١]

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ اتنے اتنے اور اتنے کا ہوتا ہے، آپ کی مراد تیس دن کی تھی، پھر فرمایا: اور اتنے اتنے کا بھی ہوتا ہے آپ کا اشارہ انتیس دنوں کا تھا، ایک مرتبہ تیس کی طرف اور ایک مرتبہ انتیس کی طرف اشارہ کیا۔

٤٩٩٧ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قالَ : وَأَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ : (الْإِيمَانُ هَا هُنَا – مَرَّتَيْنِ – أَلَا وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ – حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ – رَبِيعَةَ وَمُضَرَ) . [ر : ٣١٢٦]

ترجمہ

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کیا کہ برکتیں ادھر ہیں، دو مرتبہ۔ آپ نے فرمایا: ہاں سختی اور قساوتِ قلب ان کرخت آواز والوں میں ہے جہاں سے شیطان کی دونوں سینگیں طلوع ہوتی ہیں، یعنی ربیعہ اور مضر۔

٤٩٩٨ : حدّثنا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حازِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَهْلٍ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : (أَنَا وَكافِلُ الْيَتِيمِ فِي الجَنَّةِ هٰكَذَا) . وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى ، وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا . [٥٦٥٩]

ترجمہ

حضرت سہل کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے شہادت اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا، ان دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ کھلی رہی۔

٢٤ – باب : إِذَا عَرَّضَ بِنَفْيِ الْوَلَدِ .

٤٩٩٩ : حدّثنا يَحْيٰى بْنُ قَزَعَةَ : حَدَّثَنَا مالِكٌ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ ، فَقَالَ : (هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ) . قالَ : نَعَمْ ، قالَ : (ما أَلْوَانُهَا) . قالَ : حُمْرٌ ، قالَ : (هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ) . قالَ : نَعَمْ ، قالَ : (فَأَنَّى ذٰلِكَ) . قالَ : لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ ، قالَ : (فَلَعَلَّ ٱبْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ) . [٦٤٥٥ ، ٦٨٨٤]

جب اشارے سے اپنے بیوی کے بچے کا انکار کرے

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ! میرے ہاں تو کالا کلوٹا بچہ پیدا ہوا ہے، یعنی اس کی صورت خاندان میں کسی سے نہیں ملتی، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس کوئی اونٹ بھی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اس کا رنگ کیسا ہے؟ انہوں نے کہا: سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے پوچھا: ان میں کوئی سیاہی مائل سفید اونٹ بھی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: پھر یہ کہاں سے آ گیا؟!! انہوں نے کیا: اپنی نسل کے بہت پہلے کے اونٹ پر پڑا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: اسی طرح تمہارا بچہ بھی اپنی نسل کے کسی دور کے رشتے دار پر پڑا ہوگا۔

٢٥ – باب : إِحْلَافِ الْمُلَاعِنِ .

لعان کرنے والوں کو قسم کھلانا

٥٠٠٠ : حدّثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ قَذَفَ ٱمْرَأَتَهُ ، فَأَحْلَفَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ ، ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا . [ر : ٤٤٧١]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میاں بیوی سے قسم کھلوائی اور دونوں میں جدائی کرائی۔

٢٦ – باب : يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِالتَّلَاعُنِ .

٥٠٠١ : حدّثني محمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ ٱمْرَأَتَهُ ، فَجَاءَ فَشَهِدَ ،

وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ : (إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ) . ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ .
[ر : ۲۵۲۶]

لعان کی ابتدا مرد کرے گا

ترجمہ

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی، پھر وہ آئے اور گواہی دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا: اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے کوئی (جو واقعی گناہ کا مرتکب ہوا ہے) رجوع کرے گا؟ اس کے بعد ان کی بیوی کھڑی ہوئی اور انہوں نے گواہی دی اپنے بری ہونے کی۔

۲۷ - باب : اللِّعَانِ ، وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ .

لعان اور جس نے لعان کے بعد طلاق دی

تشریح

لعان کے بعد طلاق دینے کی ضرورت پڑے گی یا صرف لعان ہی سے فرقت واقع ہو جائے گی؟ ائمہ ثلاثہ کے ہاں نفس لعان سے ہی فرقت واقع ہو جائے گی۔ احناف کے ہاں تفریق حاکم سے یا شوہر کے طلاق دینے سے فرقت واقع ہوگی۔ امام بخاریؒ کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔ تیسرا قول یہ بھی ہے کہ نہ نفس لعان سے، نہ تفریق حاکم سے، بلکہ شوہر کے طلاق سے فرقت آئے گی۔ چوتھا قول یہ ہے کہ نفس تہمت لگانے سے فرقت آ جائے گی۔

۵۰۰۲ : حدّثنا إِسْمَاعِيلُ قالَ : حَدَّثَنِي مالِكٌ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ : أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ : أَنَّ عُوَيْمِرًا ٱلعَجْلَانِيَّ جاءَ إِلَى عاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ ، فَقَالَ لَهُ : يَا عَاصِمُ ، أَرَأَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ ٱمْرَأَتِهِ رَجُلاً ، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ ؟ سَلْ لِي يَا عاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ ٱللَّهِ ﷺ ، فَسَأَلَ عاصِمٌ رَسُولَ ٱللَّهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ ، فَكَرِهَ رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ المَسَائِلَ وَعابَهَا ، حَتَّى كَبُرَ عَلَى عاصِمٍ ما سَمِعَ مِنْ رَسُولِ ٱللَّهِ ﷺ ، فَلَمَّا رَجَعَ عاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جاءَهُ عُوَيْمِرٌ ، فَقَالَ : يَا عاصِمُ ، ماذَا قالَ لَكَ رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ ؟ فَقَالَ عاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ : لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ المَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا ، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ : وَٱللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا ، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى جاءَ رَسُولَ ٱللَّهِ ﷺ وَسْطَ النَّاسِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ ٱللَّهِ ،

أَرَأَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ ٱمْرَأَتِهِ رَجُلاً ، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ : (قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ ، فَٱذْهَبْ فَأْتِ بِهَا) . قَالَ سَهْلٌ : فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ ، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا ، قَالَ عُوَيْمِرٌ : كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا ، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ، قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ .

قَالَ ٱبْنُ شِهَابٍ : فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ . [ر : ۴۱۳]

ترجمہ

حضرت سہل بن سعد نے خبر دی کہ عویمر عجلانی عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ عاصم آپ کا کیا خیال ہے ایک شخص اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھے تو کیا وہ اسے قتل کر سکتا ہے؟ لیکن پھر آپ لوگ اسے بھی قتل کر دیں گے، آخر اسے کرنا کیا چاہیے؟ آپ میرے لئے یہ مسئلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیجئے، چنانچہ عاصم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا تو آپ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند فرمایا اور ناگواری کا اظہار کیا اور عاصم نے اس سلسلہ میں جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اس کا بہت اثر لیا اور جب گھر آئے تو عویمر نے آ کر آپ سے پوچھا، بتایئے عاصم، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ عاصم نے فرمایا: عویمر تم نے میرے ساتھ اچھا معاملہ نہیں کیا، جو سوال تم نے پوچھا تھا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ عویمر نے کہا: بخدا! میں یہ مسئلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر باز نہیں آؤں گا، چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صحابہ کے درمیان تشریف رکھے ہوئے تھے۔ عویمر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے تو وہ اسے قتل کر دے، لیکن پھر آپ حضرات اسے قصاص میں قتل کر دیں گے، یا پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی ہے، اس لئے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاؤ۔ حضرت سہیل نے بیان کیا، پھر دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا، لوگوں کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت موجود تھا، لعان سے دونوں فارغ ہوئے تو عویمر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر اب میں بھی اسے اپنے پاس رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں جھوٹا ہوں، چنانچہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی۔ ابن شہاب فرماتے ہیں کہ پھر لعان کرنے والوں کے لئے یہی طریقہ جاری ہو گیا۔

تشریح

لعان کی مشروعیت شعبان ۹ ھ میں ہوئی۔ عویمر عجلانی کے والد کے نام میں مختلف روایات ہیں، کہیں اشقر، کہیں ابیض، کہیں حارث، لیکن حافظ ابن حجرؒ کے قول کے مطابق ان کا نام حارث تھا، ابیض اور اشقر ان کا لقب تھا۔ عاصم بن موسیٰ کی بیٹی اپنے چچازاد بھائی عویمر کے پاس تھی، عاصم اپنی قوم کے سردار تھے۔ بعض روایات میں ہے کہ عویمر کے پاس عاصم کی بھتیجی تھی۔ جمہور کے نزدیک اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو زنا کرتے ہوئے پایا اور اس زانی کو قتل کر دیا تو شوہر کو قصاص میں قتل کیا جائے گا، الا یہ کہ شوہر زنا کے ثبوت پر چار گواہ پیش کر دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصم کے سوال پر ناپسندیدگی کا اظہار اس لئے کیا کہ اس سے یہودیوں اور دشمنوں کو پروپیگنڈہ کرنے کا امکان ہے، یا یہ کہ ابھی تک کوئی واقعہ یا حادثہ پیش آیا ہی نہیں تو اس لئے آپ نے ناراضگی کا اظہار کیا، بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عویمر کے ساتھ یہ واقعہ پیش آ چکا تھا، باوجود اس کے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصم کے سوال پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا، لیکن اس نے خود پوچھنے کی جرأت کی، اس لئے کہ ان کو اس کا حکم معلوم کرنے کی ضرورت تھی۔

٢٨ – باب : التَّلاعُنِ فِي المَسْجِدِ .

مسجد میں لعان کرنا

٥٠٠٣ : حدّثنا يَحْيىٰ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا ٱبْنُ جُرَيْجٍ قالَ : أَخْبَرَنِي ٱبْنُ شِهَابٍ ، عَنِ المُلَاعَنَةِ ، وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهَا ، عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ : أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ جاءَ إِلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، أَرَأَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ ٱمْرَأَتِهِ رَجُلاً ، أَيَقْتُلُهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ ؟ فَأَنْزَلَ ٱللهُ فِي شَأْنِهِ ما ذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ المُتَلاعِنَيْنِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (قَدْ قَضَى ٱللهُ فِيكَ وَفِي ٱمْرَأَتِكَ) . قالَ : فَتَلاعَنَا فِي المَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ ، فَلَمَّا فَرَغَا قالَ : كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ ٱللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا ، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ، قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ حِينَ فَرَغا مِنَ التَّلاعُنِ ، فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَكَانَ ذٰلِكَ تَفْرِيقًا بَيْنَ كُلِّ مُتَلاعِنَيْنِ .

قالَ ٱبْنُ جُرَيْجٍ : قالَ ٱبْنُ شِهَابٍ : فَكَانَتِ السُّنَّةُ بَعْدَهُما أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ المُتَلاعِنَيْنِ . وَكَانَتْ حامِلاً ، وَكانَ ٱبْنُهَا يُدْعَى لِأُمِّهِ . قالَ : ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي مِيرَاثِهَا أَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُ مِنْهَا ما فَرَضَ ٱللهُ لَهُ .

قَالَ ٱبْنُ جُرَيْجٍ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِي هٰذَا الحَدِيثِ : إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : (إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا ، كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ ، فَلَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ أَعْيَنَ ، ذَا أَلْيَتَيْنِ ، فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا) . فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى المَكْرُوهِ مِنْ ذٰلِكَ . [ر : ٤١٣]

ترجمہ

ابن شہاب نے لعان کے بارے میں اور یہ کہ شریعت کی طرف سے اس کا طریقہ کیا ہے، خبر دی کہ بنی ساعدہ کے سہل بن سعد کے حوالے سے، انہوں نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کے ایک صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اس شخص کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھے اور وہ اس کو قتل کر دے یا اسے کیا کرنا چاہیے؟ انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی وہ آیات نازل کیں جن میں لعان کرنے والوں کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں فیصلہ کر دیا ہے۔ بیان کیا کہ پھر دونوں نے مسجد میں لعان کیا، میں وہاں موجود تھا۔ جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو انصاری صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر اب بھی میں اسے اپنے نکاح میں باقی رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی، چنانچہ لعان سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے پہلے ہی انہیں تین طلاقیں دے دیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ہی اسے جدا کر دیا۔ حضرت سہل یا ابن شہاب نے کہا: لعان کرنے والوں کے درمیان یہی طریقہ جدائی کا مقرر ہوا۔

ابن جریج نے بیان کیا، ان سے شہاب نے بیان کیا کہ اس کے بعد شریعت کی طرف سے طریقہ یہ متعین ہوا کہ دو لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کر دی جائے، اور اگر وہ عورت حاملہ تھی تو اس کا بیٹا ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ پھر اس عورت کی میراث کے بارے میں یہی طریقہ شریعت کی طرف سے مقرر ہوا کہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور وہ بچہ کے مال کی وارث ہوگی، اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے وراثت کے سلسلہ میں فرض کیا ہے۔ ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سہل بن ساعد ساعدی نے حدیث بیان کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: اگر لعان کرنے والی خاتون نے سرخ اور پستہ قد بچہ جنا، جیسے وحرہ (چھپکلی کے مانند ایک زہریلا جانور، پستہ قد عورت یا اونٹ کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں) تو میں سمجھوں گا کہ عورت ہی سچی ہے اور اس کے شوہر نے اس پر تہمت لگائی ہے، لیکن اگر کالا بڑی آنکھوں والا بڑے سرینوں والا جنا تو میں سمجھوں گا کہ شوہر اس کے متعلق سچا تھا، چنانچہ اس عورت نے

ناپسندیدہ صورت کا بچہ جنا جس سے سمجھا گیا کہ اس کے شوہر کا بچہ نہیں ہے۔

تشریح

امام شافعیؒ کے ہاں لعان مسجد میں کیا جائے گا، اگر عورت حائضہ ہے تو اسے مسجد کے دروازے میں کھڑا کیا جائے گا۔ لعان کے لئے احناف کے ہاں لعان کے لئے جگہ متعین نہیں، جہاں حاکم ہو وہاں لعان کیا جائے گا۔ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ لعان مسجد میں جائز ہے اور جواز حنفیہ کے نزدیک بھی ہے۔

٢٩ - باب : قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ : (لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ) .

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اگر میں کسی کو بغیر شہادت کے سنگسار کرتا

تشریح

یہ جملہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بدکار عورت کے بارے میں فرمایا تھا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی مشہور بالشر ہو تو صرف شہرت کی وجہ سے اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی، جب تک گواہ نہ ہو یا اقرار نہ پایا جائے۔

٥٠٠٤ : حدّثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ٱبْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ ٱنْصَرَفَ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ قَد وَجَدَ مَعَ ٱمْرَأَتِهِ رَجُلاً ، فَقَالَ عاصِمٌ : مَا ٱبْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا لِقَوْلِي ، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ ٱمْرَأَتَهُ ، وَكانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ ، وَكانَ الَّذِي ٱدَّعَىٰ عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدْلاً آدَمَ كَثِيرَ اللَّحْمِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (اللَّهُمَّ بَيِّنْ) . فَجاءَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ ، فَلَاعَنَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا .

قالَ رَجُلٌ لِٱبْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ : هِيَ الَّتِي قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ ، رَجَمْتُ هٰذِهِ) . فَقَالَ : لَا ، تِلْكَ ٱمْرَأَةٌ كانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ .

قالَ أَبُو صَالِحٍ وَعَبْدُ ٱللهِ بْنُ يُوسُفَ : خَدْلاً . [٥٠١٠ ، ٦٤٦٣ ، ٦٤٦٤ ، ٦٨١١]

ترجمہ

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لعان کا ذکر ہوا اور حضرت عاصم نے

اس سلسلہ میں کوئی بات کہی کہ میں اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو اس کو قتل کر دوں اور چلے گئے، پھر ان کی قوم کے ایک صحابی (عویمر) ان کے پاس آئے یہ شکایات لے کر انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو پایا ہے۔ حضرت عاصم نے کہا: مجھے آج یہ ابتلا میری اُس بات کی وجہ سے ہوا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہی تھی، پھر وہ انہیں لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ بتایا، جس میں ملوث اس صحابی نے اپنی بیوی کو پایا تھا، یہ شخص زرد رنگ، کم گوشت والے (دبلے پتلے) اور سیدھے بال والے تھے اور جس کے متعلق انہوں نے دعوی کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ تنہائی میں پایا ہے، وہ گھٹے ہوئے جسم کا، گندمی رنگ اور گوشت والا تھا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: یا اللہ! اس معاملے کو صاف کر دے، چنانچہ اس عورت نے وہ بچہ اس مرد کی شکل کا جنا جس کے متعلق شوہر نے دعوی کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ پایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میاں بیوی کے درمیان لعان کرایا۔ ایک شاگرد نے مجلس میں ابن عباس سے پوچھا: کیا یہی وہ عورت ہے جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت کے سنگسار کرتا تو اس عوت کو کرتا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ اس کے متعلق فرمایا تھا جو اسلام کے باوجود فحاشی کھلے عام کرتی تھی۔ ابو صالح اور عبداللہ بن یوسف نے "خدلا" بیان کیا۔

تشریح

"خــدلا" پر گوشت پنڈلیوں والا۔ روایات میں "خــد لا" خاء کے فتح اور دال کے سکون کے ساتھ ہے۔ ابو صالح اور عبداللہ بن یوسف نے خاء کے فتح اور دال کے کسرہ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۳۰ - باب : صَدَاقِ المُلَاعَنَةِ .

لعان کرنے والی کا مہر

۵۰۰۵ : حدّثني عمرُو بْنُ زُرَارَةَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قالَ : قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ : رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ ، فَقَالَ : فَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ ، وَقالَ : (اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كاذِبٌ ، فَهَلْ مِنكُمَا تَائِبٌ) . فَأَبَيَا ، وَقالَ : (اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كاذِبٌ ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ) . فَأَبَيَا ، فَقَالَ : (اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كاذِبٌ ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ) . فَأَبَيَا ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا .

قالَ أَيُّوبُ : فَقَالَ لِي عمرُو بْنُ دِينَارٍ : إِنَّ فِي الحَدِيثِ شَيْئًا لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ ؟ قَالَ :

قَالَ الرَّجُلُ مَالِي ؟ قَالَ : قِيلَ : (لَا مَالَ لَكَ ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا ، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ) . [ر : ٤٤٧١]

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے ایسے شخص کا حکم پوچھا جو اپنی بیوی پر تہمت لگائے، تو آپ نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلانی کے میاں بیوی کے درمیان ایسی صورت میں تفریق کرادی تھی اور ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے ایک (جو واقعی گناہ میں مبتلا ہو) رجوع کرے گا، لیکن دونوں نے انکار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں جدائی کرادی اور آپ نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے فرمایا (حدیث کے بعض اجزاء میرا خیال ہے کہ میں تم سے بیان نہیں کئے) کہ اس شخص نے جنہوں نے لعان کیا، کہا کہ میرے مال کا کیا ہوگا جو میں نے مہر میں دیا تھا؟ اس پر ان سے کہا گیا کہ وہ مال جو مہر میں دیا تھا اب تمہارا نہیں، اگر تم اس پر تہمت لگانے پر سچے ہو تب بھی، کیونکہ تم اس عورت کے پاس تنہائی میں جا چکے ہو اور اگر تم جھوٹے ہو پھر تو وہ اور زیادہ۔

٣١ - باب : قَوْلِ الْإِمَامِ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ : (إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ)

امام کا لعان کرنے والوں سے کہنا کہ تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے

٥٠٠٦ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : قالَ عَمْرٌو : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ : (حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا) . قَالَ : مَالِي ؟ قَالَ : (لَا مَالَ لَكَ ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا ، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ) .

قالَ سُفْيَانُ : حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو .

وَقَالَ أَيُّوبُ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ : رَجُلٌ لَاعَنَ امْرَأَتَهُ ، فَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ - وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ، السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى - فَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ ، وَقَالَ : (اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ) . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

قالَ سُفْيَانُ : حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ كَمَا أَخْبَرْتُكَ . [ر : ٤٤٧١]

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لعان کرنے کا حکم پوچھا تو آپ

نے بیان کیا کہ ان کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا حساب تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے، اب تمہاری بیوی پر تمہارا کوئی اختیار نہیں۔ اس پر صحابی نے کہا کہ میرا مال مجھے واپس کر دے، (جو مہر میں دیا گیا تھا)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہارا مال نہیں، اگر تم اس کے معاملے میں سچے ہو تو تمہارا مال اس کے معاملے میں ختم ہو گیا ہے، کیونکہ تم نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا تھا اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی تو وہ تم سے بعید تر ہے۔ سفیان نے بیان کیا کہ حدیث میں نے عمرو سے یاد کی اور ایوب نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عمر سے ایسے شخص کے متلق پوچھا جس نے اپنی بیوی سے لعان کیا تو آپ نے دو انگلیوں سے اشارہ کیا، اپنی دو شہادت اور بیچ کی انگلی کو جدا کر کے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عجلان کے میاں بیوی کے درمیان جدائی کرائی تھی اور فرمایا تھا کہ اللہ جانتا ہے تم میں ایک یقیناً جھوٹا ہے، تو کیا وہ رجوع کرے گا؟ آپ نے تین مرتبہ یہ فرمایا۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عمر اور ایوب کے واسطے سے محفوظ کی تھی جیسا کہ میں نے تمہیں اس کی خبر دی تھی۔

٣٢ - باب : التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ .

لعان کرنے والے میں جدائی

٥٠٠٧/٥٠٠٨ : حدّثني إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ : حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ عُبَيْدِ ٱللهِ ، عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ ٱبْنَ عُمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَٱمْرَأَةٍ قَذَفَهَا ، وَأَحْلَفَهُمَا .

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد اور بیوی کے درمیان جدائی کرائی تھی، جنہوں نے بیوی پر تہمت لگا دی تھی اور ان دونوں سے قسم لی تھی۔

(٥٠٠٨) : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ ، عَنْ عُبَيْدِ ٱللهِ : أَخْبَرَنِي نَافِعٌ ، عَنِ ٱبْنِ عُمَرَ قالَ : لَاعَنَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ رَجُلٍ وَٱمْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا . [ر : ٤٤٧١]

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ انصار کے ایک شخص اور ان کی بیوی کے درمیان لعان کرایا تھا اور دونوں کے درمیان جدائی کرائی تھی۔

تشریح

طرفینؒ کا کہنا ہے کہ اگر زوج اپنے آپ کو جھٹلا دیں، تو لعان طلاق بائن کے حکم میں ہے، اس عورت سے دوبارہ شادی کر سکتا ہے۔ امام شافعی، امام مالک، امام زفر رحمہم اللہ کے ہاں لعان کرنے والے لعان کے بعد دوبارہ کسی صورت میں بھی میاں بیوی کی حیثیت سے نہیں رہ سکتے۔ امام بخاریؒ کا رجحان اس طرف ہے کہ لفظ لعان سے فرقت نہیں ہوتی، بلکہ جب حاکم تفریق کرے گا تب فرقت واقع ہوگی اور یہی احناف کا مذہب ہے۔

٣٣ – باب : يُلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْمُلَاعِنَةِ .

لڑکا لعان کرنے والی کا ہوگا

٥٠٠٩ : حدّثنا يَحْيىٰ بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا مالِكٌ قالَ : حَدَّثَنِي نَافِعٌ ، عَنِ ٱبْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَٱمْرَأَتِهِ ، فَٱنْتَفىٰ مِنْ وَلَدِهَا ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ، وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ . [ر : ٤٤٧١]

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا تھا، پھر اس شخص نے اپنی بیوی کے لڑکے کا انکار کیا تو آپ نے دونوں میں جدائی کرا دی اور لڑکا عورت کو دیا۔

تشریح

جمہور کہتے ہیں کہ نفس لعان سے لڑکے کی نفی نہیں ہوگی، بلکہ شوہر کی طرف سے وضاحت ضروری ہے، اس لئے کہ لعان تو شوہر کو حد قذف اور بیوی کو حد زنا سے بچانے کے لئے ہے۔ امام احمدؒ کے نزدیک نفس لعان سے بچہ کی نفی ہو جائے گی۔ زنا کی تہمت کے باوجود اگر شوہر بچے کو اپنا تسلیم کرتا ہے، تو بچہ کا نسب ثابت مانا جائے گا اور اگر نفی کرتا ہے تو امام شافعی کے نزدیک فوراً نفی معتبر ہوگی اور صاحبین کے نزدیک چالیس دن کی مدت مقرر ہے، امام صاحب نے کوئی خاص مدت مقرر نہیں فرمائی۔

٣٤ – باب : قَوْلِ الْإِمامِ : اللّٰهُمَّ بَيِّنْ .

٥٠١٠ : حدّثنا إِسْماعِيلُ قالَ : حَدَّثَنِي سُلَيْمانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ يَحْيىٰ بْنِ سَعِيدٍ قالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ محمَّدٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قالَ : ذُكِرَ

الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، فَقَالَ عاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ ٱنْصَرَفَ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ ، فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ ٱمْرَأَتِهِ رَجُلاً ، فَقَالَ عاصِمٌ : ما ٱبْتُلِيتُ بِهٰذَا الْأَمْرِ إِلَّا لِقَوْلِي ، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ ٱمْرَأَتَهُ ، وَكانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعْرِ ، وَكانَ الَّذِي وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلاً كَثِيرَ اللَّحْمِ ، جَعْدًا قَطِطًا ، فَقَالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (اللّٰهُمَّ بَيِّنْ) . فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا ، فَلَاعَنَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ بَيْنَهُمَا . فَقَالَ رَجُلٌ لِٱبْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ : هِيَ الَّتِي قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُ هٰذِهِ) ؟ فَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : لَا ، تِلْكَ ٱمْرَأَةٌ كانَتْ تُظْهِرُ السُّوءَ فِي الْإِسْلَامِ . [ر : ٥٠٠٤]

امام کا کہنا کہ ''اے اللہ! معاملہ صاف کردے

ترجمہ

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ لعان کرنے والوں کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہوا، تو حضرت عاصم بن عدی نے اس پر ایک بات کہی کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پاؤں تو وہیں قتل کر ڈالوں، پھر واپس آئے تو ان کی قوم کے ایک شخص ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو پایا ہے۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس معاملہ میں میرا یہ ابتلاء میری اس بات کی وجہ سے ہوا ہے (جس کے کہنے کی جرأت میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کی تھی)، پھر آپ اس شخص کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کو اس صورت سے مطلع فرمایا جس میں انہوں نے اپنی بیوی کو پایا تھا۔ یہ شخص زرد رنگ، کم گوشت والے اور سیدھے بالوں والے تھے اور وہ جسے انہوں نے اپنی بیوی کے پاس پایا تھا گندمی، گھٹے جسم کا، بھرے گوشت والا تھا، اس کے بال بہت زیادہ گھنگھریالے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! معاملہ صاف کردے، چنانچہ ان کی بیوی نے جو بچہ جنا وہ اسی شخص کے مشابہ تھا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ انہوں نے اپنی بیوی کے پاس اسے پایا تھا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے درمیان لعان کرایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شاگرد نے مجلس میں پوچھا کہ یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ نہیں۔ یہ آپ نے اس عورت کے متعلق فرمایا تھا جو اسلام لانے کے بعد فحاشی میں مبتلا تھی۔

۳۵ – باب : إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ الْعِدَّةِ زَوْجًا غَيْرَهُ ، فَلَمْ يَمَسَّهَا .

جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیں

اور بیوی نے عدت گزار کر دوسری شادی کی، لیکن دوسرے شوہر نے اس سے صحبت نہیں کی۔

٥٠١١ : حدّثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ : حَدَّثَنَا يَحْيٰ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ قالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ عائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا : أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ تَزَوَّجَ ٱمْرَأَةً ثمَّ طَلَّقَهَا ، فَتَزَوَّجَتْ آخَرَ ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لا يَأْتِيهَا ، وَأَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ ، فَقَالَ : (لَا ، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ) .

[ر : ٢٤٩٦]

ترجمہ

حضرت ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے حضرت عائشہ نے، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ رفاعہ قرظی نے ایک خاتون سے نکاح کیا، پھر انہیں طلاق دے دی، پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے دوسرے شوہر کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ تو ان کے پاس آتے ہی نہیں اور یہ کہ ان کے پاس (کپڑے کے) پلّو جیسا ہے اور انہوں نے پہلے شوہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کی خواہش ظاہر کی، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک تم اس دوسرے شوہر کا مزہ نہ چکھ لو اور یہ تمہارا مزہ نہ چکھ لے (پہلے شوہر سے تمہارا نکاح صحیح نہیں ہوگا)۔

تشریح

یہ رفاعہ بن سموال قرظی نے بنو قریظہ کی ایک عورت جس کے نام کے بارے میں مختلف روایات ہیں، ثمیمہ، تمیمہ، سہیمہ، امیمہ۔ طلاق ملنے کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر کے ساتھ اس نے نکاح کیا، وہ کسی وجہ سے اس کے ساتھ جماع پہ قادر نہ ہو سکے، تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی اور پہلے شوہر کے پاس جانے کے لئے پوچھا، آپ

نے فرمایا: تو پہلے کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک اس دوسرے کے جماع سے لطف اندوز نہ ہو جائے۔

جمہور فقہاء کے ہاں نکاح اور جماع دونوں کا ہونا تحلیل کے لئے ضروری ہے، صرف نکاح حلالہ کے لئے کافی نہیں، بلکہ وطی بھی ضروری ہے، انزال ہو یا نہ ہو، جب کہ حضرت سعید بن المسیب کے نزدیک صرف نکاح کا ہونا تحلیل کے لئے کافی ہے، جب کہ حسن بصری کے ہاں انزال ضروری ہے، رفاعہ قرظی والی حدیث جمہور کا استدلال ہے۔

٣٦ - باب : «وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ» /الطلاق : ٤/ .

قالَ مُجاهِدٌ : إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا يَحِضْنَ أَوْ لَا يَحِضْنَ ، وَاللَّائِي قَعَدْنَ عَنِ الْمَحِيضِ ، وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ : «فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ» /الطلاق : ٤/ .

''اور تمہاری مطلقہ بیویوں میں سے جو حیض آنے سے مایوس ہوگئی ہوں اگر تمہیں شبہ ہو''۔ مجاہدؒ نے فرمایا کہ مفہوم یہ ہے کہ تمہیں معلوم نہ ہو کہ حیض آتا ہے یا نہیں یا حیض آنا بند ہو گیا ہو اور جنہیں ابھی حیض آیا ہی نہ ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے۔

٣٧ - باب : «وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ» /الطلاق : ٤/ .

اور حمل والیوں کی میعاد ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے

٥٠١٢ : حدّثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ ، يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ ، كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا ، تُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلَى ، فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ ، فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ ، فَقَالَ : وَاللّٰهِ ما يَصْلُحُ أَنْ تَنْكِحِيهِ حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ ، فَمَكَثَتْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ ، ثُمَّ جاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : (انْكِحِي) . [ر : ٤٦٢٦]

ترجمہ

حضرت ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ ایک خاتون جو اسلام لائی تھیں جن کا نام ''سبیعہ'' تھا، اپنے شوہر کے ساتھ رہتی تھیں، شوہر کا جب انتقال ہوا تو وہ حاملہ تھیں۔ ابوالسنابل بن بعکک نے ان کے پاس پیغام نکاح بھیجا، لیکن انہوں نے نکاح کرنے سے انکار کر دیا، پھر انہوں نے کہا: بخدا جب عورت دو مدتوں میں سے لمبی مدت نہ گزار لے گی، تمہارے

لئے اس سے (جس سے وہ نکاح کرنا چاہتی تھیں) نکاح کرنا صحیح نہیں ہوگا، پھر وضع حمل کے بعد وہ دس دن تک رکی رہیں، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکاح کرلو۔

٥٠١٣ : حدّثنا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ ، عَنِ اللَّيْثِ ، عَنْ يَزِيدَ : أَنَّ ٱبْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ : أَنَّ عُبَيْدَ ٱللهِ بْنَ عَبْدِ ٱللهِ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ٱبْنِ الْأَرْقَمِ : أَنْ يَسْأَلَ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ : كَيْفَ أَفْتَاهَا النَّبِيُّ ﷺ ؟ فَقَالَتْ : أَفْتَانِي إِذَا وَضَعْتُ أَنْ أَنْكِحَ . [ر : ٣٧٧٠]

ترجمہ

عبیداللہ بن عبداللہ نے اپنے والد عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کے واسطے سے انہیں خبر دی کہ انہوں نے ابن الارقم کو لکھا کہ سبیعہ اسلمیہ سے پوچھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق کیا فتوی دیا تھا تو انہوں نے کہا: جب میرے ہاں بچہ کی ولادت ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فتوی دیا کہ اب میں نکاح کرلوں۔

٥٠١٤ : حدّثنا يَحْيَىٰ بْنُ قَزَعَةَ : حَدَّثَنَا مالِكٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ : أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ ، فَجاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَٱسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ ، فَأَذِنَ لَهَا ، فَنَكَحَتْ .

ترجمہ

حضرت مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ سبیعہ اسلمیہ اپنے شوہر کی وفات کے بعد چند دن تک حالت نفاس میں رہیں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر انہوں نے نکاح کی اجازت مانگی، تو آپ نے اجازت دے دی تو انہوں نے نکاح کیا۔

تشریح

حاملہ عورتوں کی عدت جمہور کے ہاں وضع حمل ہے، جب کہ بعض حضرات کے نزدیک ان کی عدت ابعد الاجلین ہے اور وضع حمل چار ماہ دس دن سے پہلے ہوجائے، تو عدت چار ماہ دس دن ہوگی، اگر چار ماہ دس دن پورے ہو جائیں تو عدت وضع حمل ہوگی۔ امام بخاریؒ کا رجحان جمہور کی طرف ہے۔ سبیعہ بنت حارث کے شوہر سعد بن خولہ تھے جو کسی غزوے میں شہید ہوئے تھے۔

٣٨ - باب : قَوْلِ ٱللهِ تَعَالَى : «وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ» /البقرة: ٢٢٨/ .

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : فِيمَنْ تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ ، فَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلَاثَ حِيَضٍ : بَانَتْ مِنَ الْأَوَّلِ ، وَلَا تَحْتَسِبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ : تَحْتَسِبُ . وَهٰذَا أَحَبُّ إِلَى سُفْيَانَ ، يَعْنِي قَوْلَ الزُّهْرِيِّ .

وَقَالَ مَعْمَرٌ : يُقَالُ : أَقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا دَنَا حَيْضُهَا ، وَأَقْرَأَتْ إِذَا دَنَا طُهْرُهَا ، وَيُقَالُ : ما قَرَأَت بِسَلًى قَطُّ ، إِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا .

اور مطلقہ عورتیں اپنے آپ کو تین میعادوں تک روکے رکھیں

ابراہیم نے ایک شخص کے بارے میں فرمایا جس نے عدت کے اندر ہی عورت سے نکاح کر دیا تھا اور پھر وہ اس کے پاس تین حیض کی مدت گزرنے تک رہی کہ اس کے بعد وہ پہلے ہی شوہر سے جدا ہوگی، (اور یہ صرف اس کی عدت سمجھی جائے گی) دوسرے نکاح کی عدت کا اس میں شمار نہیں ہوگا، لیکن زہری نے کہا کہ اس میں دوسرے نکاح کی عدت کا بھی شمار ہوگا۔ زہریؒ کا قول سفیان کو زیادہ پسند تھا۔ معمر نے فرمایا: "أقرأت المرأة" اس وقت بولتے ہیں جب عورت کا حیض قریب ہو، اسی طرح اس وقت بھی بولتے ہیں جب عورت کا طہر قریب ہو، جب کسی عورت کے پیٹ میں کبھی کوئی حمل نہ ہوا ہو تو اس کے لئے کہتے ہیں، "ماقرأت بسَلًى قط".

تشریح

حضرت ابراہیم کے اثر کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مطلقہ عورت نے عدت کے اندر دوسری شادی کر لی، مثلا ابھی ایک ہی حیض گزرا تھا کہ نکاح کر لیا، دوسرے شوہر نے بھی طلاق دے دی، تو اس پر دونوں شوہروں کی عدت لازم ہے، پہلے پہلے شوہر کے دو حیض، اس کے بعد دوسرے شوہر کے تین حیض پورے کرے گی، لیکن زہری کا کہنا ہے کہ درمیان کے دو حیض مشترک ہوں گے، اس کے بعد مزید ایک حیض انتظار کرے گی۔ زہری کا یہ قول سفیان کو بھی پسند ہے اور احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

٣٩ - باب : قِصَّةِ فاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ .

فاطمہ بنت قیس کا واقعہ

وَقَوْلِ ٱللهِ : «وَٱتَّقُوا ٱللهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ

مُبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ ٱللّٰهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ ٱللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ ٱللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا» /الطلاق: ١/. «أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ - إِلَى قَوْلِهِ - بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا» /الطلاق: ٦ - ٧/.

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو، انہیں گھر سے نہ نکالو، نہ وہ خود نکلیں، بجز اس کے کہ وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کرلیں، یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں اور جس نے اللہ کے حکم سے تجاوز کیا، اس نے اپنے اوپر ظلم کیا، تجھے خبر نہیں کہ شاید اللہ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کرے، ان مطلقات کو اپنی حیثیت کے مطابق مکان دو، جہاں تم رہتے ہو اور انہیں تنگ کرنے کے لئے انہیں تکلیف مت پہنچاؤ، اگر وہ حمل والیاں ہوں تو انہیں خرچ دیتے رہو، ان کے حمل کے پیدا ہونے تک''۔ اللہ کا ارشاد ''بعد عسر یسراً'' تک۔

تشریح

مطلقہ رجعیہ کو بالاتفاق عدت کے دوران نفقہ اور سکنی ملے گا، اگر حاملہ ہے تو بھی، البتہ جو غیر حاملہ ہو اس کے بارے میں مجتہدین کا اختلاف ہے، ظاہریہ کے ہاں نہ تو نفقہ ہے نہ سکنی، اور امام ابوحنیفہ کے ہاں دونوں (نفقہ اور سکنی) ملے گا، مالکیہ اور شوافع کے ہاں اس کو دوران عدت سکنی ملے گی، لیکن نفقہ نہیں ملے گا۔ امام بخاریؒ ان کے قول کو ترجیح دیتے ہیں، ان کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ ان کی ذکر کردہ آیت میں سکنی کا ثبوت تو ملتا ہے اور نفقہ کے وجوب کی کوئی دلیل نہیں۔ نیز فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں ہے: ''لا نفقة لكِ ولا سكنى''، سکنی کا حکم آیت ''أسكنوهن'' سے معارض ہے، اس لئے اس کا اعتبار نہیں اور نفقہ کا حکم کسی سے معارض نہیں، اس لئے اس کا اعتبار ہوگا۔ احناف ''وللمطلقات متاع بالمعروف'' اور ''على المولود له رزقهن وكسوتهن بالمعروف'' سے استدلال کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ مطلقات خواہ رجعیہ ہوں یا مبتوتہ دونوں کو شامل ہے، جس طرح کہ لفظ متاع نفقہ اور سکنی دونوں کو شامل ہے اور ان عورتوں کا کھانا اور لباس ''والد'' کے ذمہ ہے۔ جہاں تک فاطمہ بنت قیس کا تعلق ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم کتاب اللہ اور سنت رسول کو کسی عورت کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''لها السكنى والنفقة'' پھر فاطمہ کو مخصوص حالت کی وجہ سے نفقہ اور سکنی سے محروم کر دیا گیا تھا، ایک تو یہ ہے کہ اس کے شوہر کا گھر ویرانے میں تھا اور خود یہ زبان کی تیز تھی، سسرال

والوں کے ساتھ نہیں بنتی تھی، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے " ولا یخرجن إلا أن یأتین بفاحشة" پر عمل کرتے ہوئے انہیں دوسری جگہ منتقل کر دیا۔ "فاحشة" سے مراد زبان درازی اور بدگوئی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ جو کھجوریں وکیل کے ذریعے بھیجی گئی تھیں، اس نے واپس کیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زائد نفقہ کی نفی کی ہو۔

۵۰۱۷/۵۰۱۵ : حدّثنا إِسْماعِيلُ : حَدَّثَنَا مالِكٌ ، عَنْ يَحْيىٰ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمانَ بْنِ يَسَارٍ : أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ : أَنَّ يَحْيىٰ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الحَكَمِ ، فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، فَأَرْسَلَتْ عائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الحَكَمِ ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ : اتَّقِ اللهَ وَارْدُدْهَا إِلَى بَيْتِهَا . قالَ مَرْوَانُ – فِي حَدِيثِ سُلَيْمانَ – إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الحَكَمِ غَلَبَنِي . وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ : أَوَ ما بَلَغَكِ شَأْنُ فاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ؟ قالَتْ : لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فاطِمَةَ . فَقَالَ مَرْوَانُ بْنُ الحَكَمِ : إِنْ كانَ بِكِ شَرٌّ ، فَحَسْبُكِ ما بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ .

ترجمہ

حضرت قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی صاحبزادی کو طلاق دے دی اور عبدالرحمٰن انہیں ان کے شوہر کے گھر سے لے آئے، عدت کے ایام گزرنے سے پہلے جب حضرت عائشہ کو معلوم ہوا تو آپ نے مروان بن حکم کے ہاں جو اس وقت مدینہ کے امیر تھے کہلوایا کہ اللہ سے ڈرو، لڑکی کو اس کے گھر (جہاں اسے طلاق ہوئی) پہنچا دو، جیسا کہ سلیمان بن یسار کی حدیث ہے، مروان نے اس کا جواب یہ دیا کہ عبدالرحمٰن بن حکم نے میری بات نہیں مانی اور قاسم بن محمد نے (اپنی روایت میں) یہ بیان کیا کہ مروان نے ام المؤمنین کو یہ جواب دیا کہ کیا آپ کو فاطمہ بنت قیس کا علم نہیں، انہوں نے بھی اپنے شوہر کے گھر عدت نہیں گزاری تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تم فاطمہ کے واقعہ کا حوالہ نہ دیتے تب بھی تمہارا کچھ نہ بگڑتا، کیونکہ وہ تمہارے لئے دلیل نہیں بن سکتا۔ مروان بن حکم نے اس پر کہا کہ اگر آپ کے نزدیک فاطمہ کو ان کے شوہر کے گھر سے منتقل کرنا ان کے شوہر کے درمیان رشتہ داری کی کشیدگی کی وجہ سے تھا، تو یہاں بھی وجہ کافی ہے کہ دونوں (میاں بیوی) کے درمیان کشیدگی تھی۔

(۵۰۱۶) : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ أَنَّهَا قالَتْ : ما لِفَاطِمَةَ ، أَلَا تَتَّقِي اللهَ ، يَعْنِي فِي قَوْلِهَا : لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ .

ترجمہ

قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فاطمہ بنت قیس سے کہا کہ تم خدا سے نہیں ڈرتی؟! آپ کا اشارہ ان کے اس قول کی طرف تھا کہ مطلقہ بائنہ کو نفقہ اور سکنی دینا ضروری ہے۔

(٥٠١٧) : حدّثنا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ مَهْدِيّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ٱبْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ : قالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ : أَلَمْ تَرَيْ إِلَى فُلَانَةَ بِنْتِ الحَكَمِ ، طَلَّقَهَا زَوْجُهَا أَلْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ ؟ فَقَالَتْ : بِئْسَ ما صَنَعَتْ ، قالَ : أَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ فاطِمَةَ ؟ قالَتْ : أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هٰذَا الحَدِيثِ .

وَزَادَ ٱبْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ : عابَتْ عائِشَةُ أَشَدَّ الْعَيْبِ ، وَقالَتْ : إِنَّ فاطِمَةَ كانَتْ فِي مَكانٍ وَحْشٍ ، فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا ، فَلِذٰلِكَ أَرْخَصَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ . [٥٠١٨]

ترجمہ

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ آپ فلانہ (عمرہ) بنت حکم کا معاملہ نہیں دیکھتیں، ان کے شوہر نے انہیں طلاق بائنہ دے دی اور وہ وہاں سے نکل آئیں (عدت گزارے بغیر)۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جو کچھ اس نے کیا بہت برا کیا۔ عروہ نے کہا: آپ نے فاطمہ کے واقعہ کے متعلق نہیں سنا، فرمایا کہ اس کی یہ حدیث ذکر کرنے میں کوئی خیر نہیں، اور ابن ابی زناد نے ہشام کے واسطے سے یہ اضافہ کیا ہے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ نے عمرہ بنت حکم کے معاملے پر شدید ناگواری کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ فاطمہ بنت قیس تو ایک ویران جگہ میں تھی اور اس کے چاروں طرف خوف اور وحشت برستی تھی، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی کہ وہاں سے منتقل ہو جائیں اور اپنے آبائی گھر میں عدت گزاریں۔

٤٠ – باب : الْمُطَلَّقَةِ إِذَا خُشِيَ عَلَيْهَا فِي مَسْكَنِ زَوْجِهَا : أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيْهَا ، أَوْ تَبْذُوَ عَلَى أَهْلِهِ بِفَاحِشَةٍ .

وہ مطلقہ جس کے شوہر کے گھر میں کسی چور وغیرہ یا خود شوہر کے اچانک آنے کا ڈر ہو یا شوہر کے اچانک اندر آنے کا خطرہ ہو یا شوہر کے گھر والے بدکلامی کریں۔

٥٠١٨ : وَحدّثني حَبَّانُ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ ٱللهِ : أَخْبَرَنَا ٱبْنُ جُرَيْجٍ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ ،

عَنْ عُرْوَةَ : أَنَّ عائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَى فاطِمَةَ . [ر : ۵۰۱۵]

ترجمہ

ابن جریج کی روایت ہے، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبداللہ نے، انہیں عروہ نے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فاطمہ بنت قیس کے متعلق اس (مطلقہ بائنہ کو نفقہ وسکنی نہ ملے گا) کا انکار کیا۔

تشریح

امام بخاریؒ اس باب میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عذر کی وجہ سے مطلقہ اپنے شوہر کے گھر سے منتقل ہوسکتی ہے اور فاطمہ بنت قیس کے متعلق یہ بھی آتا ہے کہ اس کا گھر ویرانے میں تھا وہ زبان دراز تھی، شوہر اور اس کے رشتہ داروں کے ساتھ ہر وقت لڑائی جھگڑا کرتی تھی، یہ دونوں عذر تھے۔ "اقتحام" کا مطلب ہے: بغیر اجازت گھس آنا۔

٤١ - باب : قَوْلِ اللّٰهِ تَعالَى : «وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ ما خَلَقَ اللّٰهُ فِي أَرْحامِهِنَّ» /البقرة: ۲۲۸/ : مِنَ الحَيْضِ وَالْحَبَلِ .

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "ان کے لئے جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے رحموں میں پیدا کر رکھا ہے اسے چھپائیں"۔

۵۰۱۹ : حدّثنا سُلَيْمانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قالَتْ : لَمَّا أَرادَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَنْفِرَ ، إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً ، فَقَالَ لَهَا : (عَقْرَى حَلْقَى ، إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ، أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ) . قالَتْ : نَعَمْ ، قالَ : (فَانْفِرِي إِذًا) . [ر : ۳۲۲]

ترجمہ

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں کوچ کا ارادہ کیا، تو دیکھا کہ ام المؤمنین حضرت صفیہ اپنے گھر کے دروازے پر غمگین کھڑی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: "عقری" یا فرمایا: "حلقی" (راوی کو شک ہے) "إنك لحابستنا، أكنتِ أفضتِ يوم النحر؟" معلوم ہوتا ہے تم ہمیں روک دوگی، کیا تم نے قربانی کا طواف کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: پھر چلو۔

تشریح

عدت کا تعلق حیض اور حمل سے ہے، اس لئے عورت کو اس کے کتمان کی اجازت نہیں، اس سلسلہ میں وہ امین

ہے،اس کی بات کوتسلیم کیا جائے گا۔ "عقریٰ" یا "حلقیٰ" اصل میں "عقرك الله عقرا" اللہ تجھے بانجھ کردے،"خلق الله خالقاً" اللہ تیرے گلے کوخراب کردے، تیرے حلق میں تکلیف ہو۔

٤٢ – باب : «وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ» /البقرة: ٢٢٨/ : فِي الْعِدَّةِ ، وَكَيْفَ يُرَاجِعُ الْمَرْأَةَ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ .

''اوران کے شوہر انہیں واپس لینے میں اس مدت میں زیادہ حقدار ہیں''۔جب شوہر نے ایک یا دوطلاق دی تو اپنی بیوی سے رجعت کس طرح کرے گا۔

٥٠٢١/٥٠٢٠ : حدّثني مُحَمَّدٌ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنِ الحَسَنِ قالَ : زَوَّجَ مَعْقِلٌ أُخْتَهُ ، فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً .

ترجمہ

حضرت حسن کی روایت ہے کہ حضرت معقل بن یسار نے اپنی بہن کا نکاح کیا، پھران کے شوہر نے انہیں ایک طلاق دی۔

(٥٠٢١) : وَحَدَّثَنِي محمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ : حَدَّثَنَا الحَسَنُ : أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ كانَتْ أُخْتُهُ تَحْتَ رَجُلٍ ، فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا ، حَتَّى ٱنْقَضَتْ عِدَّتُهَا ، ثُمَّ خَطَبَهَا ، فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذٰلِكَ أَنَفًا ، فَقَالَ : خَلَّى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ، ثُمَّ يَخْطُبُهَا ، فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا ، فَأَنْزَلَ ٱللّٰهُ : «وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ» . إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، فَدَعَاهُ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَ عَلَيْهِ ، فَتَرَكَ الحَمِيَّةَ وَٱسْتَقَادَ لِأَمْرِ ٱللّٰهِ . [ر : ٤٢٥٥]

ترجمہ

حضرت حسن کی روایت ہے کہ حضرت معقل بن یسار کی بہن ایک شخص کے نکاح میں تھی، پھرانہوں نے انہیں طلاق دی،اس کے بعد تنہائی میں عدت گزارنے دی، عدت کے دن جب ختم ہو گئے تو ان کے سابق شوہر نے ہی پھر حضرت معقل کے پاس ان کے نکاح کا پیغام بھیجا۔حضرت معقل کواس پر بڑی غیرت آئی،آپ نے کہا: جب وہ عدت گزار رہی تھی تو وہ اس وقت اس پر قدرت تھی کہ دوران عدت رجعت کرلے،لیکن ایسانہیں کیا اوراب میرے پاس نکاح کا پیغام بھیجتا ہے، چنانچہ آپ ان کے اور اپنی بہن کے درمیان حائل ہو گئے،اس پر یہ آیت نازل ہوئی:''جب تم اپنی عورتوں کوطلاق دے چکواور وہ اپنی عدت کو پہنچ چکیں تو انہیں مت روکو''، آخر آیت تک، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

انہیں بلا کر یہ آیت سنائی تو انہوں نے ضد چھوڑ دی اور اللہ کے حکم کے سامنے جھک گئے۔

۵۰۲۲ : حدّثنا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ ٱبْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا طَلَّقَ ٱمْرَأَةً لَهُ وَهْيَ حائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا ، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا : (فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ ٱللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ) .

وَكانَ عَبْدُ ٱللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ قالَ لِأَحَدِهِمْ : إِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا ، فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ .

وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ ، عَنِ اللَّيْثِ : حَدَّثَنِي نَافِعٌ : قالَ ٱبْنُ عُمَرَ : لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَنِي بِهٰذَا . [ر : ٤٦٢٥]

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تو اس وقت وہ حائضہ تھیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حکم دیا کہ رجعت کر لیں اور انہیں اس وقت تک اپنے پاس رکھیں جب تک وہ حیض سے پاک ہونے کے بعد دوبارہ حائضہ نہ ہوں اور اگر وہ اس حیض سے بھی پاک ہو جائیں تو اگر طلاق دینے کا ارادہ ہو تو طہر میں اس سے پہلے کہ ہم بستری کریں طلاق دے دیں، پس یہی وہ وقت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ان میں عورتوں کو طلاق دی جائے،اور عبداللہ بن عمر سے اگر مطلقہ ثلاثہ کے متعلق سوال کیا جاتا تو سوال کرنے والے سے آپ فرماتے: اگر تم نے تین طلاقیں دے دی ہیں تو پھر تمہاری بیوی تم پر حرام ہے، یہاں تک کہ وہ تمہارے سوا دوسرے شوہر سے نکاح کرے۔غیر (ابوالجہم) نے اس حدیث میں لیث کے واسطے سے یہ اضافہ کیا کہ (انہوں نے بیان کیا) کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر نے بیان کیا کہ اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک دو طلاقیں دے دیں تو تم اب دوبارہ اسے اپنے نکاح میں لا سکتے ہو، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔

تشریح

طلاق رجعی کی صورت میں عدت کے اندر رجوع کرنے سے نئے نکاح کی ضرورت نہیں،البتہ عدت گزرنے کے بعد عقد جدید کی ضرورت ہوگی۔اس پر اتفاق ہے کہ طلاق رجعی دینے والا عدت کے اندر رجوع کا حق رکھتا ہے، اگرچہ عورت کو ناپسند ہو، پھر رجوع امام شافعیؒ کے نزدیک بالکلام ہوگا۔امام اوزاعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک بالجماع

ہوگا، پھر امام مالکؒ نیت کی شرط بھی لگاتے ہیں کہ رجوع عن الطلاق کی نیت سے صحبت کرے۔ احنافؒ کے نزدیک رجوع قول اور عمل دونوں سے ہوسکتا ہے۔

٤٣ – باب : مُرَاجَعَةِ الحَائِضِ .

حائضہ سے رجعت

٥٠٢٣ : حدّثنا حَجَّاجٌ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا مُحمَّدُ بْنُ سِيرِينَ : حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ : سَأَلْتُ ٱبْنَ عُمَرَ فَقَالَ : طَلَّقَ ٱبْنُ عمرَ ٱمْرَأَتَهُ وَهْيَ حائِضٌ ، فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ، ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قُبُلِ عِدَّتِهَا ، قُلْتُ : فَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ ؟ قالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَٱسْتَحْمَقَ . [ر : ٤٦٢٥]

ترجمہ

حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو فرمایا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے، اس وقت وہ حائضہ تھیں، پھر اس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ابن عمر اپنی بیوی سے رجعت کرلیں، پھر جب طلاق کا صحیح وقت آئے تو طلاق دیں۔ حضرت یونس بن جبیر نے بیان کیا کہ حضرت عمر سے میں نے پوچھا کہ کیا اس طلاق کا بھی شمار ہوا تھا؟ انہوں نے فرمایا: اگر کوئی حماقت اور بے بسی کا مظاہرہ کرے تو اس کا کیا علاج ہے۔

تشریح

زمانۂ حیض میں بیوی کو طلاق دینے پر رجوع کرلینا چاہیے اور یہ رجوع مالکیہؒ کے ہاں واجب ہے۔ احنافؒ کے ہاں بھی مذہب مختار ہے، جب کہ امام شافعیؒ اس رجوع کو مستحب سمجھتے ہیں۔

٤٤ – باب : تُحِدُّ المُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا .

جس عورت کا شوہر مرجائے وہ چار مہینے دس دن تک عدت گزارے گی

وَقالَ الزُّهْرِيُّ : لَا أَرَى أَنْ تَقرَبَ الصَّبِيَّةُ المُتَوَفَّى عَنْهَا الطِّيبَ ، لِأَنَّ عَلَيْهَا العِدَّةَ .

زہری نے کہا کہ کم عمر لڑکی کا شوہر بھی اگر انتقال کرگیا تو میں اس کے لئے بھی خوشبو کا استعمال جائز نہیں سمجھتا، کیونکہ اس پر بھی عدت واجب ہے۔

٥٠٢٤ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ ٱبْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْأَحادِيثَ الثَّلَاثَةَ : قالَتْ زَيْنَبُ : دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ ، فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ ، خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ، ثُمَّ قالَتْ : وَٱللهِ ما لِي بِالطِّيبِ مِنْ حاجَةٍ ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ يَقُولُ : (لَا يَحِلُّ لِٱمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِٱللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا) .

قالَتْ زَيْنَبُ : فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا ، فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ، ثُمَّ قالَتْ : أَمَا وَٱللهِ ما لِي بِالطِّيبِ مِنْ حاجَةٍ ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ : (لَا يَحِلُّ لِٱمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِٱللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا) .

قالَتْ زَيْنَبُ : وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ : جاءَتِ ٱمْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ فَقالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنَّ ٱبْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا ، وَقَدِ ٱشْتَكَتْ عَيْنَهَا ، أَفَتَكْحُلُهَا ؟ فَقالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (لَا) . مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ، كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ : (لَا) . ثُمَّ قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ ، وَقَدْ كانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعَرَةِ عَلَى رَأْسِ الحَوْلِ) .

قالَ حُمَيْدٌ : فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ : وَما تَرْمِي بِالْبَعَرَةِ عَلَى رَأْسِ الحَوْلِ ؟ فَقالَتْ زَيْنَبُ : كانَتِ المَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا ، دَخَلَتْ حِفْشًا ، وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا ، وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ، ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ ، حِمارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ ، فَتَفْتَضُّ بِهِ ، فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا ماتَ ، ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعَرَةً ، فَتَرْمِي ، ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ ما شاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ . سُئِلَ مالِكٌ ما تَفْتَضُّ بِهِ ؟ قالَ : تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا . [ر : ١٢٢١ ، ٥٠٢٥]

ترجمہ

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کے پاس اس وقت گئی جب ان کے والد ابوسفیان بن حرب کا انتقال ہوا۔ ام حبیبہؓ نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق خوشبو کی زردی یا کسی اور چیز کی آمیزش تھی، پھر وہ خوشبو ایک کنیز نے آپ کو لگائی، ام المؤمنین نے خود اسے اپنے رخساروں پر لگایا اور

فرمایا: واللہ! مجھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں، لیکن میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے، سوائے شوہر کے کہ اس کا سوگ چار مہینے دس دن ہے۔ حضرت زینب نے کہا کہ میں ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کے پاس اس وقت گئی، جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا، انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور استعمال کی اور فرمایا: واللہ! مجھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں، لیکن میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو برسر منبر پر یہ فرماتے سنا کہ کسی عورت کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے (صرف شوہر کے لئے چار مہینے دس دن کا سوگ ہے)۔ حضرت زینب بنت ام سلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ام سلمہ کو یہ کہتے بھی سنا کہ ایک خاتون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری لڑکی کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے، کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے؟ انہوں نے اس پر فرمایا کہ نہیں، دو تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا اور ہر مرتبہ نفی کی، پھر آپ نے فرمایا: یہ شرعی عدت چار مہینے دس دن کی ہی ہے، جہالیت میں تمہیں سال بھر تک مینگنی بھگتنی پڑتی تھی۔ حمید نے کہا: میں نے حضرت زینب سے کہا کہ سال بھر تک یہ میگنیاں بھگتنا کیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر مر جاتا تو وہ ایک نہایت تنگ و تاریک کوٹھڑی میں داخل ہو جاتی، سب سے برے کپڑے پہنتی اور خوشبو کا استعمال ترک کر دیتی، یہاں تک کہ اس حالت میں ایک سال گزر جاتا، پھر کسی چوپائے گدھے بکری یا پرندوں کو اس کے پاس لایا جاتا، وہ عدت سے باہر آنے کیلئے اس پر ہاتھ پھیرتی تھی، ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیرے اور وہ مر نہ جائے، اس کے بعد وہ نکالی جاتی، اسے مینگنی دی جاتی جسے وہ پھینکتی، اب وہ خوشبو وغیرہ کوئی بھی چیز استعمال کر سکتی تھی۔ امام مالکؒ سے پوچھا گیا کہ "ما تفتض به" کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ اس کا جسم چھوتی تھی۔

تشریح

امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ کم سن لڑکی خوشبو کے قریب جائے تو اسے مناسب نہیں سمجھا جاتا، ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک کم سن نابالغ لڑکی کا شوہر مر جائے تو اس پر بھی سوگ منانا واجب ہے۔

حضرات حنفیہ کے ہاں اس پر سوگ واجب نہیں، اس لئے کہ "لا يحل لامرأة تؤمن بالله" إلخ میں "امرأة" کا لفظ ہے جس کا اطلاق بالغہ پر ہوتا ہے، اس لئے نابالغ بچی کو سوگ منانے کا پابند نہیں کیا جائے گا۔

"إنها أخبرته هذه الأحاديث الثلاثة" کا مطلب یہ ہے کہ حضرت زینب نے حمید بن نافع کو یہ تین حدیثیں سنائیں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس کہ جب ان کے

شوہر شہید ہوئے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے اور فرمایا: آج کے بعد تم لوگ سوگ نہ منانا، جمہور کہتے ہیں کہ یہ حدیث شاذ ہے، یا پہلے یہ حکم تھا، بعد میں منسوخ ہوا، یا وہ حاملہ تھیں، وضع حمل سے سوگ کی عدت پوری ہوگئی۔ معتدہ ایک سال نہ پانی کو ہاتھ لگاتی ہے نہ ناخن کاٹتی ہے، نہ بالوں کو صاف کرتی ہے، ایک سال کے بعد جب وہ بند کوٹھری سے بری حالت میں نکلتی ہے اور عدت کی پابندیوں کو ایک پرندے کے ذریعہ ختم کر ڈالتی ہے اس طرح کہ اس پرندے سے اپنی شرمگاہ کو پونچھتی ہے، پھر اس کو پھینک دیتی ہے، وہ پرندہ ''افتضاض'' کے اس عمل سے عموماً زندہ نہیں رہتا، بعض نے کہا: ''افتضاض'' کے معنی توڑنے کے آئے ہیں، معتدہ عورت عدت کی پابندیوں کو توڑ دیتی ہے اور ختم کر دیتی ہے، بعض نے کہا: ''افتضاض'' میٹھے پانی سے غسل کرنے کو کہتے ہیں، اور ''فضہ'' سے ماخوذ ہے، جس کے معنی چاندی کے ہیں، یعنی غسل کر کے اس طرح صاف ہو جاتی ہے جس طرح چاندی۔ حضرت زینب بنت ابی سلمہ، حضرت زینب بنت جحش کے اس بھائی کے انتقال پر تعزیت کے لئے آئی تھیں جس کا نام عبداللہ بنت جحش تھا، جو اگرچہ مرتد ہو چکا تھا، کیونکہ اس نے نصرانیت قبول کر لی تھی، بہرحال ام المؤمنین کا تو بھائی تھا اور حالت نصرانیت میں مرنے پر زیادہ غم کا باعث تھا، بعض نے کہا ہے کہ ممکن ہے ان کا حقیقی بھائی نہ ہو، بلکہ علاتی یا رضاعی بھائی ہو۔

٤٥ – باب : الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ .

عدت میں سرمہ کا استعمال

٥٠٢٥ : حدّثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّهَا : أَنَّ ٱمْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا ، فَخَشُوا عَلَى عَيْنَيْهَا ، فَأَتَوْا رَسُولَ ٱللهِ ﷺ فَٱسْتَأْذَنُوهُ فِي ٱلْكُحْلِ ، فَقَالَ : (لَا تَكْتَحِلُ ، قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا ، أَوْ شَرِّ بَيْتِهَا ، فَإِذَا كَانَ حَوْلٌ فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعَرَةٍ ، فَلَا حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ) .
وَسَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : (لَا يَحِلُّ لِٱمْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِٱللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا) . [٥٣٧٩ ، وانظر : ٥٠٢٤]

ترجمہ

حضرت حمید بن نافع نے حضرت زینب بنت ام سلمہ سے اور انہوں نے اپنی والدہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا، اس کی آنکھ میں تکلیف ہو گئی، اس کے گھر والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور سرمہ لگانے کی اجازت چاہی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرمہ زمانہ عدت میں نہ لگاؤ، زمانہ جاہلیت میں بدترین کپڑے میں وقت گزارنا پڑتا تھا (راوی کو شک ہے، یا) یہ فرمایا کہ بدترین گھر میں وقت (عدت) گزارنا پڑتی تھی، جب اس طرح ایک سال پورا ہوتا تو اس کے پاس سے ایک کتا گزرتا اور وہ اس پر مینگنی پھینکتی تب وہ عدت سے باہر آتی، پس سرمہ نہ لگاؤ، یہاں تک کہ چار مہینے دس دن گزر جائیں اور میں نے زینب بنت ام سلمہ سے سنا، وہ ام حبیبہ کے واسطے سے بیان کرتی تھی کہ ایک مسلمان عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے، سوائے شوہر کے، اس کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔

تشریح

ظاہریہ کے نزدیک ضرورت کے وقت بھی عورت سرمہ عدت میں نہیں لگا سکتی، جس طرح اس روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ میں تکلیف ہونے کی وجہ سے بھی سرمہ لگانے کی اجازت نہیں دی۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ضرورت کے وقت سوگ والی عورت رات کے وقت سرمہ لگا سکتی ہے، ان کا استدلال مؤطا کی روایت سے ہے جس میں امام مؤطا نے فرمایا: "اجعلیه باللیل وامسحیه بالنهار" کہ رات کو لگائے، دن میں مسح کر دے۔ احناف کے نزدیک ضرورت کے وقت رات دن دونوں میں لگا سکتی ہے، اسلئے کہ ضرورت محظور چیز کو مباح کر دیتی ہے، اس باب کی روایت میں ممانعت کی وجہ یہ تھی کہ اس بیماری کا علاج بغیر سرمہ کے بھی ممکن تھا، یا وہ بیماری ہلکی تھی، خاص ضرورت نہیں تھی۔

٤٦ – باب : الْقُسْطِ لِلْحَادَّةِ عِنْدَ الطُّهْرِ .

زمانہ عدت میں حیض سے پاکی کے وقت عود کا استعمال

٥٠٢٧ : حدّثني عَبْدُ ٱللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قالَتْ : كُنَّا نُنْهٰى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، وَلَا نَكْتَحِلَ ، وَلَا نَطَّيَّبَ ، وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ ، وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ ، إِذَا ٱغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا ، فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ ، وَكُنَّا نُنْهٰى عَنِ ٱتِّبَاعِ الجَنَائِزِ . [ر : ٣٠٧]

ترجمہ

حضرت ام عطیہؓ کی روایت ہے کہ ہمیں اس سے منع کیا گیا کہ تین دن سے زیادہ کسی میت کا سوگ منائیں،

سوائے شوہر کے، اس کے لئے چار مہینے دس دن کی عدت ہے، اس زمانہ میں نہ ہم سرمہ لگاتیں، نہ خوشبو لگاتیں، نہ رنگے ہوئے کپڑے پہنتی تھیں، البتہ وہ کپڑا اس سے مستثنیٰ تھا جس کا دھاگہ بننے سے پہلے ہی رنگ دیا گیا ہو، ہمیں اس کی اجازت دی گئی تھی کہ حیض کے بعد غسل کریں تو اس وقت ''اظفار'' کا تھوڑا سا عود استعمال کر سکتی ہیں اور ہمیں جنازے کے پیچھے چلنے کی ممانعت تھی۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ''قسط'' کا لفظ ''قاف'' کے ساتھ بھی ہے اور ''کاف'' کے ساتھ بھی، جس طرح ''کافور'' کا لفظ کاف اور قاف دونوں سے استعمال ہوتا ہے۔ ''نبذۃ'' ٹکڑے کے معنی میں ہے۔

٤٧ - باب : تَلْبَسُ الحَادَّةُ ثِيَابَ الْعَصْبِ .

عورت عدت کے دوران ایسا کپڑا پہن سکتی ہے جس کا دھاگہ بننے سے پہلے رنگا ہو

٥٠٢٨ : حدّثنا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قالَتْ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (لَا يَحِلُّ لِاَمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ ، فَإِنَّهَا لَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ) .
وَقالَ الْأَنْصارِيُّ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ : حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ : حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ : وَلَا تَمَسُّ طِيبًا ، إِلَّا أَدْنَى طُهْرِهَا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ . [ر : ٣٠٧]
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ : الْقُسْطُ وَالْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ وَالْقَافُورِ . نُبْذَةٌ : قطعةٌ .

ترجمہ

حضرت ام عطیہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منائے، سوائے شوہر کے وہ اس کے لئے سرمہ نہ لگائے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے سوائے اس کپڑے کے جو بننے سے پہلے رنگا ہو، اور محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا، ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ نے، ان سے ام عطیہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور فرمایا کہ خوشبو کا استعمال نہ کریں سوائے طہر کے وقت جب حیض سے پاک ہوں، تو تھوڑا سا عود (قسط) اور مقام ''اظفار'' کی خوشبو استعمال کر سکتی ہیں۔ ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ قسط اور کست ایک ہی چیز ہے، جیسے کافور اور قافور۔

تشریح

معتدہ کے بارے میں یہ تو اتفاق ہے کہ رنگین خوبصورت اور زینت والے کپڑے استعمال نہیں کر سکتی۔ امام

شافعیؒ اور احنافؒ کے نزدیک معتدۃ الوفاۃ کے لئے ثیاب کا استعمال حرام ہے۔ مالکیہؒ کے ہاں کپڑا موٹا ہو تو اس کا استعمال جائز ہے اور اگر ملائم اور رقیق ہو تو جائز نہیں۔ حدیث میں ثیاب عصب کی اجازت دی گئی ہے، اس وقت وہ ایک سادہ کپڑا شمار ہوتا ہے اور زینت کیلئے استعمال نہیں کیا جاتا تھا۔

٤٨ – باب : «وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ» /البقرة : ٢٣٤/ .

''اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ دیں'' اللہ کے ارشاد: "تعملون خبیر" تک

٥٠٢٩ : حدَّثني إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ : أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ : حَدَّثَنَا شِبْلٌ ، عَنِ ٱبْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : «وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا» . قالَ : كانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبًا ، فَأَنْزَلَ ٱللَّهُ : «وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيما فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ» . قالَ : جَعَلَ ٱللَّهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً ، إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ في وَصِيَّتِهَا ، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ ، وَهُوَ قَوْلُ ٱللَّهِ تَعَالَى : «غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ» . فَالْعِدَّةُ كما هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا . زَعَمَ ذٰلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ .

وَقالَ عَطَاءٌ : قالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : نَسَخَتْ هٰذِهِ الآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا ، فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ ، وَقَوْلُ ٱللَّهِ تَعَالَى : «غَيْرَ إِخْرَاجٍ» . وَقالَ عَطَاءٌ : إِنْ شَاءَتِ ٱعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهَا ، وَسَكَنَتْ في وَصِيَّتِهَا ، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ ٱللَّهِ : «فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيما فَعَلْنَ» . قالَ عَطَاءٌ : ثُمَّ جاءَ الْمِيرَاثُ ، فَنَسَخَ السُّكْنَىٰ ، فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ ، وَلَا سُكْنَىٰ لَهَا . [ر : ٤٢٥٧]

ترجمہ

حضرت روح بن عبادہ نے خبر دی، ان سے شبل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے مجاہد نے آیت ''اور تم لوگوں میں سے جو مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں'' کے متعلق فرمایا: یہ عدت جو شوہر کے گھر والوں کے پاس گزاری جاتی ہے پہلے واجب تھی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں یا بیویاں چھوڑ جائیں ان پر لازم ہے اپنی بیویوں کے حق میں نفع اٹھانے کی وصیت کر جانے کی کہ وہ ایک سال تک گھر سے

نہ نکالی جائیں، لیکن اگر وہ خود نکل جائیں تو کوئی گناہ نہیں، اس باب میں جسے وہ (بیویاں) اپنے باب میں شرافت کے ساتھ کریں''۔ مجاہد نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ایسی بیوہ کے لیے سات مہینے بیس دن سال بھر میں سے وصیت قرار دی ہے، اگر وہ چاہے تو شوہر کی وصیت کے مطابق وہیں ٹھہری رہے، اور اگر چاہے چار مہینے دس دن پورے کر کے وہاں سے چلی جائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: 'انہیں نکالا نہ جائے، البتہ اگر وہ خود چلی جائیں، تو تم پر کوئی گناہ نہیں'' کا یہی منشا ہے، پس عدت تو جیسے پہلے تھی اب بھی اس پر واجب ہے۔ ابن ابی نجیح نے اسے مجاہد کے واسطے سے بیان کیا، اور عطا نے بیان کیا کہ ابن عباس نے فرمایا: پہلی آیت نے بیوہ کا اس کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم منسوخ کر دیا، اس لئے اب وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے، اور اسی طرح اس آیت نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''انہیں نکالا نہ جائے'' کو بھی منسوخ کر دیا، عطا نے فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو اپنے شوہر کے گھر والوں کے ہاں ہی عدت گزارے اور وصیت کے مطابق قیام کرے اور اگر چاہے چلی جائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''تم پر کوئی گناہ نہیں، جو وہ اپنی مرضی کے مطابق کرے''۔ عطا نے فرمایا کہ اس کے بعد میراث کا حکم نازل ہوا اور اس نے سکونت کے حکم کو منسوخ کر دیا، پس وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور اس کے لئے شوہر کی طرف سے سکونت کا انتظام نہیں ہوگا۔

۵۰۳۰ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ : حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ : لَمَّا جَاءَهَا نَعِيُّ أَبِيهَا ، دَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا ، وَقَالَتْ : ما لِي بِالطِّيبِ مِنْ حاجَةٍ ، لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : (لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِٱللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا) . [ر : ۱۲۲۱]

ترجمہ

حضرت حمید بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے زینب بنت ام سلمہ نے، ان سے ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے کہ جب آپ کے والد کے وفات کی خبر پہنچی تو آپ نے خوشبو منگوائی اور اپنے دونوں ہاتھوں پر اسے لگایا، پھر فرمایا: مجھے ضرورت نہیں تھی، لیکن میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو عورت اور اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لئے جائز نہیں کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ گزارے، سوائے شوہر کے، اس کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔

تشریح

متوفی عنہا زوجہا کے بارے میں جمہور کی رائے یہ ہے کہ ﴿يتربصن بأنفسهن أربعة أشهر وعشرا﴾ والی آیت ناسخ اور ﴿وصية لأزواجهم متاعا إلى الحول غير إخراج﴾ والی آیت سے منسوخ ہے، اگرچہ ناسخ مقدم اور منسوخ موخر ہے۔ مجاہد اور عطاء جو حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد ہیں، امام بخاریؒ نے دونوں کے قول نقل کئے ہیں کہ آیت الحول منسوخ نہیں، وصیت کا حکم آیت الحول میں چار ماہ دس دن کی عدت مقرر ہونے کی بعد آیا ہے، پھر زوجات کو اختیار دیا گیا، وہ چاہیں تو اس سے استفادہ کریں اور اگر چاہیں تو نہ کریں۔ عطاء کہتے ہیں: ﴿والذين يتوفون منكم ويذرون أزواجا وصية لأزواجهم﴾ چار ماہ دس دن کی عدت سے متعلق نہیں، آیت الحول کے نازل ہونے کے بعد چار ماہ دس دن کی عدت اسی طرح واجب ہے، جس طرح پہلے واجب تھی، آیت الحول میں ازواج کو پابند کیا کہ وہ سات ماہ بیس دن کی وصیت متاع سکنی کے لئے کریں، تاکہ سال پورا ہو اور زوجات کو بیت الزوج میں رہنے یا نہ رہنے کے بارے میں اختیار دیا گیا۔

مجاہد کہتے ہیں کہ مدت وصیت میں تو عورت کو اختیار ہے، لیکن چار ماہ دس دن کے بارے میں مجاہد نے سکوت اختیار کیا ہے، لیکن ظاہر ہے کہ جس طرح مدت وصیت میں عورت کے لئے بیت الزوج میں سکونت واجب نہیں، اسی طرح عدت کی مدت چار ماہ دس دن میں بھی فی بیت الزوج واجب نہیں۔

٤٩ – باب : مَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ .

زنا کی کمائی اور نکاح فاسد کا مہر

وَقَالَ الْحَسَنُ : إِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً وَهُوَ لَا يَشْعُرُ ، فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا ما أَخَذَتْ ، وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ ، ثُمَّ قالَ بَعْدُ : لَهَا صَدَاقُهَا .

حسن نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص لاعلمی میں کسی محرمہ سے نکاح کر دے، تو ان کے درمیان جدائی کر دی جائے گی اور جو کچھ وہ لے چکی ہے وہ اس کا ہوا، البتہ اس کے سوا اور کچھ اسے نہیں ملے گا، پھر بعد میں آپ فرمانے لگے تھے کہ اسے اس کا مہر دیا جائے گا۔

٥٠٣١ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : نَهٰى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ . [ر : ٢١٢٢]

ترجمہ

عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی اور گودوانے والی اور سود کھانے والے اور سود کھلانے والے پر لعنت بھیجی ہے اور آپ نے کتے کی قیمت اور زانیا کی کمائی سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والوں پر لعنت کی۔

٥٠٣٢ : حدّثنا آدمُ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قالَ : لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ ، وَنَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ ، وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِينَ . [ر : ١٩٨٠]

ترجمہ

حضرت ابن مسعود کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، کاہن کی کمائی اور زانیا عورت کی زنا کی کمائی سے منع فرمایا۔

٥٠٣٣ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، عَنْ أَبِي حازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : نَهٰى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْإِماءِ . [ر : ٢١٦٣]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ اور کنیزوں کی کمائی سے منع فرمایا۔

تشریح

گواہوں کے بغیر نکاح کرنا، زمانہ عدت میں نکاح کرنا، نکاح مؤقت سب نکاح فاسد کی صورتیں ہیں۔ بے خبری میں اگر کسی نے محرمہ سے نکاح کر دیا تو تفریق کر دی جائے گی اور دیدہ دانستہ طور پر محرمہ سے نکاح کرنے میں احناف کے ہاں تعزیراً ان کو سزا دی جائے گی، حد چونکہ شبہ سے ساقط ہو جاتی ہے، اس لے حد شرعی نہیں آئے گی۔

٥٠ - باب : الْمَهْرِ لِلْمَدْخُولِ عَلَيْهَا ، وَكَيْفَ ٱلدُّخُولُ ، أَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ ٱلدُّخُولِ وَالْمَسِيسِ .

اس عورت کا مہر جس سے خلوت کی گئی اور خلوت کی کیا صورت ہوگی، یا خلوت سے اور چھونے سے پہلے ہی طلاق دے دی۔

٥٠٣٤ : حدّثنا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ : أَخْبَرَنَا إِسْماعِيلُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

قالَ : قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ : رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ ؟ فَقَالَ : فَرَّقَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ ، وَقالَ : (اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كاذِبٌ ، فَهَلْ مِنْكُمَا تائِبٌ) . فَأَبَيَا ، فَقَالَ : (اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كاذِبٌ ، فَهَلْ مِنْكُمَا تائِبٌ) . فَأَبَيَا ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا .

قالَ أَيُّوبُ : فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ : فِي الْحَدِيثِ شَيْءٌ لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ ، قالَ : قالَ الرَّجُلُ : مالِي ؟ قالَ : (لَا مالَ لَكَ ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا ، وَإِنْ كُنْتَ كاذِبًا فَهْوَ أَبْعَدُ مِنْكَ) . [ر : ٤٤٧١]

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر سے ایسے شخص کے متعلق سوال کیا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے میاں بیوی کے درمیان جدائی کرادی تھی اور فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا وہ رجوع کرے گا، لیکن دونوں نے انکار کیا، پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں جدائی کرادی۔ ایوب نے بیان کیا، مجھ سے عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ حدیث میں ایک چیز اور ہے، میں نے تمہیں اسے بیان کرتے نہیں دیکھا، بیان کیا کہ تہمت لگانے والے شوہر نے کہا تھا کہ میرا مال (مہر) دلوا دیجئے، آپ نے فرمایا: وہ تو تمہارا مال ہی نہیں رہا، اگر تم سچے بھی ہو تو بیوی سے خلوت کر چکے ہو اور اگر جھوٹے ہو تو پھر تو تم سے بعید تر ہے۔

تشریح

مدخول بہا کے لئے مہر واجب ہے، اگر پہلے سے مقرر ہے، وگرنہ مہر مثل واجب ہے، دخول کی کیفیت کے متعلق احناف اور حنابلہ کہتے ہیں کہ ایسی خلوت جس میں کوئی شرعی یا حسی مانع نہ ہو تو ایسی خلوت دخول قرار دی جائے گی، جبکہ شوافع دخول سے جماع ہی مراد لیتے ہیں۔

٥١ – باب : المُتْعَةِ لِلَّتِي لَمْ يُفْرَضْ لَهَا .

اس عورت کا متعہ جس کا مہر ہی متعین نہ ہو

لِقَوْلِهِ تَعَالَى : «لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ ما لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً» . إِلَى قَوْلِهِ : «إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ» /البقرة : ٢٣٦ ، ٢٣٧/ .

وَقَوْلِهِ : «وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ . كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ» /البقرة: ٢٤١ ، ٢٤٢/ .
وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمُلَاعِنَةِ مُتْعَةً حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا . [ر : ٥٠٠٢]

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ ''تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنی بیویوں کو جن کو تم نے ابھی ہاتھ نہیں لگایا اور نہ ان کے لئے مہر مقرر کیا، طلاق دے دو'' ارشاد ﴿بما تعملون بصير﴾ تک، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''طلاقوں کے حق میں بھی نفع پہنچانا دستور کے مطابق مقرر ہے، یہ پرہیزگاروں پر واجب ہے، اللہ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر احکام بیان کرتا ہے، شاید کہ تم سمجھو'' اور لعان کے موقعہ پر جب عورت کو شوہر نے طلاق دے دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کا ذکر نہیں فرمایا تھا۔

٥٠٣٥ : حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ٱبْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ : (حِسَابُكُمَا عَلَى ٱللهِ ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا) . قالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، مَالِي ؟ قالَ : (لَا مالَ لَكَ ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا ، فَهُوَ بِمَا ٱسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا ، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا ، فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا) .
[ر : ٤٤٧١]

ترجمہ

حضرت ابن عمر کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے میاں بیوی سے فرمایا کہ تمہارا حساب اللہ کے ہاں ہوگا، تم میں سے ایک تو یقیناً جھوٹا ہے، تمہارے شوہر کے لئے اس بیوی کو حاصل کرنے کا اب کوئی ذریعہ نہیں۔ شوہر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا مال!! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب وہ تمہارا مال نہیں رہا، اگر تم نے اس کے بارے میں سچ کہا تھا تو وہ اس کے بدلے میں ہے کہ تم نے اس کی شرمگاہ اپنے لئے حلال کی تھی، اگر جھوٹی تہمت لگائی تھی وہ تم سے بعید تر ہے۔

تشریح

''متعہ'' مطلقہ عورت کو رخصت کرتے وقت کچھ دینے کو کہتے ہیں، احناف کے نزدیک متعہ کے طور پر دوپٹہ،

اوڑھنی اور کپڑا اس مطلقہ کو دینا واجب ہے جس کا مہر مقرر نہ کیا گیا ہو، اور غیر مدخول بہا ہو، جب کہ امام شافعیؒ ہر مطلقہ کے لئے متعہ واجب سمجھتے ہیں اور مالکیہؒ اور حنابلہؒ مطلقاً وجوب کے قائل نہیں، چنانچہ ترجمۃ الباب میں یہ دونوں قید ہیں: ﴿ما لم تمسوهن أو تفرضو لهن فريضة﴾ کہ مدخول بہا بھی نہ ہو اور مہر بھی مقرر نہ ہو اور لعان کرنے والی عورت کے لئے متعہ کا کوئی تذکرہ نہیں، حالانکہ وہ مدخول بہا تھی، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ متعہ صرف ان عورتوں کے لئے ہے جو غیر مدخول بہا ہوں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۷۲ - کتاب النفقات

''نفقہ'' وہ چیز کہلاتی ہے جو انسان اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے۔ یہ ''نفوق'' سے مشتق ہے جو ہلاکت کے معنی میں ہے، خرچ کرنے والی چیز بھی چونکہ ہلاک ہو جاتی ہے، اس لئے اس کو ''نفقہ'' کہتے ہیں۔

١ - باب : فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ .

گھر والوں پر خرچ کرنے کی فضیلت

وَقَوْلِ ٱللّٰهِ تَعَالَى : «وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللّٰهُ لَكُمُ الآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ. فِي ٱلدُّنْيَا وَالآخِرَةِ» /البقرة: ٢١٩ ، ٢٢٠/ .

وَقَالَ الحَسَنُ : الْعَفْوُ : الْفَضْلُ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ''اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کتنا خرچ کریں؟ کہہ دیجئے کہ ''عفو'' یعنی جتنا آسان ہو یا بچ جائے، اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر احکام بیان کرتا ہے، تاکہ تم سوچ لیا کرو دنیا وآخرت کے معاملات میں''۔ حسن نے فرمایا کہ ''عفو'' سے مراد ''فضل'' ہے، یعنی جو اضافی ہو اور بچ جائے۔

تشریح

''عفو'' سے صدقہ مفروضہ مراد ہے، یا صدقہ نافلہ، تعبیر جو بھی ہو مقصد یہ ہے کہ وہ مال جو آدمی کے لئے اپنے اور گھر بار کے اخراجات کے لئے زیادہ ہو، اس طرح کے مال کو نفلی صدقہ کہا جا سکتا ہے۔

٥٠٣٦ : حدّثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ ٱللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ ، فَقُلْتُ : عَنِ النَّبِيِّ ؟ فَقَالَ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ ، وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا ، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً) .

[ر : ٥٥]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن یزید انصاری نے حضرت ابومسعود انصاری سے پوچھا: کیا یہ حدیث رسول اللہ کی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان اگر اپنے گھر والوں پر بھی خرچ کرتا ہے اور اللہ کے حکم کی بجا آوری کے لئے بھی خرچ کرتا ہے، تو یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے اور اسے اس کا بھی ثواب ملتا ہے۔

٥٠٣٧ : حدّثنا إِسْماعِيلُ قالَ : حَدَّثَنِي مالِكٌ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قالَ : (قَالَ اللّٰهُ : أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ) .
[ر : ٤٤٠٧]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! تو خرچ کر تو میں تجھ پر خرچ کروں گا''۔

٥٠٣٨ : حدّثنا يَحْيَىٰ بْنُ قَزَعَةَ : حَدَّثَنَا مالِكٌ ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ ، كالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ) . [٥٦٦٠ ، ٥٦٦١]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کمزوروں لاوارثوں اور مسکینوں کے کام آنے والے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہیں، یا رات بھر عبادت اور دن بھر روزہ رکھنے والے کی طرح ہے''۔

٥٠٣٩ : حدّثنا محَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عامِرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قالَ : كانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ بِمَكَّةَ ، فَقُلْتُ : لِي مالٌ ، أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ ؟ قالَ : (لَا) . قُلْتُ : فالشَّطْرُ ؟ قالَ : (لَا) . قُلْتُ : فالثُّلُثُ ؟ قالَ : (الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ ، أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ ، وَمَهْمَا أَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، حَتَّى اللقْمَةُ تَرْفَعُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ يَرْفَعُكَ ،

يَنْتَفِعُ بِكَ نَاسٌ ، وَيُضَرُّ بِكَ آخَرُونَ . [ر : ٥٦]

ترجمہ

حضرت عامر بن سعد نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے، میں اس وقت مکہ معظّمہ میں بیمار تھا، میں نے عرض کیا کہ میرے پاس مال ہے، کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کردوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: پھر آدھے کی کردوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پھر عرض کیا: تہائی کی کردوں؟ فرمایا کہ تہائی کی کردو، تہائی میں بہت ہے، اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں محتاج اور تنگدست چھوڑو، وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جب بھی خرچ کروگے وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہوگا، (یعنی اس پر ثواب ملے گا)، اس لقمہ پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھنے کے لئے اٹھاؤ گے اور امید ہے کہ اللہ ابھی تمہیں زندہ رکھے گا، اس سے بہت لوگوں کو نفع پہنچے گا اور بہت سے دوسرے کفار نقصان اٹھائیں گے۔

٢ - باب : وُجُوبِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَالْعِيَالِ .

بیوی بچوں پر خرچ واجب ہے

٥٠٤٠/٥٠٤١ : حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ : حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قالَ : حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ ما تَرَكَ غِنًى ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى ، وَٱبْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ). تَقولُ المَرْأَةُ : إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي ، وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي ، وَيَقُولُ الْعَبْدُ : أَطْعِمْنِي وَٱسْتَعْمِلْنِي ، وَيَقُولُ الِابْنُ : أَطْعِمْنِي ، إِلَى مَنْ تَدَعُنِي . فَقَالُوا : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ ؟ قالَ : لَا ، هٰذَا مِنْ كِيسِ أَبِي هُرَيْرَةَ .

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کو باقی رکھتے ہوئے کیا جائے اور اوپر کا ہاتھ (دینے والے کا) نیچے کے ہاتھ (لینے والا) سے بہتر ہے اور خرچ کی ابتدا ان سے کرو جو تمہارے زیر پرورش ہیں۔ عورت کو اس بات کے مطالبہ کا حق ہے کہ مجھے کھانا دے دو، ورنہ طلاق دے دو۔ غلام کو اس مطالبہ کا حق ہے کہ مجھے کھانا دے دو اور مجھ سے کام لو، بیٹا کہہ سکتا ہے کہ مجھے کھانا کھلاؤ یا کسی اور پر چھوڑ دو۔

شاگردوں نے کہا: اے ابو ہریرہ! یہ آخری ٹکڑا بھی آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، انہوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ یہ ابو ہریرہ نے حدیث سے خود سمجھا ہے۔

(٥٠٤١) : حدّثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ ، عَنِ ٱبْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ ٱللّٰهِ ﷺ قالَ : (خَيْرُ الصَّدَقَةِ ما كانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى ، وَٱبْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ) . [ر : ١٣٦٠]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کو باقی رکھتے ہوئے کیا جائے اور اور ابتدا ان سے کرو، جو تمہاری پرورش میں ہیں''۔

٣ - باب : حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قُوتَ سَنَةٍ عَلَى أَهْلِهِ ، وَكَيْفَ نَفَقَاتُ الْعِيَالِ .

مرد کا اپنی بیوی بچوں کے لئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا اور زیر پرورش افراد کے اخراجات کی کیا صورت ہے؟

٥٠٤٢/٥٠٤٣ : حدّثني مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ : أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ٱبْنِ عُيَيْنَةَ قالَ : قالَ لِي مَعْمَرٌ : قالَ لِي الثَّوْرِيُّ : هَلْ سَمِعْتَ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ ؟ قالَ مَعْمَرٌ : فَلَمْ يَحْضُرْنِي ، ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ ٱبْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ ، عَنْ مالِكِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ يَبِيعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ ، وَيَحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ .

ترجمہ

حضرت ابن عیینہ نے کہا کہ مجھ سے معمر نے بیان کیا کہ ان سے ثوری نے پوچھا کیا: آپ نے ایسے شخص کے متعلق بھی سنا ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا یا ایک سے کم کا خرچہ جمع کر کے رکھتا ہے؟ معمر نے کہا: اس وقت مجھے یاد نہیں آیا، پھر بعد میں یاد آیا کہ اس سلسلہ میں ایک حدیث ابن شہاب نے ہم سے بیان کی تھی، ان سے مالک بن اوس نے اور ان سے عمران نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے باغ کی کھجوریں بیچ کر گھر والوں کے لئے سال بھر کی روزی جمع کر دیتے تھے۔

(٥٠٤٣) : حدّثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ قالَ : أَخْبَرَنِي مالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الحَدَثَانِ ، وَكانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ ، فَٱنْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى مالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ مالِكٌ : ٱنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ إِذْ أَتَاهُ حاجِبُهُ يَرْفا فَقَالَ : هَلْ لَكَ في عُثْمانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ ؟ قالَ : نَعَمْ ، فَأَذِنَ لَهُمْ ، قالَ : فَدَخَلُوا وَسَلَّمُوا فَجَلَسُوا ، ثُمَّ لَبِثَ يَرْفا قَلِيلاً فَقَالَ لِعُمَرَ : هَلْ لَكَ في عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ ؟ قالَ : نَعَمْ ، فَأَذِنَ لَهُمَا ، فَلَمَّا دَخَلَا سَلَّمَا وَجَلَسَا ، فَقَالَ عَبَّاسٌ : يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ ٱقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا ، فَقَالَ الرَّهْطُ ، عُثْمانُ وَأَصْحابُهُ : يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ ٱقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُما مِنَ الآخَرِ ، فَقَالَ عُمَرُ : ٱتَّئِدُوا ، أَنْشُدُكُمْ بِٱللهِ الَّذِي بِهِ تَقُومُ السَّماءُ وَالأَرْضُ ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ قالَ : (لَا نُورَثُ ، ما تَرَكْنَا صَدَقَةٌ) . يُرِيدُ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ نَفْسَهُ ، قالَ الرَّهْطُ : قَدْ قالَ ذٰلِكَ ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ : أَنْشُدُكُمَا بِٱللهِ ، هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ قالَ ذٰلِكَ ؟ قالَا : قَدْ قالَ ذٰلِكَ ، قالَ عُمَرُ : فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الأَمْرِ ، إِنَّ ٱللهَ كانَ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ في هٰذَا المَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ ، قالَ ٱللهُ : «ما أَفَاءَ ٱللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ – إِلَى قَوْلِهِ – قَدِيرٌ» . فَكانَتْ هٰذِهِ خالِصَةً لِرَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، وَٱللهِ ما ٱحْتَازَهَا دُونَكُمْ ، وَلَا ٱسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا المَالُ ، فَكانَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا المَالِ ، ثُمَّ يَأْخُذُ ما بَقِيَ ، فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مالِ ٱللهِ ، فَعَمِلَ بِذٰلِكَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ حَيَاتَهُ ، أَنْشُدُكُمْ بِٱللهِ ، هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ ؟ قالُوا : نَعَمْ ، قالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ : أَنْشُدُكُمَا بِٱللهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ ؟ قالَا : نَعَمْ ، ثُمَّ تَوَفَّى ٱللهُ نَبِيَّهُ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ ٱللهِ ، فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ يَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ – وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ – تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا ، وَٱللهُ يَعْلَمُ : أَنَّهُ فِيهَا صادِقٌ بارٌّ راشِدٌ تابِعٌ لِلْحَقِّ ، ثُمَّ تَوَفَّى ٱللهُ أَبَا بَكْرٍ ، فَقُلْتُ : أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا واحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ ، جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ٱبْنِ أَخِيكَ ، وَأَتَى هٰذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ ٱمْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا ، فَقُلْتُ : إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ ٱللهِ وَمِيثَاقَهُ ، لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ وَبِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ ، وَبِمَا عَمِلْتُ بِهِ فِيهَا مُنْذُ وُلِّيتُهَا ، وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا ، فَقُلْتُمَا : ٱدْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذٰلِكَ ، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ ،

أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذٰلِكَ ؟ فَقَالَ الرَّهْطُ : نَعَمْ ، قالَ : فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ : أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ ؟ قالَا : نَعَمْ ، قالَ أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ ، فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ ، لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا . [ر : ٢٧٤٨]

ترجمہ

حضرت ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ مجھے مالک بن اوس بن حدثان نے خبر دی اور ابن شہاب کہتے ہیں کہ محمد بن جبیر نے اس حدیث کا بعض حصہ بیان کیا تھا، اس لئے میں روانہ ہوا اور مالک بن اوس کی خدمت میں پہنچا اور ان سے یہ حدیث پوچھی، مالک نے بیان کیا کہ میں حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے حاجب ''یرفا'' ان کے پاس آئے اور کہا: عثمان بن عفان، عبدالرحمٰن، زبیر اور سعد آپ سے ملنے کی اجازت چاہتے ہیں، کیا آپ انہیں آنے کی اجازت دیں گے؟ حضرت عمر نے فرمایا: انہیں اندر بلالو، چنانچہ انہیں اجازت دے گئی، بیان کیا کہ پھر یہ حضرات اندر تشریف لے گئے، سلام کر کے بیٹھ گئے، ''یرفا'' نے تھوڑی دیر بعد پھر حضرت عمر سے آ کر کہا کہ حضرت علی اور حضرت عباس بھی ملنا چاہتے ہیں، کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے؟ حضرت عمر نے انہیں بھی اندر بلانے کا کہا، یہ حضرات بھی آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے، اس کے بعد حضرت عباس نے فرمایا: امیر المؤمنین! میرے اور ان (حضرت علی) کے درمیان فیصلہ کر لیجئے، دوسرے صحابہ حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں نے بھی کہا کہ امیر المؤمنین ان کا فیصلہ فرما لیجئے اور ان کو ان کی الجھن سے نجات دیجئے۔ حضرت عمر نے فرمایا: جلدی نہ کرو، میں اللہ کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو کچھ ہم انبیاء چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے''، اور اس ارشاد سے مراد خود آپ کیا اپنی ذات تھی۔ صحابہ نے کہا: بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس کے بعد حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی؟ انہوں نے بھی تصدیق کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی، اس کے بعد حضرت عمر نے کہا: اب میں اس معاملہ میں آپ لوگوں سے گفتگو کروں گا، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس مال (خمس) میں سے خصوصیت بخشی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دیا تھا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، ﴿ما أفاء الله على رسوله﴾ الآیة، اس لئے یہ چار خمس خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھے، واللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نظر انداز کر کے

اپنے لئے منتخب نہیں کرلیا تھا اور نہ تمہارا حصہ کم کر کے اسے اپنے لئے رکھا تھا، بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تم سب کو دیا اور تم میں اس کی تقسیم کی، آخر جب یہ مال باقی رہ جاتا تو اس میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا خرچہ لیتے تھے، اس کے بعد جو باقی بچتا اسے اللہ کے مال ہی کی جگہ رکھتے اور اسے مسلمانوں کی مصالح اور ان کی رفاہ کے لئے خرچ کر دیتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی بھر اس کے مطابق عمل کیا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے؟ سب نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس سے دریافت فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے؟ آپ نے بھی فرمایا: جی ہاں۔ پھر اللہ نے اپنے نبی کو وفات دی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ کا جانشین ہوں، چنانچہ آپ نے اس جائیداد کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے مطابق اس میں عمل کیا۔ حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف آپ نے متوجہ ہو کر فرمایا: (آپ دونوں حضرات اس وقت موجود تھے) آپ خوب جانتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے ایسا ہی کیا تھا اور اللہ جانتا ہے کہ حضرت ابوبکر اس میں مخلص محتاط و نیک نیت اور صحیح راستے پر تھے اور حق کی اتباع کرنے والے تھے، پھر اللہ نے حضرت ابوبکر کی بھی وفات کی تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کا جانشین ہوں، میں دو سال سے اس جائیداد کو اپنے قبضہ میں لئے ہوئے ہوں اور وہی عمل کرتا ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا، اب آپ حضرات میرے پاس آئے، آپ کی بات ایک اور معاملہ بھی ہے، آپ (عباس) آئے، مجھ سے اپنے بھتیجے کی میراث کا مطالبہ کیا اور آپ (علی) آئے اور اپنی بیوی کی طرف سے ان کے والد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کا مطالبہ کیا، میں نے آپ دونوں صاحبان سے کہا کہ آپ چاہیں تو جائیداد آپ کو دے سکتا ہوں، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ آپ پر اللہ کا عہد اور میثاق ہوگی کہ آپ دونوں بھی اس جائیداد میں وہی طرزِ عمل رکھیں گے جو اللہ نے مقرر کیا ہے، جس کے مطابق حضرت ابوبکر نے عمل کیا اور جب سے میں اس کا ولی ہوا ہوں تو جو میں نے اس کے ساتھ معاملہ رکھا ہے، یہ شرط منظور نہ ہو تو آپ مجھ سے اس سلسلہ میں بات نہ کریں، آپ نے کہا کہ اس شرط کے مطابق جائیداد ہمارے حوالے کردو، سو میں نے اس شرط کے ساتھ آپ کے حوالے کر دی، میں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا میں نے یہ جائیداد اس شرط کے ساتھ آپ کے حوالے کی تھی؟ صحابہ نے کہا: جی ہاں۔ بیان کیا: پھر آپ حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں آپ حضرات کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا میں نے یہ جائیداد آپ کے حوالے اس شرط کے ساتھ نہیں کی تھی؟ دونوں نے فرمایا: جی ہاں۔ پھر حضرت عمر نے کہا: آپ حضرات مجھ سے اس کے سوا کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، اس فیصلہ کے سوا کوئی اور فیصلہ قیامت تک کوئی نہیں کر سکتا، اب آپ لوگ اس کی ذمہ داری پوری کرنے سے عاجز ہیں تو مجھے واپس کر دیں، میں آپ لوگوں کی جگہ اس کی نگرانی کروں گا۔

٤- باب : وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : «وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ» .

إِلَى قَوْلِهِ : «بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ» /البقرة : ٢٣٣/ . وَقَالَ : «وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا» /الأحقاف : ١٥/ . وَقَالَ : «وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى . لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ - إِلَى قَوْلِهِ - بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا» /الطلاق : ٦ - ٧/ .

وَقَالَ يُونُسُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : نَهَى اللّٰهُ أَنْ تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا ، وَذٰلِكَ : أَنْ تَقُولَ الْوَالِدَةُ : لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ ، وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ غِذَاءً ، وَأَشْفَقُ عَلَيْهِ وَأَرْفَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا ، فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْبَى ، بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ، وَلَيْسَ لِلْمَوْلُودِ لَهُ أَنْ يُضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتَهُ ، فَيَمْنَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضِرَارًا لَهَا إِلَى غَيْرِهَا ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طِيبِ نَفْسِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ ، «فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا» : بَعْدَ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ .

«فِصَالُهُ» /لقمان : ١٤/ : فِطَامُهُ .

ترجمہ

اللہ کا ارشاد ہے: ”اور مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں پورے دو سال، یہ مدت ان کے لئے ہے جو رضاعت کی تکمیل کرنا چاہے“ ارشاد ﴿بما تعملون بصیر﴾ تک اور ارشاد فرمایا: ”اس کا حمل اور دودھ چھڑائی تیس مہینوں میں ہو جاتی ہے“، اور فرمایا: اگر تم باہم کشمکش کرو تو رضاعت کوئی دوسری کرے گی، وسعت کرنے والے کو خرچ اپنی وسعت کے مطابق کرنے چاہئے اور جس کی آمدنی ہو اس کو چاہیے اللہ نے جتنا دیا ہے اتنا خرچ کرے“، اللہ کے ارشاد ﴿بعد عسر یسرا﴾ تک، اور یونس نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ اللہ نے اس سے منع کیا ہے کہ ماں کو اس کے بچہ کے وجہ سے تکلیف پہنچائی جائے اور اس کی صورت یہ ہے کہ ماں کہے کہ میں اسے دودھ نہیں پلاؤں گی، حالانکہ حال یہ ہے کہ اس کی غذا بچے کے لئے زیادہ موافق ہے اور وہ بچے پر زیادہ مہربان ہوتی ہے، کسی دوسری کے مقابلے میں اس کے ساتھ زیادہ لطف اور نرمی کر سکتی ہے، اس لئے اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ بچے کو دودھ پلانے سے اس وقت بھی انکار کرے جب بچے کا والد اسے نان ونفقہ کے سلسلہ میں اپنی طرف سے وہ سب کچھ دینے کے لئے تیار ہو جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے، اور نہ کسی باپ کو تکلیف پہنچائی جائے بچے کی وجہ سے کہ محض اس کے بچے کی ماں کو تکلیف پہنچانے کے لئے اسے دودھ پلانے سے ماں کو روک دیا جائے اور کسی اور کو بچہ دے دیا جائے، اور ان دونوں پر اس وقت

کوئی گناہ نہیں جب وہ آپس میں باہم رضامندی ومشورے سے دودھ چھڑائیں، بہرحال شرط یہ ہے کہ یہ دونوں کی رضامندی اور مشورے سے ہونا چاہیے۔ ''فصال'' کے معنی بچے کا دودھ چھڑانے کے آتے ہیں۔

٥ – باب : نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا ، وَنَفَقَةِ الْوَلَدِ .

کسی عورت کا شوہر اگر غائب ہو تو اس کا اور اس کے بچے کا خرچ

٥٠٤٤ : حدّثنا ٱبْنُ مُقَاتِلٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ ٱللهِ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ : أَنَّ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا قالَتْ : جاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا ؟ قالَ : (لَا ، إِلَّا بِالمَعْرُوفِ) . [ر : ٢٠٩٧]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہند بنت عتبہؓ حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوسفیان (ان کے شوہر) بہت بخیل ہیں، کیا میرے لئے اس میں کوئی گناہ ہے کہ اگر میں ان کے مال میں سے اپنے بچوں کو کچھ کھلاؤں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں، لیکن دستور کے مطابق ہونا چاہیے۔

٥٠٤٥ : حدّثنا يَحْيىٰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ هَمَّامٍ قالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (إِذَا أَنْفَقَتِ المَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا ، عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ ، فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ) . [ر : ١٩٦٠]

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عورت اپنے شوہر کی کمائی میں سے اس کے حکم کے بغیر دستور کے مطابق اللہ کے راستے میں خرچ کرے تو اسے بھی آدھا ثواب ملے گا۔

٦ – باب : عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا .

عورت کا اپنے شوہر کے گھر کا کام

٥٠٤٦ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيىٰ ، عَنْ شُعْبَةَ قالَ : حَدَّثَنِي الحَكَمُ ، عَنِ ٱبْنِ

أَبِي لَيْلَى : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ : أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَشْكُو إِلَيْهِ ما تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى ، وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جاءَهُ رَقِيقٌ ، فَلَمْ تُصَادِفْهُ ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ ، فَلَمَّا جاءَ أَخْبَرَتْهُ عائِشَةُ ، قالَ : فَجاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا ، فَذَهَبْنَا نَقُومُ ، فَقَالَ : (عَلَى مَكانِكُمَا) . فَجاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا ، حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي ، فَقَالَ : (أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا ؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا ، أَوْ أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا ، فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ، فَهْوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خادِمٍ) . [ر : ٢٩٤٥]

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ شکایت لے کر آئیں کہ چکی پیسنے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں کتنی تکلیف ہے، انہیں معلوم ہوا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ غلام آئے ہیں، لیکن آپ سے ان کی ملاقات نہ ہو سکی، اس لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا تذکرہ آپ سے کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہمارے گھر تشریف لائے، ہم اس وقت اپنے بستروں میں لیٹ چکے تھے، آپ کی تشریف آوری پر ہم نے اٹھنا چاہا، آپ نے فرمایا: تم دونوں جس طرح تھے اس طرح ہی رہو، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ کے درمیان بیٹھ گئے، میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈا اپنے پیٹ میں محسوس کی، پھر آپ نے فرمایا: تم دونوں نے مجھ سے جو چیز مانگی ہے میں اس سے بہتر بات نہ بتا دوں، جب تم رات کو اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد اللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے لئے کسی خدمت گار سے بہتر ہے۔

٧ - باب : خادِمِ الْمَرْأَةِ .

عورت کے لئے خادم

٥٠٤٧ : حدّثنا الحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ : سَمِعَ مُجَاهِدًا : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ : أَنَّ فاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَسْأَلُهُ خادِمًا ، فَقَالَ : (أَلَا أُخْبِرُكِ ما هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ ؟ تُسَبِّحِينَ اللهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، وَتَحْمَدِينَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، وَتُكَبِّرِينَ اللهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ) . ثُمَّ قالَ سُفْيَانُ :

إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ، فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ ، قِيلَ : وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ ؟ قالَ : وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ .
[ر : ٢٩٤٥]

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں اور آپ سے ایک خادم مانگا تھا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتادوں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہو؟! سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد اللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ سفیان نے کہا: ان میں سے ایک چونتیس مرتبہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر میں نے اس معمول کو کبھی نہیں چھوڑا، آپ سے پوچھا گیا: جنگ صفین کی راتوں میں بھی نہیں؟ فرمایا کہ صفین کی راتوں میں بھی نہیں۔

٨ – باب : خِدْمَةِ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ .

مرد کی اپنے بال بچوں کی خدمت

٥٠٤٨ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ : سَأَلْتُ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا : ما كانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ في الْبَيْتِ ؟ قالَتْ : كانَ يَكُونُ في مِهْنَةِ أَهْلِهِ ، فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ خَرَجَ . [ر : ٦٤٤]

ترجمہ

حضرت اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ گھر کے کام کرتے تھے، پھر جب اذان کی آواز سنتے تو باہر چلے جاتے۔

٩ – باب : إِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ ، فَلِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ ما يَكْفِيهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوفِ .

اگر مرد خرچ نہ کرے تو عورت اس کے علم میں لائے بغیر اس کے مال میں سے اتنا لے سکتی ہے جو دستور کے مطابق اس کے اور اس کے بچوں کے لئے کافی ہو۔

٥٠٤٩ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ ، عَنْ هِشَامٍ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ عائِشَةَ : أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قالَتْ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ ، وَلَيْسَ يُعْطِينِي

ما يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا ما أَخَذْتُ مِنْهُ ، وَهْوَ لَا يَعْلَمُ ، فَقَالَ : (خُذِي ما يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ) .
[ر : ٢٠٩٧]

ترجمہ

حضرت ہشام کہتے ہیں: مجھے میرے والد عروہ نے خبر دی، انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ہند بنت عتبہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ابوسفیان (میرے شوہر) بخیل ہیں، وہ مجھے خرچ میں سے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور بچوں کے لئے کافی ہو سکے، ہاں! اگر ان کی لاعلمی میں ان کے مال میں سے لوں، (تو کام چلتا ہے)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اتنا لے سکتی ہو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے دستور کے مطابق کافی ہو۔

١٠ – باب : حِفْظِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي ذَاتِ يَدِهِ وَالنَّفَقَةِ .

عورت کا اپنے شوہر کے مال اور اخراجات کی حفاظت کرنا

٥٠٥٠ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ . وَأَبُو الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ قالَ : (خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ) . وقالَ الآخَرُ : (صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ) .
وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَٱبْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . [ر : ٣٢٥١]

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں بہترین عورتیں قریشی عورتیں ہیں''۔ دوسرے راوی ابن طاؤس نے بیان کیا کہ قریش کی صالح (نیک عورتیں) صرف قریش کی عورتیں ہیں جو بچے پر بچپن میں سب سے زیادہ شفیق اور شوہر کے مال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والیاں ہیں۔ (اس طرح کی روایت) معاویہ اور ابن عباس سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہے۔

١١ – باب : كِسْوَةِ الْمَرْأَةِ بِالْمَعْرُوفِ .

٥٠٥١ : حدّثنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قالَ : سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : آتَى إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا ،

فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ ، فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي . [ر : ٢٤٧٢]

عورت کا کپڑا دستور کے مطابق

ترجمہ

حضرت علی کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کپڑے کا جوڑا ہدیہ میں دیا تو میں نے اسے خود پہن لیا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ناگواری دیکھی تو اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

١٢ – باب : عَوْنِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي وَلَدِهِ .

عورت کی بچہ کے معاملے میں شوہر کی مدد

٥٠٥٢ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ ، فَتزَوَّجْتُ ٱمْرَأَةً ثَيِّبًا ، فَقَالَ لِي رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (تَزَوَّجْتَ يَا جابِرُ) . فَقُلْتُ : نَعَمْ ، فَقَالَ : (بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا) . قُلْتُ : بَلْ ثَيِّبًا ، قالَ : (فَهلَّا جارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ ، وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ) . قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ عَبْدَ ٱللهِ هَلَكَ ، وَتَرَكَ بَنَاتٍ ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ ، فَتَزَوَّجْتُ ٱمْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ ، فَقَالَ : (بَارَكَ ٱللهُ لَكَ ، أَوْ قَالَ : خَيْرًا) . [ر : ٤٣٢]

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے والد شہید ہو گئے تو انہوں نے سات لڑکیاں چھوڑیں (یا راوی نے کہا: نو)، چنانچہ میں نے ایک پہلے کی شادی شدہ عورت سے شادی کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا: جابر تم نے شادی کر لی؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: کنواری سے یا بیاہی سے کی؟ میں نے عرض کیا: بیاہی سے۔ فرمایا کہ تم نے کنواری سے کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ کھیلتے وہ تمہارے ساتھ کھیلتی، تم اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے اور وہ تمہارے ساتھ۔ فرمایا: اس پر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ عبداللہ میرے والد شہید ہو گئے، انہوں نے کئی لڑکیاں چھوڑیں، اس لئے میں نے یہ پسند نہ کیا کہ ان کے ہاں ان جیسی لڑکی لاؤں، اس لئے میں نے ایک ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی دیکھ بھال کر سکے اور ان کی اصلاح کا خیال رکھے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تمہیں برکت دے''۔ یا (راوی کو شک تھا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ''خیراً'' فرمایا۔

۱۳ – باب : نَفَقَةِ الْمُعْسِرِ عَلَى أَهْلِهِ .

تنگدست کا اپنے بال بچوں پر خرچ کرنا

۵۰۵۳ : حدّثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ شِهَابٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ قالَ : أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ : هَلَكْتُ ، قالَ : (وَلِمَ) . قالَ : وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ ، قالَ : (فَأَعْتِقْ رَقَبَةً) . قالَ : لَيْسَ عِنْدِي ، قالَ : (فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ) . قالَ : لَا أَسْتَطِيعُ ، قالَ : (فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا) . قالَ : لَا أَجِدُ ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ ، فَقَالَ : (أَيْنَ السَّائِلُ) . قالَ : هَا أَنَا ذَا ، قالَ : (تَصَدَّقْ بِهٰذَا) . قالَ : عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ ، فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ ، ما بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ، قالَ : (فَأَنْتُمْ إِذًا) .
[ر : ۱۸۳٤]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور کہا: میں تو ہلاک ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخر کیا بات ہوئی؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں ہم بستری کی، آپ نے فرمایا: ایک غلام آزاد کردو (کفارہ کے طور پر)۔ انہوں نے کہا: میرے پاس نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: دو مہینے متواتر روزے رکھ لو۔ انہوں نے عرض کیا: مجھ میں اس کی طاقت نہیں، آپ نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ انہوں نے عرض کیا: اتنا سامان میرے پاس نہیں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا: میں یہاں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: انہیں اپنی طرف سے صدقہ کر دینا۔ انہوں نے عرض کی، اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر؟ یارسول اللہ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، ان دونوں پتھریلے علاقوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور آپ کے مبارک دانت دکھائی دیئے اور فرمایا: پھر تم ہی اس کے زیادہ مستحق ہو۔

١٤ – باب : «وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ» /البقرة : ۲۳۳/ . وَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْهُ شَيْءٌ .

اور بچے کے وارث پر بھی یہی لازم ہے اور کیا ماں پر بھی اولاد کے سلسلے میں کوئی ذمہ داری ہے

«وَضَرَبَ ٱللّٰهُ مَثَلاً رَجُلَيْنِ أَحَدُهُما أَبْكَمُ – إِلَى قَوْلِهِ – صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ» /النحل : ٧٦/ .

اور اللہ تعالیٰ دو مردوں کی مثال بیان کرتا ہے ایک گونگا جو کچھ قدرت نہیں رکھتا۔" صراط مستقیم" تک۔

٥٠٥٤ : حدّثنا مُوسَى بْنُ إِسْماعِيلَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، هَلْ لِي مِنْ أَجْرٍ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ ، وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ، إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ ؟ قالَ : (نَعَمْ ، لَكِ أَجْرُ ما أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ) . [ر : ١٣٩٨]

ترجمہ

حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا مجھے ابوسلمہ (سابقہ شوہر) کے لڑکوں کے بارے میں ثواب ملے گا، اگر میں ان پر خرچ کردوں، میں انہیں اس محتاجی میں نظر انداز نہیں کرسکتی، وہ میرے بیٹے ہی تو ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، تمہیں ہر اس چیز کا ثواب ملے گا جو ان پر خرچ کروگی۔

٥٠٥٥ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : قالَتْ هِنْدُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مالِهِ ما يَكْفِينِي وَبَنِيَّ ؟ قالَ : (خُذِي بِالْمَعْرُوفِ) . [ر : ٢٠٩٧]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہند نے عرض کیا: ابوسفیان بخیل ہیں، اگر میں ان کے مال میں سے اتنا لیا کروں جو میرے اور میرے بچوں کو کافی ہو تو کیا اس میں کوئی گناہ ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دستور کے مطابق لے لیا کرو۔

١٥ - باب : قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ : (مَنْ تَرَكَ كَلاًّ أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ) .

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے قرض وغیرہ بوجھ مرتے وقت چھوڑا، یا لاوارث بچے چھوڑے تو میرے ذمہ ہے۔

٥٠٥٦ : حدّثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ

اَلدَّيْنُ ، فَيَسْأَلُ : (هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلاً؟) . فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى، وَإِلَّا ، قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ : (صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ) . فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ ، قَالَ : (أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ ، وَمَنْ تَرَكَ مالاً فَلِوَرَثَتِهِ) . [ر : ۲۱۷۶]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی شخص کا جنازہ لایا جاتا جس پر قرض ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے: مرحوم نے قرض کی ادائیگی کے لئے نفقہ چھوڑا ہے یا نہیں؟ اگر کہا جاتا کہ اتنا چھوڑا ہے جس سے قرض ادا ہوسکتا ہے تو آپ اس کی نماز پڑھتے، ورنہ مسلمانوں سے فرماتے: اپنے ساتھی پر تم ہی نماز پڑھو، پھر جب اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فتوحات کے دروازے کھول دیئے، تو فرمایا: میں مسلمانوں سے ان کی خود اپنی ذات سے بھی زیادہ قریب ہوں، اس لئے مسلمانوں میں سے جو کوئی وفات پا جائے اور قرض چھوڑے تو اس کی ادائیگی کی ذمہ داری میری ہے اور جو کوئی مال چھوڑے وہ اس کے ورثا کا ہے۔

١٦ - باب : الْمَرَاضِعِ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ .

دایہ وغیرہ کا دودھ پلانا

٥٠٥٧ : حدّثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ : أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ : أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، انْكِحْ أُخْتِي ابْنَةَ أَبِي سُفْيَانَ ، قَالَ : (وَتُحِبِّينَ ذٰلِكَ) . قُلْتُ : نَعَمْ ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ ، وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي ، فَقَالَ : (إِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لِي) . فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَوَاللهِ إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ ؟ فَقَالَ : (ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ) . فَقُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : (فَوَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي ، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ) .

وَقَالَ شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : قَالَ عُرْوَةُ : ثُوَيْبَةُ أَعْتَقَهَا أَبُو لَهَبٍ [ر : ٤٨١٣] .

ترجمہ

حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہ نے بیان کیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بہن عزہ بنت ابی سفیان سے نکاح کیجئے۔ آپ نے فرمایا: اور تم اسے پسند

بھی کرو گی کہ تمہاری بہن تمہاری سوکن بن جائے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، اس سے خالی تو میں اب بھی نہیں ہوں اور میں پسند کرتی ہوں کہ میں اپنی بہن کو بھی بھلائی میں شریک کروں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے لئے جائز نہیں، (دو بہنوں کو ایک ساتھ جمع کرنا)۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! واللہ! اس طرح کی باتیں ہو رہی ہیں کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام سلمہ کی بیٹی؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: اگر وہ میری پرورش میں نہ بھی ہوتی تب بھی میرے لئے حلال نہیں تھی، وہ میرے رضاعی بھائی ابوسلمہ کی بیٹی ہے، مجھے اور ابوسلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا، پس تم لوگ میرے لئے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا کرو، اور شعیب نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے کہا کہ ثوبیہ کو ابولہب نے آزاد کیا تھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

۷۳ - كتاب الأطعمة

کھانوں کا بیان

وَقَوْلِ ٱللهِ تَعَالَى : «كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ» /البقرة : ٥٧ ، ١٧٢/ و /الأعراف : ١٦٠/ و /طه : ٨١/ . وَقَوْلِهِ : «أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ» /البقرة : ٢٦٧/ . وَقَوْلِهِ : «كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَٱعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ» /المؤمنون : ٥١/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جن کی ہم نے تمہیں روزی دی ہے''۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''خرچ کرو ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم نے کمائی ہیں''۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''کھاؤ پاکیزہ چیزوں میں سے اور نیک عمل کرو، بلاشبہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو میں ان سب کو جانتا ہوں''۔

٥٠٥٨ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (أَطْعِمُوا الجَائِعَ ، وَعُودُوا المَرِيضَ ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ) . قالَ سُفْيَانُ : وَالْعَانِي الْأَسِيرُ . [ر : ٢٨٨١]

ترجمہ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بھوکے کو کھلاؤ، بیمار کی بیمار پرسی کرو اور قیدی کو چھڑاؤ''۔ سفیان نے فرمایا کہ حدیث میں ''العاني'' بمعنی قیدی ہے۔

٥٠٥٩ : حدّثنا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي حازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ : ما شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ .

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک آل محمد کبھی تین دن تک کھانے سے شکم سیر نہیں ہوا۔

٥٠٦٠ : وَعَنْ أَبِي حازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَصابَنِي جُهْدٌ شَدِيدٌ ، فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ ، فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتابِ اللهِ ، فَدَخَلَ دارَهُ وَفَتَحَها عَلَيَّ ، فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِي مِنَ الجَهْدِ وَالجُوعِ ، فَإِذا رَسُولُ اللهِ ﷺ قائِمٌ عَلَى رَأْسِي ، فَقالَ : (يا أَبا هِرٍّ) . فَقُلْتُ : لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي ، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ ، فَأَمَرَ لِي بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ، ثُمَّ قالَ : (عُدْ فَاشْرَبْ يا أَبا هِرٍّ) . فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ، ثُمَّ قالَ : (عُدْ) . فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ، حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصارَ كالْقِدْحِ ، قالَ : فَلَقِيتُ عُمَرَ ، وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كانَ مِنْ أَمْرِي ، وَقُلْتُ لَهُ : فَوَلَّى اللهُ ذٰلِكَ مَنْ كانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يا عُمَرُ ، وَاللهِ لَقَدِ اسْتَقْرَأْتُكَ الآيَةَ ، وَلَأَنا أَقْرَأُ لَها مِنْكَ . قالَ عُمَرُ : وَاللهِ لَأَنْ أَكُونَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ .

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ فاقہ کی وجہ سے میں سخت مشقت میں مبتلا تھا، پھر میری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ان سے میں نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھی، انہوں نے مجھے آیت پڑھ کر سنائی اور مجھے اس کا مفہوم بتایا، پھر اپنے گھر میں داخل ہوگئے، اس کے بعد میں بہت دور تک چلتا رہا، لیکن مشقت اور بھوک کی وجہ سے منہ کے بل گر پڑا، اچانک میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر کے پاس کھڑے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اے ابو ہریرہ! میں نے کہا: حاضر ہوں، یارسول اللہ، تیار ہوں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کیا، آپ سمجھ گئے، میں کسی چیز میں مبتلا ہوں، پھر آپ مجھے اپنے گھر لے گئے اور میرے لئے دودھ کا ایک بڑا پیالہ منگوایا، میں نے اس میں سے دودھ پیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوبارہ پیو، میں نے دوبارہ پیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور پیو، میں نے اور پیا، یہاں تک کہ میرا پیٹ بھی پیالہ کی طرح برابر ہوگیا۔ بیان کیا: پھر میں حضرت عمر سے ملا اور ان سے سارا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اے عمر! اللہ تعالیٰ نے اسے اس ذات کے ذریعے پورا کردیا، جو آپ سے زیادہ مستحق تھی، بخدا! میں نے آپ سے یہ آیت سیکھی تھی، حالانکہ میں اسے آپ سے بھی بہتر طریقے سے پڑھ سکتا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا میں نے آپ کو اپنے گھر داخل کیا ہوتا اور آپ کی میزبانی کرتا تو یہ میرے لئے اس سے زیادہ عزیز تھا کہ مجھے سرخ اونٹ مل جائیں۔

١ - باب : التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْأَكْلِ بِالْيَمِينِ .

کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا

٥٠٦١ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قالَ : الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي : أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ : أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ : كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَكانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ : (يَا غُلَامُ ، سَمِّ اللهَ ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ) . فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ . [٥٠٦٢ ، ٥٠٦٣]

ترجمہ

حضرت وہب بن کیسان فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، آپ نے کہا: میں بچہ تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور کھاتے وقت میرا ہاتھ چاروں طرف گھومتا تھا، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: بیٹے! بسم اللہ پڑھ لیا کرو، داہنے ہاتھ سے کھایا کرو اور برتن میں وہاں سے کھایا کرو جو تم سے قریب ہو، چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ (اسی ہدایت کے مطابق) کھاتا تھا۔

٢ - باب : الْأَكْلُ مِمَّا يَلِيهِ .

وَقَالَ أَنَسٌ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ ، وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ) . [ر : ٤٨٦٨]

برتن میں سامنے سے کھانا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے میں پہلے اللہ کا نام لے لیا کرو اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔

٥٠٦٢/٥٠٦٣ : حدّثني عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، وَهُوَ ابْنُ أُمِّ سَلَمَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قالَ : أَكَلْتُ يَوْماً مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ طَعَامًا ، فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ : (كُلْ مِمَّا يَلِيكَ) .

ترجمہ

حضرت عمر بن ابی سلمہ کی روایت ہے (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کے صاحبزادے ہیں) فرمایا کہ ایک دن میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا اور برتن کے چاروں طرف سے کھانے لگا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''سامنے سے کھاؤ''۔

(٥٠٦٣) : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ قالَ : أُتِيَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ بِطَعَامٍ ، وَمَعَهُ رَبِيبُهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، فَقَالَ : (سَمِّ ٱللهَ ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ) . [ر : ٥٠٦١]

ترجمہ

حضرت ابونعیم نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا لایا گیا، آپ کے ساتھ آپ کے ربیب عمر بن ابی سلمہ بھی تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بسم اللہ پڑھ لو اور اپنے سامنے سے کھاؤ''۔

٣ - باب : مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهِ ، إِذَا لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ كَرَاهِيَةً .

جس نے اپنے ساتھی کے ساتھ کھاتے وقت پیالے میں چاروں طرف سے تلاش کیا، بشرط یہ کہ ساتھی کی طرف سے اس پر ناگواری کا خیال نہ ہو۔

٥٠٦٤ : حدّثنا قُتَيْبَةُ ، عَنْ مالِكٍ ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ : أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مالِكٍ يَقُولُ : إِنَّ خَيَّاطًا دَعا رَسُولَ ٱللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ . قالَ أَنَسٌ : فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ ٱلدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ ، قالَ : فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ ٱلدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ . [ر : ١٩٨٦]

ترجمہ

حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ ایک درزی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی اس کھانے کے لئے جو انہوں نے تیار کیا تھا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں بھی گیا، میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے تھے، (کھانے کے لئے) بیان کیا: اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔

٤ - باب : التَّيَمُّنِ فِي الْأَكْلِ وَغَيْرِهِ .

قالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ : قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ : (كُلْ بِيَمِينِكَ) . [ر : ٥٠٦١]

کھانے میں دائیں ہاتھ کا استعمال، حضرت عمر بن ابی سلمہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔

٥٠٦٥ : حدّثنا عَبْدَانُ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ ٱللهِ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا قالَتْ : كانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ ما ٱسْتَطَاعَ ، فِي طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ - وَكانَ قالَ بِوَاسِطٍ قَبْلَ هٰذَا - فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ . [ر : ١٦٦]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تک ممکن ہوتا پاکی حاصل کرتے، جوتا پہننے اور کنگا کرنے میں دائیں طرف سے ابتدا کرتے۔ اشعث نے واسطے کے حوالے سے اس سے پہلے بیان کیا کہ اپنے ہر معاملے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم داہنے طرف سے ابتدا کرتے تھے۔

٥ - باب : مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ .

جس نے شکم سیر ہو کر کھایا

٥٠٦٦ : حدّثنا إِسْمَاعِيلُ قالَ : حَدَّثَنِي مالِكٌ ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ : أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مالِكٍ يَقُولُ : قالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ : لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ ضَعِيفًا ، أَعْرِفُ فِيهِ الجُوعَ ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ ؟ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ، ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا ، فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي ، وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، قالَ : فَذَهَبْتُ بِهِ ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ فِي المَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ) . فَقُلْتُ : نَعَمْ ، قالَ : (بِطَعَامٍ) . قالَ : فَقُلْتُ : نَعَمْ ، فَقَالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ : (قُومُوا) . فَٱنْطَلَقَ وَٱنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ، حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ : يَا أُمَّ سُلَيْمٍ ، قَدْ جاءَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ بِالنَّاسِ ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ ما نُطْعِمُهُمْ ، فَقَالَتْ : ٱللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قالَ : فَٱنْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ

رَسُولَ ٱللّٰهِ ﷺ ، فَأَقْبَلَ أَبُو طَلْحَةَ وَرَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ حَتَّى دَخَلَا ، فَقَالَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ : (هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ ، ما عِنْدَكِ) . فَأَتَت بِذٰلِكَ الْخُبْزِ ، فَأَمَرَ بِهِ فَفُتَّ ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ، ثُمَّ قالَ فِيهِ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ ما شَاءَ ٱللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ، ثُمَّ قالَ : (ٱئْذَنْ لِعَشَرَةٍ) . فَأَذِنَ لَهُمْ ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ، ثُمَّ خَرَجُوا ، ثُمَّ قالَ : (ٱئْذَنْ لِعَشَرَةٍ) . فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ، ثُمَّ قالَ : (ٱئْذَنْ لِعَشَرَةٍ) . فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ، ثُمَّ أَذِنَ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا ، وَالْقَوْمُ ثَمَانُونَ رَجُلاً . [ر : ٤١٢]

ترجمہ

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہؓ نے اپنی بیوی ام سلیمؓ سے کہا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں ضعف اور نقاہت محسوس کی اور معلوم ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فاقہ سے ہیں، تمہارے پاس کوئی چیز ہے، چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ نکالا اور روٹیاں اس میں لپیٹ کر میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیں اور ایک حصہ میری چادر کی طرف اوڑھایا، پھر مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ بیان کیا: میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ صحابہ بھی تھے، میں ان سب حضرات کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانے کے ساتھ؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ، چنانچہ آپ روانہ ہوئے، میں سب کے آگے آگے چلتا رہا، جب میں ابوطلحہ کے پاس پہنچا تو انہوں نے ام سلیم سے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو ساتھ لے کر تشریف لائے ہیں، حالانکہ ہمارے پاس کھانے کا انتظام نہیں جن سے ان کی ضیافت ہو سکے۔ ام سلیم اس پر بولیں: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ بیان کیا کہ پھر ابوطلحہ استقبال کے لئے نکلے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوطلحہ گھر کی طرف متوجہ ہوئے، گھر میں داخل ہو گئے، ام سلیم سے فرمایا: جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ یہاں لاؤ۔ ام سلیم روٹی لے آئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اس کا چورا کر دیا گیا۔ ام سلیم نے اپنے گھی کے ڈبے میں سے گھی نچوڑ کر اس کا ملیدہ بنایا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی جو اللہ تعالیٰ نے آپ سے دعا کرائی، اس کے بعد فرمایا: اب دس افراد کو کھانے کیلئے بلاؤ، چنانچہ دس افراد کو بلایا گیا، اس طرح تمام افراد نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا اور باہر تشریف لے گئے، اس کے بعد پھر اور دس صحابہ کو بلایا گیا، اس طرح تمام حضرات نے شکم سیر ہو کر کھایا، اس وقت اسی صحابہ کی جماعت تھی۔

٥٠٦٧ : حدّثنا مُوسٰى : حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ قالَ : وَحَدَّثَ أَبُو عُثْمانَ أَيْضًا ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ) . فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ ، فَعُجِنَ ، ثُمَّ جاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ ، بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ ، أَوْ قالَ : هِبَةٌ) . قالَ : لَا ، بَلْ بَيْعٌ ، قالَ : فَٱشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ ، فَأَمَرَ نَبِيُّ ٱللهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوَى ، وَٱيْمُ ٱللهِ ، ما مِنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا قَدْ حَزَّ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا ، إِنْ كانَ شَاهِدًا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَهَا لَهُ ، ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا قَصْعَتَيْنِ ، فَأَكَلْنَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا ، وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ ، فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ ، أَوْ كما قالَ . [ر : ٢١٠٣]

ترجمہ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی روایت ہے کہ ہم ایک سوتیس افراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ نے دریافت فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ ایک شخص کے پاس تقریباً ایک صاع کھانے کی چیز موجود تھی، اسے گوندھا گیا، پھر ایک مشرک لمبا تڑنگا اپنی بکریاں ہانکتا ہوا ادھر آیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا: یہ بیچنے کی ہیں یا عطیہ کی، یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدیہ کی بجائے ہبہ فرمایا: اس شخص نے کہا: نہیں، بلکہ بیچنے کی ہیں، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری خریدی اور وہ ذبح کر دی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کلیجی بھونے جانے کا حکم دیا اور قسم اللہ کی ایک سوتیس افراد کی جماعت میں کوئی ایسا نہیں رہا جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کلیجی کا ایک ایک ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو، اگر وہ موجود تھے تو اسے وہیں دیا اگر موجود نہیں تھے تو اس کا حصہ محفوظ رکھا، پھر اس بکری کے گوشت کو دو بڑے پیالوں میں رکھا اور ہم سب نے اس میں سے پیٹ بھر کر کھایا، پھر بھی دونوں پیالوں میں کھانا بچ گیا تو میں اسے اونٹ پر رکھ کر لایا، یا جیسا کہ انہوں نے حدیث بیان کی۔

٥٠٦٨ : حدّثنا مُسْلِمٌ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ : حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا : تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ : التَّمْرِ وَالْمَاءِ . [٥١٢٧]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب ہمیں کھجور اور پیٹ بھر کر پانی ملنے لگا تھا۔

٦ – باب : «لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ» الآيَةَ /النور: ٦١/ .

اندھے پر کوئی حرج نہیں

''اندھے پر اور لنگڑے پر کوئی حرج نہیں اور نہ لنگڑے پر کوئی حرج ہے''۔اللہ کے ارشاد''لعلكم تعلمون''تک۔

٥٠٦٩ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : قالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ : سَمِعْتُ بُشَيْرَ ٱبْنَ يَسَارٍ يَقُولُ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ ، فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ – قالَ يَحْيٰى : وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ – دَعَا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ بِطَعَامٍ ، فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ ، فَلُكْنَاهُ ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ ، فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ، فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

قالَ سُفْيَانُ : سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا وَبَدْءًا . [ر : ٢٠٦]

ترجمہ

سعید بن نعمان کی روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، جب ہم مقام ''صہباء'' پر پہنچے، یحییٰ نے بیان کیا: صہباء خیبر سے ایک منزل کے فاصلے پر ہے، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا طلب فرمایا، لیکن ستو کے سوا کوئی چیز نہیں لائی گئی، پھر ہم نے اسے گھولا اور اس میں سے پکایا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی، اس کے بعد آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی، کیونکہ مغرب کے لئے پہلے سے باوضو تھے۔ سفیان نے بیان کیا: یہ حدیث میں نے یحییٰ بن سعید سے اول و آخر دو مرتبہ سنی۔

٧ – باب : الْخُبْزِ الْمُرَقَّقِ ، وَالْأَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ .

چپاتی اور خوان (لکڑی کی سینی) اور مستغرہ (چمڑے کا دستر خوان) پر کھانا

٥٠٧٠ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ سِنَانٍ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ قالَ : كُنَّا عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ خَبَّازٌ لَهُ ، فَقَالَ : ما أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ خُبْزًا مُرَقَّقًا ، وَلَا شَاةً مَسْمُوطَةً حَتَّى لَقِيَ ٱللهَ .

[٥١٠٥ ، ٦٠٩٢]

ترجمہ

حضرت قتادہؒ کہتے ہیں: ہم حضرت انسؓ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے پاس آپ کی روٹی پکانے والا بھی موجود تھا، آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چپاتی (پتلی روٹی) نہیں کھائی اور نہ بھنی ہوئی بکری کھائی، یہاں تک کہ اللہ سے جا ملے۔

٥٠٧١ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ يُونُسَ – قالَ عَلِيٌّ : هُوَ الْإِسْكافُ – عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : ما عَلِمْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عَلَى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ ، وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَطُّ ، وَلَا أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ قَطُّ . قِيلَ لِقَتَادَةَ : فَعَلَى ما كانُوا يَأْكُلُونَ ؟ قالَ : عَلَى السُّفَرِ . [٥٠٩٩]

ترجمہ

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ میں نہیں جانتا کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وقت میں چھوٹے پیالوں میں مختلف قسم کا کھانا کھایا ہو، نہ کبھی آپ نے پتلی چپاتیاں کھائیں اور نہ کبھی خوان پر کھایا۔ حضرت قتادہ سے پوچھا گیا: پھر کس چیز پر آپ کھاتے تھے؟ فرمایا: "سفر" یعنی عام دسترخوان پر۔

٥٠٧٢ : حدّثنا ٱبْنُ أَبِي مَرْيَمَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ : أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ : قامَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْنِي بِصَفِيَّةَ ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ ، أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ ، فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْأَقِطُ وَالسَّمْنُ . وَقالَ عَمْرٌو ، عَنْ أَنَسٍ : بَنَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ ، ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ . [ر : ٣٦٤]

ترجمہ

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد ان کے ساتھ راستے میں قیام کیا، میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمے کی دعوت دی، آپ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا، پھر اس پر کچھ کھجور، کچھ پنیر اور کچھ گھی ڈال دیا گیا اور حضرت عمرو نے بیان کیا، ان سے حضرت انسؓ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ کے ہاں ٹھہرے، پھر دسترخوان (کھجور، گھی، پنیر کا) بنایا گیا۔

٥٠٧٣ : حدّثنا مُحَمَّدٌ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَنْ وَهْبِ ٱبْنِ كَيْسَانَ قالَ : كانَ أَهْلُ الشَّامِ يُعَيِّرُونَ ٱبْنَ الزُّبَيْرِ ، يَقُولُونَ : يَا ٱبْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ ،

فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ : يَا بُنَيَّ إِنَّهُمْ يُعَيِّرُونَكَ بِالنِّطَاقَيْنِ ، هَلْ تَدْرِي ما كانَ النِّطَاقانِ ؟ إِنَّمَا كانَ نِطَاقِي شَقَقْتُهُ نِصْفَيْنِ ، فَأَوْكَيْتُ قِرْبَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِأَحَدِهِما ، وَجَعَلْتُ فِي سُفْرَتِهِ آخَرَ ، قالَ : فَكانَ أَهْلُ الشَّأْمِ إِذَا عَيَّرُوهُ بِالنِّطَاقَيْنِ ، يَقُولُ : إِيهًا وَالْإِلٰهِ ، تِلْكَ شَكاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا . [ر : ۲۸۱۷]

ترجمہ

حضرت وہب بن کیسان کی روایت ہے کہ اہل شام (حجاج بن یوسف کے فوجی) حضرت ابن زبیر کو عار دلانے کے لئے کہنے لگے: یا ابن ذات النطاقین (اے دو پٹکوں والی کے بیٹے)۔ ان کی والدہ اسماء نے کہا: بیٹے یہ تمہیں دو پٹکوں کی عار دلاتے ہیں، تمہیں معلوم ہے وہ پٹکے کیا تھے، وہ میرا پٹکا تھا جس کے میں نے دو ٹکڑے کر دیئے تھے، ایک سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برتن کا منہ باندھا تھا اور دوسرا آپ کے دسترخوان کے لئے رکھ لیا تھا۔ وہب نے بیان کیا: پھر جب اہل شام ابن زبیر کو دو پٹکوں کی عار دلاتے تو آپ فرماتے: ہاں خدا گواہ ہے، یہ ہلکی باتیں جو تم چلا کر کہہ رہے ہو، اس میں ان کے لئے کوئی عار نہیں، (بلکہ یہ مدح اور تعریف ہے)۔

۵۰۷۴ : حدّثنا أَبُو النُّعْمَانِ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ ، خالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا ، فَدَعا بِهِنَّ ، فَأُكِلْنَ عَلَى مائِدَتِهِ ، وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ كالمُسْتَقْذِرِ لَهُنَّ ، وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا ما أُكِلْنَ عَلَى مائِدَةِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ . [ر : ۲۴۳۶]

ترجمہ

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ان کی خالہ حفید بنت الحارث بن الحزن نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پنیر، گھی اور گوہ ہدیہ کے طور پر بھیجا، آپ نے عورتوں کو بلایا اور انہوں نے آپ کے دسترخوان پر کھایا، لیکن آپ نے ہاتھ بھی نہیں لگایا جیسے آپ اسے ناپسند کرتے ہوں، اگر گوہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی اور نہ آپ انہیں کھانے کے لئے فرماتے۔

۸ – باب : السَّوِيقِ .

۵۰۷۵ : حدّثنا سُلَيْمانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ : أَنَّهُمْ كانُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالصَّهْبَاءِ ، وَهِيَ عَلَى رَوْحَةٍ مِنْ

خَيْبَرَ ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ ، فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ إِلَّا سَوِيقًا ، فَلَاكَ مِنْهُ ، فَلُكْنَا مَعَهُ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ، ثُمَّ صَلَّى وَصَلَّيْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ . [ر : ٢٠٦]

ستو کا بیان

ترجمہ

حضرت سوید بن نعمان نے خبر دی، آپ حضرات صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام صہباء میں تھے، وہ خیبر سے ایک میل پر ہے، نماز کا وقت قریب تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا طلب فرمایا، لیکن ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمایا اور ہم نے بھی کھایا، پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی، اس کے بعد آپ نے نماز پڑھی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، نماز کے لئے آپ نے وضو نہیں کیا۔

٩ - باب : ما كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُسَمَّى لَهُ ، فَيَعْلَمَ ما هُوَ .

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کو بتایا نہ جائے یا آپ جان نہ لیں کیا چیز ہے۔

٥٠٧٦ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ ٱللهِ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو أُمامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصارِيُّ : أَنَّ ٱبْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ : أَنَّ خالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ ، الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ ٱللهِ ، أَخْبَرَهُ : أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ ، وَهِيَ خالَتُهُ وَخالَةُ ٱبْنِ عَبَّاسٍ ، فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا ، قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ ، فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، وَكانَ قَلَّمَا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ ، فَأَهْوَى رَسُولُ ٱللهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ ، فَقَالَتِ ٱمْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الحُضُورِ : أَخْبِرْنَ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ ما قَدَّمْتُنَّ لَهُ ، هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ ٱللهِ ، فَرَفَعَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ ، فَقَالَ خالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ : أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ ٱللهِ ؟ قالَ : (لَا ، وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي ، فَأَجِدُنِي أَعافُهُ) . قالَ خالِدٌ : فَٱجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ ، وَرَسُولُ ٱللهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلَيَّ . [٥٠٨٥ ، ٥٢١٧]

ترجمہ

حضرت خالد بن ولید جو سیف اللہ (اللہ تعالیٰ کی تلوار) کے لقب سے مشہور ہیں، کی روایت ہے کہ آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین حضرت میمونہ کے گھر میں داخل ہوئے، ام المؤمنین آپ کی اور ابن عباس کی خالہ ہیں، ان کے ہاں بھنی ہوئی گوہ موجود تھی، جو ان کی بہن حفیدہ بنت الحارث نے لائی تھی، انہوں نے وہ بھنی ہوئی گوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی، ایسا کم ہوتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے لئے ہاتھ بڑھائیں جب تک آپ کو اس کے متعلق بتا نہ دیا جائے، اس کی تعین نہ کر دی جائے کہ وہ کیا ہے؟ لیکن آپ نے اس دن بھنی ہوئی گوہ کے گوشت کی طرف ہاتھ بڑھایا، اتنے میں وہاں موجود خواتین میں سے ایک نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا کیوں نہیں دیتی کہ اس وقت آپ کے سامنے جو پیش کیا ہے وہ گوہ ہے یا رسول اللہ، یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا۔ حضرت خالد بن ولید نے دیافت کیا: یا رسول اللہ! گوہ حرام ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، یہ میرے ملک میں چونکہ پائی نہیں جاتی، اس لئے طبیعت قبول نہیں کرتی۔ حضرت خالد نے بیان کیا: پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھایا، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ رہے تھے۔

تشریح

احناف کے ہاں گوہ کا گوشت کھانا مکروہ ہے، جبکہ جمہور کے ہاں مباح ہے۔ امام مالک، امام شافعی، اور امام احمد اور ظاہریہ کا یہی مسلک ہے، جمہور کا استدلال حدیث باب سے ہے، احناف کے ہاں حضرت عائشہ کی روایت ہے، ان کو کسی نے ضب ہدیہ کے طور پر دیا، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے کھانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے انہیں منع فرمایا۔ اتنے میں ایک سائل آیا، حضرت عائشہ نے اسے وہی ضب کھلانا چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "أ تطعمنيه ما لا تاكلين" جو خود نہیں کھاتی وہ اسے کھلا رہی ہو۔

١٠ – باب : طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ .

ایک کھانا دو کے لئے کافی ہوسکتا ہے

٥٠٧٧ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ . وَحَدَّثَنَا إِسْماعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنِي مالِكٌ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قالَ : قَالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ) .

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو افراد کا کھانا تین کے لئے کافی اور تین کا چار کیلئے کافی ہے۔

١١ – باب : الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ .

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے، اس باب میں حضرت ابو ہریرہ کی روایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہے۔

٥٠٨٠/٥٠٧٨ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ وَاقِدِ ٱبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ نَافِعٍ قالَ : كانَ ٱبْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُؤْتَى بِمِسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ ، فَأَدْخَلْتُ رَجُلاً يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيرًا ، فَقَالَ : يَا نَافِعُ ، لَا تُدْخِلْ هٰذَا عَلَيَّ ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : (الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ ، وَالْكافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ) .

ترجمہ

حضرت نافع کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے، جب تک آپ کے ساتھ کھانے کے لئے کوئی مسکین نہ لایا جائے، ایک مرتبہ میں آپ کے ساتھ کھانے کے لئے ایک شخص کو لایا، اس نے بہت زیادہ کھایا، بعد میں حضرت ابن عمر نے فرمایا: آئندہ اس شخص کو میرے ساتھ کھانے کے لئے نہ لانا، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مومن ایک آنت سے کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے۔

(٥٠٧٩) : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ ٱللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ٱبْنِ عُمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ ، وَإِنَّ الْكافِرَ ، أَوِ الْمُنَافِقَ – فَلَا أَدْرِي أَيَّهُمَا قالَ عُبَيْدُ ٱللهِ – يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ) .

وَقالَ ٱبْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا مالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ٱبْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ .

ترجمہ

حضرت ابن عمر کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک آنت سے کھاتا ہے اور کافر یا منافق (عبدہ نے کہا: مجھے یقین نہیں ہے کہ ان میں سے کس کے متعلق عبید اللہ نے بیان کیا کہ) وہ ساتوں آنتیں بھر لیتا

ہے، اور ابن بکیر نے بیان کیا، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر، ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حدیث کی طرح۔

(۵۰۸۰) : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو قالَ : كانَ أَبُو نَهِيكٍ رَجُلاً أَكُولاً ، فَقَالَ لَهُ ٱبْنُ عُمَرَ : إِنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ قالَ : (إِنَّ الْكافِرَ يَأْكُلُ في سَبْعَةِ أَمْعاءٍ) . فَقَالَ : فَأَنَا أُومِنُ بِٱللهِ وَرَسُولِهِ .

ترجمہ

حضرت عمرو کی روایت ہے کہ ابونہیک بڑے کھانے والے تھے، ان سے حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر سات آنتوں میں، یعنی بہت زیادہ کھاتا ہے۔ ابونہیک نے اس پر عرض کیا: میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

۵۰۸۱/۵۰۸۲ : حدّثنا إِسْماعِيلُ قالَ : حَدَّثَنِي مالِكٌ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (يَأْكُلُ الْمُسْلِمُ في مِعًى وَاحِدٍ ، وَالْكافِرُ يَأْكُلُ في سَبْعَةِ أَمْعاءٍ) .

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے، جبکہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

(۵۰۸۲) : حدّثنا سُلَيْمانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي حازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَجُلاً كانَ يَأْكُلُ أَكْلاً كَثِيرًا ، فَأَسْلَمَ ، فكانَ يَأْكُلُ أَكْلاً قَلِيلاً ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : (إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ في مِعًى وَاحِدٍ ، وَالْكافِرَ يَأْكُلُ في سَبْعَةِ أَمْعاءٍ) .

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے ایک شخص بہت کھانا کھاتے تھے، پھر وہ اسلام لائے تو کم کھانے لگے، اس کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

تشریح

مومن کی ایک اور کافر کی سات آنتوں کا مطلب بعض حضرات نے یہ بیان کیا ہے کہ اس سے دنیا کی لذتوں کی

طرف اشارہ ہے، مقصد یہ ہے کہ مومن دنیاوی لذتوں کا زیادہ شوقین نہیں ہوتا، جبکہ کافر عیاش اور عیش پرست ہوتا ہے، یا مومن رزق حلال کھاتا ہے جو کم ہوتا ہے اور کافر حرام کھاتا ہے، جس کے ذرائع بہت ہوتے ہیں، یا مومن کے کھانے میں برکت اور کافر کے کھانے میں بے برکتی ہوتی ہے، یا آپ نے یہ جملہ کسی خاص مسلمان کے لئے ارشاد فرمایا تھا۔

١٢ - باب : الْأَكْلِ مُتَّكِئًا .

ٹیک لگا کر کھانا

٥٠٨٤/٥٠٨٣ : حدّثنا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ : سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (لَا آكُلُ مُتَّكِئًا) .

ترجمہ

حضرت ابوجحیفہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھانا چاہیے۔

(٥٠٨٤) : حدّثني عُثْمانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قالَ : كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ : (لَا آكُلُ وَأَنَا مُتَّكِئٌ) .

ترجمہ

حضرت ابوجحیفہ کی روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے ایک شخص سے جو آپ کی خدمت میں موجود تھے، فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

تشریح

بعض صحابہ وتابعین سے "الأكل متكئا" کے الفاظ سے جواز منقول ہے، جب کہ جمہور ٹیک لگا کر کھانا کھانے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ جواز کے قائلین اس روایت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت یا فضیلت پر محمول کرتے ہیں، احناف کا میلان بھی جواز کی طرف ہے۔

١٣ - باب : الشِّوَاءِ .

بھنا ہوا گوشت

وَقَوْلِ ٱللهِ تَعَالَى : «جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ» /هود: ٦٩/ : أَيْ مَشْوِيٍّ .

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''پھر وہ بھنا ہوا بچھڑا لے کر آئے''۔ ''حنيذ'' بمعنی: ''مشوي''.

٥٠٨٥ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ خالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِيَأْكُلَ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّهُ ضَبٌّ ، فَأَمْسَكَ يَدَهُ ، فَقَالَ خالِدٌ : أَحَرَامٌ هُوَ ؟ قالَ : (لَا ، وَلٰكِنَّهُ لَا يَكُونُ بِأَرْضِ قَوْمِي ، فَأَجِدُنِي أَعافُهُ) . فَأَكَلَ خالِدٌ وَرَسُولُ ٱللهِ ﷺ يَنْظُرُ . قالَ مالِكٌ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ : بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ . [ر : ٥٠٧٦]

ترجمہ

حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی تو آپ اس کے کھانے کی طرف متوجہ ہوئے، اس وقت آپ کو بتایا گیا کہ یہ گوہ ہے، تو آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ حضرت خالد نے پوچھا کہ کیا حرام ہے؟ فرمایا: نہیں، لیکن چونکہ ہمارے ملک میں نہیں ہے، اس لئے طبیعت اسے گوارہ نہیں کرتی، پھر خالد بن ولید نے اسے کھایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ رہے تھے۔ مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے ''ضبٌّ محنوذٌ'' بھنی ہوئی گوہ ''ضب مشوي'' کے بجائے بیان کیا۔

١٤ – باب : الخَزِيرَةِ .

قَالَ النَّضْرُ : الخَزِيرَةُ مِنَ النُّخَالَةِ ، وَالحَرِيرَةُ مِنَ اللَّبَنِ .

خزیرہ (حریرہ کی ایک قسم) آٹے سے بنتا ہے اور حریرہ دودھ سے

٥٠٨٦ : حدّثني يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ قالَ : أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الأَنْصارِيُّ : أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مالِكٍ ، وَكانَ مِنْ أَصْحابِ النَّبِيِّ ﷺ ، مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الأَنْصارِ : أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ ٱللهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي ، وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي ، فَإِذَا كانَتِ الأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ ، لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ ، فَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ ٱللهِ ، أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّي فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذُهُ مُصَلًّى ، فَقَالَ : (سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ ٱللهُ) . قالَ عِتْبَانُ : فَغَدَا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ٱرْتَفَعَ النَّهَارُ ، فَٱسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ، ثُمَّ قالَ لِي : (أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ) . فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَكَبَّرَ فَصَفَفْنَا ،

فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ، وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ ، فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ ٱلدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَٱجْتَمَعُوا ، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ : أَيْنَ مَالِكُ بْنُ ٱلدُّخْشُنِ ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : ذٰلِكَ مُنَافِقٌ ، لَا يُحِبُّ ٱللّٰهَ وَرَسُولَهُ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (لَا تَقُلْ ، أَلَا تَرَاهُ قَالَ : لَا إِلٰهَ إِلَّا ٱللّٰهُ ، يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ ٱللّٰهِ) . قَالَ : ٱللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : قُلْنَا : فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ ، فَقَالَ : (فَإِنَّ ٱللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ : لَا إِلٰهَ إِلَّا ٱللّٰهُ ، يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ ٱللّٰهِ) .

قَالَ ٱبْنُ شِهَابٍ : ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ ، أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ ، وَكَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ ، عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودٍ ، فَصَدَّقَهُ . [ر : ٤١٤]

ترجمہ

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تھے اور قبیلہ انصار کے ان افراد میں سے تھے جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی، آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میری آنکھ کی بصارت کمزور ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں، برسات میں وادی جو میرے اور ان کے درمیان حائل ہے، بہنے لگتی ہے اور میرے لئے ان کی مسجد میں جانا اور نماز پڑھانا ممکن نہیں رہتا، اس لئے یارسول اللہ! میری خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لے چلیں، میرے گھر میں آپ نماز پڑھیں، تاکہ میں اپنے گھر کو نماز کی جگہ بنالوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان شاء اللہ میں جلد ہی ایسا کروں گا۔ عتبان نے بیان کیا کہ پھر حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ چاشت کے وقت جب سورج کچھ بلند ہو گیا تشریف لائے اور آپ نے اندر آنے کی اجازت چاہی، میں نے آپ کو اجازت دی، آپ بیٹھے نہیں، بلکہ اندر تشریف لائے اور فرمایا: اپنے گھر میں کس جگہ کو تم پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں، میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہو گئے اور نماز کے لئے تکبیر کہی، ہم نے بھی آپ کے پیچھے صف بنالی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر سلام پھیرا، ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حزیرہ (حریرہ کی قسم) کے لئے جو آپ کے لئے ہم نے بنایا تھا، روک لیا تھا، گھر میں قبیلہ کے بہت سے افراد جمع ہو گئے، (جب انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی اطلاع ہوئی) ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ مالک بن حبش کہاں ہیں؟ اس پر ایک شخص نے کہا: وہ تو منافق ہے، اللہ اور اس کے رسول سے اس کو محبت نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دیکھو کہ انہوں نے اقرار نہیں کیا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور اس سے ان کا مقصد اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے؟ اس شخص نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو ہی زیادہ علم ہے۔ بیان کیا: ہم نے عرض کیا: یارسول

اللہ! لیکن ہم ان کی توجہ اور خیر خواہی منافقین کے ساتھ نہیں دیکھتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن اللہ نے دوزخ کی آگ کو اس شخص پر حرام کیا ہے جس نے کلمہ "لا إله إلا لله" کا اقرار کردیا اور اس سے اس کا مقصد اللہ کی خوشنودی ہو۔

ابن شہاب نے بیان کیا: پھر میں نے حصین بن محمد انصاری جو بنی سالم کے ایک فرد اور ان کے سردار تھے محمود کی حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

١٥ – باب : الْأَقِطِ .

پنیر

وَقَالَ حُمَيْدٌ : سَمِعْتُ أَنَسًا : بَنَى النَّبِيُّ ﷺ بِصَفِيَّةَ ، فَأَلْقَى التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ . [ر : ٥٠٧٢]

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ أَنَسٍ : صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ حَيْسًا . [ر : ٥٠٧٢]

ترجمہ

حمید نے بیان کیا کہ میں حضرت انسؓ سے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ سے نکاح کیا تو دعوت ولیمہ میں پنیر، کھجور اور گھی رکھا، اور عمرو بن ابی عمر نے بیان کیا اور ان سے حضرت انسؓ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور، پنیر اور گھی کا ملیدہ بنایا تھا۔

٥٠٨٧ : حدّثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : أَهْدَتْ خالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ضِبَابًا وَأَقِطًا وَلَبَنًا ، فَوُضِعَ الضَّبُّ عَلَى مائِدَتِهِ ، فَلَوْ كانَ حَرَامًا لَمْ يُوضَعْ ، وَشَرِبَ اللَّبَنَ ، وَأَكَلَ الْأَقِطَ . [ر : ٢٤٣٦]

ترجمہ

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ میری خالہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ، پنیر اور دودھ ہدیہ پیش کیا، تو گوہ آپ کے دسترخوان پر رکھی گئی، اگر وہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہ رکھی جاتی، لیکن آپ نے دودھ پیا اور پنیر کھایا۔

١٦ – باب : السِّلْقِ وَالشَّعِيرِ .

٥٠٨٨ : حدّثنا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي حازِمٍ ،

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قالَ : إِنْ كُنَّا لَنَفرَحُ بِيَوْمِ الجُمُعَةِ ، كانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ أُصُولَ السِّلْقِ ، فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا ، فَتَجعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ ، إِذَا صَلَّيْنَا زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا ، وَكُنَّا نفرَحُ بِيَوْمِ الجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ ، وَما كُنَّا نَتَغَدَّى ، وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الجُمُعَةِ ، وَاللّٰهِ ما فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ . [ر : ٨٩٦]

چکندر اور جو

ترجمہ

حضرت سہل بن سعد کی روایت ہے کہ ہمیں جمعہ کے دن بڑی خوشی رہتی تھی، ہماری ہاں ایک بوڑھی خاتون تھیں، وہ چکندر لے کر ہانڈی میں پکاتیں تھیں اور کچھ جو کے دانے اس میں ڈال دیتی تھیں، ہم نماز پڑھ کر ان کی زیارت کو جاتے تو وہ ہمارے سامنے یہ پکوان رکھتی تھیں، جمعہ کے دن ہمیں بڑی خوشی اسی وجہ سے رہتی تھی، ہم جمعہ کے بعد کھانا کھاتے تھے، واللہ! نہ اس میں چربی ہوتی نہ چکنائی۔

١٧ - باب : النَّهْسِ وَانْتِشَالِ اللَّحْمِ .

گوشت کو دانتوں کے ذریعہ ہڈی سے جدا کرنا اور گوشت کو پکتی ہوئی ہانڈی سے نکالنا

٥٠٨٩ : حدَّثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : تعرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَتِفًا ، ثُمَّ قامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .
وَعَنْ أَيُّوبَ وَعاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : انْتَشَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَرْقًا مِنْ قِدْرٍ ، فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ . [ر : ٢٠٤]

ترجمہ

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کی ہڈی کا گوشت کھایا اور پھر کھڑے ہوئے، پھر نماز پڑھی، آپ نے نماز کے لئے نیا وضو نہیں کیا، اور ایوب اور عاصم سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پکتی ہوئی ہانڈی میں سے آدھی پکی بوٹی نکالی اور تناول فرمائی، پھر نماز پڑھی اور نیا وضو نہیں کیا۔

١٨ – باب : تَعَرُّقِ الْعَضُدِ .

دست کی ہڈی کا گوشت کھانا

٥٠٩٠/٥٠٩١ : حدّثني محمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قالَ : حَدَّثَنِي عُثْمانُ بْنُ عُمَرَ : حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ : حَدَّثَنَا أَبُو حازِمٍ الْمَدَنِيُّ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قالَ : خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ مَكَّةَ .

(٥٠٩١) : حدّثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ : حَدَّثَنَا محمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي حازِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قالَ : كُنْتُ يَوْمًا جالِسًا مَعَ رِجالٍ مِنْ أَصْحابِ النَّبِيِّ ﷺ في مَنْزِلٍ في طَرِيقِ مَكَّةَ ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ نازِلٌ أَمامَنا ، وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنا غَيْرُ مُحْرِمٍ ، فَأَبْصَرُوا حِمارًا وَحْشِيًّا وَأَنا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي ، فَلَمْ يُؤْذِنُونِي بِهِ ، وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ ، فَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ ، فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ، ثمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ ، فَقُلْتُ لَهُمْ : نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ ، فَقَالُوا : لَا وَاللهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ ، فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ ، فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمارِ فَعَقَرْتُهُ ، ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ ماتَ ، فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ ، ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا في أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ ، فَرُحْنَا ، وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي ، فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ : (مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ) . فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى تَعَرَّقَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ .

قالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ : مِثْلَهُ .

[ر : ١٧٢٥]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہؓ کی روایت ہے کہ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر مکہ کی طرف نکلے اور عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے، ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ سلمی نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کے ساتھ مدینہ کے راستے میں ایک منزل پر بیٹھا ہوا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے آگے پڑاؤ کیا تھا، صحابہ احرام باندھے ہوئے تھے، لیکن میں نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا، لوگوں نے ایک گورخر دیکھا، میں اس وقت اپنا جوتا ٹانکنے میں مشغول تھا، ان لوگوں نے مجھے اس گورخر کے متعلق بتایا کچھ نہیں، لیکن

چاہتے تھے کہ میں دیکھ لوں، چنانچہ میں متوجہ ہوا، میں نے دیکھا اور میں اس گھوڑے کے پاس گیا اور اسے زین پہنا کر اس پر سوار ہو گیا، لیکن کوڑا اور نیزہ بھول گیا تھا، میں نے ان لوگوں سے کہا کہ کوڑا اور نیزہ مجھے دے دو، لوگوں نے کہا کہ نہیں، خدا کی قسم! ہم تمہارے شکار کے معاملے میں کوئی مدد نہیں کریں گے، (کیونکہ محرم تھے)، میں غصہ ہوا اور میں نے اتر کر خود یہ دونوں چیزیں اٹھائیں اور پھر سوار ہو کر اس پر حملہ کیا اور اسے ذبح کر لیا، جب وہ مردہ ہوا تو اسے ساتھ لایا، پھر اسے پکا کر سب نے کھایا، لیکن بعد میں انہیں شبہ ہوا کہ احرام کی حالت میں شکار کا گوشت کھانا کیسا ہے، پھر ہم روانہ ہوئے، میں نے اس کا دست چھپا کر رکھا تھا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ سے اس کے متعلق سوال کیا کہ احرام کی حالت میں شکار کا گوشت کھانا جائز ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تمہارے پاس کچھ بچا ہوا ہے، میں نے وہی دست پیش کیا، آپ نے تناول فرمایا، یہاں تک کہ اس کا گوشت آپ نے دانتوں سے کھینچ کھینچ کر کھایا اور آپ محرم تھے۔ ان سے عطا بن یسار نے، ان سے ابو قتادہ نے اسی طرح۔

١٩ – باب : قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّينِ .

چاکو سے گوشت کاٹنا

٥٠٩٢ : حدّثنا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ : أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ أُمَيَّةَ : أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ : أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ ، فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ، ثُمَّ قامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ . [ر : ٢٠٥]

ترجمہ

حضرت عمرو بن امیہ کی روایت ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہاتھ سے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر تناول فرما رہے تھے، پھر آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ نے گوشت اور جس سے گوشت بوٹی کاٹ رہے تھے ڈال دی اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، آپ نے نماز پڑھی اور آپ نے وضو نہیں کیا۔

٢٠ – باب : ما عابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا .

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا

٥٠٩٣ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي حازِمٍ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ : ما عابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ .
[ر : ٣٣٧٠]

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر مرغوب ہوا تو کھالیا، ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔

٢١ – باب : النَّفْخِ فِي الشَّعِيرِ .

جو میں پھونکنا

٥٠٩٤ : حدّثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ : حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قالَ : حَدَّثَنِي أَبُو حازِمٍ : أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلاً : هَلْ رَأَيْتُمْ فِي زَمانِ النَّبِيِّ ﷺ النَّقِيَّ ؟ قالَ : لَا ، فَقُلْتُ : كُنْتُمْ تَنْخُلُونَ الشَّعِيرَ ؟ قالَ : لَا ، وَلٰكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ . [٥٠٩٧]

ترجمہ

حضرت سہل بن سعد سے ابوحازم نے پوچھا کہ کیا آپ حضرات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میدہ دیکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے پوچھا: آپ حضرات جو کے آٹے کو چھانتے تھے؟ فرمایا کہ نہیں، ہم اسے پھونک دیتے تھے (جس سے بونسی اڑ جاتی تھی)۔

٢٢ – باب : ما كانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحابُهُ يَأْكُلُونَ .

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کیا کھاتے تھے؟

٥٠٩٥ : حدّثنا أَبُو النُّعْمانِ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ : قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا بَيْنَ أَصْحابِهِ تَمْرًا ، فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ ، فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ ، فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا ، شَدَّتْ فِي مَضَاغِي . [٥١٢٥ ، ٥١٢٦]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو کھجور تقسیم کی اور ہر شخص کو سات کھجور عنایت فرمائی، ان میں سے ایک خراب تھی اور سخت تھی، لیکن مجھے وہی سب سے زیادہ اچھی معلوم ہوتی، کیونکہ دیر تک چبتی رہی۔

۵۰۹۶ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ سَعْدٍ قالَ : رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، ما لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ ، أَوِ الْحَبَلَةِ ، حَتَّى يَضَعَ أَحَدُنَا ما تَضَعُ الشَّاةُ ، ثمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ ، خَسِرْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي . [ر : ٣٥٢٢]

ترجمہ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات آدمیوں میں سے ساتواں پایا، جنہوں نے اسلام سب سے پہلے قبول کیا تھا، اس وقت ہمارے پاس کھانے کے لئے پہلو کی پتی کے سوا اور کچھ نہیں تھا، غربت اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ قضائے حاجت میں براز بھی ہماری بکریوں کی طرح آتا تھا۔ اب وہ زمانہ ہے کہ جب بنو اسد کے لوگ مجھے تبلیغ اسلام دینے لگیں ہیں، اگر میں ابھی تک اس حال میں ہوں کہ بنی اسد کے لوگ مجھے شریعت کے احکام سکھائیں تب تو نقصان میں رہا اور میری تمام سعی لاحاصل رہی۔

۵۰۹۷ : حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ، عَنْ أَبِي حازِمٍ قالَ : سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ : هَلْ أَكَلَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ النَّقِيَّ ؟ فَقَالَ سَهْلٌ : ما رَأَى رَسُولُ ٱللهِ ﷺ النَّقِيَّ ، مِنْ حِينَ ٱبْتَعَثَهُ ٱللهُ حَتَّى قَبَضَهُ ٱللهُ . قالَ : فَقُلْتُ : هَلْ كانَتْ لَكُمْ في عَهْدِ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ مَنَاخِلُ ؟ قالَ : ما رَأَى رَسُولُ ٱللهِ ﷺ مُنْخُلاً ، مِنْ حِينَ ٱبْتَعَثَهُ ٱللهُ حَتَّى قَبَضَهُ . قالَ : قُلْتُ : كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ ؟ قالَ : كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ ، فَيَطِيرُ ما طَارَ ، وَما بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ . [ر : ٥٠٩٤]

ترجمہ

حضرت ابو حازم کہتے ہیں کہ میں نے سہل بن سعد سے پوچھا کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میدہ تناول فرمایا تھا؟ انہوں نے فرمایا: جب اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کے منصب پر فائز کیا، اس وقت سے وفات تک آپ نے

میدہ دیکھا بھی نہیں۔ میں نے پوچھا: کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ حضرات کے پاس چھنیاں تھیں؟ فرمایا کہ جب اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت پر فائز کیا اس وقت سے وفات تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی چھنی نہیں دیکھی۔ بیان کیا کہ پوچھا: آپ حضرات پھر بغیر چھنا ہوا جو کس طرح کھاتے تھے؟ بیان کیا: ہم اسے پیس لیا کرتے تھے، پھر اسے پھونکتے تھے، جو کچھ اڑنا ہوتا اڑ جاتا، جو باقی رہ جاتا اسے گوندھ لیتے اور پکا کر کھا لیتے۔

٥٠٩٨ : حدّثني إسْحٰقُ بْنُ إبْرَاهِيمَ : أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِم شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ ، فَدَعَوْهُ ، فَأَبٰى أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ : خَرَجَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ مِنَ ٱلدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ .

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ آپ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی، انہوں نے آپ کو کھانے پر بلایا، لیکن آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور آپ نے کبھی جو کی روٹی بھی آسودہ ہو کر نہیں کھائی۔

٥٠٩٩ : حدّثنا عَبْدُ ٱللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ : حَدَّثَنَا مُعَاذٌ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ قالَ : ما أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خِوَانٍ ، وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ ، وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ . قُلْتُ لِقَتَادَةَ : عَلَى ما يَأْكُلُونَ ؟ قالَ : عَلَى السُّفَرِ . [ر : ٥٠٧١]

ترجمہ

حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خوان (لکڑی کی سینی) پر کھانا نہیں کھایا اور نہ چھوٹے پیالوں (متنوع کھانے) کھائے اور نہ کبھی چپاتی کھائی۔ میں نے قتادہ سے پوچھا: پھر وہ حضرات کس پر کھاتے تھے؟ فرمایا: "سفر" پر (چمڑے کا دسترخوان)۔

٥١٠٠ : حدّثنا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهَا قالَتْ : ما شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ ، مُنْذُ قَدِمَ المَدِينَةَ ، مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا ، حَتَّى قُبِضَ . [٥١٠٧ ، ٥١٢٢ ، ٦٠٨٩ ، ٦٣٠٩]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آل محمد نے

کبھی تین دن تک گیہوں کا کھانا شکم سیر ہو کر نہیں کھایا، یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔

٢٣ – باب : التَّلْبِينَةِ .

تلبینہ

٥١٠١ : حدّثنا يَحْيىٰ بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهَا كانَتْ إِذَا ماتَ المَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا ، فَٱجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ، ثُمَّ تفرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخاصَّتَهَا ، أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ ، ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ، ثُمَّ قالَتْ : كُلْنَ مِنْهَا ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ يَقُولُ : (التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ المَرِيضِ ، تَذْهَبُ بِبَعْضِ الحُزْنِ) . [٥٣٦٥ ، ٥٣٦٦]

ترجمہ

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے: کسی گھر میں فوتگی ہو جاتی، اس میں عورتیں جمع ہو جاتیں اور پھر وہ چلی جاتیں، صرف گھر والی اور خاص خاص عورتیں رہ جاتیں تو آپ ہانڈی میں تلبینہ (حریرہ کی ایک قسم جو دودھ سے بنایا جاتا تھا) پکانے کا حکم دیتیں، وہ پکایا جاتا، پھر ثرید بنایا جاتا اور تلبینہ اس پر ڈالا جاتا، پھر ام المؤمنین فرماتیں کہ اسے کھاؤ، کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے اور اس کا غم دور کرتا ہے۔

٢٤ – باب : الثَّرِيدِ .

ثرید

٥١٠٢ : حدّثنا محمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ أَبِي مُوسَىٰ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (كَمُلَ مِنَ الرِّجالِ كَثِيرٌ ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ : إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ ، وَآسِيَةُ ٱمْرَأَةُ فِرْعَوْنَ ، وَفَضْلُ عائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ) . [ر : ٣٢٣٠]

ترجمہ

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں میں سے بہت سے کامل ہوئے، لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا کوئی کامل نہ ہوا اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں

پر ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت۔

٥١٠٣ : حدّثنا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ : حَدَّثَنَا خالِدُ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ ، عَنْ أَبِي طُوَالَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (فَضْلُ عائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعامِ) . [ر : ٣٥٥٩]

ترجمہ

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت۔

٥١٠٤ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ مُنِيرٍ : سَمِعَ أَبَا حاتِمٍ الْأَشْهَلَ بْنَ حاتِمٍ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ عَوْنٍ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ قَصْعَةً فِيهَا ثَرِيدٌ ، قَالَ : وَأَقْبَلَ عَلَى عَمَلِهِ ، قَالَ : فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَتَبَّعُ ٱلدُّبَّاءَ ، قَالَ : فَجعلْتُ أَتَتَبَّعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ : فَمَا زِلْتُ بَعْدُ أُحِبُّ ٱلدُّبَّاءَ . [ر : ١٩٨٦]

ترجمہ

حضرت انس کی روایت ہے: میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے ایک غلام کے پاس گیا جو درزی تھے، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک پیالہ میں ثرید پیش کیا، بیان کیا: پھر وہ اپنے کام میں لگ گئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کدو تلاش کرنے لگے۔ بیان کیا: پھر میں بھی کدو تلاش کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھنے لگا، اس کے بعد سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔

٢٥ - باب : شاة مَسْمُوطَةٍ ، وَالْكَتِف وَالجَنْبِ .

بھنی ہوئی بکری، اور شانہ اور پہلو کا گوشت

٥١٠٥ : حدّثنا هُدْبَةُ بْنُ خالِدٍ : حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ قَتَادَةَ قالَ : كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مالِكٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ وَخَبَّازُهُ قائِمٌ ، قالَ : كُلُوا ، فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِٱللهِ ، وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا بعَيْنِهِ قَطُّ . [ر : ٥٠٧٠]

ترجمہ

حضرت قتادہؒ نے بیان کیا: ہم حضرت انسؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کی روٹی پکانے والا ان کے پاس

ہی کھڑا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کھاؤ، میں نہیں جانتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پتلی روٹی دیکھی ہو، یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے۔ ''سمیط''، یعنی نہ بھنی ہوئی بکری دیکھی۔

۵۱۰۶ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ ٱللهِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ، يَأْكُلُ مِنْهَا ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ ، فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ . [ر : ۲۰۵]

ترجمہ

حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ الضمری نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ میں نے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے شانے میں سے گوشت کاٹ رہے تھے، آپ نے اس میں سے کھایا، آپ کو نماز کے لئے بلا لیا گیا، آپ کھڑے ہوئے، چھری ڈال دی اور نماز پڑھی، لیکن وضو (جدید) نہیں کیا۔

۲۶ - باب : ما كانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُونَ في بُيُوتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ ، مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ .

وَقَالَتْ عائِشَةُ وَأَسْمَاءُ : صَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ سُفْرَةً . [ر : ۳۶۹۲]

سلف اپنے گھر میں اور سفروں میں جس طرح کا کھانا اور گوشت وغیرہ رکھتے تھے۔ حضرت عائشہ اور حضرت اسماء نے بیان کیا: ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کیلئے ''سفرہ'' (توشہ دان) تیار کر دیا تھا۔

۵۱۰۷ : حدّثنا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَىٰ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عابِسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : أَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ ؟ قالَتْ : ما فَعَلَهُ إِلَّا في عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيهِ ، فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ ، وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ ، فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ ، قِيلَ : ما ٱضْطَرَّكُمْ إِلَيْهِ ؟ فَضَحِكَتْ ، قالَتْ : ما شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِٱللهِ .

وَقَالَ ٱبْنُ كَثِيرٍ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عابِسٍ بِهٰذَا . [ر : ۵۱۰۰]

ترجمہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عابس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا: کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: حضور صلی

اللہ علیہ وسلم نے ایسا کبھی نہیں کہا، صرف ایک سال اس کا حکم دیا تھا جس سال قحط پڑا تھا، آپ نے چاہا کہ اس حکم سے جو مالدار ہیں وہ محفوظ کرنے کی بجائے محتاجوں کو کھلا دیں اور ہم بکری کے پائے محفوظ رکھ لیتے تھے اور اسے پندرہ پندرہ دن بعد کھاتے تھے اور آپ سے پوچھا گیا: ایسا کرنے کے لئے کیا مجبوری تھی؟ ام المؤمنین ہنس پڑیں اور فرمایا: آل محمد نے سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی تین دن تک مسلسل کبھی نہیں کھائی، یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے جا ملے اور ابن کثیر نے بیان کیا کہ ہمیں سفیان نے خبر دی، ان سے عبدالرحمٰن بن عابس نے یہی حدیث حدیث بیان کی۔

٥١٠٨ : حدّثني عَبْدُ ٱللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جابِرٍ قالَ : كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْهَدْيِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ .

تَابَعَهُ مُحَمَّدٌ ، عَنِ ٱبْنِ عُيَيْنَةَ ، وَقالَ ٱبْنُ جُرَيْجٍ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : أَقالَ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ ؟ قالَ : لَا . [ر : ١٦٣٢]

ترجمہ

حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ مکہ معظّمہ سے حج کی قربانی کا گوشت ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ منورہ لاتے تھے۔ اس کی متابعت محمد نے کی ابن عیینہ کے واسطے سے اور ابن جریج نے بیان کیا کہ میں نے عطا سے پوچھا: کیا جابر نے یہ بھی کہا کہ یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ آ گئے؟ انہوں نے کہا کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا۔

٢٧ - باب : الحَيْسِ .

حیس

٥١٠٩ : حدّثنا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا إِسْماعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو ، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ ٱبْنِ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ حَنْطَبٍ : أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مالِكٍ يَقُولُ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ لِأَبِي طَلْحَةَ : (ٱلْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي) فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ كُلَّمَا نَزَلَ ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ : (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالحَزَنِ ، وَالعَجْزِ وَالْكَسَلِ ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ ، وَضَلَعِ ٱلدَّيْنِ ، وَغَلَبَةِ الرِّجالِ) . فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ ، وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَد حازَهَا ، فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ بِكِسَاءٍ ، ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجالاً فَأَكَلُوا ، وَكانَ ذٰلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ ، قالَ :

(هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ) . فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى المَدِينَةِ قالَ : (اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ ما بَيْنَ جَبَلَيْهَا ، مِثْلَ ما حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ في مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ) . [ر : ٢٧٣٢]

ترجمہ

حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ سے فرمایا کہ اپنے ہاں کے بچوں میں کوئی بچہ تلاش کرلاؤ جو میرا کام کردیا کرے، چنانچہ ابوطلحہ مجھے اپنی سواری پر پیچھے بٹھا کرلائے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب آپ کہیں پڑاؤ کرتے خدمت کرتا، میں سنا کرتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت یہ دعا پڑھتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم سے، رنج سے، عجز سے، بخل سے، بزدلی سے، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے۔حضرت انسؓ نے بیان کیا: پھر میں اس وقت سے برابر آپ کی خدمت کرتا رہا، یہاں تک کہ ہم سب خیبر سے واپس ہوئے اور صفیہ بنت حیی بھی ساتھ تھیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: میں دیکھتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر ان کے لئے پردہ کیا اور پھر انہیں وہاں بٹھایا، آخر جب ہم مقام صہباء پر پہنچے، تو حضور نے دسترخوان پر حیس، کھجور، پنیر اور گھی، وغیرہ کا ملیدہ بنایا، پھر مجھے بھیجا، میں نے لوگوں کو بلایا، پھر سب لوگوں نے اسے کھایا، یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت صفیہ سے نکاح کی دعوتِ ولیمہ تھی، پھر آپ روانہ ہوئے، جب احد دکھائی دیا، تو آپ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔اس کے بعد جب مدینہ نظر آیا تو فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو اس طرح حرمت والا علاقہ بناتا ہوں، جس طرح حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرمت والا شہر بنایا تھا۔اے اللہ! اس کے رہنے والوں کو برکت عطا فرما، ان کے مد اور صاع میں۔

٢٨ – باب : الْأَكْلِ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ .

چاندی کے برتن میں کھانا

٥١١٠ : حدّثنا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى : أَنَّهُمْ كانُوا عِنْدَ حُذَيْفَةَ ، فَاسْتَسْقَى فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ ، فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ في يَدِهِ رَماهُ بِهِ وَقالَ : لَوْلَا أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ ، كَأَنَّهُ يَقُولُ : لَمْ أَفْعَلْ هٰذَا ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : (لَا تَلْبَسُوا الحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ ، وَلَا تَشْرَبُوا في آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَلَا تَأْكُلُوا في صِحَافِهَا ، فَإِنَّهَا لَهُمْ في الدُّنْيَا وَلَنَا في الآخِرَةِ) .

[٥٤٩٩ ، ٥٤٩٣ ، ٥٣١٠ ، ٥٣٠٩]

ترجمہ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ یہ حضرات حضرت حذیفہ بن الیمان کی خدمت میں موجود تھے، آپ نے پانی مانگا، ایک مجوسی نے آپ کو پانی چاندی کے پیالہ میں لاکر دیا، جب اس نے پیالہ آپ کے ہاتھ میں دیا، تو آپ نے پیالہ کو اس پر پھینک مارا اور فرمایا کہ میں نے اسے بارہا اس سے منع کیا (کہ سونے چاندی کے برتن میں مجھے کچھ نہ دیا کرو)، آگے آپ یہ فرمانا چاہتے تھے کہ میں اس سے یہ معاملہ نہ کرتا، لیکن میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ریشم اور دبیز نہ پہنو اور نہ سونے اور چاندی کے برتن میں کچھ پیو اور نہ ان کے برتن میں کچھ کھاؤ، کیونکہ یہ چیزیں ان کے لئے (کفار) دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے یہ آخرت میں ہیں۔

٢٩ - باب : ذِكْرِ الطَّعَامِ .

کھانے کا ذکر

٥١١١ : حدّثنا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوانَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسى الْأَشْعَرِيِّ قالَ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (مَثَلُ المُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ . وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ ، لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ . وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ . وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ ، لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ) . [ر : ٤٧٣٢]

ترجمہ

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے سنگترے کی طرح ہے جس کی خوشبو پاکیزہ اور ذائقہ بھی مزیدار، اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور جیسی ہے جس میں خوشبو نہیں، لیکن مزہ میٹھا ہوتا ہے، اور منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ریحانہ پھول جیسی ہے، جس کی خوشبو تو اچھی ہے، لیکن مزہ کڑوا ہوتا ہے، اور جو منافق قرآن بھی نہیں پڑھتا ہے، اس کی مثال اندرائن جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

٥١١٢ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا خالِدٌ : حَدَّثَنَا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (فَضْلُ عائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ ، كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ) . [ر : ٣٥٥٩]

ترجمہ

حضرت انس کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں پر عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت۔

۵۱۱۳ : حدّثنا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا مالِكٌ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ ، فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ) . [ر : ۱۷۱۰]

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر عذاب کا ٹکڑا ہے، انسان کو کھانے اور سونے سے روک دیتا ہے۔ سفر میں جب کسی کی ضرورت منشا کے مطابق پوری ہو جائے تو جلدی گھر واپس آ جانا چاہیے۔

۳۰ - باب : الْأُدْمِ .

۵۱۱٤ : حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا إِسْماعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ : أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ ٱبْنَ مُحمَّدٍ يَقُولُ : كانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ : أَرَادَتْ عائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا ، فَقَالَ أَهْلُهَا : وَلَنَا الْوَلَاءُ ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ ٱللهِ ﷺ فَقَالَ : (لَوْ شِئْتِ شَرَطْتِيهِ لَهُمْ ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ) . قالَ : وَأُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي أَنْ تَقِرَّ تَحْتَ زَوْجِهَا أَوْ تُفَارِقَهُ ، وَدَخَلَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ يَوْمًا بَيْتَ عائِشَةَ وَعَلَى النَّارِ بُرْمَةٌ تَفُورُ ، فدَعَا بِالْغَدَاءِ فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأُدْمٍ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ ، فَقَالَ : (أَلَمْ أَرَ لَحمًا) . قالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ ٱللهِ ، وَلٰكِنَّهُ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا ، فَقَالَ : (هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا ، وَهَدِيَّةٌ لَنَا) . [ر : ٤٨٠٩]

ترجمہ

حضرت قاسم بن محمدؒ کی روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شریعت کے تین احکام وابستہ ہیں، حضرت عائشہ نے انہیں ان کے مالکوں سے خرید کر آزاد کرنا چاہا تو ان کے مالکوں نے کہا کہ ''ولاء'' کا تعلق ہم سے ہی قائم ہوگا، حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ میں نے اس کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم یہ شرط لگا بھی لو تب بھی ولاء اسی کے ساتھ قائم ہوگا، جو آزاد کرے گا، (شریعت کے حکم کے مطابق)۔ بیان کیا کہ حضرت بریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا آزاد کی گئیں اور انہیں اختیار دیا کہ اگر وہ چاہیں تو اپنے شوہر کے ساتھ رہیں ورنہ الگ رہیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو چولہے پر ہانڈی پک رہی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوپہر کا کھانا طلب فرمایا تو روٹی اور گھر میں موجود سالن پیش کیا گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے گوشت پکتے ہوئے کیا نہیں دیکھا ہے؟ عرض کیا: دیکھا ہے یا رسول اللہ! مگر وہ گوشت تو بریرہ کو صدقہ میں ملا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے لئے یہ صدقہ ہے، ہمارے لئے تو ہدیہ ہے۔

٣١ - باب : الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ .

میٹھی چیز اور شہد کا بیان

٥١١٥ : حدّثني إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهَا قالَتْ : كانَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ . [ر : ٤٩١٨]

ترجمہ

حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

٥١١٦ : حدّثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ قالَ : أَخْبَرَنِي ٱبْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ ، عَنِ ٱبْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ المَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ : كُنْتُ أَلْزَمُ النَّبِيَّ ﷺ لِشِبَعِ بَطْنِي ، حِينَ لَا آكُلُ الخَمِيرَ وَلَا أَلْبَسُ الحَرِيرَ ، وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةُ ، وَأُلْصِقُ بَطْنِي بِالحَصْبَاءِ ، وَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الآيَةَ ، وَهْيَ مَعِي ، كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي . وَخَيْرُ النَّاسِ لِلْمَساكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا ما كانَ فِي بَيْتِهِ ، حَتَّى إِنْ كانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ ، فَنَشْتَقُّهَا فَنَلْعَقُ ما فِيهَا . [ر : ٣٥٠٥]

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ میں پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا، اس وقت میں روٹی نہیں کھاتا تھا، نہ ریشم پہنتا تھا، نہ فلاں اور فلانی میری خدمت کرتے تھے، بھوک کی شدت کی وجہ سے میں بعض اوقات اپنے پیٹ پر کنکریاں لگا لیتا تھا، تاکہ اس کی ٹھنڈ سے تسکین ہو جائے اور کبھی میں کسی کو کوئی آیت پڑھنے

کے لئے کہتا، حالانکہ وہ مجھے یاد ہوتی، مقصد صرف یہ ہوتا کہ وہ مجھے اپنے گھر لے جائے اور کھانا کھلا دے اور مسکینوں کے لئے بہترین شخص جعفر بن ابی طالب تھے، ہمیں اپنے ساتھ گھر لے جاتے اور جو کچھ بھی گھر میں ہوتا کھلا دیتے تھے، کبھی تو ایسا ہوتا کہ گھی کا ڈبہ نکال کر لاتے اور اس میں کچھ نہ ہوتا، ہم اسے پھاڑ کر اس میں جو کچھ لگا ہوتا چاٹ لیتے تھے۔

٣٢ – باب : اَلدُّبَّاءِ .

کدو

٥١١٧ : حدّثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ : حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَوْنٍ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ أَتَى مَوْلًى لَهُ خَيَّاطًا ، فَأُتِيَ بِدُبَّاءٍ ، فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ ، فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ يَأْكُلُهُ . [ر : ١٩٨٦]

ترجمہ

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک درزی غلام کے پاس گئے، پھر آپ کی خدمت میں پکا ہوا کدو پیش کیا گیا اور آپ اسے رغبت کے ساتھ کھانے لگے، اسی دن سے میں کدو بہت پسند کرتا ہوں، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے کھاتے دیکھا۔

٣٣ – باب : الرَّجُلِ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ .

جو شخص اپنے بھائیوں کے لئے پر تکلف کھانا تیار کرے

٣٣ – باب : الرَّجُلِ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ .

٥١١٨ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ ، وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ ، فَقَالَ : ٱصْنَعْ لِي طَعَامًا ، أَدْعُو رَسُولَ ٱللهِ ﷺ خامِسَ خَمْسَةٍ ، فَدَعَا رَسُولَ ٱللهِ ﷺ خامِسَ خَمْسَةٍ ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خامِسَ خَمْسَةٍ ، وَهٰذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا ، فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ ، وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ) . قالَ : بَلْ أَذِنْتُ لَهُ .

قالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ : إِذَا كانَ الْقَوْمُ عَلَى الْمَائِدَةِ ،

لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوا مِنْ مائِدَةٍ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى ، ولٰكِنْ يُنَاوِلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا في تِلْكَ المَائِدَةِ أَوْ يَدَعُوا . [ر : ١٩٧٥]

ترجمہ

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جماعت انصار میں ایک شخص تھے، جنہیں ابوشعیب کہا جاتا تھا، ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت بیچتا تھا۔ ابوشعیب نے اس سے کہا کہ تم میری طرف سے کھانا تیار کرو، میں چاہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں، چنانچہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چار دوسرے افراد کے ساتھ بلا کر لائے۔ مدعو حضرات کے ساتھ ایک اور صاحب بھی چلنے لگے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم پانچ افراد کی تم نے دعوت کی ہے، یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ ہو گئے ہیں، اگر چاہو اسے بھی اجازت دے دو، چاہو منع کردو۔ ابوشعیب نے کہا کہ میں نے انہیں بھی اجازت دے دی۔ محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن اسماعیل سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ جب لوگ دسترخوان پر بیٹھتے ہوں، تو انہیں اجازت نہیں کہ ایک دسترخوان والے دوسرے دسترخوان والوں کو اپنے دسترخون سے اٹھا کر کوئی چیز دے دیں، البتہ ایک ہی دسترخوان پر اس کے شرکاء کا اس میں سے کوئی چیز دینے یا نہ دینے کا اختیار ہے۔

٣٤ - باب : مَنْ أَضَافَ رَجُلاً إِلَى طَعَامٍ وَأَقْبَلَ هُوَ عَلَى عَمَلِهِ .

جس نے کسی شخص کی دعوت کی اور خود اپنے کام میں لگ گیا

٥١١٩ : حدّثني عَبْدُ ٱللهِ بْنُ مُنِيرٍ : سَمِعَ النَّضْرَ : أَخْبَرَنَا ٱبْنُ عَوْنٍ قالَ : أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ ٱبْنُ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : كُنْتُ غُلَامًا أَمْشِي مَعَ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ ، فَدَخَلَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ ، فَأَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ وَعَلَيْهِ دُبَّاءٌ ، فَجَعَلَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ ٱلدُّبَّاءَ ، قالَ : فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ أَجْمَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قالَ : فَأَقْبَلَ الْغُلَامُ عَلَى عَمَلِهِ ، قالَ أَنَسٌ : لَا أَزَالُ أُحِبُّ ٱلدُّبَّاءَ بَعْدَ ما رَأَيْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ صَنَعَ ما صَنَعَ .
[ر : ١٩٨٦]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نوعمر تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا۔ حضور صلی

اللہ علیہ وسلم اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، وہ ایک پیالہ لائے جس میں کھانا تھا اور اوپر کدو کے قتلے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کدو تلاش کرنے لگے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے دیکھا تو کدو کے قتلے آپ کے سامنے جمع کر کے رکھنے لگا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پیالہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھنے کے بعد وہ اپنے کام میں لگ گیا۔ آپ نے بیان کیا: اسی وقت سے میں کدو پسند کرنے لگا، جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معاملہ دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کدو تلاش کر کے کھا رہے تھے۔

٣٥ – باب : المَرَقِ .

شوربہ

٥١٢٠ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ، عَنْ مالِكٍ ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ : أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مالِكٍ : أَنَّ خَيَّاطًا دَعا النَّبِيَّ ﷺ لِطَعامٍ صَنَعَهُ ، فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيرٍ ، وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَتَبَّعُ ٱلدُّبَّاءَ مِنْ حَوالَيِ الْقَصْعَةِ ، فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ ٱلدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ . [ر : ١٩٨٦]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک درزی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کر رکھا تھا، میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو کی روٹی اور شوربہ پیش کیا گیا، جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے تھے۔ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے تھے، اسی دن سے میں کدو پسند کرنے لگا۔

٣٦ – باب : الْقَدِيدِ .

خشک کئے ہوئے گوشت کے ٹکڑے

٥١٢١ : حدّثنا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا مالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ ٱللهِ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ ، فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ ٱلدُّبَّاءَ يَأْكُلُها . [ر : ١٩٨٦]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شوربہ لایا گیا، اس میں کدو اور سوکھے گوشت کے ٹکڑے تھے، میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کدو کے قتلے تلاش کر رہے تھے اور تناول فرما رہے تھے۔

۵۱۲۲ : حدّثنا قَبِيصَةُ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عابِسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا قالَتْ : ما فَعَلَهُ إِلَّا في عامٍ جاعَ النَّاسُ ، أَرادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ ، وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ ، وَما شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثًا .
[ر : ۵۱۰۰]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا (قربانی کا گوشت زیادہ دن جمع نہ رکھنے کا) صرف اس سال حکم دیا تھا جس سال قحط کی وجہ سے لوگ فاقے میں مبتلا تھے، مقصد یہ تھا کہ جو لوگ مالدار تھے وہ محتاجوں کو کھلائیں، ہم تو بکری کے پائے محفوظ کر دیتے تھے اور پندرہ پندرہ دن تک کھاتے تھے اور ال محمد نے کبھی سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی تین دن تک متواتر نہیں کھائی۔

۳۷ – باب : مَنْ نَاوَلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى صَاحِبِهِ عَلَى الْمَائِدَةِ شَيْئًا .

جس نے ایک دستر خوان پر دستر خوان کی کوئی چیز اٹھا کر اپنے دوسرے ساتھی کو دی یا اس کے سامنے رکھی

قالَ : وَقَالَ ٱبْنُ الْمُبَارَكِ : لَا بَأْسَ أَنْ يُنَاوِلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، وَلَا يُنَاوِلُ مِنْ هٰذِهِ الْمَائِدَةِ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى .

مصنف کہتے ہیں کہ ابن مبارکؒ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں کہ اگر ایک دستر خوان پر ایک دوسرے کی طرف دستر خوان بڑھائے، لیکن یہ جائز نہیں کہ میزبان کی اجازت کے بغیر ایک دستر خوان سے دوسرے دستر خوان کی طرف کوئی چیز بڑھائے۔

۵۱۲۳ : حدّثنا إِسْماعِيلُ قالَ : حَدَّثَنِي مالِكٌ ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ :

أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مالِكٍ يَقُولُ : إِنَّ خَيَّاطًا دَعا رَسُولَ ٱللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ ، قالَ : أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ ، فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ ، وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ ، قالَ أَنَسٌ : فَرَأَيْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ ٱلدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الصَّحْفَةِ ، فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ ٱلدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ .

وَقالَ ثُمامَة ، عَنْ أَنَسٍ : فَجَعَلْتُ أَجْمَعُ ٱلدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ . [ر : ۱۹۸۶]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک درزی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تیار کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس دعوت میں گیا، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور شوربہ جس میں کدو اور خشک کیا ہوا گوشت تھا، پیش کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے ہیں، اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا۔

ثمامہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس نے کہ پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کدو کے قتلے تلاش کر کے اکٹھے کرنے لگا۔

۳۸ – باب : الرُّطَبِ بِالْقِثَّاءِ .

تازہ کھجور ککڑی کے ساتھ

۵۱۲٤ : حدّثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ ، قالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بالْقِثَّاءِ . [۵۱۳۲ ، ۵۱۳٤]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تازہ کھجور ککڑی کے ساتھ کھاتے دیکھا۔

۵۱۲۵/۵۱۲٦ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَبَّاسٍ الجُرَيْرِيِّ ، عَنْ

أَبِي عُثْمَانَ قالَ : تَضَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا ، فَكانَ هُوَ وَٱمْرَأَتُهُ وَخادِمُهُ يَعْتَقِبُونَ اللَّيْلَ أَثْلاثًا : يُصَلِّي هٰذَا ، ثُمَّ يُوقِظ هٰذَا ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَسَمَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا ، فَأَصَابَنِي سَبْعُ تَمَرَاتٍ ، إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ .

ترجمہ

حضرت ابوعثمان نے بیان کیا کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاں سات دن تک مہمان رہا اور آپ کی بیوی اور خادم نے رات کو جاگنے کی باری مقرر کی تھی، رات کے ایک تہائی حصہ میں ایک نماز پڑھتے رہے، پھر دوسرے کو جگا دیتے، اور میں نے حضرت ابو ہریرہ کو یہ کہتے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے صحابہ میں کھجور تقسیم کی اور مجھے سات کھجوریں دیں، ان میں سے ایک خراب تھی۔

(٥١٢٦) : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبّاحِ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ ، عَنْ عاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَنَا تَمْرًا ، فَأَصَابَنِي مِنْهُ خَمْسٌ : أَرْبَعُ تَمَرَاتٍ وَحَشَفَةٌ ، ثُمَّ رَأَيْتُ الحَشَفَةَ هِيَ أَشَدُّهُنَّ لِضِرْسِي . [ر : ٥٠٩٥]

ترجمہ

حضرت ابوعثمان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھجور کی تقسیم کیں اور مجھے پانچ کھجوریں عنایت کی، چار اچھی تھیں، ایک خراب تھی، خراب کھجور میرے دانتوں کے لئے سب سے زیادہ سخت تھی۔

تشریح

ایک روایت میں سات اور دوسری میں پانچ کھجوروں کا ذکر ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں تقسیم کے دو مراحل کا بیان ہے، پہلے پانچ پانچ، پھر جب کھجوریں بچ گئیں، تو دو دو مزید تقسیم کیں، یعنی سات والی روایت میں کل کا ذکر ہے۔

٣٩ – باب : الرُّطَبِ وَالتَّمْرِ .

تازہ کھجور اور خشک کھجور

وَقَوْلِ ٱللهِ تَعَالَى : «وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تَسَّاقَطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا» /مريم : ٢٥/ .

اللہ کا ارشاد ہے مریم علیہا السلام کو خطاب کرتے ہوئے: ''اور کھجور کی شاخ کو اپنی طرف ہلاؤ، تو تم پر عمدہ کھجوریں اتریں گی''۔

٥١٢٧ : وَقالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ : حَدَّثَتْنِي أُمِّي ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهَا قالَتْ : تُوُفِّيَ رَسُولُ ٱللَّهِ ﷺ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ : التَّمْرِ وَالْمَاءِ . [ر : ٥٠٦٨]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور ہم پانی اور کھجور ہی سے اکثر دنوں میں شکم سیر ہوتے تھے۔

٥١٢٨ : حدّثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ : حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قالَ : حَدَّثَنِي أَبُو حازِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ ، عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا قالَ : كانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ ، وَكانَ يُسْلِفُنِي فِي تَمْرِي إِلَى ٱلْجِدَادِ ، وَكانَتْ لِجَابِرٍ الْأَرْضُ الَّتِي بِطَرِيقِ رُومَةَ ، فَجَلَسَتْ ، فَخَلَا عَامًا ، فَجَاءَنِي الْيَهُودِيُّ عِنْدَ الجَدادِ وَلَمْ أَجُدَّ مِنْهَا شَيْئًا ، فَجَعَلْتُ أَسْتَنْظِرُهُ إِلَى قابِلٍ فَيَأْبَى ، فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ : (ٱمْشُوا نَسْتَنْظِرْ لِجَابِرٍ مِنَ الْيَهُودِيِّ) . فَجَاؤُونِي فِي نَخْلِي ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ ، فَيَقُولُ : أَبَا الْقَاسِمِ لَا أُنْظِرُهُ ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ قامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ ، ثُمَّ جاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى ، فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيلِ رُطَبٍ ، فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَكَلَ ، ثُمَّ قالَ : (أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جابِرُ) . فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ : (ٱفْرُشْ لِي فِيهِ) . فَفَرَشْتُهُ ، فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ ٱسْتَيْقَظَ ، فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا ، ثُمَّ قامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ ، فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ ، ثمَّ قالَ يَا جابِرُ : (جُدَّ وَٱقْضِ) . فَوَقَفَ فِي الجَدادِ ، فَجَدَدْتُ مِنْهَا ما قَضَيْتُهُ ، وَفَضَلَ مِثْلُهُ ، فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَشَّرْتُهُ ، فَقَالَ : (أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ ٱللَّهِ) .

«عَرْشٌ» /النمل: ٢٣/ : وَعَرِيشٌ : بِنَاءٌ ، وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «مَعْرُوشَاتٍ» /الأنعام: ١٤١/ : ما يُعَرَّشُ مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ . يُقَالُ : «عُرُوشِهَا» /البقرة: ٢٥٩/ : أَبْنِيَتُهَا .

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : قالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ : فَخَلَا ، لَيْسَ عِنْدِي مُقَيَّدًا ، ثُمَّ قالَ : فَخَلَا ، لَيْسَ فِيهِ شَكٌّ .

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک یہودی تھا اور مجھے قرض اس شرط پر دیا کرتا تھا کہ میری کھجوروں کے کٹنے کے وقت میں لے لے گا۔ حضرت جابر کی ایک زمین ''رومہ'' کے راستے میں تھی، ایک سال کھجور کے باغ میں پھل نہیں آئے، پھل چنے جانے کا وقت جب آیا تو وہ یہودی میرے پس آیا، لیکن میں نے باغ سے کچھ نہیں توڑا تھا، اس لئے میں آئندہ سال کے لئے مہلت مانگنے لگا، لیکن اس نے مہلت دینے سے انکار کیا، اس کی خبر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپ نے صحابہ سے فرمایا: چلو یہودی سے جابر کے لئے ہم مہلت مانگیں، سب حضرات میرے پاس میرے باغ میں تشریف لائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس یہودی سے گفتگو فرما رہے تھے، لیکن وہ یہی کہتا رہا کہ ابوالقاسم! میں مہلت نہیں دے سکتا، جب آپ نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور کھجور کے باغ میں چاروں طرف پھر کر تشریف لائے اور اس سے گفتگو کی، لیکن اس نے اب بھی انکار کیا، پھر میں کھڑا ہوا اور تھوڑی سی تازہ کھجور لا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھیں، آپ نے تناول فرمائیں، پھر فرمایا: جابر تمہاری جھونپڑی کہاں ہے؟ میں نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں میرے لئے کچھ بچھادو، میں نے بچھا دیا، تو آپ داخل ہوئے اور آرام فرمایا، پھر بیدار ہوئے تو میں ایک مٹھی اور کھجور لایا، آپ نے ان میں سے بھی تناول فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور یہودی سے گفتگو فرمائی، اس نے اب بھی انکار کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ باغ میں کھڑے ہوئے، پھر فرمایا: اب پھل توڑو اور قرض ادا کرو، آپ کھجوروں کو توڑے جانے کی جگہ کھڑے ہو گئے اور میں نے باغ میں اتنی کھجوریں توڑیں جن سے میں نے قرض ادا کیا اور کھجور بچ بھی گئیں، پھر میں وہاں سے نکلا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خوشخبری سنائی تو آپ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

''عروش'' اور ''عریش'' عمارت کو کہتے ہیں۔ ابن عباس نے فرمایا کہ ''معروشات'' سے مراد انگور کی ٹٹیاں ہیں، بولتے ہیں ''عروشہا'' یعنی اس کی عمارت۔

محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ ان سے جعفر نے ان سے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا کہ حدیث میں ''فحلا'' مجھے اعراب کے تیور کے ساتھ محفوظ نہیں ہے، پھر فرمایا کہ ''فخلا'' میں کوئی شک نہیں۔

٤٠ - باب : أَكْلِ الجُمَّارِ .

کھجور کے درخت کا گوند کھانا

٥١٢٩ : حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قالَ : حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ جُلُوسٌ إِذْ أُتِيَ

بجُمَّارِ نَخْلَةٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَرَكَتُهُ كَبَرَكَةِ الْمُسْلِمِ) . فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي النَّخْلَةَ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ : هِيَ النَّخْلَةُ يَا رَسُولَ اللهِ ، ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا عاشِرُ عَشَرَةٍ أَنَا أَحْدَثُهُمْ فَسَكَتُّ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (هِيَ النَّخْلَةُ) . [ر : ٦١]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کھجور کے درخت کا گوند لایا گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض درخت ایسے ہوتے ہیں جن کی برکت مسلمانوں کی طرح ہوتی ہے۔ میں نے خیال کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ کھجور کے درخت کی طرف ہے۔ میں نے سوچا کہہ دوں کہ وہ درخت کھجور کا ہوتا ہے، لیکن پھر میں نے جو مڑ کر دیکھا تو مجلس میں میرے علاوہ نو افراد موجود تھے اور میں ان میں سب سے چھوٹا تھا، اس لئے میں خاموش رہا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ درخت کھجور کا ہے۔

٤١ – باب : الْعَجْوَةِ .

عمدہ قسم کی کھجور

٥١٣٠ : حدّثنا جُمْعَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ : حَدَّثَنَا مَرْوَانُ : أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ : أَخْبَرَنَا عامِرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : (مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً ، لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ) . [٥٤٣٥ ، ٥٤٣٦ ، ٥٤٤٣]

ترجمہ

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے ہر دن صبح کے وقت مدینہ کی سات کھجوریں کھالیں، اسے نہ اس دن زہر نقصان پہنچا سکے گا، نہ جادو“۔

٤٢ – باب : الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ .

دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانا

٥١٣١ : حدّثنا آدَمُ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قالَ : أَصَابَنَا عامُ سَنَةٍ مَعَ

ٱبْنِ الزُّبَيْرِ فرزَقَنَا تَمْرًا ، فكانَ عَبْدُ ٱللهِ بْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ ، وَيَقُولُ : لَا تُقَارِنُوا ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهى عَنِ الْقِرَانِ ، ثُمَّ يَقُولُ : إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخاهُ .
قالَ شُعْبَةُ : الْإِذْنُ مِنْ قَوْلِ ٱبْنِ عُمَرَ . [ر : ٢٣٢٣]

ترجمہ

حضرت جبلہ بن سحیم نے حدیث بیان کی کہ ہمیں عبداللہ بن زبیر کے ساتھ (جب آپ حجاز کے خلیفہ تھے) ایک سال قحط سالی کا سامنا کرنا پڑا، تو انہوں نے ہمیں کھجور کھانے کے لئے دیں۔ عبداللہ بن مسعودؓ ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم کھجور کھاتے ہوتے تو فرماتے: دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر نہ کھاؤ، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے اور پھر فرمایا: سوائے اس صورت کے کہ جب کھانے والا شخص اپنے ساتھی سے اس کی اجازت لے لے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ اجازت والا حصہ ابن عمرؓ کا قول ہے۔

٤٣ – باب : الْقِثَّاءِ .

ککڑی

٥١٣٢ : حدّثني إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ قالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ ٱللهِ بْنَ جَعْفَرٍ قالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ . [ر : ٥١٢٤]

ترجمہ

حضرت ابراہیم بن سعد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے سنا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کو ککڑی کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا۔

٤٤ – باب : بَرَكَةِ النَّخْلِ .

کھجور کے درخت کی برکت

٥١٣٣ : حدّثنا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قالَ : سَمِعْتُ ٱبْنَ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ ، تَكُونُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ ، وَهِيَ النَّخْلَةُ) .
[ر : ٦١]

ترجمہ

حضرت مجاہد نے بیان کیا کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''درختوں میں ایک درخت مثل مسلم ہے اور وہ کھجور کا درخت ہے''۔

٤٥ – باب : جَمْعِ اللَّوْنَيْنِ أَوِ الطَّعَامَيْنِ بِمَرَّةٍ .

ایک وقت میں دو طرح کے پھل یا دو کھانوں کو جمع کرنا

٥١٣٤ : حدّثنا ٱبْنُ مُقَاتِلٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ ٱللهِ : أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا قالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ .
[ر : ٥١٢٤]

ترجمہ

حضرت ابن سعد نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ان سے عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ کھجور تناول کرتے دیکھا۔

٤٦ – باب : مَنْ أَدْخَلَ الضِّيفَانَ عَشَرَةً عَشَرَةً ، وَالْجُلُوسِ عَلَى الطَّعَامِ عَشَرَةً عَشَرَةً .

جس نے مہمانوں کو دس دس کی تعداد میں بلایا اور اور دس دس افراد کو کھانے پر بٹھایا

٥١٣٥ : حدّثنا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الجعْدِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَنَسٍ . وَعَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَنَسٍ . وَعَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيعَةَ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمَّهُ ، عَمَدَتْ إِلَى مُدٍّ مِنْ شَعِيرٍ جَشَّتْهُ ، وَجَعَلَتْ مِنْهُ خَطِيفَةً ، وَعَصَرَتْ عُكَّةً عِنْدَهَا ، ثُمَّ بَعَثَتْنِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَدَعَوْتُهُ ، قالَ : (وَمَنْ مَعِي) . فَجِئْتُ فَقُلْتُ : إِنَّهُ يَقُولُ : وَمَنْ مَعِي ؟ فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ ، قالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ صَنَعَتْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ ، فَدَخَلَ فَجِيءَ بِهِ ، وَقالَ : (أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً) . فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ، ثُمَّ قالَ : (أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً) . فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ، ثُمَّ قالَ : (أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً) . حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ ، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ ، ثُمَّ قامَ ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ ، هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ . [ر : ٤١٢]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان کی والدہ ام سلیم نے ایک مد جو لیا اور اسے پیس کر اس کا خطیفہ (جو آٹے کو دودھ میں پھینٹ کر بناتے ہیں) پکایا اور ان کے پاس جو گھی کا ڈبہ تھا، اس پر سے گھی نچوڑا، پھر مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (بلانے کے لئے) بھیجا، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے، میں نے آپ کو کھانا تناول کرنے کیلئے بلایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اور وہ لوگ بھی جو میرے ساتھ ہیں، چنانچہ میں واپس آیا اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو میرے ساتھ ہیں وہ بھی۔ اس پر ابوطلحہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ تو ایک چیز ہے جو ام سلیم نے آپ کے لئے پکائی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور کھانا آپ کے پاس لایا گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس افراد کو اندر میرے پاس بلالو، چنانچہ دس صحابہ حاضر ہوئے اور کھانا شکم سیر ہو کر کھایا، پھر فرمایا: دس اور افراد کو میرے پاس بلالو، یہ دس حضرات بھی اندر آئے اور شکم سیر ہو کر کھانا کھایا، پھر فرمایا: اور دس آدمیوں کو بلالو، اس طرح انہوں نے چالیس آدمیوں کو شمار کیا، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے تو میں دیکھنے لگا کہ کیا کھانے سے کچھ کم بھی ہوا ہے؟!!

٤٧ – باب : ما يُكْرَهُ مِنَ الثُّومِ وَالْبُقُولِ .

لہسن اور بدبودار ترکاریوں کے استعمال کی کراہت کے سلسلے میں

فِيهِ عَنِ ٱبْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . [ر : ٨١٥]

اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہے۔

٥١٣٦ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قالَ : قِيلَ لِأَنَسٍ : ما سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي الثُّومِ ؟ فَقَالَ : (مَنْ أَكَلَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا) . [ر : ٨١٨]

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لہسن کے بارے میں کچھ کہتے نہیں سنا، البتہ آپ نے فرمایا: جو شخص لہسن کھائے اور منہ میں اس کے بدبو ہو تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

٥١٣٧ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ ٱللهِ بْنُ سَعِيدٍ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ،

عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ قالَ : حَدَّثَنِي عَطَاءٌ : أَنَّ جابِرَ بْنَ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا : زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ : (مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلاً فَلْيَعْتَزِلْنَا ، أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا) . [ر : ۸۱٦]

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پیاز اور لہسن کھائی (اور منہ میں بدبو) ہو وہ ہم سے دور رہے، یا یہ فرمایا: ہماری مسجد سے دور رہے۔

٤٨ – باب : الْكَبَاثِ ، وَهُوَ ثَمَرُ الْأَرَاكِ .

کباث کا بیان اور وہ (کباث) پیلو کا درخت ہے

٥١٣٨ : حدّثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ : حَدَّثَنَا ٱبْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قالَ : أَخْبَرَنِي جابِرُ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ قالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ ، فَقَالَ : (عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَيْطَبُ) . فَقِيلَ : أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ ؟ قالَ : (نَعَمْ ، وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا) . [ر : ۳۲۲٥]

ترجمہ

حضرت جابر کی روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام ''مرالظہر ان'' پر تھے، ہم پیلو توڑ رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بہت کالا ہو وہ توڑو، کیونکہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ حضرت جابرؓ نے عرض کیا: کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

٤٩ – باب : الْمَضْمَضَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ .

کھانے کے بعد کلی کرنا

٥١٣٩ : حدّثنا عَلِيٌّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ قالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ ، فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ دَعا بِطَعَامٍ ، فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ ، فَأَكَلْنَا ، فَقامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا .

قالَ يَحْيَى : سَمِعْتُ بُشَيْرًا يَقُولُ : حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ ،

فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ ، قالَ يَحْيىٰ : وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ ، دَعا بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ ، فَلُكْنَاهُ ، فَأَكَلْنَا مَعَهُ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ ، فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا مَعَهُ ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا المَغْرِبَ ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

وَقالَ سُفْيَانُ : كَأَنَّكَ تَسْمَعُهُ مِنْ يَحْيىٰ . [ر : ٢٠٦]

ترجمہ

حضرت سعید بن نعمان کی روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر روانہ ہوئے، جب ہم مقام ''صہباء'' پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا طلب فرمایا، کھانے میں ستو کے علاوہ اور کوئی چیز نہ تھی، پھر ہم نے کھانا کھایا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کر کے نماز پڑھی، ہم نے بھی کلی کی۔

یحییٰ نے بیان کیا کہ میں نے بشیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے سوید نے حدیث بیان کی کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، جب ہم مقام ''صہباء'' پر پہنچے تو یحییٰ نے کہا: یہ جگہ خیبر سے ایک منزل کی مسافت پر ہے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا طلب فرمایا تو ستو کے سوا اور کوئی چیز نہ لائی گئی، ہم نے اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا، پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ کلی کی، پھر آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور نیا وضو نہیں کیا، اور سفیان نے بیان کیا: گویا تم یہ حدیث براہ راست یحییٰ سے سن رہے ہو۔

٥٠ – باب : لَعْقِ الْأَصَابِعِ وَمَصِّهَا قَبْلَ أَنْ تُمْسَحَ بِالْمِنْدِيلِ .

رومال سے صاف کرنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا

٥١٤٠ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ : (إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا) .

ترجمہ

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص کھانا کھائے تو ہاتھ چاٹنے یا چٹانے سے پہلے ہاتھ نہ پونچھے۔

٥١ – باب : الْمِنْدِيلِ .

٥١٤١ : حدّثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ،

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الحَارِثِ ، عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِ ٱللهِ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا : أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ؟ فَقَالَ : لَا ، قَدْ كُنَّا زَمانَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذٰلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلاً ، فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا ، ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ .

رومال

ترجمہ

حضرت سعید بن حارث نے جابر بن عبداللہؓ سے ایسی چیز سے وضو کرنے سے متعلق سوال کیا جسے آگ نے چھوا ہو کہ کیا ایسی چیز سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہمیں اس طرح کا کھانا (جو پکا ہوا ہوتا) بہت کم میسر آتا اور اگر آ بھی جاتا تو سوائے ہماری ہتھیلیوں کے بازوؤں اور پاؤں کے کوئی رومال نہیں ہوتا تھا، اور ہم انہی اعضاء سے اپنے ہاتھ صاف کر کے نماز پڑھ لیتے تھے اور اگر وضو پہلے سے ہوتا تو نہیں کرتے تھے۔

٥٢ - باب : ما يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ .

کھانا کھانے کے بعد کیا کہنا چاہیے

٥١٤٣/٥١٤٢ : حدّثنا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ خالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي أُمامَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ إِذَا رَفَعَ مائِدَتَهُ قالَ : (الحَمْدُ لِلّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبارَكًا فِيهِ ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ ، رَبَّنَا) .

ترجمہ

حضرت ابوامامہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب کھانا اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھ لیتے: ''تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، بہت زیادہ طیب (پاک ومبارک)، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور یہ ہمیشہ کے لئے رخصت نہیں کیا گیا ہے اور یہ اس لئے تاکہ اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو، اے ہمارے رب''۔

(٥١٤٣) : حدّثنا أَبُو عاصِمٍ ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ خالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي أُمامَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ ، وَقالَ مَرَّةً : إِذَا رَفَعَ مائِدَتَهُ ، قالَ : (الحَمْدُ لِلّهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُورٍ) . وَقالَ مَرَّةً : (الحَمْدُ لِلّهِ رَبِّنَا ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ

وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى ، رَبَّنَا) .

ترجمہ

حضرت ابوامامہؓ کی روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے، اور ایک مرتبہ بیان کیا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دسترخوان اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہماری کفایت کی اور ہمیں سیراب کیا، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور ہم اس کی رحمت کے منکر نہیں'' اور ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: ''تیرے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں اے ہمارے رب! اس کا ہم حق ادا نہیں کر سکے اور نہ ہمیشہ کے لئے رخصت کر دیا گیا، یہ اس لئے ہے، تاکہ اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو اے ہمارے رب''۔

٥٣ – باب : الْأَكْلِ مَعَ الخَادِمِ .

خادم کے ساتھ کھانا

٥١٤٤ : حدّثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، هُوَ ٱبْنُ زِيَادٍ قالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خادِمُهُ بِطَعَامِهِ ، فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ ، فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ ، أَوْ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ ، فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلَاجَهُ) . [ر : ٢٤١٨]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کا خادم (ملازم خدمت گزار) اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اس کو اپنے ساتھ نہیں بیٹھا سکتا تو کم از کم ایک یا دو لقمے اس میں سے اسے کھلا دے، کیونکہ اس نے پکاتے وقت اس کی گرمی اور تیاری کی مشقتیں برداشت کی ہیں۔

٥٤ – باب : الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ .

فِيهِ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

شکر گزار کھانے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے

اس باب میں حضرت ابو ہریرہ کی روایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہے۔

٥٥ – باب : الرَّجُلِ يُدْعٰى إِلَى طَعَامٍ فَيَقُولُ : وَهٰذَا مَعِي .

وَقَالَ أَنَسٌ : إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مُسْلِمٍ لَا يُتَّهَمُ ، فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ .

ترجمہ

کسی شخص کے کھانے کی دعوت ہو اور دوسرا شخص بھی اس کے ساتھ ہو جائے تو اجازت لینے کے لئے وہ کہے کہ یہ بھی میرے ساتھ آ گئے ہیں، اور حضرت انسؓ نے بیان کیا: جب تم کسی ایسے مسلمان کے ہاں جاؤ جو اپنے دین اور مال میں متہم نہ ہو تو اس کا کھانا کھاؤ اور اس کا پانی پیو۔

٥١٤٥ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ : حَدَّثَنَا شَقِيقٌ : حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ قالَ : كان رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ ، وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ ، فَعَرَفَ الْجُوعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَذَهَبَ إِلَى غُلَامِهِ اللَّحَّامِ ، فَقَالَ : ٱصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً ، لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ ﷺ خامِسَ خَمْسَةٍ ، فَصَنَعَ لَهُ طُعَيِّمًا ، ثُمَّ أَتَاهُ فَدَعَاهُ ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (يَا أَبَا شُعَيْبٍ ، إِنَّ رَجُلاً تَبِعَنَا ، فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ ، وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ).قالَ : لَا ، بَلْ أَذِنْتُ لَهُ . [ر : ١٩٧٥]

ترجمہ

حضرت ابو مسعود انصاریؓ کی روایت ہے کہ جماعت انصار کے ایک صحابی تھے، ''ابو شعیب'' کے نام سے مشہور تھے، ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت فروخت کیا کرتا تھا، وہ صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس سے فاقہ کا اندازہ لگایا، چنانچہ وہ اپنے گوشت فروخت کرنے والے غلام کے پاس گئے اور کہا کہ میرے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے چار افراد کے ساتھ مدعو کروں گا، غلام نے کھانا تیار کیا، اس کے بعد حضرت ابو شعیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو کھانے کی دعوت دی، ان حضرات کے ساتھ ایک اور صحابی بھی چلنے لگے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو شعیب! یہ صحابی بھی ہمارے ساتھ ہو گئے، اگر تم چاہو تو انہیں بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو تو چھوڑ دو۔ انہوں نے عرض کیا: نہیں، بلکہ میں انہیں بھی اجازت دیتا ہوں۔

٥٦ - باب : إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ فَلَا يَعْجَلْ عَنْ عَشَائِهِ .

جب شام کا کھانا حاضر ہو تو مغرب کی نماز کے لئے جلدی نہ کرے

٥١٤٦ : حدّثنا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ . وَقالَ اللَّيْثُ : حَدَّثَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قالَ : أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ : أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ : أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَحتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ ، فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي كانَ يَحْتَزُّ بِهَا ، ثُمَّ قامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ . [ر : ٢٠٥]

ترجمہ

حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد عمرو بن امیہ نے خبر دی کہ انہوں نے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کاٹ کر تناول فرما رہے تھے، پھر آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا، تو آپ نے گوشت اور چھری جس سے کاٹ رہے تھے، چھوڑ کر کھڑے ہو گئے، نماز پڑھی اور اس نماز کے لئے نیا وضو نہیں کیا۔

٥١٤٧ : حدّثنا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ ، فَابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ) .

وَعَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

وَعَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ تَعَشَّى مَرَّةً ، وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ . [ر : ٦٤١ ، ٦٤٢]

ترجمہ

حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو اور نماز بھی کھڑی بھی ہو گئی ہو تو پہلے کھانا کھاؤ''، اور ایوب سے روایت ہے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر نے، ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مطابق، اور ایوب سے روایت ہے، ان سے نافع نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر نے ایک مرتبہ رات کا کھانا کھایا درانحالیکہ آپ اس وقت امام کی قرأت سن رہے تھے۔

٥١٤٨ : حدّثنا مُحمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَحَضَرَ الْعَشَاءُ ، فَٱبْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ) .
قالَ وُهَيْبٌ وَيَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ هِشَامٍ : (إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ) . [ر : ٦٤٠]

ترجمہ

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کھڑی ہو چکے اور رات کا کھانا بھی سامنے ہو تو کھانا کھاؤ۔ وہب اور یحییٰ بن سعید نے ہشام سے "حضر العشاء" کے بجائے "وضع العشاء" کے الفاظ نقل کئے ہیں، یعنی "جب کھانا رکھ دیا گیا ہو"۔

٥٧ - باب : قَوْلِ ٱللهِ تعالَى : «فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَٱنْتَشِرُوا» /الأحزاب : ٥٣/ .

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "جب تم کھانا کھا چکو تو وہاں سے اٹھ جاؤ"۔

٥١٤٩ : حدّثني عَبْدُ ٱللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ صَالِحٍ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ : أَنَّ أَنَسًا قالَ : أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِٱلْحِجَابِ ، كانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ ، أَصْبَحَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، وَكانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ ، فَدَعا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ٱرْتِفَاعِ النَّهَارِ ، فَجَلَسَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجالٌ بَعْدَما قامَ الْقَوْمُ ، حَتَّى قامَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ فَمَشَى وَمَشَيْتُ مَعَهُ ، حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عائِشَةَ ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ مَعَهُ ، فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكانَهُمْ ، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ ، حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عائِشَةَ ، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قامُوا ، فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا ، وَأُنْزِلَ ٱلْحِجَابُ . [ر : ٤٥١٣]

ترجمہ

حضرت ابن شہاب کی روایت ہے کہ ان سے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں پردے کے حکم کے بارے میں زیادہ جانتا ہوں۔ حضرت ابی بن کعب بھی مجھ سے اس بارے میں پوچھا کرتے تھے، زینب بنت جحش سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کا موقعہ تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح مدینہ منورہ میں کیا تھا۔ دن چڑھنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی کھانے کی دعوت کی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ بعض اور صحابہ

بھی بیٹھے ہوئے تھے، اس وقت تک دوسرے لوگ کھانے سے فارغ ہوکر جا چکے تھے، آخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی کھڑے ہوئے اور چلتے رہے، میں بھی آپ کے ساتھ چلتا رہا، آپ حضرت عائشہ کے حجرے کے قریب پہنچ گئے تھے۔

پھر آپ نے خیال کیا کہ (جو لوگ کھانے کے بعد گھر میں بیٹھے ہوئے باتیں کررہے تھے) جا چکے ہوں گے، اس لئے واپس تشریف لائے، میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا، لیکن وہ لوگ اب بھی اس جگہ بیٹھے ہوئے تھے، آپ پھر واپس آگئے، میں بھی آپ کے ساتھ دوبارہ واپس آیا، آپ حضرت عائشہؓ کے حجرے پر پہنچے، پھر آپ وہاں سے واپس ہوئے، میں بھی آپ کے ساتھ تھا، اب وہ لوگ جا چکے تھے، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور میرے درمیان پردہ لٹکا دیا اور اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پردے کی آیت نازل ہوئی۔

عقیقے کا بیان

تشریح

''عقیقہ'' ان بالوں کو کہا جاتا ہے جو نومولود کے سر پر ہوتے ہیں۔ ''عــق'' کے معنی ''کاٹنا'' ہے، چونکہ وہ بال کاٹے جاتے ہیں، اس لئے ان کو عقیقہ کہا جاتا ہے، پھر اسی حالت میں ذبح کئے جانے والی بکری کو بھی عقیقہ کہتے ہیں۔

''عقیقہ'' داؤد ظاہری کے نزدیک واجب، امام شافعی کے ہاں سنت موکدہ، امام مالک کے نزدیک مستحب و مندوب اور جمہور علماء احناف کے نزدیک بھی عقیقہ مستحب ہے، اس لئے کہ ایک روایت میں ہے تصریح ہے کہ جو شخص چاہے عقیقہ کر سکتا ہے، تاہم واجب اور ضروری نہیں، اس لئے امام طحاوی نے تصریح کی ہے کہ جن روایتوں سے وجوب ثابت ہوتا ہے، وہ بعد میں منسوخ ہو گیا تھا، اب صرف استحباب باقی ہے۔

١ – باب : تَسْمِيَةِ المَوْلُودِ غَدَاةَ يُولَدُ ، لِمَنْ لَمْ يَعُقَّ عَنْهُ ، وَتَحْنِيكِهِ .

جو شخص عقیقہ نہ کرنا چاہے وہ بچہ کا نام پیدا ہوتے ہی رکھ لے اور کھجور یا کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے منہ میں دینا

٥١٥٠ : حدّثني إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قالَ : حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ قالَ : وُلِدَ لِي غُلَامٌ ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ ، فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ ، وَدَفَعَهُ إِلَيَّ ، وَكانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسٰى . [٥٨٤٥]

ترجمہ

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا، میں اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آیا، آپ نے اس کا نام ''ابراہیم'' رکھا اور ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی اور برکت کی

دعا کی، پھر بچہ مجھ کو دے دیا، ابوموسیٰ کی اولاد میں سب سے بڑا لڑکا یہی تھا۔

٥١٥١ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قالَتْ : أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ ، فَبَالَ عَلَيْهِ ، فَأَتْبَعَهُ المَاءَ . [ر : ٢٢٠]

ترجمہ

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے، فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا، تاکہ آپ کچھ چبا کر اس کے منہ میں دیں، اس نے آپ پر پیشاب کر دیا، آپ نے اس مقام پر پانی بہا دیا۔

٥١٥٢ : حدّثنا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ ، قالَتْ : فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ ، فَأَتَيْتُ المَدِينَةَ فَنَزَلْتُ قُبَاءً ، فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ، ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ ، فَكانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ، ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ، وَكانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ ، فَفَرِحُوا بِهِ فَرَحًا شَدِيدًا ، لِأَنَّهُمْ قِيلَ لَهُمْ : إِنَّ الْيَهُودَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلَا يُولَدُ لَكُمْ .

[ر : ٣٦٩٧]

ترجمہ

حضرت اسما بنت ابی بکرؓ کی روایت ہے، کہتی ہیں کہ میں عبداللہ بن زبیر کے ساتھ مکہ میں حاملہ ہو گئی تھی، حمل کے دن پورے ہونے کو تھے کہ میں مدینہ منورہ کو روانہ ہوئی، جب قباء میں اتری تو وہاں عبداللہ پیدا ہوا۔ اسماء کہتی ہیں کہ میں عبداللہ کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، آپ کی گود میں بیٹھا دیا، ایک کھجور آپ نے منگوا کر چبائی اور اس کے منہ میں تھوک ڈالا، پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں اتری وہ یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا، پھر چبائی ہوئی کھجور اس کے تالو میں لگائی اور برکت کی دعا کی، ہجرت کے بعد عبداللہ پہلے بچے تھے جو زمانہ اسلام میں پیدا ہوئے، مسلمانوں کو ان کے پیدا ہونے پر بہت خوشی ہوئی، کیونکہ لوگوں نے ان سے کہہ دیا تھا کہ یہودیوں نے تم پر جادو کر دیا ہے، اب تمہاری اولاد پیدا نہیں ہوگی۔

٥١٥٣ : حدّثنا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قالَ : كانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي ،

فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ ، فَقُبِضَ الصَّبِيُّ ، فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ : ما فَعَلَ ٱبْنِي ، قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ : هُوَ أَسْكَنُ ما كانَ ، فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشَّى ، ثُمَّ أَصابَ مِنْهَا ، فَلَمَّا فَرَغَ قالَتْ : وَارِ الصَّبِيَّ .

فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ ٱللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ : (أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ) . قالَ : نَعَمْ ، قالَ : (اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا) . فَوَلَدَتْ غُلَامًا . قالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ : ٱحْفَظْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ ، فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَأَرْسَلَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : (أَمَعَهُ شَيْءٌ) . قالُوا : نَعَمْ ، تَمَرَاتٌ ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَمَضَغَهَا ، ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ ، فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ وَحَنَّكَهُ بِهِ ، وَسَمَّاهُ عَبْدَ ٱللهِ .

حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا ٱبْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ٱبْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ . [ر : ١٢٣٩]

ترجمہ

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ ابوطلحہ کا بیٹا بیمار تھا، ابوطلحہ باہر گئے ہوئے تھے، اس وقت وہ بچہ گزر گیا، جب ابوطلحہ لوٹ کر آئے، تو بچہ کا حال پوچھا، ام سلیم نے کہا: اب اس کو آرام ملا، ام سلیم نے رات کا کھانا ان کے سامنے لایا، انہوں نے کھایا اور پھر ام سلیم سے صحبت کی، جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا کہ بچہ کو دفن کر دو، وہ انتقال کر گیا ہے، صبح کو ابوطلحہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنی بی بی کا حال بیان کیا، آپ نے فرمایا: اس رات کو تم میاں بیوی نے صحبت کی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! آپ نے دعا کی: یا اللہ! ان کو برکت دے۔ جب ام سلیم کا بیٹا پیدا ہوا (راوی حضرت انسؓ کہتے ہیں) کہ مجھ سے ابوطلحہ نے کہا کہ تم اس بچہ کو حفاظت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ، (کیونکہ یہ آپ ہی کی دعا سے پیدا ہوا ہے)۔ حضرت انسؓ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے، ام سلیم نے چند کھجوریں بھی اس کے ساتھ کر دیں تھیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کو لیا اور پوچھا: اس کے ساتھ اور بھی کچھ بھیجا ہے؟ حضرت انس نے کہا: جی ہاں کھجوریں بھیجی ہیں، آپ نے ان کو لے کر چبایا اور اپنے منہ میں سے نکال کر بچے کے منہ میں دیں اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا، ان سے ابن ابی عدی سے، ان سے ابن عون نے، ان سے محمد بن سیرین نے، ان سے حضرت انسؓ نے، پھر یہی حدیث بیان کی جو گزری ہے۔

٢ - باب : إماطَةِ الْأَذٰى عَنِ الصَّبِيِّ فِي العَقِيقَةِ .

عقیقہ کے دن بچے کے بال منڈ نا یا ختنہ کرنا

٥١٥٤ : حدّثنا أَبُو النُّعْمَانِ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عامِرٍ قالَ : (مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ) .

وَقالَ حَجَّاجٌ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ : أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ وَقَتَادَةُ وَهِشَامٌ وَحَبِيبٌ ، عَنِ ٱبْنِ سِيرِينَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . وَقالَ غَيْرُ وَاحِدٍ : عَنْ عاصِمٍ وَهِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ ، عَنِ الرَّبَابِ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عامِرٍ الضَّبِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ٱبْنِ سِيرِينَ ، عَنْ سَلْمَانَ : قَوْلَهُ .

وَقالَ أَصْبَغُ : أَخْبَرَنِي ٱبْنُ وَهْبٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حازِمٍ ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ ، عَنْ مُحمَّدِ بْنِ سِيرِينَ : حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عامِرٍ الضَّبِّيُّ قالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ يَقُولُ : (مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ ، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا ، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذٰى) .

ترجمہ

حضرت سلیمان بن عامر کہتے ہیں کہ لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہیے اور حجاج بن منہال نے کہا: ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا کہ ہم کو ایوب سختیانی اور قتادہ اور ہشام بن حسان اور حبیب بن شہید ان چاروں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے سلمان بن عامر سے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعا اس حدیث کو روایت کیا، اور مذکورہ بالا چار رواۃ کے علاوہ بہت ساروں نے اس روایت کو عاصم اور ہشام سے، ان دونوں نے حفصہ بنت سیرین سے، انہوں نے رباب بن صلیع سے، انہوں نے اپنے چچا سلمان بن عامر سے، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً اس حدیث کو روایت کیا ہے، اور یزید بن ابراہیم تستری نے اس کو محمد بن سیرین سے، انہوں نے سلمان سے موقوفاً روایت کیا ہے اور اصبغ نے کہا کہ مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی، انہوں نے جریر بن حازم سے، انہوں نے ایوب سختیانی سے، انہوں محمد بن سیرین سے کہا، ہم سے سلمان بن عامر ضبی نے بیان کیا، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ فرماتے تھے کہ لڑکے کے ساتھ اس کا عقیقہ لگا ہوا ہے، تو اس کی طرف سے قربانی کرو اور اس کے بال دور کرو، (سر منڈ واؤ یا ختنہ کرو)۔

تشریح

مشہور قول ''اذی'' کے بارے میں یہ ہے کہ جو بال بچے کے سر پر ولادت کے ہوتے ہیں، ان کو ہٹایا جائے یا

وہ خون مراد ہے جو دور جاہلیت میں عقیقہ کا جانور ذبح کرتے تھے اور اس کا خون بچے کے سر پر ڈال دیتے، اسلام نے اس کی ممانعت کردی، یا ''اذی'' سے مراد ختنہ ہے کہ عقیقہ کے ساتھ بچہ کا ختنہ بھی کیا کرو۔

٥١٥٥ : حدّثني عَبْدُ ٱللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ : حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قالَ : أَمَرَنِي ٱبْنُ سِيرِينَ أَنْ أَسْأَلَ الحَسَنَ : مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ ؟ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ : مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ .

ترجمہ

مجھ سے عبداللہ بن ابی اسود نے بیان کیا کہ ہم سے قریش بن انس نے، انہوں نے حبیب بن شہید سے کہ مجھ کو محمد بن سیرین نے حکم دیا کہ میں امام حسن بصری سے پوچھوں کہ عقیقہ کی حدیث انہوں نے کس سے سنی ہے، میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا: سمرۃ بن جندب سے۔

٣ - باب : الْفَرَعِ .

٥١٥٦ : حدّثنا عَبْدَانُ : حَدَّثَنَا عَبْدُ ٱللهِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ : أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنِ ٱبْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ) .
وَالْفَرَعُ : أَوَّلُ النِّتَاجِ ، كانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ ، وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ . [٥١٥٧]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام میں نہ فرع ہے، نہ عتیرۃ''۔ ''فرع''، پہلوٹا، یعنی اونٹنی کا بچہ جس کو مشرک لوگ اپنے بتوں کے نام پر کاٹتے ہیں اور ''عتیرۃ'' رجب کی قربانی (جس کو رجبیہ بھی کہتے ہیں)۔

٤ - باب : الْعَتِيرَةِ .

٥١٥٧ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : قالَ الزُّهْرِيُّ : حُدِّثْنَا عَنْ سَعِيدِ ٱبْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ) .
قالَ : وَالْفَرَعُ : أَوَّلُ نِتَاجٍ كانَ يُنْتَجُ لَهُمْ ، كانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ ، وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ . [ر : ٥١٥٦]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام میں نہ فرع ہے، نہ عتیرہ''۔ ''فرع'' پہلوٹا، یعنی بچہ اونٹنی کا جس کو مشرک لوگ بتوں کے نام پر کاٹتے ہیں۔ ''عتیرہ'' وہ قربانی جو رجب کے مہینے میں ہی کرتے تھے، پھر اس کی کھال درخت پر ڈال دیتے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷۵ - کتاب الذبائح والصَّید

"ذبائح" "ذبيحة" کی جمع ہے۔ "ذبیحة" "مذبوحة" کے معنی میں ہے، یعنی وہ جانور جو ذبح کیا جائے۔
"صید" بمعنی "مصید" ہے، وہ جانور جس کا شکار کیا جائے۔

١ - باب : التَّسْمِيَةِ عَلَى الصَّيْدِ .

وَقَوْلِهِ تَعَالَى : «يَا أَيُّهَا ٱلَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمْ ٱللهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ» الْآيَةُ /المائدة: ٩٤/ .

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ : «أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلا ما يُتْلَى عَلَيْكُمْ» /المائدة: ١/ . وَقَوْلِ ٱللهِ تَعَالَى : «حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ - إِلَى قَوْلِهِ - فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَٱخْشَوْنِ» /المائدة: ٣/ .

وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : «الْعُقُودُ» /المائدة: ١/ : الْعُهُودُ ، مَا أُحِلَّ وَحُرِّمَ . «إِلَّا ما يُتْلَى عَلَيْكُمْ» : الْخِنْزِيرُ . «يَجْرِمَنَّكُمْ» /المائدة: ٢/ : يَحْمِلَنَّكُمْ . «شَنَآنُ» /المائدة: ٢/ : عَدَاوَةٌ . «الْمُنْخَنِقَةُ» : تُخْنَقُ فَتَمُوتُ . «الْمَوْقُوذَةُ» : تُضْرَبُ بِالْخَشَبِ يَقِذُهَا فَتَمُوتُ . «وَالْمُتَرَدِّيَةُ» : تَتَرَدَّى مِنَ الْجَبَلِ . «وَالنَّطِيحَةُ» تُنْطَحُ الشَّاةُ ، فَمَا أَدْرَكْتَهُ يَتَحَرَّكُ بِذَنَبِهِ أَوْ بِعَيْنِهِ فَٱذْبَحْ وَكُلْ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے سورۂ مائدۃ میں فرمایا: "مسلمانو! اللہ تم کو کچھ شکار کھلا کر آزمائے گا جنہیں تم نے اپنے ہاتھوں اور نیزوں کے ذریعے حاصل کیا ہوگا" اور اللہ نے (اسی سورت) میں فرمایا: "تم پر چوپائے جانور حلال ہیں، مگر جن کی حرمت تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے" (مراد، سور، وغیرہ)، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "تم پر مردار حرام ہے" آیت کے آخر ﴿فَلا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ﴾ تک۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: "عقود" سے مراد عہد و پیماں ہے۔ "إلا ما يتلى عليكم" سے مراد خون وغیرہ ہے۔ "يَجْرِمَنَّكُمْ" "يحملنكم" کے معنی میں ہے، یعنی باعث بنے۔ "شنآنُ"، بمعنی دشمنی۔

"المنخنقة" وہ جانور مراد ہے جس کا گلا گھونٹ کر مارا جائے۔"موقوذة"وہ جانور جس کو لاٹھی سے مارا جائے۔"متردیة "وہ ہے جو پہاڑ سے گر کر مر جائے۔"نطیحة"وہ ہے جس کو بکری اپنے سینگ سے مارے۔

اگر تو اس کو دم ہلاتا ہوا یا آنکھ پھڑکاتا ہوا پائے (کہ زندگی کی رمق اس میں موجود ہے) تو اسے ذبح کر کے کھالے۔

٥١٥٨ : حدّثنا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ ، عَنْ عامِرٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حاتِمٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ ، قالَ : (ما أَصابَ بِحَدِّهِ ، فَكُلْهُ ، وَما أَصابَ بِعَرْضِهِ فَهْوَ وَقِيذٌ) . وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ ، فَقَالَ : (ما أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ ، فَإِنَّ أَخْذَ الْكَلْبِ ذَكاةٌ ، وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلَابِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ ، فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ ، وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ ، فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ ٱسْمَ ٱللهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ) . [ر : ١٧٣]

ترجمہ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ''معراض'' کے بارے میں سوال کیا، (بے پر تیر، لکڑی یا گز) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نوکیلی طرف سے لگے تو اس جانور کو کھا اور اگر عرض کی طرف سے لگے تو وہ ''موقوذہ'' (حرام) کہتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی پوچھا کہ کتے کے شکار میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: اگر کتا جانور کو پکڑ کر رکھے تو تم اس کو کھا سکتے ہو، کتے کا پکڑنا بھی گویا ذبح کرنا ہے اور اگر اپنے پالتو کتے کے ساتھ دوسرا کتا ہو، یا تجھے یہ خیال ہو کہ دوسرے کتے یا کتوں نے بھی اس جانور کو پکڑا ہوگا تو اس جانور کو نہ کھا، کیونکہ تم نے اپنے کتے پر ''بسم اللہ'' کہی تھی، دوسرے کتے پر تھوڑی کہی تھی۔

تشریح

''معراض'' کی تشریح میں مختلف اقوال ہیں۔ امام خلیل نحوی کہتے ہیں: ''سیم لا ریش لہ ولا نصل'' یعنی ایسا تیر جس کے نہ پر ہوں نہ پیکان۔ بعض نے کہا: ''سیم طویل'' لمبا تیر، جس کے چار باریک پر ہوتے ہیں، جب اسے پھینکا جاتا ہے تو پر کھل جاتے ہیں۔ بعض نے کہا: معراض کہتے ہیں چوڑے اور بھاری تیر کو۔ بعض کے نزدیک یہ ایک لکڑی ہوتی ہے جو درمیان سے موٹی اور دونوں طرف سے باریک ہوتی ہے۔ ''کلب'' کا اطلاق کتے پر بھی ہوتا ہے اور دوسرے درندوں پر بھی، کتا اور دیگر درندے اگر شکار کریں، تو وہ شکار کھانا تین شرائط سے جائز ہے۔

١............وہ معلم تربیت یافتہ ہو۔

۲............شکار پر اسے بھیجتے ہوئے تسمیہ پڑھی ہو۔

۳............اس شکار سے کتے نے نہ کھایا ہو۔

کتے کے معلم اور تربیت یافتہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ جب اسے تین بار شکار کے لئے چھوڑا جائے تو تینوں بار یہ شکار پکڑ کر مالک کے پاس لائے اور خود اس سے نہ کھائے۔امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ ترک اکل کا اعتبار نہیں، بلکہ جب کتا بلانے سے آئے اور بھگانے سے بھاگ جائے، معلم ہونے کے لئے یہی کافی ہے۔

٢ – باب : صَيْدِ الْمِعْرَاضِ .

بے پر تیر کے شکار کا بیان

وَقَالَ ٱبْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُقَةِ : تِلْكَ الْمَوْقُوذَةُ .
وَكَرِهَهُ سَالِمٌ وَالْقَاسِمُ وَمُجَاهِدٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعَطَاءٌ وَالْحَسَنُ .
وَكَرِهَ الْحَسَنُ : رَمْيَ الْبُنْدُقَةِ فِي الْقُرَى وَالْأَمْصَارِ ، وَلَا يَرَى بَأْسًا فِيما سِوَاهُ .

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو جانور غلہ سے مارا جائے وہ موقوذہ (حرام) ہے، اور سالم، قاسم، مجاہد اور ابراہیم اور عطا بن رباح اور حسن بصری رحمہم اللہ نے اس کو مکروہ کہا ہے، اور امام بصریؒ کے ہاں گاؤں اور شہر میں غلہ چلانا مکروہ ہے اور جنگلوں وغیرہ میں کوئی مضائقہ نہیں۔

تشریح

"بندقة" سے مراد غلہ ہے، مٹی سے بنی ہوئی گولی جس کو "غلیل" میں استعمال کرتے ہیں۔

٥١٥٩ : حَدَّثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حاتِمٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ ، فَقَالَ : (إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ ، فَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ) . فَقُلْتُ : أُرْسِلُ كَلْبِي ؟ قَالَ : (إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَكُلْ) . قُلْتُ : فَإِنْ أَكَلَ ؟ قَالَ : (فَلَا تَأْكُلْ ، فَإِنَّهُ لَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ ، إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ) . قُلْتُ : أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ ؟ قَالَ : (لَا تَأْكُلْ ، فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى آخَرَ) . [ر : ١٧٣]

ترجمہ

حضرت عدی بن حاتم کی روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر پر کے تیر کا پوچھا، آپ نے فرمایا: اگر نوک کی طرف سے لگے تب تو اس جانور کو کھا اور جو عرض کی طرف سے پڑے اور جانور مر جائے تو وہ موقوذہ (مردار) ہے، اس کو مت کھا، پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں، اس کا کیا حکم ہے؟ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو اپنا کتا اللہ کا نام لے کر چھوڑے تو اس کا شکار کھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ اگر کتا اس شکار سے کچھ کھالے؟ آپ نے فرمایا: تب اس شکار سے کچھ مت کھا، کیونکہ اس نے اس جانور کو تیرے لئے نہیں پکڑا، بلکہ اپنے کھانے کے لئے پکڑا ہے۔ میں نے عرض کیا: میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں، پھر دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک پاتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ایسے جانور کو بھی مت کھا، کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی، دوسرے کتے پر بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔

٣ – باب : ما أَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهِ.

اگر بے پر کا تیر عرض سے جانور پر پڑے

٥١٦٠ : حدّثنا قَبِيصَةُ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الحَارِثِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حاتِمٍ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللَّهِ ، إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ ؟ قَالَ : (كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ) . قُلْتُ : وَإِنْ قَتَلْنَ ؟ قَالَ : (وَإِنْ قَتَلْنَ) . قُلْتُ : وَإِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ ؟ قالَ : (كُلْ ما خَزَقَ ، وَما أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ) . [ر : ١٧٣]

ترجمہ

حضرت عدی بن حاتم کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم تعلیم یافتہ کتے کو شکار پر چھوڑتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جس جانور کو وہ پکڑ لیں اس کو کھا۔ میں نے کہا: اگر وہ اس جانور کو مار ڈالیں؟ فرمایا: جب بھی کھا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم شکار بن پر کے تیر سے مارتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو چیز زخمی کردے اس کا شکار کھا اور جو عرض سے لگے اس کا شکار مت کھا۔

٤ – باب : صَيْدِ الْقَوْسِ .

وَقالَ الحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ : إِذَا ضَرَبَ صَيْدًا ، فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ أَوْ رِجْلٌ ، لَا تَأْكُلُ الَّذِي بَانَ وَتَأْكُلُ سَائِرَهُ .

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : إِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهُ أَوْ وَسَطَهُ فَكُلْهُ .
وَقَالَ الْأَعْمَشُ ، عَنْ زَيْدٍ : ٱسْتَعْصَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَبْدِ ٱللهِ حِمَارٌ ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَضْرِبُوهُ حَيْثُ تَيَسَّرَ ، دَعُوا ما سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُوهُ .

تیر کمان سے شکار کا بیان

ترجمہ

امام حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے کہا: اگر کوئی شخص شکار کے جانور کو (بسم اللہ کہہ کر تیر یا تلوار مارے) تو اس کا ہاتھ پاؤں کٹ کر بالکل جدا ہو جائے تو اس ہاتھ پاؤں کو نہ کھائے، باقی سارا جانور کھالے۔ ابراہیم نخعیؒ نے کہا: اگر اس کی گردن کاٹ ڈالے یا بیچ میں سے ٹکڑے کر دیئے تو سارا جانور کھائے، اور اعمش نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مسعود کی اولاد میں سے ایک گورخر نے شرارت کی (نکل بھاگا)، تو عبداللہ بن مسعودؓ نے حکم دیا کہ اس کو جہاں پاؤ، جس طرح ہو سکے مار ڈالو، جو عضو کٹ کر گر جائے چھوڑ دو، باقی کھالو۔

٥١٦١ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ يَزِيدَ : حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قالَ : أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ ٱلدِّمَشْقِيُّ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيِّ قالَ : قُلْتُ : يَا نَبِيَّ ٱللهِ ، إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ ، أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ ؟ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ ، أَصِيدُ بِقَوْسِي ، وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي المُعَلَّمِ ، فَمَا يَصْلُحُ لِي ؟ قالَ : (أَمَّا ما ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ : فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا ، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَٱغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا . وَما صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ ٱسْمَ ٱللهِ فَكُلْ ، وَما صِدْتَ بِكَلْبِكَ المُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ ٱسْمَ ٱللهِ فَكُلْ ، وَما صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرَ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ) .
[٥١٧٠ ، ٥١٧٧]

ترجمہ

حضرت ابوثعلبہ خشنی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اہل کتاب کی زمین میں رہتا ہوں، کیا میں ان کے برتنوں میں کھا سکتا ہوں اور شکار کی زمین میں رہتا ہوں، کمان سے، کلب غیر معلم اور کلب معلم سے شکار کرتا ہوں تو میرے لئے کون سی صورت بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: اہل کتاب کے متعلق جو تم نے ذکر کیا اس کا حکم یہ ہے کہ اس کے علاوہ اگر تم کوئی برتن پاؤ تو ان برتنوں میں نہ کھاؤ، اور اگر برتن نہ ملے تو اسے دھولو، پھر اس میں کھاؤ، اور اپنی کمان سے جو شکار تم نے کیا ہے، اگر اس پر بسم اللہ پڑھ لی تو کھاؤ، تربیت یافتہ کتے کے ذریعے جو شکار تم نے کیا ہے اس پر اگر بسم اللہ پڑھ لی ہے، تو کھاؤ، غیر تربیت یافتہ

کتے کے ذریعے جو شکار تم نے کیا اور پھر اس کے ذبح کرنے کا موقعہ تم نے پایا تو اس کو بھی ذبح کرنے کے بعد کھا سکتے ہو۔

٥ - باب : الخَذْفِ وَالْبُنْدُقَةِ .

انگلی سے چھوٹے چھوٹے سنگریزے اور غلہ مارنا

٥١٦٢ : حدّثنا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ : أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَخْذِفُ ، فَقَالَ لَهُ : لَا تَخْذِفْ ، فَإِنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الخَذْفِ ، أَوْكانَ يَكْرَهُ الخَذْفَ ، وَقالَ : (إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ عَدُوٌّ ، وَلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ ، وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ) . ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ ، فَقَالَ لَهُ : أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى عَنِ الخَذْفِ أَوْ كَرِهَ الخَذْفَ ، وَأَنْتَ تَخْذِفُ ، لَا أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا . [ر : ٤٥٦١]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کی روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا، جو انگلیوں سے چھوٹے چھوٹے پتھر پھینک رہا تھا، انہوں نے کہا: ایسا مت کرو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے، یا اس کو آپ نے برا جانا۔ فرمایا: نہ اس سے شکار ہوتا ہے نہ دشمن کو صدمہ پہنچتا ہے، یا تو یہ ہوتا ہے کہ کسی کا دانت ٹوٹ جاتا ہے، آنکھ پھوٹ جاتی ہے۔ عبداللہ بن مفضلؓ نے دوبارہ اس کو یہی کام کرتے دیکھا تو فرمایا: تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ناپسند کرتے تھے، لیکن تو باز نہیں آتا، پھر وہی کام کرتا ہے، میں تجھ سے اس اتنی اتنی مدت تک بات نہیں کروں گا۔

٦ - باب : مَنِ ٱقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ أَوْ ماشِيَةٍ .

جو کوئی ایسا کتا رکھے جو نہ شکار کرتا ہو نہ ریوڑ کی نگہبانی کرتا ہو

٥١٦٣/٥١٦٥ : حدّثنا مُوسٰى بْنُ إِسْماعِيلَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ دِينَارٍ قالَ : سَمِعْتُ ٱبْنَ عُمَرَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (مَنِ ٱقْتَنٰى كَلْبًا ، لَيْسَ بِكَلْبِ ماشِيَةٍ أَوْ ضَارِيَةٍ ، نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ) .

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جو کوئی ایسا کتا پالے جو نہ بکریوں کی حفاظت کے لئے ہو اور نہ شکاری ہو تو اس کے اعمال کا ثواب ہر روز دو قیراط کم ہوتا رہتا ہے۔

(٥١٦٤) : حدّثنا المكّيُّ بْنُ إبْرَاهِيمَ : أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قالَ : سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ : سَمِعْتُ عَبْدَ ٱللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : (مَنِ ٱقْتَنَىٰ كَلْبًا ، إلَّا كَلْبًا ضَارِيًا لِصَيْدٍ أَوْ كَلْبَ ماشِيَةٍ ، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ) .

ترجمہ

حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی کتا پالے بشرط یہ کہ وہ شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا نہ ہو، تو اس کے ثواب میں ہر روز دو قیراط گھٹتے رہتے ہیں۔

(٥١٦٥) : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ عُمَرَ قالَ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (مَنِ ٱقْتَنَىٰ كَلْبًا ، إلَّا كَلْبَ ماشِيَةٍ ، أَوْ ضَارِيًا ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ) . ٧ – باب : إذا أَكَلَ الْكَلْبُ

ترجمہ

حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی ریوڑ یا شکار کے سوا کتا پالے تو اس کے عمل کا ثواب ہر روز دو قیراط کے برابر گھٹتا رہے گا۔

تشریح

"اقتناء" کے معنی پالنے کے ہیں۔ "ماشية" کا اطلاق اونٹ، گائے اور بکری پر ہوتا ہے۔ "کلب ماشية" سے مراد وہ کتا جو جانوروں کی حفاظت کے لئے ہو۔ "ضارية" "ضری" باب سمع سے اسم فاعل ہے، بمعنی شکار کا عادی ہونا، "ضاریاً" ہونا چاہیے، اس لئے کہ کلب کی صفت ہے، لیکن "ماشية" کی مناسبت سے "ضارية" لائے، تاکہ دونوں کے وزن میں تناسب ہو۔

ل يومٍ قِيراطانِ) .

٧ – باب : إذا أَكَلَ الْكَلْبُ .

جب کتا شکار کے جانور سے کچھ کھالے تو کیا حکم ہے

وَقَوْلُهُ تَعَالَى : «يَسْأَلُونَكَ ماذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَما عَلَّمْتُمْ مِنَ الجَوَارِحِ

مُكَلِّبِينَ» /المائدة: ٤/ : الصَّوَائِدُ وَالْكَوَاسِبُ . «اجْتَرَحُوا» /الجاثية: ٢١/ : اكْتَسَبُوا .
«تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ - إِلَى قَوْلِهِ - سَرِيعُ الْحِسَابِ» .
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَهُ ، إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ ، وَاللّٰهُ يَقُولُ :
«تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ» . فَتُضْرَبُ وَتُعَلَّمُ حَتَّى تَتْرُكَ .
وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ .
وَقَالَ عَطَاءٌ : إِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے سورۂ مائدۃ میں فرمایا: تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا حلال ہے ان کے لئے؟ کہئے تمہارے لئے پاکیزہ جانور حلال ہیں اور ان جانوروں کا شکار (کتوں یا پرندوں کا) جن کو تم نے شکار کرنا سکھایا، ان کو شکار کے لئے تعلیم دی۔

"الصوائد" "صائدۃ" کی جمع ہے بمعنی: کمانے والے۔ "اجترحوا" یعنی کمایا۔ ''تم انہیں وہ سکھاتے ہو جس کی تمہیں اللہ نے تعلیم دی، پس اس میں سے جو وہ تمہارے لئے روک لیں کھاؤ'' آیت کے آخر "سریع الحساب" تک، اور ابن عباسؓ نے کہا: اگر کتے نے شکار کے جانور سے کچھ کھالیا، تب تو اس کو خراب کر دیا (اب وہ حلال نہیں رہا)، اس جانور کو کتے نے اپنے کھانے کے لئے پکڑا اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''تم ان کو سکھلاتے رہو، جو اللہ نے تجھ کو سکھلایا'' ایسے کتے کو مارنا چاہیے اور تعلیم دینا چاہیے، تا کہ یہ عادت (شکار میں کھا لینے کی) چھوڑ دے، اور عطا بن ابی رباح نے کہا: اگر کتا اس جانور کا صرف خون پی لے، اس کا گوشت نہ کھائے، تو اس جانور کو کھا سکتا ہے، (حلال ہے)۔

٥١٦٦ : حدثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ : إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ ؟ فَقَالَ : (إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ ، فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ قَتَلْنَ ، إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ ، وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ) . [ر : ١٧٣]

ترجمہ

حضرت عدی بن حاتم کی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ہم لوگ کتوں

کا شکار کرتے ہیں، کیا یہ حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: تربیت یافتہ کتوں کو اللہ کا نام لے کر چھوڑ دے تو ان کا پکڑا ہوا شکار کھا سکتا ہے، اگر چہ وہ جانوروں کو مار ڈالیں، البتہ جب کتا اس جانور سے کچھ کھا لے (تب اس کو نہ کھائے)، کیونکہ اس میں یہ گمان ہوتا ہے کہ اس جانور کو کتے نے اپنے کھانے کے لئے پکڑا ہو، اسی طرح اگر تیرے کتے کے ساتھ اور کتے شامل ہوں تو اس شکار کو بھی مت کھا۔

تشریح

"وما علمتم" سے ماخوذ ہے کہ کتا تربیت یافتہ ہو۔ "مکلبین" سے ماخوذ ہے کہ آدمی نے اپنے ارادے سے شکاری کتے یا باز کو شکار پکڑنے کے لئے چھوڑا ہو، یہ نہ ہو کہ وہ خود بخود شکار کے پیچھے دوڑ کر اس کو پکڑ لے، کیونکہ "مکلبین" "تکلیب" سے ہے جس کے معنی کتوں کے سکھلانے اور سدھانے کے ہیں، پھر یہ شکاری جانور کے سکھلانے اور شکار پر چھوڑنے کے معنی میں استعمال ہونے لگا، یہی وجہ ہے کہ بعض مفسرین نے اس کی تفسیر "ارسال" سے کی ہے، جس کے معنی ہیں: شکار پر چھوڑنا۔ "مما أمسكن عليكم" سے یہ ماخوذ ہے کہ شکاری جانور شکار سے خود بخود نہ کھائے۔ "واذكروا اسم الله" سے بسم اللہ پڑھنے کی شرط کا بیان ہے اور "الجوارح" سے یہ ماخوذ ہے کہ وہ شکاری کتا شکار کو زخمی بھی کر دے، یہ حکم ان وحشی جانوروں کے متعلق ہے جو انسان کے قبضہ میں نہ ہوں، اور جو وحشی جانور قبضہ میں آ گیا وہ پھر ذبح کے بغیر حلال نہیں ہوگا۔

٨ - باب : الصَّيْدِ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً .

اگر شکار کا جانور زخمی ہو کر تین دن کے بعد مردہ ملے تو اس کا حکم

٥١٦٧ : حدّثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ : حَدَّثَنَا عاصِمٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حاتِمٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ ، وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ ، وَإِذَا خالَطَ كِلَابًا ، لَمْ يُذْكَرِ ٱسْمُ ٱللهِ عَلَيْهَا ، فَأَمْسَكْنَ وَقَتَلْنَ فَلَا تَأْكُلْ ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ ، وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ ، وَإِنْ وَقَعَ فِي المَاءِ فَلَا تَأْكُلْ) .

وَقالَ عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عامِرٍ ، عَنْ عَدِيٍّ : أَنَّهُ قالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ، ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ ، قالَ : (يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ) .

[ر : ١٧٣]

ترجمہ

حضرت عدی بن حاتم کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو اللہ کا نام لے کر اپنے شکار کا کتا چھوڑ دے اور جانوروں کو پکڑ کر وہ مار ڈالے تو اس کو تو کھا، اور اگر اس میں سے وہ کھالے تو نہ کھا، کیونکہ اس نے اپنے لئے پکڑا ہے، اسی طرح وہ دوسرے غیر کتوں کے ساتھ جن پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اگر جانور کو پکڑے اور مار ڈالے تب بھی نہ کھا، کیونکہ تم کو معلوم نہیں ہوسکتا ہے کہ کس کتے نے اس جانور کو مار ڈالا ہو، اگر تو شکار کے جانور پر تیر لگائے، پھر وہ چوٹ کھا کر ایک یا دو دن کے بعد ملے اور وہ مردہ حالت میں ہو، مگر اس پر تیرے تیر کے اور کسی کا نشان نہ ہو تو اس کو کھا سکتا ہے، اگر وہ تیر کھا کر پانی میں گر جائے تو اس کو مت کھا، اور عبدالاعلیٰ راوی نے اس حدیث کو داؤد بن ابی ہند سے روایت کیا، انہوں نے عامر شعبی سے، انہوں نے عدی بن حاتم سے، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اگر جانور تیر کھا کر غائب ہو جائے، اس کی تلاش میں دو تین دن رہوں اور پھر اسی کو مرا ہوا پاؤں اور تیر اس میں لگا ہو؟ آپ نے فرمایا: چاہے تو کھا سکتا ہے۔

تشریح

اگر کسی شخص نے جانور کا شکار کیا، لیکن وہ جانور اس سے غائب ہو گیا اور دو تین دن کے بعد ملا، تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر شکاری کو یقین ہو کہ شکار اسی کے تیر سے مرا ہے، تو اسے کھا سکتا ہے، اور اگر شکار کے مرنے میں کوئی اور علامت اور سبب نظر آئے اور پانی میں ڈوبا ہوا ہو یا کسی پہاڑ سے گرا ہو تو ایسی صورت میں اس کا استعمال جائز نہیں اور شرط یہ ہے کہ شکاری شکار کرنے کے بعد مسلسل اس کی تلاش جاری رکھے۔

٩ – باب : إِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ .

اگر شکاری جانور کو جا کر دیکھے کہ وہاں دوسرا کتا بھی ہے

٥١٦٨ : حدّثنا آدَمُ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حاتِمٍ قالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ ، فَأَخَذَ فَقَتَلَ فَأَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ) . قُلْتُ : إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي ، فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ ، لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ ؟ فَقَالَ : (لَا تَأْكُلْ ، فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ) . وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ ، فَقَالَ : (إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ ، وَإِذَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ ، فَلَا تَأْكُلْ) . [ر : ١٧٣]

ترجمہ

حضرت عدی بن حاتم کی روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بسم اللہ کہہ کر اپنے شکار پر کتا چھوڑتا ہوں (تو اس کا حکم کیا ہے؟) آپ نے فرمایا: جب تو اللہ کا نام لے کر چھوڑے اور وہ جانور کو پکڑ کر مار ڈالے اور اس میں سے کچھ کھائے تو اس جانور کو مت کھا، کیونکہ جب اس نے کھالیا تو معلوم ہو گیا کہ اس نے اپنے کھانے کے لئے پکڑا۔ میں نے کہا: میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں، پھر جا کر دیکھتا ہوں تو وہاں دوسرا غیر جانور بھی موجود ہے، اب مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ کس نے شکار کیا؟ آپ نے فرمایا: ایسا جانور مت کھا، کیونکہ تو نے اپنے کتے پر تو اللہ کا نام لیا تھا، مگر دوسرے کے کتے پر نہیں۔ حضرت عدی کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے بے پر تیر کے شکار کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا: اگر وہ نوک کی طرح سے جانور پر پڑے تو اسے کھالے، اگر چوڑائی کی طرف سے پڑے تو یہ حرام ہے۔

١٠ - باب : ما جاءَ في التَّصَيُّدِ .

شکار کرنا کیسا ہے

٥١٦٩ : حدّثني مُحمَّدٌ : أَخْبَرَنِي ٱبْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ عامِرٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حاتِمٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ فَقُلْتُ : إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ ، فَقَالَ : (إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ ، وَذَكَرْتَ ٱسْمَ ٱللهِ ، فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ ، إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ ، فَإِنِّي أَخافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ ، وَإِنْ خالَطَهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ) . [ر : ١٧٣]

ترجمہ

حضرت عدی بن حاتم کی روایت ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ہم لوگ تو کتوں کے شکار کیا کرتے ہیں، (آپ اس میں کیا فرماتے ہیں، یہ درست ہے یا نہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو تربیت یافتہ کتے پر اللہ کا نام لے کر چھوڑے اور وہ جانور کو پکڑ لیں، تو اس کو کھا، اگر وہ جانور میں سے کچھ کھالیں تو اس کو مت کھا، کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ان کتوں نے اس جانور کو اپنے لئے نہ پکڑا ہو، اسی طرح تیرے کتے کے ساتھ غیر کتا شریک ہو جائے (جب بھی مت کھا)۔

٥١٧٠ : حدّثنا أَبُو عاصِمٍ ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ . وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجاءٍ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ٱبْنِ المُبارَكِ ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قالَ : سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ ٱلدِّمَشْقِيَّ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عائِذُ ٱللهِ قالَ : سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيَّ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ يَقُولُ : أَتَيْتُ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللهِ ، إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ ، نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ ، وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي ، وَأَصِيدُ بِكَلْبِي المُعَلَّمِ وَالَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا ، فَأَخْبِرْنِي : ما الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ ؟ فَقالَ : (أَمَّا ما ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ : فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا ، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَٱغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا . وَأَمَّا ما ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ : فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَٱذْكُرِ ٱسْمَ ٱللهِ ثُمَّ كُلْ ، وَما صِدْتَ بِكَلْبِكَ المُعَلَّمِ فَٱذْكُرِ ٱسْمَ ٱللهِ ثُمَّ كُلْ ، وَما صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ) .

[ر : ٥١٦١]

ترجمہ

ابوادریس عائذ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوثعلبہ خشنیؓ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں اہل کتاب بستے ہیں، ہم ان کے برتنوں میں کھا لیتے ہیں اور اس سرزمین میں تیر کمان اور کتوں سے بھی شکار کیا جاتا ہے، فرمایئے ان میں کیا درست ہے؟ آپ نے فرمایا: اہل کتاب کے برتنوں کا جو تو نے ذکر کیا، اگر تجھ کو دوسرے برتن مل جائیں تو ان کے برتنوں میں مت کھا، اگر دوسرے برتن نہ ملیں تب ان کو دھو کر ان میں کھا سکتے ہو، شکار کی سرزمین کا جو تو نے ذکر کیا، اگر تیر کمان سے اللہ کا نام لے کر شکار کرے تو کھا سکتا ہے، اسی طرح تربیت یافتہ کتے کا جب اللہ کا نام لے کر اسے چھوڑے، اگر کتا تربیت یافتہ نہ ہو، اور جانور پکڑے، پھر تو اس جانور کو زندہ پا کر ذبح کر لے، تب بھی کھا سکتا ہے۔

٥١٧١ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ ، عَنْ شُعْبَةَ قالَ : حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ ، فَسَعَوْا عَلَيْهَا حَتَّى لَغِبُوا ، فَسَعَيْتُ عَلَيْهَا حَتَّى أَخَذْتُهَا ، فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ ، فَبَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ .

[ر : ٢٤٣٣]

ترجمہ

حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ ہم نے مرالظہر ان میں (جو ایک مقام کا نام ہے، مکہ کے قریب

ہے) ایک خرگوش کو اکسایا (ابھارا)، لوگ اس کے پیچھے دوڑے، مگر نہ پایا، تھک گئے، پھر میں اس کے پیچھے لگا اور پکڑ کر ابوطلحہ کے پاس لایا اور انہوں نے اسے کاٹا، اس کی رانیں اور سرین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ میں بھیجیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تحفہ کو قبول کیا۔

۵۱۷۲ : حدّثنا إسْماعِيلُ قالَ : حَدَّثَنِي مالِكٌ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ ٱللَّهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ : أَنَّهُ كانَ مَعَ رَسُولِ ٱللَّهِ ﷺ ، حَتَّى إِذَا كانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ ، تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ ، فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا ، فَٱسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ ، ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطًا فَأَبَوْا ، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا ، فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى ٱلْحِمَارِ فَقَتَلَهُ ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ ٱللَّهِ ﷺ وَأَبَى بَعْضُهُمْ ، فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ ٱللَّهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ : (إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا ٱللَّهُ) .

حدّثنا إسْماعِيلُ قالَ : حَدَّثَنِي مالِكٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ : مِثْلَهُ ، إِلَّا أَنَّهُ قالَ : (هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ) . [ر : ۱۷۲۵]

ترجمہ

حضرت نافع کی روایت ہے جو ابوقتادہ کے غلام تھے، انہوں نے ابوقتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ مکہ کے راستے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے (حدیبیہ کے سال)، ایک جگہ میں اپنے کئی ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گیا، (حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے)۔ ابوقتادہ کے ساتھ سب احرام باندھے ہوئے تھے، لیکن ابوقتادہ احرام باندھے ہوئے نہیں تھے، انہوں نے ایک گورخر جاتے دیکھا، گھوڑے پر چڑھ کر اس کے پیچھے ہوئے، اپنے ساتھیوں سے کہا: (بھائیو)! ذرا کوڑا اٹھا دو، انہوں نے انکار کیا، پھر کہا: ذرا بھالا اٹھا دو، جب بھی انہوں نے انکار کیا۔ آخر ابوقتادہ نے (گھوڑے سے اتر کر) خود لے لیا اور اسے گورخر پر حملہ کیا اور اس کو مار ڈالا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ جو احرام باندھے ہوئے تھے، نے اس کا گوشت کھایا، بعضوں نے نہیں کھایا، جب آگے بڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے تو آپ سے یہ مسئلہ پوچھا: آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا دیا ہوا کھانا تھا جو اس نے تم لوگوں کو کھلایا۔ ہم سے اسماعیل بن ادریس نے بیان کیا: کہا مجھ سے امام مالک نے، انہوں نے زید بن اسلم سے، انہوں نے عطاء بن یسار سے، انہوں نے ابوقتادہ سے یہی حدیث جو اوپر گزری، اس میں اتنا زیادہ کہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اس کا گوشت تمہارے پاس ہے۔

تشریح

شکار کو انسان ذریعۂ معاش بھی بنا سکتا ہے اور کبھی کبھی شکار کرنا بھی مباح ہے، یہ بلا کراہت جائز ہے، بشرطیکہ جب ذبح کر کے انتفاع حاصل کیا جائے، ہاں! اگر بندہ شکار میں اس طرح مستغرق ہو جائے کہ فرائض اور واجبات کی ادائیگی میں خلل واقع ہونے لگے، تو اس میں پھر کراہت آ جاتی ہے، جس طرح حدیث میں ہے: "من سكن البادية جفاء، ومن أتبع الصيد غفل".

١١ - باب : التَّصَيُّدِ عَلَى ٱلْجِبَالِ .

پہاڑوں اور دشوار گزار راستوں میں شکار کرنا

٥١٧٣ : حدّثنا يَحْيَىٰ بْنُ سُلَيْمانَ ٱلْجُعْفِيُّ قالَ : حَدَّثَنِي ٱبْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنَا عَمْرٌو : أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ ، وَأَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ : سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيما بَيْنَ مَكَّةَ وَالمَدِينَةِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ، وَأَنَا رَجُلٌ حِلٌّ عَلَى فَرَسٍ ، وَكُنْتُ رَقَّاءً عَلَى ٱلجِبَالِ ، فَبَيْنَا أَنَا عَلَى ذٰلِكَ ، إِذْ رَأَيْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّفِينَ لِشَيْءٍ ، فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ ، فَإِذَا هُوَ حِمَارُ وَحْشٍ ، فَقُلْتُ لَهُمْ : ما هٰذَا ؟ قالُوا : لَا نَدْرِي ، قُلْتُ : هُوَ حِمَارٌ وَحْشِيٌّ ، فَقَالُوا : هُوَ ما رَأَيْتَ ، وَكُنْتُ نَسِيتُ سَوْطِي ، فَقُلْتُ لَهُمْ : نَاوِلُونِي سَوْطِي ، فَقَالُوا : لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ ، فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُ ، ثُمَّ ضَرَبْتُ فِي أَثَرِهِ ، فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَاكَ حَتَّى عَقَرْتُهُ ، فَأَتَيْتُ إِلَيْهِمْ ، فَقُلْتُ لَهُمْ : قُومُوا فَٱحْتَمِلُوا ، قالُوا : لَا نَمَسُّهُ ، فَحَمَلْتُهُ حَتَّى جِئْتُهُمْ بِهِ ، فَأَبَى بَعْضُهُمْ ، وَأَكَلَ بَعْضُهُمْ ، فَقُلْتُ : أَنَا أَسْتَوْقِفُ لَكُمُ النَّبِيَّ ﷺ ، فَأَدْرَكْتُهُ فَحَدَّثْتُهُ الحَدِيثَ ، فَقَالَ لِي : (أَبَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ) . قُلْتُ : نَعَمْ ، فَقَالَ : (كُلُوا ، فَهْوَ طُعْمٌ أَطْعَمَكُمُوهَا ٱللهُ) . [ر : ١٧٢٥]

ترجمہ

حضرت سالم نے نافع سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے اور ابو صلاح سے جو ثوامہ کے غلام تھے، روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا، انہوں نے کہا: میں مدینہ کے راستے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، میرے سوا سب لوگ احرام باندھے ہوئے تھے، لیکن میں نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا، ایک گھوڑے پر سوار تھا، میں پہاڑوں پر بڑا چڑھنے والا تھا، خیر اسی حال میں میں نے دیکھا لوگ کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں، میں نے جا کر دیکھا تو معلوم ہوا

کہ ایک گورخر جا رہا ہے، اسی کو دیکھ رہے تھے، میں نے ان لوگوں سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم نہیں جانتے۔ میں نے کہا: گورخر معلوم ہوتا تھا۔ انہوں نے کہا: جو تم نے کہا وہی ہوگا۔ میں گھوڑے پر چڑھتے وقت اپنا کوڑا لینا بھول گیا، میں نے کہا: بھائی ذرا کوڑا اٹھا دو، انہوں نے کہا: ہم تو نہیں اٹھاتے، آخر میں نے خود اٹھا لیا اور گورخر کے پیچھے گھوڑا دوڑایا، تھوڑی دیر میں اس کو زخمی کر ڈالا (ایک جگہ گرا دیا)، پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہا: اب تو چلو، اس کو اٹھا لاؤ، انہوں نے کہا: ہم تو ہاتھ بھی نہیں لگاتے (تم جو چاہو کرو)، آخر میں خود ہی اس کو اٹھا کر لایا، بعضوں نے اس کا گوشت کھایا، بعضوں نے نہیں کھایا، میں نے ان سے کہا: (جنہوں نے نہیں کھایا) میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھ آتا ہوں، میں آگے بڑھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملا، آپ سے قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: اس کا گوشت تمہارے پاس باقی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”مزے سے کھاؤ، یہ کھانا اللہ نے تجھ کو بھیجا ہے“۔

١٢ - باب : قَوْلِ ٱللهِ تَعالَى : «أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ» /المائدة: ٩٦/ .

دریا کا شکار کرنا درست ہے

وَقالَ عُمَرُ : صَيْدُهُ ما ٱصْطِيدَ ، وَ «طَعَامُهُ» /المائدة: ٩٦/ : ما رَمٰى بِهِ .

وَقالَ أَبُو بَكْرٍ : الطَّافِي حَلَالٌ .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : طَعَامُهُ مَيْتَتُهُ ، إِلَّا ما قَذِرْتَ مِنْهَا ، وَٱلْجِرِّيُّ لَا تَأْكُلُهُ الْيَهُودُ ، وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ .

وَقالَ شُرَيْحٌ ، صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ : كُلُّ شَيْءٍ في الْبَحْرِ مَذْبُوحٌ .

وَقالَ عَطَاءٌ : أَمَّا الطَّيْرُ فَأَرَى أَنْ يَذْبَحَهُ .

وَقالَ ٱبْنُ جُرَيْجٍ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : صَيْدُ الْأَنْهَارِ وَقِلَاتِ السَّيْلِ ، أَصَيْدُ بَحْرٍ هُوَ؟ قالَ : نَعَمْ ، ثُمَّ تَلَا : «هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا» /فاطر: ١٢/ .

وَرَكِبَ الحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى سَرْجٍ مِنْ جُلُودِ كِلَابِ المَاءِ .

وَقالَ الشَّعْبِيُّ : لَوْ أَنَّ أَهْلِي أَكَلُوا الضَّفَادِعَ لَأَطْعَمْتُهُمْ .

وَلَمْ يَرَ الحَسَنُ بِالسُّلَحْفَاةِ بَأْسًا .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : كُلْ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ وَإِنْ صَادَهُ نَصْرَانِيٌّ أَوْ يَهُودِيٌّ أَوْ مَجُوسِيٌّ .

وَقالَ أَبُو ٱلدَّرْدَاءِ فِي المُرْيِ : ذَبَحَ الخَمْرَ النِّينَانُ وَالشَّمْسُ .

ترجمہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''صید البحر'' وہ دریائی جانور ہے جو تدبیر سے پکڑا جائے، (جال وغیرہ کے ذریعے) اور ''طعامہ'' سے وہ جانور مراد ہے جس کو دریا کنارے پر پھینک دے، اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جو جانور دریا پر مر کر آئے وہ حلال ہے، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''طعامہ'' سے دریا کا مرا ہوا جانور مراد ہے، مگر جس کو تو پلید سمجھے، (ناپسند کرے) اور جری کو بہت لوگ نہیں کھاتے تھے، (جری مچھلی جو سانپ کے مشابہ ہوتی ہے اس کو ''مرماہی'' کہتے ہیں)، لیکن ہم مسلمان کھاتے ہیں، اوشریح صحابی نے کہا: دریا کا ہر جانور ذبح کیا ہوا ہے (حلال ہے) اور عطاء بن ابی رباح نے کہا: پرندہ تو سمجھتا ہوں ذبح کیا جائے، اور ابن جریج نے کہا: میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا: ندیوں اور کنوؤں کے جانور بھی صید البحر میں داخل ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں (تو ان کا کھانا جائز ہے)، پھر عطاء نے یہ آیت پڑھی: ﴿هـذا عـذب فـرات وهذا ملح أجاج ومن كل تاكلون لحماً طرياً﴾، اور حضرت حسن دریائی کتے کی کھال سے جو زین تیار کی جاتی تھی، اس پر سوار ہوئے، اور عامر شعبی نے کہا: اگر میرے گھر والے مینڈک کھائیں تو ان کو کھلاؤں، اور امام حسن نے کہا: کچھوا کھانے میں قباحت نہیں، اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا: دریا کا شکار کھاؤ، گو یہودی نصرانی، یا پارسی یا ہندو نے وہ شکار کیا ہو، اور ابوالدرداء صحابی نے کہا: شراب میں مچھلی ڈال دیں اور اسے سورج کی تپش اور دھوپ میں رکھ لیں تو شراب شراب نہیں رہتی۔

٥١٧٥/٥١٧٤ : حدّثنا مسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيىٰ ، عَنِ ٱبْنِ جُرَيْجٍ قالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرٌو : أَنَّهُ سَمِعَ جابِرًا رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : غَزَوْنَا جَيْشَ الخَبَطِ ، وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ ، فجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا ، فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ يُرَ مِثْلُهُ ، يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْف شَهْرٍ ، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ ، فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ .

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم جیش الخبط میں شریک تھے، ہمارے سردار ابوعبیدۃ بن جراح تھے، (اس سفر میں) ہم کو ایسی بھوک لگی کہ خدا کی پناہ، لیکن سمندر نے ایک مری ہوئی مچھلی کنارے پر پھینکی، ویسی مچھلی کبھی دیکھنے میں نہیں آئی، ہم برابر آدھے مہینہ تک وہی مچھلی کھاتے رہے، (چلتے وقت ابوعبیدہؓ نے اس کی ایک ہڈی لی، (وہ اتنی اونچی تھی) کہ سوار اس کے تلے سے نکل گیا۔

(٥١٧٥) : حدّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو قالَ : سَمِعْتُ جابِرًا يَقُولُ : بَعَثَنَا النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثَمِائَةِ رَاكِبٍ ، وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ ، نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ ، فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الخَبَطَ ، فَسُمِّيَ جَيْشَ الخَبَطِ ، وَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ ، فَأَكَلْنَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ ، حَتَّى صَلَحَتْ أَجْسَامُنَا . قالَ : فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ ، وَكانَ فِينَا رَجُلٌ ، فَلَمَّا اشْتَدَّ الجُوعُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ، ثُمَّ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ، ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ . [ر : ٢٣٥١]

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تین سو سواروں کو بھیجا، ابوعبیدة بن جراح ہمارے سردار تھے، وہاں ہم سب کو ایسی بھوک ہوئی کہ ہم درختوں کے پتے کھانے لگے، اس لئے اس لشکر کا نام ''جیش الخبط'' ہے، اتفاق سے سمندر نے ہماری طرف مچھلی پھینکی، اس کو ''عنبر'' کہتے ہیں، ہم برابر پندرہ دن تک وہ مچھلی کھاتے اور اس کی چربی جسم پر لگاتے، ہمارے جسم خوب موٹے تازے ہو گئے۔

حضرت جابر کہتے ہیں: حضرت عبیدة نے اس کی ایک پسلی لے کر کھڑی کی تو (اونٹ کا سوار اس کے تلے سے نکل گیا) اس وقت لشکر میں ایک شخص تھا جب (مچھلی ملنے سے پہلے ہم کو بھوک لگی) تو اس نے تین اونٹ کاٹے تھے، پھر بھوک لگی تو تین اونٹ کاٹے، اس کے بعد ابوعبیدة نے اونٹ کاٹنے سے منع کیا۔

١٣ - باب : أَكْلِ الجَرَادِ .

ٹڈی کا کھانا

٥١٧٦ : حدّثنا أَبُو الْوَلِيدِ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قالَ : غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا ، كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الجَرَادَ .

قالَ سُفْيَانُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَإِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى : سَبْعَ غَزَوَاتٍ .

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ یا سات جہاد کیئے، ہم آپ کے ساتھ ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔ سفیان ثوری، ابوعوانہ اور اسرائیل نے بھی اس حدیث کو یعفور سے،

انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کیا، ان کی روایتوں میں سات جہاد مذکور ہیں۔

١٤ - باب : آنِيَةِ الْمَجُوسِ وَالْمَيْتَةِ .

پارسیوں کے برتن اور مردار کا بیان

٥١٧٧ : حدّثنا أَبُو عاصِمٍ ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قالَ : حَدَّثَني رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ : حَدَّثَني أَبُو إِدْرِيسَ الخَوْلَانِيُّ قالَ : حَدَّثَني أَبُو ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيُّ قالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ ، فَنَأْكُلُ في آنِيَتِهِمْ ، وَبِأَرْضِ صَيْدٍ ، أَصِيدُ بِقَوْسِي ، وَأَصِيدُ بِكَلْبِي المُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (أَمَّا ما ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ : فَلَا تَأْكُلُوا في آنِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا بُدًّا ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا . وَأَمَّا ما ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ : فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَكُلْ ، وَما صِدْتَ بِكَلْبِكَ المُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَكُلْ ، وَما صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْهُ) . [ر : ٥١٦١]

ترجمہ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں، ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے، میں تربیت یافتہ اور بن تربیت یافتہ ہر قسم کے کتے سے شکار کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اہل کتاب کا جو تو نے ذکر کیا ہے تو ان کے برتنوں میں مت کھا، البتہ جب ضرورت ہو تو دھوکر ان میں کھاؤ پیو، اور شکار کا جو تم نے پوچھا تو جو اللہ کا نام لے کر تیر کمان سے شکار کے لئے چھوڑے اس کو کھا، اسی طرح تربیت یافتہ کتوں سے جو شکار کرے اس کو کھا، بغیر تربیت یافتہ کتے کا شکار اس وقت کھا، جب شکار کا جانور تو زندہ پالے اور اس کو ذبح کرے۔

٥١٧٨ : حدّثنا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قالَ : حَدَّثَني يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قالَ : لَمَّا أَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوا خَيْبَرَ ، أَوْقَدُوا النِّيرَانَ ، قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (عَلَامَ أَوْقَدْتُمْ هٰذِهِ النِّيرَانَ) . قالُوا : لُحُومِ الحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ ، قالَ : (أَهْرِيقُوا ما فِيهَا ، وَاكْسِرُوا قُدُورَهَا) . فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ : نُهَرِيقُ ما فِيهَا وَنَغْسِلُهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (أَوْ ذَاكَ) . [ر : ٢٣٤٥]

ترجمہ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، انہوں نے کہا: ایسا ہوا جب خیبر فتح ہوا تو شام کو لوگوں نے آگ روشن کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ آگ روشن کرتے ہوئے کیا پکا رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: بستی کے گدھوں کا گوشت پکا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہانڈیوں میں جو کچھ ہے سب بہا دو اور ہانڈیوں کو بھی توڑ دو۔ یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہانڈیوں میں جو کچھ ہے وہ بہا دیں اور ہانڈیوں کو دھو ڈالیں تو کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: چلو ایسا کرلو۔

١٥ – باب : التسمِيَةِ عَلَى ٱلذَّبِيحَةِ ، وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا .

جانور کو ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ کہنا اور جو عمداً جانور کو ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ نہ کہے تو اس کا حکم

قالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : مَنْ نَسِيَ فَلَا بَأْسَ .

وَقالَ ٱللَّهُ تَعَالَى : «وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ ٱسْمُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ» /الأنعام: ١٢١/ : وَالنَّاسِي لَا يُسَمَّى فَاسِقًا .

وَقَوْلُهُ : «وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ» /الأنعام: ١٢١/ .

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کوئی جانور کو ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ بھول جائے تو کوئی قباحت نہیں، اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ انعام میں فرمایا: جس جانور پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا جائے، اس کو نہ کھاؤ اور اس کو کھانے والا فاسق ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ بھول جانے والے کو فاسق نہیں کہہ سکتے، اور اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں فرمایا: بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں باتیں ڈالتا ہے تم سے جھگڑے کے لئے، اگر تم اس کا کہا مانو گے تو مشرک ہو جاؤ گے۔

٥١٧٩ : حدّثني مُوسَى بْنُ إِسْماعِيلَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ،

فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ ، فَأَصَبْنَا إِبِلاً وَغَنَمًا ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ ، فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورَ ، فَدُفِعَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ، ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ ، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ ، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ ، فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ ، فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا) . قَالَ : وَقَالَ جَدِّي : إِنَّا لَنَرْجُو ، أَوْ نَخَافُ ، أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا ، وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى ، أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ ؟ فَقَالَ : (مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلْ ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ ، وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْهُ : أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ) . [ر : ٢٣٥٦]

ترجمہ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذی الحلیفہ میں تھے، لوگوں کو بھوک لگی تو ہم نے ایک اونٹ اور ایک بکری ذبح کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے پیچھے تھے، لوگوں نے جلدی کر کے ہانڈیاں چڑھا دیں، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس پہنچے تو آپ نے ہانڈیوں کے الٹ دینے کا حکم دیا اور مال غنیمت تقسیم کیا، اس طرح کی دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر رکھا، ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا، جماعت میں گھوڑے تھوڑے تھے، انہوں نے اس کو پکڑنا چاہا، مگر عاجز رہے، ان میں سے ایک آدمی نے اس کی طرف تیر پھینکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو روک دیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان جانوروں میں وحشی جانوروں کی طرح بھگوڑے بھی ہوتے ہیں، جب کوئی جانور بھاگ جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

راوی عبایہ کہتے ہیں کہ میرے دادا (حضرت رافع بن خدیج) نے عرض کیا: ہمیں امید ہے یا کہا کہ ہمیں خوف ہے کہ کل ہمیں دشمن سے مقابلہ کرنا ہوگا، اور ہمارے پاس کوئی چھری نہیں، تو کیا ہم بانس سے ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اس کو کھا سکتے ہو، لیکن دانت اور ناخن نہیں ہونا چاہیے، اس کے متعلق بتا دوں کہ دانت تو ہڈی ہے، اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

١٦ - باب : ما ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالْأَصْنَامِ .

جو جانور تھانوں پر اور بتوں کے نام پر ذبح کیا جائے

٥١٨٠ : حدّثنا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ : أَخْبَرَنَا مُوسٰى

ٱبْنُ عُقْبَةَ قالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمٌ : أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ ٱللهِ يُحَدِّثُ ، عَنْ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ : أَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ ٱبْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحَ ، وَذَاكَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ الْوَحْيُ ، فَقُدِّمَ إِلَى رَسُولِ ٱللهِ ﷺ سُفْرَةٌ فِيهَا لَحْمٌ ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ، ثُمَّ قالَ : إِنِّي لَا آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ ، وَلَا آكُلُ إِلَّا مِمَّا ذُكِرَ ٱسْمُ ٱللهِ عَلَيْهِ . [ر : ٣٦١٤]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زید بن عمر بن نفیل سے ''بلدح'' کے نشیب میں ملے، یہ اس وقت کا ذکر ہے جب آپ پر وحی نہیں اتری تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دسترخوان پر گوشت پیش کیا گیا، آپ نے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا: میں اس ذبیحہ کو نہیں کھاتا جس کو تم نے اپنے بتوں کے نام پر ذبح کیا ہے، میں تو اس جانور کو کھاتا ہوں جو اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے۔

١٧ – باب : قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ : (فَلْيَذْبَحْ عَلَى ٱسْمِ ٱللهِ) .

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: اپنی قربانی اللہ کے نام پر ذبح کرے

٥١٨١ : حدَّثنا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قالَ : ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ أُضْحِيَّةً ذَاتَ يَوْمٍ ، فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ ، فَلَمَّا ٱنْصَرَفَ رَآهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ ، فَقَالَ : (مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى ، وَمَنْ كانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى ٱسْمِ ٱللهِ) . [ر : ٩٤٢]

ترجمہ

حضرت جندب بن سفیان فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک بکرا عید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی، اس دن ایسا ہوا کہ بعض لوگوں نے عید سے پہلے ہی قربانی کر دی، جب آپ نماز پڑھ کر لوٹے تو دیکھا ان لوگوں نے پہلے ہی قربانی کر دی۔ آپ نے فرمایا: جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کر دی دوسری قربانی کرے، اور جس نے قربانی نہ کی ہو وہ اب اللہ کا نام لے کر قربانی کرے۔

١٨ – باب : ما أَنْهَرَ ٱلدَّمَ مِنَ الْقَصَبِ وَالمَرْوَةِ وَالحَدِيدِ .

جو چیز خون بہادے جیسے کانچ، سفید دھار، پتھر، لوہا تو اس سے ذبح کرنا جائز ہے

٥١٨٢/٥١٨٣ : حدّثنا محمّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ : حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عُبَيْدِ ٱللهِ ، عَنْ نَافِعٍ : سَمِعَ ٱبْنَ كَعْبِ بْنِ مالِكٍ : يُخْبِرُ ٱبْنَ عُمَرَ : أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ : أَنَّ جارِيَةً لَهُمْ كانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ ، فَأَبْصرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا ، فكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ : لَا تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْأَلَهُ ، أَوْ حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَوْ بعَثَ إِلَيْهِ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِأَكْلِهَا .

ترجمہ

ابن کعب بن مالک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے کہ ان کے والد کعب بن مالک کہتے تھے کہ ان کی ایک لونڈی ''مسلع'' پہاڑ پر بکریاں چرایا کرتی تھی، ایک دن اس نے ایک بکری کو دیکھا وہ مر رہی تھی، اس نے یہ کیا کہ ایک پتھر توڑ کر بکری ذبح کر لی۔ کعب نے اپنے لوگوں سے کہا کہ اس کا گوشت ابھی نہ کھاؤ، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہوں، آپ سے پوچھ لوں، یا یوں کہا کہ میں ایک شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج کر پوچھوا لوں، غرض کعب خود آئے یا کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بکری کو کھاؤ۔

(٥١٨٣) : حدّثنا مُوسَى : حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ : أَخْبَرَ عَبْدَ ٱللهِ : أَنَّ جارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مالِكٍ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِالجُبَيْلِ الَّذِي بِالسُّوقِ ، وَهُوَ بِسَلْعٍ ، فَأُصِيبَتْ شَاةٌ ، فكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ ، فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا . [ر : ٢١٨١]

ترجمہ

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر کو خبر دی کہ کعب بن مالک کی لونڈی ''مسلع'' مدینہ کے بازار میں جو پہاڑی ہے، اس پہاڑ پر بکریاں چرایا کرتی تھی، اتفاقاً ایک بکری کو کچھ صدمہ پہنچا، وہ مرنے لگے، تو اس لونڈی نے پتھر توڑا اور بکری کو ذبح کر دیا، پھر لوگوں نے یہ حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے اس کا گوشت کھانے کی اجازت دے دی۔

٥١٨٤ : حدّثنا عَبْدَانُ قالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قالَ : يَا رَسُولَ ٱللهِ لَيْسَ لَنَا مُدًى ، فَقَالَ : (ما أَنْهَرَ

ٱلدَّمَ وَذُكِرَ ٱسْمُ ٱللهِ فَكُلْ ، لَيْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ ، أَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ ، وَأَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ) . وَنَدَّ بَعِيرٌ فَحَبَسَهُ ، فَقَالَ : (إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَٱصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا) . [ر : ٢٣٥٦]

ترجمہ

حضرت عبایہ بن رفاعہ نے اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت رافع بن خدیج نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ایسی چیز سے ذبح کرو جو خون بہادے (پتھر یا دھاری دار لکڑی) اور اللہ کا نام لو تو وہ جانور کھاؤ، بشرطیکہ وہ ناخنوں اور دانت کے سوا (کوئی چیز ہو)، کیونکہ ناخن تو حبشیوں کی چھری ہے اور دانت ہڈی ہے (ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں)، اور ایسا ہوا ایک اونٹ بھاگ نکلا اور اللہ نے اس کو ٹھہرا دیا، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان گھریلو جانوروں میں سے بعض جنگلی جانوروں کی طرح بھڑک جاتے ہیں، پھر جب کوئی گھریلو بھڑک کر تم کو تھکا دے، (اس کو پکڑ نہ سکو تو) تو ایسا ہی کرو (تیر وغیرہ مار کر گرادو)۔

كَذَا) . [ر : ٢٣٥٦]

١٩ - باب : ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ وَالْأَمَةِ .

عورت اور باندی کا ذبیحہ

٥١٨٦/٥١٨٥ : حدّثنا صَدَقَةُ : أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ ٱللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ٱبْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ ٱمْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ ، فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا .

وَقالَ اللَّيْثُ : حَدَّثَنَا نَافِعٌ : أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصارِ : يُخْبِرُ عَبْدَ ٱللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبٍ : بِهٰذَا .

ترجمہ

ابن کعب بن مالک اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت نے ایک بکری پتھر سے کاٹ ڈالی، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اس بکری کا گوشت کھاؤ، اور لیث بن سعد نے کہا، ہم سے نافع نے بیان کیا، انہوں نے انصاری مرد سے سنا، وہ عبداللہ بن عمر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتے تھے کہ کعب کی ایک لونڈی نے اخیر تک (وہی قصہ جو اوپر گزرا ہے)۔

(٥١٨٦) : حدّثنا إِسْماعِيلُ قالَ : حَدَّثَنِي مالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ ، أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ : أَنَّ جارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مالِكٍ كانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ ، فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا ، فَأَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : (كُلُوهَا) .
[ر : ٢١٨١]

ترجمہ

امام مالک نے نافع سے، انہوں انصاری مرد سے، انہوں نے معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ سے، انہوں نے کہا کہ کعب بن مالک کی ایک لونڈی ''مسلع'' پہاڑ پر بکریاں چراتی تھی، ایک بکری کو صدمہ پہنچا، تو اس نے پتھر سے ذبح کی، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو کھاؤ۔

٢٠ - باب : لَا يُذَكَّى بِالسِّنِّ وَالْعَظْمِ وَالظُّفُرِ .

دانت، ہڈی اور ناخن سے ذبح کرنا درست نہیں

٥١٨٧ : حدّثنا قَبِيصَةُ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفاعَةَ ، عَنْ رَافِعِ ٱبْنِ خَدِيجٍ قالَ : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (كُلْ - يَعْنِي - ما أَنْهَرَ ٱلدَّمَ ، إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ) .
[ر : ٢٣٥٦]

ترجمہ

حضرت عبایہ بن رفاعہ نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے نقل کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایسی چیز سے ذبح کرے جو خون بہادے تو وہ جانور کھا، بشرطیکہ وہ دانت اور ناخن کے سوا ہو۔

٢١ - باب : ذَبِيحَةِ الْأَعْرَابِ وَنَحْوِهِمْ

دیہاتی اور ان کی مانند نادان لوگوں کے ذبیحے کا حکم

٥١٨٨ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَنِيُّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهَا : أَنَّ قَوْمًا قالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ : إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ ، لَا نَدْرِي : أَذُكِرَ ٱسْمُ ٱللهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا ؟ فَقَالَ : (سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ) . قالَتْ : وَكانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِالْكُفْرِ .

تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ ٱلدَّرَاوَرْدِيِّ . وَتَابَعَهُ أَبُو خالِدٍ وَالطُّفَاوِيُّ . [ر : ١٩٥٢]

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ بعض دیہاتی لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں، (فروخت کرنے کے لئے) ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے ذبح کے وقت بسم اللہ کہی تھی یا نہیں۔ آپ نے فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں تم بسم اللہ پڑھ کر کھالو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ یہ پوچھنے والے لوگ غیر مسلم تھے۔ اسامہ بن حفص کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مدینی نے بھی عبدالعزیز دراوردی سے روایت کیا اور اسامہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو خالد نے بھی روایت کیا، اور طفاوی نے بھی۔

٢٢ - باب : ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَشُحُومِهَا ، مِنْ أَهْلِ الحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ .

اہل کتاب، یعنی یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ اور ان کی لائی ہوئی چربی کھانا درست ہے، گو وہ حربی ہوں

وَقَوْلِهِ تَعَالَى : «الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ» /المائدة : ٥/ .

وَقالَ الزُّهْرِيُّ : لَا بَأْسَ بِذَبِيحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ ، وَإِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّي لِغَيْرِ ٱللهِ فَلَا تَأْكُلْ ، وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ أَحَلَّهُ ٱللهُ لَكَ وَعَلِمَ كُفْرَهُمْ . وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ .

وَقالَ الحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ : لَا بَأْسَ بِذَبِيحَةِ الْأَقْلَفِ .

وَقالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : طَعَامُهُمْ : ذَبَائِحُهُمْ .

ترجمہ

اور اللہ تعالیٰ نے (مائدہ) میں فرمایا: ''آج جو ستھری چیزیں ہیں وہ تم کو حلال ہوئیں، اور اہل کتاب کا کھانا، تیرے لئے حلال ہے، تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے''، اور زہری نے کہا: عرب کے نصاریٰ کا ذبیحہ کھانے میں کوئی قباحت نہیں، البتہ اگر تو سن لے کہ اس نے ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا، مثلاً (عیسیٰ مسیح کا یا مریم کا) تب تو اس کو مت کھا، اگر تو نے یہ نہیں سنا تو اللہ نے اس کو حلال رکھا ہے، اور اللہ کو معلوم تھا کہ وہ کافر ہیں، اور حضرت علی سے بھی ایسا ہی منقول ہے، اور حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے کہا: جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اس کا ذبیحہ درست ہے۔

٥١٨٩ : حدّثنا أَبُو الْوَلِيدِ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ قالَ : كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ ، فَرَمٰى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ ، فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ ، فَٱلْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَٱسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ . [ر : ۲۹۸٤]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ خیبر کا قلعہ گھیرے ہوئے تھے، اتنے میں قلعے کے اندر سے کسی آدمی نے تھیلا پھینکا، اس میں چربی تھی، میں اس کو لینے کے لئے لپکا، پھر کیا دیکھتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سامنے ہیں، مجھ کو شرم آئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں گے کیسا نادیدہ ہے۔

۲۳ – باب : مَا نَدَّ مِنَ الْبَهَائِمِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْوَحْشِ .

جو گھریلو جانور بھاگ نکلے وہ مثل وحشی جانور کے ہوتا ہے

وَأَجَازَهُ ٱبْنُ مَسْعُودٍ .

وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : مَا أَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ مِمَّا فِي يَدَيْكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ ، وَفِي بَعِيرٍ تَرَدَّى فِي بِئْرٍ : مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَذَكِّهِ .

وَرَأَى ذٰلِكَ عَلِيٌّ وَٱبْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ .

ترجمہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا زخمی کرنا جائز قرار دیا، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: تیرے ہاتھ میں جو جانور ہے اگر وہ بھڑک کر تجھے تھکا مارے تو اس کا حکم شکاری جانور کا ہوگا، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اونٹ کنویں میں گر پڑے تو جس جگہ ہو سکے اس کو زخم مارنا درست ہے۔ حضرت علی، حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعنہم کا بھی یہی قول ہے۔

۵۱۹۰ : حدّثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ : حَدَّثَنَا يَحْيٰى : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ عَبَايَةَ ٱبْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ ، إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا ، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى ، فَقَالَ : (اعْجَلْ ، أَوْ أَرِنْ ، ما أَنْهَرَ ٱلدَّمَ وَذُكِرَ ٱسْمُ ٱللّٰهِ فَكُلْ ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ ، وَسَأُحَدِّثُكَ : أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ) . وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ ، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ : (إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ

أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ ، فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَٱفْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا) . [ر : ٢٣٥٦]

ترجمہ

حضرت عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، انہوں نے اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! کل دشمنوں سے ہماری جنگ ہے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں۔ آپ نے فرمایا: دیکھو، جلدی کرنا یا پھر پھرتی سے مار ڈالنا۔ جو چیز خون بہا دے اور اللہ کا نام لے تو اس جانور کو کھا، بشرطیکہ وہ چیز دانت اور ناخن کے سوا ہو، میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ حضرت رافع کہتے ہیں کہ لڑائی میں ہم کو غنیمت کے اونٹ ہمیں ملے اور بکریاں بھی ملیں، اتفاق سے ایک اونٹ ان سے بھاگ گیا، ایک شخص نے تیر مارا تو تھم گیا، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان اونٹوں میں سے بعض جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہوتے ہیں، پھر جب کوئی اونٹ اس طرح سے بگڑ جائے، (ہاتھ نہ آئے) تو اس کا علاج یہی کرو (مار کر گرا دو)۔

٢٤ – باب : النَّحْرِ وَٱلذَّبْحِ .

نحر اور ذبح کا بیان

وَقالَ ٱبْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : لَا ذَبْحَ وَلَا نَحْرَ إِلَّا فِي الْمَذْبَحِ وَالْمَنْحَرِ . قُلْتُ : أَيَجْزِي ما يُذْبَحُ أَنْ أَنْحَرَهُ ؟ قالَ : نَعَمْ ، ذَكَرَ ٱللهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ ، فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يُنْحَرُ جازَ ، وَالنَّحْرُ أَحَبُّ إِلَيَّ ، وَٱلذَّبْحُ قَطْعُ الْأَوْدَاجِ . قُلْتُ : فَيُخَلِّفُ الْأَوْدَاجَ حَتَّى يَقْطَعَ النُّخَاعَ ؟ قالَ : لَا إِخالُ .

وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ : أَنَّ ٱبْنَ عُمَرَ نَهٰى عَنِ النَّخْعِ ، يَقُولُ : يَقْطَعُ ما دُونَ الْعَظْمِ ، ثُمَّ يَدَعُ حَتَّى تَمُوتَ .

وَقَوْلِ ٱللهِ تَعَالَى : «وَإِذْ قالَ مُوسٰى لِقَوْمِهِ إِنَّ ٱللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً» /البقرة: ٦٧/ .

وَقالَ : «فَذَبَحُوهَا وَما كادُوا يَفْعَلُونَ» /البقرة: ٧١/ .

وَقالَ سَعِيدٌ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ : ٱلذَّكاةُ فِي الحَلْقِ وَاللَّبَّةِ .

وَقالَ ٱبْنُ عُمَرَ ، وَٱبْنُ عَبَّاسٍ ، وَأَنَسٌ : إِذَا قَطَعَ الرَّأْسَ فَلَا بَأْسَ .

ترجمہ

ابن جریج نے عطاء بن ابی رباح سے نقل کیا: ذبح اور نحر اپنے اپنے مقام پر کرنا چاہیے۔ ابن جریج نے کہا: میں نے عطا سے پوچھا: ذبح کے جانور کو اگر میں نحر کروں، تو یہ جائز ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، اللہ تعالیٰ نے گائے کے لئے (بقرہ میں) ذبح کا لفظ فرمایا، پھر اگر نحر کے جانور کو ذبح کرے تو جائز ہے، لیکن ذبح کے جانور کو ذبح کرنا مجھے زیادہ پسند ہے۔ ذبح کہتے ہیں: گردن کی رگیں کاٹنے کو۔ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ذبح کرنے والا رگوں کو کاٹ کر سفید دھاگے تک (جو گردن میں ہوتا ہے) پہنچ جائے تو کیا اس کو بھی کاٹ ڈالے؟ انہوں نے کہا: میں نہیں سمجھتا، (کہ یہاں تک کاٹنا ضروری ہو)۔ ابن جریج نے کہا: مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اتنا کاٹنے سے منع کیا کہ ہڈی تک کاٹتا چلا جائے، بلکہ ہڈی کی اس طرف کاٹ دے، پھر مرنے تک جانور کو چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا: اللہ تم کو ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے'' ﴿فذبحوها وما كادوا يفعلون﴾ (تو گائے میں ذبح وارد ہوا ہے) اور حضرت سعید بن جبیرؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ''ذبح'' حلق اور سینے کے بیچ کرنا چاہیے، اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن عباسؓ نے اور حضرت انسؓ نے فرمایا: اگر ذبح کرنے میں سر کٹ جائے، یعنی الگ ہو جائے تو ایسے جانور کے کھانے میں بھی کوئی قباحت نہیں۔

٥١٩٣/٥١٩١ : حدّثنا خَلَّادُ بْنُ يَحْيىٰ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ : أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ امْرَأَتِي ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ : نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ .

ترجمہ

حضرت فاطمہ بنت منذر نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا، انہوں نے کہا: ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا نحر کیا، پھر اس کا گوشت کھایا۔

(٥١٩٢) : حدّثنا إِسْحٰقُ : سَمِعَ عَبْدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ : ذَبَحْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَسًا ، وَنَحْنُ بِالْمَدِينَةِ ، فَأَكَلْنَاهُ .

ترجمہ

حضرت ہشام بن عروہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت منذرؒ سے روایت کی ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا ذبح کیا، پھر اس کو کھایا، اس وقت ہم مدینہ میں تھے۔

(٥١٩٣) : حدّثنا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ : أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ قالَتْ : نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ .

تَابَعَهُ وَكِيعٌ ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ هِشَامٍ : فِي النَّحْرِ . [٥٢٠٠]

ترجمہ

حضرت ہشام بن عروہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت منذر سے روایت کی ہے کہ اسماء بنت ابی بکر نے کہا: ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا نحر کیا، پھر اس کو کھایا۔ جریر کے ساتھ اس حدیث کو وکیع اور ابن عیینہ نے بھی روایت کیا، انہوں نے بھی ”نحر“ کا لفظ کہا، دونوں نے ہشام سے روایت کی۔

٢٥ – باب : ما يُكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُورَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ .

مثلہ کا مکروہ ہونا، اسی طرح چرند یا پرند جانور کو باندھ کر نشانہ بنانا (اس پر تیر، گولیاں مارنا)

٥١٩٤ : حدّثنا أَبُو الْوَلِيدِ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ ، فَرَأَى غِلْمَانًا ، أَوْ فِتْيَانًا ، نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا ، فَقَالَ أَنَسٌ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ .

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے دادا کے ساتھ حکم بن ایوب کے پاس گئے، وہاں چند لڑکوں یا جوانوں کو دیکھا، انہوں نے ایک مرغی کو باندھ رکھا تھا، اس پر تیر لگا رہے تھے۔ حضرت انسؓ نے کہا: ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو اس طرح نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے“۔

٥١٩٦/٥١٩٥ : حدّثنا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ : أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ ، وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي يَحْيٰى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَرْمِيهَا ، فَمَشَى إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا ، ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلَامِ مَعَهُ فَقَالَ : ازْجُرُوا غُلَامَكُمْ عَنْ أَنْ يَصْبِرَ هٰذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ .

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت یحیٰی بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اس وقت ان کا ایک بیٹا مرغی باندھے اس کو تیروں کا نشانہ بنا رہا تھا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے جا کر اس مرغی کو کھول دیا، پھر اس مرغی کو لے کر مع اس لڑکے کے آئے اور کہنے لگے: اپنے لڑکے کو اس طرح جانور مارنے سے منع کرو، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے کہ کوئی جانور یا کوئی چوپایا قتل کے لئے باندھا نہ جائے۔

(٥١٩٦) : حدّثنا أَبُو النُّعْمَانِ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قالَ : كُنْتُ عِنْدَ ٱبْنِ عُمَرَ ، فَمَرُّوا بِفِتْيَةٍ ، أَوْ بِنَفَرٍ ، نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا ، فَلَمَّا رَأَوْا ٱبْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا ، وَقالَ ٱبْنُ عُمَرَ : مَنْ فَعَلَ هٰذَا ؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا .

تَابَعَهُ سُلَيْمانُ ، عَنْ شُعْبَةَ : حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ ٱبْنِ عُمَرَ : لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ مَثَّلَ بِالحَيَوَانِ . وَقالَ عَدِيٌّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، کہ وہ چند جوانوں یا آدمیوں کے پاس سے گزرے، انہوں نے ایک مرغی کو باندھ کر نشانہ بنایا تھا، جب انہوں نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا، تو مرغی کو چھوڑ دیا۔ عبداللہ نے وہاں آ کر کہا کہ مرغی کو کس نے باندھا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا کرنے والے پر لعنت کی ہے۔ ابو بشر کے ساتھ سلیمان بن حرب نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے، اور عدی بن ثابت نے اس روایت کو سعید بن جبیر کے طریق سے روایت کیا۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو جانور کو مثلہ کرے، اور عدی بن ثابت نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

٢٦ - باب : لَحْمِ ٱلدَّجاجِ .

مرغی کا گوشت کھانا

٥١٩٨/٥١٩٩ : حدّثنا يَحْيٰى : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ،

عَنْ زَهْدَمٍ الجَرْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مُوسٰى – يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُ دَجَاجًا .

ترجمہ

ابوقلابہ نے زہدم جرمی سے، انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے نقل کیا کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا ہے۔

(٥١٩٩) : حدّثنا أَبُو مَعْمَرٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ زَهْدَمٍ قالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسٰى الْأَشْعَرِيِّ ، وَكانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هٰذَا الحيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخاءٌ ، فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فِيهِ لَحْمُ دَجاجٍ ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جالِسٌ أَحْمَرُ ، فَلَمْ يَدْنُ مِنْ طَعَامِهِ ، قالَ : ادْنُ ، فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهُ ، قالَ : إِنِّي رَأَيْتُهُ أَكَلَ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ ، فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ ، فَقَالَ : ادْنُ أُخْبِرْكَ ، أَوْ أُحَدِّثْكَ : إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ ، فَوافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبانُ ، وَهْوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ ، فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ، قالَ : (ما عِنْدِي ما أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ) . ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِنَهْبٍ مِنْ إِبِلٍ ، فَقَالَ : (أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ ؟أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ) . قالَ : فَأَعْطَانَا خَمْسَ ذَوْدٍ غُرَّ الذُّرَى ، فَلَبِثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي : نَسِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمِينَهُ ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا ، فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ ، فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا ، فَظَنَنَّا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ ، فَقَالَ : (إِنَّ اللّٰهَ هُوَ حَمَلَكُمْ ، إِنِّي وَاللّٰهِ – إِنْ شَاءَ اللّٰهُ – لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا ، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا) .

[ر : ٢٩٦٤]

ترجمہ

حضرت زہدمؒ فرماتے ہیں کہ ہم ابوموسیٰ اشعری کے پاس بیٹھے تھے، ہمارے درمیان اور جرہم کے اس قبیلے کے درمیان بھائی چارہ تھا، کھانا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت تھا، لوگوں میں ایک سرخ رنگ کا آدمی بیٹھا تھا، وہ کھانے کے قریب نہیں آیا۔ ابوموسیٰ اشعری نے کہا: قریب آجاؤ، کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے، اس آدمی نے کہا کہ میں نے مرغی کو ایسی چیز کھاتے دیکھا جس سے مجھے گھن آتی ہے تو میں نے قسم کھائی کہ میں مرغی نہیں کھاؤں گا۔ ابوموسیٰ نے کہا کہ نزدیک آئیں، آپ کو بتلادوں کہ میں چند اشعریوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کی خدمت میں آیا اور اس وقت پہنچا کہ آپ غصے کی حالت میں تھے اور صدقہ کے جانور تقسیم فرما رہے تھے، ہم نے آپ سے سواری کے لئے جانور مانگا، تو آپ نے قسم کھائی کہ سواری کے لئے جانور نہیں دیں گے۔ فرمایا کہ میرے پاس تمہاری سواری دینے کے لئے کوئی جانور نہیں ہے، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غنیمت کے اونٹ آئے تو آپ نے فرمایا: اشعری کہاں ہیں؟ اشعری کہاں ہیں؟ پھر ہمیں اونچی کوہان والے پانچ اونٹ دیئے، کچھ دیر ہم ٹھہرے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ شاید رسول اللہ اپنی قسم بھول گئے، اگر ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی قسم سے غافل رکھا تو بخدا ہم کبھی فلاح نہیں پائیں گے، چنانچہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوٹ آئے ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ سے سواری مانگی، تو آپ نے قسم کھاتے ہوئے فرمایا تھا کہ سواری نہیں دوں گا، (اور پھر ہمیں دے دی)، ہم نے خیال کیا شاید آپ اپنی قسم بھول گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اللہ تعالیٰ نے سواری دی اور میں تو بخدا جب بھی کسی بات پر قسم کھاتا ہوں اور پھر بھلائی اس کے غیر میں دیکھوں تو وہی کام کرتا ہوں جس میں بھلائی ہوتی ہے اور کفارہ دے کر قسم توڑ دیتا ہوں۔

٢٧ – باب : لُحُومِ الخَيْلِ .

گھوڑے کا گوشت

٥٢٠٠ : حدّثنا الحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ قالَتْ : نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ فَأَكَلْنَاهُ . [ر : ٥١٩١]

ترجمہ

حضرت ہشام اپنی بیوی فاطمہ بنت منذر سے نقل کرتے ہیں کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا نحر کیا اور اس کا گوشت کھایا۔

٥٢٠١ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِ ٱللّٰهِ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمْ قالَ : نَهٰى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحومِ الحُمُرِ ، وَرَخَّصَ في لُحُومِ الْخَيْلِ . [ر : ٣٩٨٢]

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت

سے منع فرمایا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

٢٨ – باب : لُحومِ الحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ .

فِيهِ : عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . [ر : ٣٩٦٠]

اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوع کی روایت ہے، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

٥٢٠٢ : حدّثنا صَدَقَةُ : أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ لُحومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ .

حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيَى ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ : حَدَّثَنِي نَافِعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قالَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ .

ترجمہ

حضرت ابن عمر کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

٥٢٠٣ : حدّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَالحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِمَا ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ المُتْعَةِ عامَ خَيْبَرَ ، وَعَنْ لُحُومِ حُمُرِ الإِنْسِيَّةِ . [ر : ٣٩٧٩]

ترجمہ

حضرت عبداللہ اور حضرت حسن نے اپنے والد محمد بن علی سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت علی سے نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال خیبر کی جنگ ہوئی، متعہ سے اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

٥٢٠٤ : حدّثنا سُلَيْمانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قالَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ ، وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الخَيْلِ . [ر : ٣٩٨٢]

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی۔

۵۲۰۵ : حدثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيىٰ ، عَنْ شُعْبَةَ قالَ : حَدَّثَنِي عَدِيٌّ ، عَنِ الْبَرَاءِ وَٱبْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمْ قالَا : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ . [ر : ۲۹۸۶]

ترجمہ

حضرت عدی بن ثابت کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت براء بن عازب اور عبداللہ بن ابی اوفی سے نقل کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۵۲۰۶/۵۲۰۷ : حدثنا إِسْحٰقُ : أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ صَالِحٍ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ : أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ : أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قالَ : حَرَّمَ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ لُحُومَ الحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ .

تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ .

ترجمہ

حضرت ابوثعلبہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھوں کا گوشت حرام کیا۔ صالح کے ساتھ اس حدیث کو زبیدی اور عقیل نے بھی ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت کیا۔

(۵۲۰۷) : وَقالَ مالِكٌ ، وَمَعْمَرٌ ، وَالمَاجِشُونُ ، وَيُونُسُ ، وَٱبْنُ إِسْحٰقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ . [۵۲۱۰ ، ۵۴۴۴]

ترجمہ

اور امام مالک نے، معمر نے، یوسف بن یعقوب ماجشون نے، یونس بن یزید نے اور محمد بن اسحٰق نے، ان سب نے زہری سے روایت کی، انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے گوشت سے منع فرمایا۔

۵۲۰۸ : حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ ٱللّٰهِ ﷺ جاءَهُ جاءٍ فَقَالَ : أُكِلَتِ الحُمُرُ ، ثُمَّ جاءَهُ جاءٍ فَقَالَ : أُكِلَتِ الحُمُرُ ، ثُمَّ جاءَهُ جاءٍ فَقَالَ : أُفْنِيَتِ الحُمُرُ ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى في

النَّاسِ : (إِنَّ ٱللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ ، فَإِنَّهَا رِجْسٌ) . فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ ، وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ . [ر : ٣٩٦٣]

ترجمہ

حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا، اس نے کہا کہ گدھے فنا ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ایک شخص کو حکم دیا، اس نے یوں منادی کی کہ اللہ اور اس کے رسول تمہیں بستی کے گدھوں کے گوشت سے منع کرتے ہیں، وہ ناپاک ہیں، چنانچہ اسی وقت دیگیں الٹائی گئیں، جن میں گدھوں کا گوشت ابل رہا تھا۔

٥٢٠٩ : حدّثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : قالَ عَمْرٌو : قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ : يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ نَهى عَنْ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ ؟ فَقَالَ : قَدْ كانَ يَقُولُ ذَاكَ الحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ عِنْدَنَا بِالْبَصْرَةِ ، وَلٰكِنْ أَبَى ذَاكَ الْبَحْرُ ٱبْنُ عَبَّاسٍ وَقَرَأَ : «قُلْ لَا أَجِدُ فِيما أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا» .

ترجمہ

حضرت جابر بن زید کی روایت ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ حکم بن عمرو غفاری بھی بصرہ میں ایسا ہی کہتے تھے، لیکن علم کے دریا حضرت ابن عباس نے اس کو نہ مانا اور سورۂ مائدۃ کی یہ آیت پڑھی: ''اے پیغمبر! کہہ دیجئے کہ میں تو کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام نہیں پاتا، مگر یہ کہ مردار ہو'' اخیر تک۔

٢٩ – باب : أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ .

ہر دانت والا پرندہ حرام ہے

٥٢١٠ : حدّثنا عَبْدُ ٱللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مالِكٌ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الخَوْلَانِيِّ ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ نَهى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ . تَابَعَهُ يُونسُ ، وَمَعْمَرٌ ، وَٱبْنُ عُيَيْنَةَ ، وَالْمَاجِشُونُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ . [ر : ٥٢٠٦]

ترجمہ

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو یونس، معمر، ابن عیینہ اور ماجشون نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔

٣٠ - باب : جُلُودِ الْمَيْتَةِ .

مردار کی کھال کا بیان

٥٢١٢/٥٢١١ : حدّثنا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ صَالِحٍ قالَ : حَدَّثَنِي ٱبْنُ شِهَابٍ : أَنَّ عُبَيْدَ ٱللهِ بْنَ عَبْدِ ٱللهِ أَخْبَرَهُ : أَنَّ عَبْدَ ٱللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ : أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ ، فَقَالَ : (هَلَّا ٱسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهابِهَا) . قالُوا : إِنَّهَا مَيِّتَةٌ ، قالَ : (إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا) .

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے میں ایک بکری مری ہوئی دیکھی، فرمایا: تم اس کی کھال کیوں کام میں نہیں لاتے ؟! لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! وہ مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: مردار کا صرف کھانا حرام ہے۔

(٥٢١٢) : حدّثنا خَطَّابُ بْنُ عُثْمانَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ قالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قالَ : سَمِعْتُ ٱبْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ ، فَقَالَ : (ما عَلَى أَهْلِهَا لَو ٱنْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا) . [ر : ١٤٢١]

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مری ہوئی بکری پر گزرے تو آپ نے فرمایا: اس بکری کے مالکوں کو کیا ہوا، اس کی کھال ان کے کام میں لانی چاہیے تھی۔

٣١ - باب : المِسْكِ .

مشک کا بیان

٥٢١٣ : حدّثنا مُسَدَّدٌ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ : حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ٱبْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ : قالَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ : (ما مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ في سَبِيلِ ٱللهِ إِلَّا جاءَ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمٰى ، ٱللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ ، وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ) . [ر : ٢٣٥]

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوا وہ قیامت کو زخمی اٹھے گا، اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا، جس کا رنگ تو خون کا ہوگا، مگر خوشبو مشک جیسی۔

٥٢١٤ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسامَةَ ، عَنْ بُرَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ : (مَثَلُ الجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ ، كَحَامِلِ المِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ ، فَحَامِلُ المِسْكِ : إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً . وَنَافِخُ الْكِيرِ : إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً) . [ر : ١٩٩٥]

ترجمہ

حضرت ابوموسیٰ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے نیک دوست اور برے بدکار دوست کی مثال مشک بردار اور لوہے کی بھٹی پھونکنے والے لوہار جیسی ہے، مشک بردار یا تو بطور تحفہ تجھ کو خوشبو دے گا یا تو اس سے خوشبو خریدے گا یا دونوں نہ سہی تو تھوڑی دیر عمدہ خوشبو تو سونگھے گا، یہی کیا کم ہے اور لوہا بھٹی پھونکنے والا، تو آگ اڑا کر تیرا کپڑا جلا دے گا، اگر یہ نہ ہوا اور تو بچ جائے تو بدبو ضرور سونگھے گا۔

٣٢ - باب : الأَرْنَبِ .

خرگوش کا بیان

٥٢١٥ : حدّثنا أَبُو الْوَلِيدِ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ : أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ ، فَسَعٰى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا ، فَأَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى

أَبِي طَلْحَةَ ، فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا ، أَوْ قَالَ : بِفَخِذَيْهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَبِلَهَا . [ر : ٢٤٣٣]

ترجمہ

حضرت انسؓ کی روایت ہے، کہتے ہیں: ہم نے ایک خرگوش کو مہر الظہر ان میں پکڑا، لوگ اس کے پیچھے دوڑے، لیکن تھک کر رہ گئے، آخر میں اس کو پکڑ کر ابوطلحہ کے پاس لایا، انہوں نے اس کو ذبح کیا، اس کی سرین یا رانیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں، آپ نے قبول کیں۔

٣٣ – باب : الضَّبِّ .

گوہ (سوسمار) کا بیان

٥٢١٦ : حدّثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ ٱللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قالَ : سَمِعْتُ ٱبْنَ عُمَرَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمَا : قالَ النَّبِيُّ ﷺ : (الضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ) . [٦٨٣٩]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کے بارے میں فرمایا: ”نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں“۔

٥٢١٧ : حدّثنا عَبْدُ ٱللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ، عَنْ مالِكٍ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي أُمامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ عَبْدِ ٱللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنْ خالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ : أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ ٱللّٰهِ ﷺ بَيْتَ مَيْمُونَةَ ، فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ ، فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ : أَخْبِرُوا رَسُولَ ٱللّٰهِ ﷺ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ ، فَقَالُوا : هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ ، فَرَفَعَ يَدَهُ ، فَقُلْتُ : أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ ؟ فَقَالَ : (لَا ، وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي ، فَأَجِدُنِي أَعافُهُ) . قالَ خالِدٌ : فَٱجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ ، وَرَسُولُ ٱللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ . [ر : ٥٠٧٦]

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید فرماتے ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر گئے، (جو خالد کی خالہ تھیں) وہاں بھنا ہوا گوہ آیا، آپ نے اس پر ہاتھ بڑھایا، بعض عورتوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو کھانے لگیں تو اس پر بتا دینا چاہیے، آخر انہوں نے کہہ دیا: یا رسول اللہ! یہ گوہ ہے، یہ سنتے ہی آپ نے ہاتھ کھینچ لیا۔ خالد کہتے ہیں: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: حرام تو نہیں، مگر میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتا، اس لئے مجھے نفرت سی معلوم ہوتی ہے۔ یہ سن کر حضرت خالد نے اس کو اپنی طرف گھسیٹ لیا اور کھایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔

٣٤ - باب : إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ الجَامِدِ أَوِ ٱلذَّائِبِ .

اگر جمے ہوئے یا پتلے گھی میں چوہا گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا

٥٢٢٠/٥٢١٨ : حدّثنا الحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قالَ : أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ ٱللهِ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ عُتْبَةَ : أَنَّهُ سَمِعَ ٱبْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُهُ : عَنْ مَيْمُونَةَ : أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهَا فَقَالَ : (أَلْقُوهَا وَما حَوْلَهَا وَكُلُوهُ) .

قِيلَ لِسُفْيَانَ : فَإِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؟ قالَ : ما سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ إِلَّا عَنْ عُبَيْدِ ٱللهِ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِرَارًا .

ترجمہ

حضرت ابن عباس ام المؤمنین میمونہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک چوہا گھی میں گرا اور مر گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: چوہا اور اس کے آس پاس گھی پھینک دو، باقی گھی کھاؤ۔

لوگوں نے سفیان سے کہا: معمر تو اس حدیث کو زہری سے، وہ شعبہ سے، وہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں؟ سفیان نے کہا: میں نے زہری سے یہی سنا، انہوں نے عبداللہ سے، انہوں نے ابن عباس سے، انہوں نے ام المؤمنین حضرت میمونہ سے، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی دفعہ سنا ہے۔

(٥٢١٩) : حدّثنا عَبْدَانُ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ ٱللهِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ ٱلدَّابَّةِ تَمُوتُ فِي الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ ، وَهْوَ جامِدٌ أَوْ غَيْرُ جامِدٍ ، الْفَأْرَةُ أَوْ غَيْرُهَا ، قالَ : بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ ٱللهِ ﷺ أَمَرَ بِفَأْرَةٍ ماتَتْ فِي سَمْنٍ ، فَأَمَرَ بِمَا قَرُبَ مِنْهَا فَطُرِحَ ، ثُمَّ أُكِلَ .

عَنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ ٱللهِ بْنِ عَبْدِ ٱللهِ .

ترجمہ

حضرت زہری سے پوچھا گیا: اگر جانور تیل یا گھی میں جو جما ہوا ہو یا پتلا ہو گر کر مر جائے تو کیا کریں؟ انہوں نے کہا: ہم کو یہ حدیث پہنچی کہ جب چوہا گھی میں گر گیا تھا، تو اس کے نزدیک کا گھی پھینک دیا گیا، باقی گھی کھالیا گیا۔

یہ حدیث ہم کو عبید اللہ بن عبد اللہ کے واسطے سے پہنچی۔

(٥٢٢٠) : حدَّثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ ٱللّٰهِ : حَدَّثَنَا مالِكٌ ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ ٱللّٰهِ ٱبْنِ عَبْدِ ٱللّٰهِ ، عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمْ قالَتْ : سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ ، فَقَالَ : (أَلْقُوهَا وَما حَوْلَهَا وَكُلُوهُ) . [ر : ٢٣٣]

ترجمہ

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ انہوں نے ام المؤمنین حضرت میمونہؓ سے نقل کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: اگر چوہا گھی میں گر جائے (اور مر جائے)؟ آپ نے فرمایا: چوہے کو اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال دو، باقی گھی کھالو۔

٣٥ - باب : الْوَسْمِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ .

جانور کے چہرے پر داغ اور نشانات لگانا

٥٢٢١ : حدَّثنا عُبَيْدُ ٱللّٰهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ ٱبْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ .

وَقالَ ٱبْنُ عُمَرَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُضْرَبَ .

تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا الْعَنْقَزِيُّ ، عَنْ حَنْظَلَةَ وَقالَ : تُضْرَبُ الصُّورَةُ .

ترجمہ

حضرت سالم نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے منہ پر نشان کرنے کو مکروہ جانا اور حضرت ابن عمر نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پر مارنے سے منع کیا ہے۔ عبد اللہ بن موسیٰ کے ساتھ اس حدیث کو قتیبہ نے بھی روایت کیا، کہا: ہم کو عمرو بن عنقری نے خبر دی، انہوں نے حنظلہ سے، اس روایت میں صراحت ہے کہ منہ پر مارنے سے منع کیا گیا ہے۔

٥٢٢٢ : حدّثنا أَبُو الْوَلِيدِ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ قالَ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَخٍ لِي يُحَنِّكُهُ ، وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ لَهُ ، فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاةً – حَسِبْتُهُ قَالَ – فِي آذَانِهَا . [ر : ١٤٣١]

ترجمہ

حضرت انسؓ کی روایت ہے، انہوں نے کہا: میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے بھائی کو (عبداللہ بن ابی طلحہ) کو جو نومولود تھے لے گیا، تو آپ نے کھجوریں چبا کر اس کے منہ میں دیں، اس وقت آپ اونٹوں کے تھان میں تھے، میں نے دیکھا آپ ایک بکری کو داغ رہے تھے۔ شعبہ نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ (ہشام نے یوں کہا: اس کے کانوں پر)۔

٣٦ – باب : إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً ، فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ إِبِلاً ، بِغَيْرِ أَمْرِ أَصْحَابِهِمْ ، لَمْ تُؤْكَلْ .

لِحَدِيثِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . [ر : ٥٢٢٣]
وَقالَ طَاوُسٌ وَعِكْرِمَةُ : فِي ذَبِيحَةِ السَّارِقِ : اطْرَحُوهُ .

اگر لڑائی میں بعض لشکر والوں کو غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں، تو بغیر اپنے ساتھیوں کی اجازت کے (تقسیم سے پہلے) اس کا کھانا درست نہیں۔ اس میں رافع بن خدیج کی روایت ہے، اور طاؤس اور عکرمہ نے کہا: اگر چور جانور چرا کر اس کو ذبح کرے تو اس جانور کو پھینک دو وہ حرام ہو گیا۔

٥٢٢٣ : حدّثنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ : قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ : إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى ، فَقَالَ : (مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلُوا ، مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ وَلَا ظُفُرٌ ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ : أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ) . وَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ ، وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي آخِرِ النَّاسِ ، فَنَصَبُوا قُدُورًا فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ ، وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ وَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ ، ثُمَّ نَدَّ بَعِيرٌ مِنْ أَوَائِلِ الْقَوْمِ ، وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ ، فَقَالَ : (إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ ، فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوا مِثْلَ هٰذَا) . [ر : ٢٣٥٦]

ترجمہ

حضرت عبایہ بن رافع نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے والد رافع خدیج سے، انہوں نے کہا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! کل ہمارا مقابلہ دشمنوں سے ہونے والا ہے، لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز سے چاہو ذبح کرلو (جو خون بہالے اور جانور پر اللہ کا نام لو اور کھالو)، بشرط یہ کہ دانت یا خون نہ ہو، اور میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ہڈی سے ذبح کرنا جائز نہیں اور ناخن تو حبشیوں کی چھری ہے، اور ایسا ہوا کہ اس دن لوگوں نے آگے بڑھ کر جانور لوٹے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے اخیر میں تھے، انہوں نے دیگیں چڑھادیں، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے آئے تو حکم دیا کہ دیگوں کو انڈیل دو، وہ دیگیں انڈیل دی گئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم کیا، ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر رکھا، ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا اور لشکر والوں کے پاس گھوڑے نہ تھے (جن پر چڑھ کر اونٹ کو پکڑ لیتے)، آخر ایک شخص نے اس کو تیر لگایا تو اللہ نے اس کو ٹھہرادیا، اس وقت آپ نے فرمایا: دیکھو، ان اونٹوں میں بھی بعض جنگلی جانوروں کی طرح بھڑک جاتے ہیں، پھر جو جانور اس طرح بھڑک اٹھے (اور قابو نہ آئے) تو اس میں ایسا ہی کرو تیر وغیرہ مار کر گرادو۔

٣٧ – باب : إِذَا نَدَّ بَعِيرٌ لِقَوْمٍ ، فَرَمَاهُ بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ ، فَأَرَادَ إِصْلَاحَهُ ، فَهُوَ جَائِزٌ .

لِخَبَرِ رَافِعٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

اگر کسی قوم کا اونٹ بھاگ نکلے اور ان میں سے کوئی شخص اس کو تیر مارے اور اس کی نیت فائدہ پہنچانے کی ہو، نہ نقصان پہنچانے کی، (بلکہ خواہ مخواہ اونٹ قتل کرنے کی نیت ہو) تو بھی یہ جائز ہے، بدلیل حضرت رافع کی حدیث کے جو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

٥٢٢٤ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ : أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنَ الْإِبِلِ ، قَالَ : فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : (إِنَّ لَهَا أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا) . قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي وَالْأَسْفَارِ ، فَنُرِيدُ أَنْ نَذْبَحَ فَلَا تَكُونُ مُدًى ، قَالَ : (أَرِنْ ، مَا نَهَرَ ، أَوْ أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ ، غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفُرِ ، فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ ، وَالظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشَةِ) .

[ر : ٢٣٥٦]

ترجمہ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اتفاق سے ایک اونٹ بھاگ نکلا، ایک شخص نے اس کو ایک تیر لگایا تو وہ ٹھہر گیا۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان اونٹوں میں بعض جنگلی جانوروں کی طرح آدمی سے بھاگنے لگتے ہیں، پھر جو کوئی تم کو عاجز کر دے (قابو میں نہ آئے)، تو اس کو اس طرح مار دو۔ رافع کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لڑائیوں میں سفروں میں جاتے ہیں اور جانور ذبح کرنا چاہتے ہیں، لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں، تو کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز خون بہائے اور تو ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے تو اس جانور کو کھا۔ دانت اور ناخن کے سواء، کیونکہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

٣٨ - باب : أَكْلِ المضْطَرِّ .

جو شخص بھوک سے بے قرار ہو صبر نہ کر سکے وہ مردار کھا سکتا ہے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى : «يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ ما رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ . إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ المَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَما أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ» /البقرة: ١٧٢ ، ١٧٣/ .

وَقالَ : «فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ» /المائدة: ٣/ .

وَقَوْلِهِ : «فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ . وَما لَكُمْ أَنْ لَا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ ما حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا ما اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ» /الأنعام: ١١٨ - ١١٩/ .

«قُلْ لَا أَجِدُ فِيما أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ» /الأنعام: ١٤٥/ .

وَقالَ : «فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ . إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ المَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَما أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عادٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ» /النحل: ١١٤ ، ١١٥/ .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرۃ میں فرمایا: ''مسلمانو! ہم نے تمہیں جو پاکیزہ روزیاں دیں ہیں انہیں کھاؤ۔ اگر تم خاص اللہ کو پوجنے والے ہو تو اللہ کا شکر ادا کرو اللہ نے تم پر مردار خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جن پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کیا ہے، پھر جو کوئی بھوک سے بے قرار ہو جائے، بشرط یہ کہ بے حکمی نہ کرے نہ زیادتی تو اس پر کچھ گناہ نہیں''، اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ مائدۃ میں فرمایا: ''جو کوئی بھوک سے لاچار ہو گیا ہو، درانحالیکہ اس کو گناہ کی خواہش نہ ہو''، اور فرمایا: ''جن جانوروں پر اللہ کا نام لیا گیا ہو ان کو کھاؤ، اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو، تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم ان جانوروں کو نہ کھاؤ جن پر اللہ کا نام لیا گیا ہے، جب کہ اللہ نے صاف صاف ان چیزوں کو بیان کر دیا ہے جن کا کھانا تم پر حرام ہے، اور بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بن جانے بوجھے اپنی من مانی لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، اور تیرا مالک ایسے حد سے بڑھ جانے والوں کو خوب جانتا ہے''، اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ انعام میں فرمایا: ''اے پیغمبرو! جو مجھ پر وحی بھیجی گئی ہے اس میں کوئی کھانا حرام نہیں جانتا، البتہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت تو وہ حرام ہے، کیونکہ وہ پلید ہے، یا اللہ کی نافرمانی ہو، مثلاً جانوروں پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے، پھر جو کوئی بھوک سے لاچار ہو جائے، بشرط یہ کہ بے حکمی نہ کرے، نہ زیادتی کرے، تو تیرا مالک بخشنے والا مہربان ہے''۔

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: ''مسفوحاً'' کا معنی بہتا ہوا خون ہے، اور سورۂ نحل میں فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تم کو پاکیزہ روزی دی ہے حلال، اس کو کھاؤ اور جو تم خالص اللہ کو پوجنے والے ہو تو اس کی نعمت کا شکر ادا کرو، اللہ نے تو تم پر پس مردار احرام کیا ہے، بہتا ہوا خون اور سور کا گوشت اور جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے، پھر جو کوئی بے حکمی اور زیادتی کی نیت نہ رکھتا ہو، لیکن بھوک سے لاچار ہو جائے (وہ ان چیزوں کو بھی کھالے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے)۔